5766

احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

الترغیب والترہیب کامل

من الحدیث الشریف

1

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری علیہ الرحمہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اُردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترہیب

مِنَ الحَدِیثِ الشَّرِیفِ

1

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری

دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

37352022

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب اللّٰہ

نام کتاب .... الترغیب والترہیب (جلد اوّل)
مصنف .... امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری
ترجمہ وتخریج .... مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات 920
تعداد 600
کمپوزنگ .... حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت .... ستمبر 2017ء
ناشر .... محمد اکبر قادری
قیمت .... 900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب ''الترغیب والترہیب'' اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی وکمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تاکہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

انتساب

کنز العمال کے مصنف محدثِ کبیر

علامہ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

نیاز مند

معاذ رضا خان عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ

عرضِ ناشر

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین

اللہ رب العزت جل شانہ کا بے حد و شمار شکر کہ اس کی رحمتِ کاملہ اعانت و نصرت اور اس کے محبوب کریم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے وسیلۂ جلیلہ سے ہمیں آپ قارئین کی خدمت میں مختلف موضوعات پر معیاری دینی اسلامی کتب شائع کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ الحمد للہ۔

ہم اہلِ شوق و محبت کی علمی پیاس بجھانے کے لئے حتیٰ الامکان سعی و کاوش میں مسلسل کوشاں ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری کی مشہور و معروف کتاب "الترغیب والترھیب" ہے جو اس وقت ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت فائدے سے خالی نہیں ہوگی کہ اب تک اس کتاب کے جتنے بھی نسخے اُردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوئے ہیں وہ نامکمل ہیں۔ یہ اس کتاب کا پہلا مکمل اُردو ترجمہ ہے جس میں عربی متن کو ساتھ شامل کیا گیا ہے احادیث کی تخریج کی گئی ہے اور اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ کی زبان آسان اور عام فہم ہو۔

امید ہے کہ یہ کتاب علم دوست حلقوں میں مقبولیت حاصل کرے گی درسِ حدیث دینے والے حضرات و مبلغین کے لئے یہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتی ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف فاضل مترجم ہمارے ادارے کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انسان خطا کا پتلا ہے ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ کتاب میں کہیں کوئی غلطی نہ رہ جائے اس کے باوجود اگر بشری تقاضوں کے تحت کسی مقام پر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو آپ ہمیں اس سے آگاہ کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ آپ کی معاونت رہنمائی اور مشورے ادارے کے معیار کی بہتری اور عمدگی کے لئے اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ کا خیر اندیش

محمد اکبر قادری

عرضِ مترجم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد وشمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے سب سے محبوب رسول کی اُمت میں پیدا کیا' جس رسول کے حوالے سے اس نے قرآن مجید میں اہلِ ایمان پر اپنے احسان کا ذکر کیا۔ وہ رسول جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں' جنہیں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے مبعوث کیا گیا' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی ساری مخلوق سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' جن کے بارے میں قرآن نے یہ کہا: وہ خواہشِ نفس سے کلام نہیں کرتے بلکہ وحی کے مطابق کلام کرتے ہیں۔ ان کی بیان کی ہوئی باتوں کی اسی عظمت واہمیت کے پیش نظر صحابہ کرام نے اس بات کا بھرپور اہتمام کیا کہ ان کے الفاظ و افعال کو بھرپور احتیاط کے ساتھ اُمت تک منتقل کیا جائے اور یہی روایت آگے آنے والے زمانوں میں امت میں مضبوط ہوتی چلی گئی۔ جس کے نتیجے میں محدثین نے بیش بہا مجموعہ جات مرتب کئے۔ ابتدائی زمانوں میں یہ معمول تھا کہ کوئی محدث اپنے اساتذہ سے سنی ہوئی روایات کو سند کے ذکر کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کر دیتا تھا۔ بعد کے زمانے میں یہ اسلوب سامنے آیا کہ کوئی عالم مختلف محدثین کی کتابوں میں مذکور روایات کو ایک جگہ جمع کر دیتا تھا۔ عام طور پر اس اسلوب میں روایات کے مضمون کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اسی طرز اور اسی نوعیت کی ایک کتاب ''الترغیب والترہیب'' ہے۔ کتاب اور اس کے فاضل مصنف کا تعارف ہم نے آئندہ صفحات میں دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم کے تحت ہمیں یہ توفیق اور سعادت نصیب ہوئی کہ ہم اس کتاب کا اُردو ترجمہ کریں۔ ہم نے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ روایات کے متن میں استعمال ہونے والے عربی الفاظ کو اُردو کے مروجہ محاورے میں منتقل کیا جائے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عربی متن میں لفظی طور پر مؤنث سے متعلق الفاظ ہوتے ہیں' لیکن اُردو متن میں اس کے لئے مذکر کی ترکیب استعمال ہوتی ہے' اسی طرح کبھی اس کے برعکس بھی ہو جاتا ہے۔ کتاب کی اہمیت اور احادیث کی عظمت کے پیش نظر ہم نے اس چیز کا خیال رکھا ہے کہ اصل کتاب کا متن بھی ترجمے کے ساتھ شامل کیا جائے۔

اس کام کے لئے برادرِ مکرم محمد اکبر قادری نے ہمیں متوجہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور ان کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے دنیا وآخرت میں ہمارے اور ہمارے والدین کی مغفرت' کامیابی وکامرانی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔

معاذ رضا عفی عنہ

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام: عبدالعظیم' کنیت: ابو محمد اور لقب: زکی الدین ہے۔

آپ کے آباؤ اجداد ملک شام سے تعلق رکھتے ہیں' تاہم آپ کی جائے پیدائش اور جائے قیام مصر ہے۔ آپ مصر کے شہر فسطاط میں شعبان کے مہینے میں 581 ہجری میں پیدا ہوئے۔

قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے علم حدیث سیکھنے کا آغاز کیا اور بہت جلد اس میں مہارت حاصل کر لی۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں سفر کئے۔ آپ نے اپنے زمانے کے جلیل القدر ائمہ محدثین سے استفادہ کیا اور یہ عالم ہو گیا کہ آپ کو "حافظِ وقت" اور "محدثِ مصر" کا خطاب دیا گیا۔ آپ کے اساتذہ کی فہرست میں دو افراد مشہور و معروف ہیں۔ شیخ ابونصر موسیٰ الگیلانی جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے ہیں اور امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی جو شام کے مشہور حنبلی فقیہ ہیں۔ اسی طرح امام منذری کے شاگردوں کی طویل فہرست ہے۔ امام منذری نے ایک طویل عرصے تک دارالحدیث الکاملیہ میں درسِ حدیث دیا۔ جہاں خلق کثیر نے ان سے استفادہ کیا۔ آپ کے تلامذہ میں سے زیادہ شہرت قاضی القضاۃ تقی الدین ابوالفتح محمد بن علی کو حاصل ہوئی' جو تاریخ میں "ابن دقیق العید" کے نام سے معروف ہیں اور امام منذری کے دوسرے معروف شاگرد رشید امام شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی ہیں' جو مشہور کتاب "المتجر الرابح" کے مصنف ہیں۔

ہفتہ کے دن 4 ذیقعدہ 656 ہجری میں' 75 برس کی عمر میں امام منذری کا انتقال ہو گیا۔ دارالحدیث کاملیہ میں ان کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حافظ ناجی

آپ کا نام ابراہیم بن محمد ہے۔ لقب برہان الدین اور اسم منسوب دمشقی ہے۔ آپ "ناجی" کے نام سے معروف ہیں' 810 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال رمضان المبارک کے مہینے میں 900 ہجری میں ہوا۔

آپ نے حافظ ابن حجر اور ان کے معاصر اہل علم سے سماع کیا۔ علم حدیث میں بھرپور مہارت رکھتے تھے' ساری زندگی اپنی زبان اور قلم کے ذریعے آپ نے علم حدیث کی خدمت کی۔

حافظ ناجی نے "کتاب الترغیب والترہیب" پر تعلیقات تحریر کی ہیں۔ تاہم اس کتاب کے شائع شدہ نسخوں میں ان تعلیقات میں امتیاز نہیں کیا گیا بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جن روایات کے بعد متن میں ذکر ہونے والے کسی مشکل لفظ کے مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے' وہ وضاحت حافظ ناجی کی تحریر کردہ ہے۔ واللہ اعلم

الترغیب والترہیب

اس کتاب کا نام "الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف" ہے۔

یہ کتاب 5766 روایات پر مشتمل ہے۔ یہ وہ ترقیم ہے جو مطبوعہ نسخے کے ناشر نے بیان کی ہے ورنہ اس کتاب میں اس ترقیم کے مطابق ذکر ہونے والی بہت سی روایات ایسی ہیں جن کے ضمن میں مزید روایات موجود ہیں۔ اگر ان سب کی الگ سے ترقیم کی جائے تو ان کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر جائے گی۔

اس کتاب میں مصنف نے صرف وہ روایات ذکر کی ہیں جن میں کسی عمل کو کرنے کی ترغیب ہے یا کسی عمل سے روکا گیا ہے۔ اس اعتبار سے اس کتاب میں ذکر ہونے والی زیادہ تر روایات اپنے نفس مضمون کے اعتبار سے "حدیث قولی" کی حیثیت رکھتی ہیں۔

فاضل مصنف نے کتاب کے آغاز میں جو مقدمہ تحریر کیا ہے اس میں اپنے اسلوب کی وضاحت کر دی ہے۔

ترغیبی اور ترہیبی روایات کے بارے میں فاضل مصنف سے پہلے پانچ افراد نے "الترغیب والترہیب" کے عنوان سے کتابیں تحریر کی ہیں:

1- ابن زنجویہ 2- ابن شاہین 3- امام بیہقی 4- ابوالقاسم اصبہانی 5- ابوموسیٰ مدینی

امام منذری نے یہ وضاحت کی ہے کہ انہوں نے ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب "الترغیب والترہیب" سے استفادہ کیا ہے۔

امام منذری نے یہ کتاب دار الحدیث الکاملیہ میں اپنے شاگردوں کو املاء کروائی تھی۔ بہت سے علماء نے ان سے اس کتاب کا سماع کیا۔ امام منذری کے انتقال کے بعد اس کتاب کی شہرت میں اتنا اضافہ ہوا کہ اس موضوع پر ان سے پہلے کی تحریر کی گئی کتابیں معدوم ہو گئیں۔ علماء نے اس کتاب کی مختلف حوالوں سے خدمت کی ہے جن میں سب سے زیادہ شہرت حافظ ابن حجر عسقلانی کی خدمت کو حاصل ہوئی جنہوں نے اس کتاب کا اختصار کیا تھا۔ یہ کتاب مطبوع اور متداول ہے۔

اس کتاب کے ترجمے کے وقت اس کے دو نسخے ہمارے سامنے موجود تھے۔

1- الترغیب والترہیب مطبوعہ دار ابن کثیر/ دار الکلم الطیب- 1435ھ بمطابق 2014ء بیروت لبنان

اس کی تحقیق و تقدیم کی خدمت تین افراد نے سرانجام دی اور یہ بڑے خط میں 4 جلدوں میں ہے۔

2- الترغیب والترہیب مطبوعہ دار الکتاب العربی- 1435ھ بمطابق 2014ء بیروت لبنان

اس کی تحقیق کی خدمت ڈاکٹر محمد اسکندرانی نے سرانجام دی اور یہ باریک خط میں 1 جلد میں ہے۔

فہرست

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

كتاب الطهارة

كتاب الصلاة

كتاب النوافل

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْأُضْحِيَّة

كِتَابُ الْحَجّ

مضامین	صفحہ

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليمًا

مقدمة المؤلف

الحمد لله المبدئ المعيد، الغني الحميد، ذي العفو الواسع والعقاب الشديد، من هداه الله فهو السعيد السديد ومن أضله فهو الطريد البعيد، ومن أرشده إلى سبيل النجاة ووفقه فهو الرشيد، كل الرشيد، يعلم ما ظهر وما بطن، وما خفي وما علن، وما هجس وما كمن، وهو أقرب إلى كل مريد من حبل الوريد. قسم الخلق قسمين، وجعل لهم منزلتين، فريق في الجنة وفريق في السعير، إن ربك فعال لما يريد. رغب في ثوابه، ورهب من عقابه، ولله الحجة البالغة، فمن عمل صالحًا فلنفسه ومن أساء فعليها وما ربك بظلام للعبيد. أحمده وهو أهل الحمد والتمجيد، وأشكره والشكر لديه من أسباب المزيد، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ذو العرش المجيد، والبطش الشديد، شهادة كافلة لي عنده بأعلى درجات أولي التوحيد، في دار القرار والتأبيد.

وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله البشير النذير، أشرف من أظلت السماء وأقلت البيد، صلى الله عليه وعلى أصحابه أولي المعونة على الطاعة والتأييد، صلاة دائمة في كل حين تنمو وتزيد، ولا تنفد ما دامت الدنيا والآخرة ولا تبيد، وسلم تسليمًا كثيرًا.

أما بعد! فلما وفق الله سبحانه وتعالى لإملاء كتاب مختصر أبي داود، وإملاء كتاب الخلافيات، ومذاهب السلف، وذلك من فضل الله علينا وسعة منه، سألني بعض الطلبة الحذاق أولي الهمم العالية ممن اتصف بالزهد في الدنيا والإقبال على الله عز وجل بالعلم والعمل، زاده الله قربًا منه، وعزوفًا عن دار الغرور، أن أملي عليه كتابًا جامعًا في الترغيب والترهيب، مجردًا عن التطويل، بذكر إسناد، أو كثرة تعليل.

فاستخرت الله تعالى وأسعفته بطلبته، لما وقر عندي من صدق نيته وإخلاص طويته، وأمليت عليه هذا الكتاب، صغير الحجم، غزير العلم، حاويًا لما تفرق في غيره من الكتب، مقتصرًا في على ما ورد صريحًا في الترغيب والترهيب، ولم أذكر ما كان من أفعال النبي صلى الله عليه وسلم المجردة عن زيادة نوع من صريحهما إلا نادرًا في ضمن باب، أو نحوه لأني لو فعلت ذلك لخرج هذا الإملاء إلى حد الإسهاب الممل، مع أن الهمم قد داخلها القصور، والبواعث قد غلب عليها الفتور، وقصر العمر مانع من

اِسْتِيفَاءِ الْمَقْصُوْدِ .

فَاذْكُرُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَعْزُوْهُ اِلٰى مَنْ رَوَاهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَصْحَابِ الْكُتُبِ الْمَشْهُوْرَةِ الَّتِى يَأْتِى ذِكْرُهَا، وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ، طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ، لَاسِيَمَا اِنْ كَانَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ اَوْ فِى اَحَدِهِمَا، ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى صِحَّةِ اِسْنَادِهٖ وَحَسَنِهٖ اَوْ ضُعْفِهٖ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، اِنْ لَمْ يَكُنْ مَنْ عَزَوْتُهٗ اِلَيْهِ مِمَّنْ اِلْتَزَمَ اِخْرَاجَ الصَّحِيْحِ، وَلَا اَذْكُرُ الْاِسْنَادَ كَمَا تَقَدَّمَ، لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ الْاَعْظَمَ مِنْ ذِكْرِهٖ اِنَّمَا هُوَ مَعْرِفَةُ حَالِهٖ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْحَسَنِ وَالضَّعْفِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، وَهٰذَا لَا يُدْرِكُهٗ اِلَّا الْاَئِمَّةُ الْحُفَّاظُ، اَوْ مَنْ لَهُ الْمَعْرِفَةُ التَّامَّةُ وَالْاِتْقَانُ .

فَاِذَا اُشِيْرُ اِلٰى حَالِهٖ اَغْنٰى عَنِ التَّطْوِيْلِ بِاِيْرَادِهٖ، وَاشْتَرَكَ فِى مَعْرِفَةِ حَالِهٖ مَنْ لَهٗ يَدٌ فِى هٰذِهِ الصِّنَاعَةِ وَغَيْرِهٖ . وَاَمَّا دَقَائِقُ الْعِلَلِ فَلَا مَطْمَعَ فِى شَيْءٍ مِنْهَا لِغَيْرِ الْجَهَابِذَةِ النُّقَّادِ مِنْ اَئِمَّةِ هٰذَا الشَّانِ، وَقَدْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ كَثِيْرٍ مِنْهَا فِى هٰذَا الْكِتَابِ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ، وَخَوْفًا مِنَ التَّنْفِيْرِ الْمُنَاقِضِ لِلْمَقْصُوْدِ، وَلِاَنَّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَسَاغُوْا التَّسَاهُلَ فِى اَنْوَاعِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ، حَتّٰى اَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ ذَكَرُوْا الْمَوْضُوْعَ وَلَمْ يُبَيِّنُوْا حَالَهٗ، وَقَدْ اَشْبَعْنَا الْكَلَامَ عَلٰى عِلَلٍ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِى هٰذَا الْكِتَابِ، وَفِى غَيْرِهٖ مِنْ كُتُبِنَا .

فَاِذَا كَانَ اَسْنَادُ الْحَدِيْثِ صَحِيْحًا اَوْ حَسَنًا، اَوْ مَا قَارَبَهُمَا صَدَّرْتُهٗ بِلَفْظَةِ (عَنْ) .

وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُرْسَلًا اَوْ مُنْقَطِعًا، اَوْ مُعْضَلًا، اَوْ فِى اِسْنَادِهٖ رَاوٍ مُبْهَمٌ اَوْ ضَعِيْفٌ وُثِّقَ اَوْ ثِقَةٌ ضُعِّفَ، وَ بَقِيَّةُ (رُوَاةِ) الْاِسْنَادِ ثِقَاتٌ، اَوْ فِيْهِمْ كَلَامٌ لَا يَضُرُّ، اَوْ رُوِىَ مَرْفُوْعًا وَالصَّحِيْحُ وَقْفُهٗ، اَوْ مُتَّصِلًا وَالصَّحِيْحُ اِرْسَالُهٗ، اَوْ كَانَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفًا لٰكِنْ صَحَّحَهٗ اَوْ حَسَّنَهٗ بَعْضُ مَنْ خَرَّجَهٗ، اَصْدُرُهٗ اَيْضًا بِلَفْظَةِ (عَنْ)، ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى اِرْسَالِهٖ اَوْ اِنْقِطَاعِهٖ اَوْ عَضْلِهٖ، اَوْ ذٰلِكَ الرَّاوِى الْمُخْتَلَفِ فِيْهِ، فَاَقُوْلُ : رَوَاهُ فُلَانٌ مِنْ رِوَايَةِ فُلَانٍ (اَوْ مِنْ طَرِيْقِ فُلَانٍ) اَوْ فِى اِسْنَادِهٖ فُلَانٌ اَوْ نَحْوُ هٰذِهِ الْعِبَارَةِ، وَلَا اَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِيْهِ مِنْ جَرْحٍ وَ تَعْدِيْلٍ خَوْفًا مِنْ تَكْرَارِ مَا قِيْلَ فِيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ، وَاَفْرَدْتُ لِهٰؤُلَاءِ الْمُخْتَلَفِ فِيْهِمْ بَابًا فِى اٰخِرِ الْكِتَابِ، اَذْكُرُهُمْ فِيْهِ، مُرَتَّبًا عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ، وَاَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِى كُلٍّ مِنْهُمْ مِنْ جَرْحٍ وَّ تَعْدِيْلٍ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ، (وَقَدْ لَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِىَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهِ) فَاَقُوْلُ اِذَا كَانَ رُوَاةُ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ ثِقَاتٌ وَفِيْهِمْ مَنْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ: اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ، اَوْ مُسْتَقِيْمٌ، اَوْ لَا بَاْسَ بِهٖ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ حَسْبَمَا يَقْتَضِيْهِ حَالُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ، وَكَثْرَةِ الشَّوَاهِدِ .

وَاِذَا كَانَ فِى الْاِسْنَادِ مَنْ قِيْلَ فِيْهِ كَذَّابٌ، اَوْ وَضَّاعٌ، اَوْ مُتَّهَمٌ، اَوْ مُجْمَعٌ عَلٰى تَرْكِهٖ اَوْ ضُعْفِهٖ، اَوْ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ، اَوْ هَالِكٌ، اَوْ سَاقِطٌ، اَوْ لَيْسَ بِشَيْءٍ (اَوْ ضَعِيْفٌ جِدًّا) اَوْ ضَعِيْفٌ فَقَطْ، وَلَمْ اَرَ فِيْهِ تَوْثِيْقًا بِحَيْثُ لَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ اِحْتِمَالُ التَّحْسِيْنِ، صَدَّرْتُهٗ بِلَفْظَةِ (رُوِىَ) وَلَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِىَ، وَلَا مَا قِيْلَ فِيْهِ اَلْبَتَّةَ، فَيَكُوْنُ لِلْاِسْنَادِ الضَّعِيْفِ دَلَالَتَانِ : تَصْدِيْرُهٗ بِلَفْظَةِ : رُوِىَ، وَاِهْمَالُ الْكَلَامِ عَلَيْهِ فِى اٰخِرِهٖ .

وَقَدْ اِسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِى:

1– كِتَابُ مُوَطَّا مَالِكٍ .

2-(وَ كِتَابُ مُسْنَدِالْإِمَامِ اَحْمَدَ)

3-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ

4-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ

5-وَ كِتَابُ سُنَنِ اَبِيْ دَاوُدَ ' وَ كِتَابُ الْمَرَاسِيْلِ لَهٗ .

6-وَ كِتَابُ جَامِعِ اَبِيْ عِيْسٰى التِّرْمِذِيِّ

7- وَ كِتَابُ سُنَنِ النَّسَائِيِّ الْكُبْرٰى ' وَ كِتَابُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ (لَهٗ)

8-وَ كِتَابُ سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ

9-وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ ' الثَّلَاثَةُ لِلطَّبْرَانِيِّ .

10-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِيْ يَعْلٰى الْمُوْصِلِيِّ .

11-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِيْ بَكْرٍ الْبَزَّارِ

12-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ

13-وَ كِتَابُ الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحَاكِمِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيِّ .(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

وَلَمْ اَتْرُكْ شَيْئًا مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِي الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ ' وَصَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ حَالَ الْاِمْلَاءِ اَوْ نِسْيَانٌ (اَوْ اَكُوْنَ قَدْ ذَكَرْتُ غَيْرَهٗ اَوْ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ ' وَقَدْ يَكُوْنُ لِلْحَدِيْثِ دَلَالَتَانِ فَاَكْثَرَ ' فَاَذْكُرُهٗ فِيْ بَابٍ ثُمَّ لَا اُعِيْدُهٗ ' فَيَتَوَهَّمُ النَّاظِرُ اَنِّيْ تَرَكْتُهٗ ' وَقَدْ يَرِدُ الْحَدِيْثُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ اَوْ بِاَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ ' فَاَكْتَفِيْ بِوَاحِدٍ مِنْهَا عَنْ سَائِرِهَا ' وَكَذٰلِكَ لَا اَتْرُكُ شَيْئًا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ اَوْ نِسْيَانٌ) ' اَوْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْتُ اَصْلَحَ اِسْنَادًا مِمَّا تَرَكْتُ ' اَوْ يَكُوْنَ ظَاهِرُ النِّكَارَةِ جِدًّا ' اَوْ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى وَضْعِهٖ اَوْ بُطْلَانِهٖ .

وَاَضَفْتُ اِلٰى ذٰلِكَ جُمَلًا مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَعْزُوَّةً اِلٰى اُصُوْلِهَا كَصَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ ' وَ كُتُبِ ابْنِ اَبِي الدُّنْيَا ' وَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ ' وَ كِتَابِ الزُّهْدِ الْكَبِيْرِ لَهٗ ' وَ كِتَابِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ لِاَبِي الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيِّ ' وَغَيْرِ ذٰلِكَ كَمَا سَتَقِفُ عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

وَاسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا فِيْ كِتَابِ اَبِي الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيِّ مِمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْكُتُبِ الْمَذْكُوْرَةِ ' وَهُوَ قَلِيْلٌ ' اَوْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُحَقَّقَةِ الْوَضْعِ .

وَاِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ فِي الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ لَمْ اَعْزُهٗ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا نَادِرًا لِفَائِدَةٍ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ' وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِنْ لَمْ يَكُنْ مَتْنُهٗ فِي الصَّحِيْحَيْنِ .

اُنَبِّهُ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّا حَضَرَنِيْ فِيْ حَالِ الْاِمْلَاءِ ' مِمَّا تَسَاهَلَ اَبُوْ دَاوُدَ فِي السُّكُوْتِ عَنْ تَضْعِيْفِهٖ ' اَوْ

التِرْمِذِيُّ فِيْ تَحْسِيْنِهٖ، اَوِ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِيْ تَصْحِيْحِهٖ، لَا اِنْتِقَادًا عَلَيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بَلْ مِقْيَاسًا لِمُتَبَصِّرٍ فِيْ نَظَائِرِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، وَكُلُّ حَدِيْثٍ عَزَوْتُهٗ اِلٰى اَبِيْ دَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ كَمَا ذَكَرَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَلَا يَنْزِلُ عَنْ دَرَجَةِ الْحَسَنِ، وَقَدْ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحَيْنِ.

وَاَنَا اَسْتَمِدُّ الْعَوْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْقَوِيِّ الْمَتِيْنِ، وَاَمُدُّ كَفَّ الضَّرَاعَةِ اِلٰى مَنْ يُّجِيْبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ، اَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ كَاتِبَهٗ وَقَارِئَهٗ وَمُسْتَمِعَهٗ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَنْ يَّرْزُقَنِيْ فِيْهِ مِنَ الْاِخْلَاصِ، مَا يَكُوْنُ كَفِيْلًا لِّيْ فِي الْاٰخِرَةِ بِالْخَلَاصِ، وَمِنَ التَّوْفِيْقِ مَا يَدُلُّنِيْ عَلٰى اَرْشَدِ طَرِيْقٍ، وَاَرْجُوْ مِنْهُ الْاِعَانَةَ عَلٰى حَزْنِ الْاَمْرِ وَسَهْلِهٖ، وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَاَعْتَصِمُ بِحَبْلِهٖ، وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

ثُمَّ بَعْدَ تَمَامِهٖ رَاَيْتُ اَنْ اُقَدِّمَ فِهْرِسْتَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالْكُتُبِ لِيَسْهُلَ الْكَشْفُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

مقدمہ مؤلف

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے (جو مخلوق کی تخلیق) کا آغاز کرنے والا ہے اور (قیامت کے دن) دوبارہ (انہیں زندگی دینے والا ہے) وہ بے نیاز اور لائق حمد ہے۔ وسیع معافی دینے والا اور زبردست سزا دینے والا ہے جسے وہ ہدایت عطا کردے وہ درست ہوتا ہے اور سعادت مند ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے وہ پرے اور دور ہو جاتا ہے جسے وہ نجات کے راستے کی رہنمائی اور توفیق عطا کردے وہ ہی حقیقی ہدایت یافتہ ہے وہ ظاہری اور باطنی خفیہ اور علانیہ پست اور بلند چیزوں کا علم رکھتا ہے اور وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس نے مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان کے لئے دو مقامات متعین کئے ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک جہنم میں ہوگا۔ بے شک تمہارا پروردگار وہ کرتا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے۔ اس نے اپنے ثواب کی ترغیب دی اور اپنی سزا سے ڈرایا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بلیغ حجت مخصوص ہے جو شخص نیک عمل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات کے لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں اور وہ حمد اور بزرگی کا اہل ہے اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے شکر پر مزید نعمتیں نصیب ہوتی ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ بزرگ عرش کا مالک ہے اور زبردست گرفت کرنے والا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو قرار اور ابدیت کے مقام (یعنی جنت) میں توحید والوں کے بلند درجات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری کفیل ہوگی اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ آسمان نے جن پر سایہ کیا اور زمین نے جنہیں اپنے اوپر اٹھایا وہ ان سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے اصحاب پر درود نازل کرے (جن اصحاب نے) فرمانبرداری اور تائید کی۔ ایسا درود جو دائمی ہو اور ہر گھڑی میں بڑھتا اور زیادہ ہوتا رہے اور جب تک دنیا و آخرت باقی ہیں وہ ختم نہ ہو اور (اللہ تعالیٰ ان پر) بہت سا سلام بھی نازل کرے۔

اما بعد! جب اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کی (کہ میں) کتاب "مختصر ابوداؤد" کتاب "الخلافیات و مذاہب السلف" املاء کرواؤں تو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل تھا۔ اس کے بعد بعض ذہین طلباء جو بلند ہمتوں کے مالک تھے اور اس بات سے متفق تھے کہ دنیا سے لاتعلق تھے اور علم اور عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بارگاہ کا قرب عطا کرے اور فریب کے گھر (یعنی دنیا) سے انہیں لاتعلق رکھے۔ انہوں نے مجھ سے یہ فرمائش کی کہ میں انہیں ایک کتاب املاء کرواؤں جو ترغیبی اور ترہیبی روایات کی جامع ہو اور اسناد کے ذکر یا تعلیلات کی کثرت کے حوالے سے طوالت سے پاک ہو۔

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کی اس فرمائش کی تکمیل کے حوالے سے استخارہ کیا اور اس سے مدد مانگی اور جب میرے سامنے

ان کی نیت کی سچائی اور ان کی خواہش کا اخلاص ثابت ہو گیا تو میں نے انہیں یہ کتاب املاء کروائی جس کا حجم چھوٹا ہے اور علم بہت زیادہ ہے۔ یہ ان تمام روایات پر مشتمل ہے جو کئی کتابوں میں متفرق مقامات پر موجود ہیں۔ میں نے اس کتاب میں صرف ان روایات کو ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے جو صراحت کے ساتھ ترغیب وترہیب کے بارے میں منقول ہیں۔ میں نے اس میں وہ روایات ذکر نہیں کی ہیں جن کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے افعال سے ہے' لیکن ان میں کسی ترغیب یا ترہیب کا ذکر نہیں ہے۔ اگر ایسا کیا بھی ہے تو کسی باب میں ضمنی طور پر ایسا کیا ہوگا کیونکہ اگر میں ان روایات کو بھی شامل کرتا تو کتاب میں اتنی طوالت آ جاتی جو اکتاہٹ کا باعث ہوتی اور لوگوں کی یہ صورت حال ہے کہ ان کی ہمتوں میں کوتاہی آ چکی ہے اور کوششوں میں فتور آ چکا ہے۔ عمروں کا کم ہو جانا مقصود کو مکمل طور پر حاصل کرنے میں رکاوٹ بن چکا ہے۔

میں اس میں کوئی حدیث ذکر کروں گا اور پھر اس کتاب کا حوالہ دوں گا کہ مشہور کتب کے مصنفین ائمہ میں سے جس نے اس کو روایت کیا ہوگا ان کتب کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ اور میں حوالے میں کسی ایک کتاب کا ذکر کروں گا' اور دوسری کا نہیں کروں گا' اس کی وجہ اختصار ہے۔ خاص طور پر جب کوئی روایت صحیحین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کتاب میں موجود ہو پھر میں اس روایت کی سند کے صحیح یا حسن یا ضعیف وغیرہ ہونے کی طرف اشارہ کروں گا اگر اس کے ناقل کا یہ طریق نہ ہو کہ انہوں نے صرف صحیح روایات نقل کرنے کا التزام کیا ہو۔ البتہ میں سند ذکر نہیں کروں گا' جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے' کیونکہ سند ذکر کرنے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ صحیح' حسن یا ضعیف ہونے کے حوالے سے روایت کی حالت کی معرفت حاصل ہو' اور یہ چیز صرف ائمہ اور حافظانِ حدیث کو حاصل ہو سکتی ہے یا اس شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جسے مکمل معرفت اور اتقان حاصل ہو اور جب میں نے روایت کی حالت کی طرف اشارہ کر دیا تو یہ چیز سند ذکر کرنے سے بے نیاز کر دے گی اور روایت کی حالت کی معرفت میں وہ شخص بھی حصہ دار ہو جائے گا جو اس فن کی معرفت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو' جہاں تک دقیق علتوں کا تعلق ہے تو اس میں دلچسپی صرف اس فن کے جلیل القدر ناقدین کو ہوتی ہے۔ میں نے اختصار کے پیش نظر اس کتاب میں علتیں ذکر نہیں کی ہیں' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ایسی اکتاہٹ نہ آ جائے جو مقصود سے دور کر دے' پھر ایک پہلو یہ بھی کہ متقدمین اہل علم نے ترغیب وترہیب سے متعلق روایات میں تساہل سے کام لیا ہے' یہاں تک کہ انہوں نے کئی جگہ موضوع روایات نقل کر دیں اور ان کی حالت بیان نہیں کی۔ اس کتاب میں ذکر ہونے والی بہت سی روایات کے بارے میں تفصیلی کلام ہم نے اپنی دوسری کتابوں میں کیا ہے۔

جب کسی حدیث کی سند صحیح یا حسن یا ان کے قریب ہو تو میں نے اسے لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کیا ہوگا' اسی طرح اگر کوئی روایت مرسل یا منقطع یا معضل ہو یا اس کی سند میں کوئی مبہم راوی ہو یا ضعیف راوی ہو' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہو' یا ثقہ راوی ہو جسے ضعیف قرار دیا گیا ہو اور اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہوں یا ان کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہو' جو نقصان دہ نہ ہو یا کوئی روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہو اور درست یہ ہو کہ وہ موقوف ہے یا کوئی متصل روایت ہو اور اس کا مرسل ہونا درست ہو یا اس کی سند ضعیف ہو لیکن اسے نقل کرنے والے مصنف نے صحیح یا حسن قرار دے دیا ہو تو میں ایسی روایت کو بھی لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کروں گا اور پھر اس کے ارسال یا انقطاع یا عضل کی طرف یا جس راوی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کی طرف اشارہ کر دوں گا' میں یہ

کہوں گا فلاں نے اسے فلاں کی روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کی سند میں فلاں راوی ہے' یا اس کی مانند کوئی اور عبارت ہوگی' اس راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کے حوالے سے جو کچھ کہا گیا ہے وہ میں ذکر نہیں کروں گا' کیونکہ اس میں یہ اندیشہ ہوگا کہ جب بھی اس راوی کا ذکر دوبارہ آئے گا تو یہ وضاحت بھی تکرار کے ساتھ آئے گی۔ میں نے ایسے تمام راویوں کے لئے الگ سے ایک باب قائم کیا ہے' جس میں ان راویوں کا تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب کے حوالے سے کیا گیا ہے اور میں نے اس باب میں ان میں سے ہر ایک راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کے حوالے سے جو کچھ کہا گیا ہے اسے اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اور کبھی میں اس راوی کا ذکر نہیں بھی کروں گا جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' جب کسی حدیث کی سند کے راوی ثقہ ہوں اور ان میں ایک شخص موجود ہو جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہو تو میں یہ کہہ دوں گا اس کی سند حسن یا مستقیم ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں ہے یا اس کی مانند کوئی کلمات ہوں گے' جو صورتحال کے تقاضا کے مطابق ہوں گے۔ جو حالت سند یا متن یا شواہد کی کثرت کے حوالے سے ہوگی اور جب کسی سند میں ایسا راوی ہو جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ وہ جھوٹا ہے یا روایات ایجاد کرنے والا ہے یا اس پر تہمت عائد کی گئی ہے یا اس کے متروک یا ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' یا وہ ذاہب الحدیث یا ہلاکت کا شکار ہونے والا یا ساقط الاعتبار یا وہ کوئی چیز نہیں یا وہ انتہائی ضعیف ہے یا وہ صرف ضعیف ہے' اور میں نے اس راوی کے بارے میں کوئی توثیق نہ دیکھی ہو' لیکن روایت کے طرق کی کثرت اس بات کا احتمال رکھتی ہو کہ اسے حسن قرار دیا جائے تو میں اس روایت کو لفظ ''روی'' کے ساتھ نقل کروں گا اور میں اس راوی کا یا اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' اس کا تذکرہ نہیں کروں گا' اب ایسی ضعیف سند کی دو نشانیاں ہوں گی' لفظ ''روی'' اور اس کے آخر میں کلام کا نہ ہونا۔

میں نے اس (ترھیب وترھیب) کے بارے میں تمام تر روایات ان کتابوں سے حاصل کی ہیں:

مؤطا امام مالک- مسند امام احمد- صحیح بخاری- صحیح مسلم- سنن ابوداؤد- امام ابوداؤد کی کتاب مراسیل- جامع ترمذی- سنن نسائی کبریٰ- امام نسائی کی کتاب الیوم واللیلۃ- سنن ابن ماجہ- معجم کبیر- معجم اوسط- معجم صغیر' یہ تینوں امام طبرانی کی کتابیں ہیں- مسند ابویعلیٰ -مسند ابوبکر بزار- صحیح ابن حبان- اور مستدرک علی الصحیحین جو امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری کی تصنیف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

میں نے ان کتابوں میں سے سات بنیادی کتابوں (شاید اس سے مراد صحاح ستہ اور مؤطا امام مالک ہیں) اور صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں سے (ترغیب وترھیب کے بارے میں) کوئی روایت ترک نہیں کی' البتہ املاء کروانے کے دوران ذہول ہوگیا ہو یا بھول ہوگئی ہو یا میں نے کوئی دوسری ایسی روایت ذکر کردی ہو' جو اس سے بے نیاز کردے تو معاملہ مختلف ہے۔ بعض اوقات کسی حدیث میں دو مختلف پہلوؤں یا ان سے زیادہ کا ذکر ہوتا ہے اور میں اس حدیث کو کسی ایک باب میں ذکر کردوں گا اور دوبارہ ذکر نہیں کروں گا تو دیکھنے والے کو یہ وہم ہوسکتا ہے کہ میں نے اسے ترک کردیا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کوئی حدیث صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہوگی اور اس کے الفاظ ایک جیسے یا قریب قریب ہوں گے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو ذکر کردیا ہوگا' اسی طرح مسانید اور معاجم میں سے میں نے صرف اسی روایت کو ترک کیا ہوگا جس میں مجھ پر ذہول یا نسیان غالب آگیا ہوگا یا میں نے

ترک کی جانے والی روایت سے زیادہ بہتر سند والی روایت کو ذکر کر دیا ہوگا' یا اس روایت میں ان انتہائی منکر ہونا پایا جاتا ہوگا' یا اس کے جھوٹے یا باطل ہونے پر اتفاق ہوگا (تو اس وجہ سے میں نے وہ روایت ذکر نہیں کی ہوگی)۔ میں نے ان تمام روایات کے حوالے ذکر کر دیئے ہیں' جیسے صحیح ابن خزیمہ' ابن ابودنیا کی کتابیں' امام بیہقی کی شعب الایمان' ان کی کتاب الزہد الکبیر' ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب ''الترغیب والترہیب'' اوراس کے علاوہ دیگر کتابیں جن سے آپ ان شاءاللہ عنقریب واقف ہو جائیں گے۔

ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب میں مذکورہ کتابوں میں سے جو روایات ذکر نہیں ہوئی تھیں' میں وہ سب ذکر کر دی ہیں' حالانکہ وہ تھوڑی ہی ہیں' اور میں نے ان کی کتاب میں مذکور ان روایات کو ذکر نہیں کیا جن کا جھوٹا ہونا واضح ہے۔ جب کوئی حدیث سات بنیادی کتابوں میں مذکور ہوتو پھر میں نے اس کے حوالے میں مسانید یا معاجم کا ذکر نہیں کیا' البتہ نادر طور پر کیا بھی ہوتو اختصار کے ساتھ کسی فائدے کے لئے کیا ہوگا' اسی طرح اگر کسی روایت کا متن صحیحین میں نہ ہوتو میں نے اس کا حوالہ صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم کا دیا ہوگا۔

املاء کروانے کے دوران میں نے بہت سی ایسی روایات پر تنبیہ کی ہے جسے ضعیف قرار دینے کے حوالے سے خاموشی اختیار کر کے امام ابوداؤد نے تساہل کیا ہو یا جسے حسن قرار دینے میں امام ترمذی نے تساہل کیا ہو یا جسے صحیح قرار دینے میں امام ابن حبان یا امام حاکم نے تساہل کیا ہو' اس کا مقصد ان حضرات پر تنقید کرنا نہیں ہے بلکہ اس کتاب کی روایات میں بصیرت حاصل کرنے والے شخص کے لئے رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ جس روایت کی نسبت میں نے امام ابوداؤد کی طرف کی ہو اور اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا ہوتو وہ ویسی ہی ہوگی جیسی امام ابوداؤد نے ذکر کی اور وہ حسن کے درجے سے کم نہیں ہوگی' بلکہ بعض اوقات وہ صحیحین کی شرط کے مطابق بھی ہوسکتی ہے۔

میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس کے حوالے سے میں نے قوت اور مضبوطی رکھنے والی ذات سے مدد طلب کرتا ہوں اور میں بیچارگی کا ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتا ہوں جو مجبور لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ اس کتاب کے ذریعے اس کے لکھنے والے' اس کو پڑھنے والے' اس کو سننے والے اور تمام مسلمانوں کو نفع عطا کرے اور وہ اس کتاب (کی تحریر کے حوالے سے) مجھے اخلاص نصیب کرے جو آخرت میں نجات کے لئے میرا کفیل ہو اور ایسی توفیق عطا کرے جو سب سے زیادہ ہدایت والے طریقے کی طرف میری رہنمائی کرے میں اس کی ذات سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کام میں سہولت اور آسانی کے حوالے سے میری مدد کرے گی۔ میں اس پر توکل کرتا ہوں' اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامتا ہوں' وہی میرے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس کتاب کو مکمل کرنے کے بعد مجھے یہ مناسب محسوس ہوا کہ میں اس کے آغاز میں ابواب اور کتب کی فہرست بنادوں تاکہ جو شخص (کسی مضمون سے متعلق کوئی بھی حدیث تلاش کرنا چاہتا ہو) اس کے لئے سہولت ہو' باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

كِتَابُ الْإِيمَانِ

کتاب: ایمان کے بارے میں روایات

التَّرْغِيبُ فِي الْإِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ

صدق، اخلاص اور نیک نیت سے متعلق ترغیبی روایات

1 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوا فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَى بِي طَلَبُ شَجَرٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ

زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ

حديث 1: صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء' باب حديث الغار - حديث: 3296 صحيح مسلم - كتاب الرقاق' باب قصة أصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الأعمال - حديث: 5033' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب ذكر الخبر الدال على الإباحة لمتولي مال غيره أن يعمل فيه - حديث: 4505' صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأدعية - ذكر الخبر الدال على أن دعاء المرء بأرجى عمله قد يرجى' حديث: 897 سنن أبي داود - كتاب البيوع' باب في الرجل يتجر في مال الرجل بغير إذنه - حديث: 2956 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الإجارة' باب جواز الإجارة - حديث: 10871 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 5807 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2499 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث: 12967 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث: 6825

ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ـ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اِسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ وَاَعْطَيْتُهُمْ اُجْرَتَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ اُجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ لِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ فَقُلْتُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِءْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِءُ بِكَ فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَسَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُوْنَ اِذْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيْكُمْ اِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَاِنِّيْ عَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ اَمْرِهِ اِلٰى اَنْ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَاِنَّهُ اَتَانِيْ يَطْلُبُ اَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَرِيْبًا مِنَ الْاَوَّلِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاخْتِصَارٍ وَيَاْتِيْ لَفْظُهُ فِيْ "بِرِّ الْوَالِدَيْنِ" اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

قَوْلُهُ: (وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا)

اَلْغَبُوْقُ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ الَّذِيْ يُشْرَبُ بِالْعَشِيِّ وَمَعْنَاهُ كُنْتُ لَا اُقَدِّمُ عَلَيْهِمَا فِيْ شُرْبِ اللَّبَنِ اَهْلًا وَّلَا غَيْرَهُمْ يَتَضَاغَوْنَ بِالضَّادِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ اَيْ يَصِيْحُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ

اَلسَّنَةُ الْعَامُ الْمُقْحِطُ الَّذِيْ لَمْ تُنْبِتِ الْاَرْضُ فِيْهِ شَيْئًا سَوَاءٌ نَزَلَ غَيْثٌ اَمْ لَمْ يَنْزِلْ

تَفُضَّ الْخَاتَمَ هُوَ بِتَشْدِيْدِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ الْوَطْئِ

اَلْفَرَقُ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَالرَّاءِ مِكْيَالٌ مَعْرُوْفٌ

فَانْسَاحَتْ هُوَ بِالسِّيْنِ وَالْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ اَيْ تَنَحَّتِ الصَّخْرَةُ وَزَالَتْ عَنِ الْغَارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین لوگ ایک سفر کے لئے نکلے رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار کے پاس آئے اور اس میں داخل ہو گئے اس دوران پہاڑ کی چوٹی سے ایک بڑا پتھر گرا اور اس نے (غار کے) دہانے کو بند کر دیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا کہ اب غار کے دہانے سے یہ پتھر ہٹتا ہوا محسوس نہیں ہو رہا اس لئے اس کو ہٹانے کے لئے ہمیں اپنے اپنے اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنی چاہیے تو ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے میرے پروردگار! میرے ماں باپ بوڑھے تھے لیکن

میں ان سے پہلے اپنے بیوی بچوں میں سے کسی اور کو دودھ پینے کے لئے نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ میں (جانوروں کو) چراتے ہوئے دور چلا گیا اور جب واپس آیا تو وہ اس وقت سو چکے تھے میں نے ان کے لئے دودھ دوہ لیا اور جب (ان کے پاس آیا) تو انہیں سویا ہوا پایا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ میں سے کسی اور کو دودھ پینے کے لئے دوں' تو میں ہاتھ میں دودھ کا برتن پکڑ کر ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی (یہاں بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) اس دوران میرے بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک سے چیخ رہے تھے جب میرے ماں باپ بیدار ہوئے' تو انہوں نے وہ دودھ پی لیا اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس غار کے منہ سے پتھر کو ہٹا دے' تو وہاں سے پتھر تھوڑا سا سرک گیا لیکن وہ لوگ وہاں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: دوسرے شخص نے کہا: اے میرے پروردگار! میری ایک چچا زاد تھی جس سے میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا میں اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا لیکن وہ میرے لئے رکاوٹ بنی رہی یہاں تک کہ ایک مرتبہ قحط سالی آئی' تو اس دوران وہ میرے پاس آئی' تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ میری راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی اس نے میری یہ بات مان لی یہاں تک کہ جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو اس نے یہ کہا: تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ ناحق طور پر یہ عمل کرو تو میں ایسا کرنے سے باز آ گیا اور میں نے اسے ترک کر دیا حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے جو رقم اسے دی تھی وہ بھی اس کے پاس ہی رہنے دی اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم جس صورت حال میں ہیں اس میں کشادگی عطا کر دے' تو وہاں سے پتھر مزید ہٹ گیا لیکن وہ پتھر اتنا نہیں ہٹا تھا کہ وہ لوگ باہر نکل سکتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تیسرے شخص نے دعا کرتے ہوئے یہ کہا: اے میرے پروردگار! میں نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو مزدور رکھ پھر میں نے ان کی مزدوری ادا کر دی ان میں سے ایک مزدور نے اپنی مزدوری نہیں لی اور ویسے ہی چلا گیا میں نے اس کی رقم کو کاروبار میں لگایا جس کے نتیجے میں بہت سا مال اکٹھا ہو گیا ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور بولا اے خدا کے بندے! تم مجھے میرا معاوضہ ادا کر دو تو میں نے اس سے کہا: یہ تمام اونٹ گائے بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آ رہے ہیں یہ سب تمہاری مزدوری ہیں (تم انہیں حاصل کر لو) اس نے کہا: اے خدا کے بندے تم میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا پھر اس نے وہ سب کچھ حاصل کیا اور انہیں ساتھ لے کر چلا گیا میں نے اس میں سے کچھ بھی اپنے پاس نہیں رکھا تھا اے میرے پروردگار! اگر میں نے تیری رضا کی حصول کے لئے ایسا کیا تھا تو اس پتھر کو اس (غار) کے منہ سے ہٹا دے' اور ہم جس صورت حال میں ہیں (اس سے ہمیں نجات دے دے) تو وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ لوگ باہر آئے' اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

(یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ پہلے زمانے میں تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے راستے میں انہیں بارش نے آلیا تو وہ پناہ حاصل کرنے کے لئے ایک غار میں چلے گئے غار کا منہ بند ہو گیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا کہ اللہ کی قسم! اب صرف سچ بیانی

تمہیں یہاں سے نجات دے سکتی ہے' تو تم میں سے ہر ایک کو اپنے اس عمل کے وسیلہ سے دعا کرنی چاہیے' جس کے بارے میں اسے یہ علم ہو کہ اس نے اس عمل میں اخلاص سے کام لیا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے یہ دعا کی' اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو مزدور رکھا تھا اور اس نے چاولوں کے ایک فرق (ماپنے کے مخصوص پیمانے) کے عوض میں میرے پاس کام کیا تھا' اس کے بعد وہ اپنا معاوضہ وصول کیے بغیر چلا گیا تھا تو میں نے ان چاولوں کو کاروبار میں استعمال کیا انہیں کھیت میں بو دیا تو وہ اتنے زیادہ ہو گئے کہ میں نے ان کے ذریعے گائیں خرید لیں ایک دن وہ مزدور میرے پاس آیا اور اپنے معاوضے کا مطالبہ کیا تو میں نے اس سے کہا: یہ گائیں تمہارے ان چاولوں کا بدلہ ہیں' تو وہ ان گائیوں کو ہانک کر لے گیا اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیرے خوف کی وجہ سے یہ کام کیا تھا تو غار کے منہ کے حوالے سے ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو غار کے منہ سے پتھر ہٹ گیا''۔

اس کے بعد راوی نے پہلی حدیث کے قریب' قریب کے الفاظ نقل کیے ہیں' یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ ''والدین کے ساتھ حسن سلوک'' سے متعلق باب میں آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

متن کے الفاظ ''وکنت لا اغبق قبلھما اھلا و لا مالا '' میں لفظ ''الغبوق'' میں غ پر زبر ہے' اس سے مراد: شام کو پی جانے والی چیز ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں دودھ والدین سے پہلے اپنے اہل خانہ یا کسی اور کو نہیں دیتا تھا۔

لفظ ''یتضاغون'' میں ضاد ہے اور غین ہے یعنی وہ بھوک سے چیخ و پکار کر رہے تھے۔

لفظ ''السنۃ'' سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہ ہوئی ہو' خواہ اس سال میں بارش نازل ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

''تفض الخاتم'' میں ضاد پر شد ہے' یہ صحبت کرنے کا کنایہ ہے۔

لفظ ''الفرق'' میں ف اور ر پر زبر ہے۔ یہ ماپنے کا معروف پیمانہ ہے۔

لفظ ''فانساحت'' یہ س اور ح کے ساتھ ہے یعنی وہ پتھر کھسک گیا اور غار سے ہٹ گیا۔

2 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَارَقَهَا وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے وہ دنیا سے لاتعلق ہو جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے''۔

حدیث 2: شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان" الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث: 6573

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3 - وَعَنْ اَبِی فِرَاسٍ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: نَادٰی رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ اَلْاِخْلَاصُ وَفِیْ لَفْظٍ آخَرَ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَنَادٰی رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ اِقَامُ الصَّلَاۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکَاۃِ قَالَ فَمَا الْاِیْمَانُ قَالَ الْاِخْلَاصُ قَالَ فَمَا الْیَقِیْنُ قَالَ التَّصْدِیْقُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَھُوَ مُرْسَلٌ

❀❀ ابوفراس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخلاص۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جو چاہتے مجھ سے دریافت کرلو! تو ایک شخص نے بلند آواز میں عرض کی یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اس نے عرض کی: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اخلاص اس نے عرض کی: یقین سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تصدیق۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور یہ روایت مرسل ہے۔

4 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّہٗ قَالَ حِیْنَ بُعِثَ اِلَی الْیَمَنِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ اَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ. رَوَاہُ الْحَاکِمُ من طَرِیْقِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زَحْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ کَذَا قَالَ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب انہیں یمن کی طرف بھیجا جانے لگا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت دیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے دین کو خالص کرلو تو تھوڑا عمل بھی تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے ابن ابوعمران سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

5 - وَرُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: طُوْبٰی لِلْمُخْلِصِیْنَ اُولٰٓئِکَ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی تَنْجَلِیْ عَنْھُمْ کُلُّ فِتْنَۃٍ ظَلْمَاءَ. رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ

حديث3: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6575

حديث4: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الرقاق' حديث: 7914 تفسير ابن أبي حاتم - سورة النساء' قوله تعالى : وأخلصوا دينهم لله - حديث: 6194 حلية الأولياء - معاذ بن جبل' حديث: 857

حديث5: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6581 الإخلاص والنية لابن أبي الدنيا' حديث: 1 حلية الأولياء' حديث: 26

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"اخلاص والے لوگوں کو مبارک باد ہو کیونکہ وہ لوگ ہدایت کا چراغ ہیں جن کے ذریعے ہر فتنے کی تاریکی ختم ہو جائے گی"۔
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

6 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَیْسَ بِفَقِیْهٍ ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ امْرِیءٍ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالْمُنَاصَحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دُعَاءَهُمْ مُحِیْطٌ مِنْ وَّرَائِهِمْ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَیَاْتِیْ فِیْ سَمَاعِ الْحَدِیْثِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِیْمِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ قِرْصَافَةَ جَنْدَرَةَ بْنِ خَیْشَنَةَ وَغَیْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَبَعْضُ اَسَانِیْدِهِمْ صَحِیْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرمایا تھا:
"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے محفوظ کرے بعض اوقات براہ راست علم سیکھنے والا شخص (حقیقی طور پر) عالم نہیں ہوتا۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مومن کا دل خیانت نہیں کرتا عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کے لئے خیر خواہی' اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا غیر موجود افراد کے حق میں بھی قبول ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت "حدیث کے سماع" سے متعلق باب میں آگے آئے گی۔

(حافظ عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ حضرت جندرہ بن خیشنہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے بھی منقول ہے' اور ان میں سے بعض روایات کی سند صحیح ہے۔

7 - وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ ظَنَّ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

حدیث 6: صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر رحمة اللہ جل وعلا - حدیث: 67 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب العلم' وأما حدیث کعب بن مالک - حدیث: 266 سنن الدارمی - باب الاقتداء بالعلماء' حدیث: 237 سنن أبی داود - کتاب العلم' باب فضل نشر العلم - حدیث: 3193 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب من بلغ علما' حدیث: 228 الجامع للترمذی' أبواب العلم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع' حدیث: 2647 السنن الکبری للنسائی - کتاب العلم' الحث علی إبلاغ العلم - حدیث: 5676 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنیین' حدیث جبیر بن مطعم - حدیث: 16457

بِفَضْلِهِ عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهِ دُونَ ذِكْرِ الْإِخْلَاصِ

مصعب بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہیں یہ خیال آیا کہ وہ ان لوگوں پر فضیلت رکھتے ہیں جو کمزور درجہ کے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور افراد کی دعاؤں نمازوں اور اخلاص کی برکت سے کرے گا''۔

یہ روایت امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے لیکن ان کی روایت میں اخلاص کا ذکر نہیں ہے۔

8 - وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ فَمَنْ أَشْرَكَ مَعِيَ شَرِيكًا فَهُوَ لِشَرِيكِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَخْلِصُوا أَعْمَالَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا خَلَصَ لَهُ وَلَا تَقُولُوا هَذِهِ لِلَّهِ وَلِلرَّحِمِ فَإِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلَّهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَلَا تَقُولُوا هَذِهِ لِلَّهِ وَلِوُجُوهِكُمْ فَإِنَّهَا لِوُجُوهِكُمْ وَلَيْسَ لِلَّهِ مِنْهَا شَيْءٌ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ. قَالَ الْحَافِظُ لَكِنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ مُخْتَلَفٌ فِي صُحْبَتِهِ

حضرت ضحاک بن قیس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں جو شخص کسی عمل میں میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے گا' تو وہ عمل میرے شریک کے لئے مخصوص ہوگا اے لوگو! اپنے اعمال کو خالص کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو اخلاص کے ساتھ اس کے لئے کیا گیا ہو' اور تم (کسی چیز کے بارے میں) یہ نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اور یہ حصہ رشتہ داروں کے لئے ہے' کیونکہ وہ چیز رشتہ داروں کے لئے شمار ہوگی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی شمار نہیں ہوگا' اور تم یہ نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اور یہ حصہ تمہارے سرداروں کے لئے ہے' کیونکہ وہ سرداروں کے لئے شمار ہوگا اس میں سے اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی شمار نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

حديث 7:صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب - حديث: 2761 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد' باب لمن الغنيمة - حديث: 9392 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' الاستنصار بالضعيف - حديث: 4256 البحر الزخار مسند البزار - ومما روى طلحة بن مصرف' حديث: 1031 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 2289 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث: 10076

حديث 8:سنن الدارقطني - كتاب الطهارة' باب النية - حديث: 111 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - كلام الضحاك بن قيس' حديث: 34124 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6550 معجم الصحابة لابن قانع - الضحاك بن قيس بن خالد بن وهب بن ثعلبة بن واثلة' حديث: 729

حافظ منذری فرماتے ہیں: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔

9 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ وَجْهُهٗ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّسَيَاْتِیْ اَحَادِيْثُ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِی الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو جہاد کے لئے نکلتا ہے اور اس کا مقصد ثواب اور شہرت دونوں چیزوں کا حصول ہوتا ہے تو کیا اسے ثواب ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا۔ سوال کرنے والے نے تین مرتبہ یہی بات عرض کی تو نبی اکرم ﷺ نے ہر مرتبہ اسے یہی جواب دیا کہ اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص طور پر اس کے لئے کیا گیا ہو اور جس میں صرف اس کی رضا کا حصول مقصود ہو''۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو اس نوعیت کی روایات جہاد سے متعلق باب میں آگے آئیں گی۔

10 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا مَا ابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے البتہ وہ چیز ملعون نہیں ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصود ہو''۔

امام طبرانی نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

11 - وَعَنْ عبادَةَ بنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يجاء بالدنيا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ ميزوا مَا كَانَ مِنْهَا لِلّٰهِ

حديث 9: السنن للنسائي - كتاب الجهاد' من غزا يلتمس الأجر والذكر - حديث: 3103 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' من غزا يلتمس الأجر والذكر - حديث: 4217 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1119 المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - شداد أبو عمار' حديث: 7471

حديث 10: مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - كلام أبي الدرداء رضي الله عنه' حديث: 33923 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث: 10093

عَزَّ وَجَلَّ فيماز ويرمی سائره فِی النَّار ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ شهر بن حَوْشَب عَنْهُ مَوْقُوفًا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا' اور حکم ہوگا کہ اس میں سے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اسے الگ کرلو تو ان چیزوں کو الگ کرلیا جائے گا' اور باقی سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

امام بیہقی نے اسے شہر بن حوشب سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

12 - وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنْ شهر عَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَة جِيْءَ بالدنيا فيميز مِنْهَا مَا كَانَ لله وَمَا كَانَ لغير الله رمى بِهِ فِيْ نَار جَهَنَّمَ مَوْقُوْف اَيْضًا

قَالَ الْحَافِظ وَقد يُقَال اِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّاْى وَالِاجْتِهَاد فسبيله سَبِيْل الْمَرْفُوْع

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا اور اس میں سے جو چیز اللہ تعالیٰ کے لئے تھی اسے الگ کیا جائے گا' اور جو غیر اللہ کے لئے اسے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

یہ روایت بھی موقوف ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: اس طرح کی بات اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے نہیں کی جاسکتی ہے تو اس کا حکم مرفوع روایت کا ہوگا۔

13 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اخلص لله اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهرت ينابيع الْحِكْمَة من قلبه على لِسَانه

ذكره رزين الْعَبدرِي فِيْ كِتَابه وَلَمْ اَره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا وَلَمْ اَقف لَهٗ على اِسْنَاد صَحِيْح وَلَا حسن اِنَّمَا ذكر فِيْ كتب الضُّعَفَاء كالكامل وَغَيره لٰكِن رَوَاهُ الْحُسَيْن بن الْحُسَيْن الْمروزِي فِيْ زوائده فِيْ كتاب الزّهْد لعبد الله بن الْمُبَارك فَقَالَ حَدثنَا اَبُوْ مُعَاوِيَة اَنبانَا حجاج عَنْ مَكْحُوْل عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره مُرْسلا وَكَذَا رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيره عَنْ مَكْحُوْل مُرْسلا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن تک اخلاص اختیار کرتا ہے' تو اس کے دل کے راستے سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں''۔

حدیث 11: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6563' الزهد لابن أبي الدنيا' حديث: 6

حدیث 12: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6564

حدیث 13: مسند الشهاب القضاعي - من أخلص لله أربعين صباحا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على' حديث 446' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد حديث: 33676 حلية الأولياء - يحيى بن معاذ' حديث: 14987' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب فضل ذكر الله عز وجل' حديث 1003

رزین عبدری نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

تاہم میں نے یہ روایت ان اصول میں نہیں دیکھی جو انہوں نے جمع کیے ہیں اور میں اس روایت کی کسی صحیح یا حسن سند پر واقف نہیں ہوسکا۔ اس روایت کا ذکر ضعیف راویوں سے متعلق کتابوں جیسے "الکامل" اور دیگر کتابوں میں ہوا ہے' تاہم حسین بن حسین مروزی نے عبداللہ بن مبارک کی کتاب "الزہد" پر جو زوائد تحریر کیے ہیں' ان میں یہ روایت مکحول کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے بھی اسے مکحول کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

14 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أخلص قلبه لِلْإِيمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة وَجعل أُذُنه مستمعة وعينه ناظرة فَأما الْأذن فقمع وَالْعين مقرة بِمَا يوعي الْقلب وَقد اَفْلح من جعل قلبه واعيا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي إِسْنَاد اَحْمد احْتِمَال للتحسين

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث14:مسند أحمد بن حنبل - حديث أبي ذر الغفاري - حديث:20785 شعب الإيمان للبيهقي - أسامي صفات الذات' حديث: 103' صحيح البخاري - باب بدء الوحي' بسم الله الرحمن الرحيم قال الشيخ' حديث:1 صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب : ما جاء إن الأعمال بالنية والحسبة - حديث:54 صحيح البخاري - كتاب العتق' باب الخطإ والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه - حديث: 2412 صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة - حديث: 3707 صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب من هاجر أو عمل خيرا لتزويج امرأة فله ما نوى - حديث:4785 صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب النية في الأيمان - حديث:6322 صحيح البخاري - كتاب الحيل' باب في ترك الحيل - حديث: 6570 صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب قوله صلى الله عليه وسلم : " إنما الأعمال بالنية - حديث: 3621 صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الوضوء وسننه - باب إيجاب إحداث النية للوضوء والغسل' حديث: 143 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' باب الخبر الدال على أن من قاتل للمغنم - حديث:5995 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر - حديث: 389 سنن أبي داود - كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق - باب فيما عني به الطلاق والنيات' حديث: 1895 سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب النية - حديث: 4225 السنن للنسائي - سور الهرة' باب النية في الوضوء - حديث:74 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' النية في الوضوء - حديث: 76 المنتقى لابن الجارود - كتاب الطهارة' في النية في الأعمال - حديث: 61 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الطلاق' باب طلاق المكره - حديث:3002 مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:4466 سنن الدارقطني - كتاب الطهارة باب النية - حديث:109 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب السواك - باب النية في الطهارة الحكمية' حديث: 169 معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب النية في الوضوء' حديث: 151 السنن الصغير للبيهقي - باب استعمال العبد الصدق والنية والإخلاص فيما يقول ويعمل لله عز' حديث:1 مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - أول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 168' مسند الطيالسي - الأفراد عن عمر' حديث: 36 مسند الحميدي - أحاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى' حديث:30 البحر الزخار مسند البزار - ومما روى علقمة بن وقاص الليثي' حديث: 258 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:39 مسند الشهاب القضاعي - الأعمال بالنيات' حديث: 1 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6551 الزهد والرقائق لابن المبارك - باب الإخلاص والنية' حديث:188

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا' اور اپنے دل کو سلامت رکھا اپنی زبان کو سچا بنا لیا اپنے نفس کو مطمئن کرلیا اپنے اخلاق کو ٹھیک کرلیا' اپنے کان کو سننے والا اور آنکھ کو دیکھنے والا بنا لیا کان' تو ایک برتن ہوتا ہے' اور آنکھ بڑا برتن ہوتا ہے' جس کو دل جمع کرتا ہے' اور وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو اپنے اندر (علم کو) محفوظ کرنے کی جگہ بنالیا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام احمد کی نقل کردہ سند حسن ہونے کا احتمال رکھتی ہے۔

فصل:

15 - عَنْ عمر بن الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لكل امرىء ما نوى

فَمَنْ كَانَتْ هجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله فهجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله وَمَنْ كَانَتْ هجرته اِلٰى دنيا يُصِيبها اَوْ امرَاَة ينكحها فهجرته اِلٰى مَا هَاجر اِلَيْه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَزعم بعض الْمُتَاَخِّرِين اَن هذَا الْحَدِيْث بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهُ انفرد بِهِ يحيى بن سعيد الْاَنْصَارِيّ عَن مُحَمَّد بن اِبْرَاهِيم التَّيْمِيّ ثُمَّ رَوَاهُ عَن الْاَنْصَارِيّ خلق كثير نَحْو مِائَتَي رَاو وَقِيْلَ سبع مِائَة رَاو وَقِيْلَ اكثر من ذٰلِكَ وَقد رُوِيَ من طرق كَثِيرَة غير طَرِيْق الْاَنْصَارِيّ وَلَا يَصح مِنْهَا شَيْءٌ

كَذَا قَالَه الْحَافِظ عَلِيّ بن الْمَدِيْنِيّ وَغَيْرِهٖ من الْاَئِمَّة

وَقَالَ الْخطابِيّ لَا اَعْلَمُ فِيْ ذٰلِكَ خلافًا بَيْنَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیت پر ہے (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیتوں پر ہے' ہر انسان کو وہی (اجروثواب) ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی' تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس طرف (نیت رکھ کے) اس نے ہجرت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بعض متاخرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ حدیث تواتر کی حد تک پہنچتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یحیی بن سعید انصاری اسے محمد بن ابراہیم تیمی سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور پھر انصاری سے دوسو کے لگ بھگ اور ایک قول کے مطابق سات سو افراد اور ایک قول کے مطابق اس سے بھی زیادہ افراد نے اسے روایت کیا ہے۔ یہ روایت انصاری کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے' لیکن ان میں سے کوئی بھی مستند نہیں ہے۔ حافظ علی بن مدینی اور دیگر ائمہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

علامہ خطابی فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس بارے میں علم حدیث کے ماہرین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

16 - وَعَنْ عَائِشَة قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيش الْكَعْبَة فَإِذا كَانُوْا ببيداء من الأَرْض يخسف بأوّلهم وَآخرهمْ . قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ يخسف بأوّلهم وَآخرهمْ وَفِيهِمْ أسواقهم وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُم قَالَ يخسف بأوّلهم وَآخرهمْ ثُمَّ يبعثون على نياتهم
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"(قیامت سے کچھ پہلے) ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا جب وہ بیداء کے مقام کے قریب پہنچیں گے تو اس لشکر کے آگے والے حصے کو اور پیچھے والے حصے کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ام المومنین بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان کے آگے والوں کو اور ان کے پیچھے والوں کو زمین میں کیسے دھنسا دیا جائے گا حالانکہ ان کے ساتھ ان کے بازار بھی ہوں گے (اور ان میں شریک افراد کا حملے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا) اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے (یعنی جو حملہ کرنے کے لئے نہیں آئے ہوں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے آگے والوں کو اور پیچھے والوں کو بھی دھنسا دیا جائے گا اور پھر قیامت کے دن انہیں ان کی نیتوں کے مطابق دوبارہ زندہ کیا جائے گا"۔
یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

17 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يبْعَث النَّاس على نياتهم
رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ أَيْضًا من حَدِيْثِ جَابر إِلَّا انه قَالَ يحْشر النَّاس

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:
"(قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیت کے حساب سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا"۔
امام ابن ماجہ نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے اور وہاں پر ایک لفظ مختلف ہے۔

18 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجعْنَا من غَزْوَة تَبُوك مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِن أَقْوَامًا خلفنا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سلكنا شعبًا وَلَا وَاديا إِلَّا وهم مَعنا حَبسهم الْعذر
رَوَاهُ البُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَلَفظه إِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد تركتم بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُم

حدیث 16: صحیح البخاری - کتاب البیوع' باب ما ذکر فی الأسواق - حدیث: 2028' صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر الخبر المدحض قول من نفی کون الخسف فی هذه الأمة - حدیث: 6863' حلیة الأولیاء - محمد بن سوقة' حدیث: 6315
حدیث 17: سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب النیة - حدیث: 4227' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 8904' مسند أبی یعلی الموصلی - طاوس' حدیث: 6115

مَسِيرًا وَلَا أَنفَقتم مِن نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِن وَادٍ إِلَّا وهم مَعَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يكونُونَ مَعنا وهم بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ حَبسهم الْمَرَض

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے ساتھ نہیں آئے وہ مدینہ منورہ میں ہی رہ گئے لیکن ہم جس بھی پہاڑی راستے سے گزرے اور جس بھی نشیبی راستے سے گزرے تو وہ ہمارے ساتھ شمار ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو معذور ہونے کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آسکے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم نے مدینہ منورہ میں کچھ ایسے افراد کو چھوڑا ہے کہ تم نے جب بھی کسی پڑاؤ کی جگہ سے سفر کیا اور تم نے جو بھی چیز خرچ کی اور تم نے جس بھی وادی کو عبور کیا تو وہ لوگ (اجر وثواب کے حصول کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ شمار ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ وہ تو مدینہ منورہ میں موجود ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے نہیں آسکے"۔

19 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا ينظر إِلَى أجسامكم وَلَا إِلَى صوركُمْ وَلٰكِن ينظر إِلَى قُلُوْبكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم

حدیث18: صحیح البخاری - کتاب الجهاد والسیر' باب من حبسه العذر عن الغزو - حدیث:2704' صحیح البخاری - کتاب المغازی' باب نزول النبی صلی الله علیه وسلم الحجر - حدیث:4170' مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الجهاد' بیان عقاب سومات - حدیث:6005' صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب التقلید والجرس للدواب - ذکر تفضل الله جل وعلا' حدیث:4804' سنن أبی داود - کتاب الجهاد' باب فی الرخصة فی القعود من العذر - حدیث:2160' سنن ابن ماجه - کتاب الجهاد' باب من حبسه العذر عن الجهاد - حدیث:2761' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الجهاد' باب فضل الجهاد - حدیث:9256' مصنف ابن أبی شیبة - کتاب المغازی' ما حفظ أبو بکر فی غزوة تبوك - حدیث:36328' السنن الکبری للبیهقی - کتاب السیر' باب من اعتذر بالضعف والمرض والزمانة والعذر فی ترك الجهاد - حدیث:16564' مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه - حدیث:11800' مسند عبد بن حمید - مسند أنس بن مالك' حدیث:1404' مسند أبی یعلی الموصلی - حمید الطویل' حدیث:3734

حدیث19: صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب تحریم ظلم المسلم - حدیث:4756' صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر - ذکر الإخبار بأن علی المرء تعهد قلبه وعمله' حدیث:395' مسند أحمد بن حنبل مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:7649' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه الحارث الحارث أبو مالك الأشعری - شریح بن عبید الحضرمی عن أبی مالك' حدیث:3375' شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - الحادی والسبعون من شعب الإیمان وهو باب فی الزهد وقصر الأمل' حدیث:10058' الأسماء والصفات للبیهقی - باب ما جاء فی النظر' حدیث:948' حلیة الأولیاء - یزید بن الأصم' حدیث:4965

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

20 - وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث اقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نَحْوَهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فاحفظوه قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لاربعة نفر عبد رزقه اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِي فِيْهِ ربه ويصل فِيْهِ رَحمَه وَيعلم للّٰه فِيْهِ حَقًا فَهٰذَا بِاَفْضَل الْمنَازل وَعبد رزقه اللّٰه علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لي مَالا لعملت بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فاجرهما سَوَاء وَعبد رزقه اللّٰه مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِي مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِي فِيْهِ ربه وَلَا يصل فِيْهِ رَحمَه وَلَا يعلم للّٰه فِيْهِ حَقًا فَهٰذَا باخبث الْمنَازل وَعبد لم يرزقه اللّٰه مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لي مَالا لعملت فِيْهِ بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل هٰذِهِ الْاُمة كَمثل اَرْبَعَة نفر رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ يعْمل بِعِلْمِهِ فِي مَاله يُنْفِقهُ فِي حَقه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما وَلَمْ يؤته مَالا وَهُوَ يَقُوْلُ لَو كَانَ لِيْ مثل هٰذَا عملت فِيْهِ بِمثل الَّذِيْ يعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهما فِي الْاَجر سَوَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا وَلَمْ يؤته علما فَهُوَ يخبط فِيْ مَاله يُنْفِقهُ فِيْ غير حَقه وَرجل لم يؤته اللّٰه علما وَلَا مَالا وَهُوَ يَقُوْلُ لَو كَانَ لِيْ مثل هٰذَا عملت فِيْهِ مثل الَّذِيْ يعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهما فِي الْوزر سَوَاء

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین باتیں ہیں جن کے حوالے سے میں قسم اٹھا سکتا ہوں میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں تم اسے یاد رکھو وہ تین چیزیں یہ ہیں' صدقہ کرنے سے آدمی کا مال کم نہیں ہوتا' جب کوئی شخص کسی پر ظلم کرے اور دوسرا شخص صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جب کوئی شخص (غیر ضروری طور پر)، مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے (یا اس کی مانند کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی)۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) میں تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں تم اسے اچھی طرح سے یاد رکھنا دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے

حدیث 20: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الزھد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء مثل الدنیا مثل أربعة نفر' حدیث:2303' مسند أحمد بن حنبل' حدیث أبی كبشة الأنماری - حدیث:17715' المعجم الكبیر للطبرانی - باب الیاء' من اسمه یعیش - من یكنی أبا كبشة أبو كبشة الأنماری' حدیث:18684

ڈرتا ہو اور صلہ رحمی سے کام لیتا ہو اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہو ایسا شخص سب سے زیادہ فضیلت والے مقام میں ہوگا دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو لیکن دولت نہ دی ہو اور اس کی نیت سچی ہو اور وہ یہ سوچے اگر میرے پاس بھی دولت ہوتی' تو میں بھی فلاں شخص کی طرح (اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا) عمل کرتا تو ایسے شخص کو اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا یہ دونوں افراد اجر وثواب کے اعتبار سے برابر کی فضیلت رکھتے ہیں تیسرا وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور علم عطا نہ کیا ہو اور وہ اپنے مال کے بارے میں جاہلوں والا عمل کرتا ہو اور اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہ ہو اس کے ذریعے صلہ رحمی نہ کرتا ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ پہچانتا ہو' تو ایسا شخص برے ٹھکانے میں ہوگا' اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو نہ علم عطا کیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (یعنی اسے ناحق طور پر خرچ کرتا) تو ایسے شخص کو اپنی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' یہ دونوں افراد (یعنی تیسری اور چوتھی قسم کے افراد) گناہ میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حسن صحیح ہے یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کی مثال چار آدمیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں عطا کئے ہوں' تو وہ علم کے مطابق اپنے مال کے بارے میں عمل کرتا ہو اور اس مال کو حق طور پر خرچ کرتا ہو' دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو لیکن مال نہ دیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ شخص (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یہ دونوں افراد اجر وثواب کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور علم نہ دیا ہو اور وہ لاعلمی کی بنیاد پر مال میں تصرف کرتا ہو اور اسے غلط طور پر خرچ کرتا ہو چوتھا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہو نہ ہی علم دیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اپنے مال کو اسی طرح خرچ کرتا جس طرح فلاں شخص (ناحق طور پر) خرچ کرتا ہے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: یہ دونوں افراد (یعنی تیسرا اور چوتھا فرد) گناہ میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

21 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اِن الله كتب الْحَسَنَات والسيئات ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هم بحسنة فَلَمْ يعملها كتبهَا اللّٰه عِنْده حَسَنَة كَامِلَة فَإِن هم بهَا فعملها كتبهَا اللّٰه عِنْده عشر حَسَنَات اِلٰى سَبْعمِائة ضعف اِلٰى اَضْعَاف كَثِيْرَة وَمَنْ هم بسيئة فَلَمْ يعملها

حدیث21: صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب من هم بحسنة أو بسیئة - حدیث: 6136' صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب إذا هم العبد بحسنة کتبت - حدیث: 212' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 2740' شعب الإیمان للبیهقی - فصل فیما یجاوز الله عن عباده' حدیث: 338

كتبها الله عنده حسنة كاملة وان هو هم بها فعملها كتبها الله سيئة واحدة زاد في رواية او محاها ولا يهلك على الله الا هالك . رواه البخاري ومسلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ کے پروردگار کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں متعین کر دی ہیں اور پھر انہیں بیان کر دیا ہے جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کو ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرے گا اور اگر کوئی شخص نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک' اور اس سے بھی بے شمار گنا زیادہ نوٹ کرے گا اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرے گا اگر وہ برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک برائی کے طور پر نوٹ کرے گا۔ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں یا اسے مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی کر کے) وہی شخص ہلاکت کا شکار ہوگا جو (حقیقی طور پر) ہلاکت کا شکار ہونے والا ہو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے۔

22 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ عَبْدِی اَن يعمل سَيِّئَة فَلَا تكتبوها عَلَيْهِ حَتّٰى يعملها فَاِن عَمِلهَا فاكتبوها بِمِثْلِهَا وَاِن تركهَا من اَجلي فاكتبوها لَهٗ حَسَنَة وَاِن اَرَادَ اَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها اكتبوها لَهٗ حَسَنَة فَاِن عَمِلهَا فاكتبوها لَهٗ بِعشر اَمْثَالهَا اِلٰى سَبْع مِائَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ (اعمال نوٹ کرنے والے فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا کوئی بندہ برا عمل کرنے کا ارادہ کرے' تو تم اسے نوٹ نہ کرنا جب تک وہ اس عمل کا مرتکب نہیں ہو جاتا جب وہ اس عمل کو کر لے گا' تو تم اس کو ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرنا اور اگر وہ میری رضا کی خاطر اس گناہ کو ترک کر دیتا ہے' تو تم اس بات کو نیکی کے طور پر نوٹ کر لینا اور اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کرے' اور اس کو نہ کر پائے' تو اسے بھی ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لینا اور اگر وہ اس نیکی کو کر لے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک نوٹ کر لینا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے نقل کردہ ہیں۔

23 - وَفِی رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هم بحسنة فَلَمْ يعملها كتبت لَهٗ حَسَنَة وَمَنْ هم بحسنة فعملها كتبت لَهٗ عشر حَسَنَات اِلٰى سَبْعمِائَة ضعف وَمَنْ هم بسيئة فَلَمْ يعملها لم تكْتب عَلَيْهِ وَاِن عَمِلهَا كتبت

❀❀ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نیکی کا ارادہ کرے' اور اس پر عمل نہ کر سکے' تو یہ چیز بھی نیکی کے طور پر نوٹ کر لی جاتی ہے' اور جو شخص نیکی کا ارادہ

کرے اور اس پر عمل بھی کر لے تو اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سوگنا تک نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اسے گناہ کے طور پر نوٹ نہیں کیا جاتا اور اگر وہ اس گناہ پر عمل کر لے تو یہ چیز اس کے لئے گناہ کے طور پر نوٹ کی جاتی ہے"۔

24 - وَفِی اُخْرٰی لَهٗ قَالَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تحدث عَبْدِی بِاَنْ يعْمل حَسَنَةً فَاَنَا اكتبهَا لَهٗ حَسَنَةً مَا لم يعملها فَاِذَا عَملهَا فَاَنَا اكتبهَا لَهٗ بِعشر اَمْثَالهَا وَاِذَا تحدث بِاَنْ يعْمل سَيِّئَةً فَاَنَا اغفرها لَهٗ مَا لم يعملها فَاِذَا عَملهَا فَاَنَا اكتبهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا وَاِن تَركهَا فاكتبوها لَهٗ حَسَنَةً اِنَّمَا تَركهَا من جراى .قَوْلُهٗ من جراى بِفَتْحِ الْجِيم وَتَشْدِيد الرَّاء اَی من اَجلی

❀❀ مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کوئی نیک عمل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو میں اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں جب تک وہ اس نیکی پر عمل نہیں کرتا جب وہ اس نیکی پر عمل کرے تو میں اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرتا ہوں اور اگر میرا کوئی بندہ برا کام کرنے کا ارادہ کرے تو میں اس سے درگزر کرتا ہوں جب تک وہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کر لیتا اگر وہ گناہ کا ارتکاب کرے تو میں اس کے لئے ایک گناہ نوٹ کرتا ہوں اور اگر وہ اسے ترک کر دے تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرنا کیونکہ اس نے صرف میرے خوف کی وجہ سے اسے ترک کیا ہے"۔

متن کا یہ لفظ "جرای" میں ج پر زبر ہے اور ر پر شد ہے۔ اس سے مراد "میری وجہ سے" ہے۔

25 - وَعَنْ معن بن يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَبِیْ يزِيْد اخرج دَنَانِير يتَصَدَّق بهَا فوضعها عِنْد رجل فِی الْمَسْجِد فَجئْت فاخذتها فَاَتَيْته بهَا فَقَالَ وَاللّٰه مَا اياك اَرَدْت فَخَاصَمته اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْت يَا يزِيْد وَلَكَ مَا اخذت يَا معن .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے والد یزید نے صدقہ کرنے کے لئے چند دینار نکالے اور مسجد میں آکر ایک آدمی کے پاس رکھ دیے میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار اٹھالئے اور انہیں لے کر اپنے والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں نے یہ تمہیں دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا میں یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کروں گا (جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے یزید! تمہیں وہ اجر مل جائے گا جس کی تم نے

حدیث 25: صحیح البخاری - کتاب الزکاة' باب إذا تصدق على ابنه وهو لا يشعر - حدیث: 1367' سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب لمن يتصدق على غني - حدیث: 1644' سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب ما يحبس في المغنم - حدیث: 2528' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر معن بن يزيد السلمي رضي الله عنه' حدیث: 1232' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حدیث: 3897' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب قسم الصدقات' باب الرجل يخرج صدقته إلى من ظنه من أهل السهمان فبان - حدیث: 12383' مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث معن بن يزيد السلمي - حدیث: 15580' المعجم الكبير للطبراني - باب الميم' من اسمه معن - ما أسند معن بن يزيد السلمي' حدیث: 16820' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حدیث: 3897

نیت کی تھی اور اسے معن! تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے حاصل کرلیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

26 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن اللَّيْلَة بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهٖ فوضعها فِیْ يَد سَارِق فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق لأتصدقن بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهٖ فوضعها فِیْ يَد زَانِيَة فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على زَانِيَة فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على زَانِيَة لأتصدقن بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهٖ فوضعها فِیْ يَد غَنِیٍّ فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق وزانية وغني فَاتی فَقِيْلَ لَهٗ اما صدقتك على سَارِق فَلَعَلَّهٗ اَن يستعف عَن سَرقته وَاما الزَّانِيَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَاما الْغَنِیّ فَلَعَلَّهٗ اَن يعْتَبر فينفق مِمَّا أعطَاهُ الله. رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسلم وَالنَّسَائِیّ قَالَا فِيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص نے سوچا (یعنی نیت کی) کہ میں آج رات ضرور صدقہ دوں گا وہ صدقے کے مال کو لے کر نکلا اور لاعلمی میں کسی چور کو دے دیا اگلے دن لوگ آپس میں بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا ہے' تو اس شخص نے دل میں کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ چور کے پاس پہنچ گیا ہے لیکن میں پھر بھی دوبارہ صدقہ کروں گا اگلے دن وہ صدقے کا مال لے کر نکلا اور لاعلمی میں ایک زنا کرنے والی عورت کو دے دیا اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے میرے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ ایک زنا کرنے والی عورت کے پاس چلا گیا ہے پھر بھی میں ضرور صدقہ دوں گا تیسری رات اس نے صدقے کا مال لیا' اور کسی خوشحال شخص کو دے دیا اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی خوشحال شخص کو صدقہ دے دیا گیا ہے' تو وہ شخص بولا ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ چور' زنا کرنے والی عورت یا مالدار شخص تک پہنچا ہے' تو اس شخص سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تھا تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ شخص چوری سے بچ گیا ہو اور زنا کرنے والی عورت کو جو صدقہ دیا تھا' تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ زنا کرنے سے بچ گئی ہو' اور جو صدقہ خوشحال شخص

حدیث 26: صحیح البخاری - کتاب الزکاۃ' باب إذا تصدق علی غنی وهو لا یعلم - حدیث: 1366' صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب ثبوت أجر المتصدق - حدیث: 1760' صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب صدقۃ التطوع - ذکر الخبر الدال علی إباحۃ إعطاء المرء صدقته من أخذها' حدیث: 3415' السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' باب إذا أعطاها غنیا وهو لا یشعر - حدیث: 2488' السنن الکبری للنسائی - کتاب الزکاۃ' إذا أعطی صدقته غنیا وهو لا یشعر - حدیث: 2274' السنن الکبری للبیہقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقۃ التطوع ' - باب صدقۃ النافلۃ علی المشرک' حدیث: 7380' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرۃ رضی اللہ عنه - حدیث: 8097

کو دیا تھا تو ہوسکتا ہے کہ اس نے عبرت حاصل کی ہو اور بھی اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے لگے۔
یہ روایت امام مسلم' امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔
مسلم اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''صدقہ کرنے والے شخص سے کہا گیا تمہارا صدقہ قبول کرلیا گیا ہے''۔ اس بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

27 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ یبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اتی فراشه وَهُوَ یَنْوِی اَن یَقُوْمُ یُصَلِّی من اللَّیْل فغلبته عَیناهُ حَتّٰی أصبح کتب لَهُ مَا نوی وَکَانَ نَومه صَدَقَة عَلَیْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه من حَدِیْثِ اَبِیْ ذَر اَوْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ علی الشَّك .قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم رَحِمَهُ اللّٰهُ وَسَتَاْتِیْ اَحَادِیْث من هٰذَا النَّوْع مُتَفَرِّقَة فِیْ اَبْوَاب مُتَعَدِّدَة من هٰذَا الْکتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سونے کے لئے بستر پر آئے' اور اس کا یہ ارادہ ہو کہ رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرے گا' اور پھر اس پر نیند غالب آجائے' اور وہ صبح تک بیدار نہ ہو سکے' تو اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق (اجر و ثواب) نوٹ کر لیا جاتا ہے' اور اس کی نیند اس کے پروردگار کی طرف سے اس کے لئے صدقہ شمار ہوتی ہے''۔
یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے البتہ نہیں اس بارے میں شک ہے کہ یہ روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: اس کتاب میں متعدد ابواب میں اس حوالے سے متفرق روایات آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2 - التَّرْهِیب من الرِّیَاء وَمَا یَقُوْله من خَاف شَیْئًا مِنْهُ

ریاکاری سے متعلق ترہیبی روایات' جس شخص کو ریاکاری کا اندیشہ ہو وہ کیا پڑھے؟

28 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس یقْضی یَوْم الْقِیَامَة عَلَیْهِ رجل اسْتشْهد فَأتی بِهِ فَعرفهُ نعْمَته فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ قَاتَلت فِیك حَتّٰی اسْتشْهدت قَالَ کذبت وَلٰکِنَّك قَاتَلت لِاَن یُقَال هُوَ جريء فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اَمر بِهِ فسحب عَلٰی وَجهه حَتّٰی اُلْقِی فِی النَّار وَرجل تعلم الْعلم وَعلمه وَقَرَأَ الْقُرْآن فَأتی بِهِ فَعرفهُ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرات فِیك الْقُرْآن قَالَ کذبت وَلٰکِنَّك تعلمت لیقال عَالم وقرات الْقُرْآن لیقال هُوَ قَارِیء فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اَمر بِهِ فسحب عَلٰی وَجهه حَتّٰی اُلْقِی فِی النَّار وَرجل وسع اللّٰه عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ من اَصْنَاف الْمَال فَأتی بِهِ فَعرفهُ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ مَا ترکت من سَبِیْل تحب اَن ینْفق فِیْهَا اِلَّا اَنفقت فِیْهَا

لَكَ قَالَ كذبت وَلٰكِنَّكَ فعلت ليقال هُوَ جواد فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ امر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهِهٖ حَتّٰى القى فِى النَّار رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِىّ وَرَوَاهُ التِّرمِذِىّ وحسنه وَابن حبَان فِى صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا بِلَفظ وَاحِد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن جس شخص کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ ہوگا وہ ایک شہید ہوگا جسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اسے یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کہ تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے تم نے لڑائی میں اس لئے حصہ لیا تھا تاکہ تمہیں بہادر کہا جائے' تو تمہیں بہادر کہہ دیا گیا تو حکم ہوگا' اور اس شخص کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا ہوگا' اور اس کی تعلیم دی ہوگی اور قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا میں نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن سیکھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو تم نے اس نیت کے تحت علم حاصل کیا تھا تاکہ تمہیں عالم کہا جائے گا اس نیت کے ساتھ قرآن سیکھا تھا تاکہ تمہیں قاری کہا جائے' تو وہ کہہ دیا گیا' پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال و دولت میں کثرت عطا کی تھی اور مختلف اقسام کا مال عطا کیا تھا' اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے اللہ! میں نے ہر اس جگہ پر مال کو خرچ کیا' جس سے' تو راضی ہوتا میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے اسے وہاں خرچ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو تم نے یہ کام صرف اس لئے کیا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ تم بڑے سخی ہو اور وہ کہہ دیا گیا' پھر حکم ہوگا' تو اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے امام ترمذی اور امام ابن حبان کی روایت کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

29 - وَعَنِ الْوَلِيد بن اَبِى الْوَلِيد اَبِى عُثْمَان الْمَدِيْنِىّ اَن عقبَة بن مُسْلِم حَدثهُ اَن شفيا الأصبحي حَدثهُ اَنه دخل الْمَدِيْنَة فَإِذَا هُوَ بِرَجُل قد اجْتمع عَلَيْهِ النَّاس فَقَالَ من هٰذَا قَالُوْا اَبُو هُرَيْرَة قَالَ فدنوت مِنْهُ حَتّٰى قعدت بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يحدث النَّاس فَلَمَّا سكت وخلا قلت لَهُ اَسأَلك بِحَق وبحق لما حَدَّثْتنِى حَدِيْثًا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعقلته وعلمته فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَة افعل لأحدثنك حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علقته وعلمته ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة فَمَكَثْنَا قَلِيلا ثُمَّ اَفَاق فَقَالَ لأحدثنك حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا وَهُوَ فِى هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا اَحَد غَيْرِى وَغَيره ثُمَّ نشغ اَبُو هُرَيْرَة

نشغة أخرى ثم أفاق ومسح عن وجهه فقال افعل لأحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وهو في هذا البيت ما معنا أحد غيري وغيره ثم نشغ أبو هريرة نشغة شديدة ثم مال خارا على وجهه فأسندته طويلا ثم أفاق فقال حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الله تبارك وتعالى إذا كان يوم القيامة ينزل إلى العباد ليقضي بينهم وكل أمة جاثية فأول من يدعى به رجل جمع القرآن ورجل قتل في سبيل الله ورجل كثير المال فيقول الله عز وجل للقارىء ألم أعلمك ما أنزلت على رسولي قال بلى يا رب قال فما عملت فيما علمت قال كنت أقوم به آناء الليل وآناء النهار فيقول الله عز وجل له كذبت وتقول له الملائكة كذبت ويقول الله تبارك وتعالى بل أردت أن يقال فلان قارىء وقد قيل ذلك ويؤتى بصاحب المال فيقول الله عز وجل ألم أوسع عليك حتى لم أدعك تحتاج إلى أحد قال بلى يا رب قال فماذا عملت فيما آتيتك قال كنت أصل الرحم وأتصدق فيقول الله له كذبت وتقول الملائكة كذبت ويقول الله تبارك وتعالى بل أردت أن يقال فلان جواد وقد قيل ذلك ويؤتى بالذي قتل في سبيل الله فيقول الله له في ماذا قتلت فيقول أي رب أمرت بالجهاد في سبيلك فقاتلت حتى قتلت فيقول الله له كذبت وتقول الملائكة كذبت ويقول الله بل أردت أن يقال فلان جريء فقد قيل ذلك ثم ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم على ركبتي فقال يا أبا هريرة أولئك الثلاثة أول خلق الله تسعر بهم النار يوم القيامة

قال الوليد أبو عثمان المديني وأخبرني عقبة أن شفيا هو الذي دخل على معاوية فأخبره بهذا قال أبو عثمان وحدثني العلاء بن أبي حكيم أنه كان سيافا لمعاوية قال فدخل عليه رجل فأخبره بهذا عن أبي هريرة فقال معاوية قد فعل بهؤلاء هذا فكيف بمن بقي من الناس ثم بكى معاوية بكاء شديدا حتى ظننا أنه هالك وقلنا قد جاءنا هذا الرجل بشر ثم أفاق معاوية ومسح عن وجهه وقال صدق الله ورسوله صلى الله عليه وسلم من كان يريد الحياة الدنيا وزينتها نوف إليهم أعمالهم فيها وهم فيها لا يبخسون أولئك الذين ليس لهم في الآخرة إلا النار وحبط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا يعملون

ورواه ابن خزيمة في صحيحه نحو هذا لم يختلف إلا في حرف أو حرفين .قوله جريء هو بفتح الجيم وكسر الراء وبالمد أي شجاع نشغ بفتح النون والشين المعجمة وبعدها غين معجمة أي شهق حتى كاد يغشى عليه أسفا أو شوقا

❀❀ شفی اصحی بیان کرتے ہیں: وہ مدینہ منورہ آئے وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص کے اردگرد کچھ لوگ اکٹھے ہیں' تو دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شفی بیان کرتے ہیں: میں ان کے قریب ہوا اور ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا وہ حدیث بیان کرتے رہے جب ان کا بیان ختم ہوا تو لوگ چلے گئے' تو میں نے ان سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہوا سے سمجھا ہو اور اسے یاد رکھا ہو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم ﷺ نے مجھ کو بیان کی تھی میں

نے اسے سمجھا اور یاد رکھا اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوئی کچھ دیر گزر گئی جب ان کی طبیعت کچھ سنبھلی' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے سامنے وہ حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بیان کی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس گھر میں تھے' اور میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی یہاں موجود نہیں تھا' اس کے بعد دوبارہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی کی کیفیت طاری ہوئی جب ان کی طبیعت کچھ سنبھلی' تو انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا پھر بولے میں تمہیں وہ حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان کی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھر میں تھے اور یہاں میرے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا' اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر پھر غشی کی کیفیت طاری ہوئی اور ان کا یہ عالم ہوا کہ وہ منہ کے بل گر گئے میں کافی دیر تک انہیں سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا جب ان کی طبیعت کچھ بہتر ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف نزول فرمائے گا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کردے' اور اس وقت ہر گروہ گھٹنوں کے بل جھکا ہوا ہوگا سب سے پہلے جن افراد کو پیش کیا جائے گا ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا ایک ایسا شخص ہوگا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا ہوگا' اور ایک شخص ہوگا جس کے پاس (دنیا میں) مال و دولت ہوگی اللہ تعالیٰ قرآن کے عالم سے دریافت کرے گا' کیا میں نے تمہیں اس چیز کا علم عطا نہیں کیا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تو تم نے اپنے اس علم کے حوالے سے کیا عمل کیا تو وہ عرض کرے گا میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو فرشتے بھی اس کو کہیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری نیت یہ تھی کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص قرآن کا عالم ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی اس کے بعد مال والے شخص کو لایا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی کہ تمہیں کسی کا محتاج نہیں رہنے دیا تھا وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! تو نے یہ عطا کی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو تمہیں عطا کیا تھا تو تم نے اس حوالے سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اسے صلہ رحمی کے حوالے سے خرچ کیا اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا مقصد یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تمہیں کس لئے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم ملا تو میں نے جہاد میں حصہ لیا یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو اور فرشتے بھی کہیں گے تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا مقصود یہ تھا کہ یہ کہا جائے فلاں شخص بڑا بہادر ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے

ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ وہ تین افراد ہیں جن کے لئے قیامت کے دن سب سے پہلے آگ کو بھڑکایا جائے گا۔

ابوعثمان ولید بیان کرتے ہیں: عقبہ نامی راوی نے شفی نامی راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں یہ حدیث بیان کی۔

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: علاء بن ابوحکیم جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے تلواریں بنایا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک شخص موجود تھا جس نے ان کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بیان کی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان لوگوں کا یہ حال ہوگا' تو جو لوگ ان کے علاوہ ہیں ان کا کیا عالم ہوگا؟ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ روئے کہ ہمیں یہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ انتقال نہ کر جائیں' تو ہم نے یہ کہا: یہ آدمی ایک بری چیز لے کر آیا ہے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت سنبھلی' تو انہوں نے اپنے چہرے کو صاف کیا اور بولے: اللہ کے رسول نے سچ ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک وہ لوگ جو دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ انہیں اس دنیا میں ہی دے دیں گے' اور اس میں انہیں کوئی کمی نہیں دی جائے گی یہ وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں حصہ آگ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا' اور انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا تھا' وہ ضائع ہو جائے گا' اور جو کچھ انہوں نے عمل کیا تھا وہ کالعدم شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے البتہ اس کے ایک دو الفاظ مختلف ہیں۔

لفظ ''جری'' میں ج پر زبر ہے اور ر پر زیر ہے اور مد ہے۔ اس سے مراد بہادر ہوتا ہے' لفظ ''نشغ'' میں نون اور شین پر زبر ہے' اس کے بعد غ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بے تاب ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس پر غشی کی کیفیت طاری ہونے لگی۔

30 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ عَن الْجِهَاد والغزو فَقَالَ يَا عبد الله بن عَمْرو اِن قَاتَلت صَابِرًا محتسبا بَعثك اللّٰه صَابِرًا محتسبا وَاِن قَاتَلت مرائيا مكاثرا بَعثك الله مرائيا مكاثرا يَا عبد الله بن عَمْرو على اَى حَال قَاتَلت اَوْ قتلت بَعثك الله على تِلْكَ الْحَال . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . قَالَ الْحَافِظ وَسَتَاْتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِیْ بَاب مُفْرد فِی الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! جہاد اور قتال کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر سے کام لیتے

حدیث 30: سنن أبی داؤد - كتاب الجهاد' باب من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا - حديث: 2170' السنن الكبرى للبيهقی - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب بيان النية التی يقاتل عليها ليكون فی سبيل الله عز' حديث: 17254' مسند الطيالسی - أحاديث النساء' أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - الأفراد عن عبد الله بن عمرو' حديث: 2378' شعب الإيمان للبيهقی - السادس والعشرون من شعب الإيمان وهو باب فی الجهاد' حديث: 4084' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' حديث: 2375

ہوئے ثواب کے حصول کے لئے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن صبر کرنے والے اور ثواب کے حصول کے طلب
گار کے طور پر زندہ کرے گا' اور اگر تم ریاکاری کے لئے یا مال کی کثرت کے حصول کے ارادے کے تحت جنگ میں حصہ لو گے تو اللہ
تعالیٰ تمہیں ایک ریاکار شخص اور کثرت کے طلبگار شخص کے طور پر زندہ کرے گا: اے عبداللہ بن عمرو! تم جس بھی حالت میں جنگ میں
حصہ لو گے یا مارے جاؤ گے اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت میں زندہ کرے گا''۔

یہ حدیث امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عنقریب اس نوعیت کی روایات جہاد سے متعلق باب میں الگ سے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

31 - وَعَنْ اُبَیِّ بن کَعْب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالسناء والرفعة والدّين والتمكين فِي الْاَرْض فَمَنْ عمل مِنْهُمْ عمل الْاٰخِرَة للدنيا لم يكن لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْاِسْنَاد وَفِي رِوَايَة للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالتيسير والسناء والرفعة بِالدّينِ والتمكين فِي الْبِلَاد والنصر فَمَنْ عمل مِنْهُم بِعَمَل الْاٰخِرَة للدنيا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو عزت دین سربلندی اور زمین میں غلبے کے حصول کی خوشخبری دے دو! ان میں سے جو بھی شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل صرف دنیا کے حصول کے لئے کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو آسانی، عزت دین کے ذریعے سربلندی، شہروں میں غلبے اور (اللہ تعالیٰ کی) مدد کی خوشخبری دے دو! ان میں سے جو بھی شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل صرف دنیا کے لئے کرے گا' تو اس شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

32 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَقف الْموقف اُرِيد وَجه اللّٰه وَاُرِيد اَن يرى موطني فَلَمْ يرد عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نزلت (فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بِعبَادة ربه أحدا) الْكَهْف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شرطهما وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيقه ثُمَّ قَالَ رَوَاهُ عَبْدَانِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك فَاَرْسلهُ لم يذكر فِيهِ ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں (عبادت کے لئے) کھڑا ہوتا ہوں' تو میرا مقصود یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور یہ بھی ذہن میں ہوتا ہے کہ لوگ مجھے دیکھ لیں' تو نبی

اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

''جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام بیہقی نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے عبدان نے اسے عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ روایت مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

33 - وَعَنْ اَبِیْ هِنْد الدَّارِیّ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِيَاء وَسُمْعَة رايا اللّٰه به يَوْم الْقِيَامَة وَسمع. رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَيْهَقِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه انه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رايا بِاللّٰهِ لغير الله فَقَدْ برِیء من الله

❀ حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریاکاری کے لئے کچھ کرے گا اسے ریاکاری کرنے والے کے طور پر زندہ کیا جائے گا''۔

امام احمد نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام بیہقی اور امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کے لئے ریاکاری کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جائے گا''۔

34 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع النَّاس بِعَمَلِه سمع اللّٰه بِه سامع خلقه وصغره وحقره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بأسانيد اَحدهَا صَحِيْح وَالْبَيْهَقِيّ

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں میں شہرت کے حصول کے لئے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق میں مشہور کرے گا لیکن اسے چھوٹا اور حقیر بنا دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں کئی اسناد کے حوالے سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے اسے امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔

35 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع سمع الله به وَمَنْ يرائى يرائى الله بِه. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم. سمع بتَشْدِيد الْمِيم وَمَعْنَاهُ من أظهر عمله للنَّاس رِيَاء أظهر الله نِيَّته الْفَاسِدَة فِي عمله يَوْم الْقِيَامَة وفضحه على رُؤُوس الأشهاد

❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شہرت کا حصول چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کے حصول کو ظاہر کر دے گا جو شخص ریا کاری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''سمع'' میں م پر شد ہے اس سے مراد یہ ہے: جو شخص ریا کاری کے طور پر اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے بارے میں اس کی فاسد نیت کو ظاہر کر دے گا اور اسے لوگوں کے سامنے رسوائی کا شکار کرے گا۔

36 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك الْأَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِيَاء رايا اللّٰه بِهِ وَمَنْ قَامَ مقَام سمعة سمع اللّٰه بِهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریا کاری کے طور پر کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری کو ظاہر کر دے گا' اور جو شخص شہرت کے حصول کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت (کی خواہش) کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

37 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يَقُوْمُ فِي الدُّنْيَا مقَام سمعة ورياء إِلَّا سمع اللّٰه بِهِ على رُؤُوس الْخَلَائق يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ شہرت اور دکھاوے کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوق کے سامنے اس کی اس نیت کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

38 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من رايا بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا من عمله وَكله اللّٰه إِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَقَالَ انْظُر هَلْ يُغنِي عَنْك شَيْئًا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں کسی عمل کے بارے میں ریا کاری سے کام لے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس عمل کے سپرد کر دے گا (یا وہ عمل اس کے سپرد کر دے گا) اور فرمائے گا: دیکھو! کیا یہ تمہارے کسی کام آ رہا ہے؟''

یہ روایت امام بیہقی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

39 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تزين بِعَمَل الْآخِرَة وَهُوَ لَا يريدها وَلَا يطلبها لعن فِي السَّمَوَات وَالْأَرْض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط

حدیث 37: البحر الزخار مسند البزار - أول الخامس والعشرين' حديث: 2302 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه معاذ - شرحبيل بن معشر العبسي' حديث: 17065

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص آخرت سے متعلق کسی عمل کے ذریعے دنیا کی زیب و زینت حاصل کرنا چاہے اور اس کی حالت یہ ہو کہ وہ آخرت کے ثواب کے حصول کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور اس کا طلبگار بھی نہ ہو تو آسمانوں اور زمین میں اس پر لعنت کی جائے گی''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

40 - وَرُوِيَ عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ طمس وَجهه ومحق ذكره وَاثبت اسمه فِي النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

حضرت جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص آخرت سے متعلق عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے گا اس کے چہرے کو بگاڑ دیا جائے گا اس کا تذکرہ ختم ہو جائے گا' اور اس کا نام جہنمیوں میں نوٹ کر لیا جائے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

41 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج فِيْ آخر الزَّمَان رجال يختلون الدُّنْيَا بِالدّينِ يلبسُوْنَ للنَّاس جُلُوْد الضَّأْن من اللين ألسنتهم أحلى من الْعَسَل وَقُلُوْبهمْ قُلُوْب الذئاب يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَبِيْ يغترُّوْنَ أم عَلَيّ يجترئون فَبِي حَلَفت لَأَبْعَثَن على أُولَئِكَ مِنْهُم فتْنَة تدع الْحَلِيم حيران . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبيد سَمِعت اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَةَ فَذكره وَرَوَاهُ مُخْتَصرًا من حَدِيْث ابْن عمر وَقَالَ حَدِيْث حسن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دین کے ذریعے دنیا کو دھوکہ دیں گے وہ لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے نرمی سے گفتگو یوں کریں گے کہ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی محسوس ہوں گی لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگ میرے ساتھ دھوکہ کرنا چاہتے ہیں یا میرے خلاف دلیر بنے ہوئے ہیں؟ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے! جو لوگ بھی ایسے ہوں گے میں انہیں مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلاء کروں گا جو ایسی ہوں گی جو بردبار ترین شخص کو بھی حیران کر دیں گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے یحییٰ بن عبید کے حوالے سے یوں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے امام ترمذی نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

42 - وَرُوِيَ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تحبب اِلَى النَّاس بِمَا يحبونَ وبارز اللّٰه

حدیث 42: المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2877 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عصمة - عصمة بن مالك الخطمي' حديث: 14352

بِمَا يكرهُونَ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی محبوب چیز کے حوالے سے ان کے ساتھ دوستی کا اظہار کرے' اور ان کی ناپسندیدہ چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف چلے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

43 - وَرُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِي جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم مائَة مرّة وَمِائَة قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يدخلهُ قَالَ الْقُرَّاء المراؤون بأعمالهم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفظه تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِي جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم أَرْبَعمِائَة مرّة قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يدخلهُ قَالَ أعد للقراء المرائين بأعمالهم وَإِن من أبْغض الْقُرَّاء إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ يزورون الْأُمَرَاء وَفِي بعض النّسخ الْأُمَرَاء الجورة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنه قَالَ يلقى فِيْهِ الغرارون قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الغرارون قَالَ المراؤون بأعمالهم فِي الدُّنْيَا

❀❀ اُنہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حزن (غم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک حصہ ہے' جس سے جہنم بھی روزانہ ایک سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! کون لوگ اس میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے وہ عالم جو اپنے اعمال کے ذریعے دکھاوا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جب حزن سے پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک جگہ ہے' جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی یارسول اللہ اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قرآن کے ان عالموں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کے حوالے سے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کے عالموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو امراء سے ملنے کے لئے جاتے ہیں''۔

یہاں بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین عالم وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں سے میل جول رکھتے ہیں''۔

امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور اس میں یہ بات مذکور ہے:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس میں دھوکے باز لوگ ڈالے جائیں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دھوکے بازسے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو دنیا میں اپنے اعمال کے بارے میں ریاکاری سے کام لیتے ہیں"۔

44 - وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لوادیا تستعیذ جَهَنَّمَ من ذٰلِكَ الْوَادِیْ فِیْ كل يَوْمٍ اَرْبَعمِائَةِ مرّة أعد ذٰلِكَ الْوَادِی للمرائين من امة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحامل كتاب اللّٰه والمتصدق فِیْ غير ذَات اللّٰه والحاج اِلٰى بَيت اللّٰه وللخارج فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه

قَالَ الْحَافِظ رفع حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاس غَرِيْبٌ وَلَعَلَّه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک جہنم میں ایک جگہ ہے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسے حضرت محمد ﷺ کی امت کے ان ریاکار لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے جو اللہ کی کتاب کے عالم ہوتے ہیں اور خیرات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات (کی رضا) کی نیت نہیں کرتے ہیں جو حج کے لئے جاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں (جہاد کے) لئے نکلتے ہیں (لیکن ان کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہیں ہوتا)"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہونا غریب ہے شاید یہ روایت موقوف ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

45 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احسن الصَّلَاة حَيْثُ يرَاهُ النَّاس وأساء هَا حَيْثُ يَخْلُو فَتلك استهانة استهان بهَا ربه تبَارَكَ وَتَعَالٰى

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِیْ كِتَابه وَاَبُوْ يعلى كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْم بن مُسْلِم الهجرى عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنهُ . وَرَوَاهُ مِنْ هٰذِهِ الطّرق ابْن جرير الطَّبَرِیّ مَرْفُوْعا اَيْضًا وموقوفا على ابْن مَسْعُوْد وَهُوَ اشبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص لوگوں کے سامنے اچھے طریقے سے نماز ادا کرے اور تنہائی میں برے طریقے سے نماز ادا کرے تو یہ توہین کے مترادف ہوگا جس کے ذریعے وہ اپنے پروردگار کی توہین کر رہا ہوگا"۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں اور اس کے علاوہ امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے۔

ان دونوں نے اسے ابراہیم بن مسلم ہجری کی ابوالاحوص کے حوالے سے حضرت ابن مسعود سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اسی سند کے حوالے سے ابن جریر طبری نے اسے مرفوع روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور یہ زیادہ موزوں ہے۔

46 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ يرائی فَقَدْ أشرك وَمَنْ صلى يرائی فَقَدْ أشرك وَمَنْ تصدق يرائی فَقَدْ أشرك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيق عبد الْمجِيد بن بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب وَسَيَأْتِي أتم من هَذَا إِن شَاءَ الله تَعَالَى

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریا کاری کے طور پر روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو شخص ریا کاری کے طور پر نماز پڑھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے اور جو شخص ریا کاری کے طور پر صدقہ کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے عبدالمجید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کی ہے اس کے بارے میں زیادہ مکمل کلام آگے آئے گا۔ اگر اللہ نے چاہا۔

47 - وَعَن ربيح بن عبد الرَّحْمَن بن أبي سعيد الْخُدْرِيّ عَن أَبِيه عَن جده قَالَ خرج علينا رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَنحن نتذاكر الْمَسِيح الدَّجَّال فَقَالَ أَلا أخْبركُم بِمَا هُوَ أخوف عَلَيْكُم عِنْدِي من الْمَسِيح الدَّجَّال فَقُلْنَا بلَى يَا رَسُول الله فَقَالَ الشّرك الْخَفي أَن يقوم الرجل فَيصَلي فيزين صلَاته لما يرى من نظر رجل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ ربيح بِضَم الرَّاء وَفتح الْبَاء الْمُوَحدَة بعدهَا يَاء آخر الْحُرُوف وحاء مُهْملَة وَيَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ إِن شَاءَ الله تَعَالَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم دجال کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بتائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: وہ پوشیدہ قسم کا شرک ہے وہ یہ ہے کہ آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ لفظ ربیح میں ر پر پیش ہے ب پر زبر ہے اس کے بعد ی ہے اور آخر میں ح ہے اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

48 - وَعَن مَحْمُود بن لبيد قَالَ خرج النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ يَا أَيهَا النَّاس إيَّاكُمْ وشرك السرائر قَالُوا يَا رَسُول الله وَمَا شرك السرائر قَالَ يقوم الرجل فَيصَلي فيزين صلَاته جاهدا لما يرى من نظر النَّاس إِلَيْهِ فَذَلِك شرك السرائر. رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! پوشیدہ شرک سے بچ کے رہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پوشیدہ شرک سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اسے سنوارتا ہے یہ کوشش کرتے ہوئے کہ لوگ اس کی طرف دیکھیں یہ چیز پوشیدہ شرک ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

49 - وَعَن زيد بن أسلم عَن أَبِيه أَن عمر رَضِي الله عَنهُ خرج إِلَى الْمَسْجِد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُول

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكي فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء الله فَقَدْ بارز الله بالمحاربة إن الله يحب الْاَبْرَار الأتقياء الأحفياء الَّذِيْنَ إن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوْا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الْهدى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد لَهٗ وَغَيره قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهٗ

❀❀ زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں آئے' تو انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس روتے ہوئے پایا تو دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک حدیث کی وجہ سے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے' اور جو شخص اللہ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو مقابلے کا چیلنج دیتا ہے اللہ تعالیٰ نیک اور پرہیزگار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ اگر وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی' اور اگر موجود ہوں' تو ان کو پہچانا نہیں جاتا ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں جو ہر قسم کے گرد و غبار اور تاریکی سے نکل جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام حاکم' نے امام بیہقی نے اپنی کتاب ''الزہد'' میں' اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

50 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ الشّرك الْاَصْغَر قَالُوْا وَمَا الشّرك الْاَصْغَر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرِّيَاء يَقُوْلُ الله عَزَّ وَجَلَّ إذا جزى النَّاس بأعمالهم اذْهَبُوا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تراؤون فِي الدُّنْيَا فانظروا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدهم جَزَاء

وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَغَيره

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ ومحمود بن لبيد رأى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصح لَهٗ مِنْهُ سَمَاع فِيْمَا ارى .وَقد خرج اَبُوْ بَكْرِ بن خُزَيْمَة حَدِيْث مَحْمُود الْمُتَقَدّم فِيْ صَحِيْحه مَعَ انه لَا يخرج فِيْهِ شَيْئًا من الْمَرَاسِيل وَذكر ابْن اَبِيْ حَاتِم اَن الْبُخَارِيّ قَالَ لَهٗ صُحْبَة

قَالَ وَقَالَ اَبِيْ لَا يعرف لَهٗ صُحْبَة وَرجح ابْن عبد الْبر اَن لَهٗ صُحْبَة وَقد رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَن مَحْمُود بن لبيد عَن رَافع بن خديج وَقِيْلَ اِن حَدِيْث مَحْمُود هُوَ الصَّوَاب دون ذكر رَافع بن خديج فِيْهِ وَاللّٰهُ

حدیث 49: مستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' حديث: 4 سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب من ترجى له السلامة من الفتن - حديث: 3987 مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 1547 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' رواية أهل الكوفة - أسلم مولى عمر' حديث: 17142 مسند الشهاب للقضاعي - إن الله يحب الأبرار الأخفياء الأتقياء' حديث: 994 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6526 معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني - باب الميم' من اسمه معاذ - معاذ بن جبل الأنصاري' حديث: 5381

اَعْلَم

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن چیزوں کے بارے میں مجھے تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے ان میں سب سے زیادہ خطرناک چیز چھوٹا شرک ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! چھوٹے شرک سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریاء کاری جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا' تو (ریاکاری کرنے والے لوگوں سے) فرمائے گا: تم لوگ ان کے پاس چلے جاؤ جن کے لیے تم دنیا میں ریاکاری کرتے تھے اور پھر اس بات کا جائزہ لو کہ کیا تمہیں ان کے پاس سے کوئی بدلہ ملتا ہے؟''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے' تاہم میرے خیال میں ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت گزر چکی ہے وہ امام ابوبکر بن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حالانکہ انہوں نے اس کتاب میں کوئی ''مرسل'' روایت نقل نہیں کی۔ ابن ابوحاتم نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ امام بخاری فرماتے ہیں: انہیں (یعنی حضرت محمود بن لبید کو) صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد کا یہ کہنا ہے: ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے' البتہ ابن عبدالبر اس قول کو ترجیح دی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ امام طبرانی نے یہ روایت عمدہ سند کے ساتھ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق: جو روایت حضرت رافع بن خدیج کے ذکر کے بغیر حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ درست ہے۔

51 - وَعَنْ اَبِیْ سعید بن اَبِیْ فضَالة وَكَانَ من الصَّحَابَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اِذا جمع الله الْاَوَّلين وَالآخرين يَوْم الْقِيَامَة ليَوْم لَا ريب فِيهِ نَادَى مُنَاد من كَانَ أشرك فِيْ عمله لله اَحَدًا فليطلب ثَوَابه من عِنْده فَإِن الله أغنى الشُّرَكَاء عَن الشّرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي التَّفْسِير من جَامعه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کا دن جس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اس دن اللہ تعالیٰ تمام پہلے والے' اور بعد والے افراد کو اکٹھا کرے گا' اور پھر ایک منادی بلند آواز میں یہ کہے گا:

''جس شخص نے اپنے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تھا تو وہ اس (شریک) سے اپنے عمل کا بدلہ طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی' نے اپنی ''جامع ترمذی'' کی کتاب التفسیر میں' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

52 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشرك فَمَنْ عمل لی عملاً اشرك فِيْهِ غَيْرِی فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَهُوَ لِلَّذی اشرك.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَاللَّفظ لَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِیّ ـ ورواة ابن مَاجَه ثِقَات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں جو شخص کوئی عمل میرے لئے کرے اور اس میں کسی دوسرے کو بھی شریک کرلے تو میں اس سے لاتعلق ہوؤں گا' اور وہ عمل اس کے لئے شمار ہوگا جس کو اس شخص نے شریک کیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

53 - وَعَنْ شهر بن حَوْشَبٍ عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم قَالَ لما دخلت مَسْجِد الْجَابِيَةِ الفينا عبَادَة بن الصَّامِت فَاَخذ يَمِينِی بِشِمَالِهِ وشمال اَبِی الدَّرْدَاءِ بِيَمِيْنِهِ فَخرج يمشي بَيْنَنَا وَنَحْنُ نتنجي وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تناجي فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت لَئِن طَال بكما عمر اَحَدِكُمَا اَوْ كلاكما لتوشكان اَن تريا الرجل من ثبج الْمُسْلِمين يَعْنِیْ من وسط قراء الْقُرْآن عَلٰى لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَعَادَهُ وابداه فأحل حَلَاله وَحرم حرَامه وَنزل عِنْد مَنَازِله لا يحور مِنْهُ اِلَّا كَمَا يحور رَاس الْحمار الْمَيِّت

قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ طلع علينا شَدَّاد بن اَوْس وعَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَلَسَا اِلَيْهِ فَقَالَ شَدَّاد اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ اَيهَا النَّاس لما سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من الشَّهْوَة الْخفية والشرك فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت وَاَبُو الدَّرْدَاءِ اللّٰهُمَّ غفرا اَوَلم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد حَدثنَا اَن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِیْ جَزِيرَة الْعَرَب فَاَمَا الشَّهْوَة الْخفية فَقَدْ عرفناها هِیَ شهوات الدُّنْيَا من نسائها وشهواتها فَمَا هٰذَا الشّرك الَّذِیْ تخوفنا بِهِ يَا شَدَّاد فَقَالَ شَدَّاد اَرَاَيْتُمْ لَو رَاَيْتُمْ رجلا يُصَلِّی لرجل اَوْ يَصُوم لرجل اَوْ يتَصَدَّق لَهُ لقد اشرك قَالَ عَوْف بن مَالك عِنْد ذٰلِكَ اَفلا يعمد اللّٰه اِلٰى مَا ابْتغِی بِهِ وَجهه من ذٰلِكَ الْعَمَل كُله فَيقبل مَا خلص لَهُ ويدع مَا أشرك بِهِ قَالَ شَدَّاد عِنْد ذٰلِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَنا خير قسيم لمن اشرك بِی من أشرك بِی شَيْئًا فَاِن جسده وَعَمله وقليله وَكَثِيره لشريكه الَّذِیْ أشرك بِهِ اَنا عَنهُ غَنِی

رَوَاهُ اَحْمد وَشهر يَاْتِیْ ذكره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَفظِهِ عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم اَنه كَانَ فِیْ مَسْجِد دمشق مَعَ نفر من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيهم مَعَاذ بن جبل فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن يَا اَيهَا النَّاس اِن اخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ الشّرك الْخفی فَقَالَ مَعَاذ بن جبل اللّٰهُمَّ غفرا أوما سَمِعْتَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَيْثُ وَدعنَا اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِیْ جزيرتكم هٰذِهِ وَلٰكِن يطاع فِيمَا تحتقرُوْنَ من اَعمالكُمْ فَقَدْ رَضِی بِذٰلِكَ فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن اَنشدك اللّٰه يَا مَعَاذ اَما سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ رِيَاء فَقَدْ أشرك وَمَنْ تصدق رِيَاء فَقَدْ اشرك

فَذكر الحَدِيْث وَإسْنَاده لَيْسَ بالقائم وَرَوَاهُ أَحْمد أَيْضًا وَالْحَاكِم من رِوَايَة عبد الْوَاحِد بن زيد عَن عبَادَة بن نسي: قَالَ دخلت على شَدَّاد بن أَوْس فِيْ مُصَلَّاهُ وَهُوَ يبكي فَقُلْتُ يَا أَبَا عبد الرَّحْمن مَا الَّذِيْ أبكاك قَالَ حَدِيْث سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قلت وَمَا هُوَ قَالَ بَيْنَمَا أَنا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ رَأَيْت بِوَجْهِهِ أمرا سَاءَنِيْ فَقُلْتُ بِأَبِيْ وَأمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ ارى بِوَجْهك قَالَ أمرا أتخوفه على أمتِي الشّرك وشهوة خُفْيَة قلت وتشرك أمتك من بعْدك قَالَ يَا شَدَّاد إِنَّهُم لَا يعْبدُوْنَ شمسا وَلَا وثنا وَلَا حجرا وَلٰكِن يراؤون النَّاس بأعمالهم قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّيَاء شرك هُوَ قَالَ نعم قلت فَمَا الشَّهْوَة الْخفية قَالَ يصبح أحدهم صَائِما فتعرض لَهُ شَهْوَة من شهوات الدُّنْيَا فيفطر قَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قلت كَيفَ وَعبد الْوَاحِد بن زيد الزَّاهِد مَتْرُوك وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا من رِوَايَة رواد بن الْجراح عَن عَامر بن عبد اللّٰه عَن الْحسن بن ذكْوَان عَن عبَادَة بن نسي عَن شَدَّاد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أخوف مَا أَخَاف على أمتِي الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ أما إِنِّي لست أَقُوْل يعْبدُوْنَ شمسا وَلَا قمرا وَلَا وثنا وَلٰكِن أعمالا لغير اللّٰه وشهوة خُفْيَة

وعامر بن عبد اللّٰه لَا يعرف ورواد يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وروى الْبَيْهَقِيّ عَن يعلى بن شَدَّاد عَن أَبِيْه قَالَ كُنَّا نعد الرِّيَاء فِيْ زمن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك الْأَصْغَر

❀❀ شہر بن حوشب نے عبدالرحمٰن بن غنم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں جابیہ (نامی شہر) کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو موجود پایا انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا' اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ ہمارے ساتھ چلتے ہوئے وہاں سے باہر آئے ہم اس دوران بات چیت کر رہے تھے' جس کے بارے میں اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دونوں میں سے کسی ایک کی' یا دونوں کی عمر طویل ہوئی' تو تم ضرور کسی ایسے شخص کو دیکھو گے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نازل ہونے والے قرآن کو بار بار پڑھتا ہوگا مستقل پڑھتا ہوگا وہ اس کے حلال کو حلال سمجھتا ہوگا' اور حرام کو حرام سمجھتا ہوگا وہ قرآن کی تلاوت کرتا رہے گا لیکن اس کے باوجود وہ یوں رہے گا جیسے مردہ گدھے کا سر ہوتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ اسی دوران حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے' اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے حضرت شداد رضی اللہ عنہ بولے: اے لوگو! تم لوگوں کے بارے میں' جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ ایک ایسی بات ہے' جس کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے' اور وہ یہ ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''پوشیدہ شہوت اور شرک (کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہے)''۔

تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تیری معافی کا سوال ہے (پھر انہوں نے فرمایا)

کہ اللہ کے رسول نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اب جزیرہ نما عرب پر اس کی عبادت کی جائے''۔

جہاں تک پوشیدہ شہوت کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں تو ہمیں یہ پتہ ہے کہ اس سے مراد دنیا میں عورتوں کی طرف دلچسپی اور رغبت ہے لیکن وہ شرک کون سا ہے جس کے حوالے سے آپ ہمیں خوف دلا رہے ہیں تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں جو نماز ادا کرتا ہے تو اسے کسی انسان کے لئے ادا کرتا ہے روزہ رکھتا ہے تو کسی انسان کے لئے رکھتا ہے صدقہ کرتا ہے تو کسی انسان کے لئے کرتا ہے کیا وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کی طرف توجہ نہیں فرماتا جس میں اس کی رضا کی نیت نہ کی گئی ہو اور وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص طور پر صرف اس کے لئے کیا گیا ہو تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

''جسے میرے ساتھ شریک کیا جاتا ہے میں اس سے بہتر ہوں (یعنی میں شرک سے پاک ہوں) اور جو شخص کسی کو میرا شریک بناتا ہے تو اس کا جسم اس کا عمل اس کا تھوڑا یا زیادہ سب کچھ اس شریک کے لئے ہوتا ہے جسے اس نے میرا شریک بنایا ہے میں اس (عمل یا شرک) سے بے نیاز ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن غنم کے بارے میں یہ منقول ہے: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ دمشق کی مسجد میں چند صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بولے۔ اے لوگو! تمہارے بارے میں مجھے جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ شرک خفی ہے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال ہے کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت (یعنی الوداعی خطاب) کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس جزیرہ (نما عرب) میں اس کی عبادت کی جائے البتہ جب تم اپنے عمل کو حقیر کرو گے تو یہ اس کی پیروی ہوگی اور وہ اس سے بھی راضی ہو جائے گا''۔

تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے: ''جو شخص ریاکاری کے طور پر روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو ریاکاری کے طور پر صدقہ کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

اس کے بعد (امام بیہقی) نے ایسی حدیث ذکر کی ہے جس کی سند قوی نہیں ہے اس روایت کو امام احمد اور امام حاکم نے عبدالواحد بن زید کے حوالے سے عبادہ بن نسی سے روایت کیا ہے عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی نماز کی جگہ پر گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں اس حدیث کی وجہ سے رو رہا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے دریافت کیا وہ

حدیث کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آ رہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس اندیشے کے اثرات ہیں جو مجھے اپنی امت کے بارے میں ہے اور وہ خفیہ شہوت اور شرک کے حوالے سے ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد کیا آپ کی امت شرک میں مبتلاء ہو جائے گی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے شداد! وہ لوگ سورج یا بت یا کسی پتھر کی عبادت نہیں کریں گے بلکہ اپنے اعمال کے بارے میں ریاکاری سے کام لیں گے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ریاکاری شرک ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: خفیہ شہوت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو صبح کے وقت روزہ رکھ لیں گے لیکن پھر انہیں دنیاوی خواہش لاحق ہوگی' تو وہ روزے کو ترک کر دیں گے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام منذری بیان کرتے ہیں: امام حاکم کا اس روایت کو سند کے اعتبار سے صحیح قرار دینا درست نہیں ہے' کیونکہ اس کی سند کا ایک راوی عبدالواحد بن زید متروک ہے امام ابن ماجہ نے یہ روایت رواد بن جراح کے حوالے سے نقل کی ہے عامر بن عبداللہ نے اسے حسن بن ذکوان کے حوالے سے عبادہ بن نسی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس چیز کے بارے میں مجھے اپنی امت کے حوالے سے سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے' اور میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بتوں کی عبادت کریں گے بلکہ وہ غیر اللہ (کے لئے دکھاوے کے طور پر) عمل کریں گے' اور خفیہ شہوت کی پیروی کریں گے''۔

اس روایت کا ایک راوی عامر بن عبداللہ معروف نہیں ہے' اور رواد بن جراح کے بارے میں کلام آگے آئے گا امام بیہقی نے یعلیٰ بن شداد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم ریاکاری کو چھوٹا شرک شمار کرتے تھے''۔

54 - وَعَنِ الْقَاسِمِ بن مخيمرة اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يقبل الله عملا فِيهِ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من رِيَاء . رَوَاهُ ابْن جرير الطَّبَرِيّ مُرْسلا

❀❀ حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے جتنی ریاکاری ہو''۔

یہ روایت ابن جریر طبری نے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

55 - وَرُوِيَ عَن عدي بن حَاتِم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤمر يَوْم الْقِيَامَة بناس مِنَ النَّاس اِلَى الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنوا مِنْهَا واستنشقوا رِيحهَا ونظروا اِلٰى قُصُوْرهَا وَمَا أعد اللّٰهِ لاهلها فِيهَا نُوْدُوا

اَن اصرفوهم عَنهَا لَا نصيب لَهُمْ فِيهَا فيرجعون بحسرة مَا رَجَعَ الْاَولون بِمِثلِهَا فَيقُوْلُوْنَ رَبنَا لَو ادخلتنا النَّار قبل اَن ترينا مَا اريتنا من ثوابك وَمَا اَعددت فِيهَا لاوليائك كَانَ اَهْون علينا قَالَ ذَاك اردت بكم كُنْتُم اِذا خلوتم بارزتموني بالعظائم وَاِذَا لَقِيتُمُ النَّاس لقيتموهم مخبتين تراؤون النَّاس بِخِلَاف مَا تعطوني من قُلُوبكُمْ هبتم النَّاس وَلَمْ تهابوني واجللتم النَّاس وَلَمْ تجلوني وتركتم للنَّاس وَلَمْ تتركوني الْيَوْم اذيقكم اَلِيم الْعَذَاب مَعَ مَا حرمتم من الثَّوَاب - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ملے گا جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے اور اس کی خوشبو محسوس کریں گے وہاں کے محلات اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے اس سب کو دیکھیں گے تو حکم ہوگا انہیں جنت کی طرف سے واپس لے جایا جائے' کیونکہ جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے' تو وہ لوگ ایسی حسرت کے ساتھ وہاں سے واپس آئیں گے کہ کوئی اس سے پہلے اس طرح کی حسرت کے ساتھ واپس نہیں آیا ہوگا وہ لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو اپنا اجر و ثواب اور اپنی نعمتیں' جو تو نے اپنے دوستوں کے لئے تیار کی ہیں' وہ سب ہمیں دکھانے سے پہلے اگر ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو ہمارے لئے یہ زیادہ آسان ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں یہی چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ اسی طرح کیا جائے تم وہ لوگ ہو کہ جب تم تنہا ہوتے تھے تو کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے ذریعے میری نافرمانی کرتے تھے' اور جب تم لوگوں سے ملا کرتے تھے تو نیکوکار بن جایا کرتے تھے تم اپنے دل سے میرے فرمانبردار نہیں تھے لیکن لوگوں کے سامنے ریاکاری سے کام لیتے تھے تمہیں لوگوں کا خوف تھا اور تم مجھ سے نہیں ڈرتے تھے تم لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے' اور میری تعظیم نہیں کرتے تھے تم نے لوگوں کے لئے بہت کچھ کیا اور میرے لئے کچھ نہیں کیا تو آج میں تمہیں اپنے ثواب سے محروم بھی کروں گا' اور تمہیں عذاب کی تکلیف میں مبتلا بھی کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اس کے علاوہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

57 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ آخر الزَّمَان صَارَت امتِي ثَلَاث فرق فرقة يعْبدُونَ اللّٰهِ خَالِصا وَفرْقَة يعْبدُونَ اللّٰهِ رِيَاء وَفرْقَة يعْبدُونَ اللّٰهِ ليستاكلوا بِهِ النَّاس فَاِذَا جمعهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة قَالَ للَّذِي يستاكل النَّاس بعزتي وَجَلَالِي مَا اردت بعبادتي فَيَقُوْلُ وَعزَّتك وجلالك أستاكل بِهِ النَّاس قَالَ لم ينفعك مَا جمعت انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى النَّار ثُمَّ يَقُوْلُ للَّذِي كَانَ يعبده رِيَاء بعزتي وَجَلَالِي مَا أردْت بعبادتي قَالَ بعزتك وجلالك رِيَاء النَّاس قَالَ لم يصعد اِلَيّ مِنْهُ شَيْءٍ انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى النَّار ثُمَّ يَقُوْلُ للَّذِي كَانَ يعبده خَالِصا بعزتي وَجَلَالِي مَا أردْت بعبادتي قَالَ بعزتك وجلالك اَنْت أَعْلَم بذلك من أردْت بِهِ ذكرك ووجهك قَالَ صدق عَبدِي انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من رِوَايَة عبيد بن اِسْحَاق الْعَطَّار وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ عَن مولى أنس وَلَمْ يسمه قَالَ قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره باخْتِصَار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانے میں میری امت میں تین گروہ بن جائیں گے ایک گروہ خالص طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا ایک گروہ ریاکاری کے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا اور ایک گروہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لئے کرے گا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے مال حاصل کرے قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ ان لوگوں جمع کرے گا' تو جن لوگوں کا مقصد لوگوں کے اموال حاصل کرنا تھا اللہ تعالیٰ ان سے یہ فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم مجھے یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتے تھے تو وہ عرض کرے گا اے اللہ! تیری عزت اور جلال کی قسم ہے میں لوگوں کا مال حاصل کرنا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ تمہارے کسی کام نہیں آئے گا (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! اس کے بعد اللہ تعالیٰ ریاکاری کے طور پر عبادت کرنے والے شخص سے دریافت کرے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا تیری عزت اور جلال کی قسم ہے میں صرف دکھاوا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں سے کچھ بھی میری بارگاہ تک نہیں پہنچا ہے (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) تم میں اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! اور اسے جہنم میں ڈال دو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والے شخص سے فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا' تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے اس بارے میں جو میری نیت تھی: میں نے اس کے ذریعے تیرے ذکر' تیری رضامندی کے حصول کا ارادہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا ہے (پھر وہ فرشتوں سے فرمائے گا:) تم اسے جنت کی طرف لے جاؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبید بن اسحاق عطار کے حوالے سے نقل کی ہے اس کے باقی راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا وہ غلام یہ کہتا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کو مختصر روایت کے طور پر نقل کر دیا ہے۔

58 - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بصحف مختمة فتنصب بَيْنَ يَدى اللّٰه تَعَالٰى فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى القوا هٰذِهٖ واقبلوا هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ وَعِزَّتك وجلالك مَا رَاَيْنَا اِلَّا خيرا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِن هٰذَا كَانَ لغير وَجْهِي وَاِنِّي لَا أقبل اِلَّا مَا ابْتغِي بِهٖ وَجْهِي

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن مہر بند صحیفے لائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دیے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کو ایک طرف کر دو اور ان کو لے لو تو فرشتے عرض کریں گے: تیری عزت اور جلال کی قسم ہے ہم نے صرف بھلائی دیکھی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ (جو ایک طرف کیے گئے ہیں) وہ عمل ہیں جن میں میری رضا کو مطلوب نہیں رکھا گیا اور میں صرف وہ چیز قبول کروں گا جس کے ذریعے میری رضا مراد لی گئی ہو۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے دو ایسی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ یہ امام

پہلے نے بھی نقل کی ہے۔

59 - وَرُوِیَ عَن مَعَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ حَدثنِی حَدِیثا سمعته من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبکی مَعَاذ حَتّٰی ظَنَنْت انه لا یسکت ثُمَّ سکت ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لی یَا مَعَاذ قلت لَهُ لَبَّیْكَ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی .قَالَ اِنِّیْ محدثك حَدِیثا اِن اَنْت حفظته نفعك وَاِن اَنْت ضیعته وَلَمْ تحفظه انْقَطَعت حجتك عِنْد اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة یَا مَعَاذ اِن اللّٰه خلق سَبْعَة اَمْلَاك قبل اَن یخلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض ثُمَّ خلق السَّمٰوَات فَجعل لکل سَمَاء من السَّبْعَة ملکا بوابا عَلَيْهَا قد جَلّلها عظما فتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من حِیْن اصبح اِلٰی اَن اَمْسٰی لَهٗ نور کنور الشَّمْس حَتّٰی اِذا صعدت بِهٖ اِلَی السَّمَاء الدُّنْیَا ذکرته فکثرته فَیَقُوْلُ الْملك للحفظة اضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا صَاحب الْغِیبَة اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا اَدع عمل من اغتاب النَّاس یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ ثُمَّ تَاتِی الْحفظَة بِعَمَل صَالح من اَعمال الْعَبْد فتمر فتزکیه وتکثره حَتّٰی تبلغ بِهٖ اِلَی السَّمَاء الثَّانِیَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بالسماء الثَّانِیَة قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهٗ اَرَادَ بِعَمَلِه هٰذَا عرض الدُّنْیَا اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا اَدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهٗ کَانَ یفتخر علی النَّاس فِیْ مجَالِسهم قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل الْعَبْد یبتهج نورا من صَدَقَة وَصِیَام وَصَلَاة قد اَعجب الْحفظَة فتجاوزوا بِهٖ اِلَی السَّمَاء الثَّالِثَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا ملك الْکبر اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا اَدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهٗ کَانَ یتکبر علی النَّاس فِیْ مجَالِسهم

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل الْعَبْد یزهر کَمَا یزهر الْکَوْکَب الدُّرِّی لَهُ دوِی من تَسْبِیح وَصَلَاة وَحج وَعمرَة حَتّٰی یجاوزوا بِهٖ اِلَی السَّمَاء الرَّابِعَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اضربوا ظَهره وبطنه اَنا صَاحب الْعجب اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا اَدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهٗ کَانَ اِذا عمل عملا اَدخل الْعجب فِیْ عمله

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل الْعَبْد حَتّٰی یجاوزوا بِهٖ اِلَی السَّمَاء الْخَامِسَة کَاَنَّهُ الْعَرُوْس المزفوفة اِلٰی بَعْلهَا فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه واحملوه علی عَاتِقه اَنا ملك الْحَسَد اِنَّهٗ کَانَ یحسد النَّاس مِمَّن یتَعَلَّم وَیعْمل بِمثل عمله وکل من کَانَ یَاْخُذ فضلا من الْعِبَادَة یحسدهم وَیَقَع فیهم اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا اَدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل الْعَبْد من صَلَاة وَزَکَاة وَحج وَعمرَة وَصِیَام فیجاوزون بِهٖ اِلَی السَّمَاء السَّادِسَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهٗ کَانَ لَا یرحم اِنْسَانا قطّ من عباد اللّٰه اَصَابَهُ بلَاء اَوْ ضرّ بل کَانَ یشمت بِهٖ اَنا ملك الرَّحْمَة اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا اَدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل الْعَبْد اِلَی السَّمَاء السَّابِعَة من صَوْم وَصَلَاة وَنَفَقَة واجتهاد وورع لَهُ دوِی کَدَوِیِّ الرَّعْد وضوء کضوء الشَّمْس مَعَه ثَلَاثَة

آلاف ملك فيجاوزون بِهِ إِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمُوكل بها قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه واضربوا جوارحه اقفلوا على قلبه إِنِّيْ احجب عَنْ رَبِّي كل عمل لم يرد به وَجه رَبِّي إِنَّهُ أَرَادَ بِعَمَلِهِ غير الله إِنَّهُ أَرَادَ بِهِ رِفْعَة عِنْدَ الْفُقَهَاء وذكرا عِنْد الْعلمَاء وصوتا فِي الْمَدَائِن أَمرنِي رَبِّي أَن لَا أدع عمله يجاوزني إِلَى غَيْرِي وكل عمل لم يكن لله خَالِصا فَهُوَ رِيَاء وَلَا يقبل الله عمل الْمرَائِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل الْعَبْد من صَلَاة وَزَكَاة وَصِيَام وَحج وَعمرَة وَخلق حسن وَصمت وَذكر لله تَعَالَى وتشيعه مَلَائِكَة السَّمَوَات حَتَّى يقطعوا بِهِ الْحجب كلهَا إِلَى الله عَزَّ وَجَلَّ فيقفون بَيْنَ يَدَيْهِ وَيشْهدُوْنَ لَهُ بِالْعَمَلِ الصَّالح الْمخلص لله قَالَ فَيَقُوْلُ الله لَهُمْ أَنْتُمُ الْحفظَة على عمل عَبدِي وَأَنا الرَّقِيب على نَفسه إِنَّهُ لم يردني بِهٰذَا الْعَمَل وَأَرَادَ بِهِ غَيْرِي فَعَلَيْهِ لَعْنَتِي فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة كلهَا عَلَيْهِ لعنتك ولعنتنا وَتقول السَّمَوَات كلهَا عَلَيْهِ لعنة الله ولعنتنا وتلعنه السَّمَوَات السَّبع وَمَنْ فِيهِنَّ

قَالَ معَاذ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنْت رَسُوْلُ الله وَأَنا معَاذ قَالَ اقتد بِي وَإِن كَانَ فِيْ عَمَلك تَقْصِير يَا معَاذ حَافظ على لسَانك من الوقيعة فِيْ إِخْوَانك من حَمَلَة الْقُرْآن واحمل ذنوبك عَلَيْك وَلَا تحملهَا عَلَيْهِم وَلَا تزك نَفسك بذمهم وَلَا ترفع نَفسك عَلَيْهِم وَلَا تدخل عمل الدُّنْيَا فِيْ عمل الْآخِرَة وَلَا تتكبر فِيْ مجلسك لكَي يحذر النَّاس من سوء خلقك وَلَا تناج رجلا وعندك آخر

وَلَا تتعظم على النَّاس فَيَنْقَطِع عَنْك خير الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَلَا تمزق النَّاس فتمزقك كلاب النَّار يَوْم الْقِيَامَة فِي النَّار قَالَ الله تَعَالَى وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا (النازعات 2) أَتَدْرِي مَا هن يَا معَاذ

قلت مَا هن بِأبي أَنْت وَأمي قَالَ كلاب فِي النَّار تنشط اللَّحْم والعظم

قلت بِأبي أَنْت وَأمي فَمَنْ يُطيق هٰذِهِ الْخِصَال وَمَنْ ينجو مِنْهَا قَالَ يَا معَاذ إِنَّهُ ليسير على من يسره الله عَلَيْهِ

قَالَ فَمَا رَأَيْت أَكثر تِلَاوَة لِلْقُرْآنِ من معَاذ للحذر مِمَّا فِيْ هٰذَا الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن الْمُبَارك فِيْ كتاب الزّهْد عَن رجل لم يسمه عَن معَاذ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ غير الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَغَيْرِهِمَا وَرُوِيَ عَن عَليّ وَغَيْرِهِ وَبِالْجُمْلَةِ فآثار الْوَضع ظَاهِرَة عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْع طرقه وبجميع أَلْفَاظه

❀❀ حضرت معاذ ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی شخص نے ان سے یہ کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ ؓ رونے لگے یہاں تک کہ یوں محسوس ہوا کہ اب وہ خاموش نہیں ہوں گے پھر وہ خاموش ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات بتانے لگا ہوں اگر تم اس کو یاد رکھو گے تو یہ تمہیں فائدہ دے گی اور اگر تم نے اسے یاد نہ رکھا اور ضائع

گزرا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری حجت منقطع ہو جائے گی (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:)

''اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتوں کو پیدا کیا اس کے بعد اس نے آسمانوں کو پیدا کیا تو ساتوں آسمانوں میں سے ہر ایک کے لئے ان میں سے ایک ایک فرشتے کو دربان مقرر کیا پھر اس نے ان آسمانوں کو اپنی عظمت کے ذریعے ڈھانپ لیا جب اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتے کسی شخص کے اعمال کو ساتھ لے کر صبح کے وقت یا شام کے وقت اوپر کی طرف جاتے ہیں' تو ان اعمال کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوتی ہے یہاں تک کہ جب وہ فرشتے دنیاوی آسمان تک پہنچتے ہیں اور اس عمل کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں' تو اس آسمان کا دربان فرشتہ اعمال نوٹ کرنے والے فرشتوں سے کہتا ہے: اس عمل کو کرنے والے کے منہ پر مار دو میں غیبت کے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ غیبت کرنے والے شخص کے کسی بھی عمل کو آگے نہ جانے دوں (نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں) پھر کبھی عمل نوٹ کرنے والے وہ فرشتے آدمی کے نیک اعمال کو لے کر جاتے ہیں اور اس کے پاک ہونے' اور زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں' جب وہ دوسرے آسمان پر پہنچتے ہیں' تو دوسرے آسمان سے متعلق دربان فرشتہ ان سے کہتا ہے. ٹھہر جاؤ اور یہ عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ اس کا مقصد اس کے ذریعے دنیاوی اسباب کا حصول تھا اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ایسے شخص کے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے سامنے اپنے عمل پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اسی طرح فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور یہ حالت ہوتی ہے کہ اس عمل میں سے نماز' روزے' اور صدقے کا نور نکل رہا ہوتا ہے' جس کو دیکھ کر فرشتے خوش ہوتے ہیں وہ فرشتے جب تیسرے آسمان پر پہنچتے ہیں' تو اس آسمان کا دربان فرشتہ انہیں کہتا ہے:

ٹھہر و اور یہ عمل اس کو کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ میں تکبر سے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس نوعیت کے عمل کو آگے نہ جانے دوں یہ شخص لوگوں کی محفل میں ان کے سامنے تکبر کا اظہار کیا کرتا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی طرح اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور وہ عمل یوں چمک رہا ہوتا ہے' جس طرح چمک دار ستارہ چمکتا ہے اس عمل سے تسبیح' نماز' حج اور عمرے کی آواز آتی ہے یہاں تک کہ فرشتے وہ عمل لے کر چوتھے آسمان تک پہنچتے ہیں' تو وہاں دربان فرشتہ انہیں کہتا ہے ٹھہر جاؤ اور یہ عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کو اس کے ظاہر پر اور باطن پر مارنا کیونکہ میں خود پسندی سے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ ایسے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں جب یہ شخص نیک عمل کرتا تھا تو اس عمل میں خود پسندی کو شامل کر دیتا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی طرح فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور پانچویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ عمل یوں (بنا سنور ہوتا ہے) جس طرح دلہن ہو جس کی رخصتی کروائی جانی ہو' تو پانچویں آسمان سے متعلق فرشتہ انہیں یہ کہتا ہے کہ تم ٹھہر جاؤ اور یہ عمل اس کو کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کے کندھے پر رکھ دو کیونکہ میں حسد سے متعلق فرشتہ ہوں یہ شخص علم سیکھنے والے لوگوں سے حسد کیا کرتا تھا اور عمل ان کی طرح کرتا تھا بندوں میں سے' جسے بھی کوئی فضیلت ہوتی تھی یہ اس سے حسد کرتا تھا اور

اس میں عیب بیان کرتا تھا میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسی طرح عمل نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کی نماز زکوۃ حج عمرہ اور روزہ اور ان کے علاوہ دیگر اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور چھٹے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں تو چھٹے آسمان کا دربان فرشتہ ان سے یہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ اور یہ عمل عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے مصیبت زدہ پریشان حال بندوں پر ذرا بھی رحم نہیں کرتا تھا بلکہ یہ ان کی مصیبت پر خوش ہوا کرتا تھا اور میں رحمت سے متعلق فرشتہ ہوں میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے کسی عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسی طرح اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کے روزے، نماز، صدقہ، اجتہاد اور تقویٰ کے متعلق اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں تو ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ عمل بجلی کی کڑک کی مانند (آواز والا) اور سورج کی روشنی کی مانند روشنی والا ہوتا ہے جب کہ تین ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں جب وہ فرشتے ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں تو اس آسمان کا نگران فرشتہ انہیں یہ کہتا ہے تم ٹھہر جاؤ اور اس عمل کو اس کے کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کے دیگر اعضاء پر بھی مارو اور اس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ میں کوئی بھی ایسا عمل اپنے پروردگار کی بارگاہ تک نہیں جانے دوں گا جو عمل آدمی نے میرے پروردگار کی رضا کے لئے نہ کیا ہو اور اس عمل کے ذریعے اس کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو اس نے وہ عمل اس لئے کیا ہوتا کہ اس عمل کے ذریعے فقہاء کے سامنے بلند مرتبہ حاصل کرے علماء کے سامنے شہرت حاصل کرے اور مختلف علاقوں میں مشہور ہو جائے۔

میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ایسے شخص کے عمل کو آگے نہ جانے دوں جو عمل خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو بلکہ اس میں ریاکاری شامل ہو تو اللہ تعالیٰ ریاکار شخص کے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کی نماز، زکوۃ، روزے، حج، عمرہ، اچھے اخلاق، خاموشی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور ان اعمال کے ساتھ آسمان کے فرشتے چلتے ہیں یہاں تک کہ تمام حجاب پار کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور وہ فرشتے یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ نیک عمل ہے اور خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے کیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کے عمل سے متعلق نگران فرشتے ہو اور میں اس کی ذات کا نگران ہوں اس نے اس عمل کے ذریعے میری ذات مراد نہیں لی تھی بلکہ میری بجائے کسی اور کی رضا مراد تھی تو اس پہ میری لعنت ہو تو تمام فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر تیری اور ہماری لعنت ہو پھر تمام آسمانوں کے فرشتے یہ کہتے ہیں: اس پر اللہ کی اور ہماری لعنت ہو پھر اس پر سات آسمانوں اور ان میں موجود تمام مخلوق لعنت کرتی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں معاذ ہوں (میں ان سب چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہوں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری پیروی کرو! اے معاذ اگر تمہارے عمل میں کوئی کوتاہی ہوئی (تو وہ معاف ہو جائے گی) تم اپنے ان بھائیوں میں عیب نہ نکالو جو قرآن کے عالم ہیں جس نے اس حوالے سے اپنی زبان کی

بلکہ کوئی اپنے کسی کام کا خود اٹھاؤ اسے ان پر نہ ڈالو اور ان کی برائی بیان کر کے اپنے آپ کی اچھائی کو ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو اور خود ان سے بلند مرتبہ نہ سمجھو اور دنیا سے متعلق عمل کو آخرت سے متعلق عمل میں داخل نہ کرو اور اپنی محفل میں تکبر کا اظہار نہ کرنا کہ لوگ تمہارے برے اخلاق سے ڈرنے لگیں اور جب تمہارے پاس دو آدمی موجود ہوں تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ سرگوشی میں بات نہ کرو اور لوگوں کے سامنے اپنی عظمت اور رعب کا اظہار نہ کرو ورنہ دنیا اور آخرت کی بھلائی تم سے لاتعلق ہو جائے گی اور لوگوں کے درمیان انتشار پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ قیامت کے دن جہنم کے کتے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور قسم ہے آسانی سے (روح قبض کرنے والے فرشتوں کی)''۔

(نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) اے معاذ! کیا تم جانتے ہو؟ وہ کتے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے کتے ایسے ہیں جو گوشت اور ہڈی کو الگ الگ کر دیں گے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون شخص ہے؟ جو ان سب خامیوں سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو اور کون ان سے نجات پا سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ اللہ تعالیٰ انہیں جس کے لئے آسان کر دے اس کے لئے یہ آسان ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا اور اُن کے بکثرت تلاوت کرنے کی وجہ یہی تھی کہ اس حدیث میں جو امور مذکور ہوئے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان سے ڈرا کرتے تھے۔

(مصنف بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام عبداللہ بن مبارک نے اپنی کتاب الزہد میں ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے ابن حبان اور امام حاکم اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے تاہم مختصر یہ ہے کہ اس کے تمام طرق اور اس کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

فصل:

60 - عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ كَاهِلٍ قَالَ خَطَبَنَا اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِیُّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَإِنَّهُ أخفى من دَبِيب النَّمْل فَقَامَ اِلَيْهِ عبد الله بن حزن وَقيس بن الْمُضَارب فَقَالَا وَاللّٰه لنخرجَنَّ مِمَّا قلت اَوْ لنأتين عمر مَأْذُونا لنا اَوْ غير مَأْذُون فَقَالَ بل أخرج مِمَّا قلت خَطَبنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَإِنَّهُ أخْفى من دَبِيب النَّمْل فَقَالَ لَهُ من شَاءَ اللّٰه اَن يَقُوْلُ وَكَيْف نتقيه وَهُوَ أخْفى من دَبِيب النَّمْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بك من اَن نُشْرك بك شَيْئًا نعلمهُ ونستغفرك لما لَا نعلمهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلٰى اَبِیْ عَلِیّ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

وَاَبُوْ عَلِیّ وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَلَمْ أر اَحَدًا جرحه وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ حُذَيْفَة اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ يَقُوْلُ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات

❀ بنو کاہل سے تعلق رکھنے والے ابوعلی نامی ایک صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: ''اے لوگو! اس شرک (یعنی ریاکاری) سے بچتے رہو! کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتی

ہے اس پر عبداللہ بن حزن اور قیس بن مضارب نامی صاحبان کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! آپ نے جو کچھ کہا ہے یا تو آپ کو اس کا حوالہ بتانا ہوگا ورنہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں گے خواہ وہ ہمیں اندر آنے کی اجازت دیں یا نہ دیں تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جو کچھ بیان کیا ہے تمہیں اس کا حوالہ بتا دیتا ہوں ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اس شرک (یعنی ریاکاری) سے بچ کے رہو! کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ مخفی ہے تو جس کے بارے میں اللہ کو منظور تھا اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب اس کی حالت چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے تو پھر ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! ہم اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک بنائیں جب کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہم اس چیز کے بارے میں بھی تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں جس کا ہمیں علم نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ابوعلی تک اس کے تمام راوی مستند ہیں اور ''صحیح'' ان سے استدلال کیا جاتا ہے اور امام ابن حبان نے ابوعلی کو ثقہ قرار دیا ہے (مصنف کہتے ہیں) میں نے بھی کسی کو اس پر جرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام ابویعلیٰ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم اس روایت میں یہ مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم یہ کلمہ روزانہ تین مرتبہ پڑھا کرو''۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ اِتِّبَاع الْكتاب وَالسّنة

کتاب وسنت کی پیروی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

61 - عَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وعظنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موعظة وجلت مِنْهَا الْقُلُوْب وذرفت مِنْهَا الْعُيُوْن فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا موعظة مُودع فاوصنا قَالَ اوصيكم بتقوى الله والسمع وَالطَّاعَة وَإِن تأمر عَلَيْكُمْ عبد وَإِنَّهُ من يَعش مِنْكُمْ فسيرى اخْتِلَافا كثيرا فَعَلَيْكُمْ بِسنتي وَسنة الْخُلَفَاء الرَّاشِدين المهديين عضوا عَلَيْهَا بالنواجذ وَإِيَّاكُمْ ومحدثات الْأُمُور فَإِن كل بِدعَة ضَلَالَة

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَوْله عضوا عَلَيْهَا بالنواجذ اى اجتهدوا على السّنة والزموها واحرصوا عَلَيْهَا كَمَا يلْزم العاض على الشَّيْء بنواجذه خَوْفًا من ذَهَابه وتفلته والنواجذ بالنُّوْن وَالْجِيم والذال الْمُعْجَمَة هِيَ الأنياب وَقِيلَ

حدیث 61: صحیح ابن حبان - ذکر وصف الفرقة الناجية من بين الفرق التي تفترق عليها أمه حديث: 5، المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم وأما حديث عبد الله بن مسعود - حديث: 298، سنن الدارمي - باب اتباع السنة حديث: 100، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب آداب القاضي باب ما يقضي به القاضي ويفتي به المفتي - حديث: 18914، المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله من اسمه عقيب - عبد الرحمن بن أبي بلال الخزاعي - حديث: 15436، شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان فصل في فضل الجماعة والألفة وكراهية الاختلاف والفرقة وما جاء في - حديث: 7238، حلية الأولياء - خالد بن معدان حديث: 7187

الأضراس

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا جسے سن کر دلوں پر خوف طاری ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الوداعی وعظ ہے' تو آپ ہمیں کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے' اور (حاکم وقت) کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی ہدایت کرتا ہوں' خواہ کسی غلام کو تمہارا حاکم مقرر کر دیا جائے تم میں سے جو شخص (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا (تو ایسی صورت حال میں) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کے مرکز خلفاء کی سنت کو اختیار کرو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو اور نئے پیدا ہونے والے امور سے بچ کے رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ''عضوا علیها بالنواجذ'' یعنی سنت کے بارے میں بھرپور کوشش کرو' اسے لازم پکڑو' اس کی حرص رکھو' جس طرح دانتوں کے ذریعے کوئی چیز پکڑنے والا شخص اسے پکڑ کے رکھتا ہے اس خوف کے تحت کہ کہیں وہ چیز رخصت نہ ہو جائے یا چھوٹ نہ جائے اور لفظ ''نواجذ'' میں ن اور ج اور ذ ہیں۔ اس سے مراد اطراف کے دانت اور ایک قول کے مطابق داڑھیں ہیں۔

62 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَیْسَ تَشْهَدُوْن اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا بلٰی

قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بید الله وطرفه بِاَیْدِیکُمْ فتمسکوا بِهٖ فَاِنَّکُمْ لن تضلوا وَلَنْ تهلکوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے' تو اسے مضبوطی سے تھام کر رکھو! اس کے بعد تم کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

63 - وَرُوِیَ عَن جُبَیر بن مطعم قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ اَلَیْسَ تَشْهَدُوْن اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَن الْقُرْآن جَاءَ من عِنْد اللّٰه قُلْنَا بلٰی

قَالَ فأبشروا فَاِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بید الله وطرفه بِاَیْدِیکُمْ فتمسکوا بِهٖ فَاِنَّکُمْ لن تهلکوا وَلَنْ تضلوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ وَالصَّغِیْر

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''جحفہ'' نامی جگہ پر موجود تھے نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیاتم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہے؟ تو ہم نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ خوشخبری قبول کرو کہ اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے' تو تم اس کو مضبوطی سے تھام کے رکھو! تم اس کے بعد کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہوگے' اور گمراہ نہیں ہوگے''۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے مجمع کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

64 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اکل طیبا وعمل فِیْ سنة وَاَمِنَ النَّاس بوائقه دخل الْجنَّة قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذَا فِیْ امتك الْیَوْم کثیر قَالَ وسیکون فِیْ قوم بعدِی

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَغَیره وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص پاکیزہ خوراک کھائے' اور سنت پر عمل کرے' لوگوں کو اپنی زیادتی سے محفوظ رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس طرح کے لوگ' تو آج کل آپ کی امت میں بہت زیادہ ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد بھی کچھ ایسے لوگ ہوں گے (جن میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہوں گی)''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ نہیں ہیں وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

65 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تمسك بِسنتی عِنْد فَسَاد اُمتِیْ فَلهُ اجر مائة شَهِید

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من رِوَایَة الْحسن بن قُتَیْبَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْث اَبِیْ هُرَیْرَة بِاِسْنَاد لَا بَاس بِه اِلَّا انه قَالَ فَلهُ اجر شَهِید

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھام کے رکھے گا اسے ایک سو شہیدوں کا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن بن قتیبہ کے حوالے سے' اور امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے ایک شہید کا اجر ملے گا''۔

66 - وَعَنهُ اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خطب النَّاس فِیْ حجَّة الْوَدَاع فَقَالَ اِن الشَّیْطَان قد یئس اَن یعبد بِاَرْضِکُم وَلٰکِن رَضِی اَن یطاع فِیْمَا سوی ذٰلِكَ مِمَّا تحاقرُوْنَ من اَعمالکُمْ فاحذروا اِنِّیْ قد ترکت فِیْکُمْ مَا اِن اعْتَصَمْتُمْ بِه فَلَنْ تضلوا اَبَدًا کتاب اللّٰه وَسنة نبیه الحَدِیْث

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

اخرج البخاری بعکرمۃ واحتج مسلم بابی اویس وله اصل فی الصحیح

انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری سرزمین پر اس کی عبادت کی جائے لیکن دیگر اعمال کے بارے میں اس کی یہ خواہش ہوگی کہ اس کی پیروی کی جائے اور یوں تم اپنے اعمال کے حوالے سے اپنے آپ کو کم تر کرلو تو تم لوگ اس چیز سے بچ کے رہنا بے شک میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام کے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہیں"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔
امام بخاری نے عکرمہ سے جب کہ امام مسلم نے ابواویس سے روایات نقل کی ہیں اور اس حدیث کی اصل "صحیح" میں موجود ہے۔

67 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الاقتصاد فِی السّنة أحسن من الِاجْتِهَادِ فِی الْبِدْعَة رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ اِسْنَاده صَحِیْح علی شَرطهمَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت کو اختیار کرنا بدعت کے بارے میں کوشش کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔
امام حاکم نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کی سند امام مسلم اور امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

68 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مرعوب فَقَالَ واطیعونی مَا كنت بَیْنَ اظهركُمْ وَعَلَیْكُمْ بِكِتَاب اللّٰه أحلُّوا حَلَاله وحرموا حرَامه رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ پر مرعوب ہونے کی کیفیت تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں تم لوگ میری اطاعت کرو اور تم پر لازم ہے کہ اللہ کی کتاب (کے مطابق عمل کرو) تم اس کے حلال کو حلال قرار دو اور اس کی حرام قرار دی ہوئی چیز کو حرام سمجھو"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

69 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن شَافِع مُشَفع من اتبعهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّة وَمَنْ تركه اَوْ اعرض عَنْهُ اَوْ كلمة نَحْوَهَا زج فِیْ قَفَاهُ اِلَى النَّار
رَوَاهُ الْبَزَّار هٰكَذَا مَوْقُوْفًا علی ابْن مَسْعُوْد وَرَوَاهُ مَرْفُوْعا من حَدِیْثِ جَابر وَاِسْنَاد الْمَرْفُوْع جید

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن سفارش کرنے والا ہے اور اس کی سفارش اس شخص کے حق میں

مقبول ہوگی جواس کی پیروی کرے گا یہ اس شخص کو جنت میں لے جائے گا' اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا یا اس سے منہ موڑے گا (یا اس کی مانند کوئی کلمہ ہے) تو اس شخص کو گردن کے بل آگ میں پھینک دیا جائے گا"۔

یہ روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور مرفوع روایت کی سند عمدہ ہے۔

70 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إن الله قد أعطى كل ذِىْ حق حَقه اِلَّا اَن اللّٰه قد فرض فَرَائض وَسن سننا وحد حدودا وأحل حَلالا وَحرم حَرَامًا وَشرع الدّين فَجعله سهلا سَمحا وَاسِعًا وَلَمْ يَجعله ضيقا اَلا اِنَّهٗ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهٗ وَلَا دين لمن لَا عهد لَهٗ وَمَنْ نكث ذمَّة الله طلبه وَمَنْ نكث ذِمَّتِىْ خاصمته وَمَنْ خاصمته فلجت عَلَيْهِ وَمَنْ نكث ذِمَّتِىْ لم ينل شَفَاعَتِىْ وَلَمْ يرد على الْحَوْض الحَدِيْث. رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

قَوْلِهٖ فلجت عَلَيْهِ بِالْجِيم اَى ظَهرت عَلَيْهِ بِالْحجَّةِ والبرهان وظفرت بِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کچھ فرض لازم کیے ہیں کچھ سنتیں مقرر کی ہیں کچھ حدود مقرر کی ہیں کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے کچھ کو حرام قرار دیا ہے اس نے جو دین مقرر کیا ہے اسے آسان نرم اور وسعت والا بنایا ہے اسے تنگی والا نہیں بنایا ہے یہ بات یاد رکھنا کہ اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا جس میں امانت نہ ہو' اور اس شخص کا دین نہیں ہوتا جو عہد (کی پاسداری) نہ کرے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ کو توڑ دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا' اور جو میری دی ہوئی ہدایت کی خلاف ورزی کرے گا میں اس کا مقابل فریق بنوں گا' اور اس سے اختلاف کروں گا جو شخص میری دی ہوئی پناہ کو توڑ دے گا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور وہ میرے حوض پر نہیں آسکے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "فلجت علیہ" "ج" کے ساتھ ہے یعنی انہوں نے حجت اور برہان کی بنیاد پر ان پر غلبہ حاصل کیا اور ان کے خلاف کامیابی حاصل کی۔

71 - وَعَنْ عَابس بن ربيعَة قَالَ رَاَيْت عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يقبل الْحجر يَعْنِى الْاَسود وَيَقُوْلُ اِنِّى لأعْلم اَنَّك حجر لَا تَنْفَع وَلَا تضر وَلَوْلَا اَنِّى رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقبلك مَا قبلتك

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ

❀❀ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تم صرف ایک پتھر ہو تم (بذات خود) نہ تو کوئی نفع دے سکتے ہو' اور نہ کوئی نقصان کر سکتے ہو اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں نے تمہیں بوسہ نہیں دینا تھا"۔

یہ روایت بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے نقل کی ہے۔

72 - وَعَنْ عُرْوَةَ بن عبد الله بن قُشَيْر قَالَ حَدثنِي مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيهِ قَالَ أتيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْط من مزينة فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّهُ لَمُطلق الأزرار فَادخلت يَدي فِي جيب قَمِيصه فمسست الخَاتم .قَالَ عُرْوَة فَمَا رَأَيْت مُعَاوِيَة وَلَا ابْنه قطّ فِي شتاء وَلَا صيف إِلَّا مطلقي الأزرار
رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ ابْن مَاجَه إِلَّا مُطلقَة أزرارهما

عروہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن قرہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اس وقت حاضر ہوا جب آپ ﷺ مزینہ قبیلے کے افراد کے درمیان تشریف فرما تھے ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی قمیص کے گریبان کے اندر داخل کیا اور آپ ﷺ کی مہر نبوت کو چھولیا۔

راوی عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ دیکھا کہ معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے گرمی یا سردی ہر موسم میں قمیص کے بٹن کھلے رکھتے تھے (یعنی وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے)۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مگر ان کے بٹن (ہمیشہ) کھلے ہوتے تھے''۔

73 - وَعَنْ زيد بن أسلم قَالَ رَأَيْت ابْن عمر يُصَلِّي محلولا أزراره فَسَأَلته عَن ذَلِك
فَقَالَ رَأَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَله .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه عَن الْوَلِيد بن مُسْلِم عَن زيد وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره عَن زُهَيْر بن مُحَمَّد عَن زيد

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز ادا کرتے ہوئے اپنے بٹن کھولے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ولید بن مسلم کے حوالے سے زید سے نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اس کو زہیر بن محمد کے حوالے سے زید سے نقل کیا ہے۔

74 - وَعَنْ مُجَاهِد قَالَ كُنَّا مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي سفر فَمر بمَكَان فحاد عَنهُ فَسئلَ لم فعلت ذَلِك قَالَ رَأَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعل هَذَا فَفعلت

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَزَّار بِإِسْنَاد جيد .قَوْله حاد بِالْحَاء وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ أَي تنحى عَنهُ وَأخذ يَمِينا أَو شمالا

مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک مقام پر پہنچ کر وہ عام راستے سے ہٹ گئے ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ

نے (اس مقام سے گزرتے ہوئے) اسی طرح کیا تھا تو میں نے بھی ویسا ہی کیا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "حاد" میں ح اور د ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان سے ہٹ گئے اور دائیں یا بائیں ہو گئے۔

75 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ يَاتِي شَجَرَة بَيْنَ مَكَّة وَالْمَدِيْنَة فيقيل تحتها ويخبر اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يفعل ذٰلِك. رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کے دوران وہ ایک مخصوص درخت کے پاس آ کر اس کے نیچے کچھ دیر کے لئے آرام کیا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔

امام بزار نے اس روایت کو ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

76 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين قَالَ كنت مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ بِعَرَفَات فَلَمَّا كَانَ حِيْن رَاح رحت مَعَه حَتّٰى اَتَى الاِمَام فصلى مَعَه الْاُوْلٰى وَالْعصر ثُمَّ وقف وَانَا وَاَصْحَاب لي حَتّٰى اَفَاضَ الامام فافضنا مَعَه حَتّٰى انْتهى اِلَى الْمضيق دون المأزمين فَاَنَاخَ وانخنا وَنَحْنُ نحسب انه يُرِيد اَن يُصَلِّي فَقَالَ غُلَامه الَّذِي يمسك رَاحِلَته اِنَّهُ لَيْسَ يُرِيد الصَّلَاة وَلكنه ذكر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما انْتهى اِلٰى هٰذَا الْمَكَان قضى حَاجته فَهُوَ يحب اَن يقْضِي حَاجته

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح. قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْآثَار عَن الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فِيْ اتباعهم لَهُ واقتفائهم سنته كَثِيْرَة جدا وَاللّٰه الْمُوفق لَا رب غَيره

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میدان عرفات میں، میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا جب بھی کسی مخصوص عمل کا مخصوص وقت ہوتا تو وہ اس عمل کو کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ وہ عمل کر لیتا تھا یہاں تک کہ جب حاکم وقت آ گیا تو انہوں نے اس کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی اس کے بعد انہوں نے، میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف کیا یہاں تک کہ جب حاکم وقت عرفات سے واپس آیا تو ہم بھی وہاں سے واپس آ گئے جب ہم "مازمین" جگہ کے قریب ایک گھاٹی کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھا لیا اور یہ بات بیان کی کہ وہ نماز نہیں ادا کرنے لگے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قضائے حاجت کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات پسند تھی کہ وہ اس جگہ رک کر قضائے حاجت کریں"۔

یہ روایت امام احمد بن حنبل نے نقل کی ہے اور اس کے راویوں سے صحیح (بخاری یا صحیح مسلم) میں روایات منقول ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے کے بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا جس کے علاوہ کوئی اور پروردگار نہیں ہے۔

4 - التَّرْهِيب من ترك السّنة وارتكاب الْبدع والأهواء

باب: سنت ترک کرنے' بدعت کے ارتکاب اور نفسانی خواہشات (کی پیروی) سے متعلق ترہیبی روایات

77 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحدث فِيْ أمرنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رد

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَلَفظه: من صنع أمرا على غير أمرنَا فَهُوَ رد وَابْن مَاجَه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: من عمل عملا لَيْسَ عَلَيْهِ أمرنَا فَهُوَ رد

❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس نے ہمارے اس معاملے (دین) کے بارے میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس کا حصہ نہ ہو تو وہ چیز مسترد کی جائے گی"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جس شخص نے ہمارے معاملے (یعنی دینی حکم) سے ہٹ کر کوئی اور نیا کام کیا تو وہ مسترد ہوگا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مسترد ہوگا"۔

78 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا خطب احْمَرَّتْ عَيناهُ وَعلا صَوْته وَاشْتَدَّ غَضَبه كَأَنَّهُ مُنْذر جَيش يَقُوْلُ صبحكم ومساكم وَيَقُوْلُ بعثت أَنا والساعة كهاتين وَيقرن بَيْن أُصبعيه السبابَة وَالْوُسْطى وَيَقُوْلُ أما بعد فَإِن خير الحَدِيْثِ كتاب اللّٰه وَخير الْهَدْي هدى مُحَمَّد وَشر الْأُمُور محدثاتها وكل بِدعَة ضَلَالَة ثُمَّ يَقُوْلُ أَنا أَوْلَى بِكُل مُؤمن من نَفسه من ترك مَالا فلأهله وَمَنْ ترك دينا أَوْ ضيَاعًا فَإِلَيَّ وَعليّ.

حديث 77: صحيح البخاري - كتاب الصلح' باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود - حديث: 2571 صحيح مسلم - كتاب الأقضية' باب نقض الأحكام الباطلة - حديث: 3328 صحيح ابن حبان - ذكر الزجر عن أن يحدث المرء في أمور المسلمين' حديث: 26 سنن أبي داود - كتاب السنة' باب في لزوم السنة - حديث: 4011 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 14 سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك' في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 3971 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب: لا يحيل حكم القاضي على المقضي له ولا المقضي - حديث: 19107 السنن الصغير للبيهقي - كتاب آداب القاضي' باب ما يحكم به الحاكم - حديث: 3254 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 25783 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4473 مسند الشهاب القضاعي - من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد' حديث: 345

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَة وَغَيْرهمَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں اور آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ ﷺ کے جوش میں اضافہ ہو جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ﷺ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: تمہاری صبح اور تمہاری شام (یعنی اپنی صبح وشام کا خیال رکھو) آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے آپ ﷺ شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ فرماتے تھے آپ یہ بھی فرماتے تھے: امابعد! بے شک سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت حضرت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور سب سے برا کام نیا پیدا شدہ ہے ہر بدعت گمراہی ہے پھر آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: میں ہر مومن کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا تو وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا تو وہ میری طرف آئیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے ذمہ ہوں گے"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

79 - وَعَنْ مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آلا إنّ من كَانَ قبلكُم من اَهْلِ الْكتاب افْتَرَقُوْا على ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّة وَإِن هٰذِهِ الْأمة ستفرق على ثَلَاث وَسَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّار وَوَاحِدَة فِي الْجَنَّة وَهِي الْجَمَاعَة

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد وَزَاد فِي رِوَايَة: وَإِنَّهُ ليخرج فِي أمتِي أَقوام تتجارى بهم الْأَهْوَاء كَمَا يتجارى الْكَلْب بِصَاحِبِهِ لَا يبْقى مِنْهُ عرق وَلَا مفصل إِلَّا دخله .قَوْله الْكَلْب بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام

قَالَ الْخطابِيّ هُوَ دَاء يعرض لِلْإِنْسَان من عضة الْكَلْب الْكَلْب قَالَ وعلامة ذٰلِكَ فِي الْكَلْب أَن تحمر عَيناهُ وَلَا يزَال يدْخل ذَنبه بَين رجلَيْهِ فَإِذا رأى إِنْسَانا ساوره

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار اتم سے پہلے کے اہل کتاب 72 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ امت عنقریب 73 فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی 72 فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ "الجماعۃ" ہوگا۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"میری امت میں کچھ ایسے لوگ سامنے آئیں گے جن کی نفسانی خواہشات ان کے ساتھ یوں لگی رہیں گی جس طرح کتے کے کاٹنے کے اثرات متعلقہ شخص کے ساتھ رہتے ہیں اور یہ اثرات اس شخص کی ہر رگ اور ہر جوڑ میں داخل ہو جاتے ہیں"۔

لفظ "کلب" میں کاف پر زبر ہے اور لام پر بھی زبر ہے علامہ خطابی کہتے ہیں: یہ ایک بیماری ہے جو کتے کے کاٹنے کی وجہ سے آدمی کو لاحق ہوتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں اس کی علامت کتے میں یہ ہوتی ہے کہ اس کی آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور اس کی دم اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہوتی ہے اور جب وہ کسی انسان کو دیکھتا ہے تو اس کی طرف لپکتا ہے۔

80 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة لعنتهم ولعنهم الله

وکل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللّٰہ عز وجل والمکذب بقدر اللّٰہ والمتسلط علی امتی بالجبروت لیذل من اعز اللّٰہ ویعز من اذل اللّٰہ والمستحل حرمۃ اللّٰہ والمستحل من عترتی ما حرم اللّٰہ والتارک السنۃ

رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد ولا اعرف لہ علۃ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''چھ لوگ ایسے ہیں' جن پر میں نے بھی لعنت کی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے' اور ہر مستجاب الدعوات ''نبی'' نے ان پر لعنت کی ہے (وہ لوگ یہ ہیں) اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا' اللہ کی مقرر کردہ تقدیر کا انکار کرنے والا' میری امت پر ظلم کے طور پر حکمران بننے والا' تاکہ وہ اس شخص کو ذلیل کردے' جسے اللہ تعالیٰ' عزت دی ہے' اور اس شخص کو عزت دیدے' جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال قرار دینے والا' اور میری عترت کے بارے میں اس چیز کو حلال قرار دینے والا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' اور سنت کو ترک کرنے والا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

81 - وعن ابی برزۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انما اخشی علیکم شھوات الغی فی بطونکم وفروجکم ومضلات الھوی

رواہ احمد والبزار والطبرانی فی معاجیمہ الثلاثۃ وبعض اسانیدھم رواتہ ثقات

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں تمہارے پیٹوں اور تمہاری شرم گاہوں کے حوالے سے گمراہ کردینے والی خواہشات کا اندیشہ ہے' اور نفسانی خواہشات کی گمراہیوں کا (اندیشہ ہے)''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے انہوں نے اپنی تینوں معاجیم میں اسے نقل کیا ہے' اور ان کی بعض اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔

82 - وعن عمرو بن عوف رضی اللّٰہ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول انی اخاف علی امتی من ثلاث من زلۃ عالم ومن ھوی متبع ومن حکم جائر

رواہ البزار والطبرانی من طریق کثیر بن عبد اللّٰہ وھو واہ وقد حسنھا الترمذی فی مواضع وصححھا فی موضع فانکر علیہ واحتج بھا ابن خزیمۃ فی صحیحہ

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے عالم کی لغزش' نفسانی خواہشات کی پیروی اور ظالم شخص کی حکمرانی''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے کثیر بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور یہ راوی واہی ہے امام ترمذی نے متعدد مقام پر اسے حسن قرار دیا ہے' اور ایک مقام پر اسے صحیح قرار دیا ہے' اور انہوں نے اس پر انکار کیا ہے اس ایت کے ذریعے

امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں استدلال کیا ہے (یعنی اسے نقل کیا ہے)۔

83 - وَرُوِیَ عَنْ غُضَیْفِ بن الْحَارِثِ الثمالی قَالَ بعث اِلَیَّ عبد الْملك بن مَرْوَان فَقَالَ یا اَبَا سُلَیْمَان اِنا قد جَمعنَا النَّاس علی امرین فَقَالَ وَمَا هما قَالَ رفع الاَیْدِی علی المنابر یَوْم الْجُمُعَة و القصص بعد الصُّبْح وَالعصر فَقَالَ اما اِنَّهُمَا امثل بدعتكم عِنْدِی وَلست بمجیبكم اِلٰی شَیْءٍ مِنهُمَا قَالَ لم قَالَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا احدث قوم بِدعَة اِلَّا رفع مثلهَا من السّنة فتمسك بسنة خیر من اِحْدَاث بدعَة .رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کے گورنر عبدالملک نے مجھے پیغام بھیج کر دریافت کیا: اے ابوسلیمان! ہم نے دو باتوں پر لوگوں کو اکٹھا کر لیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ دو باتیں کیا ہیں' تو اس نے کہا: ایک یہ کہ جمعہ کے دن منبر پر ہاتھ بلند کئے جائیں گے' اور ایک یہ کہ صبح اور عصر کے بعد قصے بیان کیے جائیں گے' تو حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے نزدیک یہ تم لوگوں کی ایجاد کی ہوئی بدعتیں ہیں اور میں ان دونوں میں سے کسی میں بھی شرکت نہیں کروں گا اس نے دریافت کیا: وہ کیوں' تو حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی قوم کسی بدعت کو ایجاد کرے گی' تو اس بدعت کی مانند سنت اٹھالی جائے گی''۔

(تو حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) سنت کو مضبوطی سے تھامنا' بدعت ایجاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

84 - وروی عَنهُ الطَّبَرَانِیّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من أمة ابتدعت بعد نبیها فِیْ دینهَا اِلَّا أضاعت مثلهَا من السّنة

❀❀ انہی سے امام طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی امت' اپنے نبی کے بعد اپنے دین کے بارے میں کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے' تو وہ اس بدعت کی مانند کسی سنت کو ضائع کر دیتی ہے''۔

85 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحت ظلّ السَّمَاء من اِلٰه یعبد أعظم عِنْد اللّٰه من هوی مُتبع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَابْن اَبِیْ عَاصِم فِیْ كتاب السّنة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آسمان کے نیچے ایسے کسی بھی معبود کی عبادت نہیں کی جاتی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس (نفسانی) خواہش سے زیادہ برا ہو' جس کی پیروی کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے جبکہ ابن ابوعاصم نے کتاب السنۃ میں نقل کی ہے۔

86 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأما المهلكات فشح مُطَاع

وَهَوًى مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرهمَا وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جہاں تک ہلاک کرنے والی چیزوں کا تعلق ہے (تو وہ یہ ہیں) وہ بخل جس کی فرمانبرداری کی جائے وہ نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے' اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا''۔

یہ روایت امام بزار امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اگر اللہ نے چاہا تو نماز کے انتظار سے متعلق باب میں یہ روایت مکمل طور پر آگے آئے گی۔

87 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله حجب التَّوْبَة عَن كل صَاحب بِدعَة حَتّٰى يدع بدعته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْن عَاصِم فِيْ كتاب السّنة من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَلَفْظهمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبى الله اَن يقبل عمل صَاحب بدعَة حَتّٰى يدع بدعته وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يقبل الله لصَاحب بِدعَة صوما وَلَا صَلَاة وَلَا حجا وَلَا عمْرَة وَلَا جهادا وَلَا صرفا وَلَا عدلا يخرج من الاسلام كَمَا يخرج الشّعْر من الْعَجِين

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر بدعتی شخص کی' توبہ سے حجاب کر لیتا ہے (یعنی اسے قبول نہیں فرماتا) جب تک وہ شخص اپنی بدعت کو ترک نہیں کر دیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اس روایت کو امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' اور ابن عاصم نے کتاب السنہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ان دونوں کے نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار کرتا ہے کہ وہ کسی بدعتی شخص کے عمل کو قبول کرے جب تک وہ اپنی بدعت کو ترک نہیں کر دیتا''۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کے روزے یا نماز یا حج یا عمرے یا جہاد یا فرض یا نفلی عبادت کو قبول نہیں فرماتا وہ شخص اسلام سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے''۔

88 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والمحدثات فَاِن كل محدثة ضَلَالَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَتقدم بِتَمَامِهٖ بِنَحْوِهٖ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نئے پیدا ہونے والے امور سے بچ کر رہنا کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز گمراہی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی مانند روایت اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

89 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اِبْلِيس قَالَ اَهْلَكتهم بِالذُنُوبِ فأهلكونى بالاستغفار فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ اَهْلَكتهم بالأهواء فهم يحسبون انهم مهتدون فَلَا يَسْتَغْفِرُوْنَ. رَوَاهُ ابن اَبِىْ عَاصِم وَغَيْرِه

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابلیس یہ کہتا ہے: میں نے ان لوگوں کو گناہوں کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا اور انہوں نے استغفار کے ذریعے مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں نے انہیں نفسانی خواہشات کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا تو وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور اس وجہ سے وہ استغفار بھی نہیں کرتے ہیں''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

90 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَمَنْ كَانَت فترته اِلٰى سنتى فَقَدْ اهْتَدٰى وَمَنْ كَانَت فترته اِلٰى غير ذٰلِكَ فَقَدْ هلك

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ عَاصِم وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِی هُرَيْرَة اَنّ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لكل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَإِن كَانَ صَاحبهَا سَاد اَوْ قَارب فارجوه وَإِن اُشير اِلَيْهِ بالأصابع فَلَا تعدوه الشرة بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الرَّاء بعْدهَا تَاء تَاْنِيث هِیَ النشاط والهمة وشرة الشَّبَاب اَوله وحدته

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمل کے لئے ایک خواہش ہوتی ہے اور ہر خواہش کے لئے ایک میلان ہوتا ہے تو جس شخص کا میلان میری سنت کی طرف ہوگا وہ ہدایت پالے گا اور جس شخص کا میلان سنت کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف ہوگا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم نے نقل کی ہے ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

حدیث 90: صحیح ابن خزیمة - کتاب الصیام جماع أبواب صوم التطوع - باب استحباب صوم سوم وفطار یوم حدیث: 1957 صحیح ابن حبان - ذکر إثبات الفلاح لمن کانت شرته إلى سنة المصطفى صلى الله علیه وسلم حدیث: 11 مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله علیه وسلم حدیث: 1048 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث: 6601

منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے (ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمل کے لئے ایک خواہش ہوتی ہے' اور ہر خواہش کا ایک میلان ہوتا ہے' تو اگر عمل کرنے والا شخص ٹھیک رہے اور میانہ روی اختیار کرے' تو اس کے بارے میں (بھلائی کی) امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا جائے' تو پھر تم اسے کسی گنتی میں نہ سمجھنا''۔

لفظ اشرہ میں شین پر زیر ہے' اور ''ر'' پر شد ہے' جس کے بعد تائے تانیث ہے اس سے مراد نشاط اور پختہ ارادہ کرنا ہے شرۃ الشباب کا مطلب اس کا ابتدائی حصہ اور حد ہے۔

91 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رغب عَن سنتي فَلَيْسَ مني
رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے میری سنت سے منہ موڑا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

92 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال بن الْحَارِث يَوْمًا اعْلَم يَا بِلَال قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْلَم اَن من اَحْيَا سنة من سنتي أميتت بعدِي كَانَ لَهُ من الْأجر مثل من عمل بهَا من غير اَن ينقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لا يرضاها الله وَرَسُوله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذٰلِكَ من أوزار النَّاس شَيْئًا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد الله بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن ۔

قَالَ الْحَافِظ بل كثير بن عبد الله مَتْرُوك رَوَاهُ كَمَا تقدم وَلٰكِن للْحَدِيْثِ شَوَاهِد

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم جان لو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ جان لو کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد ختم ہو چکی ہو' تو اس شخص کو ہر اس شخص کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس پر عمل کرے گا' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی والی کوئی بدعت ایجاد کرے' جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں' تو جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے گناہوں کی مانند اس شخص کو گناہ ملے گا' اور اُن لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حافظ فرماتے ہیں بلکہ کثیر بن عبداللہ نامی راوی متروک ہے انہوں نے اسے نقل کیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' تاہم اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

93 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لقد تركتكم على مثل الْبَيْضَاء لَيْلُهَا كنهارها لا يزيغ عَنْهَا اِلَّا هَالك

رَوَاهُ ابن اَبِيْ عَاصِم فِيْ كتاب السّنة بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "میں تم لوگوں کو واضح ترین صورت حال پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اس کی دن کی مانند (روشن اور واضح) ہے تو اب کوئی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہی اس کو چھوڑ کر بھٹک سکتا ہے"۔

یہ روایت ابن ابو عاصم نے کتاب السنہ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

94 - وَعَنْ عَمْرِو بن زُرَارَةَ قَالَ وقف عَلَيَّ عبد الله يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد وَاَنَا اقص فَقَالَ يَا عَمْرو لقد ابتدعت بِدعَة ضَلَالَة اَوْ اِنَّك لأهدى من مُحَمَّد وَاَصْحَابه فَلَقَد رَاَيْتهمْ تفرقُوْا عني حَتّٰى رَاَيْت مَكَاني مَا فِيهِ أحد .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَتَاْتِيْ اَحَادِيْث مُتَفَرِّقَة من هٰذَا النَّوْع فِيْ هٰذَا الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

عمرو بن زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) میرے پاس ٹھہرے میں اس وقت وعظ کر رہا تھا انہوں نے فرمایا: اے عمرو! تم نے ایک گمراہ کرنے والی بدعت ایجاد کی ہے یا پھر تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو؟

(عمرو کہتے ہیں:) میں نے انہیں دیکھا کہ وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے یہاں تک کہ میں نے اپنی جگہ پر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں رہا تھا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی کتاب میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے، جن میں سے ایک صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اس قسم سے متعلق متفرق روایات آگے اس کتاب میں آئیں گی۔

باب الترغيب فى البداء ة بالخير ليستن به

والترهيب من البداء ة بالشر خوف ان يستن به

باب: اچھے کام کا آغاز کرنے، تا کہ اس کی پیروی کی جائے، کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے کام کے آغاز سے متعلق ترہیبی روایات جو اس اندیشے کے تحت ہیں کہ کہیں اس کی پیروی نہ کی جائے

95 - عَن جَرِير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ صدر النَّهَار عِنْد رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قوم غزَاة مجتابي النمار والعباء متقلدي السيوف عامتهم من مُضر بل كلهم من مُضر فتمعر وَجه رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما رأى مَا بهم من الْفَاقَة فَدخل ثُمَّ خرج فَامر بِلَالًا فَاذن وَاَقَام فصلى ثُمَّ خطب

فَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) النساء ا

وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ (اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) الحشر

تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثَوْبه من صَاع بره من صَاع تمره حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بشق تَمْرَة

قَالَ فجَاءَ رَجُلٌ من الْأَنْصَار بصرة كَادَت كَفه تعجز عَنْهَا بل قد عجزت قَالَ ثُمَّ تتابع النَّاس حَتّٰى رَأَيْت كومين من طَعَام وَثيَاب حَتّٰى رَأَيْت وَجه رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّل كَأَنَّهُ مذهبَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ فِي الْإِسْلَام سنة حَسَنَة فَلهُ أجرهَا وَأجر من عمل بهَا من بعده من غير أَن ينقص من أُجُورهم شَيْءٍ وَّمن سنّ فِي الْإِسْلَام سنة سَيِّئَة كَانَ عَلَيْهِ وزرها ووزر من عمل بهَا من غير أَن ينقص من أوزارهم شَيْءٍ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَوْله مجتابي هُوَ بِالْجِيم السَاكنة ثُمَّ تَاء مثناة وَبعد الْأَلف بَاء مُوَحدَة والنمار جمع نمرة وَهِي كسَاء من صوف مخطط أَي لابسي النمار قد خرقوها فِيْ رُؤُوسهم والجوب الْقطع وَقَوله تمعر هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة الْمُشَدّدَة أَي تغير وَقَوله كَأَنَّهُ مذهبَة ضَبطه بعض الْحفاظ بدال مُهْملَة وهاء مَضْمُومَة وَنون وَضَبطه بَعْضُهُمْ بذال مُعْجمَة وبفتح الْهَاء وَبعدهَا بَاء مُوَحدَة وَهُوَ الصَّحِيح الْمَشْهُور وَمَعْنَاهُ على كلا التَّقْدِيرَيْنِ ظهر الْبشر فِيْ وَجهه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى استنار وأشرق من السرُوْر والمذهبة صحيفَة منقشة بِالذَّهَب أَوْ ورقة من القرطاس مطلية بِالذَّهَب يصف حسنه وتلألؤه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دن کے ابتدائی حصے میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے لباس پورے نہیں تھے انہوں نے موٹے کپڑے اور عبائیں پہنی ہوئی تھیں اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں ان میں سے زیادہ تر کا' بلکہ ان سب کا تعلق مضر قبیلے سے تھا ان کے فاقہ کو دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی رنگت تبدیل ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں) تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے"۔

یہ آیت یہاں تک ہے "بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے"۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی جو سورۂ حشر میں ہے:

"تم اللہ سے ڈرو! اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے آگے کے لئے کیا بھیجا ہے"۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) آدمی کو اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے اپنی گندم کا صاع' اپنی کھجور کا صاع صدقہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ نصف کھجور ہی (صدقہ کرے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ایک تھیلی لے کر آیا جو اس سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی اس کے بعد دیگر لوگ چیزیں لانے لگے یہاں تک کہ میں نے اناج اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا جو سونے کی طرح چمک رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا' اور اس کے بعد جو شخص اس پر عمل کرے گا اس کا اجر بھی اسے ملے گا' اور ان لوگوں کے عمل میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقہ کا آغاز کرے تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا' اور اس پر جو بھی عمل کرے گا اس کا گناہ بھی اس کے ذمہ ہوگا' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے امام ترمذی نے اس واقعہ کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''مجتابی'' اس میں جیم ہے جو ساکن ہے اس کے بعد تا ہے اس کے بعد الف ہے پھر ب ہے (اس کا مطلب پہنے ہوئے ہونا ہے) اور لفظ ''نمار'' لفظ نمرہ کی جمع ہے جو اون سے بنے ہوئے کپڑے کو کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اون سے بنے ہوئے ایسے کپڑے پہنے ہوئے تھے' جنہیں انہوں نے سر کی طرف سے پھاڑا ہوا تھا لفظ ''جوب'' کا مطلب کاٹ دینا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ حیر میں عین ہے' جس پر شد ہے اس سے مراد متغیر ہونا ہے روایت کے الفاظ ''کانہ مذہبۃ'' اسے بعض حافظان حدیث نے دال کے ساتھ اور پیش والی ہا کے ساتھ اور نون کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ بعض نے ذال کے ساتھ اور ہا پر زبر کے ساتھ اور اس کے بعد باء کے ساتھ روایت کیا ہے' اور یہی لفظ صحیح اور مشہور ہے دونوں صورتوں میں اس کا مفہوم یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چہرہ سے خوشی کے آثار ظاہر ہوئے یہاں تک کہ وہ روشن ہو گیا اور خوشی کی وجہ سے چمکدار ہو گیا لفظ ''مذہبۃ'' سے مراد ایسا صحیفہ ہے' جس پر سونے یا چاندی کے نقش و نگار بنائے گئے ہوں یا ایسا ٹکڑا ہے' جس پر سونے کا کام ہوا ہو' یہ نبی اکرم ﷺ کے حسن اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی جھلملاہٹ کی صفت بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

96 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رجل على عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامسك الْقَوْم ثُمَّ إِن رجلا أعطاهُ فَأعْطى الْقَوْم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ خيرا فاستن بِه كَانَ لَهٗ أجره وَمثل أجور من تبعه غير منقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ سنّ شرا فاستن بِه كَانَ عَلَيْهِ وزره وَمثل أوزار من تبعه غير منتقص من أوزارهم شَيْئًا

رَوَاهُ أَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَة

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے (لوگوں کو) مدد کے لئے کہا تو لوگوں نے اسے کچھ نہیں دیا پھر ایک شخص نے کچھ دیا تو دوسرے لوگوں نے بھی اسے دینا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کے کام کا آغاز کرے' اور پھر اس کی پیروی کی جائے' تو اس شخص کو اس کا اجر ملتا ہے' اور جنہوں نے اس کی پیروی کی تھی ان کے اجر کی مانند بھی اسے ملتا ہے' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی برے

طریقے کا آغاز کرے' جس کی پیروی کی جائے' تو اس کا گناہ اسے ہوتا ہے' اور جنہوں نے اس کی پیروی کی ہو ان کا گناہ بھی اسے ہوتا ہے' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن ماجہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

97 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ من نفس تقتل ظلما اِلَّا كَانَ علی ابْنِ آدم الْاَوَّل كفل من دَمهَا لِاَنَّهٗ اَوَّل من سنّ الْقَتْل

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس بھی جان کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے گا' تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا اس کے قتل (کے گناہ) میں حصہ ہوگا کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کا آغاز کیا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

97/1 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سنّ سنة حَسَنَة فَلَهُ اجرهَا مَا عمل بهَا فِیْ حَیَاته وَبعد مماته حَتّٰی تترك وَمَنْ سنّ سنة سَیِّئَة فَعَلَیْهِ اِثمها حَتّٰی تترك وَمَنْ مَاتَ مرابطا جری عَلَیْهِ عمل المرابط حَتّٰی یبْعَث یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ .قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِی الْبَاب قبله حَدِیْث كثیر بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال بن الْحَارِث اعْلَم یَا بِلَال قَالَ مَا اَعْلَمُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهٗ من اَحْیَا سنة من سنتی قد اُمیتت بعدِی كَانَ لَهٗ من الْاَجر مثل من عمل بهَا من غیر اَن ینقص من اُجورهم شَیْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا یرضاها اللّٰه وَرَسُوله كَانَ عَلَیْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ینقص ذٰلِكَ من اَوزار النَّاس شَیْئًا .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے' تو اسے اس کا اجر ملے گا جتنے بھی لوگ اس کی زندگی میں یا اس کے مرنے کے بعد اس پر عمل کریں گے یہاں تک کہ اس (کام کو) ترک کر دیا جائے (یعنی جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا مسلسل اس کا ثواب ملتا رہے گا) اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرے' تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا' اور جو شخص (سرحد پر) پہرا دیتے ہوئے مرجائے' تو اس کا پہرا دینے کا عمل مسلسل جاری رہے گا جب تک وہ قیامت کے دن زندہ نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں۔

حافظ فرماتے ہیں اس سے پہلے اس باب میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان

کے دادا کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے:

"نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم جان لو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے جب وہ میرے بعد ختم ہو چکی ہو تو اس شخص کو ان لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص کوئی گمراہی والی بدعت ایجاد کرے جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں تو اس شخص پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا ان لوگوں کو ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

98 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذا الْخَيْر خزائِن ولتلك الخزائن مَفَاتِيح فطوبى لعبد جعله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مفتاحا للخير مغلاقا للشر وويل لعبد جعله اللّٰه مفتاحا للشر مغلاقا للخير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِيْ عَاصِم وَفِيْ سَنَده لين وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ بِقصَّة

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک یہ بھلائی خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں تو اس بندے کو مبارک ہو جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کے لئے چابی بنایا ہو اور برائی کے لئے بندش بنایا ہو اور اس بندے کے لئے بربادی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے برائی کے لئے چابی بنایا ہو اور بھلائی کے لئے بندش بنایا ہو"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور اس کے علاوہ ابن ابوعاصم نے بھی اسے نقل کیا اور ان کی نقل کردہ سند میں کمزوری پائی جاتی ہے اور یہ روایت جامع ترمذی میں پورے واقعہ کے ساتھ مذکور ہے۔

99 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَاعٍ يَدْعُوْ اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا وقف يَوْم الْقِيَامَة لَازِما لدعوته مَا دَعَا اِلَيْهِ وَان دَعَا رجل رجلا. رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی دعوت دینے والا کسی بھی (اچھی یا بری) چیز کی طرف دعوت دے گا تو وہ قیامت کے دن اپنی دعوت کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا جس کی طرف وہ دعوت دیتا تھا خواہ کسی ایک شخص نے ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو"۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب: علم کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي الْعلم وَطَلَبه وتعلمه وتعليمه وَمَا جَاءَ فِيْ فضل الْعلمَاء والمتعلمين

علم، اسے حاصل کرنے' اسے سیکھنے اور اس کی تعلیم دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

نیز علماء اور طالب علم کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

100 - عَن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يرد الله بِهِ خيرا يفقهه فِي الدّين رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَه وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَزَاد فِيْهِ: وَمَنْ لم يفقهه لم يبال بِهِ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفْظِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّمَا الْعلم بالتعلم وَالْفِقْه بالتفقه وَمَنْ يرد الله بِهِ خيرا يفقهه فِي الدّين و (اِنَّمَا يخْشَى الله من عباده الْعلمَاء) فاطر وَفِيْ اِسْنَاده راو لم يسم

❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری نے' اور امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے یہ روایت امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے

حديث 100: صحيح البخاري - كتاب العلم' باب: من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين - حديث: 71' صحيح البخاري - كتاب فرض الخمس' باب قول الله تعالى: فأن لله خمسه وللرسول - حديث: 2965' صحيح البخاري - كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: " لا تزال - حديث: 6903' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب النهي عن المسألة - حديث: 1785' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' باب بيان إثبات الجهاد - حديث: 6042' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر إرادة الله جل وعلا خير الدارين بمن تفقه في الدين - حديث: 89' سنن الدارمي - باب الاقتداء بالعلماء' حديث: 231' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 218' سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب إذا أراد الله بعبد خيرا فقهه في الدين' حديث: 2636' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' في الفقه في الدين - حديث: 30426' السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' باب فضل العلم - حديث: 5668' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل قول رسول الله صلى الله عليه وسلم '' حديث: 1461' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث معاوية بن أبي سفيان - حديث: 16549' مسند الطيالسي - معاوية بن أبي سفيان' حديث: 1047' مسند عبد بن حميد - معاوية بن أبي سفيان' حديث: 414' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1448

اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جو شخص دین کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا''۔

(اس کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ جسے دین کی سمجھ بوجھ عطا نہیں کرتا اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اے لوگو! بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے اور سمجھ بوجھ سیکھنے سے آتی ہے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے اور (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں''۔

اس روایت کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

101 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰه بِعَبْد خيرا فقهه فِي الدّين والهمه رشده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے اور اسے ہدایت (یا عقلمندی) الہام کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

102 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَافضل الدّين الْوَرع .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجمه الثَّلَاثَة وَفِيْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن اَبِيْ ليلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت (دین کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور سب سے زیادہ فضیلت والا دینی کام پرہیزگاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں معاجیم میں ذکر کی ہیں اور اس کی سند میں محمد بن ابو لیلیٰ نامی راوی ہے۔

103 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعلم خير من فضل الْعِبَادَة وَخير دينكُمُ الْوَرع .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے دین (کے کاموں میں) پرہیزگاری سب سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

104 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلِيلُ الْعلم خير من كثير الْعِبَادَةِ وَكفى بِالْمَرْءِ فقها إِذا عبد اللّٰه وَكفى بِالْمَرْءِ جهلا إِذا اعجب بِرَأْيِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِي إِسْنَاده إِسْحَاق بن اسيد وَفِيْهِ تَوْثِيق لين وَرفع هٰذَا الحَدِيْثُ غَرِيْبٌ قَالَ الْبَيْهَقِيّ ورويناه صَحِيْحا من قَوْل مطرف بن عبد اللّٰه بن الشخير ثُمَّ ذكره وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تھوڑا علم، زیادہ عبادت سے بہتر ہے' اور آدمی کے سمجھدار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے (یعنی اس کے احکام پر عمل پیرا ہو) اور آدمی کے جاہل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی رائے کے حوالے سے خود پسندی کا شکار ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں اسحاق بن اسید نامی راوی ہے' جس کی نرم توثیق کی گئی ہے اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہونا غریب ہے امام بیہقی کہتے ہیں: ہم نے اس روایت کو صحیح سند کے ساتھ مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے قول کے طور پر نقل کیا ہے پھر انہوں نے اس روایت کو ذکر بھی کیا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فصل:

105 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نفس عَن مُؤمن كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر مُسلما ستره اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَمَنْ يسر على مُعسر يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَاللّٰه فِي عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِي عون أَخِيْه وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهُ بِهِ طَرِيْقا إِلَى الْجنَّة وَمَا اجْتمع قوم فِي بَيت من بيُوت اللّٰه يَتْلُونَ كتاب اللّٰه وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة وَنزلت عَلَيْهِم السكينَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَذكرهمْ اللّٰه فِيْمَن عِنْده وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عمله لم يسرع بِهِ نسبه رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کردے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی پریشانیوں

حدیث105:صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر - حدیث:4974المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الحدود' وأما حدیث شرحبیل بن أوس - حدیث:8228سنن أبی داؤد - کتاب الأدب' باب فی المعونة للمسلم - حدیث:4316سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم' حدیث:223مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' فی الستر علی الرجل - حدیث، 26027السنن الکبری للنسائی - کتاب الرجم' الترغیب فی ستر العورة وذکر الاختلاف علی إبراهیم من شبة فی - حدیث:7050مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:7261المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1980شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی فضل العلم وشرف مقداره حدیث:1639

میں سے کوئی پریشانی اس سے دور کردے گا' اور جو شخص (دنیا میں) کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور جو شخص کسی تنگدست کو آسانی فراہم کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے آسانی فراہم کرے گا' اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے' اور جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے' اور جس شخص کا عمل اسے پیچھے کردے اس کا نسب اسے تیز (یا آگے) نہیں کر سکتا''۔

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

106 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من سلك طَرِیْقًا یلتمس فِیْهِ علما سهل اللّٰه لَهُ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّة وَاِن الْمَلَائِکَة لتضع اَجْنِحَتهَا لطَالب الْعلم رضَا بِمَا یصْنَع وَاِن الْعَالم لیَسْتَغْفِر لَهُ من فِی السَّمٰوَات وَمَنْ فِی الْاَرْض حَتّٰی الْحِیتَان فِی المَاء وَفضل الْعَالم علی العابد کفضل الْقَمَر علی سَائِر الْکَوَاکِب وَاِن الْعلمَاء وَرَثَة الْاَنْبِیَاء اِن الْاَنْبِیَاء لم یورثوا دِینَارا وَلَا درهما اِنَّمَا ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذه اَخذ بحظ وافر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ لَا یعرف اِلَّا من حَدِیْثِ عَاصِم بن رَجَاء بن حَیْوَة وَلَیْسَ اِسْنَاده عِنْدِی بِمُتَّصِل وَاِنَّمَا یروی عَن عَاصِم بن رَجَاء بن حَیْوَة عَن دَاوُد بن جمیل عَن کثیر بن قیس عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصح

قَالَ المملی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمِنْ هٰذِهِ الطَّرِیْق رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ فِی الشّعب وَغَیْرهَا وَقد رُوِیَ عَن الْاَوْزَاعِیّ عَن کثیر بن قیس عَن یزِیْد بن سَمُرَة عَنهُ وَعَنِ الْاَوْزَاعِیّ عَن عبد السَّلَام بن سلیم عَن یزِیْد بن سَمُرَة عَن کثیر بن قیس عَنهُ قَالَ الْبُخَارِیّ وَهٰذَا اَصح وَرُوِیَ غیر ذٰلِكَ وَقد اخْتلف فِیْ هٰذَا الحَدِیْثِ اخْتِلَافا کثیرا ذکرت بعضه فِیْ مُخْتَصر السّنَن وبسطته فِیْ غَیْرِه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور طالب علم کے عمل سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی (اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں) اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی

ہے بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں تو جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے وہ بڑا حصہ حاصل کر لیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت صرف عاصم بن رجاء بن حیوہ کے حوالے سے منقول ہے اور اس کی سند میرے نزدیک متصل نہیں ہے انہوں نے اس روایت کو عاصم بن رجاء کے حوالے سے داؤد بن جمیل کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

املاء کروانے والے صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: اس سند کے اعتبار سے یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے یہی روایت امام اوزاعی کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے یزید بن سمرہ کے حوالے سے ان سے منقول ہے اور امام اوزاعی کے حوالے سے عبدالسلام بن سلیم کے حوالے سے یزید بن سمرہ کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے ان سے منقول ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ سند زیادہ مستند ہے یہ روایت اس کے علاوہ بھی نقل کی گئی ہے اس روایت کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے جس میں سے کچھ کا ذکر میں نے مختصر السنن میں کیا ہے اور کسی دوسری جگہ پر اسے زیادہ تفصیل سے ذکر کیا ہے باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

107 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلموا الْعلم فَإِن تعلمه لله خشيَة وَطَلَبه عبَادَة ومذاكرته تَسْبِيح والبحث عَنهُ جِهَاد وتعليمه لمن لَا يُعلمهُ صَدَقَة وبذله لأَهله قربَة لِأَنَّهُ معالم الْحَلَال وَالْحرَام ومنار سبل أَهْلِ الْجنَّة وَهُوَ الْأنيس فِي الوحشة والصاحب فِي الغربة والمحدث فِي الْخلْوَة وَالدَّلِيل على السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالسِّلَاح على الْأَعْدَاءِ والزين عِنْد الأخلاء يرفع اللّٰه بِهِ أَقْوَامًا فيجعلهم فِي الْخَيْر قادة قَائِمَة تقتص آثَارهم ويقتدى بفعالهم وينتهي إِلَى رَأْيهمْ ترغب الْمَلَائِكَة فِيْ خلتهم وبأجنحتها تمسحهم ويستغفر لَهُمْ كل رطب ويابس وحيتان الْبَحْر وهوامه وسباع الْبر وأنعامه لِأَن الْعلم حَيَاة الْقُلُوْب من الْجَهْل ومصابيح الْأَبْصَار من الظُّلم يبلغ الْعَبْد بِالْعلمِ مَنَازِل الأخيار والدرجات العلى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ التفكر فِيهِ يعدل الصّيام ومدارسته تعدل الْقيام بِهِ توصل الْأَرْحَام وَبِهِ يعرف الْحَلَال من الْحَرَام وَهُوَ إِمَام الْعَمَل وَالْعَمَل تَابعه يلهمه السُّعَدَاءِ ويحرمه الأشقياء

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم من رِوَايَةِ مُوسَى بن مُحَمَّد بن عَطَاءِ الْقرشِي حَدثنَا عبد الرَّحِيم بن زيد الْعمي عَنْ أَبِيْهِ عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَكِن لَيْسَ لَهُ إِسْنَاد قوي وَقد رويناه من طرق شَتَّى مَوْقُوْفًا كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَفعه غَرِيْبٌ جدا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم حاصل کرو کیونکہ علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرتا ہے اس کا حصول عبادت ہے اس کا مذاکرہ کرنا تسبیح ہے اس بارے میں بحث کرنا جہاد ہے اس کی تعلیم اس شخص کو دینا جو اس سے واقف نہ ہو صدقہ ہے اور اس کے اہل

افراد پر اسے خرچ کرنا نیکی ہے' کیونکہ یہ حلال اور حرام کے درمیان امتیاز واضح کرتا ہے' اور اہل جنت کے راستوں کا مینارہ ہے' اور یہ وحشت میں غمخوار اور غربت میں ساتھی ہے خلوت میں بات چیت کرنے والا ہے خوشحالی اور تنگی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا ہے دشمن کے خلاف ہتھیار ہے دوستوں کے نزدیک زینت کا باعث ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا کرے گا' اور انہیں بھلائی کے بارے میں قائد بنادے گا جن کی پیروی کی جائے گی ان کے افعال کی اقتداء کی جائے گی ان کی رائے کو قبول کیا جائے گا فرشتے ان کی دوستی کے خواہش مند ہوں گے اپنے پروں کے ذریعے ان کو چھوئیں گے' اور ہر خشک اور تر چیز یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گی خشکی کے کیڑے مکوڑے، درندے' اور جانور بھی (ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے) اس کی وجہ یہ ہے کہ علم دلوں کو جہالت سے زندگی عطا کرتا ہے' اور بصیرت کو تاریکی سے روشنی عطا کرتا ہے علم کے ذریعے آدمی نیک لوگوں کے مقام تک پہنچ جاتا ہے' اور بلند مرتبوں تک پہنچ جاتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' علم کے بارے میں غور وفکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر ہے' اور اس کا ایک دوسرے کو درس دینا قیام کرنے کے برابر ہے یہ صلہ رحمی کرواتا ہے اس کے ذریعے حرام کے مقابلے میں حلال کی شناخت حاصل ہوتی ہے یہ عمل کا پیشوا ہے' اور عمل اس کا پیروکار ہے یہ سعادت مند لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے' اور بدعت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں''۔

یہ روایت علامہ ابن عبدالبر نمری نے اپنی کتاب ''العلم'' میں موسیٰ بن محمد عطاء قرشی کے حوالے سے ان کی سند کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' تاہم اس کی سند قوی نہیں ہے ہم نے یہ روایت متعدد حوالوں سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہی بات بیان کی ہے' اس روایت کا مرفوع ہونا انتہائی غریب ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

108 - وَعَنْ صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِد متكيء على برد لَهُ اَحْمَر فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جِئْت أطلب الْعلم فَقَالَ مرْحَبًا بطالب الْعلم إِن طَالب الْعلم تحفه الْمَلَائِكَة بأجنحتها ثُمَّ يركب بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يبلغُوا السَّمَاء الدُّنْيَا من محبتهم لما يطْلب رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن مَاجه نَحْوِهٖ بِاخْتِصَار وَيَاْتِيْ لَفْظِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی سرخ چادر سے ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! میں علم کے حصول کے لئے آیا ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کے طالب کو خوش آمدید! بے شک علم کے طالب کو فرشتے اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں اور پھر وہ ایک دوسرے کے اوپر سوار ہوتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فرشتے اس طالب علم کی طلب سے محبت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں

امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کیا ہے یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت مختصر طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئیں گے۔

109 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلب الْعلم فَرِيضَة على كل مُسْلِم وَوَاضِع الْعلم عِنْد اَهله كمقلد الْخَنَازِير الْجَوْهَر واللؤلؤ وَالذَّهَب .
رَوَاهُ ابْن مَاجه وَغَيره

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے' اور نااہل شخص کو علم سکھانے والا شخص ایسے ہے جیسے خنزیر کو جواہرات موتی اور سونا پہنادے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

110 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جَاءَهُ اَجله وَهُوَ يطْلب الْعلم لَقِي اللّٰه وَلَمْ يكن بَيْنه وَبَيْنَ النَّبِيين اِلَّا دَرَجَة النُّبُوَّة .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کو علم کے حصول کے دوران موت آجائے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے' اور انبیاء کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

111 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب علما فادركه كتب اللّٰه لَهُ كِفْلَيْنِ من الْاَجر وَمَنْ طلب علما فَلَمْ يُدْرِكهُ كتب اللّٰه لَهُ كفلا من الْاَجر
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِيهِمْ كَلَام

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص علم حاصل کررہا ہو' اور پھر اسے حاصل کرلے' تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا اجر عطا کرتا ہے' اور جو شخص علم کا حصول شروع کرے لیکن اسے پوری طرح حاصل نہ کرسکے' تو اللہ تعالیٰ اسے ایک گنا اجر عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں تاہم ان راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

112 - وَرُوِیَ عَنْ سَخْبَرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجلَان على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يذكر فَقَالَ اجلسا فَإِنَّكُمَا على خير فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتفرق عَنهُ اَصْحَابه قاما فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك قلت لنا اجلسا فَإِنَّكُمَا على خير اَلنا خَاصَّة اَم للنَّاس عَامَّة قَالَ مَا من عبد يطْلب الْعلم اِلَّا كَانَ كَفَّارَة مَا تقدم .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَاللَّفْظ لَهُ سَخْبَرَة بِالسِّين الْمُهْملَة

الْمَفْتُوحَةِ وَالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ السَّاكِنَةِ وَبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ وَرَاءٍ بَعْدَهَا تَاءُ تَأْنِيثٍ فِيْ صُحْبَتِهِ اخْتِلَافٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وعظ و نصیحت کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! کیونکہ تم بھلائی پر ہو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ سے فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اٹھ کر چلے گئے تو وہ دونوں صاحبان اٹھے اور اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہم سے فرمایا تھا تم دونوں بیٹھ جاؤ! کیونکہ تم دونوں بھلائی پر ہو تو کیا یہ چیز ہمارے ساتھ مخصوص ہے یا لوگوں کے لئے عام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ علم حاصل کرتا ہے تو یہ چیز اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے مختصر طور پر نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں لفظ ''سخبرہ'' میں ''سین'' پر زبر ہے اس کے بعد ''خ'' ساکن ہے اس کے بعد ''ب'' ہے اور اس کے بعد ''ۃ'' ہے جو تانیث کی ہے ان (یعنی حضرت سخبرہ) کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

113 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع يجري للْعَبد اجرهن وَهُوَ فِيْ قَبره بعد مَوته من علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَيْم فِي الْحِلْيَة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْث قَتَادَة تفرد بِهِ اَبُوْ نُعَيْم عَن الْعَرْزَمِي وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّد بن عبد الله الْعَرْزَمِي ضَعِيف غير اَنه قد تقدمه مَا يشْهد لبعضه وهما يَعْنِي هٰذَا الحَدِيْث والحَدِيْث الَّذِي ذكره قبله لَا يخالفان الحَدِيْث الصَّحِيح فقد قَالَ فِيهِ اِلَّا من صَدَقَة جَارِيَة وَهُوَ يجمع مَا وردا بِهِ من الزِّيَادَة وَالنُّقْصَان انْتهى

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَقد رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه بِنَحْوِهِ من حَدِيْث اَبِي هُرَيْرَة وَيَاْتِي اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے جاری رہتا ہے حالانکہ وہ مرنے کے بعد قبر میں پہنچ چکا ہوتا ہے جو شخص کسی علم کی تعلیم دے یا نہر کھدوائے یا کنواں کھدوائے یا درخت لگوائے یا مسجد تعمیر کرے یا قرآن مجید (تحریر کرے یا لے کر دے) یا ایسی اولاد چھوڑ کر جائے جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام ابونعیم نے اسے حلیۃ الاولیاء میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے جسے عرزمی سے نقل کرنے میں ابونعیم نامی راوی منفرد ہیں امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے محمد بن عبداللہ عرزمی نامی راوی ضعیف ہے تاہم انہوں نے اس سے پہلے ان کے حوالے سے ایسی

روایات نقل کی ہیں جن میں سے بعض میں یہ لگتا ہے کہ انہیں حدیث میں وہم ہو جاتا ہے یعنی یہ روایت اور جو روایت انہوں نے اس سے پہلے ذکر کی ہے تاہم یہ دونوں روایات کسی صحیح روایت کے برخلاف نہیں ہیں البتہ انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں "البتہ صدقہ جاریہ کا معاملہ مختلف ہے" لیکن یہ الفاظ ان تمام مفاہیم کو جامع ہیں جن میں کمی وبیشی پائی جاتی ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور وہ روایت بھی ان شاء اللہ آگے آجائے گی۔

114 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اكتسب مكتسب مثل فضل علم يهدى صَاحبه اِلٰى هدى اَوْ يرده عَن ردى وَمَا استقام دينه حَتّٰى يَسْتَقِيم عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَالصَّغِير اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ حَتّٰى يَسْتَقِيم عقله واسنادهما مُتَقَارب

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی بھی حاصل کرنے والے نے علم کی فضیلت جیسی کوئی چیز حاصل نہیں کی کیونکہ یہ صاحب علم کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور بے کار چیزوں سے اسے روک دیتا ہے اور آدمی کا دین اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کا عمل درست نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اس کے علاوہ معجم صغیر میں بھی نقل کی ہے البتہ اس روایت میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

"جب تک اس کی عقل ٹھیک نہیں ہوتی" ان دونوں روایات کی اسناد ایک دوسرے کے قریب کی ہیں۔

115 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا لباب يتعلمه الرجل اَحَبُّ اِلَيَّ من ألف رَكْعَة تَطَوّعا وَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا جَاءَ الْمَوْت لطَالب الْعلم وَهُوَ على هٰذِهِ الْحَالة مَاتَ وَهُوَ شَهِيد .رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ اِلَّا انه قَالَ خير لَهُ من ألف رَكْعَة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: ان دونوں حضرات نے علم کے ایک باب کے بارے میں یہ فرمایا ہے جسے کوئی آدمی سیکھتا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ایک ہزار نوافل ادا کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کسی طالب علم کو علم کے حصول کے دوران موت آجائے تو وہ شہید ہونے کے عالم میں مرتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے تاہم اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: "یہ اس کے لئے ایک ہزار رکعات ادا کرنے سے بہتر ہے"۔

116 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر لَاَن تغدو فتعلم

آیة من کتاب اللّٰہ خیر لك من ان تصلی مائة رکعة ولان تغدو فتعلم بابا من العلم عمل به او لم یعمل به خیر لك من ان تصلی الف رکعة رواہ ابن ماجه باسناد حسن

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوذر! تم صبح کے وقت جا کر اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا علم حاصل کرو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک سو رکعات (نوافل) ادا کرو اور تم صبح کے وقت جا کر علم سے متعلق ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جائے یا اس پر عمل نہ کیا جائے تو یہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعات ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

117 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الدُّنْیَا ملعونة مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذکر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ بھی ہے وہ ملعون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، ذکر کرنے والے افراد، عالم، اور طالب علم کا معاملہ مختلف ہے (یعنی یہ ملعون نہیں ہیں)''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

118 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم بَابا من الْعلم لیعلمه النَّاس اعطی ثَوَاب سَبْعِیْنَ صدیقا رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِیْ مُسْند الفردوس وَفِیْه نکَارَة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص علم کا ایک باب سیکھے تاکہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے تو اسے ستر صدیقین کا اجر و ثواب دیا جائے گا''۔

یہ روایت ابو منصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

119 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل تعلم کلمة اَوْ کَلِمَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبعا اَوْ خمْسا مِمَّا فرض اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فیتعلمهن ویعلمهن اِلَّا دخل الْجنَّة

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَمَا نسیت حَدِیْثا بعد اِذْ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْم وَاِسْنَاده حسن لَو صَحَّ سَماع الْحسن من اَبِیْ هُرَیْرَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں فرض قرار دی ہیں ان میں سے کسی ایک کلمے یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات کا جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور (وہ ان کا علم حاصل کر کے) ان کی تعلیم دیتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی میں نے یہ کلمات سنے ہیں اس کے بعد سے میں کبھی

کوئی حدیث نہیں ہوا۔

یہ روایت امام ابو نعیم نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے بشرطیکہ حسن بصری کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہو۔

120 - وَعَنهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفضَلُ الصَّدَقَةِ اَن یَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِم علما ثُمّ یُعلمهُ اَخَاهُ الْمُسْلِم رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ من طَرِیْقِ الْحسن اَیْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کرے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو اس کی تعلیم دے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالے سے ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

121 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حسد اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ علی هَلَکته فِی الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه الْحِکْمَة فَهُوَ یقْضِی بهَا وَیعلمهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم الْحَسَد یُطلق وَیُرَاد بِهِ تمنی زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام وَیُطلق وَیُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمنی مثل مَا لَهُ وَهٰذَا لَا بَاْس بِهِ وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اس مال کو حق کے راستے میں خرچ کرنے کی اسے توفیق دی ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے جب لفظ حسد مطلق طور پر استعمال ہو اور اس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ جس شخص سے حسد کیا جا رہا ہے اس کے پاس موجود نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے تو یہ چیز حرام ہے اور جب یہ لفظ ایسی جگہ پر استعمال ہو رہا ہو کہ اس سے مراد رشک کرنا ہو یعنی یہ آرزو کرنا کہ آدمی کو دوسرے شخص کی مانند نعمت نصیب ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہاں یہی (مفہوم) مراد ہے۔

حدیث 121: صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب فضل من یقوم بالقرآن - حدیث: 1392' مستخرج أبی عوانة - مبتدأ فضائل القرآن' باب حظر الحسد إلا فی اثنتین: رجل آتاه الله القرآن - حدیث: 3126' صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر إباحة الحسد لمن أوتی الحکمة - حدیث: 90' سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب الحسد - حدیث: 4206' مصنف ابن أبی شیبة - کتاب فضائل القرآن' من قال: الحسد فی قراءة القرآن - حدیث: 29670' السنن الکبری للنسائی - کتاب العلم الاغتباط فی العلم - حدیث: 5669' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع ، - باب وجوه الصدقة' حدیث: 7363' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه - حدیث: 3981' مسند الحمیدی - أحادیث عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حدیث: 98' البحر الزخار مسند البزار - قیس بن أبی حازم' حدیث: 1665' مسند أبی یعلی الموصلی - من مسند أبی سعید الخدری' حدیث: 1047' المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1735' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حدیث: 12941' شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الحادی والعشرون من شعب الإیمان - حدیث: 7250

122 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل مَا بَعَثَنِىَ اللّٰه بِه من الْهدى وَالْعلم كَمثل غيث اَصَاب اَرْضًا فَكَانَت مِنْهَا طَائِفَة طيبَة قبلت المَاء وانبتت الْكلأ والعشب الْكثير فَكَانَ مِنْهَا اجادب اَمْسَكت المَاء فنفع اللّٰه بهَا النَّاس فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسقوا وزرعوا وَاَصَاب طَائِفَة أُخْرَى مِنْهَا اِنَّمَا هِيَ قيعان لَا تمسك مَاء وَلَا تنْبت كلأ فَذٰلِكَ مثل من فقه فِيْ دين اللّٰه تَعَالَى ونفعه مَا بَعَثَنِىَ اللّٰه بِه فَعلم وَعلم وَمثل من لم يرفع بِذٰلِكَ رَأْسا وَلَمْ يقبل هدى اللّٰه الَّذِىْ اُرسلت بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جس ہدایت اور علم کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال بارش کی مانند ہے جو کسی زمین پر پڑتی ہے تو اس زمین کا کچھ حصہ صاف ہوتا ہے وہ پانی کو جذب کر لیتا ہے اور وہاں سبزہ پیدا ہو جاتا ہے اور گھاس پیدا ہوتی ہے اور زمین کا کچھ حصہ عمدہ (یعنی نرم) ہوتا ہے وہاں پانی رک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ لوگ اس پانی کو پیتے ہیں اور اس کے ذریعے (جانوروں کو) پلاتے ہیں زراعت میں استعمال کرتے ہیں زمین کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہوتا ہے جہاں نہ پانی رک سکتا ہے اور نہ ہی گھاس پیدا ہو سکتی ہے تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی اس کا علم) حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے نفع دیتا ہے وہ یہ علم حاصل کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے اور جو شخص اس (ہدایت اور رہنمائی جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے) کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے (اس کی مثال چٹیل میدان کی طرح ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

123 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا يلْحق الْمُؤْمِن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره وَولدا صَالحا تَركه اَوْ مُصحفا وَرثهُ اَوْ مَسْجِدا بناه اَوْ بَيْتا لِابْنِ السَّبِيْل بناه اَوْ نَهرا أجراه اَوْ صَدَقَة أخرجهَا من مَاله فِيْ صِحَّته وحياته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه مثله اِلَّا اَنه قَالَ اَوْ نَهرا كراه وَقَالَ يَعْنِىْ حفره وَلَمْ يذكر الْمُصحف

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے جو چیزیں اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے یک علم ہے جسے اس نے حاصل کیا اور اسے پھیلایا اور نیک اولاد ہے جسے وہ چھوڑ کر جاتا ہے اور قرآن مجید ہے جسے وہ وراثت میں چھوڑ کر جاتا ہے یا مسجد ہے جسے اس نے بنایا ہوتا ہے یا مسافر خانہ ہے جسے اس نے بنایا ہوتا ہے یا نہر ہے جسے اس نے جاری کیا ہوتا ہے یا وہ صدقہ ہے جسے اس نے اپنی صحت کے دوران اور اپنی زندگی کے دوران نکالا ہوتا ہے ان (سب) کا اجر و ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ نہر جسے اس نے کھدوایا ہو'' یعنی اسے کھدوایا ہو اور انہوں نے اپنی روایت میں قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا۔

124 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ ابْنُ آدمَ انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِهِ اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهُ .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب انسان مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرتی رہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

125 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا يخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح يَدْعُو لَهُ وَصدقَة تجْرِی يبلغهُ أجرهَا وَعلم يعْمل بِهِ من بعده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اپنے پیچھے جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے اس میں سب سے بہتر تین چیزیں ہیں وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے وہ صدقہ جو جاریہ ہو اور اس کا اجر آدمی تک پہنچتا رہے' اور وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

126 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاء هٰذِهِ الْأمة رجلَانِ رجل آتَاهُ اللّٰه علما فبذله للنَّاس وَلَمْ يَأْخُذ عَلَيْهِ طَمَعا وَلَمْ يشْتَرِ بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ تستغفر لَهُ حيتان الْبَحْر ودواب الْبر وَالطير فِیْ جو السَّمَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار وينادی مُنَاد هٰذَا الَّذِیْ آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِهِ ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن خِدَاش وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَحده فِيْمَا أعلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کے علماء دو قسم کے ہوں گے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو گا' اور وہ اسے لوگوں پر خرچ کرے گا' اور وہ اس کے عوض میں کوئی لالچ نہیں رکھے گا' اور اس کا معاوضہ وصول نہیں کرے گا وہ ایسا شخص ہو گا جس کے لئے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے جانور' آسمان کی فضا کے پرندے دعائے مغفرت کریں گے' اور ایک وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو گا وہ اس کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے کنجوسی سے کام لے گا وہ اس بارے میں لالچ رکھے گا' اور اس کے عوض میں معاوضہ وصول کرے گا'

تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اور ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے علم عطا کیا تھا اور اس نے اس علم کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے کنجوسی سے کام لیا اس کے بارے میں لالچ رکھا اس کے ذریعے معاوضہ وصول کیا تو جب تک حساب ختم نہیں ہوتا اس وقت تک (یہ اعلان ہوتا رہے گا)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں عبداللہ بن خداش نامی راوی ہے جسے میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

127 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعلم قبل اَن يقبض وَقَبضه اَن يرفع وَجمع بَيْنَ اِصبعيه الْوُسْطى وَالَّتِیْ تلِی الْاِبْهَام هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالم والمتعلم شريكان فِی الْخَيْر وَلَا خير فِیْ سَائِر النَّاس .رَوَاهُ ابْنُ مَاجه من طَرِيْق عَلِیّ بن يَزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

قَوْلِه وَلَا خير فِیْ سَائِر النَّاس اَی فِیْ بَقِيَّة النَّاس بعد الْعَالم والمتعلم وَهُوَ قريب الْمَعْنى من قَوْلِه الدُّنْيَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِيْهَا اِلَّا ذكر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما وتقدم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس علم کو حاصل کرلو! اس سے پہلے کہ اسے اٹھالیا جائے اور اس کا اٹھانا یہ ہے کہ اس کو اوپر لے جایا جائے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا اور فرمایا: عالم اور طالب علم بھلائی میں اس طرح شراکت دار ہوتے ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید نامی راوی کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: (باقی) "سارے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ عالم اور طالب علم کے بعد باقی رہ جانے والے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور یہ روایت اس روایت کے مضمون کے قریب ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

"دنیا ملعون ہے اور دنیا میں موجود سب کچھ ملعون ہے البتہ اللہ کے ذکر اور جو شخص اللہ کا ذکر کرے وہ اور عالم اور طالب علم ان کا معاملہ مختلف ہے"۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

128 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مثل الْعلمَاء فِی الْاَرْض كَمثل النُّجُوْم يهتدى بهَا فِیْ ظلمات الْبر وَالْبَحْر فَاِذَا انطمست النُّجُوْم أوشك اَن تضل الهداة

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِیْ حَفْص صَاحب أنس عَنهُ وَلَمْ أعرفهُ وَفِيْه رشدين اَيْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"زمین میں علماء کی مثال (آسمان میں موجود) ستاروں کی مانند ہے جن کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے اور جب ستارے بجھ جائیں (یعنی غروب ہو جائیں) تو اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے

کہ ہدایت پانے والے (یا ہدایت دینے والے) لوگ گمراہ ہو جائیں (یعنی وہ راستہ بھٹک جائیں)"۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو حفص کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور میں ان صاحب سے واقف نہیں ہوں اس روایت کی سند میں رشدین نامی راوی بھی ہے۔

129 - وَعَنْ سهل بن معَاذ بن أنس عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من علم علما فَلَهُ أجر من عمل بِهٖ لَا ينقص من أجر الْعَامِل شَيْءٍ. رَوَاهُ ابْن مَاجه وَسَهل يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ سہل بن معاذ بن انس اپنے والد کے حوالے سے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) یہ روایت نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی علم کی تعلیم دے' تو اسے اس علم پر عمل کرنے والے کا سا اجر ملے گا' اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی سہل کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

130 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ ذكر لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلَان اَحدهمَا عَابِد وَالْآخر عَالم فَقَالَ عَلَيْهِ أفضل الصَّلَاة وَالسَّلَام فضل الْعَالم على العابد كفضلي على أدناكم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه وَمَلَائِكَته وَاَهْلِ السَّمَوَات وَالْاَرْض حَتَّى النملة فِيْ جحرها وَحَتَّى الْحُوت ليصلون على معلم النَّاس الْخَيْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عَائِشَة مُخْتَصرًا قَالَ معلم الْخَيْر يسْتَغْفر لَهُ كل شَيْءٍ حَتَّى الْحيتَان فِي الْبَحْر.

❀❀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک شخص عبادت گزار تھا اور دوسرا عالم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عالم کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تم میں سے عام شخص پر حاصل ہے"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اور آسمان والے' اور زمین والے یہاں تک کہ اپنی بل میں موجود چیونٹی اور مچھلیاں تک' لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے اس روایت کو امام بزار نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مختصر حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

"بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی (اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں)"۔

131 - وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بن الحكم الصَّحَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا قعد على كرسيه لفصل عباده اِنِّيْ لم اجعل علمي وحلمي فِيكُمْ اِلَّا وَاَنَا اُرِيد اَنْ اغفر لكم على مَا كَانَ فِيكُمْ وَلَا اُبَالِي ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرُوَاتُه ثِقَاتٌ

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَانْظُرْ اِلَى قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى علمي وحلمي وامعن النظر فِيْهِ يَتَّضِح لَكَ بِاِضافته اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنه لَيْسَ الْمُرَاد بِهِ علم اكثر اَهْلِ الزَّمَان الْمُجَرَّد عَنِ الْعَمَل بِهِ وَالْاِخْلَاص

❀❀ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے اپنی کرسی پر (اپنی شان کے مطابق) تشریف فرما ہوگا اس وقت وہ علماء سے یہ فرمائے گا:

''میں نے اپنا علم اور اپنی بردباری تمہارے اندر صرف اس لئے رکھی تھی' کیونکہ میں یہ چاہتا تھا کہ میں تمہاری مغفرت کردوں' خواہ تمہارے اندر جو مرضی خامی ہو' میں اس کی کوئی پروا نہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: آپ روایت کے ان الفاظ کی طرف دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''میرا علم اور میری بردباری''۔

آپ اس کے بارے میں غور وفکر کریں' تو آپ کے سامنے یہ بات واضح ہوجائے گی کہ ان چیزوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے' اور یہاں وہ علم مراد نہیں ہے جو اکثر اہل زمانہ کے پاس ہے جو عمل اور اخلاص سے عاری ہوتا ہے۔

132 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث اللّٰه الْعباد يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ يُمَيِّز الْعلمَاء فَيَقُوْلُ يَا معشر الْعلمَاء اِنِّيْ لم اَضَع علمي فِيكُمْ لاعذبكم اذْهَبُوْا فَقَدْ غفرت لكم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا' اور پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا. اے علماء کے گروہ! میں نے تمہارے اندر اپنا علم اس لئے نہیں رکھا تھا تا کہ میں تمہیں عذاب دوں تم لوگ جاؤ! میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

133 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجاء بالعالم وَالْعَابِد فَيُقَالُ للعابد ادخل الْجنَّة وَيُقَال للْعَالم قف حَتَّى تشفع للنَّاس ـ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ وَغَيره

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ایک عالم اور ایک عبادت گزار کو لایا جائے گا پھر عبادت گزار کو کہا جائے گا تم جنت میں داخل

ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہرو اور لوگوں کی شفاعت کرو"۔

یہ روایت اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

134 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث الْعَالم وَالْعَابِد فَيُقَالُ للعابد ادخل الْجنَّة وَيُقَال للْعَالم اثْبتْ حَتَّى تشفع بِمَا أَحْسَنت أدبهم .

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(قیامت کے دن) ایک عالم اور ایک عبادت گزار کو زندہ کیا جائے گا' اور عبادت گزار سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہر جاؤ اور پہلے ان لوگوں کی شفاعت کرو جن کی تم نے تعلیم و تربیت کی تھی"۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

135 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعَالم على العابد سَبْعُوْنَ دَرَجَة مَا بَيْن كل دَرَجَتَيْنِ حضر الْفرس سَبْعِيْنَ عَاما وَذَلِكَ لَان الشَّيْطَان يدع الْبِدْعَة للنَّاس فيبصرها الْعَالم فينهى عَنْهَا وَالْعَابِد مقبل على عبَادَة ربه لَا يتَوَجَّهُ لَهَا وَلَا يعرفهَا

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَعجز الحَدِيْث يشبه المدرج حضر الْفرس يَعْنِيْ عدوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عالم کو عبادت گزار پر ستر درجہ فضیلت ہے جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ کوئی گھڑ سوار ستر سال میں طے کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے لئے کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے' اور عالم اس کی بصیرت حاصل کر کے اس سے منع کرتا ہے جبکہ عبادت گزار صرف اپنے پروردگار کی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے نہ وہ بدعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے' نہ وہ اسے پہچان سکتا ہے"۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' اور یہ حدیث اس بات سے عاجز ہے کہ یہ مدرج سے مشابہت رکھے' اور حضر الفرس کا مطلب اس کا فاصلہ طے کرنا ہے۔

136 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيه وَاحِد اَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ روح بن جنَاح تفرد بِهِ عَن مُجَاهِد عَنهُ

حدیث136:سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم' حدیث:220'سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة' حدیث:2673'سنن الدارقطنی - کتاب البیوع' حدیث:2711'المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب اسمه من اسمه : محمد - حدیث:6276'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد اللہ' وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنهما - مجاهد' حدیث: 10894'مسند الشهاب القضاعی - لکل شیء عماد وعماد هذا الدین الفقه' حدیث:197'شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی فضل العلم وشرف مقداره' حدیث:1670

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے''۔

یہ روایات امام ترمذی ، امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے روح بن جناح کے حوالے سے نقل کی ہے' اور مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کرنے وہ منفرد ہیں۔

137 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عبد الله بِشَيْءٍ أفضل من فقه فِي دين ولفقيه وَاحِد اَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد وَلكُلِّ شَيْءٍ عماد وعماد هذَا الدّين الْفِقْه

وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَة لَان اَجلِس سَاعَة فافقه اَحَبَّ اِلَيّ من اَن أحيي لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَالْبَيْهَقِيّ اِلَّا انه قَالَ اَحَبَّ اِلَيّ من اَن أحيي لَيْلَة اِلَى الصَّباح وَقَالَ الْمَحْفُوْظ هذَا اللَّفْظ من قَول الزُّهْرِيّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی بندے نے اللہ تعالیٰ کی اس سے زیادہ فضیلت والی عبادت نہیں کی (جو فضیلت) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے (کو حاصل ہے) اور ایک فقیہ (یعنی عالم) شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے' اور اس دین کا ستون (اس کی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی کے لئے بیٹھ کر دین کا علم حاصل کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شب قدر میں رات بھر عبادت کرتا رہوں''۔

یہ روایت امام دارقطنی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر صبح ہونے تک عبادت کرتا رہوں''۔

وہ فرماتے ہیں: زیادہ مستند طور پر یہ الفاظ زہری کے قول کے طور پر منقول ہیں۔

138 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر بسوق الْمَدِيْنَة فَوقف عَلَيْهَا فَقَالَ يَا اَهْل السُّوق مَا اَعجزكم قَالُوْا وَمَا ذَاك يَا اَبَا هُرَيْرَة قَالَ ذَاك مِيرَاث رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم وَاَنْتُم هَا هُنَا اَلا تذهبون فتأخذون نصيبكم مِنْهُ قَالُوْا وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي الْمَسْجِد فَخَرجُوْا سرَاعًا وَوقف اَبُو هُرَيْرَة لَهُم حَتّى رجعُوْا فَقَالَ لَهُم مَا لكم فَقَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَة قد اَتَيْنَا الْمَسْجِد فَدَخَلْنَا فِيهِ فَلَم نر فِيهِ شَيْئا يقسم فَقَالَ لَهُم اَبُو هُرَيْرَة وَمَا رَاَيْتُم فِي الْمَسْجِد اَحَدًا قَالُوْا بَلى رَاَيْنَا قوما يصلونَ وقوما يقرؤون الْقُرْآن وقوما يتذاكرُوْنَ الْحَلَال وَالْحرَام فَقَالَ لَهُم اَبُو هُرَيْرَة وَيحكم فَذَاك مِيرَاث مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرے' تو وہاں ٹھہر گئے اور بولے: اے بازار والو! تم لوگ کیوں عاجز آ گئے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کے

رسول کی میراث ہے جو تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں موجود ہو کیا تم لوگ جا کر اس میں سے اپنا حصہ وصول نہیں کرتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مسجد میں ہے تو وہ لوگ تیزی سے وہاں سے نکلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے لئے وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ واپس آئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! ہم مسجد گئے اس میں داخل ہوئے ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو قرآن کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو حلال اور حرام کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہی (علم دین کی تعلیم) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل:

139 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان علم فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم على اللِّسَان فَذَاك حجَّة الله على ابْن آدم رَوَاهُ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ الْخَطِيب فِيْ تَارِيخه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم عَن الْحسن مُرْسلا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک علم وہ ہے جو دل میں ہو یہ نفع دینے والا علم ہے اور ایک علم وہ ہے جو (صرف) زبان پر ہو یہ آدمی کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے"۔

یہ روایت حافظ ابوبکر خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ ابن عبدالبر نمری نے اپنی کتاب "العلم" میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

140 - وَرُوِيَ عَن حرج انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان فَعلم ثَابت فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم فِي اللِّسَان فَذَاك حجَّة الله على عباده رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِيْ مُسْند الفردوس والأصبهاني فِيْ كِتَابِهٖ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن الفضيل بن عِيَاض من قَوْله غير مَرْفُوْع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم دو قسم کے ہیں ایک وہ علم ہے جو دل میں مضبوط ہوتا ہے وہ نفع دینے والا علم ہے اور ایک وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہوتا ہے یہ بندوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے"۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے اصبہانی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے فضیل بن عیاض کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

141 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن من الْعلم کَهَیئَةِ الْمکنون لَا یُعلمهُ اِلَّا الْعلمَاء بِاللّٰهِ تَعَالٰی فَاِذَا نطقوا بِهِ لَا یُنکره اِلَّا اَهْلِ الْغرَّة بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِی الْمسند وَاَبُوْ عبد الرَّحْمٰن السّلمِیّ فِی الْاَرْبَعین الَّتِیْ لَهُ فِی التصوف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ علم ایسے ہیں جو پوشیدہ ہوتے ہیں اور ان کے بارے میں صرف ان لوگوں کو علم ہوتا ہے جو عارف باللہ ہوں اور جب وہ اس علم کے حوالے سے کلام کرتے ہیں تو ان کا انکار صرف وہ لوگ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں''۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے اپنی مسند میں نقل کی ہے جبکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ''اربعین'' میں نقل کی ہے جو تصوف کے بارے میں انہوں نے ترتیب دی ہے۔

2 - التَّرْغِیْب فِیْ الرحلة فِیْ طلب الْعلم

باب: علم کے حصول کے لئے سفر کرنے کی ترغیب

142 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ سلك طَرِیْقا یلْتَمس فِیْهِ علما سهل اللّٰه لَهُ بِهِ طَرِیْقا اِلَی الْجنَّة .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه وَتقدم بِتَمَامِهِ فِی الْبَاب قبله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے' مکمل روایت کے طور پر' اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے۔

143 - وَعَنْ زر بن حُبَیْش قَالَ أتیت صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَاءَ بك قلت انبط الْعلم قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من خَارج من بَیته فِیْ طلب الْعلم اِلَّا وضعت لَهُ الْمَلَائِکَة اَجْنِحَتهَا رضَا بِمَا یصنع

حدیث 143: صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الوضوء' جماع أبواب الأحداث الموجبة للوضوء - باب ذکر وجوب الوضوء من الغائط والبول والنوم' حدیث: 17' صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر بسط الملائکة أجنحتها لطلبة العلم - حدیث: 85' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم' حدیث: 224' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب کم یمسح علی الخفین' حدیث: 763' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الکوفیین حدیث صفوان بن عسال المرادی - حدیث: 17787' مسند الحمیدی - حدیث صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنه' حدیث: 851' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمی - عاصم بن أبی النجود عن زر' حدیث: 7185

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَوْله انبط الْعلم أَي أطلبه واستخرجه

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کے حصول کے لئے آیا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تو اس کے اس عمل سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اس کے علاوہ امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ انبط العلم اس سے مراد اسے طلب کرنا اور نکالنا ہے۔

144 - وَعَنْ قبيصَة بن الْمخَارِق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا قبيصَة مَا جَاءَ بك قلت كَبرت سني ورق عظمي فأتيتك لتعلمني مَا يَنْفَعنِي اللّٰه تَعَالَى بِهِ فَقَالَ يَا قبيصَة مَا مَرَرْت بِحجر وَلَا شجر وَلَا مدر إِلَّا اسْتغْفر لَك يَا قبيصَة إِذا صليت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيم وَبِحَمْدِهِ تعاف من الْعَمى والجذام والفلج يَا قبيصَة قل اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلك مِمَّا عنْدك وأفض عَليّ من فضلك وانشر عَليّ من بركاتك. رَوَاهُ أَحْمد وَفِي إِسْنَاده راو لم يسم

❀❀ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہو گئی ہے' اور ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں' میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں' تاکہ آپ مجھے اس چیز کی تعلیم دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تم جس بھی پتھر یا درخت یا مٹی کے ڈھیلے کے پاس سے گزرے ان سب نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کر لو تو تم تین مرتبہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ پڑھا کرو تم نابینا پن، جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے اے قبیصہ! تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں' جو تیرے پاس ہے' اور تو اپنا فضل مجھ پر نازل کر دے' اور اپنی برکتیں مجھ پر پھیلا دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

145 - وَعَنْ أبي أُمَامَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غدا إِلَى الْمَسْجِد لَا يُرِيد إِلَّا أَن يتَعَلَّم خيرا أَو يُعلمهُ كَانَ لَهُ كَأَجر حَاج تَاما حجَّته. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَاد لَا بَأْس بِهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے' اور اس کا مقصد صرف بھلائی کی تعلیم حاصل کرنا' یا اس کی تعلیم دینا ہوتا ہے' تو اسے ایسے حاجی کی مانند اجر ملتا ہے' جس نے اپنا حج مکمل کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

146 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من جَاءَ مَسْجِدِی هٰذَا لم یَاتِه اِلَّا لخیر یتعلمه اَوْ یُعلمهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَة الْمُجَاهدین فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه وَمَنْ جَاءَ بِغَیْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَة الرجل ینظر اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِه

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَیْهَقِیّ وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَاده من ترك وَلَا أجمع علی ضعفه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میری اس مسجد میں آئے' اور اس کا مقصد صرف بھلائی کی تعلیم حاصل کرنا یا اس کی تعلیم دینا ہو' تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا' اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے آئے' تو وہ ایسے شخص کی مانند ہوگا جو کسی دوسرے کے سامان پر نظر رکھے ہوئے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

147 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا انتعل عبد قطّ وَلَا تخفف وَلَا لبس ثوبا فِیْ طلب علم اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ ذنُوبه حَیْثُ یخطو عتبَة دَاره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ .قَوْله تخفف اَی لبس خفه

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی بندے نے علم کے حصول کے لئے جوتے پہنے یا موزے پہنے یا لباس پہنا تو جیسے ہی وہ اپنے گھر کی چوکھٹ سے قدم نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ تخفف سے مراد موزے پہننا ہے۔

148 - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ طلب الْعلم فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه حَتّٰی یرجع .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

149 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من غَدا یُرِید الْعلم یتعلمه

لہ فتح اللہ لَهُ بَابا اِلَى الْجَنَّةِ وفرشت لَهُ الْمَلَائِكَةُ اكنافها وصلت عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ وحيتان الْبَحْرِ وللعالم من الفضل على العابد كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ على اَصْغَرِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ وَالْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِن الْاَنبِيَاء لم يورثوا دِيْنَارًا وَلَا درهما وَلٰكِنَّهُمْ ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذه اَخذ بحظه

وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيبَةٌ لَا تجبر وثلمة لَا تسد وَهُوَ نجم طمس موت قَبيلَة ايسر من موت عَالم ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَلَيْسَ عِنْدهم موت الْعَالم اِلٰى آخِره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ من رِوَايَةِ الْوَلِيد بن مُسْلِم ۔حَدثنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ بن اَبِي مَالك عَن عُثْمَان بن اَيمن عَنهُ وَسَيَاْتِي فِي الْبَاب بعده حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تاکہ وہ اللہ کی رضا کے لئے وہ علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیتا ہے' اور فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھادیتے ہیں آسمانوں کے فرشتے سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور عالم شخص کو عابد شخص پر وہ فضیلت حاصل ہے جو چودھویں رات کے چاند کو آسمان میں موجود سب سے چھوٹے ستارے پر حاصل ہوتی ہے' اور علماء' انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں بلکہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' تو جو شخص اسے حاصل کرلیتا ہے وہ اپنے حصے کو حاصل کرلیتا ہے' اور عالم کا انتقال کر جانا ایسی مصیبت ہے' جس کا کوئی حل نہیں ہے ایک ایسا شگاف ہے' جسے بند نہیں کیا جاسکتا' وہ ایک ستارہ تھا' جو بجھ گیا' ایک پورے قبیلے کا مرجانا ایک عالم کے انتقال سے زیادہ آسان ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں "عالم کا انتقال کرجانا" یہاں سے لے کر اس کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ ولید بن مسلم کے نقل کردہ ہیں انہوں نے خالد بن یزید بن ابو مالک کے حوالے سے عثمان بن ایمن کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے عنقریب اس کے بعد والے باب میں ابودرداء کی نقل کردہ روایت آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْغِيْبُ فِي سَمَاعِ الْحَدِيْثِ وتبليغه ونسخه والترهيب من الْكَذِب عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

باب: حدیث کے سماع، اس کی تبلیغ اور اسے (تحریری طور پر) نقل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

150 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نضر اللّٰه امرا

سمع منا شَيْئًا فَبَلغهُ كَمَا سَمعه فَرب مبلغ أوعى من سامع

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه إِلَّا انه قَالَ رحم الله امْرأ .وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح . قَوْله نضر هُوَ بتَشْديد الضَّاد الْمُعْجَمَة وتخفيفها حَكَاهُ الْخطابِيّ وَمَعْنَاهُ الدُّعَاء لَهُ بالنضارة وَهِي النِّعْمَة والبهجة وَالْحسن فَيكون تَقْدِيره جمله الله وزينه وَقيل غير ذَلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی چیز سن کر اسے اسی طرح آگے منتقل کردے' جس طرح اس کو سنا تھا کیونکہ بعض اوقات وہ شخص جس کی طرف بات منتقل کی گئی ہو وہ (ہم سے براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر سے محفوظ رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد'امام ترمذی امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے'' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

روایت کے یہ الفاظ نضر اس میں ضاد پر شد ہے البتہ علامہ خطابی نے اس کو تخفیف کے ساتھ بھی نقل کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں خوش وخرم رہنے کی دعا دی جارہی ہے ''نضارہ'' سے مراد نعمت اور خوشی اور خوبصورتی ہے' تو اب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے آراستہ وپیراستہ رکھے ایک قول کے مطابق اس کا مطلب کچھ اور بھی ہے۔

151 - وَعَنْ زيد بن ثَابت قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نضر الله امْرأ سمع منا حَدِيثا فَبَلغهُ غَيره فَرب حَامِل فقه إِلَى من هُوَ أفقه مِنْهُ وَرب حَامِل فقه لَيْسَ بفقيه ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب مُسلم إخلاص الْعَمَل لله ومناصحة وُلَاة الْأَمر وَلُزُوم الْجَمَاعَة فَإِن دعوتهم تحيط من وَرَاءَهُم وَمَنْ كَانَت الدُّنْيَا نِيَّته فرق الله عَلَيْهِ أمره وَجعل فقره بَيْن عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْته من الدُّنْيَا إِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ كَانَت الْآخِرَة نِيَّته جمع الله أمره وَجعل غناهُ فِي قلبه وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ بِتَقْدِيم وَتَأْخِير وروى صَدره إِلَى قَوْله لَيْسَ بفقيه

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِزِيَادَة عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے حدیث سن کر اسے دوسرے تک منتقل کردے' کیونکہ بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا شخص' اس شخص تک اسے منتقل کردیتا ہے جو اس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے' اور بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا شخص بذات خود عالم نہیں ہوتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا ہے عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا حکمرانوں کے لئے خیرخواہی اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے جو ان کے ساتھ نہیں ہوتے' اور جس شخص کی نیت محض دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کردے گا اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا' اور دنیا اس کے پاس نہیں آئے گی صرف اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی اور جس شخص کی نیت

آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو اکٹھا کردے گا اس کا غنا اس کے دل میں ڈال دے گا' اور دنیا اس کی طرف فرمانبردار ہو کر آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے روایت کا ابتدائی حصہ ان الفاظ تک نقل کیا ہے: ''وہ عالم نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اضافی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

152 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَسْجِد الْخیف من منی فَقَالَ نضر اللّٰه امرا سمع مَقَالَتی فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم یسْمعهَا ثُمَّ ذهب بهَا اِلٰی من لم یسْمعهَا اَلا فَرب حَامِل فقه لَا فقه لَهٗ وَرب حَامِل فقه اِلٰی من هُوَ افقه مِنْهُ الحَدِیْث .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسجد خیف میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے یاد رکھے' اور محفوظ کرلے' اور اس شخص تک پہنچا دے' جس نے اسے نہیں سنا تھا پھر وہ اس شخص تک پہنچا دے جسے اس نے نہیں سنا تھا' خبردار! (بعض اوقات) براہ راست کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات براہ راست بات سیکھنے والا شخص' اس شخص تک بات کو منتقل کر دیتا ہے جو اس سے زیدہ علم رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

153 - وَعَنْ جُبَیر بن مطعم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بالخیف خیف منی یَقُوْلُ نضر اللّٰه عبدا سمع مَقَالَتی فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم یسْمعهَا فَرب حَامِل فقه لَهٗ وَرب حَامِل فقه اِلٰی من هُوَ افقه مِنْهُ ثَلَاث لَا یغل عَلَیْهِنَّ قلب مُؤْمِن اِخلاص الْعَمَل لله والنصیحة لائمة الْمُسْلِمین وَلُزُوْم جَمَاعَتهمْ فَاِن دعوتهم تحفظ من وَرَاءَهُمْ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر مُخْتَصرًا وَمُطَوَّلًا اِلَّا انه قَالَ تحیط بیاء بعد الْحَاء رَوَوْهُ کلهم عَن مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَن عبد السَّلَام عَن الزُّهْرِیّ عَن مُحَمَّد بن جُبَیر بن مطعم عَنْ اَبِیْهِ وَله عِنْد اَحْمد طَرِیْق عَن صَالح بن کیسَان عَن الزُّهْرِیّ وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے منیٰ کی مسجد خیف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے یاد کرلے' اور اسے محفوظ کرلے' اور اس کی تبلیغ اس شخص تک کردے' جس نے اس کو نہیں سنا تھا کیونکہ بعض اوقات علم کی کوئی بات سیکھنے والا شخص اس بات کو اس شخص تک منتقل

کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا ہے عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا مسلمان حکمران کے لئے خیر خواہی اور ان (مسلمانوں) کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی شامل ہوتی ہے جو ان کے ساتھ نہیں ہوتے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے مختصر اور طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے لفظ ''تحیط'' نقل کیا ہے ان سب حضرات نے یہ روایت محمد بن اسحاق کے حوالے سے عبدالسلام کے حوالے سے زہری کے حوالے سے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہے یہی روایت امام احمد نے صالح بن کیسان کے حوالے سے زہری سے نقل کی ہے اور اس روایت کی سند حسن ہے۔

154 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ خلفائی قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ خلفاؤك قَالَ الَّذِیْنَ یأتونَ من بعدِی یروون أحادیثی ویعلمونها النَّاس رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میرے بعد والوں پر رحم کرنا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد والے کون ہیں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

155 - وَعَنْ اَبِیْ الردین قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم یَجْتَمِعُوْنَ علی کتاب اللّٰه یتعاطونه بَیْنَهُمْ اِلَّا کَانُوْا اضیافا لله وَاِلَّا حفتهم الْمَلَائِکَة حَتّٰی یَقُوْمُوا اَوْ یخوضوا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَمَا من عَالم یخرج فِیْ طلب علم مَخَافَة اَن یَمُوْت اَوْ انتساخه مَخَافَة اَن یدرس اِلَّا کَانَ کالغازی الرَّائِح فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَمَنْ یبطیء بِهٖ عمله لم یسرع بِهٖ نسبه رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَة اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش

❀❀ حضرت ابوردین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حوالے سے اکٹھے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان شمار ہوتے ہیں اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں جب تک وہ اپنی جگہ سے اٹھتے نہیں ہیں یا کسی اور بات میں مصروف نہیں ہو جاتے ہیں جب بھی کوئی عالم علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے جسے یہ اندیشہ ہو کہ یہ علم کہیں ختم نہ ہو جائے یا وہ عالم اس علم کو منتقل کرتا ہے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ ختم نہ ہو جائے تو وہ اس غازی کی مانند ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) نکلتا ہے اور جس شخص کا عمل اس کو سست کر دے اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

156 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِهٖ اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهٗ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِهٖ وَتقدم هُوَ وَمَا ينتظم فِیْ سلكه وَيَاْتِیْ لَهٗ نَظَائِر فِیْ نشر الْعلم وَغَیْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی .قَالَ الْحَافِظ وناسخ الْعلم النافع لَهٗ أجره وَأجر من قَرَاَهٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِهٖ من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِهٖ لهٰذَا الحَدِيْث وَاَمْثَاله وناسخ غير النافع مِمَّا يُوجب الْاِثْم عَلَيْهِ وزره ووزر من قَرَاَهٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِهٖ من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِهٖ لما تقدم من الْاَحَادِيْث من سنّ سنة حَسَنَة اَوْ سَيِّئَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن آدم مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ اور وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے یہ روایت بھی گزری ہے' اور اس کی مانند دیگر روایات بھی گزری ہیں اور عنقریب ان کی مانند اور روایات آئیں گی' جو علم کو پھیلانے وغیرہ سے متعلق ہوں گی اگر اللہ نے چاہا۔

حافظ فرماتے ہیں: جو شخص نفع دینے والے علم کو (تحریری طور پر) نقل کرتا ہے اسے اس کا اجر ملتا ہے' اور جو شخص اس کی تحریر کو پڑھتا ہے یا اس سے آگے تحریری طور پر نقل کرتا ہے' تو جب تک اس کی تحریر باقی رہے گی اس وقت تک اس کا اجر بھی اس شخص کو ملتا رہے گا' اور جب تک اس کی تحریر پر عمل کیا جاتا رہے گا (اس وقت تک بھی اس کا اجر اسے ملے گا) اس کی دلیل یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث ہیں اور جو شخص غیر نافع علم کو تحریری طور پر نقل کرتا ہے جو علم اس پر گناہ کو لازم کرتا ہے' تو اس کا گناہ اور جو شخص کو اس پڑھے گا یا اس کو تحریری طور پر نقل کرے گا یا اس کے بعد اس پر عمل کرے گا' تو جب تک اس کی تحریر باقی رہے گی یا اس کی تحریر پر عمل باقی رہے گا' تو ان سب کا گناہ اسے ملتا رہے گا اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو اس سے پہلے گزر گئی ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جو کوئی اچھا طریقہ آغاز کرتا ہے یا برے طریقے کا آغاز کرتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

157 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَیَّ فِیْ كتاب لم تزل الْمَلَائِكَة تستغفر لَهٗ مَا دَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْكتاب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَغَیْرِهٖ وَرُوِیَ من كَلَام جَعْفَر بن مُحَمَّد مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ وَهُوَ اَشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر تحریری طور پر درود بھیجتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک میرا نام اس تحریر میں موجود رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہی روایت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ زیادہ موزوں محسوس ہوتی ہے۔

158 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كذب عَلَىَّ مُتعمدا فَلْيَتَبَوَّأ مقعده مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا وَهٰذَا الحَدِيْث قد رُوِىَ عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة فِى الصِّحَاح وَالسّنَن وَالْمَسَانِيد وَغَيرهَا حَتّٰى بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ حدیث ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے صحاح سنن مسانید اور دیگر کتابوں میں منقول ہے یہاں تک کہ یہ تواتر کی حد تک پہنچ جاتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

160 - وَعَنِ الْمُغِيرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن كذبا عَلَىَّ لَيْسَ ككذب على اَحَد فَمَنْ كذب عَلَىَّ مُتَعَمدا فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعده مِنَ النَّار رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا کسی اور کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی مانند نہیں ہے جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِى مجالسة الْعلمَاء

باب: علماء کی ہم نشینی اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

161 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مررتم برياض الْجنَّة فارتعوا

حدیث 158: صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب ما يكره من النياحة على الميت - حديث:1242 صحيح مسلم - باب في التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم' حديث:4 صحيح ابن حبان - ذكر إيجاب دخول النار لمتعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:31 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث أشعث بن جابر - حديث:235 سنن الدارمي - باب اتقاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:245 سنن أبي داود - كتاب العلم' باب في التشديد في الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث:3184 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث:30 الآثار لأبي يوسف - باب الغزو والجيش' حديث:912 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في تعمد الكذب على النبي صلى الله عليه وسلم وما جاء - حديث:25701 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر الزبير بن العوام' حديث:201 السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' من كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث:5743 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة' باب البكاء على الميت - حديث:4628 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2879 مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث:336 مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث:1114 مسند ابن الجعد - أحاديث حماد بن أبي سليمان' حديث:301 البحر الزخار مسند البزار - محمود بن لبيد' حديث:367 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:243 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1213 المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خالد بن عرفطة العذري' حديث:3991

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو تو ان میں سے کچھ کھا پی لیا کرو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی محافل''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

162 - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَاسْمَعْ كَلَامَ الْحُكَمَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَيُحْيِي الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ الْمَيِّتَةَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ وَقَدْ حَسَّنَهَا التِّرْمِذِيُّ لِغَيْرِ هٰذَا الْمَتْنِ وَلَعَلَّهُ مَوْقُوْفٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: تم پر لازم ہے کہ تم علماء کی ہم نشینی اختیار کرو اور دانش وروں کا کلام سنو! کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور کے ذریعے مردہ دل کو زندگی عطا کر دیتا ہے، جس طرح وہ بنجر زمین کو بارش کے ذریعے زندگی دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن اس سے کچھ مختلف ہے، اور شاید وہ روایت موقوف ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

163 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ قَالَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِيْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ اِلَّا مُبَارَكَ بْنَ حَسَّانَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا ہم نشین زیادہ بہتر ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آئے، اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافے کا باعث بنے، اور جس کے عمل کی وجہ سے تمہیں آخرت یاد آئے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف مبارک نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

حدیث 161: مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 12297' مسند أبي يعلى الموصلي ثابت البناني عن أنس' حديث: 3336' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث: 10953' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 554' حلية الأولياء - زياد بن عبد الله النميري' حديث: 8838

5 - التَّرْغِيْبُ فِيْ إِكْرَامِ الْعُلَمَاءِ وَإِجْلَالِهِم وتوقيرهم والترهيب من إِضاعتهم وَعدم المبالاة بهم

باب: علماء کی عزت واحترام تعظیم وتوقیر کے متعلق ترغیبی روایات اور علماء کو ضائع کرنے یا ان سے لاپرواہی اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی رویات

164 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يجمع بَيْنَ الرجلَيْن من قتلى اُحد يَعْنِيْ فِي الْقَبْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ ايهمَا اكثر اخذا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا اُشير اِلٰى اَحدهمَا قدمه فِي اللَّحْد. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو افراد کو ایک ساتھ قبر میں رکھواتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دریافت کر لیتے تھے ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا ہے؟ جب ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لحد میں پہلے اتارتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

165 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من اِجلال اللّٰه اِكرام ذِيْ الشيبة الْمُسْلِم وحامل الْقُرْآن غير الغالي فِيْهِ وَلَا الجافي عَنهُ واِكرام ذِيْ السُّلْطَان المقسط رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان اور قرآن کے عالم کا احترام کیا جائے جو قرآن کے بارے میں غلو نہ کرتا ہو اور اس سے اعراض بھی نہ کرتا ہو نیز انصاف کرنے والے حکمران کا احترام کیا جائے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

166 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبركَة مَعَ اَكابركم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"برکت تمہارے اکابرین کے ساتھ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

167 - وَعَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يوقر الْكَبِيْر وَيرْحَم الصَّغِيْر وَيَاْمُر بِالْمَعْرُوْفِ وينه عَنِ الْمُنكر. رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ انہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

168 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا وَيعرف حق كَبِيرنَا .رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

169 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من أمتِي من لم يجل كَبِيرنَا وَيرْحَم صَغِيرنَا وَيعرف لعالمنا .رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم إِلَّا انه قَالَ لَيْسَ منا

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہوگا جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے عالم (کے حق کو) پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے''۔

170 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا ويجل كَبِيرنَا .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ ابْن شهَاب عَن وَاثِلَة وَلم يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث170:المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث سمرة بن جندب - حديث:193سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الرحمة - حديث:4313سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في رحمة الصبيان' حديث:1891مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث:24838معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - أحاديث للشافعي لم يذكرها في الكتاب' حديث:6349مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6568مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث:569مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث:586البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2357مسند أبي يعلى الموصلي - أبو عمران الجوني' حديث:4130المعجم الكبير للطبراني - باب الضاد' باب الضاد - ضميرة بن أبي ضميرة مولى رسول الله' حديث:8038

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے جو ابن شہاب کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حالانکہ انہوں (یعنی ابن شہاب زہری) نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

171 - وَعَنْ عَمرو بن شُعَيب عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرَنَا وَيعرف شرف كَبِيْرِنَا .رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا انه قَالَ وَيعرف حق كَبِيْرِنَا

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے شرف کو پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے''۔

172 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْعلم وتعلموا للْعلم السكينَة وَالْوَقار وتواضعوا لمن تعلمُونَ مِنْهُ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکینت اور وقار سیکھو اور ان لوگوں کے سامنے' تواضع اختیار کرو جن سے تم نے علم حاصل کیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

173 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لا يدركني زمَان اَوْ قَالَ لَا تدركوا زَمَانا لَا يتبع فِيْهِ الْعَلِيم وَلَا يستحيى فِيْهِ من الْحَلِيم قُلُوبهم قُلُوب الْاَعَاجِم والسنتهم اَلْسِنَة الْعَرَب .رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! مجھ تک وہ زمانہ نہ آئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس زمانے تک نہ پہنچنا جس میں عالم کی پیروی نہ کی جائے' اور جس میں بردبار شخص سے حیاء نہ کی جائے' ایسے لوگوں کے دل عجمی لوگوں کی مانند ہوں گے' اور ان کی زبانیں عربوں کی زبانیں جیسی ہوں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

174 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث لَا يستخف بهم اِلَّا مُنَافِق ذُو الشيبة فِي الْاِسْلَام وَذُو الْعلم وَاِمَام مقسط .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلّي بن يزِيْد عَن الْقَاسِم وَقد حسنها التِّرمِذِيّ لغير هٰذَا الْمَتْن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں کوئی منافق ہی حقیر سمجھے گا' بوڑھا مسلمان' صاحب علم اور عادل حکمران''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن کچھ مختلف ہے۔

175 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد سَمِعت حَدِيْثا مُنْذُ زمَان اِذا كنت فِيْ قوم عِشْرِيْنَ رجلا اَوْ اقل اَوْ اكثر فتصفحت وُجُوْهِهِمْ فَلَمْ تَرَ فيهم رجلا يهاب فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَم اَن الْاَمر قد رق

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاسْنَاده حسن

❀❀ عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں: میں نے طویل عرصہ پہلے یہ حدیث سنی تھی (جس کے الفاظ یہ ہیں:)
''جب تم بیس یا اس سے کم یا اس سے زیادہ ایسے افراد کے درمیان موجود ہو کہ جب ان کے چہروں کا جائزہ لو تو تمہیں ان میں کوئی ایسا شخص نہ ملے جو اللہ سے ڈرتا ہو' تو تم یہ بات جان لو کہ اب معاملہ کمزور ہو چکا ہے (یعنی لوگوں کی دینی حالت کمزور ہو چکی ہے)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

176 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اَخاف على اُمتِيْ اِلَّا ثَلَاث خلال اَن يكثر لَهُمْ من الدُّنْيَا فيتحاسدوا وَاَن يفتح لَهُمُ الْكتاب يَاْخُذهُ الْمُؤْمِن يَبْتَغِي تَاْوِيله وَمَا يعلم تَاْوِيله اِلَّا اللّٰه والراسخون فِي الْعلم يَقُوْلُوْنَ آمنا بِهٖ كل من عِنْد رَبنَا وَمَا يذكر اِلَّا اُولُو الْاَلْبَاب آل عمرَان 7 وَاَن يرَوا ذَا علم فيضيعوه وَلَا يبالوا عَلَيْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا خوف ہے ایک یہ کہ ان کے لئے دنیا زیادہ ہو جائے گی' تو ایک دوسرے سے حسد کریں گے' اور ان کے لئے کتاب (یعنی قرآن مجید کے علم کو) کھول دیا جائے گا ہر مومن شخص اسے حاصل کرے گا' اور اس کی تاویل تلاش کرے گا حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یا ان لوگوں کے پاس ہے جو علم میں مہارت رکھتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: کہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے' اور اس سے نصیحت صرف عقل مند ہی حاصل کر سکتے ہیں (اور تیسری بات یہ ہے) کہ جب وہ کسی علم والے شخص کو دیکھیں گے' تو اسے ضائع کر دیں گے' اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من تعلم الْعلم لغير وَجه اللّٰه تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے (کسی اور مقصد کیلئے) علم حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

177 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم علما مِمَّا يبتغى بِهِ وَجه اللّٰه تَعَالٰى لَا يتعلمه إِلَّا ليصيب بِهِ عرضا من الدُّنْيَا لم يجد عرف الْجنَّة يَوْم الْقِيَامَة يَعْنِي رِيحهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرط الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَتقدم حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ اَوَّل بَاب الرِّيَاء وَفِيْهِ رجل تعلم الْعلم وَعلمه وَقَرَاَ الْقُرْآن فَاتِي بِهِ فَعرفهُ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرات فِيك الْقُرْآن قَالَ كذبت وَلَكِنَّك تعلمت ليقال عَالم وقرات الْقُرْآن ليقال هُوَ قارىء فقد قيل ثُمَّ امر بِهِ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى الْقِي فِی النَّار الحَدِيْث رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے اور وہ شخص اس علم کو صرف اس لئے حاصل کرے تا کہ اس کے ذریعے دنیاوی فوائد حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پائے گا''۔

(یہاں روایت میں مذکور لفظ عرف سے مراد) اس کی خوشبو ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے نقل کرکے یہ کہا ہے: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث ریاکاری سے متعلق باب کے آغاز میں گزر چکی ہے جس میں ایسے شخص کا ذکر ہے: ''جو علم حاصل کرے گا اور اس کی تعلیم دے گا اس نے قرآن پڑھا ہوگا اسے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی شناخت کروائے گا تو وہ اس کی شناخت کرلے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کے بدلے میں تم نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: میں نے علم حاصل کیا تھا اور اس کی تعلیم دی تھی اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم غلط کہہ رہے ہو تم نے اس لئے علم حاصل کیا تھا تا کہ یہ بات کہی جائے کہ یہ عالم ہے اور تم نے قرآن اس لئے پڑھا تھا تا کہ یہ کہا جائے کہ یہ قاری ہے تو یہ بات کہہ دی گئی ہے پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ حدیث امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

178 - وَرُوِیَ عَنْ كَعْب بن مَالك قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طلب الْعلم ليجاری بِهِ الْعلمَاء اَوْ ليماری بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهِ وُجُوه النَّاس اِلَيْهِ ادخلهُ اللّٰه النَّار. رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ اَبِی الدُّنْيَا فِی كتاب الصمت وَغَيْرِه وَالْحَاكِم شَاهدا وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص اس لئے علم حاصل کرے تا کہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مقابلہ کرے اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے اور لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے گا''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں ابن ابودنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں نقل کی ہے دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے شاہد روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

179 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تعلمُوا الْعلم لتباهوا بِهِ الْعلمَاء وَلَا تماروا بِهِ السُّفَهَاء وَلَا تخيروا بِهِ الْمجَالِس فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَالنَّار النَّار. رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة يحيى بن أَيُّوب الغافقي عَن ابْن جريج عَن أَبِي الزبير عَنهُ وَيحيى هٰذَا ثِقَة احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيرهمَا وَلَا يلْتَفت إِلَى من شَذَّ فِيهِ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه أَيْضًا بنحوه من حَدِيث حُذَيْفَة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ علم اس لئے حاصل نہ کرو تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کرو اور اس کے ذریعے محافل میں نمایاں حیثیت حاصل کرو جو شخص ایسا کرے گا (تو اس کا انجام) آگ ہوگی' آگ ہوگی (یا جہنم ہوگی)''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے اسے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اس کو یحییٰ بن ایوب غافقی کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یحییٰ نامی یہ راوی ثقہ ہے شیخین نے اس سے روایات نقل کی ہیں دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں اُس شخص کے قول کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جس نے اِس کے بارے میں شاذ رائے دی ہے امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

180 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماري بِهِ السُّفَهَاء أَو ليصرف وُجُوه النَّاس إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّار. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص علم اس لئے حاصل کرے' تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے' اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے' تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

181 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماري بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهِ وُجُوه النَّاس أدخلهُ اللّٰه جَهَنَّم. رَوَاهُ ابْن مَاجَه أَيْضا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم اس لئے حاصل کرے تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت بھی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

182 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم علما لغير الله اَوْ اَرَادَ به غير الله فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَده مِنَ النَّار رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا عَن خَالِدِ بن دريك عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرِجَال اِسناده ثقات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرے یا اس کے ذریعے غیر اللہ (کی رضا) مراد لے تو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے حضرات نے اسے خالد بن دریک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے حالانکہ ان صاحب نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ویسے ان دونوں حضرات (یعنی ترمذی وابن ماجہ) کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

183 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَاسا من امتي سيتفقهون فِي الدّين يقرؤون الْقُرْآن يَقُولُوْنَ نأتي الْاُمَرَاء فنصيب من دنياهم ونعتزلهم بديننا وَلَا يكون ذٰلِكَ كَمَا لَا يجتنى من القتاد اِلَّا الشوك كَذٰلِكَ لَا يجتنى من قربهم اِلَّا قَالَ ابْن الصَّباح كَاَنَّهُ يَعْنِيْ الْخَطَايَا .

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کا علم حاصل کریں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے' اور وہ یہ کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جا کر ان کی دنیا میں سے اپنا حصہ حاصل کریں گے' اور اپنے دین کے حوالے سے ان سے لاتعلق رہیں گے حالانکہ (عملی طور پر) ایسا نہیں ہو سکے گا جس طرح قتاد (نامی کانٹے دار درخت) سے صرف کانٹے ہی چنے جا سکتے ہیں اسی طرح ان امراء کے قرب کے ذریعے صرف ... ہی حاصل ہوگا''۔

ابن صباح کہتے ہیں: گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ صرف گناہ حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

184 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم صرف الْكَلَام لِيَسْبِيَ بِه قُلُوْب الرِّجَال اَوْ النَّاس لم يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة صرفا وَلَا عدلا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ يشبه اَن يكون فِيْهِ انْقِطَاع فَاِنَّ الضَّحَّاك بن شُرَحْبِيْل ذكره البُخَارِيّ وَابْن اَبِيْ حَاتِم وَلَمْ

يذكروا له رِوَايَةً عن الصَّحَابَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے گفتگو کا فن صرف اس لئے سیکھا' تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کے دل جیت لے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہو کیونکہ ضحاک بن شرحبیل کا ذکر امام بخاری اور امام ابن ابوحاتم نے کیا ہے' اور ان حضرات نے یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس نے کوئی روایت صحابہ سے نقل کی ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

186 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه ذكر فتنا تكون فِيْ آخر الزَّمَان فَقَالَ لَهُ عمر مَتى ذٰلِكَ يَا عَلِيّ قَالَ إِذا تفقه لغير الدّين وَتعلم الْعلم لغير الْعَمَل والتمست الدُّنْيَا بِعَمَل الْآخِرَة

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق أَيْضا فِيْ كِتَابه مَوْقُوفًا وَتقدم حَدِيْث ابْن عَبَّاس الْمَرْفُوْع وَفِيْه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِه عَن عباد اللّٰه وَاَخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِه ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار وينادي مُنَاد هٰذَا الَّذِيْ آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِه عَن عباد اللّٰه وَاَخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِه ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے آخری زمانے میں پیش آنے والے فتنوں کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے علی! یہ کب ہوگا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب دین کا علم دینی مقصد کیلئے حاصل نہیں کیا جائے گا' اور جب علم کو عمل کرنے کے لئے حاصل نہیں کیا جائے گا' اور آخرت سے متعلق عمل کے ذریعے دنیا کا حصول مقصود ہوگا۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث ذکر ہو چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو' اور وہ اس کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لے' اور اس کے حوالے سے لالچ رکھے' اور اس کا معاوضہ وصول کرے' تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا تھا اور اس نے اس حوالے سے اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لیا' اور اس کے حوالے سے لالچ رکھا اور اس کا معاوضہ وصول کیا تو یہ اعلان اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک حساب ختم نہیں ہوتا''۔

7- اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ نشر الْعلم وَالدّلَالَة علی الْخَیْر

باب: علم کو پھیلانے اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

188 - وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر مَا یخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح یَدْعُو لَهُ وَصدقَة تجْرِی یبلغهُ أجرهَا وَعلم یعْمل بِهِ من بعده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِیْح وَتقدم حَدِیْث أَبِی هُرَیْرَة إِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله إِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِیَة أَوْ علم ینْتَفع بِهِ أَوْ ولد صَالح یَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے ان میں سب سے زیادہ بہترین چیزیں ہیں ایک وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے ایک وہ صدقہ جو جاری ہو اس کا اجر اس تک پہنچتا ہو ایک وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جب انسان مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

189 - وَرُوِیَ عَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تصدق النَّاس بِصَدَقَة مثل علم ینشر رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَغَیْرِه

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں نے کوئی بھی ایسی چیز صدقہ نہیں کی جو علم پھیلانے کی مانند (زیادہ اجر وثواب کے حصول) کا باعث ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

190 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعم الْعَطِیَّة کلمة حق تسمعها ثُمَّ تحملهَا إِلَی أَخ لَک مُسلم فتعلمها إِیَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَیُشبه أَن یکون مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین عطیہ وہ بات ہے' جسے تم سنو اور پھر اسے اپنے مسلمان بھائی تک منتقل کرو اور اسے اس کی تعلیم دے دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور زیادہ موزوں یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہو۔

191 - وَرُوِیَ عَنْ أَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَلا أخبرکُمْ

عَن الأجود الأجود اللّٰہ الأجود الأجود وَاَنَا اَجود ولد آدم وأجودکم من بعدِی رجل علم علما فنشر علمه یبعَث یَوم الْقِیَامَة أمة وَحده وَرجل جاد بِنَفسِهِ لله عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی یقتل .رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے جو سب سے زیادہ سخی ہے سب سے زیادہ سخی ہے' اور اولادِ آدم میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں' اور میرے بعد تم میں سے زیدہ سخی وہ شخص ہوگا جو علم حاصل کرے گا' اور پھر اپنے علم کو پھیلا دے گا اسے قیامت کے دن ایک مستقل امت کے طور پر زندہ کیا جائے گا' اور (سب سے زیادہ سخی) وہ شخص ہے جو اپنی جان کے ہمراہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لیتا ہے) یہاں تک کہ شہید ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

192 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل ینعش لِسَانه حَقًا یعْمل بِهِ بعده إِلَّا جرى لَهُ أجره إِلَى يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ وفاه اللّٰه ثَوَابه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ فِيْهِ نظر وَلٰكِن الْاُصُوْل تعضده .قَوْله ینعش اَی یَقُوْلُ وَیذکر

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی زبان کو ایسی حق بات کے لئے استعمال کرتا ہے' جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے ایسے شخص کا اجر اس کے بعد قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کا پورا ثواب عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے' تاہم اصول اس کو مضبوط کرتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ینعش سے مراد وہ کہتا ہے' اور وہ ذکر کرتا ہے۔

192/1 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعَة تجْرِی عَلَيْهِمْ أُجورهم بعد الْمَوْت رجل مَاتَ مرابطا فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَرجل علم علما فَأَجره يجْرِی عَلَيْهِ مَا عمل بِهِ وَرجل أجرى صَدَقَة فأجرها لَهُ مَا جرت وَرجل ترك ولدا صَالحا يَدْعُو لَهُ

رَوَاهُ الْاِمَام اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والْأَوسط وَهُوَ صَحِيْح مفرقا من حَدِيْث غير وَاحِد من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چار لوگ ایسے ہیں جن کے اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں ایک وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتا ہے ایک وہ

حدیث 191: مسند أبی یعلی الموصلی - مسند أنس بن مالک - ما أسنده الحسن بن أبی الحسن' حدیث: 2725' شعب الإیمان للبیهقی - الثامن عشر من شعب الإیمان وهو باب فی نشر العلم وألا' حدیث: 1718' المطالب العالیة للحافظ ابن حجر العسقلانی - کتاب العلم' باب الترغیب فی طلب العلم والحث علیه - حدیث: 3157

شخص جو کسی علم کی تعلیم دیتا ہے' تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس علم پر عمل ہوتا رہتا ہے' اور ایک وہ شخص جو صدقہ جاریہ کرتا ہے' تو اس کا اجر اسے اس وقت تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ چیز چلتی رہتی ہے' اور ایک وہ شخص جو نیک اولاد چھوڑ کر جاتا ہے جو اس کے لئے دعا کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور یہ حدیث صحیح ہے' اور اس کے مختلف ٹکڑے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہیں۔

فصل:

193 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد الْبَدرِی اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یستحمله فَقَالَ اِنَّهٗ قد ابدع بِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فلَانا فَاَتَاهُ فَحَمله قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من دلّ علی خیر فَلَهٗ مثل أجر فَاعله اَوْ قَالَ عَامله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ .قَوْلِهٖ ابدع بِی هُوَ بِضَم الْهمزَة وَکسر الدَّال یَعْنِیْ ظلعت رکابی یُقَال ابدع بِهٖ اِذا کلت رکابه اَوْ عطبت وَبَقِی مُنْقَطِعًا بِهٖ

❀❀ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ سے سواری کے لئے جانور مانگے اس نے عرض کی: میرا جانور سفر کے قابل نہیں رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ اس شخص کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری کے لئے جانور دے دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے' تو اسے اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے

روایت کے یہ الفاظ ''ابدع بی'' اس میں ہمزہ پر پیش ہے' اور دال پر زیر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میری رکاب کمزور ہوگئی ہے یہ بات کہی جاتی ہے ابدع بہ یعنی جب اس کی رکاب کمزور ہو جائے' اور جانور تھک جائے' اور ایسی حالت میں آجائے کہ سفر کے قابل نہ رہے۔

194 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِی مَا أعطیکه وَلٰکِن ائْتِ فلَانا فَاَتی الرجل فَاَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من دلّ علی خیر فَلَهٗ مثل أجر فَاعله اَوْ عَامله

رَوَاهُ ابْن حِبَّان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا الدَّال علی الْخَیْر کفاعله .وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالأوسط من حَدِیْث سهل بن سعد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ مانگا'تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے تم فلاں کے پاس جاؤ وہ شخص اس شخص کے پاس گیا اس نے اسے کچھ دے دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اسے اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مانند ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

195 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّالُ علی الْخَیْرِ کفاعله وَاللّٰه یحب اِغاثة اللّٰهفان .رَوَاهُ الْبَزَّارُ من رِوَایَةِ زِیَاد بن عبد اللّٰه النمیری وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مانند ہے' اور اللہ تعالیٰ مجبور شخص کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے زیاد بن عبداللہ نمیری سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

196 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من دَعَا اِلٰی هدی کَانَ لَهُ من الْاَجر مثل اجور من تبعه لَا ینقص ذٰلِکَ من اُجُورهم شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَة کَانَ عَلَیْهِ من الْاِثم مثل آثام من اتبعهُ لَا ینقص ذٰلِکَ من آثامهم شَیْئًا .رَوَاهُ مُسلِم وَغَیره وَتقدم هُوَ وَغَیره فِی بَاب الْبدَاءَة بِالْخَیرِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے' تو اسے ان لوگوں کی مانند اجر ملتا ہے جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان دوسرے لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دے تو اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہ جتنا گناہ ملتا ہے' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے یہ اور اس کے علاوہ دیگر روایات بھلائی کا آغاز کرنے سے متعلق باب میں ہیں۔

197 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قَوْلِه تَعَالٰی (قوا اَنفسکُمْ وأهلیکم نَارا) التحریم قَالَ علمُوا اَهْلیکم الْخَیر .رَوَاهُ الْحَاکِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِیح علی شَرطهمَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ''۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے) تم اپنے اہل خانہ کو بھلائی کی تعلیم دو۔
یہ روایت امام حاکم نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

8 - التَّرْهِيب من كتم الْعلم

باب: علم چھپانے سے متعلق ترہیبی روایات

198 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَن علم فكتمه الْجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيح على شَرط الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يخرجَاهُ

وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَه قَالَ مَا من رجل يحفظ علما فيكتمه اِلَّا اَتٰى يَوْم الْقِيَامَة ملجوما بلجام من نَار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس سے کسی علمی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اسے چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام پہنائی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جو بھی شخص کسی علم کو یاد کرے اور پھر اسے چھپالے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اسے آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی''۔

199 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كتم علما أَلْجمهُ الله يَوْم

حديث198: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم "ومنهم يحيى بن أبي المطاع القرشي - حديث:312سنن أبي داؤد - كتاب العلم' باب كراهية منع العلم - حديث:3191سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من سئل عن علم فكتمه' حديث:262مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7404مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2529المعجم الأوسط للطبراني - باب الحاء' من اسمه حفص - حديث:3611المعجم الصغير للطبراني - باب التاء' حديث:316المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' باب الظاء - أيوب بن عتبة اليمامي' حديث:8130شعب الإيمان للبيهقي - الثامن عشر من شعب الإيمان وهو باب في نشر العلم وألا' حديث:1698

الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح لَا غُبَار عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی علم کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث صحیح ہے جس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

200 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَن علم فكتمه جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة ملجمًا بلجام من نَار وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآن بِغَيْر مَا يعلم جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة ملجمًا بلجام من نَار .رَوَاهُ أَبُو يعلى وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِسَنَد جيد بالشطر الأول فَقَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اسے چھپائے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی اور جو شخص قرآن کے بارے میں علم نہ ہونے کے باوجود کوئی بات کہے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اس کا صرف پہلا حصہ نقل کیا ہے (یعنی قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنے والے سے متعلق حصہ نقل نہیں کیا)۔

201 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كتم علما مِمَّا ينفع اللّٰه بِهِ النَّاس فِي أَمر الدّين أَلْجمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيث دون قَوْله مَا ينفع اللّٰه بِهِ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة غير من ذكر مِنْهُم جَابر بن عبد اللّٰه وَأنس بن مَالك وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَعبد اللّٰه بن مَسْعُود وَعَمْرو بن عبسة وَعلي بن طلق وَغَيرهم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم چھپائے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو دین کے معاملے میں نفع دیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ان الفاظ کے علاوہ بھی منقول ہے: ''جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نفع عطا کرے'' یہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے جن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

202 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لعن آخر هٰذِهِ الْاُمة اَولها فَمَنْ كتم حَدِيْثا فَقَدْ كتم مَا أنزل الله ـ رَوَاهُ ابْن مَاجه وَفِيْهِ انْقِطَاع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اس امت کا آخری حصہ پہلے والوں پر لعنت کرے گا' تو جو شخص حدیث کو چھپائے گا' تو وہ اس چیز کو چھپائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس میں انقطاع پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

203 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يتَعَلَّم الْعلم ثُمَّ لَا يحدث بِهِ كَمثل الَّذِيْ يكنز الْكَنْز ثُمَّ لَا ينْفق مِنْهُ ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اسے آگے بیان نہیں کرتا اس کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص کو خزانہ حاصل ہوتا ہے' اور پھر وہ اس میں سے خرچ نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ موجود ہے۔

204 - وَعَنْ عَلْقَمَة بن سعيد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبزى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَاَثْنى على طوائف من الْمُسلمين خيرا ثُمَّ قَالَ مَا بَال اَقوام لَا يفقهُوْنَ جيرانهم وَلَا يعلمونهم وَلَا يعظونهم وَلَا يأمرونهم وَلَا ينهونهم وَمَا بَال اَقوام لَا يتعلمون من جيرانهم وَلَا يتفقهون وَلَا يتعظون وَاللّٰه ليعلمن قوم جيرانهم ويفقهونهم ويعظونهم ويأمرونهم وينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتفقهون ويتعظون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة ثُمَّ نزل فَقَالَ قوم من تَرَوْنَهُ عَنى بهؤلاء قَالَ الْاَشْعَرِيين هم قوم فُقَهَاء وَلَهُمْ جيران جُفَاة من اَهْلِ الْمِيَاه والأعراب فَبلغ ذٰلِكَ الْاَشْعَرِيين فَاَتَوا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذكرت قوما بِخَير وذكرتنا بشر فَمَا بالنا فَقَالَ ليعلمن قوم جيرانهم وليعظهم وليأمرنهم ولينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتعظون ويتفقهون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة فِي الدُّنْيَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنفطن غيرنَا فَاَعَادَ قَوْلِهِ عَلَيْهِمْ فَاَعَادُوا قَوْلهم أنفطن غيرنَا فَقَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا فَقَالُوْا أمهلنا سنة فأمهلهم سنة ليفقهوهم ويعلموهم ويعظوهم ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة (لعن الَّذِيْنَ كفرُوْا من بني اِسْرَائِيل على لِسَان دَاوُد وَعِيسَى ابْن مَرْيَم) المائدة الْاٰيَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَنْ بكير بن مَعْرُوف عَنْ عَلْقَمَة

❀❀ علقمہ بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں

"ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا کچھ

لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو دینی تعلیمات نہیں دیتے ہیں انہیں تعلیم نہیں دیتے ہیں انہیں وعظ ونصیحت نہیں کرتے ہیں انہیں (نیکی کا) حکم نہیں کرتے ہیں (برائی سے) انہیں منع نہیں کرتے ہیں کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے کچھ سیکھتے نہیں ہیں دین کی تعلیم حاصل نہیں کرتے ہیں نصیحت حاصل نہیں کرتے ہیں اللہ کی قسم لوگوں کو اپنی پڑوسیوں کو ضرور تعلیم دینی چاہیے دین کی تعلیم دینی چاہیے انہیں وعظ ونصیحت کرنی چاہیے انہیں (نیکی کا) حکم دینا چاہیے انہیں (برائی سے) منع کرنا چاہیے' اور دوسرے لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے ضرور علم حاصل کرنا چاہیے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے نصیحت حاصل کرنی چاہیے (یا تو وہ لوگ ایسا کرلیں گے) یا پھر میں انہیں سزا دوں گا۔

پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے' تو کچھ لوگوں نے (دوسروں سے) دریافت کیا: آپ لوگوں کی کیا رائے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ذریعے کونسے لوگ مراد لئے ہیں' تو (نبی اکرم ﷺ نے یا شاید کسی نے جواب دیا: اس سے مراد اشعر قبیلے کے لوگ ہیں' کیونکہ وہ لوگ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور ان کے پڑوسی وہ لوگ ہیں جو مختلف پانیوں کے آس پاس رہتے ہیں اور ان میں سختی پائی جاتی ہے' اور دیہاتی لوگ ہیں اس بات کی اطلاع اشعر قبیلے کے لوگوں کو ملی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا بھلائی کے ہمراہ ذکر کیا اور ہمارا ذکر برائی کے ساتھ کیا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں کو ضرور تعلیم دینی چاہیے انہیں وعظ ونصیحت کرنی چاہیے انہیں (نیکی کا) حکم دینا چاہیے' اور انہیں (برائی سے) منع کرنا چاہیے' اور کچھ لوگوں کو اپنے پڑسیوں سے علم حاصل کرنا چاہیے' اور ان سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ان سے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے (یا تو ایسا کرلیں گے) یا پھر میں انہیں دنیا میں سزا دوں گا ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے علاوہ دوسروں کو سمجھائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ بھی مراد ہے ان لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں ایک سال کی مہلت عطا کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک سال مہلت عطا کردی' تا کہ وہ ان لوگوں کو دین کی تعلیمات دیں انہیں وعظ ونصیحت کریں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بکیر بن معروف کے حوالے سے علقمہ سے نقل کی ہے۔

205 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تناصحوا فِي الْعلم فَإِن خِيَانَةَ اَحَدُكُمْ فِيْ علمه اَشد من خيانته فِيْ مَاله وَان اللّٰه مسائلكم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ اَيْضًا وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَبَا سعيد الْبَقَّال واسمه سعيد بن الْمَرْزُبَان فِيهِ خلاف يَأْتِي

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم کے بارے میں ایک دوسرے کی خیرخواہی کرو کیونکہ کسی شخص کا اپنے علم کے بارے میں خیانت کرنا اس کے مال کے بارے میں خیانت کرنے سے زیادہ شدید ہے' اور اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابوسعید بقال نامی راوی ثقہ نہیں ہے جس
کا نام سعید بن مرزبان ہے اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے

التَّرْهِيب من اَن يعلم وَلَا يعْمل بِعلْمِهِ وَيَقُوْلُ وَلَا يَفْعَله

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے وہ خود نہیں کرتا ہے۔

206 - عَن زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو ڈرے نہیں اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو (ان سب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور یہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

207 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يجاء بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِي النَّار فتندلق اقتابه فيدورها كَمَا يَدُور الْحمار برحاه فتجتمع اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا شَاْنك اَلَسْت كنت تَامر بِالْمَعْرُوفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ كنت آمركُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتيه وانهاكم عَنِ الشَّرِّ وآتيه

قَالَ وَاِنِّيْ سمعته يَقُوْلُ يَعْنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْت لَيْلَة اُسرِي بِي بِاَقْوَام تقْرض شفاههم بمقاريض من نَار قلت من هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ خطباء أمتك الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث أنس وَزَاد ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ رِوَايَة لَهما ويقرؤون كتاب الله وَلَا يعْملُوْنَ بِهِ

حدیث 206: صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل - حدیث: 5006 سنن أبی داود - کتاب الصلاة' باب تفریع أبواب الوتر - باب فی الاستعاذة' حدیث: 1337 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب الانتفاع بالعلم والعمل به' حدیث: 248 السنن للنسائی - کتاب آداب القضاة' الاستعاذة من قلب لا یخشع - حدیث: 5370 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الدعاء' باب جامع الدعاء - حدیث: 28536 السنن الکبری للنسائی - کتاب الاستعاذة' الاستعاذة من قلب لا یخشع - حدیث: 7610 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث: 6703 مسند أبی یعلی الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث: 6403 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - طاوس' حدیث: 10815

قَالَ الْحَافِظ وَسَيَأْتِي اَحَادِيْث نَحْوِهِ فِيْ بَاب من اَمر بِمَعْرُوْف اَوْ نهى عَن مُنكر وَخَالف قَوْله فعله

❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا' اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے ساتھ یوں چکر لگا رہا ہوگا جس طرح کوئی گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے' اور کہیں گے: اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے' اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے' تو وہ کہے گا: میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود وہ نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں برائی سے منع کرتا تھا اور خود وہ کام کرتا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹا جا رہا تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں' تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی اُمت کے خطیب ہیں' جو وہ باتیں کرتے تھے جو خود نہیں کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ روایت ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے ابن حبان اور امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''یہ لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے تھے' اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے''۔

حافظ کہتے ہیں: عنقریب اس کی مانند احادیث اس باب میں آئیں گی' جو نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے' اور آدمی کے قول کے اس کے فعل کے برخلاف ہونے سے متعلق ہے۔

208 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّبَانِيَة اَسْرع اِلٰى فسقة الْقُرَّاء مِنْهُم اِلٰى عَبدة الْاَوْثَان فَيَقُوْلُوْنَ يبْدَأ بِنَا قبل عَبدة الْاَوْثَان فَيُقَالُ لَهُمْ لَيْسَ من يعلم كمن لَا يعلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ اَبِيْ طوالة تفرد بِهِ الْعمريّ عَنهُ يَعْنِيْ عبد اللّٰه بن عمر بن عبد الْعَزِيز الزَّاهِد

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعَ غرابته شَوَاهِد وَهُوَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة الصَّحِيح اِن اَوّل من يَدْعُو اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة رجل جمع الْقُرْآن ليقال قَارِئ وَفِيْ آخِره اُولَئِكَ الثَّلَاثَة اَوّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة وَتقدم لفظ الْحَدِيْثِ بِتَمَامِهِ فِي الرِّيَاء

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عذاب کے فرشتے فاسق قاریوں کو بتوں کی عبادت کرنے والوں سے زیادہ جلدی پکڑیں گے' تو وہ قاری یہ کہیں گے بتوں کے عبادت گزاروں سے پہلے ہی ہمیں پکڑ لیا گیا ہے' تو ان سے کہا جائے گا جس شخص کو علم ہے وہ اس کی مانند نہیں ہے' جسے علم نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور ابونعیم نے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: ابوطوالہ سے منقول حدیث ہونے کے طور پر یہ روایت غریب ہے جسے ان سے نقل کرنے میں عمری نامی راوی منفرد ہے اس سے مراد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز صوفی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس حدیث کے غریب ہونے کے باوجود اس کے شواہد موجود ہیں اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول صحیح حدیث ہے (جس میں یہ مذکور ہے:)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جن لوگوں کو بلائے گا ان میں ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا تاکہ اسے قاری کہا جائے اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ وہ تین لوگ ہوں گے جن کے ذریعے قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا (یعنی جنہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا)''۔

یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

209 - وَرُوِيَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِالْقُرْآنِ من اسْتحلَّ مَحَارمه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَاده بِالْقَوِيّ

❀❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے اور یہ فرمایا ہے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔

210 - وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قدما عبد حَتّٰى يسْأَل عَنْ عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ علمه فِيمَ فعل فِيْهِ وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وفيم انفقهُ وَعَنْ جِسْمه فِيمَ أبلاه رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه من حَدِيْثِ معَاذ بن جبل عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تزَال قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْأَل عَنْ اَربع عَنْ عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ شبابه فِيمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وفيم أنفقهُ وَعَنْ علمه مَاذَا عمل فِيْهِ

❀❀ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) آدمی کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے اس کی عمر کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے عمر کو کس کام میں صرف کیا اور اس کے علم کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اس علم پر کتنا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا اور اس سے اس کے جسم کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اس کو کن کاموں میں استعمال کیا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن آدمی کے دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں خرچ کی، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس چیز میں استعمال کی، اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں اسے خرچ کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کس حد تک عمل کیا"۔

211 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزُولُ قدما ابْنِ آدم يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يسْأَل عَنْ خمس عَنْ عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ شبابه فِيمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وفيم أنفقهُ وَمَا عمل فِيمَا علم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا من حَدِيْثِ حُسَيْنِ بن قيس

قَالَ الْحَافِظُ حُسَيْن هٰذَا هُوَ حَنش وَقد وَثَّقَهُ حُصَيْن بن نمير وَضَعفه غَيْرِه وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ فِي المتابعات إِذا أضيف إِلٰى مَا قبله وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت کے دن ابن آدم کے دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں خرچ کی اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو اس کو علم تھا اس پر اس نے کس حد تک عمل کیا"۔

یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر ہم اس حدیث کو صرف حسین بن قیس سے منقول حدیث کے طور پر پہچانتے ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: حسین نامی یہ راوی حنش ہے جسے حصین بن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے متابعات کے بارے میں یہ حدیث حسن شمار ہوگی جبکہ اس کی نسبت اس سے پہلے کی روایات کی طرف کر دی جائے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

212 - وَرُوِيَ عَنِ الْوَلِيد بن عقبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا من اَهْلِ الْجَنَّةِ ينطلقون اِلٰى أنَاس من اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخلتُمُ النَّار فَوَاللّٰهِ مَا دَخلنَا الْجَنَّةَ اِلَّا بِمَا تعلمنا مِنْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعل رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اہل جہنم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کی طرف جائیں گے، تو وہ کہیں گے

تم لوگ کیوں جہنم میں داخل ہوئے تھے اللہ کی قسم! ہم' تو جنت میں اس وجہ سے داخل ہوئے ہیں کہ ہم نے تم سے جو تعلیم حاصل کی تھی' تو وہ لوگ جواب دیں گے ہم لوگ جو کہا کرتے تھے وہ خود نہیں کرتے تھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں نقل کی ہے۔

213 - وَعَنْ مَالك بن دِيْنَار عَن الْحسن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يخْطب خطْبَة اِلَّا الله عَزَّ وَجَلَّ سائله عَنْهَا اَظُنهُ قَالَ مَا اَرَادَ بهَا

قَالَ جَعْفَر كَانَ مَالك بن دِيْنَار اِذا حدث بِهٰذَا الحَدِيْث بَكَى حَتّٰى يَنْقَطِع ثُمَّ يَقُوْلُ تحسبون اَن عَيْنى تقر بكلامى عَلَيْكُم وَاَنا أعْلَمُ اَن الله عَزَّ وَجَلَّ سائلى عَنهُ يَوْم الْقِيَامَة مَا اردْت بِهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِىّ مُرْسلا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ مالک بن دینار نے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''جو بھی بندہ کوئی خطبہ دیتا ہے' تو اللہ اس بندے سے اس خطبے کے بارے میں دریافت کرے گا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) کہ اس نے اس خطبے کے ذریعے کیا مراد لی تھی؟ (یعنی صرف اللہ کی رضا مراد تھی یا دنیاوی فائدہ مراد تھا)

جعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مالک بن دینار جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو رونے لگتے تھے پھر جب ان کا رونا ختم ہوتا تو یہ فرماتے تھے: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے سامنے جو کلام کرتا ہوں اس کی وجہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں حالانکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے حساب لے گا کہ میں نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا (اللہ کی رضا مراد لی تھی یا لوگوں کی' توجہ حاصل کرنا مراد لیا تھا)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

214 - وَعَنْ لُقْمَان يَعْنِىْ ابْن عَامر قَالَ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَخْشَى من رَبِّى يَوْم الْقِيَامَة اَن يدعونى على رُؤُوس الْخَلَائق فَيَقُوْلُ لى يَا عُوَيْمر فَاَقُوْل لَبَّيْكَ رب فَيَقُوْلُ مَا عملت فِيمَا علمت

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ

❀❀ لقمان بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن مجھے اپنے پروردگار کے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ساری مخلوق کے سامنے مجھے بلائے گا' اور پھر مجھ سے فرمائے گا: اے عویمر! تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں' تو پروردگار فرمائے گا تمہیں جو علم تھا تم نے اس پر کس حد تک عمل کیا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

215 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ تعرضت اَوْ تصديت لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَى النَّاس شَرّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ غفرا سل

عَنِ الْخَیْرِ وَلَا تَسْأَلْ عَنِ الشَّرِّ شِرَارُ النَّاسِ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ فِی النَّاسِ
رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَفِیْهِ الْخَلِیْلُ بن مرۃ وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کا طواف کررہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے برے لوگ کون ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ تیری مغفرت کا سوال ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا) تم بھلائی کے بارے میں پوچھا کرو برائی کے بارے میں نہ پوچھا کرو' لوگوں میں بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں میں سے بدترین علماء ہوں گے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس میں خلیل بن مرہ نامی راوی ہے' اور یہ ایک غریب حدیث ہے۔

215/1 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِیْ یعلم النَّاس الْخَیْر وینسی نَفسه مثل الفتیلة تضیء علی النَّاس وتحرق نَفسهَا رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے' اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی بتی کی مانند ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کردیتی ہے' اور خود کو جلالیتی ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

216 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رب حَامِل فقه غیر فَقِیه وَمَنْ لم یَنْفَعهُ علمه ضره جَهله اقرإ الْقُرْآن مَا نهاك فَإِن لم ینهك فلست تقرؤه
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَفِیْهِ شهر بن حَوْشَب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"کئی علمی بات سیکھنے والے والے عالم نہیں ہوتے' اور جس شخص کا علم اسے نفع نہیں دیتا اس کی جہالت اسے نقصان دیتی ہے تم قرآن کا علم حاصل کرو جب تک وہ تمہیں (برائیوں) سے روکے' جب وہ تمہیں نہ روک پائے' تو تم اس کا علم حاصل نہ کرو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

217 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه الْاَزْدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ یعلم النَّاس الْخَیْر وینسی نَفسه کَمثل السراج یضیء للنَّاس وَیحرق نَفسه الحَدِیْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں
"جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے' اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے' اور اپنے آپ کو جلالیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہوگی۔

218 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بُنيان وبال على صَاحبه اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بكفه وكل علم وبال على صَاحبه اِلَّا من عمل بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا وَفِيْهِ هانيء بن المتوكل تكلم فِيْهِ ابْن حبَان

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر تعمیر' کرنے والے کے لئے وبال کا باعث ہوگی' ماسوائے اس کے جو اس طرح ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا اور فرمایا: ''ہر علم اپنے متعلقہ فرد کے لئے وبال ہوگا' ماسوائے اس شخص کے جو اس علم پر عمل بھی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ہانی بن متوکل ہے' جس کے بارے میں ابن حبان نے کلام کیا ہے۔

219 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة عَالم لم يَنْفَعهُ علمه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اسے فائدہ نہ دیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

220 - وَرُوِيَ عَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَيّ من قيس أعلمهم شرائع الْاِسْلَام فَاِذا قوم كَاَنَّهُمْ الْاِبِل الوحشية طامحة اَبْصَارهم لَيْسَ لَهُمْ هم اِلَّا شَاة اَوْ بعير فَانْصَرَفت اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عمار مَا عملت فقصصت عَلَيْهِ قصَّة الْقَوْم وأخبرته بِمَا فيهم من السهوة فَقَالَ يَا عمار اَلا أخْبرك بِاَعْجَب مِنْهُم قوم علمُوا مَا جهل اُولٰئِكَ ثُمَّ سهوا كسهوهم رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے قیس قبیلے کی ایک شاخ کی طرف بھیجا تاکہ میں ان لوگوں کو اسلامی احکام کی تعلیم دوں' تو وہ لوگ سرکش اونٹوں کی مانند تھے انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائی ہوئی تھیں (یعنی توجہ نہیں دیتے تھے) اور انہیں اپنی بکریوں اور اونٹوں کے علاوہ اور کسی چیز کی فکر نہیں تھی میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تم نے کیا کام کیا؟ میں نے آپ کو پوری صورت حال بتائی اور ان لوگوں میں جو عدم دلچسپی تھی اس کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ حیران کن لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں یہ وہ لوگ ہیں جو ناواقف شخص کو تعلیم دیں گے' اور پھر خود اس طرح غفلت کا شکار ہو جائیں گے' جس طرح

حدیث 219: المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه طاهر' حدیث: 508' شعب الایمان للبیهقی - فصل' حدیث: 1728

یہ لوگ غفلت کا شکار تھے (جن کے پاس تم گئے تھے)"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

221 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَتَخَوَّف على اُمتِيْ مُؤْمِنا وَلَا مُشْرِكًا فَاَما الْمُؤْمِن فيحجزه اِيمَانه وَاما الْمُشرك فيقمعه كفره وَلٰكِن اَتَخَوَّف عَلَيْكُمْ منافقا عَالم اللِّسَان يَقُوْلُ مَا تعْرِفُوْنَ وَيعْمل مَا تنكرون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط من رِوَايَةِ الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر وَقد وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَغَيره

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ کسی مومن کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی مشرک کے حوالے سے اندیشہ ہے جہاں تک مومن کا تعلق ہے تو اس کا ایمان اس کے لئے رکاوٹ بنے گا اور جہاں تک مشرک کا تعلق ہے تو اس کا کفر اس کے لئے رکاوٹ بنے گا لیکن مجھے تم لوگوں کے حوالے سے منافق کا اندیشہ ہے جو زبانی طور پر عالم ہوگا جو باتیں ایسی کرے گا جن سے تم واقف ہو گے اور عمل وہ کرے گا جس کو تم منکر قرار دو گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور کبیر میں حارث کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ حارث اعور ہے جسے ابن حبان اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔

222 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ بعدِي كل مُنَافِق عليم اللِّسَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْث عمر بن الْخطاب

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ایسے منافق کے حوالے سے ہے جو زبانی طور پر عالم ہوگا (لیکن اس میں عمل نہیں ہوگا)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے اس کے تمام راوی ایسے ہیں جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام احمد بن حنبل نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

223 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَا يكون مُؤْمِنا حَتّٰى يكون قلبه مَعَ لِسَانه سَوَاء وَيكون لِسَانه مَعَ قلبه سَوَاء وَلَا يُخَالف قَوْله عمله ويامن جاره بوائقه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل اس کی زبان کے ساتھ نہ ہو اور اس کی زبان اس کے دل کے ساتھ نہ ہو اس کا قول اس کے عمل کے برخلاف نہ ہو اور اس کا ہمسایہ اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

224 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ لَاحسب الرجل ينسى الْعلم كَمَا تعلمه للخطيئة يعملها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مَوْقُوْفًا من رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بن عبد الرَّحْمٰن بن عبد اللّٰه عَنْ جَدِّهٖ عبد الله وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی علم بھول جاتا ہے اس آدمی کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اس نے اس علم کو کسی گناہ کے ارتکاب کے لئے سیکھا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جو قاسم بن عبدالرحمن نے اپنے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے اپنے دادا سے سماع نہیں کیا ہوا لیکن اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

225 - وَعَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ قَالَ نبئت اَن بعض من يلقى فِي النَّار تتأذى اَهْلُ النَّارِ بريحه فَيُقَال لَهُ وَيلك مَا كنت تعْمل مَا يكفينا مَا نَحْنُ فِيْهِ من الشَّر حَتّٰى ابتلينا بك وبنتن رِيحك فَيَقُوْلُ كنت عَالما فَلم أنتفع بعلمي . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ منصور بن زاذان بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے ایک شخص کو آگ میں ڈالا جائے گا تو اہل جہنم اس کی بدبو کی وجہ سے اذیت محسوس کریں گے تو اس سے کہا جائے گا تمہارا ستیاناس ہو تم کیا کرتے تھے؟ ہم لوگ پہلے سے جس تکلیف میں تھے کیا وہ کافی نہیں تھی کہ اب تمہاری وجہ سے تمہاری بدبو کے ذریعے ہمیں اور بھی تکلیف ہو رہی ہے تو وہ شخص جواب دے گا میں ایک عالم تھا اور میں نے اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کیا (یعنی اس پر عمل نہیں کیا)"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

10 - التَّرْهِيب من الدَّعْوَى فِي الْعلم وَالْقُرْآن

باب: علم اور قرآن کے بارے میں دعویٰ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

226 - عَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فِيْ بني اِسْرَائِيل فَسئلَ اَي النَّاس اَعْلَمُ فَقَالَ اَنا اَعْلَمُ فعتب اللّٰه عَلَيْهِ اِذْ لم يرد الْعلم اِلَيْهِ فَاَوحى اللّٰه اِلَيْهِ اَن عبدا من عِبَادِيْ بمجمع الْبَحْرين هُوَ اَعْلَمُ مِنْك

حدیث:226صحيح البخاري - كتاب العلم' باب ما يستحب للعالم إذا سئل : أي الناس أعلم ؟ - حديث:121صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب من فضائل الخضر عليه السلام - حديث:4490صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر وصف هان موسى حين لقي الخضر بعد فقد الحوت - حديث:6311المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين' ذكر النبي الكليم موسى بن عمران وأخيه هارون بن عمران - حديث:4034سنن الترمذي الجامع الصحيح أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب : ومن سورة الكهف' حديث: 3157السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' الرحلة في طلب العلم - حديث:5673مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث عبد الله بن عباس - حديث:20632مسند الحميدي - أحاديث أبي بن كعب رضي الله عنه' حديث:366

قَالَ یَا رب کَیْفَ بِه فَقِیْل لَهٗ احْمِلْ حوتا فِیْ مکتل فَاِذَا فقدته فَهُوَ ثمّ

فَذکر الْحَدِیْثِ فِیْ اجتماعه بالخضر اِلٰی اَن قَالَ فَانْطَلقَا یمشیان علی سَاحل الْبَحْر لَیْسَ لَهما سفینة فمرت بهما سفینة فکلموهُمْ اَن یحملوهما فَعرف الْخضر فحملوهما بِغَیْر نول فجَاء عُصْفُور فَوَقع علی حرف السَّفِینَة فنقر نقرة اَوْ نقرتین فِی الْبَحْر فَقَالَ الْخضر یَا مُوسَی مَا نقص علمی وعلمك من علم اللّٰه اِلَّا کنقرة هٰذَا العصفور فِیْ هٰذَا الْبَحْر فَذکر الْحَدِیْثِ بِطُوْلِه

وَفِیْ رِوَایَةٍ بَیْنَمَا مُوسَی یمشی فِیْ مَلَأ من بنی اِسْرَائِیل اِذْ جَاءَهٗ رجل فَقَالَ لَهٗ هَلْ تعلم اَحَدًا اَعْلَمُ مِنْك قَالَ مُوسَی لَا فَاَوحی اللّٰه اِلٰی مُوسَی بل عَبدنَا الْخضر فَسَاَلَ مُوسَی السَّبِیْل اِلَیْهِ الْحَدِیْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیْرِهِمَا

✿✿ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو ان سے دریافت کیا گیا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب سے بڑا عالم ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ انہوں نے (اس بات کے) علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے جو دو سمندروں (یا دو دریاؤں) کے ملنے کی جگہ کے پاس ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے جا سکتا ہوں' تو ان سے کہا گیا کہ تم برتن میں مچھلی رکھ لو جب تم مچھلی کو غیر موجود پاؤ گے' تو وہ بندہ وہاں ہوگا

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر ہے آگے چل کر روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں صاحبان دریا کے کنارے چلتے ہوئے جا رہے تھے ان دونوں کے پاس کشتی نہیں تھی ان دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری ان لوگوں نے ان کشتی والوں سے بات چیت کی کہ ان دونوں کو سوار کر لیں' تو حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا گیا تو ان لوگوں نے کسی معاوضے کے بغیر ان دونوں کو سوار کر لیا پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے دریا میں ایک یا دو مرتبہ چونچ مار کر (پانی پیا) تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ میرا علم اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم میں سے اتنی کمی بھی نہیں کرتے جتنی اس چڑیا کی چونچ نے اس دریا (یا سمندر) میں کمی کی ہے' اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کچھ افراد کے درمیان چلتے ہوئے جا رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ کو کسی ایسے شخص کے بارے میں پتہ ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا جی نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: جی ہاں! ہمارا بندہ خضر (تم سے بڑا عالم ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان تک جانے کا راستہ دریافت کیا: اس کے بعد پوری حدیث ہے' جسے امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

227 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يظْهر الْاِسْلَام حَتّٰى تخْتَلف التُّجَّار فِي الْبَحْر وَحَتّٰى تخوض الْخَيل فِيْ سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ يظْهر قوم يقرؤون الْقُرْآن يَقُوْلُوْنَ من اَقْرَأ منا من أَعْلَمُ منا من افقه منا ثُمَّ قَالَ لاصحابه هَلْ فِيْ اُولٰئِكَ من خير وَقَالُوا اللّٰه وَرَسُوله اعلم قَالَ اُولٰئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمة وَاُولٰئِكَ هم وقود النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهٖ وَرَوَاهُ اَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ اَيْضًا من حَدِيْثِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام پھیل جائے گا یہاں کے تاجر لوگ سمندر میں مختلف علاقوں کی طرف جائیں گے اور گھڑسوار مختلف علاقوں کی طرف سفر کریں گے پھر ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو قرآن کی تلاوت کریں گے اور یہ کہیں گے کون ہم سے بڑا قرآن کا عالم ہے کون ہم سے زیادہ علم رکھتا ہے کون ہم سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہوگی' تو لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ تم میں سے اس امت میں سے ہوں گے' اور وہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بزار نے نقل کی ہے یہ ایسی سند کے ساتھ منقول ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام ابویعلیٰ امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَامَ لَيْلَة بِمَكَّة من اللَّيْل فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بلغت ثَلَاث مَرَّات فَقَامَ عمر بن الْخطاب وَكَانَ اواها فَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وحرصت وجهدت وَنَصَحْت فَقَالَ لَيَظْهَرَنّ الْاِيمَان حَتّٰى يرد الْكفْر اِلٰى مواطنه ولتخاضن الْبحار بالاِسْلام وليأتين على النَّاس زَمَان يتعلمون فِيهِ الْقُرْآن يتعلمونه ويقرؤونه ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ قد قَرَأْنَا وَعلمنَا فَمَنْ ذَا الَّذِيْ هُوَ خير منا فَهَلْ فِيْ اُولٰئِكَ من خير قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اُولٰئِكَ قَالَ اُولٰئِكَ مِنْكُمْ وَاُولٰئِكَ هم وقود النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے (یا اللہ جانتا ہے) کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو بڑے فرمانبردار تھے انہوں نے عرض کی۔ اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے آپ نے ترغیب دی بھرپور کوشش کی اور خیر خواہی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان ضرور ظاہر ہوگا یہاں تک کہ کفر اپنے مقامات کی طرف لوٹ جائے گا' اور تم لوگ سمندروں میں سفر کرو گے' اور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے

گا کہ جس میں وہ لوگ قرآن کا علم حاصل کریں گے وہ لوگ قرآن کا علم حاصل کریں گے اور پھر اسے پڑھیں گے پھر یہ کہیں گے: ہم نے اسے پڑھ بھی لیا' اور سیکھ بھی لیا تو کون شخص ہے جو ہم سے زیادہ بہتر ہو؟ کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہو سکتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) ہوں گے اور یہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

229 - وَعَنْ مُجَاهِد عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لا أعلمهُ إِلَّا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ إِنِّيْ عَالِم فَهُوَ جَاهِل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ لَيْث هُوَ ابْن أَبِي سليم عَنهُ وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَاد .قَالَ الْحَافِظ وَسَتَأْتِي اَحَادِيث تنتظم فِيْ سلك هَذَا الْبَاب فِي الْبَاب بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ نبی اکرم ﷺ سے ہی نقل کی ہوگی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص یہ کہے کہ میں عالم ہوں' تو وہ (درحقیقت) جاہل ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے لیث کے حوالے سے جو لیث بن ابوسلیم ہے' ان کے حوالے سے مجاہد سے نقل کی ہے' اور وہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف اسی سند سے منقول ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: عنقریب ایسی روایات آئیں گی' جو اگلے ابواب میں آئیں گی وہ اس باب کے موضوع سے بھی مناسبت رکھتی ہوں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْهِيب من المراء والجدال والمخاصمة والمحاججة والقهر وَالْغَلَبَة وَالتَّرْغِيب فِيْ تَركه للمحق والمبطل

باب: جھگڑا، بحث مخاصمت، حجت بازی، غصے کا اظہار اور غلبہ ظاہر کرنے کی کوشش سے متعلق ترہیبی روایات

نیز حق پر ہونے والے شخص یا باطل پر ہونے والے شخص (دونوں کے لئے) اس کو ترک کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

230 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك المراء وَهُوَ مُبْطل بنى لَهُ بَيت فِيْ ربض الْجنَّة وَمَنْ تَركه وَهُوَ محق بنى لَهُ فِيْ وَسطهَا وَمَنْ حسن خلقه بنى لَهُ فِيْ أَعْلَاهَا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حسن وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط من حَدِيْث ابْن عمر وَلَفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنا زعيم بِبَيْت فِيْ ربض

الْجَنَّة لمن ترك المراء وَهُوَ محق وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَهُوَ مازح وببيت فِيْ اَعْلٰى الْجَنَّة لمن حسنت سَرِيْرَته ربض الْجَنَّة هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَالْبَاء الْمُوَحدَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَهُوَ مَا حولهَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بحث کو ترک کردے حالانکہ وہ باطل پر ہو تو اس کے لئے جنت کے اطراف میں گھر بنادیا جائے گا' اور جو شخص حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کردے اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا' اور جو شخص اپنے اخلاق کو عمدہ کرلے اس کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر بنایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کردے' اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کردے خواہ مزاح کے طور پر ہی ہو' اور اس شخص کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جو اپنے پوشیدہ معاملات کو سنوار لے''۔

لفظ ''ربض الجنۃ'' میں ''ر'' پر زبر ہے اس کے بعد ''ب'' ہے پھر ''ضاد'' ہے اس سے مراد آس پاس کا علاقہ ہے۔

231 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وواثلة بن الْاَسْقَع وَاَنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوْا خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نتمارى فِيْ شَيْءٍ من اَمر الدّين فَغَضب غَضبا شَدِيْدا لم يغْضب مثله ثُمَّ انتهرنا فَقَالَ مهلا يَا اُمة مُحَمَّد اِنَّمَا هلك من كَانَ قبلكُمْ بِهٰذَا ذَرُوا المراء لقلَّة خَيره ذَرُوا المراء فَاِنَّ الْمُؤْمِن لَا يُمَارِي ذَرُوا المراء فَاِنَّ الممارى قد تمت خسارته ذَرُوا المراء فَكفى اِثْمًا اَن لَا تزَال ممارِيا ذَرُوا المراء فَاِنَّ الممارى لَا اشفع لَهُ يَوْم الْقِيَامَة ذَرُوا المراء فَاَنا زعيم بِثَلَاثَة اَبْيَات فِي الْجنَّة فِيْ رباضها ووسطها واَعلاها لمن ترك المراء وَهُوَ صَادِق ذَرُوا المراء فَاِنَّ اَوَّل مَا نهاني عَنهُ رَبِّي بعد عبَادَة الْاَوْثَان المراء . الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت کسی دینی مسئلے کے بارے میں بحث کررہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ شدید غصے میں آگئے آپ ﷺ کو اتنے غصے میں (پہلے) کبھی نہیں دیکھا گیا تھا پھر آپ ﷺ نے ہمیں ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے محمد کی اُمت! تم لوگ احتیاط کرو تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگئے تھے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ اس میں بھلائی کم ہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کرو کیونکہ مومن شخص بحث مباحثہ نہیں کرتا تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کا خسارہ مکمل ہوجاتا ہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی بحث کرتا رہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کی قیامت کے دن میں

شفاعت نہیں کروں گا تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کردو کیونکہ میں جنت میں تین قسم کے گھروں کا ضامن ہوں اس کے اطراف کے علاقے میں اس کے درمیان میں اور اس کے بالائی حصے میں جو شخص بحث کو ترک کردے اور وہ سچا ہو تم لوگ بحث کو ترک کردو کیونکہ میرے پروردگار نے بتوں کی عبادت کے بعد سب سے پہلے مجھے اسی سے منع کیا ہے۔

یہ پوری حدیث ہے جسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

232 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا زعيم بِبَيْتٍ فِيْ ربض الْجَنَّة وبيت فِيْ وسط الْجَنَّة وبيت فِيْ اَعلَى الْجَنَّة لمن ترك المراء وَاِن كَانَ محقا وَترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا وَحسن خلقه . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْه سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْم اَبُوْ حَاتِم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں اور جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں اور جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جو بحث کو ترک کردیتا ہے خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور جھوٹ کو ترک کردیتا ہے خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو اور اپنے اخلاق کو عمدہ کرلیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے اپنی تینوں میں معاجیم میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں سوید بن ابراہیم ابوحاتم نامی ایک راوی ہے۔

233 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْد بَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نتذاكر ينزع هٰذَا بِآيَة وَينزع هٰذَا بِآيَة فَخرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يفقا فِيْ وَجهه حب الرُّمَّان فَقَالَ يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بعثتم اَم بِهٰذَا اُمِرْتُمْ لَا ترجعوا بعدِي كفَّارًا يضْرب بَعْضكُم رِقَاب بعض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه سُوَيْد اَيْضا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور بحث کررہے تھے ایک شخص ایک آیت سے استدلال کررہا تھا اور دوسرا شخص دوسری آیت سے استدلال کررہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (تو غصے کی شدت کی وجہ سے یوں محسوس ہورہا تھا) جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر انار (کا رس) چھڑک دیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں اس چیز کے لیے مبعوث کیا گیا ہے یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ تم لوگ میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں بھی سوید نامی راوی ہے۔

234 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضل قوم بعد هدى

حديث232: سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في حسن الخلق - حديث:4188' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4795' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - سليمان بن حبيب المحاربي قاضي عمر بن عبد العزيز' حديث: 7320' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' السابع والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في حسن الخلق وفصل - حديث:7768

كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الجدل ۔ ثُمَّ قَرَاَ (مَا ضربوه لَكَ اِلَّا جدلا) الزخرف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَغَيْرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی قوم ہدایت پر گامزن رہنے کے بعد صرف اس وجہ سے گمراہ ہوئی کہ ان میں بحث مباحثہ ڈال دیا گیا''۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''وہ تمہارے سامنے یہ مثال صرف بحث کے طور پر پیش کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے ''کتاب الصبت'' میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

235 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَبغض الرِّجَال اِلَى اللّٰه الْاَلد الْخصم .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ الْاَلد بتَشْديد الدَّال الْمُهْملَة هُوَ الشَّدِيد الْخُصُوْمَة الْخصم بِكَسْر الصَّاد الْمُهْملَة هُوَ الَّذِيْ يحجّ من يخاصمه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو انتہائی جھگڑالو اور بحث کرنے والا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے لفظ ''الد'' میں د پر شد ہے اس سے مراد شدید بحث کرنے والا ہے' اور لفظ ''خصم'' میں ص پر زیر ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے مقابل فریق کے سامنے حجت پیش کرے۔

236 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفى بك اِثْمًا اَن لَا تزَال مخاصما .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم مسلسل بحث کرتے رہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

237 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المراء فِي الْقُرْآن كفر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيْره من حَدِيْث زيد بن ثَابت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کے بارے میں (لایعنی) بحث کرنا' کفر ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی اور دیگر حضرات نے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

238 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ

اِنَّمَا الْاُمُوْر ثَلَاثَة اَمر تبين لَكَ رشده فَاتبعهُ وَاَمر تبين غية فاجتنبه وَاَمر اخْتلف فِيْهِ فَردهُ اِلٰى عَالم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے: امور تین قسم کے ہوتے ہیں ایک ایسا معاملہ جس کا ہدایت ہونا تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اس کی پیروی کرو ایک ایسا معاملہ جس کا گمراہی ہونا تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اس سے اجتناب کرو ایک ایسا معاملہ جس کے بارے میں اختلاف سامنے آ رہا ہو تو تم اسے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب: طہارت کے بارے میں روایات

التَّرْهِيب من التخلي على طرق النَّاس اَوْ ظلهم اَوْ مواردهم وَالتَّرْغِيب فِي الانحراف عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها

لوگوں کے راستے، ان کے سائے، ان کے پانی کے گھاٹ کے پاس

قضائے حاجت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات، نیز (قضائے کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے سے بچنے سے متعلق ترغیبی روایات

239 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا اللاعنين قَالُوْا وَمَا اللاعنان يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يتخلى فِيْ طرق النَّاس اَوْ فِيْ ظلهم رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيرهمَا

قَوْله اللاعنين يُرِيد الاَمريْنِ الجالبين اللَّعْن وَذٰلِكَ اَن من فعلهمَا لعن وَشتم فَلَمَّا كَانَا سَببا لذٰلِكَ اضيف الْفِعْل اِلَيْهِمَا فَكَانَا كَاَنَّهُمَا اللاعنان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لعنت کرنے والے، دو کاموں سے بچو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! لعنت کرنے والے دو کام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے راستے میں، یا ان کے سائے میں قضائے حاجت کرنا''۔

حديث 239: صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب النهي عن التخلي في الطرق - حديث: 423' صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الآداب المحتاج إليها في إتيان الغائط والبول إلى الفراغ - باب النهي عن التغوط على طرق المسلمين وظلهم الذي هو مجالسهم' حديث: 66' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' بيان حظر الخلاء في طرق الناس وظلهم وإيثار الشاهد به من - حديث: 364' صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب الاستطابة - ذكر الزجر عن البول في طرق الناس وأفنيتهم' حديث: 1431' مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6350' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8672' السنن الصغير للبيهقي - جماع أبواب الطهارة' باب الاستنجاء - حديث: 38' معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب الاستطابة' حديث: 232' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب الاستطابة - باب النهي عن التخلي في طريق الناس وظلهم' حديث: 441' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث: 545' سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب المواضع التي نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن البول - حديث: 23

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔
روایت کے یہ الفاظ: ''لعنت کرنے والے دو کام'' اس سے مراد دو ایسے کام ہیں جن کے نتیجے میں لعنت حاصل ہوتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے: جو شخص یہ دونوں کام کرے گا' اس پر لعنت کی جائے گی اور اس کو برا بھلا کہا جائے گا' تو جب یہ دونوں لعنت کا سبب بنتے ہیں' تو اب فعل کی نسبت اِن دونوں کی طرف کردی گئی' تو گویا وہ دونوں لعنت کروانے والے کام ہو گئے۔

240 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا الْمَلاعن الثَّلاث البرَاز فِي الْمَوَارِد وقارعة الطَّرِيْق والظل. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلاهُمَا عَنْ اَبِيْ سعيد الْحِمْيَرِي عَن معَاذ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد هُوَ مُرْسل يَعْنِيْ اَن اَبَا سعيد لم يدْرك معَاذًا. الْمَلاعن مَوَاضِع اللَّعْن

قَالَ الْخطابِيّ وَالْمرَاد هُنَا بالظل هُوَ الظل الَّذِيْ اتَّخذهُ النَّاس مقيلا ومنزلا ينزلونه وَلَيْسَ كل ظلّ يحرم قَضَاء الْحَاجة تَحْتَهُ فَقَدْ قضى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجته تَحت حايش من النّخل وَهُوَ لَا محَالة لَهُ ظلّ...... انْتهى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''لعنت کا باعث بننے والے تین کاموں سے بچو! (وہ تین کام یہ ہیں) لوگوں کے گھاٹ' ان کے راستے' اور سائے میں قضائے حاجت کرنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے ابوسعید حمیری کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے' یعنی ابوسعید نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

یہاں روایت کے لفظ ''ملاعن'' سے مراد لعنت کے مقامات ہیں۔
خطابی بیان کرتے ہیں: یہاں سائے سے مراد ایسا سایہ ہے' جسے لوگ آرام کرنے کے لئے' یا پڑاؤ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں' اس سے یہ مراد نہیں ہے: ہر قسم کے سائے میں قضائے حاجت کرنا حرام ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے قضائے حاجت کی تھی اور اس کا لازمی طور پر سایہ موجود ہوگا' اُن کی بات ختم ہوگئی۔

241 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقوا الْمَلاعن الثَّلاث قِيْلَ مَا الْمَلاعن الثَّلاث يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يقْعد اَحَدُكُمْ فِيْ ظلّ يستظل بِه اَوْ فِيْ طَرِيْق اَوْ نقع مَاء. رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''لعنت کا باعث بننے والے تین کاموں سے بچو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! لعنت کا باعث بننے والے تین کام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ کوئی شخص سائے والی جگہ پر' یا راستے میں' یا پانی کے قریب کی جگہ پر (قضائے حاجت کرے)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

242 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بن أسيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آذى الْمُسْلِمين فِي طرقهم وَجَبت عَلَيْهِ لعنتهم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے کے حوالے سے انہیں اذیت پہنچائے' اس کے لئے ان لوگوں کی لعنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

243 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل لابي هُرَيْرَة أفتيتنا فِي كل شَيْءٍ يُوشك اَن تفتينا فِي الخراء فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سل سخيمته على طَرِيق من طرق الْمُسْلِمين فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرهمَا وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن عَمْرو الْاَنْصَارِيّ .قَوْله يُوشك بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَفتحهَا لُغَة .مَعْنَاهُ يكَاد ويسرع والخراء والسخيمة الْغَائِط

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ہمیں ہر چیز کے بارے میں فتویٰ دیا ہے' یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ہمیں قضائے حاجت کرنے کے بارے میں بھی فتویٰ دے دیں گے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے میں' قضائے حاجت کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' امام بیہقی نے' اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف محمد بن عمرو انصاری' نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

روایت کے الفاظ ''یوشک'' میں ''ش'' پر زیر ہے اس پر زبر پڑھنا درست نہیں ہے' اس کا مطلب یہ ہے: عنقریب ایسا ہوگا' اور لفظ ''خراء'' اور ''سخیمہ'' سے مراد پاخانہ ہے۔

244 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والتعريس على جواد الطَّرِيق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مأوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعِن .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ راستے کے عین درمیان میں' رات کے وقت پڑاؤ کرنے' یا وہاں نماز ادا کرنے سے بچو! کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں اور وہاں قضائے کرنے سے بھی بچو! کیونکہ یہ لعنت کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

245 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال بِاَبْوَاب

الْمَسَاجِد ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ فِيْ مراسيله

❀❀ مکحول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مساجد کے دروازوں کے پاس پیشاب کیا جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

246 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يسْتَقْبِل الْقبْلَة وَلَمْ يستدبرها فِي الْغَائِط كتب لَهُ حَسَنَةٌ ومحي عَنهُ سَيِّئَةٌ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ النَّهْي عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها فِي الْخَلَاء فِيْ غير مَا حَدِيْث صَحِيح مَشْهُور تغني شهرته عَن ذكره لكَونه نهيا مُجَردا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أعلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہیں کرتا' اس کے لئے (یہ عمل) نیکی نوٹ کیا جاتا ہے' اور اس کی برائی کو مٹا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے کی ممانعت سے متعلق اور بھی صحیح اور مشہور روایات مذکور ہیں' جن کی شہرت ان کے ذکر سے بے نیاز کر دیتی ہے' کیونکہ یہ مطلق ممانعت ہے' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2 - التَّرْهِيب من الْبَوْل فِي الْمَاء والمغتسل والجحر

باب: پانی' غسل کی جگہ' یا سوراخ میں پیشاب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

247 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه نهى اَن يبال فِي الْمَاء الراكد رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے

یہ روایت امام مسلم' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

248 - وَعنهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال فِي الْمَاء الْجَارِي رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

249 - وَعَنْ بكر بن مَاعِز قَالَ سَمِعت عبد الله بن يزِيْد يحدث عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينقع بَوْل فِيْ طست فِي الْبَيْت فَإِن الْمَلَائِكَة لَا تدخل بَيْتا فِيهِ بَوْل منتقع وَلَا تبولن فِيْ مغتسلك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَاد حسن وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

بکر بن ماعز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھر میں کسی طشت میں پیشاب نہ کیا جائے' کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جہاں پیشاب پڑا ہوا ہو' اور تم اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

250 - وَعَنْ حميد بن عبد الرَّحْمَن قَالَ لقِيت رجلا صحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحبه أَبُو هُرَيْرَة قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يمتشط أَحَدنَا كل يَوْم أَو يَبُول فِيْ مغتسله

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ أول حَدِيث

حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میری ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تھے جس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تھے' انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے' یا غسل کی جگہ پر پیشاب کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے۔

251 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى أَن يَبُول الرجل فِيْ مستحمه وَقَالَ إِن عَامَّة الوسواس مِنْهُ

رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيث غَرِيب لَا نعرفه مَرْفُوعا إِلَّا من

حدیث 251: سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب في البول في المستحم - حديث: 25 سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب كراهية البول في المغتسل - حديث: 302 سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل - حديث: 23 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث: 546 السنن للنسائي - كتاب الطهارة' ذكر الفطرة - كراهية البول في المستحم' حديث: 36 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - باب البول في المغتسل' حديث: 944 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' الكراهية في البول في المستحم - حديث: 33 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب الاستطابة - باب النهي عن البول في مغتسله أو متوضئه ثم يتطهر فيه' حديث: 446 مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عبد الله بن مغفل المزني - حديث: 20073 مسند عبد بن حميد - عبد الله بن مغفل' حديث: 506 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه إسحاق - حديث: 3073

حَدِیْثِ اَشْعَث بن عبد اللّٰہ وَیُقَال لَہٗ اَشْعَث الْاَعْمٰی

قَالَ الْحَافِظِ اِسْنَادہ صَحِیْح مُتَّصِل وَاَشْعَث بن عبد اللّٰہ ثِقَۃ صَدُوق وَکَذٰلِکَ بَقِیَّۃ رُوَاتہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے غسل کی جگہ میں پیشاب کرے آپ فرماتے ہیں: زیادہ تر وسوسے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں

یہ روایت امام احمد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کا مرفوع ہونا ہمیں صرف اشعث بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے پتہ چلا ہے اور اس راوی کو اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند صحیح اور متصل ہے اشعث بن عبداللہ نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے اسی طرح اس روایت کے بقیہ راوی بھی (ثقہ اور صدوق) ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

252 - وَعَنْ قَتَادَۃ عَنْ عبد اللّٰہ بن سرجس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یبال فِی الْجُحر .قَالُوْا لِقَتَادَۃ مَا یکرہ من الْبَوْل فِی الْجُحر قَالَ یُقَال اِنَّھَا مسَاکِن الْجِنّ

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ قتادہ نے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ سوراخ میں پیشاب کیا جائے"۔

لوگوں نے قتادہ سے کہا: سوراخ میں پیشاب کرنے کو کیوں ناپسندیدہ کہا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے: یہ جنات کے ٹھکانے ہیں۔

یہ روایت امام احمد، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْھِیب من الْکَلَام علی الْخَلَاء

باب: قضائے حاجت کرنے کے دوران کلام کرنے کے متعلق ترہیبی روایات

253 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَنَاجٰی اثْنَان علی غائطھما ینظر کل وَاحِد مِنْھُمَا اِلٰی عَوْرَۃ صَاحبہ فَاِن اللّٰہ یمقت علی ذٰلِك

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَۃ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفْظِہٖ کَلَفْظِ اَبِیْ دَاوُد قَالَ سَمِعت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یخرج الرَّجلَانِ یضربان الْغَائِط کاشفین عَن عوراتھما یتحدثان فَاِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یمقت علی ذٰلِك

رَوَوْہُ کلھم من رِوَایَۃ ھِلَال بن عِیَاض اَوْ عِیَاض بن ھِلَال عَنْ اَبِیْ سعید وعیاض ھٰذَا روی لَہٗ اَصْحَاب السّنَن وَلَا اعرفہ بِجرح وَلَا عَدَالَۃ وَھُوَ فِیْ عداد المجھولین .قَوْلِہ یضربان الْغَائِط قَالَ اَبُوْ عَمْرو صَاحب

ثَعْلَب يُقَال ضربت الْاَرْض اِذا اَتيت الْخَلَاء وَضربت فِي الْاَرْض اِذا سَافَرت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آدمی قضائے حاجت کرنے کے دوران اس طرح بات چیت نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف دیکھ رہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے الفاظ یہ انہی کے ہیں امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ امام ابوداؤد کے الفاظ کی مانند ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آدمی اس طرح نہ نکلیں کہ وہ دونوں قضائے حاجت کریں اور انہوں نے اپنی شرم گاہوں سے کپڑا ہٹایا ہوا ہو اور اس دوران وہ آپس میں بات چیت بھی کر رہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

ان سب حضرات نے یہ روایت ہلال بن عیاض یا شاید عیاض بن ہلال کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور عیاض نامی اس راوی کے حوالے سے اصحاب سنن نے روایات نقل کی ہیں مجھے اس کے بارے میں کسی جرح یا عدالت کا علم نہیں ہے اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یضربان الغائط'' اس کے بارے میں ''ثعلب'' کے مصنف ابوعمرو کہتے ہیں: ضربت الارض کا مطلب یہ ہے: جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ اور ضربت فی الارض کا مطلب یہ ہے: جب تم زمین میں سفر کرو۔

254 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يخرج اثْنَان من الْغَائِط فيجلسان يتحدثان كاشفين عَن عوراتهما فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يمقت على ذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ لين

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی قضائے حاجت کے لئے اس طرح سے نہ جائیں کہ وہ دونوں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر رہے ہوں اور انہوں نے اپنی شرم گاہ سے کپڑا ہٹایا ہوا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من اِصَابَة الْبَوْل الثَّوْب وَغَيره وَعدم الِاسْتِبْرَاء مِنْهُ

باب: کپڑے یا کسی اور چیز پر پیشاب لگ جانے اور اس سے نہ بچنے سے متعلق ترہیبی روایات

255 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرين فَقَالَ اِنَّهُمَا ليعذبان وَمَا يعذبان فِيْ كَبِير بَلٰى اِنَّهُ كَبِير اما اَحدهمَا فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاما الاخر فَكَانَ لَا يستتر من بَوْله

رَوَاهُ الْبُخَارِیْ وَهٰذَا اَحَد اَلْفَاظه وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' ویسے یہ بڑا ہی ہے' ان دونوں میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا' اور دوسرا شخص پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ الفاظ میں سے ایک روایت کے ہیں' اسے امام مسلم، امام ابوداؤد امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

256 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَابْنِ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ مَکَّةَ اَوِ الْمَدِیْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ..... اَلْحَدِیْثُ وَبَوَّبَ الْبُخَارِیُّ عَلَیْهِ: بَابٌ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ لَا یَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ

قَالَ الْخَطَابِیّ قَوْلُهٗ وَمَا یعذبان فِیْ کَبِیْر مَعْنَاهُ اَنَّهُمَا لم یعذبا فِیْ اَمر کَانَ یکبر عَلَیْهِمَا اَوْ یشق فعله لَو اَرَادَا اَن یفعلاه وَهُوَ التَّنَزُّه من الْبَوْل وَترك النمیمة وَلَم یرد اَن الْمَعْصِیَة فِیْ هَاتین الخصلتین لیست بکبیرة فِیْ حق الدّین وَاَن الذَّنب فِیْهِمَا هَین سهل . قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم ولخوف توهم مثل هٰذَا استدرك فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلٰی اِنَّهٗ کَبِیْرٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام بخاری کی ایک روایت میں' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ' یا مدینہ منورہ میں' ایک باغ کے پاس سے گزرے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ان دونوں میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا''۔

اس حدیث کے لئے امام بخاری نے یہ باب قائم کیا ہے: ''کبیرہ گناہوں میں ایک یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچے''۔

خطابی کہتے ہیں. روایت کے یہ الفاظ: ''ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا'' اس کا مطلب یہ ہے ان دونوں کو کسی ایسے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' کہ جو ان کے لئے بڑا ہوتا' یا جس کو کرنا' ان کے لئے مشقت کا باعث ہوتا' اگر وہ اس کو کرنے کا ارادہ رکھتے ہوتے' اور وہ کام پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا اور چغلی نہ کرنا ہے' اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے کہ ان دونوں صورتوں میں جس معصیت کا ارتکاب کیا گیا ہے' وہ دینی اعتبار سے کبیرہ گناہ شمار نہیں ہوتی اور ان دونوں صورتوں میں کیا جانے والا گناہ آسان اور نرم ہے

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اسی نوعیت کے وہم کے اندیشے کے تحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فوراً بعد ہی یہ الفاظ ارشاد فرمائے

''جی ہاں! ویسے یہ بڑے ہیں''- باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

257 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَّة عَذَاب الْقَبْر فِي الْبَوْل فاستنزهوا من الْبَوْل

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِيّ كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ يحيى القَتَّات عَن مُجَاهِد عَنهُ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ اِسْنَاده لَا بَاْس بِهِ والقتات مُخْتَلف فِيْ توثيقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے' تو تم لوگ پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچنے کی کوشش کرو''۔

یہ روایت امام بزار'امام طبرانی نے معجم کبیر میں'امام حاکم نے'امام دارقطنی نے نقل کی ہے'ان سب حضرات نے یہ روایت ابویحییٰ قتات کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے'امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے'اور قتات نامی راوی کی توثیق کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

258 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنزهوا من الْبَوْل فَإِن عَامَّة عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَقَالَ الْمَحْفُوْظ مُرْسل

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پیشاب سے بچنے کی کوشش کرو! کیونکہ قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے'وہ فرماتے ہیں: محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

259 - وَعَنْ اَبِيْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمشي بيني وَبَيْن رجل آخر إِذْ اَتَى على قبرين فَقَالَ إِن صَاحِبِي هٰذَيْن القبرين يعذبان فائتياني بجريدة قَالَ اَبُوْ بكرَة فاستبقت اَنَا وصاحبي فَاَتَيْته بجريدة فَشَقهَا نِصْفَيْنِ فَوضع فِيْ هٰذَا الْقَبْر وَاحِدَةٍ وَّفِيْ ذَا الْقَبْر وَاحِدَةٍ وَّقَالَ لَعَلَّه يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين إِنَّهُمَا يعذبان بِغَيْر كَبِير الْغِيبَة وَالْبَوْل

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا من رِوَايَةِ بَحر بن مرار عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بكرَة وَلَمْ يُدْرِكهُ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور ایک شخص کے درمیان چلتے ہوئے جا رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تم دونوں میرے پاس کوئی شاخ لے کر آؤ! حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے'اور میرے ساتھی نے ایک دوسرے سے پہلے یہ کام کرنے کی کوشش کی' میں ایک شاخ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور ایک حصہ ایک قبر پر رکھ دیا اور دوسرا' دوسری قبر پر رکھ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں شاخیں تر ہیں

گی اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ (یعنی جس سے بچنا مشکل ہو) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' یعنی غیبت کرنا اور پیشاب (سے نہ بچنا)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو بحر بن مرار نے اپنے دادا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں (یعنی بحر) نے ان (یعنی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

260 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكثر عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل .رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط الشَّيْخَيْنِ وَلَا اَعْلَمُ لَهٗ عِلَّة قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اکثر عذاب قبر' پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے' جس طرح انہوں نے بیان کی ہے۔

261 - وَعَنْ اَمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْم شَدِيْد الْحر نَحْو بَقِيع الْغَرْقَدقَالَ وَكَانَ النَّاس يَمْشُوْنَ خَلفه قَالَ فَلَمَّا سمع صَوْت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِیْ نَفسه فَجَلَسَ حَتّٰى قدمهم اَمَامه فَلَمَّا مر بِبَقِيع الْغَرْقَد اِذا بقبرين قد دفنُوْا فِيهِمَا رجلَيْنِ قَالَ فَوقف النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من دفنتم هَاهُنَا الْيَوْم قَالُوْا فلَان وَفُلَان قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاك قَالَ اما اَحدهمَا فَكَانَ لَا يتنزه من الْبَوْل وَاما الْآخر فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاَخذ جَرِيدَة رطبَة فَشَقهَا ثُمَّ جعلهَا على الْقَبْرين قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ ليخففن عَنْهُمَاقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى مَتى هما يعذبان قَالَ غيب لَا يُعلمهُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَوْلَا تمرغ قُلُوْبكُمْ وتزيد كم فِی الْحَدِيْث لسمعتم مَا اسمع

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من طَرِيْق عَلیّ بن يزِيْد الالهاني عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شدید گرم دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بقیع غرقد کے پاس سے ہوا' راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے جوتوں کی چاپ سنی' تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کچھ خیال آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے' یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے سے آگے جانے دیا' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد کے پاس سے گزرے' جہاں دو قبریں موجود تھیں' جن میں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے یہاں آج کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک

پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو حصے کئے اور اسے دونوں کی قبروں پر لگا دیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تا کہ ان دونوں (کے عذاب) میں تخفیف ہو جائے' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ غیب ہے' اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' اگر تمہارے دلوں میں خیالات کا ہجوم نہ ہوتا اور تمہارا بات چیت زیادہ کرنا نہ ہوتا' تم لوگ بھی وہ بات سن پاتے جو میں سنتا ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے روایت کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے یہ روایت علی بن یزید الہانی کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

262 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَده الدرقة فوضعها ثُمَّ جلس فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ انْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُول كَمَا تبول الْمَرْاَة فَسَمعهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيحك مَا علمت مَا اَصَاب صَاحب بني اِسْرَائِيل كَانُوْا اِذا اَصَابَهُم الْبَوْل قرضوه بِالْمَقَارِيضِ فنهاهم فعذب فِيْ قَبره. رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک ڈھال تھی' آپ ﷺ نے اسے رکھا اور پھر بیٹھ کر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے' تو کسی شخص نے کہا: تم ان کی طرف دیکھو' یہ (بیٹھ کر) یوں پیشاب کر رہے ہیں' جس طرح عورت (بیٹھ کر) پیشاب کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سن لی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے؟ بنی اسرائیل کے ایک فرد کو کیا صورت حال پیش آئی تھی' جب ان لوگوں کے (کپڑے پر) پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ لیتے تھے' ایک شخص نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا' تو اس شخص کو اس کی قبر میں عذاب دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

263 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نمشي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمررنا على قبرين فَقَامَ فقمنا مَعَه فَجعل لَونه يتَغَيَّر حَتّٰى رعد كم قَمِيصه فَقُلْنَا مَا لَك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اما تَسْمَعُوْنَ مَا اسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هٰذَانِ رجلَانِ يعذبان فِيْ قبورهما عذَابا شَدِيْدا فِيْ ذَنْب هَين قُلْنَا فيم ذٰلِكَ قَالَ كَانَ اَحدهمَا لَا يستنزه من الْبَوْل وَكَانَ الْآخر يُؤْذِيْ النَّاس بِلِسَانِهِ وَيَمْشِيْ بَيْنَهُم بالنميمة فَدَعَا بجريدتين من جرائد النّخل فَجعل فِيْ كل قبر وَاحِدَةٍ قُلْنَا وَهل يَنْفَعهُمْ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامت رطبتين

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه. قَوْله فِيْ ذَنْب هَين يَعْنِيْ هَين عِنْدهمَا وَفِيْ ظنهما اَوْ هَين عَلَيْهِمَا اجتنابه لَا اَنَّهُ هَين فِيْ نفس الْاَمر لِاَن النميمة مُحرمَة اتِّفَاقًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے

ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے' آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی ٹھہر گئے' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قمیص کی آستین کانپنے لگی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو سن رہا ہوں' کیا تم لوگ وہ نہیں سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دو قبروں والوں کو ان کی قبروں میں شدید عذاب ہو رہا ہے' جو (بظاہر ایک) ہلکے گناہ کی وجہ سے ہے' ہم نے عرض کی: کس وجہ سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اُن کی چغلیاں کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک شاخ لگا دی' ہم نے عرض کی: کیا اس کا ان کو فائدہ ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب تک یہ دونوں تر رہیں گی' اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "ذنب هين" سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں کے نزدیک ہلکا تھا اور ان دونوں کے گمان میں ہلکا تھا' یعنی اس سے اجتناب کرنا' ان دونوں کے لئے آسان تھا' ایسا نہیں ہے کہ وہ گناہ فی نفسہ ہلکا تھا' کیونکہ چغلی کرنا تو بالاتفاق حرام ہے۔

264 - وَعَنْ شفي بن ماتع الأصبحي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَرْبَعَة يُؤْذونَ اَهْلِ النَّارِ على مَا بهم من الْاَذَى يسعون بَيْنَ الْحَمِيم والجحيم يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ بَعْضُهُمْ لبَعض مَا بَال هٰؤُلَاءِ قد آذونا على مَا بِنَا من الْاَذَى قَالَ فَرجل مغلق عَلَيْهِ تَابُوت من جمر وَرجل يجر أمعاءه وَرجل يسيل فوه قَيْحا ودما وَرجل يَاْكُل لَحْمه قَالَ فَيُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد مَاتَ وَفِيْ عُنُقه اَمْوَال النَّاس مَا يجد لَهَا قَضَاء اَوْ وَفَاء ثُمَّ يُقَال للَّذي يجر أمعاءه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ لَا يُبَالِي اَيْنَ اَصَاب الْبَوْل مِنْهُ لَا يغسلهُ ..وَذكر بَقِيَّة الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَكتاب ذمّ الْغَيْبَة وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ لين وَاَبُوْ نُعَيْم وَقَالَ شفي بن ماتع مُخْتَلف فِيْهِ فَقِيْل لَهُ صُحْبَة وَيَاْتِي الحَدِيْث بِتَمَامِهِ فِي الْغَيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت شفی بن ماتع اصحی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چار افراد ایسے ہیں' جو اہل جہنم کو پہلے سے ہونے والی اذیت کی موجودگی میں مزید اذیت سے دوچار کر دیں گے' وہ کھولتے ہوئے پانی اور جحیم (یعنی جہنم) کے درمیان بھاگتے پھریں گے' اور بربادی اور تباہی کی آوازیں نکالتے ہوں اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم تو پہلے ہی اذیت میں تھے' انہوں نے ہمیں مزید اذیت کا شکار کر دیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) ان میں سے ایک ایسا شخص ہو گا' جو تابوت میں بند ہو گا' اور وہ تابوت انگاروں کا بنا ہوا ہو گا' ایک وہ شخص ہو گا' جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہو گا' ایک وہ شخص ہو گا' جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہے ہوں گے' اور ایک وہ شخص ہو گا' جو اپنا گوشت کھا رہا ہو گا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تابوت

والے شخص سے کہا جائے گا: اس منحوس کیا معاملہ ہے؟ کہ ہم پہلے ہی اذیت کا شکار تھے اور اس نے ہمیں مزید اذیت سے دوچار کر دیا ہے' تو وہ کہے گا: یہ منحوس جب مرا تھا' تو اس کی گردن میں (یعنی اس کے ذمہ) لوگوں کا مال تھا' جس کی ادائیگی کے لئے کچھ بھی دستیاب نہیں تھا' پھر اس شخص سے پوچھا جائے گا: جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا کہ اس منحوس کا معاملہ کیا ہے' جس نے ہمیں پہلے سے موجود اذیت میں اضافہ کر دیا ہے' تو وہ کہے گا: اس منحوس نے اس بات کی پرواہ نہیں کی تھی کہ اس کا پیشاب کہاں لگ رہا ہے؟ یہ اس کو دھوتا نہیں تھا''۔

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور کتاب ''ذم الغیبۃ'' میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں کمزور سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابونعیم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: شفی بن ماتع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' یہ حدیث آگے چل کر ''غیبت سے متعلق باب'' میں مکمل طور پر نقل ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

265 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْبَوْلَ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ فِی الْقَبْرِ -رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ اَیْضًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچتے رہو! کیونکہ قبر میں آدمی سے' سب سے پہلے اسی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

التَّرْهِیب من دُخُول الرِّجَال الْحمام بِغَیْر أزر

وَمَنْ دُخُول النِّسَاء بأزر وَغَیرهَا اِلَّا نفسَاء اَوْ مَرِیضَة وَمَا جَاءَ فِی النَّهْی عَن ذٰلِك

باب: مردوں کے تہبند باندھے بغیر' حمام میں داخل ہونے سے متعلق ترہیبی روایات

نیز خواتین کے لیے تہبند سمیت' یا اُس کے بغیر (حمام میں داخلے کی ممانعت) البتہ نفاس والی خواتین' یا بیمار خواتین کا معاملہ مختلف ہے' اس بارے میں جو ممانعت منقول ہے' اس کا تذکرہ

266 - عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یدْخل حلیلته الْحمام

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 266: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأدب' وأما حديث سالم بن عبيد النخعي في أصحاب الصفة - حديث: 7846 مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 14387 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث: 1880 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 694 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها - حديث: 5336

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

267 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ستفتح عَلَيْكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وستجدون فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الحمامات فَلَا يدخلها الرِّجَال إِلَّا بالأزر وامنعوها النِّسَاء إِلَّا مَرِيضَةً اَوْ نفساء رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَاَبُوْ دَاوُد وَفِيْ إِسْنَاده عبد الرَّحْمَن بن زِيَاد بن أنعم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عنقریب تمہارے سامنے عجم کی سرزمین فتح ہو گی' تم وہاں کچھ گھر پاؤ گے' جنہیں حمام کہا جاتا ہو گا' مرداُن میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں' اور خواتین کو وہاں جانے سے منع کرنا' البتہ بیمار عورت' یا نفاس والی عورت کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ہے۔

268 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ دُخُول الحمامات ثُمَّ رخص للرِّجَال اَن يدخلوها فِي المآزر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَمْ يرخص للنِّسَاء

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَوَوْهُ كلهم من حَدِيْثِ اَبِي عذرة عَنْ عَائِشَةَ وَقد سُئِلَ اَبُوْ زرْعَة الرَّازِيّ عَنْ اَبِيْ عذرة هَلْ يُسمى فَقَالَ لَا أعلم اَحَدًا سَمَّاهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بن حَازِم لَا يعرف هٰذَا الحَدِيْث إِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَاَبُوْ عذرة غير مَشْهُور وَقَالَ التِّرْمِذِيّ إِسْنَاده لَيْسَ بِذَاكَ الْقَائِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حمام میں داخل ہونے سے منع کیا تھا' پھر مردوں کو اس کی اجازت دیدی کہ وہ تہبند باندھ کر اس میں جا سکتے ہیں۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو اس کی اجازت نہیں دی"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: تمام مصنفین نے یہ روایت ابوعذرہ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ابوزرعہ رازی سے ابوعذرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' کیا ان کا نام پتہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے نہیں علم کہ کسی نے ان کا نام بیان کیا ہو' ابوبکر بن حازم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے تھے' ابوعذرہ نامی راوی مشہور نہیں ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں: اس روایت کی سند اتنی زیادہ مستند نہیں ہے۔

269 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الحمام حرَام على نسَاء امتِي .رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْح الْإِسْنَاد

سیدہ عائشہ بڑھنا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حمام (میں جانا) میری امت کی خواتین کے لئے حرام ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

270 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَليكرم جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل الْحمام إِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر من نِسَائِكُمْ فَلَا يدْخل الْحمام

قَالَ فنهيت بِذٰلِكَ إِلَى عمر بن عبد الْعَزِيز رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلَافَته فَكتب إِلَى اَبِیْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم اَن سل مُحَمَّد بن ثَابت عَن حَدِيثه فَإِنَّهُ رَضِي فَسَاَلَهُ ثُمَّ كتب إِلَى عمر فَمنع النِّسَاء عَن الْحمام .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط من رِوَايَة عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَلَيْسَ عِنْده ذكر عمر بن عبد الْعَزِيز

حضرت ابوایوب انصاری بڑھنا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرنی چاہیے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہونا چاہیے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے' یا پھر خاموش رہنا چاہیے' جو خاتون اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں اس ممانعت کا انہیں پتہ چلا' تو انہوں نے اس بارے میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو خط لکھا کہ تم محمد بن ثابت سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرو' کیونکہ وہ پسندیدہ آدمی ہیں ابوبکر بن محمد نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا: پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے میں خط لکھا' تو انہوں نے خواتین کو حمام میں جانے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے' جو لیث کے معتمد تھے' لیکن انہوں نے اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔

271 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احذرُوْا بَيْتا يُقَال لَهُ

الحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ ينقى الْوَسخ قَالَ فاستتروا ۔رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ رَوَاهُ النَّاس عَن طَاوس مُرْسلا

قَالَ الْحَافِظ وَرُوَاته كلهم مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ مُسْلِم وَلَفظه: اتَّقوا بَيْتا يُقَال لَهُ الْحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يذهب الدَّرن وينفع الْمَرِيض قَالَ فَمَنْ دخله فليستتر ۔وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِنَحْوِ الْحَاكِم وَقَالَ فِيْ اَوله شَرّ الْبيُوت الْحمام ترفع فِيْهِ الْاَصْوَات وَتكشف فِيْهِ العورات الدَّرن بِفَتْح الدَّال وَالرَّاء هُوَ الْوَسخ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس گھر سے بچنا! جس کا نام حمام ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میل کو صاف کردیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پردہ کرکے جانا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' کئی لوگوں نے اسے طاؤس کے حوالے سے مرسل طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اس گھر سے بچنا! جس کا نام حمام ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میل کو ختم کردیتا ہے' اور بیمار کو فائدہ دیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اس میں جائے' وہ پردہ کرکے جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''سب سے برا گھر حمام ہے' جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور شرم گاہیں بے پردہ ہوتی ہیں''۔

لفظ ''الدرن'' میں 'د' پر اور 'ر' پر زبر ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

272 - وَعَنْ قَاص الْاَجْنَاد بِالْقُسْطُنْطِيْنِيَّة اَنه حدث اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يقعدن على مائدة يدار عَلَيْهَا الْخمر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بِاِزَار وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام ۔رَوَاهُ اَحْمد

وَقَاص الْاَجْنَاد لَا اَعرفهُ وَرُوِيَ آخِره اَيْضًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْهِ اَبُوْ خيرة لَا اَعرفهُ اَيْضا الحليلة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة هِيَ الزَّوْجَة

❀❀ قسطنطنیہ میں لشکروں کے واعظ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر ہرگز نہ بیٹھے' جس پر شراب گردش کررہی ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر داخل نہ ہو' اور جو شخص اللہ

تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے لشکروں کے واعظ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے' یہی روایت ایک سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس سند میں ابوخیرہ نامی راوی ہے' میں اس سے بھی واقف نہیں ہوں۔

لفظ ''حلیلہ'' سے مراد بیوی ہے۔

273 - وَعَنْ اَبِى الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نِسَاءً من اَهْلِ حمص اَوْ من اَهْلِ الشام دخلن على عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَت أنتن اللَّاتِىْ تدخلن نساء كن الحمامات سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امْرَاَة تضع ثِيَابهَا فِىْ غير بَيت زَوجهَا اِلَّا هتكت السّتْر بَينهَا وَبَيْنَ رَبهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا .وروى اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ وَالْحَاكِم اَيْضًا من طَرِيْق دراج اَبِى السَّمْح عَن السَّائِب اَن نسَاء دخلن على أم سَلمَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فسألتهن من أنتن قُلْنَ من اَهْل حمص

قَالَت من اَصْحَاب الحمامات قُلْنَ وَبهَا بَاس

قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيمَا امْرَاَة نزعت ثِيَابهَا فِىْ غير بَيتهَا خرق اللّٰه عَنْهَا ستره

ابوملیح ہذلی بیان کرتے ہیں: حمص یا شاید شام کی کچھ خواتین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ہی وہ خواتین ہو؟ جو حمام میں داخل ہوتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ' اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے' اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو پھاڑ دیتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے یہ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام احمد، امام ابویعلیٰ، امام طبرانی اور امام حاکم نے دراج ابوسمح کے حوالے سے سائب سے یہ روایت نقل کی ہے:

کچھ خواتین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت کیا تم کہاں سے تعلق رکھتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اہل حمص سے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم حمام میں جانے والی خواتین ہو؟ ان خواتین نے عرض کی: کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو عورت اپنے گھر کے علاوہ' کہیں اور اپنے کپڑے اتارتی ہے' وہ اپنے سے اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کر دیتی ہے''۔

274 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الاخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الاخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الاخر فليسع اِلَى الْجُمُعَة وَمن اسْتغنى عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنى اللّٰه عَنهُ وَاللّٰه

عَنۡ حميد .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الۡاَوۡسَطِ وَاللَّفۡظ لَهٗ وَالۡبَزَّار دون ذکر الۡجُمُعَة وَفِیۡهِ عَلِیّ بن یزِیۡد الۡاَلۡهَانِی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ جمعہ کے لئے جلدی چلا جائے' جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی اختیار کرلے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق حمد ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام بزار نے نقل کیا ہے انہوں نے اس میں جمعہ کا ذکر نہیں کیا اس میں ایک راوی علی بن یزید الہانی ہے۔

275 - وَعَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا اَنَّهَا سَالَت رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ عَن الۡحمام فَقَالَ اِنَّهٗ سَیکون بعدِی حمامات وَلَا خیر فِی الحمامات للنِّسَاء فَقَالَت یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تدخله بِإِزَار فَقَالَ لَا وَإِن دَخلته بِإِزَار وَدرع وخمار وَمَا من امۡرَاَة تنۡزع خمارها فِیۡ غیر بَیت زَوۡجهَا اِلَّا کشفت السّتۡر فِیۡمَا بَیۡنهَا وَبَیۡن رَبهَا .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الۡاَوۡسَطِ من رِوَایَة عبد اللّٰه بن لَهِیعَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمام کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد حمام ہوں گے' اور خواتین کے لئے حمام میں کوئی بھلائی نہیں ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت تہبند باندھ کر اس میں داخل ہوسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! (عورت کو اس میں جانے کی اجازت نہیں ہے) خواہ وہ تہبند' قمیص اور اوڑھنی باندھ کر ہی اس میں کیوں نہ جارہی ہو' جو بھی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنی چادر اتارتی ہے' وہ اپنے' اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو ختم کردیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبداللہ بن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

276 - وَعَنِ ابۡنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡم الۡاٰخر فَلَا یدۡخل الۡحمام وَمَنۡ کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡم الۡاٰخر فَلَا یدۡخل حليلته الۡحمام من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡم الۡاٰخر فَلَا یشرب الۡخمر من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡم الۡاٰخر فَلَا یجلس علی مائدة یشرب عَلَیۡهَا الۡخمر من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡم الۡاٰخر فَلَا یخلون بِامۡرَاَة لَیۡسَ بَیۡنه وَبَیۡنهَا محرم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الۡکَبِیۡر وَفِیۡهِ یحیی بن اَبِیۡ سُلَیۡمَان الۡمدنِی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے' جس پر شراب پی

جاری ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو کہ اس مرد اور اس عورت کے ساتھ (عورت کا کوئی) محرم موجود نہ ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی نامی راوی ہے۔

277 - وَرُوِیَ عَنِ الْمِقْدَامِ بن معدیکرب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُم ستفتحون افقا فِیْهَا بیوت یُقَال لَهَا الحمامات حرَام علی اُمتیْ دُخولها فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تذهب الوصب وتنقی الدَّرن قَالَ فَاِنَّهَا حَلَال لذكور اُمتیْ فِی الْاُزر حرَام علی اِناث اُمتی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ الْاُفق بِضَم الْاَلف وَسُكُون الْفَاء وَبِضَمِّهَا اَیْضًا هِیَ النَّاحِیَة والوصب الْمَرَض

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عنقریب تم دور دراز کے علاقے فتح کرو گے وہاں کچھ ایسے گھر ہوں گے جنہیں حمام کہا جائے گا ان میں جانا میری امت کے لئے حرام ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ بیماری کو ختم کرتا ہے اور میل کو صاف کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حلال ہوگا جبکہ وہ تہبند باندھ کر جائیں اور میری امت کی عورتوں کے لئے حرام ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

لفظ "افق" میں 'ا' پر پیش ہے اور 'ف' ساکن ہے اس سے مراد کونے کا علاقہ ہے اور لفظ "وصب" سے مراد بیماری ہے۔

6 - التَّرْهِیب من تَاْخِیر الْغُسْل لغیر عذر

باب: کسی عذر کے بغیر غسل میں تاخیر کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

278 - عَنْ عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة جیفة الْكَافِر والمتضمخ بالخلوق وَالْجنب اِلَّا اَن یتَوَضَّا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنِ الْحسن بن اَبِی الْحسن عَن عمار وَلَم یسمع مِنْهُ وَرَوَاهُ هُوَ وَغَیره عَن عَطاء الْخُرَاسَانِیّ عَن یحیی بن یعمر عَن عمار قَالَ:

قدمت علی اَهلِیْ لَیْلًا وَقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فَغَدَوْت علی رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسلمت عَلَیْهِ فَلَمْ یرد عَلیّ السَّلَام وَلَمْ یرحب بِی وَقَالَ اذْهَبْ فاغسل عَنْك هٰذَا فغسلته ثُمَّ جِئْت فَسلمت عَلَیْهِ فَرد عَلیّ ورحب بِی وَقَالَ اِن الْمَلَائِكَة لَا تحضر جَنَازَة الْكَافِر بِخَیر وَلَا المتضمخ بزعفران وَلَا الْجنب قَالَ وَرخص للجنب اِذا نَام اَوْ اَكل اَوْ شرب اَن یتَوَضَّا

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْمُرَاد بِالْمَلَائِكَةِ هُنَا هم الَّذِیْنَ ینزلون بِالرَّحْمَةِ وَالْبركَة دون الْحفظَة فَاِنَّهُم لَا یفارقونه علی حَال من الْاَحْوَال ثُمَّ قِیْلَ هٰذَا فِیْ حق كل من اخر الْغسْل لغیر عذر ولعذر اِذا اَمكنه الْوضُوء

فَلَمْ يَتَوَضَّأ وَقِيلَ هُوَ الَّذِي يُؤَخِّرهُ تهاونا و كسلا ويتخذ ذٰلِكَ عَادَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کے پاس فرشتے نہیں جاتے ہیں' کافر کا مردار وہ شخص جس نے ضوق (نام کی مخصوص خوشبو) لگائی ہوئی ہو اور جنبی شخص' البتہ اگر وہ وضو کرلے' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حسن بن ابوالحسن کے حوالے سے' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ حسن نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' یہ روایت انہوں نے ایک اور سند کے حوالے سے عطاء خرسانی کے حوالے سے' یحییٰ بن یعمر کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس آیا' میرے ہاتھ پھٹے ہوئے تھے' تو اس نے میرے ہاتھ پر زعفران لگا دیا' اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید نہیں کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! اور اس کو اپنے آپ سے دھولو! میں نے اسے دھولیا' پھر میں آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا: فرشتے کافر شخص کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ہیں اور جس نے زعفران لگایا ہو' اس کے پاس نہیں آتے ہیں اور جنبی کے پاس نہیں آتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی شخص کو یہ اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے لگے یا کچھ کھانے لگے یا پینے لگے' تو وضو کرلے۔

حافظ کہتے ہیں: یہاں فرشتوں سے مراد وہ فرشتے ہیں' جو رحمت اور برکت لے کر نازل ہوتے ہیں' یہاں حفاظت والے فرشتے مراد نہیں ہیں (جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرتے ہیں) کیونکہ وہ کسی بھی حالت میں لوگوں سے لاتعلق نہیں ہوتے ہیں' پھر یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ حکم ہر اس شخص کے بارے میں ہے جو کسی عذر کے بغیر غسل کو مؤخر کردے' لیکن جب کوئی عذر ہو' اور آدمی کے لئے وضو کرنا ممکن ہو' اور پھر وہ وضو نہ کرے' تو بھی یہ حکم ہوگا' ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہلکا سمجھ کر سستی مندی کے اظہار کے طور پر غسل کو مؤخر کرتا ہے' اور اس کو عادت بنالیتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

279 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب كرم اللّٰه وَجهه عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيهِ صُورَة وَلَا كلب وَلَا جنب. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

حدیث 279: صحیح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب أحكام الجنب - ذكر نفي دخول الملائكة الدار التي فيها الجنب' حديث: 1221' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث: 562 سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب في الجنب يؤخر الغسل - حديث: 199' السنن للنسائي - سورة الهرة' صفة الوضوء - باب في الجنب إذا لم يتوضأ' حديث: 261' السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' الجنب إذا لم يتوضأ - حديث: 249

''فرشتے ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر' یا کتا' یا جنبی شخص موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

280 - وَعَنِ الْبَزَّارِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تقربهم الْمَلَائِكَة الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق

❀❀ امام بزار نے اپنی صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''تین لوگوں کے قریب فرشتے نہیں جاتے ہیں' جنبی شخص' نشے کا شکار شخص' اور جس نے خلوق ملی ہوئی ہو''۔

7 - التَّرْغِيْبُ فِي الْوُضُوْءِ وَاِسْبَاغِهِ

باب: وضو کرنے' اور اچھی طرح وضو کرنے کے متعلق ترغیبی روایات

281 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُؤَالِ جِبْرَائِيْلَ اِيَّاهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تشهد اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنْ تقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَة وَاَنْ تتم الْوضُوْء وتصوم رَمَضَان قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِم قَالَ نَعَمْ قَالَ صدقت .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ هٰكَذَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهِ بِغَيْرِ هٰذَا السِّيَاقِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو' اور تم وضو مکمل کرو' اور تم رمضان کے روزے رکھو''

انہوں نے عرض کی: جب میں یہ کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تو انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح نقل کی ہے یہ روایت صحیحین میں اور دیگر کتابوں میں اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں یہ سیاق نہیں ہے (یعنی اس میں وضو کا تذکرہ نہیں ہے)۔

282 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن امتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَة غرا محجلين من آثَار الْوضُوْء فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْل غرته فَلْيَفْعَلْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَقد قِيْلَ اِن قَوْلَه من اسْتَطَاعَ اِلٰى آخِره اِنَّمَا هُوَ مدرج من كَلَام اَبِيْ هُرَيْرَة مَوْقُوْف عَلَيْهِ ذكره غير وَاحِد من الْحفاظ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگوں کو قیامت کے دن بلایا جائے گا' وہ چمکتی ہوئی پیشانیوں والے ہوں گے' جو وضو کے آثار کی

وجہ سے (چمک رہی) ہوگی تو تم میں سے جو شخص اپنی چمک میں اضافہ کرسکتا ہو اسے ایسا کرنا چاہیے"۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔
ایک قول کے مطابق روایت کے یہ الفاظ "جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو" یہاں سے آخر تک کے الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جو درمیان میں درج ہوگئے ہیں' یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے' کئی حافظان حدیث نے یہ بات ذکر کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

283 - وَلِمُسْلِم عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ كنت خلف اَبِیْ هُرَيْرَة وَهُوَ يتوَضَّأ للصَّلَاة فَكَانَ يمد يَده حَتّٰى يبلغ إبطه فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا هُرَيْرَة مَا هٰذَا الْوضُوء فَقَالَ يَا بني فروخ اَنْتُم هَاهُنَا لَو علمت انكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأت هٰذَا الْوضُوء سَمِعت خليلي رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تبلغ الْحِلْيَة من الْمُؤمن حَيْثُ الْوضُوء

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِ هٰذَا اِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الْحِلْيَة تبلغ مَوَاضِع الطّهُور . الْحِلْيَة مَا يحلى بِهِ اَهْلِ الْجنَّة من الأساور وَنَحْوهَا

❀❀ امام مسلم نے ابوحازم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا' وہ نماز کے لئے وضو کر رہے تھے' وہ اپنا ہاتھ پھیلاتے تھے اور بغلوں تک اسے دھوتے تھے' میں ان سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! یہ کون سا وضو ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے بنوفروخ! تم لوگ یہاں ہو؟ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لوگ یہاں ہو' تو میں یہ وضو نہ کرتا' میں نے اپنے خلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"(جنت میں) مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو ہوگا"۔
یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"(جنت میں آدمی کا) زیور اس مقام تک ہوگا' جہاں تک وضو کے مقام ہیں"۔
روایت کے متن میں لفظ "حلیہ" سے مراد وہ چیز ہے' جو اہل جنت زیور کے طور پر پہنیں گے' اس میں کنگن اور (اس طرح کی) دیگر چیزیں شامل ہیں۔

284 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمقْبرَة فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ دَار قوم مُؤمنين وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰه بكم عَن قريب لاحقون وددت انا قد رَأينَا اِخْوَاننَا قَالُوْا اَوَلسنا اخوانك يَا رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ اَنْتُم اَصْحَابِي واخواننا الَّذين لم يَأْتُوا بعد قَالُوْا كَيفَ تعرف من لم يَأْتِ بعد من أمتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَرَأَيْت لَو اَن رجلا لَهُ خيل غر محجلة بَيْنَ ظَهْرِي خيل دهم بهم اَلا يعرف خيله قَالُوْا بلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهُم يأْتونَ غرا محجلين من الْوضُوء وَاَنا فرطهم على الْحَوْض . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور یہ فرمایا:
"اے اہل ایمان کی قوم کے علاقے میں رہنے والو! تم پر سلام ہو! اگر اللہ نے چاہا' تو ہم عنقریب تم سے آملیں گے"

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) میری یہ خواہش ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں' جو ابھی نہیں آئے جو بعد میں آئیں گے لوگوں نے عرض کی: آپ کی امت کا جو فرد ابھی نہیں آیا یارسول اللہ! آپ (قیامت کے دن) اسے کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی شخص کا کوئی ایسا گھوڑا ہو' جو پنج کلیان ہو' تو کیا وہ شخص سیاہ گھوڑوں کے درمیان اپنے اس گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ لوگ آئیں گے' تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر اُن کا پیش رو ہوں گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

285 - وَعَنْ زر عَن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تعرف من لم تَرَ من امتك قَالَ غر محجلون بلق من آثَار الْوضُوء. رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَاد جَيِّد نَحوه من حَدِيث اَبِي اُمَامَة

❀❀ زر بن حبیش نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن افراد کو دیکھا نہیں ہے' آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وضو کے آثار کی وجہ سے' وہ چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

286 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا اَوّل من يُؤذن لَهُ بِالسُّجُود يَوْم الْقِيَامَة وَانا اَوّل من يرفع رَاسه فَانْظر بَيْن يَدي فاعرف امتِي من بَيْنَ الْاُمَم وَمَنْ خَلْفِي مثل ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مثل ذٰلِكَ وَعَنْ شمَالِي مثل ذٰلِك فَقَالَ رجل كَيْفَ تعرف امتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من بَيْنَ الْاُمَم فِيمَا بَيْن نوح اِلَى امتك قَالَ هم غر محجلون من اثر الْوضُوء لَيْسَ لاحَدٍ كَذٰلِكَ غَيرهم واعرفهم انهم يُؤْتونَ كتبهمْ بأيمانهم واعرفهم تسْعَى بَيْن اَيْدِيهم ذُرِّيتهمْ

رَوَاهُ اَحْمد وَفِي اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِي المتابعات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میں وہ پہلا شخص ہوں گا' جسے سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور میں پہلا شخص ہوں گا' جو پہلی مرتبہ اپنے سر کو اٹھائے گا' میں اپنے سامنے دیکھوں گا' تو دیگر امتوں کے درمیان' اپنی امت کو پہچان لوں گا' اپنے پیچھے بھی اسی طرح' اپنے دائیں طرف بھی اسی طرح' اور اپنے بائیں طرف بھی اسی طرح (اپنی امت کے افراد کو پہچان لوں گا)''

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر اپنی امت تک کی درمیانی امتوں کے درمیان میں اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ وضو کے اثرات کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے' اور ان کے علاوہ اور کسی میں یہ نشانی نہیں ہوگی' میں انہیں پہچان لوں گا' وہ اپنے نامہ اعمال اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر آئیں گے' اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے بچے اُن کے آگے دوڑتے ہوئے آرہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے' متابعات کے بارے میں یہ حدیث حسن ہے۔

287 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خرج من وَجهه كل خَطِيئَة نظر اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ المَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء فَاِذَا غسل يَدَيْهِ خرج من يَدَيْهِ كل خَطِيئَة كَانَت بطشتها يَدَاهُ مَعَ المَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء فَاِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت كل خَطِيئَة مشتها رِجلَاهُ مَعَ المَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء حَتّٰى يخرج نقيا من الذُّنُوب

رَوَاهُ مَالك وَمُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَلَيْسَ عِنْد مَالك وَالتِّرْمِذِيّ غسل الرجلَيْن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مومن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے ہر گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا' وہ پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری کے ساتھ نکل جاتا ہے' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے تھے' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف وہ اپنے پاؤں کے ذریعے چل کر گیا تھا' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہو کر باہر آتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ امام مالک اور امام ترمذی کی روایت میں ''پاؤں دھونے'' کا ذکر نہیں ہے۔

288 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّاَ فَاَحْسن الْوضُوء خرجت خطاياه من جسده حَتّٰى تخرج من تَحت اَظْفَاره

وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَن عُثْمَان تَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مثل وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّاَ هٰكَذَا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَكَانَت صلَاته ومشيه اِلَى الْمَسْجِد نَافِلَة

رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرًا وَلَفظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امرىء يَتَوَضَّاَ فيحسن وضوءه اِلَّا غفر لَهُ مَا بَينه وَبَين الصَّلَاة الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيهَا

وَاِسْنَاده على شَرط الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيحه مُخْتَصرًا بِنَحْوِ رِوَايَةِ النَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن

مَاجه ايضًا باختصار وزَادَ فِي آخره: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يغتر احد
وَفِي لفظ النَّسَائِيّ قَالَ: من اتم الْوضُوء كَمَا امره الله فالصلوات الْخمس كَفَّارَات لما بَيْنَهُنَّ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' تو اس کے' جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی مانند وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس طرح وضو کرتا ہے' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور اس کی نماز اور اس کا مسجد تک چل کر جانا' نفل (یعنی اضافی ثواب کا باعث شمار ہوتا ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے اُس کے' اُس نماز اور اس کے آگے والی نماز کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں' جب تک وہ اگلی نماز کو ادا نہیں کر لیتا''۔

اس کی سند شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں مختصر طور پر نقل کی ہے' جو امام نسائی کی روایت کی مانند ہے' یہی روایت امام ابن ماجہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص غلط فہمی کا شکار نہ ہو''۔

امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس طرح مکمل وضو کرے' جس طرح اسے اللہ نے حکم دیا ہے' تو پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

289 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّه تَوَضَّأَ فَأَحْسَن الْوضُوء ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأَ مثل وضوئي هٰذَا ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِد فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جلس غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تغتروا .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں (شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں) نے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ بات بیان کی: جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے' اور پھر مسجد میں آئے' اور وہاں دو رکعات ادا کرے' اور پھر بیٹھ جائے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

290 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّه دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ ضحك فَقَالَ لاصحابه اَلا تَسْأَلُوْنِيْ مَا اَضْحَكَنِيْ فَقَالُوْا مَا اَضْحَكَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ ضحك فَقَالَ اَلا تَسْأَلُوْنِيْ مَا اَضْحَكَكَ فَقَالُوْا مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَعَا بِوَضُوْءٍ فغسل وَجهه حط اللّٰه عَنْهُ كل خَطِيْئَةٍ اَصَابَهَا بِوَجْهِهِ فَاِذَا غسل ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ وَاِذَا طهر قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَاَبُوْ يعلى وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَزَادَ فِيْهِ فَاِذَا مسح رَاْسه كَانَ كَذٰلِكَ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر ہنس پڑے' پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: تم لوگ مجھ سے دریافت نہیں کرو گے کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو کیا' جس طرح میں نے وضو کیا تھا' پھر آپ ﷺ ہنس پڑے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے' آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی بندہ وضو کا پانی منگوا کر اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے ہر اس گناہ کو ختم کر دیتا ہے' جس کا ارتکاب اس نے اپنے چہرے کے ذریعے کیا تھا' جب وہ اپنے بازوؤں کو دھوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' جب وہ اپنے پاؤں کو پاک کرتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اسے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

291 - وَعَنْ حُمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِوَضُوْءٍ وَهُوَ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ اِلَى الصَّلَاةِ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَجِئْتُه بِمَاءٍ فَغسل وَجهه وَيَدَيْهِ فَقُلْتُ حَسبك اللّٰه وَاللَّيْلَةُ شَدِيْدَةُ الْبرد فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسبغ عبد الْوَضُوْءَ اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا وہ ایک سرد رات میں نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جانے لگے تھے' میں ان کے پاس پانی لے کر آیا انہوں نے اپنے چہرے' اور دونوں بازوؤں کو دھویا' میں نے کہا: آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے' آج رات بہت شدید سردی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

292 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْخَصْلَةَ الصَّالِحَةَ تكون فِي الرجل فيصلح الله بهَا عمله كُله وطهور الرجل لصلاته يكفر الله بطهوره ذنُوبه وَتبقى صلَاته لَهُ نَافِلَة . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ بشار بن الحكم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات کسی آدمی میں کوئی ایک اچھی عادت ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے سارے عمل کو ٹھیک کر دیتا ہے' اور آدمی کا نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا' اللہ تعالیٰ اس کے طہارت کے حصول کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے' اور اس کی نماز اس کے لئے نفل (یعنی اضافی اجر و ثواب کے طور پر) باقی رہ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام بزار اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں بشار بن حکم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

293 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصنابحي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تَوَضَّا الْعَبْد فَمَضْمض خرجت الْخَطَايَا من فِيهِ فَإِذا استنثر خرجت الْخَطَايَا من انفه فَإِذا غسل وَجهه خرجت الْخَطَايَا من وَجهه حَتَّى تخرج من تَحت أشفار عَيْنَيْهِ فَإِذا غسل يَدَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من يَدَيْهِ حَتَّى تخرج من تَحت اظفار يَدَيْهِ فَإِذا مسح بِرَأْسِهِ خرجت الْخَطَايَا من رَاسه حَتَّى تخرج من اُذُنَيْهِ فَإِذا غسل رجلَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من رجلَيْهِ حَتَّى تخرج من تَحت أظفار رجلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيه اِلَى الْمَسْجِد وَصلَاته نَافِلَة . رَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَا عِلَّة لَهُ والصنابحي صَحَابِيٌّ مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندہ وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے' تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کے پردے کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو اس کے پاؤں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر اس کا مسجد کی طرف جانا اور نماز ادا کرنا' اس کے لئے نفل (یعنی اضافی اجر و ثواب کے حصول کا باعث) ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں یہ دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' صنابحی' مشہور صحابی ہیں۔

294 - وَعَنْ عَمْرو بن عَبَسَةَ السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت وَاَنا فِي الْجَاهِلِيَّة اَظن اَن النَّاس على ضَلَالَة وَاَنَّهُمْ لَيْسُوا على شَيْءٍ وهم يعبدُوْنَ الْاَوْثَان فَسَمِعت بِرَجُل فِي مَكَّة يخبر اَخْبَارًا فقعدت على

رَاحِلَتِی فَقدمت عَلَیْهِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فذکر الحَدِیْثَ اِلَی اَنْ قَالَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فالوضوء حدثنِی عَنہُ فَقَالَ مَا مِنْکُمْ رجل یقرب وضوء ہ فیمضمض ویستنشق فیستنثر اِلَّا خرت خطَایَا وَجهه من فِیْهِ وخیاشیمه ثُمَّ اِذا غسل وَجهه کَمَا امره اللّٰہ اِلَّا خرت خطَایَا وَجهه من اَطْرَاف لحیته مَعَ المَاء ثُمَّ یغسل یَدَیْهِ اِلَی الْمرْفقین اِلَّا خرت خطَایَا یَدَیْهِ من انامله مَعَ المَاء ثُمَّ یمسح رَاسه اِلَّا خرت خطَایَا رَاسه من اَطْرَاف شعره مَعَ المَاء ثُمَّ یغسل رجلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اِلَّا خرت خطَایَا رجلَیْهِ من انامله مَعَ المَاء فَاِن هُوَ قَامَ وَصلی فَحَمدَ اللّٰہ تَعَالٰی وَاَثْنی عَلَیْهِ ومجده بِالَّذِی هُوَ لَہٗ اَهل وَفرغ قلبه لله تَعَالٰی اِلَّا انْصَرف من خطیئته کَیَوْم وَلدته اُمه .رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں زمانہ جاہلیت میں یہ گمان کیا کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور ان لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے یہ لوگ بتوں کی عبادت کرتے ہیں میں نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں ہے اور کچھ واقعات کے بارے میں بتاتا ہے تو میں اپنی اونٹنی پر بیٹھا اور اس کے پاس گیا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے (مصنف فرماتے ہیں:) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتایئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص وضو کرنے لگتا ہے اور کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کے منہ سے اور اس کے نتھنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پانی کے ساتھ اس کے داڑھی کے اطراف سے بھی نکل جاتے ہیں پھر وہ کہنیوں تک اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اس کے دونوں بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پانی کے ساتھ اس کے ناخنوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ بالوں کے کونوں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر وہ اپنے دونوں پاؤں دونوں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پانی کے ساتھ اس کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے اس کی بزرگی کا اعتراف کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

295 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا رجل قَامَ اِلَی وضوئه یُرِید الصَّلَاۃ ثُمَّ غسل کفیه نزلت کل خَطِیئَۃ من کفیه مَعَ اَوَّل قَطْرَۃ فَاِذَا مضمض واستنشق واستنثر نزلت خطیئته من لِسَانه وشفتیه مَعَ اَوَّل قَطْرَۃ فَاِذَا غسل وَجهه نزلت کل خَطِیئَۃ من سَمعه وبصره مَعَ اَوَّل قَطْرَۃ فَاِذَا غسل یَدَیْهِ اِلَی الْمرْفقین وَرجلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سلم من کل ذَنْب کَهَیْئَته یَوْم وَلدته اُمه قَالَ فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاۃ رفع اللّٰہ دَرَجَته وَاِن قعد قعد سالما .رَوَاہُ اَحْمد وَغَیره من طَرِیق عبد الحمید بن

بهرام عن شهر بن حوشب وقد حسنها الترمذی لغیر هذا المتن وهو اسناد حسن فی المتابعات لا بأس به

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص وضو کرنے کے لئے اٹھتا ہے اور اس کا نماز کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پہلے قطرے کے ساتھ اس کی ہتھیلیوں سے ہر گناہ نکل جاتا ہے پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پہلے قطرے کے ساتھ تمام گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی ساعت اور بصارت سے پہلے قطرے کے ساتھ تمام گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ اس دن کی طرح ہر گناہ سے پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے اور اگر وہ بیٹھا رہے (یعنی نماز ادا نہ کرے) تو وہ سلامتی کے عالم میں بیٹھا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن اس سے مختلف ہے اور اس روایت کی سند متابعات میں حسن ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

296 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَیضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّا فاسبغ الْوضُوء غسل یَدَیْهِ وَوَجهه وَمسح علی رَاسه وَاُذُنَیْهِ وَغسل رجلَیْهِ ثُمَّ قَامَ اِلٰی صَلَاة مَفْرُوضَة غفر لَهُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْم مَا مشت اِلَیْهِ رجله وقبضت عَلَیْهِ یَدَاهُ وَسمعت اِلَیْهِ اذناهُ وَنظرت اِلَیْهِ عَیناهُ وَحدث بِهِ نَفسه من سوء قَالَ وَاللّٰه لقد سمعته من نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا احصیه

انہی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اپنے دونوں بازو اور چہرے کو دھوئے' اپنے سر پر اور کانوں پر مسح کرے اور دونوں پاؤں دھوئے' پھر وہ فرض نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس دن کے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' یا اس کے ہاتھوں نے' جنہیں مٹھی میں لیا تھا' یا اس کے کانوں نے جس کو سنا تھا' یا اس کی آنکھوں نے' جس کی طرف دیکھا تھا' یا اس کے دل میں جو برا خیال آیا تھا''

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات اتنی مرتبہ سنی ہے' جسے میں شمار نہیں کر سکتا۔

297 - وَرَوَاهُ اَیضًا بِنَحْوِهٖ من طَرِیْق صَحِیْح وَزَادَ فِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوضُوء یکفر مَا قبله ثُمَّ تصیر الصَّلَاة نَافِلَة

انہوں نے یہ روایت اس کی مانند صحیح سند کے ساتھ بھی نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور پھر نماز نفل (یعنی اضافی

اجر وثواب کے حصول کا باعث) ہوتی ہے"۔

298 - وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجلُ الْمُسْلِم خرجت ذنوبه من سَمعه وبصره وَيَدَيه وَرجلَيْهِ فَإِنْ قعد قعد مغفورا لَهُ ۔وَإسْنَاد هٰذِهِ حسن

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے تو اس کی سماعت بصارت دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں اور پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو ایسی حالت میں بیٹھتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے"۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

299 - وَفِي أُخْرَى لَهُ أَيْضًا إِذَا تَوَضَّأَ الْمُسْلِم فَغسل يَدَيْهِ كفر عَنهُ مَا عملت يداه فَإِذَا غسل وَجهه كفر عَنهُ مَا نظرت إِلَيْهِ عَيناهُ وَإِذَا مسح بِرَأْسِهِ كفر بِهِ مَا سَمِعت أذناهُ فَإِذَا غسل رجلَيْهِ كفر عَنهُ مَا مشت إِلَيْهِ قدماه ثُمَّ يَقُوْمُ إِلَى الصَّلَاة فَهِيَ فَضِيلَة ۔وَإسْنَاد هٰذِهِ حسن أَيْضًا

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جب مسلمان وضو کرتا ہے اور دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی طرف سے یہ ان چیزوں کا کفارہ بن جاتا ہے جو اس کے دونوں ہاتھوں نے (گناہ کا) کام کیا تھا جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جن کو اس کے کانوں نے سنا تھا جب وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے پھر جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ چیز فضیلت کا باعث ہوتی ہے"۔

اس روایت کی سند بھی حسن ہے۔

300 - وَفِي رِوَايَةٍ للطبراني فِي الْكَبِير قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سبع مَرَّات مَا حدثت بِهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرجل كَمَا أَمر ذهب الْإِثْم من سَمعه وبصره وَيَدَيه وَرجلَيْهِ وَإسْنَاده حسن أَيْضًا

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے بیان نہ کرتا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

"جب آدمی وضو کرتا ہے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے تو اس کی سماعت اور اس کی بصارت اور اس کے دونوں ہاتھوں اور اس کے پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں"۔

اس کی سند بھی حسن ہے۔

301 - وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بن عباد عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَدْرِي كم حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجًا أَوْ أَفْرَادًا قَالَ مَا من عبد يَتَوَضَّأُ فَيحسن الْوضُوء فَيغسل وَجهه حَتَّى يسيل المَاء على ذقنه ثُمَّ

يغسل ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يسيل المَاء على مرفقيه ثُمَّ غسل رجلَيْهِ حَتّٰى يسيل المَاء من كعبيه ثُمَّ يَقُومُ فيصلي إِلَّا غفر لَهُ مَا سلف من ذَنبه ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ لين الذقن بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالْقَاف أَيْضًا وَهُوَ مُجْتَمع اللحيين من أسفلهما

❀❀ ثعلبہ بن عباد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کتنی مرتبہ یہ بات بتائی ہے جفت تعداد میں بتائی ہے یا طاق تعداد میں بتائی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور اپنے چہرے کو دھوئے' اور اپنی ٹھوڑی تک پانی کو بہائے پھر اپنے دونوں بازو دھوئے یہاں تک کہ اپنی کہنیوں پر پانی بہائے پھر اپنے پاؤں دھوئے یہاں تک کہ اپنے ٹخنوں تک پانی بہائے پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''ذقن'' میں 'ذ' پر زبر اور 'ق' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد جبڑوں کے ملنے کی جگہ ہے جو نیچے کی طرف ہو (یعنی ٹھوڑی مراد ہے)۔

302 - وَعَنْ أَبِيْ مَالك الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْإِيمَان وَالْحَمْد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن أَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَكَ أَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها أَوْ موبقها ـ رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنه قَالَ إِسْبَاغ الْوضُوء شطر الْإِيمَان وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ دون قَوْله كل النَّاس يَغْدُو إِلَى آخِره ـ قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَقد أفردت لهَذَا الحَدِيْث وطرقه وَحكمه وفوائده جُزْءا مُفردا

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں بھر دیتے ہیں

حدیث 302: صحیح مسلم - كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء - حديث: 354 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' الترغيب في الوضوء وثواب إسباغه - حديث: 457 صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر تفضل الله جل وعلا على حامده بإعطائه ملء الميزان ثوابا' حديث: 844 سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب ما جاء في الطهور - حديث: 689 سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء شطر الإيمان - حديث: 278 سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب منه' حديث: 3521 السنن للنسائي - كتاب الزكاة' باب وجوب الزكاة - حديث: 2406 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' وجوب الزكاة - حديث: 2192 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه - باب فرض الطهور ومحله من الإيمان' حديث: 173 معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب سنة الوضوء وفرضه' حديث: 154 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أبي مالك الأشعري - حديث: 22322 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعري - أبو سلام الأسود عن الحارث الأشعري' حديث: 3343 شعب الإيمان للبيهقي - العشرون من شعب الإيمان وهو باب في الطهارات' حديث: 2591 سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب ما جاء في الطهور - حديث: 689

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ' برہان ہے' صبر روشنی ہے' قرآن' تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے' ہر شخص روزانہ اپنی ذات کا سودا کرتا ہے' تو یا تو خود آزاد کروالیتا ہے' یا خود کو برباد کروالیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اچھی طرح وضو کرنا' نصف ایمان ہے''۔

امام نسائی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ' ان کے بعد آخر تک نقل نہیں کیے ہیں: ''ہر شخص اپنی ذات کا سودا کرتا ہے''

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: میں نے اس حدیث' اس کے طرق' اس کی حکمتوں اور اس کے فوائد کے بارے میں' ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے۔

303 - وَعَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتوضأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِي صلَاته فيعلم مَا يَقُولُ اِلَّا انفتل وَهُوَ كَيَوْم وَلدته امه الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو وہ یوں ہوتا ہے' جیسے (اس وقت تھا' جب) اس کی والدہ نے اس کو جنم دیا تھا''... الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

304 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إسباغ الْوضُوء فِي المكاره وإعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلي وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' اور زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہ گناہوں کو دھو دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں' یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

305 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا ادلكم على مَا يمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِمَعْنَاهُ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا وَابْن حبَان فِی صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِيْهِ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيزِيْد بِهِ فِی الْحَسَنَات وَيكفر بِهِ الذُّنُوب قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكروهات وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط ـ رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِيْحه عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور درجات کو بلند کر دیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور زیادہ قدم چل کر مساجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے ایک اور جگہ بھی نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ان دونوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے' اور گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طبیعت آمادہ نہ ہونے کے وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

306 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَسْبغ الْوضُوء فِی الْبرد الشَّدِيد كَانَ لَهُ من الْاَجر كفلان ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرے' اُسے دگنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

307 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیَ اللَّيْلَة آتٍ من

رَبِّی قَالَ یَا مُحَمَّد اَتَدْرِی فِیمَ یَخْتَصِمُ الْمَلاُ الْاَعْلٰی قلت نَعَمْ فِی الْکَفَّارَات والدرجات وَنقل الْاَقْدَام للجماعات واسباغ الْوضُوء فِی السبرات وانتظار الصَّلَاۃ بعد الصَّلَاۃ وَمَنْ حَافظ عَلَیْھِنَّ عَاشَ بِخَیر وَمَاتَ بِخَیر وَکَانَ من ذنُوبه کَیَوْم وَلدته أمه ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ فِی حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی فِیْ صَلَاۃ الْجَمَاعَۃ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ السبرات جمع سُبْرَۃ وَھِی شدَّۃ الْبرد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! وہ کفاروں درجات اور باجماعت کے لئے زیادہ قدم چل کر جانے' اور شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرنے' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے (کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں) جو شخص ان نمازوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرجاتا ہے' اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہوتا ہے' جیسے (اس دن تھا' جب) اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر مکمل طور پر' باجماعت نماز سے متعلق باب' میں آئے گی' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

روایت کے متن میں لفظ مذکور' سبرات' لفظ سبرۃ کی جمع ہے' اور اس سے مراد شدید سردی ہے۔

308 - وَعَنْ اَبِیّ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّاَ وَاحِدَۃً فَتلک وَظِیفَۃ الْوضُوء الَّتِیْ لَا بُد مِنْھَا وَمَنْ تَوَضَّاَ اثْنَیْنِ فَلهُ کفلان من الْاَجر وَمَنْ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا فَذٰلِکَ وضوئی ووضوء الْاَنْبِیَاء قبلی ۔ رَوَاہُ الْاِمَام اَحْمد وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ اِسنادھما زید الْعمی وَقد وثق وَبَقِیَّۃ رُوَاۃ اَحْمد رُوَاۃ الصَّحِیح وَرَوَاہُ ابْن مَاجَه أطول مِنْہُ من حَدِیْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ ضَعِیْف

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک مرتبہ وضو کرتا ہے' تو یہ وضو کا ایسا طریقہ ہے جو ضروری ہے' اور جو شخص دو مرتبہ وضو کرتا ہے' تو اسے دگنا اجر ملے گا' جو شخص تین مرتبہ وضو کرتا ہے' تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کا وضو کا طریقہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں زید العمی نامی راوی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' امام احمد کی روایت کے باقی تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے زیادہ طویل حدیث کے طور پر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر ضعیف سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

309 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من أتم الْوضُوء کَمَا أمره اللّٰہ فالصلوات المکتوبات کَفَّارَات لما بَیْنَھُنَّ رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسی طرح مکمل وضو کرے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو فرض نمازیں درمیان میں ہونے والے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

310 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من توضأ كما امر وصلى كما امر غفر له ما تقدم من عمل

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنْبه

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس طرح وضو کرے' جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے' اور اس طرح نماز ادا کرے' جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے' تو اس کے گزشتہ عمل کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

8 - التَّرْغِیْب فِی الْمُحَافظَة علی الْوضُوء وتجدیده

باب: ہمیشہ باوضو رہنے' اور اس کی تجدید کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

311 - عَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِیْمُوا وَلنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَن خیر اَعمالكُم الصَّلَاة وَلنْ یحافظ علی الْوضُوء اِلَّا مُؤمن

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ سوی وهم اَبِی بِلَال الْاَشْعَرِیّ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من غیر طَرِیْق اَبِی بِلَال وَقَالَ فِیْ اَوله سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوا اَن خیر اَعمالكُم الصَّلَاة الحَدِیْث- وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اَیْضا من حَدِیْث لَیْث هُوَ ابْن اَبِی سلیم عَن مُجَاهِد عَن عبد الله بن عمر من حَدِیْث اَبِی حَفْص الدِّمَشْقِی وَهُوَ مَجْهُوْل عَن اَبِی اُمَامَة یرفعهُ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو اور شمار نہ کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے' اور وضو کی حفاظت صرف مؤمن کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' البتہ ابوبلال اشعری نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے' یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوبلال کے علاوہ کسی اور حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں ''تم ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے''۔ الحدیث

یہی حدیث امام ابن ماجہ نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور یہ روایت ابوحفص دمشقی سے منقول ہے جو ایک مجہول راوی ہے اس نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

312 - وَعَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَنِعِمَّا إِنِ اسْتَقَمْتُمْ وحافظوا على الْوُضُوءِ فَإِنَّ خير اَعمالكُمُ الصَّلَاة وتحفظوا من الْاَرْض فَإِنَّهَا امكُمْ وَإِنَّهُ لَيْسَ اَحَد عَامِل عَلَيْهَا خيرا اَوْ شرا اِلَّا وَهِيَ مخبرة بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ من رِوَايَةِ ابْنِ لَهِيعَةَ .قَالَ المملي الْحَافِظُ عبد الْعَظِيْمِ وَرَبِيعَةُ الجرشي مُخْتَلف فِيْ صحبته وروى عَن عَائِشَةَ وَسعد وَغَيرهمَا قتل يَوْم مرج راهط

❀❀ حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو اور یہ کتنی اچھی بات ہے اگر تم ٹھیک رہو اور تم وضو کی حفاظت کرو! تمہارے اعمال میں سب سے بہترین عمل نماز ہے اور تم لوگ زمین کے حوالے سے احتیاط کرو! کیونکہ وہ تمہاری اصل ہے روئے زمین پر جو بھی شخص جو بھی اچھا یا برا کام کرے گا' تو وہ زمین اس کے بارے میں (قیامت کے دن) خبر دے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال ''مرج رابط'' کی جنگ میں ہوا تھا۔

313 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَن اشق على امتِيْ لأمرتهم عِنْد كل صَلَاة بِوضُوء وَمَعَ كل وضوء بسواك . رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ وضو کرنے کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

314 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّيْ دخلت البارحة الْجَنَّةَ فَسمِعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ بِلَال يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذنت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَلَا أصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّاْت عِنْده فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهٰذَا . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيحه

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

بلوایا اور فرمایا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی چاپ اپنے سے آگے سنی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں جب بھی اذان دیتا ہوں تو دو رکعت ادا کرتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ختم ہوتا ہے تو میں اسی وقت وضو کر لیتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی وجہ سے ہوگا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

315 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من توضأ على طهر كتب لهُ عشر حسنات رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَأما الحَدِيْث الَّذِیْ يرْوی عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ: "الْوضُوء على الْوضُوء نور على نور" -فَلَا يحضرنی لَهُ أصل من حَدِيْث النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّه من كَلَام بعض السّلف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص باوضو ہونے کے باوجود وضو کر لے اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ''وضو ہونے کے باوجود وضو کرنا نور علیٰ نور ہے''۔

تو میرے ذہن میں اس روایت کی کوئی اصل (یعنی حوالہ) موجود نہیں ہے جو اس کے حدیث ہونے کے طور پر ہو یہ ہو سکتا ہے یہ اسلاف میں سے کسی کا کلام ہو باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

9 - التَّرْهِيب من ترك التَّسْمِيَة على الْوضُوء عَامِدًا

باب: وضو کرتے وقت جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے سے متعلق ترہیبی روایات

316 - قَالَ الْإِمَام اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِیْ شيبَة رَحِمَهُ اللّٰهُ ثَبت لنا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وضوء

حدیث 314: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب' حدیث: 3707 صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذکر الوتر وما فیه من السنن' جماع أبواب التطوع غیر ما تقدم ذکرنا لها - باب استحباب الصلاة عند الذنب یحدثه المرء لتکون تلك الصلاة کفارة' حدیث: 1138 صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر البیان بأن بلالا کان لا تصیبه حالة حدث إلا توضأ - حدیث: 7195 المستدرك علی الصحیحین للحاکم - من کتاب صلاة التطوع' فأما حدیث عبد الله بن فروخ - حدیث: 1113 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الفضائل فی بلال رضی الله عنه وفضله - حدیث: 31695 الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - ومن ذکر بلال بن رباح أبی عبد الله حدیث: 250 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث بریدة الأسلمی - حدیث: 22413 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الباء' بلال بن رباح مؤذن رسول الله صلی الله علیه وسلم - حدیث: 1006 شعب الإیمان للبیهقی - المحافظة علی الوضوء وإساغه' حدیث: 2598

لمن لم یسم اللہ کذا قال

❀❀ امام ابوبکر بن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے یہ بات ثابت شدہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس کے آغاز میں اللہ کا نام نہیں لیتا (یا بسم اللہ نہیں پڑھتا)''۔

317 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهٗ وَلَا وضوء لمن لم یذکر اسْم اللّٰه عَلَیْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْدَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم وَلَیْسَ کَمَا قَالَ فَاِنَّهُم رَوَوْهُ عَن یَعْقُوب بن سَلمَة اللَّیْثِیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَقد قَالَ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِهٖ لَا یعرف لسَلمَة سَماع من اَبِیْ هُرَیْرَة وَلَا لیعقوب سَماع من اَبِیه انْتهی وَاَبُوْ سَلمَة اَیْضًا لَا یعرف مَا رُوِیَ عَنهُ غیر ابْنه یَعْقُوب فَاَیْنَ شَرْطِ الصِّحَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس شخص کا وضو نہ ہو' اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس کے (آغاز میں) اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہے' جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے' کیونکہ یہ روایت محدثین نے یعقوب بن سلمہ لیثی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام بخاری اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: سلمہ لیثی کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معروف نہیں ہے' اسی طرح یعقوب کا اپنے والد سے سماع معروف نہیں ہے' امام بخاری کی بات یہاں ختم ہوگئی' ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے صرف وہی چیزیں معروف ہیں' جو ان کے بیٹے نے ان کے حوالے سے نقل کی ہیں' تو صحیح ہونے کی شرط کہاں گئی؟

318 - وَعَنْ رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ سُفْیَان بن حویطب عَنْ جدته عَنْ اَبِیهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا وضوء لمن لم یذکر اسْم اللّٰه عَلَیْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِیل یَعْنِیْ الْبُخَارِیّ أحسن شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَاب حَدِیْثِ رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ جدته عَنْ اَبِیهَا قَالَ التِّرْمِذِیّ وأبوها سعید بن زید بن عَمْرو بن نفَیْل قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث کَثِیْرَة لَا یسلم شَیْءٌ مِنْهَا عَن مقَال . وَقد ذهب الْحسن وَاِسْحَاق بن رَاهَوَیْه وَاَهْلِ الظَّاهِر اِلٰی وجوب التَّسْمِیَة فِی الْوضُوء حَتّٰی اِنَّهٗ اِذا تعمد ترکهَا أعَاد الْوضُوء وَهُوَ رِوَایَة عَن الاِمَام اَحْمد وَلَا شكّ اَن الْاَحَادِیْث الَّتِیْ وَردت فِیْهَا وَاِن کَانَ لَا یسلم شَیْءٌ مِنْهَا عَن

مقَال فَاِنَّهَا تتعاضد بِكَثْرَة طرقها وتكتسب قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ربَاح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے اس خاتون کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس (کے آغاز) میں اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل' یعنی امام بخاری' فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول سب سے بہترین روایت وہ ہے جو رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے اس خاتون کے والد سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

حافظ کہتے ہیں: اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہیں' لیکن ان میں کسی حد تک کلام کی گنجائش ہے۔

حسن بصری' اسحاق بن راہویہ اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں: وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کردے تو اس پر دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا' امام احمد سے بھی ایک روایت یہی منقول ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس بارے میں جو احادیث منقول ہیں' ان میں گفتگو کی گنجائش ہے' لیکن ان کے طرق کی کثرت' ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے' اور وہ قوت حاصل کر لیتی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

10 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ السِّوَاكِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِه

باب: مسواک کرنے کی ترغیب' نیز اس کی فضیلت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

319 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن اشق على امتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل صَلَاة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم اِلَّا انه قَالَ: "عِنْد كل صَلَاة"

وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ: "مَعَ الْوضُوء عِنْد كل صَلَاة"

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَعِنْدهمَا: "لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل وضوء"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام مسلم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: ''ہر نماز کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کو نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:

''ہر نماز کے وقت' وضو کے ساتھ (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

یہی روایت امام احمد' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں:
''انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

320 - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

321 - وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ كَمَا يَتَوَضَّئُونَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ حَدِيثِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَلَفْظُهُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ
وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا زَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ السِّوَاكَ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيهِ قُرْآنٌ

❀❀ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کرتے ہوئے مسواک کرنے

حديث 319: صحيح البخاري - كتاب الجمعة' باب السواك يوم الجمعة - حديث: 861 صحيح البخاري - كتاب التمني' باب ما يجوز من اللو - حديث: 6834 صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب السواك - حديث: 396 صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الأذان التي يتوضأ فيهن أو يغتسل - باب ذكر الدليل على أن الأمر بالسواك أمر فضيلة لا أمر' حديث: 141 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' بيان الترغيب في السواك عند كل صلاة والدليل على إباحة تركه - حديث: 356 صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء - ذكر إرادة المصطفى صلى الله عليه وسلم أمر أمته بالمواظبة على' حديث: 1074 موطأ مالك - كتاب الطهارة' باب ما جاء في السواك - حديث: 143 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب ينزل الله إلى السماء الدنيا - حديث: 1502 سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب السواك - حديث: 43 سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب السواك - حديث: 285 سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في السواك - حديث: 24 السنن للنسائي - كتاب الطهارة' الرخصة في السواك بالعشي للصائم - حديث: 7 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطهارات' ما ذكر في السواك - حديث: 1765 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' الرخصة في السواك بالعشي للصائم - حديث: 6 شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الوضوء هل يجب لكل صلاة أم لا ؟ حديث: 156 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب السواك - باب تأكيد السواك عند القيام إلى الصلاة' حديث: 144 معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب السواك' حديث: 146 مسند أحمد بن حنبل - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 598 البحر الزخار مسند البزار - أبو رافع' حديث: 445 مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان أم المؤمنين' حديث: 6967 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه: محمد - حديث: 7565 المعجم الكبير للطبراني - باب الزاي من اسمه زيد' زيد بن خالد الجهني يكنى أبا طلحة ويقال أبو محمد ويقال - أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 5071

کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک کو لازم قرار دیتا' جس طرح میں نے ان کے لئے (ہر نماز کے وقت) وضو کو لازم قرار دیا ہے''۔

امام ابویعلی نے بھی یہ روایت اس کی مانند نقل کی ہے' اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مسواک کا ذکر کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کے بارے میں قرآن (کا حکم) نازل نہ ہو جائے''۔

322 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مطهرة للفم مرضاة للرب. رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ مُعَلَّقًا مَجْزُوْمًا وتعليقاته المجزومة صَحِيْحَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالْكَبِيْر من حَدِيْث ابْن عَبَّاس وَزَاد فِيْهِ ومجلاة لِلْبَصَرِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک' منہ کی پاکیزگی کا باعث ہے' اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام بخاری نے یہ روایت تعلیق کے طور پر نقل کی ہے جو یقینی ہے' اور ان کی یقینی تعلیقات صحیح شمار ہوتی ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط اور معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ بینائی کے لئے روشنی کا باعث ہے''۔

323 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من سنَن الْمُرْسَلِيْنَ الْختان والتعطر والسواك وَالنِّكَاح. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں' مرسلین عظام کی سنت ہیں' ختنہ کرنا' عطر لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

324 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ فَاِنَّهُ مطيبة للفم مرضاة للرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر مسواک کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ منہ کے لئے پاکیزگی اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

325 - وَعَنْ شُرَيْحِ بن هانیء قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دخل بَيته قَالَت بِالسِّوَاكِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب گھر تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مسواک۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

326 - وَعَنْ زَيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج من بَيته لشَيْءٍ من الصَّلَاة حَتَّى يستاك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک پہلے مسواک نہیں کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

327 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ينْصَرف فيستاك . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت دو دو کر کے رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نماز ختم کر کے مسواک کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

328 - وَعَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تسوكوا فَإِن السِّوَاك مطهرة للفم مرضاة للرب مَا جَاءَنِيْ جِبْرِيْل إِلَّا أَوْصَانِيْ بِالسِّوَاكِ حَتَّى لقد خشيت أَن يفْرض عَلَيَّ وَعلى أمتِي وَلَوْلَا أَنِّيْ أَخَاف أَن أشق على أمتِي لفرضته عَلَيْهِمْ وَإِنِّيْ لأستاك حَتَّى خشيت أَن أحفي مقادم فمي رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيْق عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ مسواک کرو! کیونکہ مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا باعث ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے جب بھی جبریل (علیہ السلام) میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کے بارے میں تلقین کی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہو جائے اور اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں ان پر اسے لازم قرار دیتا میں مسواک کرتا رہتا ہوں یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میں اپنے جبڑوں کو زخمی نہ کرا لوں"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

329 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيَّ فِيهِ قُرْآنٌ أَوْ وَحْيٌ . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَأَحْمَدُ وَلَفْظُهُ: قَالَ لَقَدْ أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُوحَى إِلَيَّ فِيهِ شَيْءٌ . وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے مسواک کرنے کا (اتنی مرتبہ) حکم دیا گیا کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں اس کے بارے میں قرآن یا وحی نازل ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام احمد نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہ اس کے بارے میں میری طرف وحی نازل ہو جائے گی''۔

اس روایت کے راوی بھی ثقہ ہیں۔

330 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ مجھ پر فرض ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں لیث بن ابوسلیم نامی راوی ہے۔

331 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خِفْتُ عَلَى أَضْرَاسِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَيِّنٍ

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبریل مجھے مسلسل مسواک کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے اپنی داڑھوں کے بارے میں اندیشہ ہوا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

332 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُدْرِدَنِي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ أُدْرِدَ الدَّرْدُ سُقُوطُ الْأَسْنَانِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اتنی مرتبہ مسواک کرتا ہوں' کہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میرے دانت نہ گر جائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے دانت نہ گرنے لگ جائیں''۔

333 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه امر بالسِّوَاكِ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا تسوك ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْملك خَلفه فيستمع لقِرَاءَته فيدنو مِنْهُ اَوْ كلمة نَحْوَهَا حَتّٰى يضع فَاه على فِيهِ فَمَا يخرج من فِيهِ شَيْءٌ من الْقُرْآن اِلَّا صَار فِيْ جَوف الْملك فطهروا افواهكُمْ لِلْقُرْآنِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَا بَاْس بِهٖ وروى ابْن مَاجَه بعضه مَوْقُوفًا وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ مسواک کرنے کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے' اور اس کی قرأت کو غور سے سنتا ہے' وہ اس کے قریب ہو جاتا ہے (یہاں راوی نے اس کی مانند کوئی کلمہ نقل کیا) یہاں تک کہ وہ (فرشتہ) اپنا منہ' اس آدمی کے منہ پر رکھ دیتا ہے' یہاں تک کہ اس آدمی کے منہ سے (قرأت کرتے ہوئے) قرآن کا جو حصہ نکلتا ہے' وہ فرشتے کے اندر چلا جاتا ہے' تو قرآن کے لئے تم اپنے منہ کو پاک صاف رکھو''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابن ماجہ نے اس روایت کا کچھ حصہ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی زیادہ موزوں لگتا ہے۔

334 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل الصَّلَاة بِالسِّوَاكِ على الصَّلَاة بِغَيْر سواك سبعين ضعفا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه وَقَالَ فِي الْقلب من هٰذَا الْخَبَر شَيْءٌ فَاِنِّي اَخَاف اَن يكون مُحَمَّد بن اِسْحَاق لم يسمعهُ من ابْن شهَاب وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْط مُسْلِم كَذَا قَالَ وَمُحَمَّد بن اِسْحَاق اِنَّمَا اَخرج لَهُ مُسلم فِي المتابعات

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مسواک کر کے نماز ادا کرنے کو' بغیر مسواک کے نماز ادا کرنے پر' ستر گنا فضیلت حاصل ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام ابویعلیٰ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں' اس روایت کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن تھی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ محمد بن اسحاق نامی راوی نے یہ روایت ابن شہاب سے نہیں سنی ہوگی' یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' محمد بن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے' امام مسلم نے متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔

335 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن اُصَلِّي رَكْعَتَيْن

بسواك اَحَبُّ اِلَيَّ من اَن اُصَلِّي سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سواك ۔ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ كتاب السِّوَاك بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں مسواک کرنے کے بعد دو رکعات ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں بغیر مسواک کے ستر رکعات ادا کروں''۔

یہ روایت حافظ ابونعیم نے کتاب ''السواک'' میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

336 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ افضل من سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سواك ۔ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک کے ساتھ دو رکعت بغیر مسواک کے ستر رکعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں''۔

یہ روایت بھی حافظ ابونعیم نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

11 - التَّرْغِيْبُ فِيْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

والترهيب من تركه وترك الاسباغ اذا أخل بِشَيْءٍ من الْقدر الْوَاجِب

باب: (وضو کرتے ہوئے) انگلیوں کا خلال کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور جو شخص خلال کو ترک کر دیتا ہے یا اچھی طرح وضو کرنے کو ترک کر دیتا ہے' اور یوں وہ فرض مقدار میں خلل پیدا کرتا ہے' تو اس کے متعلق ترہیبی روایات

337 - عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ يَعْنِيْ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حبذا المتخللون من اُمتِي قَالَ وَمَا المتخللون يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المتخللون فِي الْوضُوْءِ والمتخللون من الطَّعَام أما تَخْلِيل الْوضُوْء فالمضمضة وَالِاسْتِنْشَاق وَبَيْنَ الْاَصَابِعِ وَأما تَخْلِيل الطَّعَام فَمِنْ الطَّعَام اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ اَشد على الْملكَيْنِ من اَن يريا بَيْن اَسْنَان صَاحبهمَا طَعَاما وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَالْاِمَام اَحْمد كِلَاهُمَا مُخْتَصرًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَعَطَاء قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حبذا المتخللون من اُمتِيْ فِي الْوضُوْء وَالطَّعَام" ۔ وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ أنس ومدار طرقه كلهَا على وَاصل بن عبد الرَّحْمٰن الرقاشِي وَقد وَثَّقَهُ شُعْبَة وَغَيره

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' اور ارشاد فرمایا:

میری امت کے خلال کرنے والے لوگوں کے کیا کہنے! حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: خلال کرنے والے لوگ کون ہیں؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ' جو وضو کے دوران خلال کرتے ہیں' اور وہ لوگ جو کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں' وضو کا خلال یہ ہے کہ مسواک کرتے ہوئے' ناک میں پانی ڈالتے ہوئے' اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا جائے' اور کھانے

کا خلال یہ ہے کہ کھانے کو (دانتوں میں سے نکالا جائے) کیونکہ فرشتوں کے لئے اس سے زیادہ ناگوار چیز اور کوئی نہیں ہوتی' کہ وہ جس شخص کے ساتھ ہیں' اس کے دانتوں کے درمیان انہیں کھانے کی کوئی چیز نظر آئے' اس وقت جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی مجمع کبیر میں نقل کی ہے' انہوں نے' اور امام احمد نے اسے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور عطاء کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ دونوں صاحبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت کے' وضو اور کھانے کا خلال کرنے والوں کے کیا کہنے!"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے تمام تر طرق کا مدار واصل بن عبدالرحمن رقاشی نامی راوی پر ہے' جسے شعبہ اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔

338 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخللوا فَإِنَّهُ نظافة والنظافة تَدْعُو إِلَى الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ مَعَ صَاحِبِهِ فِي الْجَنَّةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ هٰكَذَا مَرْفُوْعًا وَوَقَفَهُ فِي الْكَبِيْرِ على ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ الْأَشْبَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ خلال کرو! کیونکہ یہ پاکیزگی کا باعث ہے' اور پاکیزگی ایمان کی طرف لے جاتی ہے' اور ایمان اپنے ساتھی کے ساتھ جنت میں ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

339 - وَرُوِيَ عَنْ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم يخلل أَصَابِعَهُ بِالْمَاءِ خللها الله بِالنَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

❀❀ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص پانی کے ذریعے' اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کے ذریعے اُن (انگلیوں) کا خلال کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنتهكن الْأَصَابِعَ بالطهور أَوْ لتنتهكنها النَّارُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مَرْفُوْعًا وَوَقَفَهُ فِي الْكَبِيْرِ على ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِإِسْنَادٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"یا تو طہارت (کے پانی) کے ذریعے انگلیوں کو اچھی طرح دھویا جائے گا' یا پھر آگ ان کو اچھی طرح اپنی لپیٹ میں لے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر ایک سند کے ساتھ نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

341 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ فِی الْکَبِیْرِ مَوْقُوْفَةً –قَالَ: خللوا الْاَصَابِعَ الْخمس لَا یحشوها اللّٰه نَارًا

قَوْلُه: لتنتهکن ای لتبالغن فِیْ غسلهَا اَوْ لتبالغن النَّار فِیْ اِحراقها والنهك الْمُبَالغَة فِیْ کل شَیْءٍ

❀❀ انہوں نے معجم کبیر میں یہ موقوف روایت نقل کی ہے: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''پانچوں انگلیوں کا خلال کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ ان میں آگ بھر دے گا''۔

روایت کا یہ لفظ ''تنتھکن'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو دھونے میں یا تو تم مبالغہ کرو گے یا آگ ان کو جلانے میں مبالغہ کرے گی ''نہک'' کا مطلب کسی بھی چیز میں مبالغہ کرنا ہے۔

342 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رای رجلا لم یغسل عَقِبَیْهِ فَقَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا' اس نے اپنی ایڑھیاں نہیں دھوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بعض) ایڑھیوں کے لئے آگ (یعنی جہنم) کی بربادی ہے''۔

343 - وَفِیْ رِوَایَةٍ اَن اَبَا هُرَیْرَة رای قوما یتوضؤون من الطهرة فَقَالَ اَسبغُوا الْوضُوء فَاِنِّیْ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَوْ ویل لِلْعَرَاقِیبِ مِنَ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' تو ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(بعض) ایڑھیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایڑھیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے'' (یہاں عربی کا لفظ مختلف استعمال ہوا ہے' مفہوم اس کا یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

344 - وروی التِّرْمِذِیّ مِنْهُ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار ثُمَّ قَالَ وَقد رُوِیَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ وبطون الْاَقْدَام مِنَ النَّار

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الحَدِیْث الَّذِیْ اَشَارَ اِلَیْهِ التِّرْمِذِیّ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحه من حَدِیْث عبد اللّٰه بن الْحَارِث بن جُزْء الزبیدِیّ مَرْفُوْعًا وَرَوَاهُ اَحْمد مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ

❀❀ امام ترمذی نے اُن کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ایڑیوں کے لئے آگ (یعنی جہنم) کی بربادی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایڑیوں کے لئے' اور پاؤں کے نیچے والے حصے کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے''۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں جبکہ امام ابن خزیمہ نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام احمد نے اسے اُن پر (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر) موقوف حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

345 - وَعَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتوضأ فَقَالَ بطن الْقدَم يَا اَبَا الْهَيْثَم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ وَفِيهِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ابوالہیثم! پاؤں کے نیچے والے حصے کا دھیان رکھنا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

346 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى قوما وَاَعْقَابِهِمْ تلوح فَقَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَسْبغُوا الْوضُوء

رَوَاهُ مُسلم وَاَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (یعنی خشک نظر آرہی تھیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایڑیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

348 - وَفِي رِوَايَةٍ: فتردد فِي آيَة فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِنَّهُ لبس علينا الْقُرْآن اِن اَقْوَامًا مِنْكُمْ يصلونَ مَعنا لَا يحسنون الْوضُوء فَمَنْ شهد الصَّلَاة مَعنا فليحسن الْوضُوء

رَوَاهُ اَحْمد هَكَذَا وَرِجَال الرِّوَايَتَيْنِ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنْ اَبِي روح عَن رجل

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"قرآن کی ایک آیت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تردد ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قرآن کی تلاوت ہمارے لئے مشابہہ کا باعث بنی (اس کی وجہ یہ ہے) تم میں سے کچھ لوگ ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں وہ بہت اچھی طرح وضو نہیں کرتے ہیں تو جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہو وہ اچھی طرح وضو کرے"۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح نقل کی ہے اور ان دونوں روایات کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے (یعنی ان سے روایات نقل کی گئی ہیں)۔

یہ روایت امام نسائی نے ابوروح کے حوالے سے ایک شخص سے نقل کی ہے۔

349 - وَعَنْ رِفَاعَة بن رَافع انه كَانَ جَالِسا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تتمّ صَلَاة لاحَدٍ حَتّٰى يسبغ الْوضُوء كَمَا امر اللّٰه يغسل وَجهه وَيَدَيْهِ إِلَى الْمرْفقين وَيمْسح بِرَأْسِهِ وَرجلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَاد جيد

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو دھوئے' دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوئے' اپنے سر کا مسح کرے' اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

12 - التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يقولهن بعد الْوضُوء

باب: ان کلمات کی ترغیب' جنہیں آدمی وضو کے بعد پڑھے گا

350 - رُوِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ من احد يتَوَضَّأ فيبلغ اَوْ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْلُ اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاشهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجنَّة الثَّمَانِية يدْخل من ايها شَاءَ

رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَا فَيحسن الْوضُوء

وَزَاد اَبُوْ دَاوُد ثُمَّ يرفع طرفه اِلَى السَّمَاء ثُمَّ يَقُوْلُ فَذكره وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَاَبِي دَاوُد وَزَاد اللّٰهُمَّ اجْعَلنِي من التوابين واجعلني من المتطهرين الحَدِيْث وَتكلم فِيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر یہ کلمات پڑھے:

حدیث 350: صحیح مسلم - كتاب الطهارة' باب الذكر المستحب عقب الوضوء - حديث: 371 صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب فضول التطهير والاستحباب من غير إيجاب - باب فضل التهليل والشهادة للنبي صلى الله عليه وسلم بالرسالة والعبودية' حديث: 221 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' الترغيب في الوضوء وثواب إسباغه - حديث: 463 صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء - ذكر إيجاب دخول الجنة لمن شهد لله بالوحدانية ولنبيه صلى الله عليه وسلم' حديث: 1055 سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب ما يقول الرجل إذا توضأ - حديث: 147 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب ما يجوز من العمل في الصلاة - جماع أبواب الخشوع في الصلاة والإقبال عليها' حديث: 3279 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 17000 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الوضوء' حديث: 2631

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے یہ دونوں حضرات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''وہ اچھی طرح وضو کرے''۔

امام ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''پھر وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر پھر یہ کلمات پڑھے'' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق کلمات ذکر کیے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی امام ابوداؤد کی روایت کی مانند نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور تو مجھے طہارت حاصل کرنے والوں میں بنادے''... الحدیث

اس روایت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

351 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة من مقَامه اِلٰى مَكَّة وَمَنْ قَرَاَ عشر آيَات من آخرهَا ثُمَّ خرج الدَّجَّال لم يضرّهُ وَمَنْ تَوَضَّا فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت استغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك كتب فِيْ رق ثُمَّ جعل فِيْ طَابع فَلَمْ يكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره ختم عَلَيْهَا بِخَاتم فَوضعت تَحت الْعَرْش فَلَمْ تكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَصوب وَقفه على اَبِيْ سعيد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورہ کہف کی تلاوت کرے گا' یہ قیامت کے دن اس کی جائے قیام سے لے کر' مکہ تک اس کے لئے نور ہو گی اور جو شخص سورۂ کہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کرے گا' پھر اگر دجال نکل بھی آیا' تو اس شخص کو نقصان نہیں پہنچا پائے گا' (آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) جو شخص وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف' تو ہی معبود ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''

تو یہ کلمات ایک صحیفے میں لکھ کر' ان پر مہر لگادی جائے گی اور پھر قیامت تک وہ مہر نہیں توڑی جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ

روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''ان پر مہر لگادی جائے گی اور انہیں عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور پھر وہ مہر قیامت کے دن تک نہیں توڑی جائے گی''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

352 - وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأَ فغسل يَدَيْهِ ثُمَّ مضمض ثَلَاثًا واستنشق ثَلَاثًا وغسل وَجهه ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمرْفقين ثَلَاثًا وَمسح رَأسه ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثُمَّ لم يتَكَلَّم حَتّٰى يَقُوْلُ اشهد اَن لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله غفر لَهُ مَا بَيْنَ الوضوءين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کرے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھوئے پھر تین مرتبہ اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کرے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر کوئی کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے اُن دو وضوؤں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

13 - التَّرْغِيْب فِيْ رَكْعَتَيْنِ بعد الْوضُوء

باب: وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضو) ادا کرنے کی ترغیبی روایات

353 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَال يَا بِلَال حَدثنِي بأرجى عمل عملته فِي الْإِسْلَام إِنِّي سَمِعت دف نعليك بَيْنَ يَدي فِي الْجنَّة قَالَ مَا عملت عملا أَرْجَى عِنْدِي من أَنِّي لم أتطهر طهُورا فِي سَاعَة من ليل أَوْ نَهَار إِلَّا صليت بذلك الطّهُور مَا كتب لي اَن اُصَلِّي

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم- الدُّف بِالضَّمِّ صَوت النَّعْل حَال الْمَشْي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! تم مجھے اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ! جو تم نے مسلمان ہونے کے بعد کیا ہو اور جس کے بارے میں سب سے زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایسا کوئی عمل نہیں

کیا' جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ امید والا ہو' کہ میں دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں وضو کرتا ہوں' تو اس کے ساتھ اتنی نماز ادا کر لیتا ہوں' جو میرے نصیب میں لکھی ہوئی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' لفظ ''دف'' کا مطلب' چلتے ہوئے جوتے کی آواز ہے۔

354 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَحد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلي رَكْعَتَيْنِ يقبل بِقَلْبِه وَوَجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے' جس میں وہ پوری طور پر متوجہ رہتا ہے' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

356 - وَعَنْ حمْرَان مولى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه راى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوضُوء فَافْرغ على يَدَيْهِ من إنائه فَغسلهمَا ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اَدخل يَمِينه فِي الْوضُوء ثُمَّ تمضمض واستنشق واستنثر ثُمَّ غسل وَجهه ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمرْفقين ثَلَاثًا ثُمَّ مسح بِرَاْسِهِ ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ نَحْو وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ نَحْو وضوئي هٰذَا ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يحدث فِيهِمَا نَفسه غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

❀❀ حمران' جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے وضو کا پانی منگوا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے انڈیلا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کیا' پھر انہوں نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' ناک صاف کیا' پھر انہوں نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے بازو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے' پھر انہوں نے اپنے سر پر مسح کیا' پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ بات بیان کی۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو' اپنے اس وضو کی مانند وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے' اور پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے' جن میں اپنے خیالوں میں گم نہ ہو تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

357 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ اسْتغْفر اللّٰه غفر

لَهُ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت' یا چار رکعت ادا کرے (یہ شک سہل نامی راوی کو ہے) اس دوران وہ رکوع بھی ٹھیک کرے' اور خشوع کا بھی خیال رکھے' پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔ یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

کِتَابُ الصَّلَاۃِ

کتاب: نماز کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاَذَانِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضلہ

اذان سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

358 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو یعلم النَّاس مَا فِی النداء والصف الْاَوَّل ثُمَّ لم یَجدوا اِلَّا اَن یستھموا عَلَیْہِ لاستھموا وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی التھجیر لاستبقوا اِلَیْہِ وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی الْعَتَمَۃ وَالصُّبح لأتوھما وَلَوْ حبوا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم ۔ قَوْلہ لاستھموا اَی لاقترعوا والتھجیر ھُوَ التبکیر اِلَی الصَّلَاۃ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان دینے' اور پہلی صف (میں شریک ہوکر باجماعت نماز ادا کرنے میں کتنا اجر وثواب ہے؟) اور پھر انہیں اس کا موقع قرعہ اندازی سے ملے' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کرلیں گے' اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ (نماز کی ادائیگی کے لئے جلدی جانے کا کتنا اجر وثواب ہے) تو وہ اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے میں کتنا اجر وثواب ہے؟) تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں گے' خواہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لاستھموا'' سے مراد قرعہ اندازی کرنا ہے' اور لفظ ''تھجیر'' سے مراد نماز کے لئے جلدی جانا ہے۔

359 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم النَّاس مَا فِی التأذین لتضاربوا عَلَیْہِ بِالسُّیُوفِ ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَفِیْ اِسْنَادہ ابْن لَھِیعَۃ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان دینے (کا کتنا اجر وثواب ہوتا ہے) تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ تلواروں کے ذریعے لڑائی کریں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

360 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ صعصعة عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تحب الْغنم و البادية فَاِذَا كنت فِيْ غنمك اَوْ باديتك فَاَذنت للصَّلَاة فارفع صَوْتك بالنداء فَاِنَّهٗ لَا يسمع مدى صَوْت الْمُؤَذّن جن وَلَا اِنس وَلَا شَيْءٍ اِلَّا شهد لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ اَبُوْ سعيد سمعته من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَاد وَلَا حجر وَلَا شجر اِلَّا شهد لَهٗ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسمع صَوْته شجر وَلَا مدر وَلَا حجر وَلَا جن وَلَا اِنس اِلَّا شهد لَهٗ

❀❀ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور ویرانوں میں رہنے کو پسند کرتے ہو تو جب تم اپنے بکریوں میں یا ویرانے میں ہو تو نماز کے لئے اذان دو! اور اذان دیتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرو! کیونکہ اذان دینے والے شخص کی آواز جہاں تک جاتی ہے اسے جو بھی جن یا انسان یا جو بھی چیز سنتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جو بھی پتھر یا درخت (سنتا ہے) تو وہ اس کے حق میں گواہی دے گا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس کی آواز جو بھی درخت یا ڈھیلا یا پتھر یا جن یا انسان سنتا ہے تو وہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا"۔

361 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغْفر للمؤذن مُنْتَهى اَذَانه وَيسْتَغْفر لَهٗ كل رطب ويابس سَمعه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ ويجيبه كل رطب ويابس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں تک مؤذن کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز جو اس کی آواز سنتی ہے وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "ہر تر اور خشک چیز اس کو جواب دیتی ہے"۔

362 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذّن يغْفر لَهٗ مدى صَوْته

ویصدقه کل رطب ویابس

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَعِنْدَهُمَا: وَيشْهد لَهٗ كل رطب ويابس وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْهِ: وَله مثل اجر من صلى مَعَه . وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: يغْفر لَهٗ مد صَوْته ويستغفر لَهٗ كل رطب ويابس وَشَاهد الصَّلَاة تكْتب لَهٗ خمس وَعِشْرُوْنَ حَسَنَة وَيكفر عَنهُ مَا بَيْنَهُمَا . قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مدى الشَّيْء غَايَته وَالْمعْنَى انه يستكمل مغْفرَة اللّٰه تَعَالٰى اِذا استوفى وَسعه فِيْ رفع الصَّوْت فَيبلغ الْغَايَة من الْمَغْفِرَة اِذا بلغ الْغَايَة من الصَّوْت . قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَيشْهد لهٰذَا القَوْل رِوَايَة من قَالَ يغْفر لَهٗ مد صَوْته . بتَشْدِيد الدَّال اى بِقدر مُدَّة صَوْته . قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْه وَجه آخر وَهُوَ انه كَلَام تَمْثِيل وتشبيه يُرِيد اَن الْكَلَام الَّذِيْ يَنْتَهِي اِلَيْهِ الصَّوْت لَو يقدر اَن يكون مَا بَيْن اقصاه وَبَيْن مقامه الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ ذُنُوب تملأ تِلْكَ الْمسَافَة غفرها اللّٰه انْتهى

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہوجاتی ہے' اور ہر تر اور خشک چیز اس کی تصدیق کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بھی نقل کیا ہے' اور ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر تر اور خشک چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اس مؤذن کو ان سب لوگوں جتنا اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اس کی آواز جہاں تک جاتی ہے' اس کی اتنی مغفرت ہوجاتی ہے' اور ہر تر اور خشک چیز' نماز میں شریک ہونے والے (فرشتے) اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں' اس کے نامہ اعمال میں پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان دونوں (یعنی نماز اور جماعت کے درمیان' یا ایک نماز اور دوسری نماز کے درمیان' یا ایک اذان اور دوسری اذان کے درمیان) کے اس کے گناہوں کو ختم کردیا جاتا ہے''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ''مدی الشیء'' سے مراد ہے اس کی آخری حد' اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مکمل مغفرت کردیتا ہے' جب وہ بھرپور طریقے سے آواز بلند کرتا ہے' تو اسی طرح وہ مغفرت کی بھی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے' جس طرح وہ آواز کی آخری حد تک پہنچتا ہے (یعنی آخری حد تک آواز بلند کرتا ہے)۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی تائید اس روایت کے الفاظ سے ہوتی ہے: ''اس کی آواز جتنی' اس کی مغفرت ہوجاتی ہے''۔

اس میں ذ پر شد ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جتنی دیر اس کی آواز رہتی ہے' اتنی مقدار میں (مغفرت) ہوجاتی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: اس میں ایک اور پہلو بھی ہے' اور وہ یہ کہ یہ کلام مثال بیان کرنے کے لئے ہوا' اور تشبیہ کے طور پر ہوا' اور اس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ وہ آواز جہاں تک جاتی ہے' اگر یہ بات ممکن ہو کہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس آخری

حد کے درمیان کو گناہوں سے بھر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اُن گناہوں کی بھی مغفرت کر دیتا ہے' ان (یعنی علامہ خطابی) کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

363 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَه يصلونَ على الصَّفّ الْمُقدم والمؤذن يغْفر لَهُ مدى صَوته وَصدقه من سَمعه من رطب ويابس وَله اجر من صلى مَعَه . رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ جيد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن يغْفر لَهُ مد صَوته واجره مثل اجر من صلى مَعَه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جو بھی خشک یا تر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے وہ اس کی تصدیق کرتی ہے' اور جتنے لوگ اس (اذان) کے ہمراہ (یعنی اذان کے جواب میں) نماز ادا کرتے ہیں' اس (مؤذن کو) ان (کے اجر جتنا) اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے حسن اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) یہی روایت امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مؤذن کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے' جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے' اور اسے اُن سب کی مانند اجر ملتا ہے' جو اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں''۔

364 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَد الرَّحْمٰن فَوق رَاس الْمُؤَذّن وَاِنَّهُ ليغْفر لَهُ مدى صَوته اَيْنَ بلغ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کا دستِ رحمت' مؤذن کے سر پر ہوتا ہے' اور اس کی آواز جہاں تک بھی جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

365 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن اللّٰهُمَّ أرشد الْاَئِمَّة واغفر للمؤذنين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فأرشد اللّٰهُ الْاَئِمَّة وَغفر للمؤذنين . وَلِابْنِ خُزَيْمَة رِوَايَة كَرِوَايَة اَبِيْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے' اے اللہ! ائمہ کو ہدایت نصیب کر! اور مؤذنین کی مغفرت کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' ان دونوں صاحبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے البتہ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت نصیب کرے' اور مؤذنین کی مغفرت کرے''۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت امام ابوداؤد کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

366 - وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ المؤذنون اُمَنَاء وَالْاَئِمَّۃ ضمناء اَللّٰھُمَّ اغْفِر للمؤذنین وسدد الْاَئِمَّۃ..... ثَلَاث مَرَّات . وَرَوَاہُ اَحْمد من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَۃَ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ ان کی دوسری روایت میں یہ منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان دینے والے امین ہوتے ہیں اور امامت کرنے والے ضامن ہوتے ہیں' اے اللہ! تو اذان دینے والوں کی مغفرت کردے' اور امامت کرنے والوں کو سیدھا رکھنا''۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

367 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن فارشد اللّٰہ الْاَئِمَّۃ وَعَفا عَن المؤذنین . رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے' اور مؤذنین سے درگزر کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

368 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا نُودی بِالصَّلَاۃِ ادبر الشَّیْطَان وَلہ ضراط حَتّٰی لا یسمع التاذین فَاِذَا قضی الْاَذَان اقبل فَاِذَا ثوب أدبر فَاِذَا قضی التثویب أقبل حَتّٰی یخطر بَیْنَ الْمَرْء وَنَفسہ یَقُوْلُ اذکر کَذَا اذکر کَذَا لما لم یکن یذکر من قبل حَتّٰی یظل الرجل مَا یدْرِی کم صلی . رَوَاہُ مَالک وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

حدیث 365: صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الإمامۃ فی الصلاۃ' باب ذکر دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم للأئمۃ بالرشاد - حدیث: 1438 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاۃ' باب الأذان - ذکر إیجاب عفو اللہ جل وعلا عن المؤذنین' حدیث: 1692 سنن أبی داود - کتاب الصلاۃ' باب ما یجب علی المؤذن من تعاھد الوقت - حدیث: 439 مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 1819 السنن الکبرٰی للبیھقی - کتاب الصلاۃ' ذکر جماع أبواب الأذان والإقامۃ - باب فضل التأذین علی الإمامۃ' حدیث: 1870 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 7010 مسند الشافعی - ومن کتاب الإمامۃ' حدیث: 223 مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند أبو ھریرۃ - وأبو صالح' حدیث: 2515 مسند الحمیدی - أحادیث أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' حدیث: 966 مسند ابن الجعد - شریک عن الأعمش' حدیث: 1714 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشۃ' حدیث: 4443 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمہ أحمد - حدیث: 73 المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمہ الفضیل' حدیث: 751 المعجم الکبیر للطبرانی - بقیۃ المیم' باب الواو - جماع أبو مروان مولی الولید بن عبد الملک' حدیث: 18066 مسند الشھاب القضاعی - الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن' حدیث: 225 شعب الإیمان للبیھقی - فضل الأذان والإقامۃ للصلاۃ المکتوبۃ' حدیث: 2921

قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ التثويب هُنَا الْإِقَامَة والعامة لا تعرف التثويب اِلَّا قَول الْمُؤَذّن فِيْ صَلَاة الْفجْر الصَّلَاة خَيْرٌ مِنَ النّوم وَمعنى التثويب الْإِعْلَام بالشَّيْء والاِنذار بِوُقُوْعِهِ وَاِنَّمَا سميت الْإِقَامَة تثويبا لِاَنَّهُ اِعْلَام بِاِقَامَة الصَّلَاة وَالْاَذَان اِعْلَام بِوَقْت الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے' اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے وہ اتنی دور چلا جاتا ہے' جہاں اذان کی آواز نہیں جاتی' پھر جب وہ ختم ہوتی ہے' تو وہ آجاتا ہے' پھر جب اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر بھاگ جاتا ہے پھر جب اقامت ختم ہوتی ہے' تو وہ آجاتا ہے' یہاں تک کہ آدمی کے ذہن میں مختلف خیالات پیدا کرنا شروع کرتا ہے' یہاں تک کہ یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو' تم فلاں چیز کو یاد کرو' وہ آدمی کو ایسی باتیں یاد کرواتا ہے' جو پہلے یاد نہیں ہوتی ہیں' یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: یہاں ''تثویب'' سے مراد اقامت ہے ویسے عام لوگ تثویب سے مراد فجر کی نماز میں مؤذن کے یہ کلمات لیتے ہیں الصلوٰۃ خیر من النوم ویسے تثویب کا لغوی معنی کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینا یا کسی چیز کے واقع ہونے کے بارے میں بتانا ہے اقامت کو تثویب کا نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ اس کے ذریعے (باجماعت) نماز قائم ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے' اور اذان کے ذریعے نماز کے وقت کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے۔

369 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الشَّيْطَان اِذا سمع النداء بِالصَّلَاةِ ذهب حَتّٰى يكون مَكَان الروحاء

قَالَ الرَّاوِي والروحاء من الْمَدِيْنَة على سِتَّة وَثَلَاثِيْنَ ميلًا . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب شیطان نماز کے لئے اذان سنتا ہے' تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ روحاء نامی جگہ تک چلا جاتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''روحاء'' مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

370 - وَعَنْ مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ المؤذنون اطول النَّاس أعناقا يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے زیادہ اونچی ہوں گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے

طور پر نقل کیا ہے۔

371 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَقْسَمت لبررت اِن اَحَبَّ عباد اللّٰه اِلَی اللّٰه لرعاة الشَّمْس وَالْقَمَر يَعْنِیْ المؤذنين وَاَنَّهم ليعرفون يَوْمَ الْقِيَامَة بطول اَعْنَاقهم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر میں اس بارے میں قسم اٹھاؤں' تو میں سچا ہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں' جو سورج اور چاند کا خیال رکھتے ہیں' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اذان دینے والے افراد تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن' یہ لوگ اپنی گردنوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے پہچانے جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

372 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن خِيَار عباد اللّٰه الَّذِيْنَ يراعون الشَّمْس وَالْقَمَر والنجوم لذكر اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد ثُمَّ رَوَاهُ مَوْقُوْفًا وَقَالَ هٰذَا لَا يفْسد الْاَوَّل لِاَن ابْن عُيَيْنَةَ حَافظ وَكَذٰلِكَ ابْن الْمُبَارك انْتهى . وَرَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين وَقَالَ تفرد بِهِ ابْن عُيَيْنَةَ عَن مسعر وَحدث بِهِ غَيره وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں' جو سورج اور چاند اور ستاروں کا' اللہ کے ذکر کے لئے خیال رکھتے ہیں (یعنی نمازوں کے اوقات کا خیال رکھتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام بزار اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' پھر انہوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ چیز پہلی روایت کو فاسد نہیں کرتی ہے' کیونکہ ابن عیینہ نامی راوی حافظ الحدیث ہیں' اور عبداللہ بن مبارک بھی حافظ الحدیث ہیں ... ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: مسعر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں' ابن عیینہ منفرد ہیں' اور ان کے حوالے سے دیگر حضرات نے اس روایت کو نقل کیا ہے' اور یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

373 - وَرُوِیَ عَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن المؤذنين والملبين يخرجُون من قُبُورهم يُؤذن الْمُؤَذّن ويلبي الملبي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان دینے والے' اور تلبیہ پڑھنے والے' جب (قیامت کے دن) اپنی قبروں سے نکلیں گے' تو اذان دینے والے

اذان دے رہے ہوں گے' اور تلبیہ پڑھنے والے' تلبیہ پڑھ رہے ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

374 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك . وَأرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة زَاد فِي رِوَايَة يَغْبِطهُمْ الْاَولونَ وَالْآخرُونَ عبد اَدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِهِ رَاضُون وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِي كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَة سُفْيَان عَنْ اَبِي الْيَقظَان عَنْ زَاذَان عَنهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ الْحَافِظ وَاَبُو الْيَقظَان واه وَقد روى عَنهُ الثِّقَات واسْمه عُثْمَان بن قيس قَالَه التِّرْمِذِيّ وَقيل عُثْمَان بن عُمَيْر وَقيل عُثْمَان بن اَبِي حميد وَقيل غير ذٰلِكَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالصَّغِير بِاِسْنَاد لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین (قسم کے) لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: قیامت کے دن"

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "سب پہلے والے' اور بعد والے لوگ ان پر رشک کر رہے ہوں گے ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہے' اور اپنے آقاؤں کے حق کو ادا کرتا ہے ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہے' اور وہ لوگ اس سے راضی ہوتے ہیں اور ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے سفیان کی ابویقظان کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابویقظان نامی راوی 'واہی' ہے' ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا نام عثمان بن قیس ہے یہ بات امام ترمذی نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عثمان بن عمیر' ایک قول کے مطابق عثمان بن ابوحمید' اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کچھ اور ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

375 - وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَأَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ رَاضُون وداع يَدْعُو اِلَى الصَّلَاة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِيمَا بَينه وَبَين ربه وَفِيمَا بَينه وَبَين موَالِيه

وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير

❀❀ ان کی (یعنی امام طبرانی کی) نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کی وجہ سے پریشانی نہیں ہوگی اور انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا' وہ مشک کے ٹیلوں پر اس وقت تک موجود رہیں گے' جب تک مخلوق حساب ختم نہیں ہو جاتا' ایک وہ

شخص' جس نے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس کے ذریعے کسی قوم کی امامت کی اور وہ لوگ اس سے راضی تھے' ایک وہ دعوت دینے والا' جو اللہ کی رضا کی حصول کے لئے نماز کی دعوت دیتا تھ (یعنی اذان دیتا تھا) اور ایک وہ غلام' جو اپنے' اور اپنے پروردگار کے درمیان کے معاملات اور اپنے' اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے معاملات اچھے طریقے سے سرانجام دیتا تھا"۔

یہ روایت (امام طبرانی نے) معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

376 - وَلَفْظِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو لم اسمعهُ من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مرّة وَمرّة وَمرّة حَتّٰى عد سبع مَرّات لما حدثت بِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة على كُثبَان الْمسك يَوْم الْقِيَامَة لَا يهولهم الْفَزع وَلَا يفزعون حِيْن يفزع النَّاس رجل علم الْقُرْآن فَقَامَ بِهٖ يطْلب بِهٖ وَجه اللّٰه وَمَا عِنْده وَرجل نَادَى فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة خمس صلوَات يطْلب وَجه اللّٰه وَمَا عِنْده ومملوك لم يمنعهُ رق الدُّنْيَا من طَاعَة ربه

❀❀ (امام طبرانی کی دوسری روایت) کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک مرتبہ' یا دو مرتبہ' یا تین مرتبہ' یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا شمار کروایا' کہ اتنی مرتبہ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات نہ سنی ہوتی' تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن' تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے' اور انہیں قیامت کی ہولناکی کا سامنا نہیں ہوگا' جب لوگ پریشان ہوں گے' تو وہ پریشان نہیں ہوں گے' ایک وہ شخص جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے' اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے ساتھ قائم رہتا ہے (یعنی اس کی تعلیم دیتا ہے' یا نماز میں اس کی تلاوت کرتا ہے) اور ایک وہ شخص جو روزانہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے پاس موجود اجر وثواب کے لئے پانچ وقت اذان دیتا ہے' اور ایک وہ غلام' جس کی دنیا میں غلامی' اس کے اپنے پروردگار کی اطاعت میں رکاوٹ نہیں بنتی ہے"۔

377 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا وَهُوَ فِيْ مسير لَهُ يَقُوْلُ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْفطْرَة فَقَالَ اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قَالَ خرج مِنَ النَّار فَاسْتَبَقَ الْقَوْم اِلَى الرجل فَاِذَا راعى غنم حَضرته الصَّلَاة فَقَامَ يُؤذن

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ فِيْ مُسلم بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا' نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کر رہے تھے' اور وہ شخص یہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر اللہ اکبر (یعنی وہ شخص اذان دے رہا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے' تو اس نے کہا: اشھدان لاالٰہ الا اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا' لوگ تیزی سے چلتے ہوئے اس شخص کے پاس گئے' تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا' جس کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور وہ کھڑا ہوا اذان دے رہا تھا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور یہ روایت مسلم میں اس کی مانند منقول ہے۔

378 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَال يُنَادى فَلَمَّا سكت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل هٰذَا يقِينا دخل الْجنَّة
رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے' جب وہ خاموش ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص اس کی مانند کلمات یقین کے ساتھ کہے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔
یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

379 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلمنِيْ اَوْ دلَّنِيْ على عمل يدخلنِي الْجنَّة قَالَ كن مُؤذنًا قَالَ لَا اَسْتَطِيع قَالَ كن إِمَامًا قَالَ لَا اَسْتَطِيع فَقَالَ فَقُمْ بِإِزَاءِ الإِمَام . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی کیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مؤذن بن جاؤ! اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم امام بن جاؤ! اس شخص نے عرض کی: میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم امام کے عین پیچھے (یعنی باجماعت نماز میں) کھڑے ہو۔
یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے اپنی اوسط میں نقل کی ہے۔

380 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن الْمُحْتَسب كالشهيد المتشحط فِيْ دَمه يتَمَنَّى على اللّٰه مَا يَشْتَهِي بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ثواب کی امید رکھنے والا مؤذن' اپنے خون میں لت پت ہونے والے شہید کی مانند ہے' وہ اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے' اللہ تعالیٰ کے سامنے آرزو کرے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے۔

381 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن الْمُحْتَسب كالشهيد المتشحط فِيْ دَمه إِذا مَاتَ لم يدود فِيْ قَبره . وَفِيهِمَا إِبْرَاهِيْم بن رستم وَقد وثق

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ثواب کی امید رکھنے والا مؤذن' اپنے خون میں لت پت ہونے والے شہید کی مانند ہے' جب وہ مر جائے گا' تو وہ اپنی

قبر میں پرانا نہیں ہوگا (یعنی اس کا جسم سلامت رہے گا)"۔
ان دونوں روایات میں ابراہیم بن رستم نامی راوی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

382 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أذن فِيْ قَرْيَة أمنها الله عَزَّ وَجَلَّ من عَذَابه ذٰلِكَ الْيَوْم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب کسی بستی میں اذان دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس بستی کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے۔

383 - وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ معقل بن يسَار وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا قوم نُودي فيهم بِالْاَذَانِ صباحا اِلَّا كَانُوْا فِيْ اَمَان اللّٰه حَتّٰى يمسوا وَاَيّمَا قوم نُودي فيهم بِالْاَذَانِ مسَاء اِلَّا كَانُوْا فِيْ اَمَان اللّٰه حَتّٰى يصبحوا

❀❀ امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جس بھی قوم میں صبح کے وقت اذان دے دی جائے تو وہ لوگ شام ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں اور جن لوگوں کے درمیان شام کے وقت اذان دے دی جائے تو وہ صبح ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں"۔

384 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يعجب رَبك من راعي غنم على رَأس شظية للجبل يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلي فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِي هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة يخَاف مني قد غفرت لعبدي وأدخلته الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ- الشظية بِفَتْح الشين وَكسر الظَّاء معجمتين وبعدهما يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة وتاء تَأْنِيث هِيَ الْقطعَة تنْقَطع من الْجَبَل وَلم تنفصل مِنْهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چٹان پر نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی طرف دیکھو! یہ اذان دے رہا ہے اور نماز ادا کر رہا ہے یہ میرا خوف رکھتا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے اور اسے جنت میں داخل کروں گا"۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔
لفظ "شظیہ" - 'ش' پر زبر ہے اور 'ظ' پر زیر ہے اس کے بعد 'ی' ہے جو شد والی ہے پھر 'تائے تانیث' ہے اس سے مراد وہ ٹکڑا ہے جو پہاڑ سے ذرا ہٹ کے ہو لیکن بالکل جدا نہ ہو۔

385 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اذن اثْنَتَيْ عشرَة سنة وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَكتب لَهُ بتأذينه فِي كل يَوْم سِتُّونَ حَسَنَة وبِكُل إِقَامَة ثَلَاثُونَ حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط البُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ فَإِن عبد الله بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَإِن كَانَ فِيهِ كَلَام فقد روى عَنهُ البُخَارِيّ فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بارہ سال تک اذان دیتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' اور اس کے اذان دینے کی وجہ سے روزانہ اُس کے نامہ اعمال میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام دار قطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے' جس طرح انہوں (یعنی امام حاکم) نے بیان کیا ہے' کیونکہ عبداللہ بن صالح نامی راوی عبداللہ کا معتمد ہے' اگرچہ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' لیکن امام بخاری اس سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

386 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اذن محتسبا سبع سِنِين كتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سات سال تک ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتا رہتا ہے اس کے لئے جہنم سے بری ہونا نوٹ کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

387 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا كَانَ الرجل بِأَرْض قي فحانت الصَّلَاة فَليَتَوَضَّأ فَإِن لم يجد مَاء فليتيمم فَإِن أَقَامَ صلى مَعَه ملكاه وَإِن أذن وَأقَام صلى خَلفه من جنود الله مَا لَا يرى طرفاه

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِي كِتَابه عَنِ ابْنِ التَّيْمِيّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَان النَّهْدِيّ عَنهُ

القي بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الْيَاء هِيَ الأَرْض القفر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بے آب و گیاہ جگہ پر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے' تو اسے وضو کر لینا چاہیے' اگر اسے پانی نہیں ملتا' تو تیمم کر لینا چاہیے' اگر وہ اقامت کہتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں' اور اگر وہ اذان بھی دیتا ہے' اور اقامت بھی کہتا ہے' تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے ایسے لشکر نماز ادا کرتے ہیں' جس کے دونوں کنارے دکھائی نہیں

دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں ابن تیمی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ابوعثمان نہدی کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لفظ ''القی'' میں 'ق' پر زبر ہے اور 'ی' پر شد ہے اس سے مراد بے آب وگیاہ زمین ہے۔

2 - التَّرْغِيبُ فِي إِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ وبماذا يجيبه وَمَا يَقُولُ بعد الْأَذَانِ

باب: مؤذن (کی اذان) کا جواب دینے کے بارے میں ترغیبی روایات اور آدمی اس کا جواب کیسے دے؟ اور اذان کے بعد کیا پڑھے؟ (اس کا بیان)

388 - عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مثل مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

389 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مثل مَا يَقُولُ ثُمَّ صلوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ من صلى عَلَيَّ صَلَاة صلى اللّٰه بهَا عشرا ثُمَّ سلوا اللّٰه لي الْوَسِيلَة فَإِنَّهَا منزلَة فِي الْجَنَّة لَا تنبغي إِلَّا لعبد من عباد اللّٰه وَأَرْجُو أَن أكون أَنا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لي الْوَسِيلَة حلت لَهُ الشَّفَاعَة . رَوَاهُ مُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' پھر تم مجھ پر درود بھیجو! کیونکہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے 'وسیلہ' کی دعا مانگو! کیونکہ یہ جنت میں موجود ایک (مخصوص) مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ''ایک

حدیث388: صحیح مسلم - کتاب الصلاۃ' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه - حدیث:602 موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب ما جاء في النداء للصلاة - حديث:146 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما يقول إذا سمع المؤذن - حديث:443 السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' القول بمثل ما يقول المؤذن - حديث:1618 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب القول مثل ما يقول المؤذن' حديث:1782 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11293 مسند الشافعي - باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' حديث:123 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1154

بندے" کو ملے گا' اور مجھے یہ یقین ہے کہ وہ بندہ "میں" ہوں گا' جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا' اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

390 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا قَالَ الْمُؤَذن الله أكبر الله أكبر فَقَالَ اَحَدُكُمُ الله أكبر الله أكبر ثُمَّ قَالَ اشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا الله قَالَ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا الله ثُمَّ قَالَ اشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ الله قَالَ أشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ الله ثُمَّ قَالَ حَيّ على الصَّلَاة قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيّ على الْفَلاح قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ الله أكبر الله أكبر قَالَ الله أكبر الله أكبر ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا الله قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ من قلبه دخل الْجنَّة
رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' اور کوئی شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر مؤذن اشھدان لاالہ الااللہ کہے' اور وہ شخص (جواذان کا جواب دے رہا ہے) اشھدان لاالہ الااللہ کہے' پھر مؤذن اشھدان محمدرسول اللہ کہے' اور وہ شخص اشھدان محمدالرسول اللہ کہے' پھر مؤذن حی علی الصلوۃ کہے' تو وہ شخص لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھے' پھر مؤذن حی علی الفلاح کہے' تو وہ شخص لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھے' پھر مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' اور وہ شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر مؤذن لاالہ الااللہ کہے' اور وہ شخص لاالہ الااللہ' صدق دل سے کہے' تو وہ (اذان کا جواب دینے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام مسلم' امام داؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

391 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يسمع النداء اللَّهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَة و الفضيلة وابعثه مقَاما مَحْمُودًا الَّذِيْ وعدته حلت لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ سننه الْكُبْرٰى وَزَادَ فِيْ آخِره اِنَّك لَا تخلف الميعاد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص اذان سن لینے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:
"اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اُس مقام محمود پر فائز کردے' جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے"۔
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو قیامت کے دن اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے سنن کبریٰ میں نقل

کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ”بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا“۔

392 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یسمع الْمُؤَذّن وَاَنا أشھد اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہٗ وَاَن مُحَمَّدًا عَبدہ وَرَسُوله رضیت بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دینا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُولا غفر اللّٰہ لَہٗ ذنُوبه ۔ رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْ دَاوٗد وَلَمْ یقل ذنُوبه وَقَالَ مُسْلِم غفر لَہٗ ذَنبه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر یہ پڑھے:

”میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی اُن پر ایمان رکھتا ہوں)۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے (جو یہ کلمات پڑھتا ہے)“۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام ترمذی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ”اس کے گناہوں کی“

امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اس کے گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے“۔

393 - وَعَنْ هِلَال بن یسَاف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنه سمع مُعَاوِیَۃ یحدث اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من سمع الْمُؤَذّن فَقَالَ مثل مَا یَقُوْلُ فَلَهُ مثل أجره ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَۃِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش عَن الْحِجَازِیِّیْنَ لٰکِن مَتنه حسن وشواهده کَثِیْرَۃ

❀❀ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر اس کی مانند کلمات کہے' جو مؤذن کہتا ہے' تو اس شخص کو اس مؤذن کی مانند اجر ملے گا“۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے اہل حجاز سے نقل کی ہے' تاہم اس کا متن حسن ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

394 - وَرُوِیَ عَنْ مَیْمُونَۃَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ بَیْن صف الرِّجَال وَالنِّسَاء فَقَالَ یَا معشر النِّسَاء اِذا سَمِعْتُمْ اَذَان هٰذَا الحبشی وإقامته فَقُلْنَ کَمَا یَقُوْلُ فَاِن لٰکِن بِکُل حرف ألف ألف دَرَجَۃ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ هٰذَا للنِّسَاء فَمَا للرِّجَال قَالَ ضعفان یَا عمر ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَفِیْهِ نکارَۃ

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں اور خواتین کی صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! جب تم اس حبشی کی اذان سنو اور اس کی اقامت سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو یہ کہتا ہے کیونکہ اس کے ہر ایک حرف کے عوض میں ایک ہزار ایک ہزار (دس لاکھ) درجات ملیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ حکم خواتین کے لئے ہے' تو مردوں کے لئے کیا حکم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر! اس کا دگنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

395 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَال يُنَادی فَلَمَّا سكت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مَا قَالَ هٰذَا يَقِينا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى عَن يزِيْد الرقاشِی عَنْ اَنَسِ بن مَالك وَلَفْظه: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرس ذَات لَيْلَة فَاذن بِلَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مقَالَته وَشهد مثل شَهَادَته فَلهُ الْجنَّة عرس الْمُسَافِر بتَشْدِيد الرَّاء إِذا نزل آخر اللَّيْل ليستريح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ خاموش ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کلمات اس نے کہے ہیں' جو شخص اس کی مانند کلمات یقین کے ساتھ کہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت امام ابویعلیٰ نے یزید رقاشی کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کے کلمات کی مانند کلمات کہے' اور اس کی گواہی کی مانند گواہی دے' اُسے جنت نصیب ہوگی''۔

''عرس المسافر'' میں 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد رات کے آخری حصے میں راحت حاصل کرنے کے لئے پڑاؤ کرنا ہے۔

396 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يُنَادِی الْمُنَادِی اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة النافعة صل على مُحَمَّد وَارْض عني رضى لَا سخط بعده اسْتَجَابَ اللّٰه لَهٗ دَعوته - رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِيْهِ ابْن لَهِيعَة وَسَيَاتِیْ فِیْ بَاب الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة حَدِيْث اَبِیْ اُمَامَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مؤذن اذان دیدے' اُس وقت جو شخص یہ دعا پڑھے:

"اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس نفع دینے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما اور ہم سے راضی ہو جا' ایسا راضی ہو کر اس کے بعد ناراضگی نہ ہو"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے یہ معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اس روایت کا آگے چل کر "اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا" سے متعلق باب میں آئے گا' جہاں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل ہوگی اگر اللہ نے چاہا۔

397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنين يفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انتهيت فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اذان دینے والے لوگ ہم پر فضیلت حاصل کر لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتے ہیں' جب وہ کلمات ختم ہو جائیں' تو تم مانگو تمہیں دیا جائے گا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

398 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذا سمع الْمُؤَذّن اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلاة الْقَائِمَة صل على مُحَمَّد واعطه سؤله يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ يسْمعهَا من حوله وَيُحب اَن يَقُوْلُوْا مثل ذٰلِكَ اِذا سمعُوا الْمُؤَذّن قَالَ وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ اِذا سمع الْمُؤَذّن وَجَبت لَهُ شَفَاعَة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والاوسط وَلَفظه: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سمع النداء قَالَ اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلاة الْقَائِمَة صل على عَبدك وَرَسُوْلك واجعلنا فِيْ شفَاعَته يَوْم الْقِيَامَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ هٰذَا عِنْد النداء جعله اللّٰه فِيْ شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَة . وَفِيْ اِسْنَادهمَا صَدَقَة بن عبد اللّٰه السمين

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے (تو اس کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے:

"اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن انہیں وہ عطا کرنا' جو انہیں نے مانگا ہے"۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا اتنی بلند آواز میں پڑھی کہ آپ ﷺ کے آس پاس کے افراد اسے سن سکتے تھے' آپ ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ وہ لوگ بھی جب اذان سنا کریں' تو اس کی مانند دعا پڑھا کریں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد اس کی مانند دعا پڑھے گا' اس کے لئے قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب اذان سنتے تھے' تو اس کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت کے' اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو اپنے بندے' اور اپنے رسول پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن ہمیں اُن کی شفاعت نصیب فرما''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کے بعد یہ دعا پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب کرے گا''۔

ان دونوں روایات کی سند میں صدقہ بن عبداللہ سمین نامی راوی ہے۔

399 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلوا الله لى الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهُ لم يسْأَلهَا لى عبد فِي الدُّنْيَا إِلَّا كنت لَهُ شَهِيدا أَو شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْوَلِيد بن عبد الْملك الْحَرَّانِيّ عَن مُوسَى بن اعين والوليد مُسْتَقِيم الحَدِيْث فِيمَا رَوَاهُ عَن الثِّقَات وَابْن أعين ثِقَة مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا کرو' کیونکہ جو بھی بندہ دنیا میں' میرے لئے اس کی دعا کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شفاعت کرنے والا ہوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' ولید بن عبدالملک حرانی کے حوالے سے' موسیٰ بن اعین سے نقل کی ہے' ولید نامی راوی مستقیم الحدیث ہے' اُن روایات کے بارے میں' جو اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں' جبکہ ابن اعین نامی راوی ثقہ اور مشہور ہے۔

400 - وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير أَيْضًا وَلَفظه قَالَ من سمع النداء فَقَالَ اشهد أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ وَأَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله اللَّهُمَّ صل على مُحَمَّد وبلغه دَرَجَة الْوَسِيلَة عنْدك واجعلنا فِي شَفَاعَته يَوْم الْقِيَامَة وَجَبت لَهُ الشَّفَاعَة . وَفِيْهِ إِسْحَاق بن عبد الله بن كيسَان وَهُوَ لين الحَدِيْث

❀❀ امام طبرانی نے یہی روایت معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اذان سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے' اور اس کے رسول ہیں' اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور انہیں اپنی بارگاہ میں وسیلہ کے درجہ تک پہنچادے' اور ہمیں قیامت کے دن اُن کی شفاعت سے بہرہ مند فرما''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے شفاعت واجب ہو جائے گی''۔

اس روایت (کی سند میں) ایک راوی اسحاق بن عبداللہ بن کیسان ہے' جو حدیث میں کمزور ہے۔

401 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مؤذن کو شہادت کے کلمات کہتے ہوئے سنتے تھے تو آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: میں بھی میں بھی (اس بات کی گواہی دیتا ہوں)"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی یہ نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

3 - التَّرْغِيْبُ فِي الْإِقَامَةِ

باب: اقامت کے بارے میں ترغیبی روایات

402 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَإِذَا قَضَى الْاَذَانَ اَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ الْحَدِيْثَ تَقَدَّمَ وَالْمُرَادُ بِالتَّثْوِيْبِ هُنَا الْإِقَامَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اُس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے وہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان مکمل ہو جائے تو وہ پھر آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر پیٹھ کر چلا جاتا ہے...... الحدیث۔

یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے یہاں تثویب سے مراد اقامت کہنا ہے۔

403 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا مستجاب ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حدیث 402: صحیح ابن حبان - کتاب الصلاۃ' باب الأذان - ذکر البیان بأن الشیطان إذا تباعد إنما یتباعد عند الأذان حیث' حدیث: 1684 سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب الشیطان إذا سمع النداء فر - حدیث: 1233 سنن أبی داود کتاب الصلاۃ' باب رفع الصوت بالأذان - حدیث: 438 السنن الکبری للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاۃ' التمری - حدیث: 1153 السنن الکبری للبیہقی - کتاب الصلاۃ' ذکر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب الترغیب فی الأذان' - حدیث: 1882 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 7954 مسند الطیالسی - أحادیث النساء ما أسند أبو هریرة - وما روی أبو سلمة بن عبد الرحمن' حدیث: 2454 المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه - مقدام - من اسمه : مفضل' حدیث: 9371

404 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان لَا ترد على دَاعٍ دَعوته حِيْن تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّف فِيْ سَبِيْل الله ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں کسی دعا کرنے والی کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے اس وقت جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے اور اس وقت جب اللہ کی راہ میں صف بندی کی جائے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4 - التَّرْهِيب من الْخُرُوْج من الْمَسْجِد بعد الْاَذَان لغير عذر

باب: اذان ہو جانے کے بعد' کسی عذر کے بغیر' مسجد سے باہر جانے سے متعلق ترہیبی روایات

405 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل بَعْدَمَا اذن الْمُؤَذّن فَقَالَ اما هٰذَا فَقَدْ عصى اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ امرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِد فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يخرج اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّي ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَاسْنَاده صَحِيْح وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة دون قَوْلِه امرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص موذن کے اذان دینے کے بعد باہر چلا گیا' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''جب تم لوگ مسجد میں موجود ہو' اور نماز کے لئے اذان دے دی جائے' تو کوئی شخص نماز ادا کرنے سے پہلے' باہر نہ جائے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند صحیح ہے' یہی روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا''...... اس سے لے کر آخر تک۔

406 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يسمع النداء فِيْ مَسْجِدي هٰذَا ثُمَّ يخرج مِنْهُ اِلَّا لحَاجَة ثُمَّ لَا يرجع اِلَيْهِ اِلَّا مُنَافِق ۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں' اذان سننے کے بعد' کسی ضرورت کے بغیر باہر جانے' اور پھر واپس نہ آنے والا شخص' کوئی منافق ہی ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

407 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بن عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ادْرَکَهُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خرج لم یخرج لحَاجَة وَهُوَ لَا یُرِیْد الرَّجْعَة فَهُوَ مُنَافِق . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد میں اذان کو پائے' اور پھر باہر چلا جائے' اور وہ کسی ضرورت کی وجہ سے باہر نہ گیا ہو' اور اس کا واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو' تو وہ شخص منافق ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

408 - وَعَنْ سَعِیْدِ بن الْمُسَیِّب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یخرج من الْمَسْجِد اَحَد بعد النداء اِلَّا مُنَافِق اِلَّا لعذر اخرجته حَاجَة وَهُوَ یُرِیْد الرُّجُوْع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسیله

❀❀ سعید بن مسیب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان ہونے کے بعد' مسجد سے باہر جانے والا کوئی منافق ہی ہوگا' البتہ عذر کا معاملہ مختلف ہے کہ جب کوئی شخص کسی ضرورت کے پیش نظر باہر جائے' اور اس کا واپس آنے کا ارادہ بھی ہو (تو اس کا حکم مختلف ہے)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِیْب فِی الدُّعَاء بَیْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة

باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

409 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء بَیْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة لَا یرد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَزَاد: فَادعوا وَزَاد التِّرْمِذِیّ فِیْ رِوَایَة: قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِیَة فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی مسترد نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تم لوگ دعا کرو''۔

ایک روایت میں امام ترمذی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو''۔

410 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ساعتان تفتح فِیْهِمَ

اَبْوَابُ السَّمَاءِ وقلما ترد على دَاعٍ دَعوته عِنْدَ حُضُورِ النداء والصف فِيْ سَبِيْلِ الله

وَفِيْ لفظ: قَالَ ثِنْتَانِ لَا تردان اَوْ قَالَ مَا يردان الدُّعَاء عِنْدَ النداء وَعند الْبَأْس حِيْن يلحم بعض بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا انه قَالَ فِيْ هٰذِهٖ عِنْد حُضُوْر الصَّلَاة

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم کسی دعا کرنے والے کی دعا مسترد ہوتی ہے' ایک اذان کے وقت' اور ایک اللہ کی راہ میں صف بندی کے وقت''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''دو اوقات کی دعائیں مسترد نہیں ہوتی ہیں'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت' جب لڑائی کا آغاز ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس وقت جب نماز کھڑی ہونے لگے''۔

411 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ساعتان لَا ترد على دَاعٍ دَعوته حِيْن تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّف فِيْ سَبِيْلِ الله

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ مَالك مَوْقُوْفًا

قَوْله يلحم هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة اَى حِيْن ينشب بَعْضُهُمْ بِبَعْض فِي الْحَرْب

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں کسی دعا کرنے والے کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' ایک جب نماز کھڑی ہونے لگے' اور ایک جب اللہ کی راہ میں صف بندی ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام مالک نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یلحم'' اس سے مراد یہ ہے کہ جنگ کے دوران جب وہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

412 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَادَى الْمُنَادِى فتحت اَبْوَابُ السَّمَاء واستجيب الدُّعَاء فَمَنْ نزل بِهٖ كرب اَوْ شدَّة فليتحين الْمُنَادِى فَاِذَا كبر كبر وَاِذَا تشهد تشهد وَاِذَا قَالَ حَيّ على الصَّلَاة قَالَ حَيّ على الصَّلَاة وَاِذَا قَالَ حَيّ على الْفَلَاح قَالَ حَيّ على الْفَلَاح ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة الصادقة المستجابة المستجاب لَهَا دَعْوَة الْحق وَكلمَة التَّقْوَى أحينا عَلَيْهَا وأمتنا عَلَيْهَا وابعثنا عَلَيْهَا واجعلنا من خِيَار اَهلهَا اَحيَاء وامواتا ثُمَّ يسْاَل اللّٰه حَاجته

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة عفير بن معدان وَهُوَ واه وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَوْله فليتحين الْمُنَادِى اَى ينْتَظر بدعوته حِيْن يُؤذن الْمُؤَذّن فيجيبهُ ثُمَّ يسْاَل اللّٰه تَعَالٰى حَاجته

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا مستجاب ہوتی ہے' تو جس شخص کو کوئی

پریشانی یا مصیبت لاحق ہو تو اسے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے جب مؤذن اذان دیتا ہے جب وہ تکبیر کہے تو آدمی بھی تکبیر کہے جب وہ شہادت کے کلمات پڑھے تو آدمی بھی شہادت کے کلمات پڑھے جب وہ حی علی الصلوۃ کہے تو آدمی بھی حی علی الصلوٰۃ کہے جب وہ حی علی الفلاح کہے تو آدمی بھی حی علی الفلاح کہے پھر آدمی یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! اس مکمل سچی اور مستجاب پکار کے پروردگار! جو قبول ہوتی ہے جو حق کی دعوت ہے اور پرہیزگاری کا کلمہ ہے تو ہمیں اس پر زندہ رکھنا اور اس پر ہی ہمیں موت دینا اور اس پر ہی ہمیں دوبارہ زندہ کرنا اور ہمیں اس کے اہل افراد میں سے نیک افراد میں شامل کرنا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی''۔

پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

یہ روایت امام حاکم نے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ راوی ''واہی'' ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

- روایت کے یہ الفاظ فلیتحین الْمُنَادِی اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے دعا مانگنے کے لئے مؤذن کے وقت کا انتظار کرے اور پھر اذان کا جواب دے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرے۔

413 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنین یفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قل کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انتهیت فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَقَالَا تعط بِغَیْر هَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اذان دینے والے افراد ہم پر فضیلت حاصل کر چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح وہ کہتے ہیں: تم بھی کہو جب یہ (یعنی اذان کا جواب) ختم ہو جائے تو تم مانگو تمہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان دونے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔
''دیا جائے گا'' (یعنی اس کے آخر میں) ''ہ'' نہیں ہے۔

التَّرْغِیْب فِیْ بِنَاء الْمَسَاجِد فِی الْاَمْکِنَة المحتاجة اِلَیْهَا

باب: ایسی جگہوں پر مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت جہاں اُن کی ضرورت ہو

414 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ عِنْد قَول النَّاس فِیْهِ حِیْن بنی مَسْجِد رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ اکثرتم عَلَیّ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من بنی مَسْجِدا یَبْتَغِی بِهٖ وَجه اللّٰه بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة وَفِیْ رِوَایَةٍ بنی اللّٰه لَهٗ مثله فِی الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب انہوں نے مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کیا اور لوگوں

نے اس بارے میں باتیں کرنا شروع کیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے میرے خلاف بہت سی باتیں کی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے، اور اس کا مقصد اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ اُس کے لئے، جنت میں اُس کی مانند گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

415 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بنی لله مَسْجِدا قدر مفحص قطاة بنی الله لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے (یا کھودنے کی جگہ) جتنی جگہ پر مسجد تعمیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے، اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں، امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں نقل کیا ہے، جبکہ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

416 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من بنی لله مَسْجِدا یذکر فِیْهِ بنی الله لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، تاکہ اس میں ذکر کیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے، اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

417 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفر بِئْر مَاء لم یشرب مِنْهُ کبد حری من جن وَلَا اِنس وَلَا طَائِر اِلَّا آجره الله یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ بنی لله مَسْجِدا کمفحص

حدیث 414: صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل بناء المساجد والحث علیها - حدیث: 860 صحیح البخاری - کتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة - باب من بنی مسجدا' حدیث: 441 صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذکر الوتر وما فیه من السنن' جماع أبواب فضائل المساجد وبنائها وتعظیمها - باب فضل بناء المساجد إذا کان الباني یبني المسجد لله لا' حدیث: 1219 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقیت الصلاة' مبتدأ أبواب في المساجد وما فیها - بیان فضیلة المساجد وثواب بانیها' حدیث: 900 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب المساجد - ذکر البیان بأن الله جل وعلا إنما یبني البیت في الجنة' حدیث: 1630 سنن الدارمي - کتاب الصلاة' باب من بنی لله مسجدا - حدیث: 1412 سنن ابن ماجه - کتاب المساجد والجماعات' باب من بنی لله مسجدا - حدیث: 734 السنن الکبری للبیهقي - کتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغیره - باب في فضل بناء المساجد' حدیث: 3988 البحر الزخار مسند البزار - محمود بن لبید' حدیث: 368 شعب الإیمان للبیهقي - فضل المشي إلى المساجد' حدیث: 2801

قطاة اَوْ اَصْغَر بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وروى ابْن مَاجه مِنْهُ ذكر الْمَسْجِد فَقَط بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: كمفحص قطاة لبيضها مفحص القطاة بِفَتْح الْمِيم والحاء الْمُهْملَة وَهُوَ مجثمها

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانی کا کنواں کھدواتا ہے' تو اس سے جو بھی جاندار' خواہ وہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' جو بھی اُس میں سے پیتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو (اس کا) اجر دے گا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کرتا ہے خواہ وہ ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے (یا کھودنے کی جگہ) جتنی ہو' یا اس سے بھی چھوٹی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ اس میں سے صرف مسجد کا ذکر کیا ہے' جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے' یہی روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''قطاۃ کا گھونسلہ جو اس کے انڈے کے لئے ہوتا ہے''۔

''مفحص القطاۃ''-'م' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد اس کا کھودا ہوا گڑھا ہے۔

418 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنى لله مَسْجِدا صَغِيرا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے' خواہ وہ چھوٹی ہو' یا بڑی ہو' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

419 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى لله مَسْجِدا بنى الله لَهُ بَيْتا أوسع مِنْهُ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لين

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے' اس سے زیادہ بڑا گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

420 - وَرُوِيَ عَن بشر بن حَيَّان قَالَ جَاءَ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَنَحْنُ نَبْنِيْ مَسْجِدا قَالَ فَوقف علينا فَسلم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنى مَسْجِدا يصلى فِيْهِ بنى الله عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْجنَّة أفضل مِنْهُ . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ

بشر بن حیان بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم اس وقت مسجد بنا رہے تھے راوی کہتے ہیں: وہ ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے انہوں نے سلام کیا اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایسی مسجد بناتا ہے جس میں نماز ادا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے زیادہ بہتر گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

421 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى بَيْتا يعبد الله فِيهِ من مَال حَلَال بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة من در وَيَاقُوت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار دون قَوْله من در وَيَاقُوت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا گھر (یعنی مسجد) بناتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور وہ حلال مال کے ذریعے اسے بناتا ہے تو اللہ جنت میں اس کے لئے موتیوں اور یاقوت کا گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''موتیوں اور یاقوت''۔

422 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنى مَسْجِدا لَا يُرِيد بِهِ رِيَاء وَلَا سمعة بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص مسجد بناتا ہے اور اس کے ذریعے اس کا مقصد ریاکاری یا شہرت نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

423 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن مِمَّا يلْحق الْمُؤمن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره أَوْ ولدا صَالحا تَركه أَوْ مُصحفا وَرثهُ أَوْ مَسْجِدا بناه أَوْ بَيْتا لِابْنِ السَّبِيل بناه أَوْ نَهرا أجراه أَوْ صَدَقَة اخرجها من مَاله فِي صِحَّته وحياته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد ابْن مَاجَه حسن وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے اعمال اور نیکیوں میں سے اس کے مرنے کے بعد جو چیز اس تک پہنچتی ہے اس میں سے ایک چیز علم ہے جس کی اس نے تعلیم دی ہو اور اسے پھیلایا ہو یا وہ نیک اولاد ہے جسے اس نے چھوڑا ہو یا وہ قرآن مجید ہے جسے اس نے وراثت میں چھوڑا ہو یا وہ مسجد ہے جسے اس نے بنایا ہو یا وہ مسافر خانہ ہے جسے اس نے بنایا ہو یا وہ نہر ہے جسے اس

نے جاری کیا ہو یا وہ صدقہ ہے جسے اس نے اپنے مال میں سے اپنی صحت اور اپنی زندگی کے دوران کیا ہو ان (سب) کا ثواب اُس کے مرنے کے بعد بھی اُس تک پہنچتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی سند حسن ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

7 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ تنظيف الْمَسَاجِد وتطهيرها وَمَا جَاءَ فِيْ تجميرها

باب: مساجد کو صاف رکھنے' اور انہیں پاک رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز ان میں خوشبو سلگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

424 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَة سَوْدَاءِ كَانَت تقم الْمَسْجِد ففقدها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا بعد اَيَّام فَقِيْلَ لَهُ اِنَّهَا مَاتَت فَقَالَ فَهلا آذنتموني فاتى قبرها فصلى عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه بِاِسْنَاد صَحِيْح وَّاللَّفْظ لَهٗ وَّابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ اِن امْرَاَة كَانَت تلتقط الْخرق والعيدان من الْمَسْجِد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پایا' تو چند دن کے بعد اس کے بارے میں دریافت کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کی قبر پر تشریف لے گئے' اور اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"ایک خاتون مسجد سے کچرا چنا کرتی تھی (یعنی صفائی کیا کرتی تھی)"۔

425 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا وَّابْن خُزَيْمَة عَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت سَوْدَاءِ تقم الْمَسْجِد فَتُوُفِّيَتْ لَيْلًا فَلَمَّا اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخبر بهَا فَقَالَ اَلا آذنتموني فَخرج بِاَصْحَابِهٖ فَوقف على قبرها فَكبر عَلَيْهَا وَالنَّاس خَلفه ودعا لَهَا ثُمَّ انْصَرف

❀❀ امام ابن ماجہ نے ہی یہ روایت نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے بھی اسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی' اس کا رات میں انتقال ہو گیا' اگلے دن صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ساتھ

لے کر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر آ کر کھڑے ہوئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے
آپ ﷺ نے اس خاتون کے لئے دعا کی پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

426 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر عَن ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن امْرَاَة کَانَت تلتقط القذی من الْمَسْجِد فَتُوُفِّیَتْ فَلَمْ یُؤْذن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بدفنها فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ لکم میت فآذنونی وَصلی عَلَیْهَا وَقَالَ اِنِّی رَاَیْتهَا فِی الْجنَّة تلتقط القذی من الْمَسْجِد

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:
''ایک خاتون مسجد میں صفائی کیا کرتی تھی' اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم ﷺ کو اس کے دفن کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی' (بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے' تو مجھے اس بارے میں اطلاع دیا کرو' پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے کہ وہ وہاں بھی مسجد میں صفائی کر رہی ہے''۔

427 - وروی اَبُو الشَّیْخ الْاَصْبَهَانِیّ عَن عبید اللّٰه بن مَرْزُوق قَالَ کَانَت امْرَاَة بِالْمَدِینَةِ تقم الْمَسْجِد فَمَاتَتْ فَلَمْ یعلم بهَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمر علی قبرها فَقَالَ مَا هٰذَا الْقَبْر فَقَالُوْا قبر ام محجن قَالَ الَّتِی کَانَت تقم الْمَسْجِد قَالُوْا نعم فَصف النَّاس فصلی عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَ ای الْعَمَل وجدت افضل قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اتسمع قَالَ مَا اَنْتُم باسمع مِنْهَا فَذکر اَنَّهَا اَجَابَتْهُ قُم الْمَسْجِد
وَهٰذَا مُرْسل قُم الْمَسْجِد بِالْقَافِ وَتَشْدِید الْمِیم هُوَ کنسه

❀❀ ابوشیخ اصبہانی نے عبیداللہ بن مرزوق کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدینہ منورہ میں ایک خاتون تھی' جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی' اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں پتہ نہیں چلا' آپ ﷺ کا گزر اس کی قبر کے پاس سے ہوا' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ اُم محجن کی قبر ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ خاتون جو مسجد میں صفائی کیا کرتی تھی؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! پھر لوگوں نے صف قائم کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کون سے عمل کو سب سے زیادہ فضیلت والا پایا ہے؟ (یعنی آپ ﷺ نے اس خاتون کی میت سے دریافت کیا:) لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ سنتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس سے زیادہ بہتر نہیں سنتے ہو' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ذکر کی' اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کو یہ جواب دیا ہے: مسجد کی صفائی کرنا (میں نے سب سے زیادہ افضل عمل پایا ہے)۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔ ''قم المسجد'' میں 'ق' ہے اور 'م' پر شد ہے' اس سے مراد جھاڑو دینا ہے۔

428 - وَرُوِیَ عَن اَبِی قرصافة اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ابْنُوا الْمَسَاجِد واخرجوا القمامة مِنْهَا فَمن بنی لله مَسْجِدا بنی اللّٰه لَهُ بَیْتا فِی الْجنَّة فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الْمَسَاجِد الَّتِی تبنی فِی الطَّرِیق قَالَ نَعَمْ وَاِخْرَاج القمامة مِنْهَا مُهُور الْحور الْعین
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر القمامة بِالضَّمِّ الکناسة وَاسم اَبِی قرصافة بِکَسْر الْقَاف حیدرة بن حیشنة

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مساجد تعمیر کرواوران سے کوڑا کرکٹ باہر نکال دو جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مساجد بھی جوراستے میں بنائی گئی ہیں (اس فضیلت میں شامل ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور مساجد سے کوڑے کرکٹ کو باہر نکالنا' حور عین کا مہر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' لفظ ''قمامہ'' پیش کے ساتھ اس سے مراد جھاڑو دینا ہے' اور حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کا نام 'ق' پر زبر کے ساتھ ہے' اوران کا نام ''جندرہ بن خیشنہ'' ہے۔

429 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَيّ اجور امتِيْ حَتّٰى القذاة يُخرجهَا الرجل من الْمَسْجِد وَعرضت عَلَيّ ذنُوب امتِيْ فَلَمْ اَر ذَنبا أعظم من سُوْرَة من الْقُرْآن اَوْ آيَة أوتيها رجل ثُمَّ نَسِيَهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه كلهم من رِوَايَة الْمطلب بن عبد الله بن حنطب عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه قَالَ وذاكرت بِهِ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ البُخَارِيّ فَلَمْ يعرفهُ وَاسْتَغْرَبَهُ وَقَالَ مُحَمَّد لَا اعرف للمطلب بن عبد الله سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْله حَدثنِيْ من شهد خطْبَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد الله بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعرِف للمطلب سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبد الله وَانكر عَلِيّ بن الْمَدِيْنِيّ اَن يكون الْمطلب سمع من انس

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم قَالَ اَبُوْ زرْعَة الْمطلب ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة وَمَعَ هٰذَا فَفِيْ اِسْنَاده عبد الْمجِيد بن عبد الْعَزِيز بن اَبِيْ رواد وَفِيْ تَوْثِيقه خلاف يَاْتِيْ فِيْ آخر الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری امت کے اُجور پیش کیے گئے' یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ بھی پیش کیا گیا' جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے' اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے' تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ قرآن کی کوئی بڑی سورت یا قرآن کی کسی آیت کا علم کسی بندے کو دیا گیا ہو' اور پھر وہ بندہ اسے بھول جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے یہ روایت مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں. یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کے ساتھ مذاکرہ کیا تھا' تو وہ بھی اس حدیث سے واقف نہیں تھے' انہوں نے بھی اسے ''غریب'' قرار دیا تھا' امام بخاری فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نے کسی بھی صحابی سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ ان کا یہ کہنا' مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے' اس (روایت) کا معاملہ مختلف ہے' (امام ترمذی فرماتے ہیں) اسی طرح میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں مطلب بن عبداللہ کے' کسی بھی صحابی سے سماع

کا پتہ نہیں ہے امام دارمی فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوگا۔
حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: مطلب نامی راوی ثقہ ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی سند میں عبدالمجید بن عبدالعزیز بن رواد نامی راوی بھی ہے جس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کا ذکر اس کتاب کے آخر میں آئے گا اگر اللہ نے چاہا۔

430 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اخرج اَذًی من الْمَسْجِد بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَفِیْ اِسْنَادہ احْتِمَال للتحسین

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص مسجد سے تکلیف دہ چیز (یعنی کوڑا کرکٹ) کو نکال دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا"۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے۔

431 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ امرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن نتخذ الْمَسَاجِد فِیْ دِیَارنَا وامرنَا اَن ننظفها ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث صَحِیْح

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اپنے محلوں میں مساجد بنائیں اور آپ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم انہیں صاف رکھیں"۔
یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

432 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت امرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبنَاء الْمَسَاجِد فِی الدّور وَاَن تنظف وتطیب ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث صَحِیْح اِلَی وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ مُسْندًا ومرسلا وَقَالَ فِی الْمُرْسل هٰذَا اصح

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں محلوں میں مساجد بنانے کا حکم دیا تھا اور انہیں صاف رکھنے اور خوشبودار رکھنے (کا حکم دیا تھا)"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے یہی روایت امام ابن داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام ترمذی نے اسے مسند اور مرسل (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے مرسل روایت کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ مستند ہے۔

433 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جنبوا مَسَاجِدكُم صِبْیَانكُم وَمَجَانِینكُم وشراء كم وَبَیْعكُمْ وَخُصُومَاتكُمْ وَرفع اَصْوَاتكُمْ وَاِقَامَة حُدُوْدكُم وسل سُیُوفكُمْ وَاتَّخِذُوا على اَبْوَابهَا الْمَطَاهِر وَجَمِّرُوهَا فِی الْجمع

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر عَن اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ اُمَامَة وواثلة وَرَوَاهُ فِی الْكَبِیْر اَیْضًا بِتَقْدِیم وَتَاخِیر من رِوَایَة مَكْحُوْل عَن معَاذ وَلَم یسمع مِنْهُ جمروها ای بخروها وزنا وَمعنی

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی مسجدوں کو بچوں' پاگلوں' خرید وفروخت کرنے' آپس کے جھگڑوں' آواز بلند کرنے' حدود قائم کرنے' تلواریں سونت کر آنے' سے محفوظ رکھو اور ان کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن اُن میں خوشبو کی دھونی دو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ' حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں' الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ہمراہ نقل کی ہے' اور یہ روایت مکحول نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ مکحول نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ''جمروہا'' سے مراد یہ ہے: اس میں خوشبو کی دھونی دو' وزن اور معنی دونوں کے اعتبار سے' اس کا یہی مفہوم ہے۔

اَلتَّرْھِیب من البصاق فِی الْمَسْجِد وَاِلَی الْقِبْلَة وَمَنْ اِنشاد الضَّالة فِیهِ وَغَیر ذٰلِکَ مِمَّا یذکر ھُنَا

باب: مسجد میں تھوکنے یا قبلہ کی طرف منہ کر کے (تھوکنے) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے اور ان کے علاوہ دیگر امور سے متعلق ترہیبی روایات

434 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخطب یَوْمًا اِذْ رای نخامة فِیْ قبْلَة الْمَسْجِد فتغیظ علی النَّاس ثُمَّ حکها قَالَ وَاَحْسبهُ قَالَ فَدَعَا بزعفران فلطخه بِهٖ وَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قبل وَجه اَحَدُکُم اِذا صلی فَلَا یبصق بَیْن یَدَیْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' تو لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کیا' پھر آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ ﷺ نے زعفران منگوا کر اس جگہ پر لگا دیا اور ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی سمت میں ہوتا ہے' اس لئے وہ سامنے کی طرف نہ تھوکے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

435 - وروی ابْن مَاجه عَن الْقَاسِم بن مهْرَان وَهُوَ مَجْهُوْل عَنْ اَبِیْ رَافع عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رای نخامة فِیْ قبْلَة الْمَسْجِد فَاَقبل علی النَّاس فَقَالَ مَا بَال اَحَدُکُم یقُوْمُ مُسْتَقْبل ربه فیتنخع اَمَامه اَیحبُّ اَحَدُکُم اَن یسْتَقْبل فیتنخع فِیْ وَجهه اِذا بَصق اَحَدُکُمْ فلیبصق عَن شِمَاله اَوْ لیتفل هٰکَذَا فِیْ ثَوْبه ثُمَّ اَرَانِیْ اِسْمَاعِیل یَعْنِیْ ابْن علیة یبصق فِیْ ثَوْبه ثُمَّ یدلکه

امام ابن ماجہ نے' قاسم بن مہران نامی ایک مجہول شخص کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے ہیں اور پھر سامنے کی طرف تھوک دیتے ہیں' کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے کھڑا ہوا ہو اور اس کی طرف منہ کر کے تھوک دیا جائے' جب کسی شخص نے (ایسی صورت حال میں) تھوکنا ہو تو وہ اپنی بائیں طرف تھوکے' اور اس طرح اپنے کپڑے میں مل دے''

پھر اسماعیل' یعنی ابن علیہ نامی راوی نے کر کے دکھایا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے یوں ملنا ہے۔

436 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعجبهُ العراجين اَن يمسكها بِيَدِهٖ فَدخل الْمَسْجِد ذَات يَوْم وَفِيْ يَده وَاحِد مِنْهَا فَرَاى نخامات فِيْ قبْلَة الْمَسْجد فحتهن حَتّٰى انقاهن ثُمَّ اقبل على النَّاس مغضبا فَقَالَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَن يستقبله رجل فيبصق فِيْ وَجهه اِن اَحَدُكُمْ اِذا قَامَ اِلَى الصَّلَاة فَاِنَّمَا يسْتَقْبل ربه وَالْملك عَن يَمِينه فَلَا يبصق بَيْن يَدَيْهِ وَلَا عَن يَمِينه الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ اپنے ہاتھ میں کوئی شاخ پکڑ کر رکھیں ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک شاخ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگی ہوئی دیکھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا پھر اچھی طرح صاف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کے عالم میں' لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص' جو اس کی طرف منہ کیے ہوئے ہو' وہ اس کے منہ کی طرف تھوک دے جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کی طرف منہ کیے ہوئے ہوتا ہے' اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' اس لئے اسے اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہیے''۔۔ الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

437 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ فَاِنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فِيْ صَلَاتكُمْ فَلَا توجهوا شَيْئًا من الْاَذَى بَيْنَ اَيْدِيكُم...... الحَدِيْثُ

وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة بَاب الزّجر عَن تَوْجِيه جَمِيع مَا يَقع عَلَيْهِ اسْم اَذَى تِلْقَاء الْقبْلَة فِي الصَّلَاة

ان کی ایک روایت' جو اس کی مانند ہے' اس میں یہ مذکور ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہاری نمازوں کے دوران تمہارے سامنے ہوتا ہے' تو تم کوئی بھی گندی چیز سامنے کی طرف نہ پھینکو''

امام ابن خزیمہ نے اس روایت کے لئے یہ باب قائم کیا ہے: ''باب اس بات کی ممانعت کہ نماز کے دوران قبلہ کی سمت میں

کوئی بھی ایسی چیز پھینکی جائے' جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہو"۔

438 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدنَا وَفِيْ يَدِه عرجون فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِد نخامة فَاَقبل عَلَيْهَا فحتها بالعرجون ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يحب اَن يعرض اللّٰه عَنهُ اِن اَحَدُكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي فَاِنَ اللّٰهَ تَعَالٰى قبل وَجهه فَلَا يبصقن قبل وَجهه وَلَا عَن يَمِينه وليبصق عَن يَسَاره تَحت رجله الْيُسْرى فَاِن عجلت بِهِ بادرة فليتفل بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا وَوَضعه على فِيْهِ ثُمَّ دلكه. الحَدِيْث رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَغَيْرِه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہماری مسجد میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' تو اس کی طرف گئے' اور اس چھڑی کے ذریعے اسے کھرچ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے؟ کوئی شخص جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو وہ سامنے کی طرف ہرگز نہ تھوکے' اور دائیں طرف بھی نہ تھوکے' اسے بائیں طرف' اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے' اور اگر تھوک زیادہ تیزی سے آ رہا ہو' تو پھر اپنے کپڑے میں تھوک کر' اس طرح کر دینا چاہیے' (راوی کہتے ہیں:) یعنی اپنے کپڑے کو اپنے منہ کی طرف کر کے' اس کو مل دینا چاہیے"

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

439 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقِبْلَة جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وتفلته بَيْن عَيْنَيْهِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْث اَبِيْ اُمَامَةَ وَلَفْظِه: قَالَ من بَصق فِيْ قبْلَة وَلَمْ يوارها جَاءَت يَوْم الْقِيَامَة احمى مَا تكون حَتّٰى تقع بَيْن عَيْنَيْهِ ۔ تفل بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاة فَوق اَى بَصق بوزنه وَمَعْنَاهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص قبلہ کی طرف تھوکتا ہے' اور اسے ڈھانپتا نہیں ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ تھوک پہلے سے زیادہ ہوگا' یہاں تک کہ وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگ جائے گا"۔

لفظ "تفل" ' ت' کے ساتھ ہے' اس سے مراد تھوکنا ہے' یہ وزن اور معنیٰ دونوں کے اعتبار سے (لفظ بصق جیسا ہے)۔

440 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث صَاحب

النخامة فِی الْقِبْلَة يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ فِي وَجهه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهِ وَهٰذَا لَفْظِهِ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکنے والے شخص کو جب قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا' تو وہ تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوا ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

441 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البصاق فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَة وكفارتها دفنها . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

442 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التفل فِي الْمَسْجِد سَيِّئَة وَدفنه حَسَنَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد میں تھوکنا برائی ہے' اور اس کو دفن کر دینا اچھائی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

443 - وَعَنْ اَبِىْ سهلة السَّائِب بن خَلاد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا ام قوما فبصق فِي الْقِبْلَة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينظر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن فرغ لا يُصَلِّي لكم هٰذَا فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَن يُصَلِّي لَهُمْ فمنعوه وَاَخْبرُوهُ بقول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وحسبت انه قَالَ اِنَّك آذيت اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ' جو صحابہ کرام میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے' انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے' جب وہ صاحب فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص تمہاری امامت نہ کرے' اس کے بعد ان صاحب نے اُن لوگوں کو نماز پڑھانی چاہی' تو لوگوں نے انہیں منع کر دیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں بتایا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (یعنی میں نے اس سے منع کیا ہے) راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں

یہ اللہ کی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا ''تم نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

444 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ امر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يُصَلِّي بالنَّاسِ الظُّهر فتفل فِي الْقبْلَة وَهُوَ يُصَلِّي للنَّاس فَلَمَّا كَانَت صَلَاة الْعَصْر ارسل إِلَى آخر فاشفق الرجل الْأَوَّل فجَاء إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انزل فِيّ شَيْء قَالَ لَا وَلَكِنَّك تفلت بَين يَديك وَأَنت قَائِم تؤم النَّاس فآذيت الله وَالْمَلَائِكَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھانے کی ہدایت کی' تو ان صاحب نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دیا' وہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک اور صاحب کو پیغام بھیجا (کہ وہ نماز پڑھائیں) تو وہ پہلے والے صاحب ڈر گئے' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! لیکن تم نے اپنے سامنے کی طرف تھوک دیا تھا' اور تم اس وقت کھڑے ہوئے لوگوں کی امامت کر رہے تھے' تو تم نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو اذیت پہنچائی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

445 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْعَبْد إِذا قَامَ فِي الصَّلَاة فتحت لَهُ الْجنان وكشفت لَهُ الْحجب بَينه وَبَين ربه واستقبله الْحور الْعين مَا لم يمتخط أَو يتنخع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِي إِسْنَاده نظر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے' تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس کے' اور اس کے پروردگار کے درمیان سے حجابات ہٹا دیے جاتے ہیں' اور حورعین اس شخص کی طرف رُخ کر لیتی ہیں' (یہ سب اس وقت تک رہتا ہے) جب تک وہ تھوکتا یا کھنکارتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

446 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع رجلا ينشد ضَالَّة فِي الْمَسْجِد فَلْيقل لَا ردهَا الله عَلَيْك فَإِن الْمَسَاجِد لم تبن لهَذَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَغَيرهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے' تو وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ وہ چیز تمہیں نہ لوٹائے' کیونکہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنی ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

447 - وَعنهُ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيتُم من يَبِيع اَوْ يبْتَاع فِي الْمَسْجِد فَقولُوْا لَا اربح اللّه تجارتك وَاذَا رَاَيتُم من ينشد ضَالَّة فَقولُوْا لَا ردهَا اللّه عَلَيك

رَوَاهُ التِرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحِه بِنَحْوِهِ بالشطر الاَوّل

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی شخص کو مسجد میں کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے' یا خریدتے ہوئے دیکھو' تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری اس تجارت میں فائدہ نہ دے' اور جب تم کسی شخص کو کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو' تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں وہ چیز نہ لوٹائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' لیکن اس کا ابتدائی نصف حصہ نقل کیا ہے۔

448 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ اَن رجلا نَشد فِي الْمَسْجِد فَقَالَ من دَعَا اِلَى الْجمل الْاَحْمَر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا وجدت اِنَّمَا بنيت الْمَسَاجِد لما بنيت لَهُ

رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کیا اور بولا: کون شخص سرخ اونٹ کے بارے میں بتائے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں نہ ملے' مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

449 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين رَضِيَ اللّهُ عَنهُ اَوْ غَيرِه قَالَ سمع ابْن مَسْعُوْد رجلا ينشد ضَالَّة فِي الْمَسْجِد فاسكته وانتهره وَقَالَ قد نهينَا عَن هٰذَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَابْن سِيرِين لم يسمع من ابْن مَسْعُوْد وَتقدم حَدِيث وَاثِلَة فِي الْبَاب قبله جنبوا مَسَاجِدكُم صِبيَانكُم وَمَجَانِينكُمْ وشراء كم وَبَيْعكُمْ الحَدِيث

❀❀ ابن سیرین' یا شاید کسی اور راوی نے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا' تو اسے خاموش کروادیا اور اُسے ڈانٹا اور بولے: ہمیں اس چیز سے منع کیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابن سیرین نامی راوی نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے اس بارے میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"اپنی مساجد کو بچوں' پاگلوں اور خرید و فروخت سے محفوظ رکھو"..... الحدیث۔

450 - وَعَنْ مولى لابى سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا انا مَعَ اَبِىْ سعيد وَهُوَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخَلْنَا الْمَسْجِد فَاِذَا رجل جَالس فِىْ وسط الْمَسْجِد مُحْتَبِيًا مشبكا اَصَابِعه بَعْضهَا فِىْ بعض فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يفطن الرجل لاِشارة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتفت اِلٰى اَبِىْ سعيد فَقَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الْمَسْجِد فَلَا يشبكن فَاِن التشبيك من الشَّيْطَان وَاِن اَحَدُكُمْ لَا يزَال فِىْ صَلَاة مَا كَانَ فِى الْمَسْجِد حَتّٰى يخرج مِنْهُ. رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں مسجد کے درمیان میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا' جس نے احتباء کے طور پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا اور اپنی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کی ہوئی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا' اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے کی سمجھ نہیں آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے' کیونکہ اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ مسجد سے باہر نہیں چلا جاتا"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

451 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فِىْ بَيته ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد كَانَ فِى الصَّلَاة حَتّٰى يرجع فَلَا يقل هٰكَذَا وَشَبك بَيْنَ اَصَابِعه

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا وَفِيْمَا قَالَه نظر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے' اور پھر مسجد میں آئے' تو وہ واپس جانے تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اس لئے اسے اس طرح نہیں کرنا چاہیے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی

حديث451:صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب النهي عن التشبيك بين الأصابع عند الخروج إلى الصلاة - حديث:428صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر السبب الذي من أجله قال صلى الله عليه وسلم هذا' حديث: 2173المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 690سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب النهي عن الاشتباك إذا خرج إلى المسجد - حديث:1426مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب التشبيك بين الأصابع - حديث:3222المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:845شعب الإيمان للبيهقي - فضل المشي إلى المساجد حديث:2767

شرط کے مطابق ہے'(امام منذری فرماتے ہیں:) لیکن ان کی یہ بات محل نظر ہے۔

452 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إذا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ ثُمَّ خرج عَامِدًا اِلَى الصَّلَاة فَلَا يشبكن بَيْن يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوٗد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ من رِوَايَةِ سعيد الْمَقْبُرِي عَن رجل عَن كَعْب بن عجْرَة وَابْنُ مَاجَةَ من رِوَايَةِ سعيد الْمَقْبُرِي اَيْضًا عَن كَعْب وَاَسْقط الرجل الْمُبْهم

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص وضو کرتا ہے' اور پھر نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے' تو وہ اس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے' کیونکہ وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے اسے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے درمیان والے مبہم شخص کا ذکر نہیں کیا ہے۔

453 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِد وَقد شبكت بَيْن اَصَابِع فَقَالَ لي يَا كَعْب إِذا كنت فِي الْمَسْجِد فَلَا تشبكن بَيْن اصابعك فَاَنت فِي صَلَاة مَا انتظرت الصَّلَاة - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه بِنَحْوِ هَذِه

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے میں نے اس وقت انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی ہوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے کعب! جب تم مسجد میں موجود ہو' تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ جب تک تم نماز کا انتظار کرتے ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

454 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِصَال لَا ينبغين فِي الْمَسْجِد لَا يتَّخذ طَرِيْقًا وَلَا يشهر فِيْهِ سلَاح وَلَا ينبض فِيْهِ بقوس وَلَا ينثر فِيْهِ نبل وَلَا يمر فِيْهِ بِلَحْم نيء وَلَا يضْرب فِيْهِ حد وَلَا يقْتَص فِيْهِ من اَحَد وَلَا يتَّخذ سوقا

رَوَاهُ ابْن مَاجه وروى مِنْهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر: وَلَا تَتَّخِذُوا الْمَسَاجِد طرقا إِلَّا لذكر اَوْ صَلَاة - وَإِسْنَاد الطَّبَرَانِيّ لَا بَاْس بِهِ - قَوْلُه وَلَا ينبض فِيْهِ بقوس يُقَال أنبض الْقوس بالضاد الْمُعْجَمَة إِذا حرك وترها لترن نيء بِكَسْر النُّوْن وهمزة بعد الْيَاء ممدودا هُوَ الَّذِيْ لم يطْبخ وَقِيْلَ لم ينضج

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ کام ایسے ہیں' جو مسجد میں نہیں کرنے چاہئیں' اسے راستہ نہیں بنانا چاہیے اس میں ہتھیار سونت کر نہیں

گزرنا چاہیے اس میں کمان کو سیدھا نہیں کرنا چاہیے اس میں تیر کو نہیں پھیلانا چاہیے اس میں کچے گوشت کے ساتھ نہیں گزرنا چاہیے اس میں حد جاری نہیں کرنی چاہیے اس میں کسی سے قصاص نہیں لینا چاہیے اور اسے بازار نہیں بنانا چاہیے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ مساجد کو راستہ نہ بناؤ البتہ صرف ذکر یا نماز کے لئے ہو تو معاملہ مختلف ہے"۔

امام طبرانی کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس میں کمان کو کھینچنا نہیں چاہیے'' یہ بات کہی جاتی ہے: ''انبض القوس'' یہ 'ض' کے ساتھ ہے اس سے مراد اس کے تار کو حرکت دینا ہے تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے اور لفظ 'نی' میں 'ن' پر زبر ہے اور 'ی' کے بعد 'ہمزہ' ہے اس سے مراد وہ گوشت ہے جو پکا ہوا نہ ہو اور ایک قول کے مطابق وہ گوشت ہے جو کچا نہ ہو۔

455 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ بدر اَرَاهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَصَاة تناشد الَّذِيْ يُخرجها من الْمَسْجِد .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّقد سُئِلَ الدَّارَقُطْنِيّ عَن هٰذَا الحَدِيْثِ فَذكر اَنه رُوِيَ مَوْقُوْفًا على اَبِيْ هُرَيْرَة وَقَالَ رَفعه وهم من اَبِيْ بدر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: یہاں ابوبدر نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل یہ بات کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:)

''وہ کنکریاں جنہیں آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) واسطے دیں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام دار قطنی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مرفوع ہونا ابوبدر نامی راوی کا وہم ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

456 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيكُون فِيْ آخر الزَّمَان قوم يكون حَدِيْثهمْ فِيْ مَسَاجِدهمْ لَيْسَ لله فيهم حَاجَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کی بات چیت مسجدوں میں ہوا کرے گی اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی حاجت نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

9 - اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْمَشْيِ اِلَى الْمَسَاجِدِ سِيمَا فِي الظُّلَمِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهَا

باب: مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق ترغیبی روایات خاص طور پر جب تاریکی ہو نیز اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

457 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرجل فِي الْجَمَاعَة تضعف على صلَاته فِيْ بَيته وَفِيْ سوقه خمسا وَعشْرين دَرَجَة وَذٰلِكَ انه اِذا تَوَضَّا فَاحْسَنَ الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة لَا يُخرجهُ اِلَّا الصَّلَاة لم يخط خطْوَة اِلَّا رفعت لَهُ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَاِذا صلى لم تزل الْمَلَائِكَة تصلي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صل عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارحمه وَلَا يزَال فِيْ صَلَاة مَا انْتظر الصَّلَاة

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اَللّٰهُمَّ تب عَلَيْهِ مَا لم يؤذ فِيْهِ مَا لم يحدث فِيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاخْتِصَار

وَمَالك فِي الْمُوَطَّا وَلَفظه: من تَوَضَّا فَاحْسَنَ الْوضُوء ثُمَّ خرج عَامِدًا اِلَى الصَّلَاة فَاِنَّهُ فِيْ صَلَاة مَا كَانَ يعمد اِلَى الصَّلَاة وَاَنَّهُ يكْتب لَهُ بِاِحْدَى خطوتيه حَسَنَة ويمحى عَنهُ بِالْاُخْرَى سَيِّئَة فَاِذا سمع اَحَدكُم الْاِقَامَة فَلَا يسْع فَاِن اعظمكم اجرا ابعدكم دَارا قَالُوْا لم يَا اَبَا هُرَيْرَة قَالَ من اجل كَثْرَة الخطا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے اپنے گھر میں تنہا نماز ادا کرنے' یا بازار میں (تنہا نماز ادا کرنے) سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کی صورت یوں ہے کہ جب وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز کی ادائیگی کے لئے نکلے اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہو تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب وہ نماز ادا کرتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے (فرشتے یہ کہتے ہیں:) ''اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ! تو اس پر رحم کر!'' اور آدمی جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما'' جب تک آدمی وہاں اذیت پیدا نہیں کرتا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب تک وہ وہاں بے وضو نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے (اس کے الفاظ یہ ہیں۔)

''جوشخص وضوکرتے ہوئے' اچھی طرح وضوکرے' پھر نماز کی ادائیگی کے ارادہ سے نکلے' تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز کی ادائیگی کے ارادے سے چلتا ہے' اور اس کے دونوں قدموں میں سے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے' اور دوسرے قدم کے عوض میں اس کی ایک برائی کو مٹا دیا جاتا ہے' اور جب کوئی شخص اقامت کی آواز سنے' تو وہ دوڑتا ہوا نہ جائے' اور تم میں سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو ملے گا' جس کا گھر (مسجد سے) سب سے زیادہ دور ہو (یعنی جو زیادہ دور سے چل کر مسجد تک آئے)''

لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ اس طرح اس کے قدم زیادہ ہوں گے۔

458 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حِيْن يخرج اَحَدُكُم من منزله إِلَى مَسْجِدِي فَرجل تكْتب لَهُ حَسَنَة وَرجل تحط عَنهُ سَيِّئَة حَتَّى يرجع وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ ابْن حبَان وَلَيْسَ عِنْدهمَا حَتَّى يرجع وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح عَلَى شَرط مُسلم وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيث اَبِي هُرَيْرَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا تَوَضَّا اَحَدُكُمْ فِي بَيته ثُمَّ اتى الْمَسْجِد كَانَ فِي صَلَاة حَتَّى يرجع الحَدِيْث

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص میری اس مسجد میں آنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کا ایک قدم اس کے حق میں نیکی کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' اور ایک قدم اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے (یہ فضیلت اس وقت تک حاصل ہوتی ہے) جب تک وہ واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم ان دونوں صاحبان نے ''جب تک وہ واپس نہیں آتا'' کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے کے باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرکے پھر مسجد میں آئے' تو واپس جانے تک وہ نماز میں شمار ہوتا ہے''... الحدیث۔

459 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ إِذا تطهر الرجل ثُمَّ اتى الْمَسْجِد يرْعَى الصَّلَاة كتب لَهُ كَاتِبَاهُ اَوْ كَاتبه بِكُل خطْوَة يخطوها إِلَى الْمَسْجِد عشر حَسَنَات والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج من بَيته حَتَّى يرجع إِلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَبَعض طرقه صَحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه مفرقا فِي موضِعين

الْقُنُوت يُطلق بِإِزَاءِ معَان مِنْهَا السُّكُوت وَالدُّعَاء وَالطَّاعَة والتواضع وادامة الْحَج وادامة الْغَزْو وَالْقِيَام فِي الصَّلَاة وَهُوَ الْمُرَاد فِي هٰذَا الحَدِيْث وَاللّٰهُ اَعْلَم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص طہارت حاصل کر کے مسجد میں آئے' اور وہ نماز دھیان سے ادا کرے' تو اس کے دونوں کاتب (فرشتے) اس کے لئے (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ایک کاتب فرشتہ' (تو دونوں فرشتے) اس کے لئے اس کے ہر قدم کے عوض میں' جو وہ مسجد کی طرف اٹھا کر جاتا ہے' دس نیکیاں نوٹ کرتے ہیں اور بیٹھ کر نماز کا دھیان رکھنے والا شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی مانند ہے' اور اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آجاتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اس کے بعض طرق صحیح ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے مختلف مقامات پر اسے نقل کیا ہے۔

لفظ ''قنوت'' لغوی طور پر کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس سے مراد خاموش رہنا' دعا کرنا' اطاعت کرنا' تواضع اختیار کرنا' ہمیشہ حج کرنا' ہمیشہ جنگ میں حصہ لینا' اور نماز میں قیام کرنا ہے' اور یہاں اس حدیث میں یہی مراد ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رَاحَ اِلٰى مَسْجِد الْجَمَاعَة فخطوة تمحو سَيِّئَة وخطوة تكْتب لَهُ حَسَنَة ذَاهبًا وراجعا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باجماعت نماز والی مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے' تو اس کا ایک قدم اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور ایک قدم اس کے لئے نیکی نوٹ کرنے کا باعث بنتا ہے (یہ فضیلت) جاتے ہوئے بھی' اور واپس آتے ہوئے بھی (حاصل ہوتی ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اور اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

461 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْاِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا أوتينا بِهِ قَالَ أمرك بِالْمَعْرُوفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك على الضَّعِيف صَلَاة وانحاؤك القذر عَن الطَّرِيق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَى الصَّلَاة صَلَاة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر ایک جوڑ پر روزانہ ایک نماز ادا کرنا واجب ہے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: ہمیں جو بھی احکام دیے گئے ہیں ان میں سے یہ سب سے زیادہ سخت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا نیکی کا حکم دینا

تمہارا برائی سے منع کرنا نماز ہے تمہارا کمزور شخص کے لئے بردباری کا اظہار کرنا نماز ہے تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا نماز ہے اور نماز کے لئے جانے والا تمہارا ہر قدم نماز ہے"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

462 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّا فأسبغ الْوضُوءَ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فصلاها مَعَ الإمَام غفر لَهُ ذَنبه ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة اَيْضا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر چل کر فرض نماز ادا کرنے کے لئے جائے اور اسے امام کے ساتھ ادا کرے تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

یہ روایت بھی امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

463 - وَعَنْ سَعِيْد بن الْمسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حضر رجلا من الْاَنْصَار الْمَوْت فَقَالَ اِنِّي محدثكم حَدِيثا مَا احدثكموه اِلَّا احتسابا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا تَوَضَّا اَحَدُكُمْ فَاَحسن الْوضُوءَ ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة لم يرفع قدمه الْيُمْنٰى اِلَّا كتب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَة وَلَمْ يضع قدمه الْيُسْرٰى اِلَّا حط اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنهُ سَيِّئَة فليقرب اَحَدُكُمْ اَوْ ليبعد فَاِن اَتَى الْمَسْجِد فصلى فِيْ جمَاعَة غفر لَهُ فَاِن اَتَى الْمَسْجِد وَقد صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَاِن اَتَى الْمَسْجِد وَقد صلوا فَاَتمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِك ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: انصار میں سے ایک شخص کی موت کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اور میں یہ حدیث صرف ثواب کے حصول کے لئے بیان کرنے لگا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ نماز کے لئے نکلے تو وہ جب دایاں قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے اور جب وہ بایاں قدم رکھتا ہے تو اس سے گناہ کو ختم کر دیتا ہے تو اب آدمی قریب سے جائے یا دور سے جائے (یہ اس کی مرضی ہے) پھر وہ مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اگر وہ مسجد میں آیا اور اس وقت لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں اور کچھ نماز باقی ہو تو جتنی نماز اسے ملے اسے ادا کر لے اور جو باقی رہ گئی ہو اسے بعد میں مکمل کر لے تو بھی اسی طرح اجر و ثواب حاصل ہوگا اور اگر وہ مسجد میں آیا اور لوگ نماز ادا کر چکے ہوں اور پھر اگر وہ مکمل نماز ادا کرے تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

464 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيَ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي فَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ قَالَ لي يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يختصم الْمَلَأ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِي الدَّرَجَات

وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَةِ واسباغ الْوُضُوءِ فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ من ذنوبه كَيَوْمِ ولدته امه

الحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک (فرشتہ) میرے پاس آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پروردگار نے یا اُس فرشتے نے) مجھ سے کہا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاءاعلیٰ کس کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! درجات کے بارے میں' کفارات کے بارے میں' جماعت کے ساتھ نماز کے لئے قدموں سے چل کر جانے کے بارے میں' سردی کے موسم میں' اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' جو شخص ان نمازوں کی پابندی کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے' اور اس کے گناہ یوں ہوتے ہیں' (جیسے اس دن تھے) جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ حدیث آگے مکمل طور پر آئے گی۔

465 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأ اَحَدُكُمْ فَيحسن وضوءه فيسبغه ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِد لَا يُرِيد اِلَّا الصَّلَاة اِلَّا تبشبش اللّٰه اِلَيْهِ كَمَا يتبشبش اَهْلِ الْغَائِب بطلعته. رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور مکمل وضو کرے' پھر وہ مسجد میں آئے' اس کا ارادہ صرف نماز ادا کرنے کا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح غائب شخص کے واپس آنے پر اس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

466 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلت الْبِقَاع حول الْمَسْجِد فَاَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوا قرب الْمَسْجِد فَبلغ ذٰلِكَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بلغني انكم تُرِيدُونَ اَن تنتقلوا قرب الْمَسْجِد قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد اردنا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بني سلم دِيَاركُم تكتب آثَاركُم دِيَاركُم تكتب آثَاركُم فَقَالُوْا مَا يسرنا انا كُنَّا تحولنا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهِ وَفِي رِوَايَة لَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي آخِره: اِن لكم بِكُل خطْوَة دَرَجَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجد نبوی کے ارد گرد کا کچھ علاقہ خالی ہو گیا تو بنو سلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے

قریب منتقل ہو جائیں نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہو جاؤ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! ہم نے یہ ارادہ کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! تم اپنے علاقے میں ہی رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے تم اپنے علاقے میں ہی رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے تو انہوں نے عرض کی: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم (اپنی جگہ سے) منتقل ہو جائیں۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے ان کی ایک روایت اسی مفہوم کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''تمہیں ہر ایک قدم کے عوض میں ایک درجہ ملے گا''۔

467 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَار بعيدة مَنَازِلهم من الْمَسْجِد فأرادوا أَن يقربوا فَنزلت (ونكتب مَا قدمُوا وآثارهم) قَالَ فثبتوا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ انصار کے گھر مسجد سے بہت دور تھے انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ہم اس کو نوٹ کر رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ہے اور جو ان کے قدموں کے نشان ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو وہ لوگ اپنی جگہ پر ہی ٹھہر گئے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

468 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَبْعَد فالأبعد من الْمَسْجِد أعظم أجرا . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح مدنِيُّ الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا (اور وہ دور سے چل کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے آئے گا) تو اس کا اجر اتنا ہی زیادہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند مدنی ہے۔

469 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

حديث 468: سنن أبي داود - كتاب الصلاة باب ما جاء فيفضل المشي إلى الصلاة - حديث: 474 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرا - حديث: 780 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة حديث: 697 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة الأقرب من المسجد أفضل أم الأبعد - حديث: 5918 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب فضل بعد الممشى إلى المسجد وما جاء في احتساب الآثار حديث: 4636 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9348

نُرِید الصَّلاۃ فکَانَ یُقارب الخطا فقَالَ اَتَدرُوْنَ لم اُقَارِب الخطا قلت اللّٰہ وَرَسُوْلہ اعلم قَالَ لَا یزَال العَبدُ فِیْ صَلَاۃ مَا دَامَ فِیْ طلب الصَّلَاۃ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ: اِنَّمَا فعلت لتکثر خطای فِیْ طلب الصَّلَاۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَرْفُوْعا وموقوفا علی زید وَھُوَ الصَّحِیْح

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جارہا تھا ہم لوگ نماز کے لئے جارہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھارہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو میں چھوٹے قدم کیوں اٹھارہا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب نماز کے لئے جاتا ہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے ایسا اس لئے کیا ہے' تاکہ نماز کے لئے میرے قدم زیادہ ہوجائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر موقوف حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہی مستند ہے۔

470 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اعظم النَّاس اجرا فِی الصَّلَاۃ ابعدھم اِلَیْھَا ممشی فابعدھم وَالَّذِیْ ینْتَظر الصَّلَاۃ حَتّٰی یُصَلیھَا مَعَ الإِمَام أعظم أجرا من الَّذِیْ یُصَلیھَا ثُمَّ ینَام ۔ رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسلم وَغَیرھمَا

❀❀ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز (باجماعت کے بارے میں) لوگوں میں سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو زیادہ دور سے چل کر اس کے لئے آتا ہے' اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اسے امام کے ساتھ ادا کرلیتا ہے اس کا اجر اس شخص سے زیادہ ہوتا ہے' جو (گھر میں نماز ادا کرکے) سوجاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

471 - وَعَنْ اُبَیِّ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رجل من الْاَنْصَار لَا اُعْلَمُ اَحَدًا ابعد من الْمَسْجِد مِنْہُ کَانَت لَا تخطئہ صَلَاۃ فَقِیْلَ لَہٗ لَو اشْتریت حمارا ترکبہ فِی الظلماء وَفِی الرمضاء فَقَالَ مَا یسرنی اَن منزلی اِلَی جنب الْمَسْجِد اِنِّیْ اُرِید اَن یکْتب لی ممشای اِلَی الْمَسْجِد ورجوعی اِذا رجعت اِلَی اَھلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قد جمع اللّٰہ لَکَ ذٰلِکَ کُلہ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ فتوجعت لَہٗ فَقُلْتُ لَہٗ یَا فلَان لَو اَنَّک اشْتریت حمارا یقیک الرمضاء وھوام الْاَرْض قَالَ اما وَاللّٰہ مَا اُحِبُّ اَن بَیْتِیْ مطنب بِبَیْت مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فحملت بِہٖ حملا حَتّٰی أتیت نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرتہ فَدَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ مثل ذٰلِکَ وَذکر اَنہ یَرْجُو أجر الْاَثر فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکَ مَا احتسبت ۔ رَوَاہُ مُسلم وَغَیرہ وَرَوَاہُ ابْن مَاجَہ بِنَحْوِ الثَّانِیَۃ

الرمضاء ممدودا ھِیَ الْاَرْض الشَّدِیْدَۃ الْحَرَارَۃ من وَقع الشَّمس

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا میرے علم کے مطابق اس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا لیکن اس کے باوجود وہ ہر باجماعت نماز میں باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتا تھا اس سے کہا گیا: اگر تم کوئی گدھا خرید لو تو یہ زیادہ مناسب ہوگا تاکہ تم تاریکی میں اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آجایا کرو تو اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں موجود ہو کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا اور واپس آنا ثواب کے طور پر نوٹ کیا جائے جب میں اپنے گھر واپس جاؤں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جمع کر دے گا (یعنی یہ سارا ثواب تمہیں عطا کرے گا)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "مجھے اس کی مشکل کا احساس ہوا تو میں نے اسے کہا: اے فلاں! اگر تم گدھا خرید لو تو وہ تمہیں گرمی سے بھی بچائے گا اور حشرات الارض سے بھی بچائے گا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ ہو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس سے بڑی الجھن ہوئی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بات بھی ذکر کی کہ وہ اپنے قدموں کے نشانات کے اجر کا امیدوار ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جو نیت کی ہے تمہیں وہ اجر و ثواب حاصل ہوگا"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے دوسری روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔
"الرمضاء" سے مراد وہ زمین ہے جو دھوپ کی وجہ سے گرم ہو۔

472 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل سلامى مِنَ النَّاس عَلَيْهِ صَدَقَة كل يَوْم تطلع فِيْهِ الشَّمْس تعدل بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَة وَتعين الرجل فِيْ دَابَّته فتحمله عَلَيْهَا اَوْ ترفع لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطّيبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة يمشيها اِلَى الصَّلَاة صَدَقَة وتميط الْاَذَى عَن الطَّرِيْق صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

السلامى بِضَم السِّين وَتَخْفِيف اللَّام وَالْمِيم مَقْصُوْر هُوَ وَاحِد السلاميات وَهِي مفاصل الْاَصَابِع قَالَ اَبُوْ عبيد هُوَ فِي الْاَصْل عظم يكون فِيْ فرسن الْبَعِير فَكَانَ الْمَعْنى على كل عظم من عِظَام ابْن آدم صَدَقَة تعدل بَيْنَ الِاثْنَيْنِ اَى تصلح بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ تميط الْاَذَى عَن الطَّرِيْق اَى تنحيه وتبعده عَنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ لازم ہوتا ہے جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا صدقہ ہے اس کا سامان لدوا دینا صدقہ ہے اچھی بات کہہ دینا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے آدمی چل کر نماز کے لیے جائے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ "السلامی" میں س پر پیش ہے اور ل پر تخفیف ہے اور م مکسورہ یہ سلامیات کی جمع ہے اس سے مراد انگلیوں کے جوڑ ہیں ابوعبید کہتے ہیں: یہ اصل میں ہڈی کو کہتے ہیں: جو اونٹ کے فرسن میں ہوتی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کی ہر ہڈی پر صدقہ لازم ہے دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنے سے مراد دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے مطابق صلح کروانا ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے سے مراد یہ ہے کہ آپ اسے ایک طرف کر دیں یا راستے سے دور کر دیں۔

473 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا ادلكم علی مَا يمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰی يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء علی المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَلَفظِهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَات الْخَطَايَا اِسباغ الْوضُوء علی المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں اچھی طرح وضو کرنا مسجد کی طرف زیادہ قدم کے ساتھ چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے یہی تیاری ہے یہی تیاری ہے"۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"گناہوں کا کفارہ یہ ہے کہ طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں اچھی طرح وضو کیا جائے اور قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جایا جائے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کیا جائے"۔

474 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا انه قَالَ اَلا ادلكم علی مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذكره

❀❀ یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

475 - وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ وَعِنْدَهٗ اَلَا ادلكم علی مَا يمحو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيكفر بِهِ الذُّنُوب

❀❀ یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

476 - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں اچھی طرح وضو کرنا اور قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

477 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّغَيْرُهُمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے (یا مسجد کی طرف آتا جاتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی تیار کر لیتا ہے جب کبھی بھی وہ صبح کے وقت جاتا ہے یا شام کے وقت جاتا ہے (یا مسجد کی طرف آتا جاتا ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

478 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ اِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد کی طرف صبح اور شام کے وقت چل کر جانا (یا مسجد کی طرف آنا جانا) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

479 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرِجَال اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِلَفْظ من حَدِيْثِ أنس

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تاریکیوں میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور ملنے کی خوشخبری دے دو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اس کے سند کے راوی ثقہ ہیں' یہی روایت ابن ماجہ نے انہی الفاظ میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

480 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه لِيضیء لِلَّذِيْنَ يتخللون اِلَى الْمَسَاجِد فِی الظُّلم بنور سَاطِع يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قیامت کے دن چمکتے ہوئے نور کی روشنی عطا کرے گا' جو تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کر جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

481 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِیْ ظلمَة اللَّيْل اِلَى الْمَسْجِد لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بنور يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

وَلَفظِهِ قَالَ من مَشى فِیْ ظلمَة اللَّيْل اِلَى الْمَسَاجِد آتَاهُ اللّٰه نورا يَوْم الْقِيَامَة

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے' وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' نور کے ہمراہ حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کی تاریکی میں' پیدل چل کر' مساجد کی طرف جاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے نور عطا کرے گا''۔

482 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر المدلجين اِلَى الْمَسَاجِد فِی الظُّلم بمنابر من النُّور يَوْم الْقِيَامَة يفزع النَّاس وَلَا يفزعون . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَفِی اِسْنَاده نظر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تاریکی میں مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوشخبری دے دو' جب لوگ گھبراہٹ

کاشکار ہوں گے تو وہ لوگ گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند محل نظر ہے۔

483 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليبشر المشاؤون فِي الظُّلم اِلَى الْمَسَاجِد بِالنورِ التَّام يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ كَذَا قَالَ . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَابْن عمر وَاَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ وَزيد بن حَارِثَة وَعَائِشَة وَغَيْرهم

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکیوں میں' مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کو' قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دی جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

484 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المشاؤون اِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم اُولٰئِكَ الخواضون فِي رَحْمَة اللّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَفِيْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن رَافع تكلم فِيهِ النَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِيّ ضعفه بعض اَهْلِ الْعلم وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَة مقارب الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکیوں میں' مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والے لوگ ہی اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں اسماعیل بن رافع نامی راوی ہے' جس کے بارے میں کچھ لوگوں نے

حديث 483: صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' باب فضل المشي إلى الصلاة في الظلام بالليل - حديث: 1410 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 713 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما جاء في المشي إلى الصلاة في الظلام - حديث: 479 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب المشي إلى الصلاة - حديث: 779 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل المشي إلى المسجد للصلاة' حديث: 4629 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما روى أبو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم - الأفراد عن أبي سعيد' حديث: 2312 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث: 1075 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1285 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما أسند سهل بن سعد - أبو غسان محمد بن مطرف عن أبي حازم' حديث: 5665 مسند الشهاب القضاعي - بشر المشائين في ظلم الليل إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة' حديث: 700 شعب الإيمان للبيهقي - فضل المشي إلى المساجد' حديث: 2768

کلام کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے میں نے امام محمد یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ ثقہ اور مقارب الحدیث ہے۔

485 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بَيته متطهرا اِلٰی صَلَاة مَكْتُوْبَة فَاَجره كَاَجر الْحَج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلٰى تَسْبِيح الضُّحَى لَا ينصبه اِلَّا اِيَّاه فَاَجره كَاَجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة على اِثر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِيْ عليين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من طَرِيْق الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

تَسْبِيح الضُّحَى يُرِيد صَلَاة الضُّحَى وكل صَلَاة يتَطَوَّع بهَا فَهِيَ تَسْبِيح وسبحة قَوْله: لَا ينصبه اَی لَا يتعبه وَلَابْن عجة اِلَّا ذٰلِكَ وَالنصب بِفَتْح النُّوْن وَالصَّاد الْمُهْملَة جَمِيْعًا هُوَ التَّعَب

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص طہارت حاصل کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کا اجر حج کرنے والے کے اجر کی مانند ہے اور جو شخص چاشت کی نفل نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے جبکہ اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جبکہ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی لغو حرکت نہ ہوئی ہو یہ علیین میں نوٹ کیے جانے کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

چاشت کی تسبیح سے مراد چاشت کی نماز ہے اور جو بھی نماز نفل طور پر پڑھی جائے اسے ''تسبیح'' یا ''سبحہ'' کہا جاتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لاینصبہ'' یعنی وہ اس مشقت کا شکار صرف اسی مقصد کے لئے ہوتا ہے ''نصب'' میں 'ن' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ص' ہے اس سے مراد تنگی (اور مشقت ہے)۔

486 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة كلهم ضَامِن على اللّٰه اِن عَاشَ رزق وكفي وَاِن مَاتَ اَدخلهُ اللّٰه الْجنَّة من دخل بَيته فَسلم فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه وَمَنْ خرج اِلَى الْمَسْجِد فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه وَمَنْ خرج فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَهُوَ ضَامِن على الله . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَيَاْتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِي الْجِهَاد وَغَيره اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ضامن ہے کہ اگر وہ زندہ رہے تو انہیں رزق عطا کیا جائے گا اور ان کی کفایت کی جائے گی اور اگر وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور سلام کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے اور جو شخص مسجد کی طرف جانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے یا حج کے لئے) نکلتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ میں ہوتا ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اس نوعیت سے متعلق کچھ احادیث آگے چل کر جہاد اور

دیگر امور سے متعلق ابواب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

487 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأَ فِیْ بَیته فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ اَتٰی الْمَسْجد فَهُوَ زائر اللّٰه وَحق على المزور اَن یکرم الزائر رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادَیْنِ اَحدهمَا جید وروی الْبَیْهَقِیّ نَحوه مَوْقُوفًا على اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد میں آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے اور میزبان پر یہ لازم ہے کہ مہمان کی عزت افزائی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے امام بیہقی نے اس کی مانند روایت صحابہ کرام پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

488 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من خرج من بَیته اِلَی الصَّلَاة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسأَلك بِحَق السَّائِلین عَلَیْك وبحق ممشای هٰذَا فَاِنِّیْ لم اخرج أشرا وَلَا بطرا وَلَا رِیَاء وَلَا سمعة وَخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك فاسألك اَن تعیذنی مِنَ النَّار وَاَن تغْفر لی ذُنُوبِی اِنَّهٗ لَا یغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت اقبل اللّٰه عَلَیْهِ بِوَجْهِهٖ واستغفر لَهٗ سَبْعُوْنَ الف ملك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَیَاْتِیْ بَاب فِیْمَا یَقُوْله اِذا خرج اِلَی الْمَسْجِد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

قَالَ الْهَرَوِیّ اِذا قِیْلَ فعل فلَان ذٰلِكَ أشرا وبطرا فَالْمَعْنٰی اَنه لج فِی البطر

وَقَالَ الْجَوْهَرِی الأشر والبطر بِمَعْنی وَاحِد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے اور یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' جو مانگنے والوں کا تجھ پر حق ہے' اور اپنے چلنے کے حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' میں کسی برے کام' ریاکاری' یا شہرت کے لئے نہیں نکلا' میں اس لئے نکلا ہوں' تا کہ تیری ناراضگی سے بچ جاؤں اور تیری رضامندی حاصل کروں اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے بچا دینا اور تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دینا' بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو آگے چل کر ایک باب میں یہ روایت آئے گی جس میں ...

ہیں: "جب وہ مسجد کی طرف جائے تو یہ پڑھ لے"۔

ہروی فرماتے ہیں: جب یہ کہا جائے: فعل فلان ذلك اشرو بطرا تو اس کا مطلب یہ ہے: فلاں بہت زیادہ برا ہے۔
جوہری کہتے ہیں: "اشر" اور "بطر" دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

489 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تُعَالٰی مساجدها وَأبغض الْبِلَادِ اِلَی اللّٰه أسواقها ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے پسندیدہ حصہ وہاں کی مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حصہ وہاں کے بازار ہیں"۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

490 - وَعَنْ جُبَیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُ الْبلدَانِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ وَاَیُ الْبلدَانِ اَبغض اِلَی اللّٰهِ قَالَ لَا اَدرِی حَتّٰی أسأل جِبرِیْل عَلَیْهِ السَّلام فَاَتَاهُ فَاَخبرهُ جِبرِیْل اَن احسن الْبِقَاع اِلَی اللّٰه الْمَسَاجِد وَاَبغض الْبِقَاع اِلَی اللّٰه الْاَسْوَاق
رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین کا کون سا حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے اور کون سا حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم میں اس بارے میں جبرئیل سے دریافت کروں گا' جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت جبرئیل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے زیادہ عمدہ حصہ مساجد ہیں اور زمین کا سب سے ناپسندیدہ حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

491 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُ الْبِقَاع خیر وَاَیُ الْبِقَاع شَرّ قَالَ لَا اَدرِی حَتّٰی أسأل جِبرِیْل عَلَیْهِ السَّلام فَسَاَلَ جِبرِیْل فَقَالَ لَا اَدرِی حَتّٰی أسأل مِیکَائِیل فَجَاءَهُ فَقَالَ خیر الْبِقَاع الْمَسَاجِد وَشر الْبِقَاع الْاَسْوَاق
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَابْن حبَان فِی صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: (زمین کا) کون سا حصہ زیادہ بہتر ہے؟ اور کون سا حصہ زیادہ برا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں پہلے اس بارے میں جبرئیل سے دریافت کرلوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم میں پہلے اس بارے میں میکائیل

سے دریافت کرلوں' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور بتایا: (زمین کا) سب سے بہتر حصہ مساجد ہیں' اور سب سے بُرا حصہ بازار ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

492 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لجبریل ای الْبِقَاعِ خیر قَالَ لَا اَدْرِی قَالَ فاسأل عَن ذٰلِكَ رَبك عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فبکی جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام وَقَالَ یَا مُحَمَّد وَلَنَا اَن نَسْاَلهُ هُوَ الَّذِیْ یخبرنا بِمَا یَشَاء فعرج اِلَی السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ خیر الْبِقَاع بیُوت اللّٰه فِی الْاَرْض قَالَ فَای الْبِقَاع شَرّ فعرج اِلَی السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ شَرّ الْبِقَاع الأسوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: (زمین کا) کون سا حصہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بارے میں اپنے پروردگار سے دریافت کرنا' راوی کہتے ہیں: حضرت جبرئیل رو پڑے اور بولے: اے حضرت محمد! ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ ہم اس سے سوال کریں' وہ جس چیز کے بارے میں چاہتا ہے' ہمیں بتادیتا ہے' پھر وہ آسمان کی طرف چلے گئے' پھر جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے بتایا: زمین میں سب سے بہتر حصہ اللہ کے گھر (یعنی مساجد) ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر کون سا حصہ برا ہے؟ وہ پھر آسمان کی طرف چلے گئے' پھر وہ واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' اور بتایا: (زمین کا) سب سے برا حصہ بازار ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

10 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ لُزُوْم الْمَسَاجِد وَالْجُلُوس فِیْهَا

باب: مساجد کے لزوم اور اُن میں بیٹھنے سے متعلق ترغیبی روایات

493 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَبْعَة یظلهم اللّٰه فِیْ ظله یَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل والشاب نَشأ فِیْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَیْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فاخفاها حَتّٰی لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق یَمِینه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِیا فَفَاضَتْ عَیناهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَیْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا خاص سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' ایک عادل حکمران' ایک وہ نوجوان' اللہ تعالیٰ کی' عبادت کرتے ہوئے' جس کی نشوونما ہوئی ہو' ایک شخص جس کا دل مسجد سے جڑا رہتا ہو' دو ایسے افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں' اسی حال میں ملتے ہوں اسی حال میں جدا ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت' برائی کی دعوت دے' اور وہ یہ

کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص' جو اس طرح سے صدقہ کرے' کہ اسے یوں پوشیدہ رکھے' کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے' کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور ایک وہ شخص' جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کر رہا ہو' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

494 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرجل یعْتَاد الْمَسَاجِد فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْاِیْمَان قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّمَا یعمر مَسَاجِد اللّٰه من آمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْآخِر) الْآیَة . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاکِم کلهم من طَرِیْق دراج اَبِی السَّمْح عَنْ اَبِی الْهَیْثَم عَنْ اَبِیْ سعید وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں باقاعدگی سے آتا جاتا ہے' تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دو' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' جبکہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اس روایت کو دراج ابوسمح کے حوالے سے' ابوہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

495 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا توطن رجل الْمَسَاجِد لِلصَّلَاة وَالذکر اِلَّا تبشبش اللّٰه تَعَالٰی اِلَیْهِ کَمَا یتبشبش اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم اِذا قدم عَلَیْهِم . رَوَاهُ ابْن اَبِیْ شیبَة وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَةَ: قَالَ مَا من رجل کَانَ توطن الْمَسَاجِد فَشغلهُ اَمر اَوْ عِلَّة ثُمَّ عَادَ اِلٰی مَا کَانَ اِلَّا یتبشبش اللّٰه اِلَیْهِ کَمَا یتبشبش اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم اِذا قدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کے لئے' اور ذکر کے لئے' مسجد میں ٹھہرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس سے اِس طرح خوش ہوتا ہے' جس طرح گمشدہ (شخص) کے واپس آنے پر' اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ہمیشہ مسجد میں رہتا ہو اور پھر کسی مشغولیت یا بیماری کی وجہ سے مسجد میں نہ آ سکے تو پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے آنے پر یوں خوش ہوتا ہے جیسے گمشدہ شخص کے واپس آنے پر اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

496 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتُّ مَجَالِس الْمُؤْمِن ضَامِن على اللّٰه تَعَالٰى مَا كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا فِيْ مَسْجِد جمَاعَة وَعند مَرِيض اَوْ فِيْ جَنَازَة اَوْ فِيْ بَيته اَوْ عِنْد اِمَام مقسط يعزره ويوقره اَوْ فِيْ مشْهد جِهَاد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَلَيْسَ اِسْنَاده بِذَاكَ لٰكِن رُوِيَ من حَدِيْث معَاذ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَيَاْتِيْ فِي الْجِهَاد وَغَيْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھ قسم کی مجالس (یعنی نشستیں) ایسی ہیں کہ مومن اُن میں ہو تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے خواہ اُن میں سے کسی میں بھی ہو باجماعت نماز والی مسجد میں ہونا' کسی بیمار کے پاس ہونا' یا جنازے میں ہونا' یا اپنے گھر میں ہونا' یا عادل حکمران کے پاس ہونا' جبکہ اس کی تائید اور توقیر کی جائے' یا جہاد میں ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کی سند اتنی پائے کی نہیں ہے' یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے' جو جہاد سے متعلق باب میں آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

497 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن عمار بيُوت اللّٰه هم اَهْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے لوگ ہی اللہ والے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

498 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الف الْمَسْجد اَلفه اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْهِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد کے ساتھ الفت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

499 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّيْطَان ذِئْب الْاِنْسَان كذئب الْغنم يَاْخُذ الشَّاة القاصية والناحية فإياكم والشعاب وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَة والعامة وَالْمَسْجِد رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة الْعَلَاء بن زِيَاد عَن معَاذ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک شیطان انسان کے لئے بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیے کی حیثیت ہوتی ہے کہ وہ الگ ہونے والی اور کونے پر آجانے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے تو تم لوگ الگ الگ ہونے سے بچو اور تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے عام لوگوں کے ساتھ اور مسجد (میں رہنا لازم ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے علاء بن زیاد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے حالانکہ علاء بن زید نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

500 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ اِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُوهُمْ وَاِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ وَاِنْ كَانُوا فِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوهُمْ ثُمَّ قَالَ جَلِيسُ الْمَسْجِدِ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَخٍ مُسْتَفَادٍ اَوْ كَلِمَةٍ حِكْمَةٍ اَوْ رَحْمَةٍ مُنْتَظَرَةٍ

رَوَاهُ اَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ دُوْنَ قَوْلِهِ جَلِيسُ الْمَسْجِدِ اِلٰى آخِرِهِ فَاِنَّهُ لَيْسَ فِیْ اَصْلِیْ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک مساجد کے کچھ اوتاد (کیل) ہوتے ہیں (یعنی مسجد میں زیادہ دیر بیٹھنے والے لوگ ہوتے ہیں) جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں اگر وہ لوگ غیر موجود ہوں' تو فرشتے ان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں' تو وہ فرشتے اس کی عیادت کرتے ہیں اگر وہ کسی ضروری کام میں مشغول ہوں' تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا شخص' تین قسم کا ہوتا ہے ایسا شخص جسے فائدہ حاصل ہوا ہو' کوئی حکمت کی بات ملی ہو' یا رحمت اُس کی منتظر ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل ہے اسے امام حاکم نے عبداللہ بن سلام کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''مسجد میں بیٹھنے والا شخص'' اس سے لے کر روایت کے آخر تک کے الفاظ انہوں نے نقل نہیں کیے ہیں' کیونکہ یہ میری اصل میں نہیں ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

501 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِیٍّ وَتَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ اِلَى الْجَنَّةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ وَقَالَ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَهُوَ كَمَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِی الْبَابِ اَحَادِيْثُ غَيْرُ مَا ذَكَرْنَا تَاْتِیْ فِیْ اِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسجد ہر پرہیزگار شخص کا گھر ہے' اور جس شخص کا مسجد گھر ہو' اللہ تعالیٰ اس کے لئے راحت اور رحمت اور پل صراط سے

حدیث 500: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة النور - حديث: 3442 جامع معمر بن راشد - باب فضل المساجد حديث: 1189 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9241 شعب الإيمان للبيهقي - فضل المشي إلى المساجد' حديث: 2815

گزر کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف جنت کی طرف جانے کا کفیل ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام بزار نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے اور ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے بیان کیا ہے اس بارے میں کچھ احادیث اور بھی ہیں جو ہم نماز کے انتظار سے متعلق باب میں آگے ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

11 - التَّرْهِيب من إِتْيَان الْمَسْجِد لمن أكل بصلا أَوْ ثوما أَوْ كراثا أَوْ فجلا وَنَحْو ذٰلِكَ مِمَّا لَهُ رَائِحَة كريهة

باب: جس شخص نے پیاز یا لہسن یا گندنا یا کراث (ایک بدبودار سبزی) یا اس جیسی کوئی بدبودار چیز کھائی ہو اس کے لئے مسجد میں آنے کے متعلق ترہیبی روایات

502 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة يَعْنِيْ الثوم فَلَا يقربن مَسْجدنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم فَلَا يقربن مَسَاجدنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهما فَلَا يَأْتِين الْمَسَاجِد وَفِيْ رِوَايَةٍ لابي دَاوُد من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربن الْمَسَاجِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص اس درخت سے یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ ہماری مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔ ان دونوں حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ مساجد میں ہرگز نہ آئیں" اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جس شخص نے اس درخت سے کچھ کھایا ہو وہ مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔

503 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربنا وَلَا يصلين مَعنا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفْظِهِ قَالَ إِيَّاكُمْ وَهَاتين البقلتين المنتنتين اَن تأكلوهما وتدخلوا مَسَاجدنَا فَإِن كُنْتُمْ لَا بُد آكلوهما فاقتلوهما بالنَّار قتلا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص نے اس درخت سے کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز ادا نہ کرے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم ان دو بدبودار سبزیوں سے بچ کے رہو! تم انہیں کھا کر ہماری مساجد میں آؤ اگر تم نے ضرور ہی کھانا ہے تو آگ پر پکا کر ان کی بدبو کو ختم کر دو"۔

504 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل بصلا أَوْ ثوما فليعتزلنا أَوْ

فليعتزل مَسَاجِدَنَا وليقعد فِي بَيته

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ . وَفِي رِوَايَةٍ: لِمُسْلِم من أكل البصل والثوم والكراث فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَفِي رِوَايَةٍ :نهى رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن أكل البصل والكراث فغلبتنا الْحَاجة فأكلنا مِنْهَا فَقَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الخبيثة فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالصَّغِير وَلَفظه قَالَ إِن رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الخضراوات الثوم والبصل والكراث والفجل فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا يحيى بن رَاشد الْبَصْرِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے پیاز یا لہسن کھایا ہو' تو وہ ہم سے الگ رہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہماری مساجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص نے' پیاز یا لہسن' یا گندنہ کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیاز اور گندنہ کھانے سے منع کردیا' ہمیں اس کی ضرورت محسوس ہوئی' تو ہم نے اسے کھالیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس خبیث درخت سے کچھ کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس چیز سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لہسن' پیاز' گندنہ کراث کو کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اُس چیز سے اذیت ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف یحییٰ بن راشد بصری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

505 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه ذكر عِند رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثوم والبصل والكراث وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَشد ذٰلِكَ كُله الثوم أفتحرمه فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوه من أكله مِنْكُمْ فَلَا يقرب هٰذَا الْمَسْجِد حَتّٰى يذهب رِيحه مِنْهُ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لہسن پیاز اور گندنے کا ذکر کیا گیا' عرض کی گئی یارسول اللہ! ان میں سے سب سے زیادہ سخت بدبو لہسن کی ہوتی ہے' کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھالیا کرو! لیکن تم میں سے' جس نے اسے کھایا ہو' وہ اس مسجد کے قریب اُس وقت تک نہ آئے' اس سے اس کی بدبو ختم نہیں ہوجاتی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

506 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خطب يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِي خطبته ثُمَّ إِنَّكُمْ ايها النَّاس تَأْكُلُوْنَ شجرتين لا اراهما إِلَّا خبيثتين البصل والثوم لقد رَأَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا وجد ريحهما من الرجل فِي الْمَسْجِد امر بِهِ فَأُخْرِج إِلَى البقيع فَمَنْ أكلهما فليمتهما طبخا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی: اے لوگو! تم ان دو درختوں (کا پھل) کھاتے ہو میں ان دونوں کو خبیث سمجھتا ہوں' پیاز اور لہسن' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب کسی شخص سے' مسجد میں ان دونوں (یا ان میں سے کسی ایک چیز) کی بدبو آتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر میدان کی طرف نکال دیا جاتا تھا' جس شخص نے ان دونوں کو کھانا ہو وہ ان کو پکا کر ان کی بدبو ختم کرے۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

507 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الثوم فَلَا يؤذينا بهَا فِيْ مَسْجِدنَا هٰذَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے اس درخت یعنی لہسن کو کھایا ہو' وہ ہماری اس مسجد میں آ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

508 - وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه غزا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَر فوجدوا فِيْ جنانها بصلا وثوما فَأَكَلُوْا مِنْهُ وهم جِيَاع فَلَمَّا رَاح النَّاس إِلَى الْمَسْجِد إِذا ريح الْمَسْجِد بصل وثوم فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الخبيثة فَلَا يقربنا . فَذكر الحَدِيْث بِطُوْلِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ فِيْ مُسْلِم من حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ بِنَحْوِهِ لَيْسَ فِيْهِ ذكر البصل

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شرکت کی' انہیں وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن ملے' تو ان لوگوں نے وہ کھا لئے' کیونکہ وہ لوگ بھوکے تھے' جب وہ مسجد کی طرف آئے' اور مسجد میں پیاز اور لہسن کی بو پھیلی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس خبیث درخت سے کھایا ہو' وہ ہمارے قریب نہ آئے''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم اس میں پیاز کا تذکرہ نہیں ہے۔

509 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقبْلَة جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وتفله بَيْن عَيْنَيْهِ وَمَنْ أكل مِنْ هٰذِهِ البقلة الخبيثة فَلَا يقربن مَسْجِدنَا ثَلَاثًا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا' اور جو شخص اس خبیث سبزی کو کھالے' وہ تین دن تک ہماری مسجد کے قریب نہ آئے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

ترغيب النِّسَاء فِي الصَّلَاة فِي بُيُوتهنَّ ولزومها وترهيبهن من الْخُرُوج مِنْهَا

باب: خواتین کیلئے اپنے گھروں میں نماز ادا کرنے' گھروں میں رہنے سے متعلق ترغیبی روایات اور ان کے گھروں سے باہر نکلنے سے متعلق ترہیبی روایات

510 - عَن أم حميد امْرَأَة أبي حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا أَنَّهَا جَاءَت إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أحب الصَّلَاة مَعَك قَالَ قد علمت أَنَّك تحبين الصَّلَاة معي وصلاتك فِي بَيْتك خير من صَلَاتك فِي حجرتك وصلاتك فِي حجرتك خير من صَلَاتك فِي دَارك وصلاتك فِي دَارك خير من صَلَاتك فِي مَسْجِد قَوْمك وصلاتك فِي مَسْجِد قَوْمك خير من صَلَاتك فِي مَسْجِدي قَالَ فَأمرت فَبنِي لَهَا مَسْجِد فِي أقْصَى شَيْء من بَيتهَا وأظلمه وَكَانَت تصلي فِيهِ حَتَّى لقيت الله عز وَجل

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة: بَاب اخْتِيَار صَلَاة الْمَرْأَة فِي حُجْرَتهَا على صَلَاتهَا فِي دَارهَا وصلاتها فِي مَسْجِد قَومهَا على صَلَاتهَا فِي مَسْجِد النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِن كَانَت صَلَاة فِي مَسْجِد النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعدل ألف صَلَاة فِي غَيره من الْمَسَاجِد وَالدَّلِيل على أَن قَول النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِي مَسْجِدي هَذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ صَلَاة الرِّجَال دون صَلَاة النِّسَاء هَذَا كَلَامه

سیدہ اُمّ حمید رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: وہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی' یارسول اللہ! میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ تم میری اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو' لیکن تمہارا تمہارے گھر میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیدہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنے محلے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' ورتمہارا اپنے محلے میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا

حديث510: صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب صلاة النساء في الجماعة - باب اختيار صلاة المرأة في حجرتها على صلاتها في دارها' حديث:1586 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر البيان بأن صلاة المرأة كلما كانت أستر كان أعظم لأجرها' حديث:2241 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم حميد' حديث:26508 مسند الروياني - أبو ذرعة عمرو بن جابر' حديث:1096

کرنا تمہارا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس خاتون کی ہدایت کے تحت اس کے لئے اس کے گھر کے اندرونی اور تاریک ترین حصے میں نماز کی جگہ مخصوص کر دی گئی وہ خاتون اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک اسی جگہ نماز ادا کرتی رہیں۔

یہ روایت امام احمد امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ نے اس کے لئے یہ باب قائم کیا ہے: "باب: عورت کا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے کو اپنے محلے میں نماز ادا کرنے پر اور اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر اور اس کے مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے پر اختیار کرنا اگرچہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا کسی اور مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے کے برابر ہے اور اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"

تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے مردوں کا نماز ادا کرنا مراد لیا ہے اس کے ذریعے خواتین کی نماز مراد نہیں ہے۔ یہ امام ابن خزیمہ کا کلام تھا۔

511 - وَعَنْ ام سَلَمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر مَسَاجد النِّسَاء قَعْر بُیُوتهنَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِیعَة وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم من طَرِیْق دراج اَبِیْ السَّمح عَن السَّائِب مولی أم سَلَمَة عَنْهَا وَقَالَ ابْن خُزَیْمَة لَا أعرف السَّائِب مولی ام سَلَمَة بِعَدَالَة وَلَا جرح وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْإِسْنَاد

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"خواتین کے لئے نماز ادا کرنے کی سب سے بہترین جگہ اُن کے گھر کا اندرونی حصہ ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے جبکہ امام حاکم نے اسے دراج ابوسمح کے حوالے سے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے حوالے سے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے بارے میں کسی عدالت یا جرح کا مجھے علم نہیں ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

512 - وعنها رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الْمَرْاَة فِیْ بَیتهَا خیر من صَلَاتهَا فِیْ حُجْرَتهَا وصلاتها فِیْ حُجْرَتهَا خیر من صَلَاتهَا فِیْ دارها وصلاتها فِیْ دارها خیر من صَلَاتهَا فِیْ مَسْجِد قَومهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت کا اپنے گھر کے اندرونی حصے میں نماز ادا کرنا اس کے لئے بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور اس کا اپنے بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنا اس کے لئے اپنے گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور اس کا اپنے

گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا' اُس کے لئے اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

513 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تمنعوا نساء كم الْمَسَاجِد وبيوتهن خير لَهُنَّ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اپنی خواتین کو مساجد میں جانے سے منع نہ کرو ویسے اُن کے گھر (نماز کی ادائیگی کے لئے) ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

514 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة وَانَّهَا اِذا خرجت من بَيتهَا استشرفها الشَّيْطَان وَانَّهَا لَا تكون أقرب اِلَى اللّٰه مِنهَا فِي قَعر بَيتهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت پردے کی چیز ہے' جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے' اور عورت' اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب' اُس وقت ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

515 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الْمَرْاَة فِي بَيتهَا أفضل من صَلَاتهَا فِي حُجْرَتهَا وَصَلَاتهَا فِي مخدعها أفضل من صَلَاتهَا فِي بَيتهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَتردد فِي سَمَاع قَتَادَة هٰذَا الْخَبَر من مُورق

والمخدع بِكَسْر الْمِيم وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة وَفتح الدَّال الْمُهْملَة هُوَ الخزانة فِي الْبَيْت

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت کا اپنے (اندرونی) کمرے میں نماز ادا کرنا' اس کے لئے' بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور اس کا اندرونی کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا' اس کے لئے' اپنے کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے قتادہ کے' اس روایت کے مورق سے سماع کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے۔

لفظ 'مخدع' میں 'م' پر زیر ہے' اور 'خ' ساکن ہے' اور 'د' پر زبر ہے' اس سے مراد گھر کی اندرونی کوٹھڑی ہے۔

516 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة فَاِذا خرجت استشرفها الشَّيْطَان . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا بِلَفْظِهِ وَزَاد وَأقرب مَا تكون من وَجه رَبهَا وَهِي فِي قَعر بَيتهَا.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت پردے کی چیز ہے' جب وہ نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں ان الفاظ میں نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''عورت اپنے پروردگار کے زیادہ قریب اُس وقت ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں نماز ادا کرے''۔

518 - وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْمَ الهجري عَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَبَّ صَلَاة الْمَرْاَة اِلَى اللّٰه فِيْ اَشد مَكَان فِيْ بَيتهَا ظلمَة

❀❀ امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں' ابراہیم ہجری کے حوالے سے' ابواحوص کے حوالے سے' اُن سے (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' عورت کی' سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے' جو وہ اپنے گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کرے''۔

519 - وَفِيْ رِوَايَةٍ عِنْد الطَّبَرَانِيّ قَالَ النِّسَاء عَورَة وَاِن الْمَرْاَة لتخرج من بَيتهَا وَمَا بهَا بَاس فيستشرفها الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ اِنَّك لَا تمرين بِاَحَد اِلَّا اَعجبته وَاِن الْمَرْاَة لتلبس ثِيَابهَا فَيُقَال اَيْن تريدين فَتَقُوْلُ اَعُوْد مَرِيضا اَو اَشهد جَنَازَة اَو اُصَلِّي فِيْ مَسْجِد وَمَا عبدت امْرَاَة رَبهَا مثل اَن تعبده فِيْ بَيتهَا . وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن

قَوْلُهٗ فيستشرفها الشَّيْطَان اَي ينتصب وَيرْفَع بَصَره اِلَيْهَا ويهم بهَا لِاَنَّهَا قد تعاطت سَببا من اَسبَاب تسلطه عَلَيْهَا وَهُوَ خُرُوْجهَا من بَيتهَا

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین پردے کی چیز ہیں' جب کوئی عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے' جبکہ اسے اس کی ضرورت بھی نہ ہو' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم جس بھی شخص کے پاس سے گزرو گی' اسے اچھی لگو گی' جب عورت (باہر جانے کے لئے) کپڑے پہنتی ہے (یعنی تیار ہوتی ہے) اور اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم (کہاں) جانا چاہ رہی ہو؟ تو وہ جواب دیتی ہے: میں بیمار کی عیادت کے لئے' یا جنازے میں شرکت کے لئے' یا مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جانے لگی ہوں' حالانکہ کوئی بھی عورت اپنے پروردگار کی اس طرح عبادت نہیں کر سکتی' جس طرح کی عبادت' وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں کر سکتی ہے''۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''فیستشرفہ الشیطان'' سے مراد یہ ہے: وہ اس کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اپنی نگاہ اٹھا کر اسے دیکھتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا ہے' کیونکہ اس عورت نے ایسا سبب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے' جس کے ذریعے شیطان کو اس پر غلبہ حاصل ہو سکے' اور وہ سبب' اس عورت کا اپنے گھر سے نکلنا ہے۔

520 - وَعَنْ اَبِيْ عَمْرو الشَّيْبَانِيّ اَنه رَاى عبد اللّٰه يخرج النِّسَاء من الْمَسْجِد يَوْم الْجُمُعَة وَيَقُوْلُ

اخرجن الى بيوتكن خير لكن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ .

ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے دن مسجد سے خواتین کو باہر نکلوادیا اور بولے: تم نکل کر اپنے گھر چلی جاؤ' یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَوَات الْخمس والمحافظة عَلَيْهَا وَالْإِيمَان بِوُجُوبِهَا فِيهِ حَدِيثِ ابْن عمر وَغَيْرِه

باب: پانچ نمازوں اوران کی حفاظت کرنے ان کے واجب ہونے پر ایمان رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے احادیث منقول ہیں

521 - عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بنى الْإِسْلَام على خمس شَهَادَة اَن لَا اِلَه اِلَّا الله وَاَن مُحَمَّدًا رَسُولُ الله واقام الصَّلَاة وايتاء الزَّكَاة وَصَوْم رَمَضَان وَحج الْبَيْت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرِهمَا عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' اور زکوۃ ادا کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا' اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے' ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے نقل کی ہے۔

522 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوس عِنْد رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طلع علينا رجل شَدِيد بَيَاض الثِّيَاب شَدِيد سَوَاد الشّعْر لَا يرى عَلَيْهِ أثر السّفر وَلَا يعرفهُ منا اَحَد حَتَّى جلس إِلَى النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأسند رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوضع كفيه على فَخذيهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّد أَخْبرنِي عَن الْإِسْلَام فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تشهد اَن لَا اِلَه اِلَّا الله وَاَن مُحَمَّدًا رَسُولُ الله وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت... الحَدِيث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَهُوَ مَرْوِيّ عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَغَيْرِهَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک صاحب ہمارے سامنے آئے' جن کے کپڑے انتہائی سفید تھے' اوران کے بال انتہائی سیاہ تھے' ان پر سفر کا نشان نظر نہیں آرہا تھا' اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گئے' انہوں نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملادیئے' اور اپنی ہتھیلی اپنی رانوں پر رکھ لیں' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے' تو نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اسلام سے مراد یہ ہے) کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے' صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

523 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهرا بِبَاب اَحَدِكُمْ يغْتَسل فِيْهِ كل يَوْم خمس مَرَّات هَلْ يبْقى من درنه شَيْءٌ قَالُوْا لَا يبْقى من درنه شَيْءٌ قَالَ فَكَذٰلِكَ مثل الصَّلَوَات الْخمس يمحو اللّٰه بِهن الْخَطَايَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْث عُثْمَان

الدَّرن بِفَتْح الدَّال الْمُهْملَة وَالرَّاء جَمِيْعًا هُوَ الْوَسخ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' اگر کسی شخص کے دروازے کے آگے نہر بہتی ہو' اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے' تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کا کوئی میل باقی نہیں رہے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "الدرن" میں 'د' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

524 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة كَفَّارَة لما بَيْنَهُنَّ مَا لم تغش الْكَبَائِر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

525 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّلَوَات الْخمس كَفَّارَة لما بَيْنهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْت لَو اَن رجلا كَانَ يعتمل وَكَانَ بَيْن منزله وَبَيْن معتمله خَمْسَة اَنهَار فَاِذَا اَتَى معتمله عمل فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰه فَاَصَابَهُ الْوَسخ اَوْ الْعرق فَكلما مر بنهر اغْتسل مَا كَانَ ذٰلِكَ يبْقى من درنه فَكَذٰلِكَ الصَّلَاة كلما عمل خَطِيْئَة فَدَعَا واستغفر غفر لَهُ مَا كَانَ

قبلھا ۔ رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیرِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِہٖ وشواھدہ کَثِیرَۃ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں' درمیان میں ہونے والے (صغیرہ گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص کہیں کام کرتا ہو' اور اس کے گھر اور کام کرنے کی جگہ کے درمیان پانچ نہریں ہوں' جب وہ اپنے کام کرنے کی جگہ پر آئے' تو جتنا اللہ کو منظور ہو' وہاں کام کرے' تو اسے میل کچیل لگ جائے' پسینہ آ جائے' پھر (واپسی پر) جب بھی وہ (جس بھی) نہر کے پاس سے گزرے' تو وہاں غسل کر لے' تو اس کا کوئی بھی میل باقی نہیں رہے گا' نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے' جب کوئی خطا کرے گا' تو پھر دعا کرے گا' اور مغفرت طلب کرے گا' تو اس کے پہلے کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے' اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

526 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الصَّلَوَات الْخمس کمثل نھر جَار غمر علی بَاب اَحَدِکُمْ یغْتَسِل مِنْہُ کل یَوْم خمس مَرَّات.....رَوَاہُ مُسلِم

وَالغمر بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَۃ وَاِسْکَان الْمِیم بعدھمَا رَاء ھُوَ الْکثیر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ نمازوں کی مثال بہتی ہوئی نہر کی مانند ہے' جو کسی شخص کے دروازے پر موجود ہو' اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''غمر'' میں 'غ' پر زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد زیادہ ہونا ہے۔

527 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الصُّبْح غسلتھا ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الظُّھْر غسلتھا ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْعَصْر غسلتھا ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْمغرب غسلتھا ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْعشَاء غسلتھا ثُمَّ تنامون فَلَا یکْتب عَلَیْکُمْ حَتّٰی تستیقظوا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط وَاِسْنَادہ حسن وَرَوَاہُ فِی الْکَبِیر مَوْقُوفًا عَلَیْہِ وَھُوَ اشبہ وَرُوَاتہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جل جاتے ہو' تم لوگ جل جاتے ہو' پھر جب تم صبح کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' تم جلتے ہو (یعنی تم گناہ کرتے ہو) پھر تم ظہر کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو (یعنی گناہوں کو) دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' پھر تم جلتے ہو'

پھر جب تم عصر کی نماز ادا کرتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے پھر تم جلتے ہو پھر تم جلتے ہو جب تم مغرب کی نماز ادا کرتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے پھر تم جلتے ہو پھر تم جلتے ہو پھر جب تم عشاء کی نماز ادا کرتے ہو تو یہ نماز اسے دھو دیتی ہے پھر تم سو جاتے ہو تو تمہارے بیدار ہونے تک تمہارے خلاف کچھ نوٹ نہیں کیا جاتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

528 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله ملكا يُنادى عِند كل صَلَاة يَا بنى آدم قُوْمُوْا اِلٰى نيرانكم الَّتِىْ أوقدتموها فاطفئوها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ يحيى بن زُهَيْر الْقرشِي

قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرِجَالِهِ كلهم مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح سراة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے: اے بنی آدم! تم نے جو آگ جلائی تھی اس کی طرف جاؤ (اور نماز پڑھ کر) اسے بجھا دو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن زہیر قرشی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

529 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يبْعَث مُنَاد عِنْد حَضْرَة كل صَلَاة فَيَقُوْلُ يَا بنى آدم قُوْمُوْا فأطفئوا مَا أوقدتم على اَنفسكُمْ فَيَقُوْمُوْنَ فيتطهرُوْنَ وَيصلونَ الظّهْر فَيغْفر لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا حضرت الْعَصْر فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْمغرب فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْعَتَمَة فَمثل ذٰلِكَ فينامون فمدلج فِيْ خير ومدلج فِيْ شَرّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر نماز کے وقت ایک منادی کو بھیجا جاتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے: اے اولادِ آدم! تم اٹھو اور تم نے اپنے خلاف جو آگ جلائی تھی اسے (نماز پڑھ کر) بجھا دو! تو وہ لوگ اٹھتے ہیں وضو کرتے ہیں اور ظہر کی نماز ادا کرتے ہیں تو ان دو نمازوں کے درمیان کے ان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے پھر جب عصر کا وقت ہوتا ہے تو بھی اسی طرح ہوتا ہے پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے تو بھی اسی طرح ہوتا ہے پھر جب عشاء کا وقت ہوتا ہے تو بھی اسی طرح ہوتا ہے پھر جب لوگ سو جاتے ہیں تو کوئی بھلائی کے عالم میں رات گزارتا ہے اور کوئی برائی کے عالم میں رات گزارتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

530 - وَعَنْ طارق بن شهاب انه بَات عِند سلمَان الفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لينظر مَا اجتِهَاده قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي من آخر اللَّيْل فَكَانَّهُ لم ير الَّذِيْ كَانَ يظنّ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا على هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَاِنَّهُنَّ كَفَّارَات لِهٰذِهِ الْجِرَاحَات مَا لم تصب المقتلة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا هٰكَذَا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی' تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ رات کو کتنے اہتمام سے عبادت کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: رات کے آخری حصے میں' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی' یوں محسوس ہو رہا تھا' جیسے انہیں طارق بن شہاب کے ارادے کا اندازہ نہیں ہوسکا' انہوں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو! یہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی' جبکہ تم نے قتل کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اسی طرح موقوف روایت کے طور پر' ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو یہ روایت آگے چل کر مکمل آئے گی۔

531 - وَعَنْ عمر بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن شهِدت اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَاديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ اَنا قَالَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

حضرت عمر بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: یا رسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں' اور میں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں' اور میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں' اور میں رمضان میں نوافل ادا کرتا ہوں' تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

532 - وَعَنْ اَبِيْ مُسْلِم التغلبي قَالَ دخلت على اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِد فَقُلْتُ يَا اَبَا اُمَامَةَ اِن رجلا حَدثنِيْ عَنْك اَنَّك سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّا فَاسبغ الْوضُوء فَغسل يَدَيْهِ وَوَجهه وَمسح على رَاسه وَاُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلٰى صَلَاة مَفْرُوضَة غفر اللّٰه لَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم مَا مشت اِلَيْهِ رِجْلَاهُ وقبضت عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسمعت اِلَيْهِ اُذنَاهُ وَنظرت اِلَيْهِ عَيناهُ وَحدث بِه نَفسه من سوء

فَقَالَ وَاللّٰه قد سَمعته من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْغَالِب على سَنَده الْحسن وَتقدم لَهُ شَوَاهِد فِي الْوضُوء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ابو مسلم تغلبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! ایک شخص نے آپ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور دونوں بازو دھوتا ہے' اور اپنا چہرہ دھوتا ہے' اور اپنے سر پر مسح کرتا ہے' اور کانوں پر مسح کرتا ہے' پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' یا جس کو اس کے ہاتھوں نے سرانجام دیا تھا یا جس کو اس کے کانوں نے سنا تھا یا جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' یا جس کے بارے میں اس نے اپنے دل میں برا سوچا تھا''۔

تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند پر غالب یہ ہے کہ یہ حسن ہے' وضو سے متعلق اس سے پہلے اس کے شواہد گزر چکے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

533 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسلم يُصَلِّي وخطاياه مَرْفُوْعَة على رَأسه كلما سجد تحات عَنهُ فيفرغ من صلَاته وَقد تحاتت عَنهُ خطاياه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالصَّغِير وَفِيْهِ اَشْعَث بن اَشْعَث السعداني لم اَقف على تَرْجَمته

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مسلمان نماز ادا کرتا ہے' تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں' جب وہ سجدے میں جاتا ہے' تو وہ اس سے نیچے گر جاتی ہیں' جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے' تو اُس سے اس کی تمام خطائیں گر چکی ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اشعث بن اشعث سعدانی ہے' میں اس کے حالات سے واقف نہیں ہو سکا۔

534 - وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَان قَالَ كنت مَعَ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحت شَجَرَة فَاَخذ غصنا مِنْهَا يَابسا فهزه حَتَّى تحات ورقه ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا عُثْمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم افعل هٰذَا قلت وَلم تَفْعَلهُ قَالَ هٰكَذَا فعل بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مَعَه تَحت شَجَرَة وَاَخذ مِنْهَا غصنا يَابسا فهزه حَتَّى تحات ورقه فَقَالَ يَا سلمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم افعل هٰذَا قلت وَلم تَفْعَلهُ قَالَ اِن الْمُسلم اِذا تَوَضَّا فَاَحسن الْوضُوء ثُمَّ صلى الصَّلَوَات الْخمس تحاتت خطاياه كَمَا تحات هٰذَا الْوَرق وَقَالَ اَقِم الصَّلَاة طرفِي النَّهَار وَزُلَفًا من اللَّيْل اِن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات ذٰلِكَ ذكرى لِلذَّاكِرِيْنَ هود

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح اِلَّا عَليّ بن زيد

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: میں ایک درخت کے نیچے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' انہوں نے اس

درخت کی ایک شاخ پکڑی جوخشک تھی اور اسے ہلایا' تو اس شاخ کے پتے نیچے گر گئے' پھر انہوں نے فرمایا: اے ابوعثمان! کیا تم مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے؟ کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ اسی طرح کیا تھا' میں بھی اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے موجود تھا' آپ ﷺ نے ایک خشک پکڑ کر اسے ہلایا' تو اس کے پتے نیچے گر گئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں؟ کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر پانچ نمازیں ادا کرے' تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں' جس طرح یہ پتے جھڑ گئے ہیں''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز ادا کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی نماز ادا کرو' کیونکہ نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں' یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے نقل کردہ روایت کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' صرف علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

535 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اکب فاکب کل رجل منا یبکی لَا نَدْرِی علی مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَأسه وَفِی وَجهه الْبُشْرَی وَکَانَت اَحَبَّ اِلَیْنَا من حمر النعم قَالَ مَا من رجل یُصَلِّی الصَّلَوَات الْخمس وَیَصُوم رَمَضَان وَیخرج الزَّکَاة ویجتنب الْکَبَائِر السَّبع اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجنَّة الثَّمَانِیَة یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی اِنَّهَا لتصطفق ثُمَّ تَلا (اِن تجتنبوا کَبَائِر مَا تنهون عَنهُ نکفر عَنْکُمْ سَیِّئَاتکُمْ وَنُدْخِلکُمْ مدخلًا کَرِیمًا) النِّسَاء وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیح الْاِسْنَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے' جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' اس کے بعد آپ ﷺ نے سر جھکا لیا' تو ہم میں سے ہر شخص نے روتے ہوئے سر جھکا لیا' ہمیں یہ پتہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا' تو آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کا تاثر تھا' اور یہ چیز ہمارے لئے سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ بہتر تھی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص پانچ نمازیں ادا کرے' زکوۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' قیامت کے دن اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے' یہاں تک کہ وہ (یعنی جنت کے آٹھوں دروازے) اضطراب کا شکار ہوں گے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی

''اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو' جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے' تو ہم تمہاری برائیاں تم سے ختم کر دیں گے' اور تمہیں عزت والے ٹھکانے میں داخل کریں گے''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

536 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدثنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ انصرافنا من صَلَاتنا اراهُ قَالَ الْعَصْر فَقَالَ مَا اَدْرِی احدثكُمْ اَوْ اَسكت قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن خيرا فحدثنا وَإِن كَانَ غير ذٰلِكَ فَاللّٰه وَرَسُوله اعلم قَالَ مَا من مُسلِم يتَطَهّر فيتم الطَّهَارَة الَّتِي كتب اللّٰه عَلَيْهِ فَيصَلي هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس إِلَّا كَانَت كَفَّارَات لما بَيْنهَا

وَفِي رِوَايَةٍ اَن عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه لأحدثكم حَدِيثا لَوْلَا آيَة فِي كتاب اللّٰه مَا حَدَّثتكُمُوهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يتَوَضَّأ رجل فَيحسن وضوءه ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاة إِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا بَيْنهَا وَبَيْنَ الصَّلَاة الَّتِي تَلِيهَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم ۔

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ بات تمہارے ساتھ کروں یا خاموش رہوں تو ہم نے عرض کی: اگر بھلائی کی بات ہے تو آپ ہمیں بیان کردیں اور اگر اس کے علاوہ ہے تو پھر اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے مکمل وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پر لازم قرار دیا ہے اور یہ پانچ نمازیں ادا کرے تو یہ چیز اس کے لئے درمیان (میں ہونے والے گناہوں) کا کفارہ بن جائے گی"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت مذکور نہ ہوتی تو میں یہ حدیث تم لوگوں کو بیان نہ کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے بعد والی نماز کے درمیان والے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

537 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسْلِم: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ للصَّلَاة فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى إِلَى الصَّلَاة الْمَكْتُوبَة فصلاهَا مَعَ النَّاس اَوْ مَعَ الْجَمَاعَة اَوْ فِي الْمَسْجِد غفر لَهُ ذنُوبه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چل کر جائے اور اسے لوگوں کے ساتھ ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے جماعت کے ساتھ ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُسے مسجد میں ادا کرے تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے"۔

538 - وَفِي رِوَايَةٍ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امرىء مُسْلِم

تحضره صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيحسن وضوء ها وخشوعها وركوعها إلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لما قبلها من الذُّنوب مَا لم تؤت كَبِيْرَةٌ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُله

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' اور وہ اچھی طرح وضو کر کے اچھی طرح خشوع وخضوع اور رکوع کر کے نماز ادا کرے' تو یہ نماز اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو' اور یہ فضیلت ہمیشہ حاصل رہتی ہے''۔

539 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن كل صَلَاة تحط مَا بَيْن يَدَيهَا من خَطِيئَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نماز اپنے سے آگے (یعنی پہلے) والے گناہوں کو مٹا دیتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

540 - وَعَنِ الْحَارِث مولى عُثْمَان قَالَ جلس عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا وَجَلَسْنَا مَعَه فجَاء الْمُؤَذّن فَدَعَا بِمَاء فِيْ اِنَاء اَظُنهُ يكون فِيْهِ مد فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأَ وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي صَلَاة الظّهْر غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْن الصُّبْح ثُمَّ صلى الْعَصْر غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الظّهْر ثُمَّ صلى الْمغرب غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الْعَصْر ثُمَّ صلى الْعشَاء غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الْمغرب ثُمَّ لَعَلَّه يبيت يتمرغ ليلته ثُمَّ اِن قَامَ فَتَوَضَّأ فصلى الصُّبْح غفر لَهُ مَا بَيْنهَا وَبَيْن صَلَاة الْعشَاء وَهن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات قَالُوْا هٰذِه الْحَسَنَات فَمَا الْبَاقِيَات يَا عُثْمَان قَالَ هِيَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله وَاللّٰه اَكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه.

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حارث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے' ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران مؤذن آیا' تو انہوں نے پانی منگوایا' جو ایک ایسے برتن میں آیا' میرا یہ گمان ہے کہ اس میں ایک 'مد' پانی آتا ہو گا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر ظہر کی نماز ادا کرے' تو اس کے اس نماز اور صبح کی نماز کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر وہ عصر کی نماز ادا کر لے' تو اس کے عصر اور ظہر کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر جب وہ مغفرت کی نماز ادا کر لے' تو اس کے مغرب اور عصر کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر جب وہ عشاء کی

نماز ادا کرلے تو اس کے عشاء اور مغرب کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی پھر وہ رات یوں بسر کرے گا کہ اس رات میں وہ کروٹیں بدلتا رہا ہوگا' پھر اگر وہ وضو کر کے صبح کی نماز ادا کرلے تو اس کے صبح اور عشاء کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی یہی وہ نیکیاں ہیں' جو برائیوں کو ختم کردیتی ہیں' لوگوں نے عرض کی: یہ تو وہ نیکیاں ہوگئیں' تو باقی رہ جانے والی چیزوں سے کیا مراد ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے۔

541 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِي ذمَّة الله فَلَا يطلبكم الله من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه على وَجهه فِي نَار جَهَنَّم . رَوَاهُ مُسلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرِهم وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب صَلَاة الصُّبْح وَالْعَصر اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ سے متعلق کسی چیز کا حساب نہ لے' کیونکہ جس شخص سے اپنے ذمہ سے متعلق کسی چیز کا حساب لے گا' اور پھر (وہ اس کی کوتاہی) پکڑے گا' تو اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے جہنم میں آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو صبح اور عصر کی نماز سے متعلق باب میں بھی یہ روایت آئے گی۔

542 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِيْ صَلَاة الصُّبْح وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسالهم رَبهم وَهُوَ اَعْلَم بهم كَيفَ تركتم عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کے فرشتے' اور دن کے فرشتے تمہارے درمیان آتے جاتے ہیں' وہ صبح کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے

حدیث 541: صحیح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة - حدیث: 1086' مستخرج أبي عوانة - باب الدليل على أن من صلى المكتوبة وحده ليس عليه إعادتها' حدیث: 999' صحیح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر إثبات ذمة الله جل وعلا للمصلي صلاة الغداة' حدیث: 1763' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب من قال : في الصبح' حدیث: 2021' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث جندب - حدیث: 18446

ہوتے ہیں' پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں' جنہوں نے تمہارے درمیان رات گزاری ہوتی ہے' تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے: حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تھا' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے' اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے' تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

543 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا افترض الله على الناس من دينهم الصَّلَاة وَآخر مَا يبقى الصَّلَاة وَاَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ الصَّلَاة وَيَقُوْلُ اللّٰهُ انْظُرُوْا اِلٰى صَلَاةِ عَبْدِي فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً كتبت تَامَّةً وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً يَقُوْلُ انْظُرُوْا هَلْ لعبدي من تطوع فَاِن وجد لَهُ تطوع تمت الْفَرِيضَة من التَّطَوُّع ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ زَكَاته تَامَّة فَاِن كَانَت تَامَّة كتبت تَامَّةً وَاِن كَانَت نَاقِصَة قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لَهُ صَدَقَة فَاِن كَانَت لَهُ صَدَقَة تمت لَهُ زَكَاته . رَوَاهُ اَبُو يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دین کے حوالے سے' اُن پر جو چیز سب سے پہلے فرض کی ہے' وہ نماز ہے' اور جو چیز سب سے آخر میں باقی رہے گی' وہ بھی نماز ہے' اور سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کی نماز کا جائزہ لو! اگر یہ مکمل ہے' تو اسے مکمل نوٹ کرو' اور اگر وہ کم ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو! کہ میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے' اگر تو اس کی نفل نماز موجود ہوگی' تو نفل کے ذریعے اس کے فریضے کو مکمل کرلیا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو! کیا اس کی زکوۃ مکمل ہے؟ اگر مکمل ہوگی' تو اس کو مکمل نوٹ کیا جائے گا' اور اگر وہ کم ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کیا اس نے کوئی صدقہ کیا تھا؟ اگر تو اس نے صدقہ کیا ہوگا' تو اس کے ذریعے اس کی زکوۃ مکمل ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

544 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهِن مَعَ اِيْمَان دخل الْجنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا وَآتى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه وَاَدّى الْاَمَانَة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدَاءِ الْاَمَانَة قَالَ الْغسْل من الْجَنَابَة اِن الله لم يَاْمَن ابْن آدم على شَيْءٍ من دينه غَيرهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جنہیں کوئی شخص ایمان کے ہمراہ ادا کرے گا' تو جنت میں داخل ہوگا' جو شخص پانچ نمازوں کی حفاظت کرے' اور ان کے وضو ان کے رکوع' ان کے سجود' ان کے اوقات سمیت حفاظت کرے' اور رمضان کے روزے رکھے' اور بیت اللہ

کا حج کرے اگر وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور زکوۃ ادا کرے اور اپنی خوشی سے ادا کرے اور امانت ادا کرے (تو اسے یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا) عرض کی گئی: یارسول اللہ! امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غسل جنابت کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو اس کے دین میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کے حوالے سے امین نہیں بنایا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

545 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوَات كتبهن اللّٰه على الْعباد فَمَنْ جَاءَ بِهن وَلَمْ يضيع مِنْهُنَّ شَيْئًا استِخفَافًا بحقهن كَانَ لَهُ عِنْد الله عهد اَن يدخلهُ الْجنَّة وَمَنْ لم يَأْتِ بِهن فَلَيْسَ لَهُ عِنْد اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ عذبه وَاِنْ شَاءَ ادخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم قرار دیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا' اور ان میں سے کسی بھی چیز کو ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ضائع نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے جنت میں داخل کر دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

546 - وَفِيْ رِوَايَة لابي دَاوُد سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوَات افترضهن الله من احسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وَاتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ على اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کا وضو اچھی طرح کر کے انہیں مخصوص وقت میں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی عہد نہیں ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔

547 - وَعَنْ سَعْد بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَان اَخَوان فَهَلَكَ اَحدهمَا قبل صَاحبه بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَذكرت فَضِيلَة الْاَوَّل مِنْهُمَا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الم يكن الاخر مُسلما قَالُوْا بلٰى وَكَانَ لَا بَأْس بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريكم مَا بلغت بِهِ صلَاته اِنَّمَا مثل الصَّلَاة كَمثل نهر عذب غمر بِبَاب اَحَدُكُمْ يقتحم فِيْهِ كل يَوْم خمس

مَرَّات فَمَا تَرَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ يبقى من درنه فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بلغت بِهٖ صلاته

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهُ وَأحمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ عَنْ عَامر بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعت سَعْدا وناسا من اَصْحَاب رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رجلَانِ اَخَوان فِيْ عهد رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَحدهمَا افضل من الاخر فتوفي الَّذِيْ هُوَ افضلهما ثُمَّ عمر الاخر بعد اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة ثُمَّ توفّي فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الم يكن يُصَلِّي قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ لَا بَاس بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وماذا يدريكم مَا بلغت بِهٖ صلاته الحَدِيْث

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی بھائی تھے ان میں سے ایک کا دوسرے سے چالیس دن پہلے انتقال ہو گیا' ان دونوں میں سے پہلے والے کی فضیلت کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوسرا (جو زندہ بچا ہے) وہ مسلمان نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا پتہ کہ اس کی نماز اسے کہاں تک پہنچا دے گی؟ نماز کی مثال میٹھے پانی کی اس نہر کی طرح ہے جو زیادہ پانی والی ہو' اور کسی شخص کے دروازے کے پاس موجود ہو اور آدمی روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو تم کیا سمجھتے ہو اس کے میل میں سے کچھ باقی بچے گا؟ تم لوگوں کو کیا پتہ؟ کہ اس دوسرے شخص کی نماز اسے کہاں تک پہنچا دے گی؟

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام نسائی نے نقل کیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے' عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ فضیلت رکھتا تھا' جو زیادہ فضیلت رکھتا تھا' اس کا انتقال ہو گیا' جبکہ دوسرا بھائی اس کے بعد چالیس دن تک زندہ رہا' پھر اس کا بھی انتقال ہو گیا' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس (دوسرے والے بھائی) نے (پہلے بھائی کے انتقال کے بعد) نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچا دیا ہے؟"..... الحدیث۔

548 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ من بلي حَيّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد اَحدهمَا وَأخر الاخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبيد الله فَرَاَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا اَدخل الْجنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَاَصْبَحت فَذكرت ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذكر لرَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ قد صَامَ بعده رَمَضَان وَصلى سِتَّة آلَاف رَكْعَة وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَة صَلَاة سنة ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم عَن طَلْحَة بِنَحْوِهٖ أطول مِنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ آخِره فَلَمَّا بَيْنَهُمَا ابعد من السَّمَاء وَالْاَرْض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے کی شاخ "بلی" سے تعلق رکھنے والے دو بھائی تھے وہ دونوں ایک ساتھ اسلام لائے' ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کرلیا' اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا' حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ ان دونوں میں سے' جس کا بعد میں انتقال ہوا تھا' وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا' میں اس پر بڑا حیران ہوا' اگلے دن میں نے اس بات کا تذکرہ کیا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیا اس دوسرے والے نے) اس (پہلے والے) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے' اور چھ ہزار رکعات ادا نہیں کیں اور اتنی' اتنی نماز ادا نہیں کی' یعنی پورے سال کی نمازیں ادا نہیں کیں۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اسے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کی مانند' لیکن اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے' جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے"۔

549 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث اَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهُ سهم فِي الْاِسْلَام كمن لَا سهم لَهُ واسهم الْاِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلَّى اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يحب رجل قوما اِلَّا جعله اللّٰه مَعَهم وَالرَّابِعَة لَو حَلَفت عَلَيْهَا رَجَوْت اَن لَا اِثم لَا يستر اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا اِلَّا ستره يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین باتیں ایسی ہیں' جن پر میں حلف اٹھا سکتا ہوں' اس شخص کو' جس کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اللہ تعالیٰ اس شخص کی مانند نہیں کرے گا' جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو' اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز' روزہ اور زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کو اس لئے اپنا دوست نہیں بناتا کہ قیامت کے دن اسے کسی اور کے حوالے کردے' اور جو بھی بندہ کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس بندے کو ان لوگوں کے ساتھ رکھے گا' اور چوتھی بات یہ ہے کہ اگر میں اس پر قسم اٹھاؤں' تو مجھے یہ امید ہے کہ یہ گناہ نہیں ہوگا (یعنی یہ قسم سچی ہوگی) کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی کرے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

550 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاح الْجنَّة الصَّلَاة . رَوَاهُ الدَّارمِيّ وَفِي اِسْنَاده اَبُوْ يحيى الْقَتَّات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت کی کنجی' نماز ہے"۔

یہ روایت امام دارمی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابویحییٰ قتات ہے۔

551 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قرط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَب بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صلحت صلح سَائِر عمله وَإِن فَسدتْ فسد سَائِر عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَا بَأْس بِإِسْنَادِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ ٹھیک ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک ہوں گے اور اگر یہ خراب ہوگی تو باقی تمام اعمال بھی خراب ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

552 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَب بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ ينظر فِي صَلَاته فَإِن صلحت فَقَدْ اَفْلح وَإِن فَسدتْ خَابَ وخسر

رَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اس کی نماز کا جائزہ لیا جائے گا اگر وہ ٹھیک ہوگی تو وہ بندہ کامیاب ہوگا اور اگر وہ خراب ہوگی تو وہ بندہ رسوا ہوگا اور خسارے کا شکار ہوگا''۔

یہ روایت بھی امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

553 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ إِنَّمَا مَوضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّأْس من الْجَسَد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الحبرِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں جس کی امانت نہیں اور اس شخص کی نماز نہیں جس کی طہارت نہیں' اس شخص کا دین نہیں' جس کی نماز نہیں' دین میں نماز کا وہی مقام ہے' جو جسم میں سر کا مقام ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: حسین بن حکم حبری اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

554 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من امته اكفلوا لي بست اكفل لكم بِالْجنَّةِ قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا يروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِهَذَا الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَلَا بَأْس بِإِسْنَادِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے اپنے آس پاس موجود افراد سے فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو! میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ، زبان"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

555 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَن افضل الْاَعْمَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلَاة ثَلَاث مَرَّات قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز' تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا' پھر اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

556 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ خير اَعمالكُمْ الصَّلَاة وَلَنْ يحافظ على الْوضُوء اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ سوى وهم اَبِيْ بِلَال وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من غير طَرِيْق اَبِيْ بِلَال بِنَحْوِهٖ وَتقدم هُوَ وَغَيْرُه فِي الْمُحَافظَة على الْوضُوء وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ سَلمَة بن الْاَكْوَع وَقَالَ فِيْهِ وَاعْلَمُوا اَنَّ افضل اَعمالكُمُ الصَّلَاة

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ سیدھے رہو' اور شمار نہ کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے' اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' صرف یہ علت ہے کہ ابوبلال نامی راوی کو وہم ہوا ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوبلال کے علاوہ' ایک دوسری سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے' یہ اور دوسری روایات' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' جو وضو کی حفاظت کرنے سے متعلق ہیں

یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) "تم لوگ یہ بات جان لو! تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز ہے"۔

557 - وَعَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس رُكُوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَعلم اَنَّهُنَّ حق من عِنْد الله دخل الْجنَّة اَوْ قَالَ وَجَبت لَهُ الْجنَّة اَوْ قَالَ حرم على النَّار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص پانچ نمازوں کی اُن کے رکوع' سجود اور اوقات سمیت حفاظت کرے' اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ حق ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ جہنم کے لئے حرام ہو جائے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

558 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من علم اَن الصَّلَاة حق مَكْتُوْب وَاجِب دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَعبد الله ابْن الاِمَام اَحْمد على الْمسند وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَلَيْسَ عِنْده وَلَا عِنْد عبد الله لَفْظَة مَكْتُوْب . قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَتَاْتِيْ اَحَادِيْث اُخر تنتظم فِيْ سلك هٰذَا الْبَاب فِي الزَّكَاة وَالْحج وَغَيرهمَا اِنْ شَاءَ الله تَعَالٰى

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص یہ بات جان لے کہ نماز حق ہے' لازم کی گئی ہے' اور واجب ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے "مسند" میں نقل کی ہے' امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم امام حاکم اور عبداللہ بن احمد کی روایت میں لفظ "لازم کی گئی" نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عنقریب دیگر احادیث بھی آئیں گی' جو اس موضوع کے ساتھ مناسبت رکھتی ہوں گی' وہ حج' زکوٰۃ اور دیگر امور سے متعلق ابواب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

14 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة مُطلقًا وَفضل الرُّكُوع وَالسُّجُود والخشوع

باب' نماز سے متعلق' مطلق ترغیبی روایات' نیز رکوع کرنے' سجدہ کرنے' اور خشوع کی فضیلت

559 - عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُور شطر الْاِيمَان وَالْحَمْد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْن السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَكَ اَوْ عَلَيْكَ . رَوَاهُ مُسلم وَغَيره وَتقدم

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ' الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر روشنی ہے' قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

560 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج فِی الشتاء وَالْوَرق يتهافت فَاخذ بِغُصْن من شَجَرَة قَالَ فَجعل ذٰلِكَ الْوَرق يتهافت فَقَالَ يَا اَبَا ذَر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الْعَبْد الْمُسلم لِيُصَلِّي الصَّلَاة يُرِيد بهَا وَجه اللّٰه فتهافت عَنْهُ ذُنُوبه كَمَا تهافت هٰذَا الْوَرق عَن هٰذِهِ الشَّجَرَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے اس وقت پت جھڑ کا موسم تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ پکڑی' تو (اس کو ہلایا) تو اس کے پتے گرنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ نماز ادا کرتا ہے' اور اس نماز کے ذریعے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو تو اس شخص کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں''۔ یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

561 - وَعَنْ معدان بن اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقِيت ثَوْبَان مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخبرنِیْ بِعَمَل اعمله يدخلنِی اللّٰه بِهِ الْجَنَّة اَوْ قَالَ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه فَسكت ثُمَّ سَاَلته فَسكت ثُمَّ سَاَلته الثَّالِثَة فَقَالَ سَاَلت عَن ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْك بِكَثْرَة السُّجُود فَاِنَّك لَا تسْجد لله سَجْدَة اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط بهَا عَنْك خَطِيئَة

رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو میں نے کہا: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جس پر میں عمل کروں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل کر دے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے بارے میں بتایئے' تو وہ خاموش رہے' میں نے پھر ان سے سوال کیا' وہ پھر خاموش رہے' میں نے تیسری مرتبہ ان سے سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا' میں نے اس بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تم پر بکثرت سجدے کرنا لازم ہے' کیونکہ جب بھی تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور اس کی وجہ سے تمہاری خطاء کو ختم کر دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نقل کی ہے۔

562 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا من عبد يسجد للّٰه سَجْدَةً إِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَةً ومحا عَنْهُ بهَا سَيِّئَةً وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة فاستكثروا من السُّجُود . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَاد صَحِيح

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے تو تم لوگ بکثرت سجدے کرو''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

563 - وَعَنْ أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقرب مَا يكون العَبْد من ربه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ ساجد فَأَكْثرُوا الدُّعَاء . رَوَاهُ مُسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو تو تم لوگ (سجدے کی حالت میں) بکثرت دعا کرو''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

564 - وَعَنْ ربيعَة بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت أخدم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهاري فَإِذا كَانَ اللَّيْل آويت إِلَى بَاب رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبت عِنْده فَلَا أَزَال أسمعهُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ رَبِّي حَتَّى أمل أَوْ تغلبني عَيْني فأنام فَقَالَ يَوْمًا يَا ربيعَة سلني فأعطيك فَقُلْتُ أنظرني حَتَّى أنظر وتذكرت أَن الدُّنْيَا فانية مُنْقَطِعَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسأَلك أَن تَدْعُو اللّٰه أَن ينجيني مِنَ النَّار ويدخلني الْجنَّة فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من أَمرك بِهَذَا قلت مَا أَمرنِي بِهِ أحد وَلَكِنِّي علمت أَن الدُّنْيَا مُنْقَطِعَة فانية وَأَنت من اللّٰه بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْت مِنْهُ فَأَحْبَبْت أَن تَدْعُو اللّٰه لي قَالَ إِنِّي فَاعل فأعني

حديث 562: صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب فضيلة السجود في الصلاة وحط الخطايا بها مع رفع الدرجات - حديث: 315 مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان ثواب السجود والترغيب في كثرة السجود - حديث: 1473 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات لمن سجد في صلاته لله عز' حديث: 1755 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب فضل من سجد لله سجدة - حديث: 1481 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في كثرة السجود - حديث: 1419 السنن للنسائي - كتاب التطبيق' باب ثواب من سجد لله عز وجل سجدة - حديث: 1132 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب فضل التطوع - حديث: 4694 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصلاة' الرجل يرفع رأسه قبل الإمام من قال يعود فيسجد - حديث: 4567 السنن الكبرى للنسائي - التطبيق' ثواب من سجد لله عز وجل سجدة - حديث: 714 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من أجاز أن يصلي بلا عقد عدد' حديث: 4254 مسند الطيالسي - وثوبان رحمه الله' حديث: 1067 مسند ابن الجعد - عمرو عن سالم بن أبي الجعد' حديث: 59 البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2345 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 874 معجم الصحابة لابن قانع - أبو ذر جندب بن جنادة بن سفيان بن عبيد بن الوقيعة' حديث: 201

على نَفسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُود

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْكَبِيْرِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ اِسْحَاق وَاللَّفظ لَهُ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد مُخْتَصِرًا وَلَفظ مُسْلِم قَالَ كُنتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتيه بوضوئه وَحَاجته فَقَالَ لِي سلني فَقُلْتُ اَسالك مرافقتك فِي الْجَنَّة قَالَ اَوْ غير ذٰلِكَ قلت هُوَ ذَاكَ قَالَ فاعني على نَفسِكَ بِكَثْرَة السُّجُود

❀❀ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دن کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' جب رات کا وقت آتا' تو میں نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آجاتا تھا' ایک رات میں وہاں موجود تھا' میں مسلسل نبی اکرم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا رہا' سبحان اللہ' سبحان ربی' یہاں تک کہ میں تھک گیا' یا میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگیا' ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: اے ربیعہ! تم مجھ سے کچھ مانگو' میں تمہیں دوں گا' میں نے عرض کی: آپ مجھے موقع دیجئے' تاکہ میں غور کرلوں' پھر مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فنا ہونے والی ہے' اور ختم ہوجائے گی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے نجات دیدے' اور مجھے جنت میں داخل کردے' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں یہ کہنے کے لئے کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے یہ کسی نے نہیں کہا' بلکہ مجھے یہ علم ہے کہ دنیا آخرکار چھوٹ جاتی ہے' اور فنا ہوجاتی ہے' اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مرتبہ اور مقام حاصل ہے' وہ ہے' اس لئے میری یہ خواہش ہوئی کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا' تم اپنی ذات کے بارے میں' بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' ابن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رات بسر کی' میں آپ ﷺ کے لئے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کے آیا' تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم مجھ سے کچھ مانگو! میں نے عرض کی: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کچھ اور بھی مانگتے ہو؟ میں نے عرض کی: یہی کافی ہے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ذات کے بارے میں' بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرنا''۔

565 - وَعَنْ اَبِيْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرنِيْ بِعَمَلِ اَستقِيم عَلَيْهِ واعمله قَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُود فَإِنَّكَ لَا تسْجد لله سَجْدَةَ اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط عَنْك بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصرا

وَلَفظه قَالَ قَالَ لي نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا فَاطِمَة اِن أردْت اَن تلقانِيْ فَاَكثر السُّجُود

❀❀ حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے'

جس پر میں استقامت اختیار کروں اور اسے سرانجام دوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے' کیونکہ جب بھی تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور اس کی وجہ سے تمہارے گناہ کو مٹادے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام احمد نے یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''اے ابوفاطمہ! اگر تم مجھ سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہو' تو تم بکثرت سجدے کرو''۔

566 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَة يكون العَبْد عَلَيْهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من اَن يرَاهُ سَاجِدا يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ عُثْمَان . قَالَ الْحَافِظ عُثْمَان هٰذَا هُوَ ابْن الْقَاسِم ذكره ابْن حبَان فِي الثِّقَات

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کی کوئی بھی حالت' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی' کہ اللہ تعالیٰ بندے کو سجدے کے عالم میں دیکھے کہ اس نے اپنا چہرہ مٹی میں رکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: عثمان نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عثمان نامی یہ راوی عثمان بن قاسم ہے' جس کا ذکر ابن حبان نے کتاب الثقات میں کیا ہے۔

567 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة خير مَوْضُوع فَمَنْ اسْتَطَاعَ اَن يسْتَكْثر فليستكثر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز بہترین چیز ہے' جو شخص اسے زیادہ ادا کرسکتا ہو' وہ اسے زیادہ ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

569 - وَعَنْ مطرف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قعدت اِلَى نفر من قُرَيْش فجَاءَ رَجُلٌ فَجعل يُصَلِّي وَيرْفَع وَيسْجد وَلَا يقْعد فَقُلْتُ وَاللّٰه مَا أرى هٰذَا يدْرِي ينْصَرف على شفع اَوْ على وتر فَقَالُوْا اَلا تقوم اِلَيْهِ فَتَقُوْلُ لَهُ قَالَ فَقُمْت فَقُلْتُ لَهُ يَا عبد اللّٰه اَرَاك تَدْرِي تنْصَرف على شفع اَوْ على وتر قَالَ وَلٰكِن اللّٰه يدْرِي وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سجد لله سَجْدَة كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة فَقُلْتُ من اَنْت فَقَالَ اَبُو ذَر فَرَجَعت اِلَى اَصْحَابِي فَقُلْتُ جزاكم اللّٰه من جلساء شرا اَمرْتُمُونِي اَن أُعَلِّمَ رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَفِي رِوَايَةٍ: فرأيته يُطِيل الْقيام وَيكثر الرُّكُوع وَالسُّجُود فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا آلوت اَن أحسن اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ركع رَكْعَة اَوْ سجد سَجْدَة رفع اللّٰه لَهُ بهَا دَرَجَة

وَحط عَنهُ بِهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَزَّار بِنَحْوِهِ وَهُوَ بِمَجْمُوع طرقه حسن أَوْ صَحِيح . مَا آلوت أَي قصرت

❀❀ مطرف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک صاحب تشریف لائے' اور نماز ادا کرنے لگے' وہ اٹھتے تھے' اور سجدے میں جاتے تھے' قعدہ نہیں کرتے تھے' میں نے کہا: اللہ کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پتہ نہیں چل رہا کہ یہ صاحب جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے یا طاق رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' تو ان لوگوں نے کہا: تم اٹھ کر ان کے پاس چلے جاؤ! وہ تمہیں بتا دیں گے' مطرف کہتے ہیں: میں اٹھا' میں نے ان سے کہا: اے اللہ کے بندے! میں آپ کو دیکھ رہا ہوں' یہ پتہ نہیں چل رہا کہ آپ جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' یا طاق رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' تو انہوں نے جواب دیا: لیکن اللہ تعالیٰ' تو یہ بات جانتا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے''۔

مطرف بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ابوذر' مطرف کہتے ہیں: میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو جزائے خیر دے! تم لوگوں نے مجھے کہا تھا' تو مجھے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے بارے میں پتہ چل گیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے انہیں دیکھا کہ وہ طویل قیام کر رہے تھے' بکثرت رکوع اور سجود کر رہے تھے' میں نے اس بات کا تذکرہ ان کے سامنے کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اچھی طرح سے نماز ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک مرتبہ رکوع کرتا ہے' یا ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اُس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے اس کی مانند نقل کی ہے' اور یہ روایت مجموعی طور پر' اپنے تمام طرق کے حوالے سے حسن یا صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''ما آلوت'' سے مراد: میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

570 - وَعَنْ يُوسُف بن عبد الله بن سَلام قَالَ أتيت أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَرضه الَّذِيْ قبض فِيهِ فَقَالَ يَا ابْن أخي مَا علمت إِلَى هَذِهِ الْبَلدة أَوْ مَا جَاءَ بك قَالَ قُلْتُ لَا إِلَّا صلَة مَا كَانَ بَيْنك وَبَيْن وَالِدي عبد الله بن سَلام فَقَالَ بئس سَاعَة الْكَذِب هَذِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبعا يشك سهل يحسن فِيهِنَّ الرُّكُوع وَالْخُشُوع ثُمَّ يسْتَغْفر الله غفر لَهُ

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد حسن

❀❀ یوسف بن عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابودرداء ؓ کی بیماری کے دوران' ان کی خدمت میں

حاضر ہوا' جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم اس شہر میں کیا کرنے آئے ہو؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم یہاں کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: میں صرف اس تعلق کی وجہ سے یہاں آیا ہوں' جو آپ کے اور میرے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا' تو انہوں نے فرمایا: جھوٹ بولنے کے لئے' یہ وقت بہت برا ہے (یعنی ایک ایسا وقت جب میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں اس وقت جھوٹ بولنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت' یا چار رکعت ادا کرے (یہاں پر شک سہل نامی راوی کو ہے) اور وہ ان رکعات میں رکوع اور خشوع اچھی طرح سے ادا کرے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

571 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ فَاَحْسن وضوء ه ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يسهو فِيهِمَا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَفِيْ رِوَايَةٍ عِنْده: مَا من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلي رَكْعَتَيْنِ يقبل بِقَلْبِه وبوجهه عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر دو رکعت ادا کرے' جن میں وہ غفلت کا شکار نہ ہو' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی بندہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت ادا کرے' جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ' دونوں کے ساتھ متوجہ ہو' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

572 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدام أَنْفُسنَا نتناوب الرِّعَايَة رِعَايَة إبلنا فَكَانَت عَليّ رِعَايَة الْإِبِل فروحتها بالْعَشي فَإِذا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب النَّاس فَسمِعته يَوْمًا يَقُوْلُ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فيركع رَكْعَتَيْنِ يقبل عَلَيْهِمَا بِقَلْبِه وَوَجهه فَقَدْ اوجب فَقُلْتُ بخ بخ مَا اَجود هَذِه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَهُوَ بعض حَدِيْث وَرَوَاهُ الْحَاكِم إِلَّا انه قَالَ: مَا من مُسلم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِي صلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ إِلَّا انفتل وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الْحَدِيْث وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . اوجب اي اتى بِمَا يُوجب لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے' تو اپنے سارے کام

خود ہی کیا کرتے تھے باری باری اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے ایک مرتبہ اونٹوں کی دیکھ بھال میرے ذمہ تھی' میں شام کے وقت انہیں لے کر جا رہا تھا' اس وقت نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے' جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ (دونوں) کے ساتھ مکمل طور پر متوجہ ہو' تو وہ واجب کر لیتا ہے''۔

حضرت عقبہ ﷛ کہتے ہیں: میں نے کہا: بہت خوب بہت خوب' یہ کتنی اچھی بات ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور اس میں اس حدیث کا کچھ حصہ ہے' یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو وہ اس طرح ہوتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔ ۔ ۔ الحدیث۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اوجب'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے ایسا کام کیا ہے' جو اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔

573 - وَعَنْ عَاصِم بن سُفْيَان الثَّقَفِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم غزوا غَزْوَة السلاسل ففاتهم الْغَزْو فرابطوا ثُمَّ رجعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَة وَعِنْده اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعقبَة بن عَامر فَقَالَ عَاصِم يَا اَبَا اَيُّوْبَ فاتنا الْغَزْو الْعَام وَقد اخبرنَا انه من صلى فِي الْمَسَاجِد الْاَرْبَعَة غفر لَهُ ذَنبه فَقَالَ يَا ابن أخي الا أدلك على أيسر من ذٰلِكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأَ كَمَا امر وَصلى كَمَا امر غفر لَهُ مَا قدم من عمل كَذٰلِكَ يَا عقبَة قَالَ نعم . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبَان فِيْ صَحِيْحه وَتقدم فِي الْوضُوء حَدِيْثِ عَمْرو بن عبسة وَفِيْ آخِره: فَاِن هُوَ قَامَ فَحَمدَ اللّٰه وَاثنى عَلَيْهِ ومجده بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْل وَفرغ قلبه لله تَعَالٰى اِلَّا انْصَرف من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثِ عُثْمَان وَفِيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا من امرىء مُسْلِم تحضره صَلَاة مَكْتُوْبَة فَيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها اِلَّا كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب مَا لم يُؤْت كَبِيْرَة وَكَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم اَيْضًا حَدِيْثِ عبَادَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خمس صلوَات افترضهن اللّٰه من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وَأتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغْفر لَهُ . وَيَاْتِيْ فِي الْبَاب بعده حَدِيْثِ أنس اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: وہ (اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ) غزوہ سلاسل میں شرکت کے لئے گئے' تو اس میں شامل نہ ہو سکے' تو وہ وہاں پہرے داری کرتے رہے' پھر وہ واپس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے' اس وقت ان کے پاس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' عاصم بن سفیان نے کہا: اے حضرت ابوایوب! اس سال ہم میں جنگ میں حصہ نہیں لے سکے ہیں' اور ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے: جو شخص چار مساجد میں نماز ادا کرتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تمہاری رہنمائی اس سے زیادہ آسان کام کی طرف نہ کروں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس طرح وضو کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' اور اس طرح نماز ادا کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس سے پہلے اس نے جتنے بھی عمل کیے ہوں گے' اُن کی مغفرت ہو جائے گی''۔

(پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:) اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' یہ اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر اگر وہ کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' اس کی ثناء بیان کرے' اس کی بزرگی کا تذکرہ کرے' جس کا وہ اہل ہے' اور اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو چکا ہوتا ہے' جس طرح اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے پہلے کے باب میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' اور وہ اچھی طرح سے وضو کرے' اچھی طرح سے خشوع کے ساتھ' رکوع کر کے نماز ادا کرے' تو یہ چیز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ اس نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' اور یہ فضیلت ہمیشہ کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے بھی پہلے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کے لئے اچھی طرح وضو کرے' اور اچھی طرح ان کے مخصوص اوقات میں انہیں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''۔

اس کے بعد والے باب میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

15 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة فِيْ اَوَّلِ وَقتهَا

باب: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے کی ترغیب

574 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْعَمَل اَحَبُّ اِلَى اللّٰه تَعَالٰى قَالَ الصَّلَاة على وَقتهَا قلت ثُمَّ اَى قَالَ بر الْوَالِدين قلت ثُمَّ اَى قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ حَدثنِي بِهِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ استزدته لزادني

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا' میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک' میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ باتیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائیں تھیں' اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوال کرتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزید جواب ارشاد فرماتے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

575 - وَرُوِىَ عَن رجل من بني عبد الْقَيْس يُقَال لَهُ عِيَاض انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِذكر ربكُمْ وصلوا صَلَاتكُمْ فِيْ اَوَّل وقتكم فَاِن اللّٰه يُضَاعف لكم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ بنو عبدالقیس سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حضرت عیاض رضی اللہ عنہ ہے' ان سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم پر یہ لازم ہے کہ تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو' اور تم نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

576 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَقْت الْاَوَّل من الصَّلَاة رضوَان اللّٰه وَالْاخر عَفْو اللّٰه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کا ابتدائی وقت' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے' اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کا درگزر ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

حدیث 576: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الوقت الأول من الفضل' حديث: 162' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب النهي عن الصلاة بعد صلاة الفجر وبعد صلاة العصر - حديث: 845' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب الترغيب في التعجيل بالصلوات في أوائل الأوقات' حديث: 1897

577 - وروی الدارقطنی ایضا من حدیث ابراھیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورۃ عن ابیہ ' عن جدہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اول الوقت رضوان اللہ' ووسط الوقت رحمۃ اللہ' واٰخر الوقت عفو اللہ .

امام دارقطنی نے ابراہیم بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے والد اور دادا (حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(نماز کا) ابتدائی وقت' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے' اُس کا درمیانی وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کا درگزر ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

578 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فصل اَوَّل الْوَقْت علی آخرہ کفضل الْاٰخِرَۃِ علی الدُّنیَا رَوَاہُ اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِیْ مُسْنَد الفردوس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(نماز کے) ابتدائی وقت کو اس کے آخری وقت پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو آخرت کو دنیا پر حاصل ہے"۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے۔

579 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَی الْعَمَل اَفضل قَالَ شُعْبَۃ قَالَ اَفضل الْعَمَل الصَّلَاۃ لوَقتهَا وبر الْوَالِدین وَالْجِهَاد

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ یہاں شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا' والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا' اور جہاد کرنا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

580 - وَعَنْ أم فَرْوَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا وَکَانَت مِمَّن بَایع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَت سُئِلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَی الْاَعْمَال اَفضل قَالَ الصَّلَاۃ لأَوَّل وَقتهَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ لَا یرْوی اِلَّا من حَدِیْثِ عبد اللہ بن عمر الْعمری

وَلَیْسَ بِالْقَوِیّ عِنْد اَهْلِ الْحَدِیْث واضطربوا فِی هٰذَا الْحَدِیْث

قَالَ الْحَافِظ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبد اللہ هٰذَا صَدُوق حسن الحَدِیْثِ فِیْهِ لین قَالَ اَحْمد صَالح الحَدِیْثِ لَا بَاس بِہ وَقَالَ ابْن معِین یکْتب حَدِیْثه وَقَالَ ابْن عدی صَدُوق لَا بَاس بِہ وَضَعفه اَبُوْ حَاتِم وَابْن الْمَدِیْنِیّ وَاُم فَرْوَۃ هٰذِه هِیَ اُخْت اَبِی بکر الصّدیق لِاَبِیْهِ وَمَنْ قَالَ فِیْهَا اُم فَرْوَۃ الْاَنْصَارِیَّۃ فَقَدْ وهم

سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن عمر عمری کے حوالے سے منقول ہے' اور یہ شخص محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے' راویوں نے اس حدیث میں اضطراب کا اظہار کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عبداللہ نامی یہ راوی صدوق ہے' اور حسن الحدیث ہے' تاہم اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابوحاتم اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والد کی طرف سے شریک بہن ہیں' جن لوگوں نے اس خاتون کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ اُم فروہ انصاریہ ہیں' انہیں وہم ہوا ہے۔

581 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أشهد اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ خمس صلوَات افترضهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من أحسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وَأتم رُكُوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ لَهُ على اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه . رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کے لئے اچھی طرح وضو کرے' اور انہیں اپنے مخصوص وقت میں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی عہد نہیں ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

582 - وَرُوِيَ عَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ سَبْعَة نفر اَرْبَعَة من موالينا وَثَلَاثَة من عربنا مسندي ظُهُورنَا اِلَى مَسْجده فَقَالَ مَا اجلسكم قُلْنَا جلسنا نَنْتَظِر الصَّلَاة قَالَ فأرم قَلِيلا ثُمَّ أقبل علينا فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُم قُلْنَا لَا قَالَ فَاِن ربكُم يَقُوْلُ من صلى الصَّلَاة لوَقتهَا وحافظ عَلَيْهَا وَلَمْ يضيعها استخفافًا بِحَقِّهَا فَلهُ عَليّ عهد اَن أدخلهُ الْجنَّة وَمَنْ لم يصلها لوَقتهَا وَلَمْ يحافظ عَلَيْهَا وضيعها استخفافًا بِحَقِّهَا فَلَا عهد لَهُ عَليّ اِن شِئْت عذبته وَاِن شِئْت غفرت لَهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَأحمد بِنَحْوِهِ أرم هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَتَشْدِيد الْمِيم اي سكت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت سات افراد تھے جن میں سے چار کا تعلق موالی سے تھا' اور تین کا تعلق عربوں سے تھا' ہم نے اپنی پشت مسجد کی دیوار سے لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے. جو شخص نماز کو اس کے وقت میں ادا کرے' اور نماز کی حفاظت کرے' اسے اس کے حق کو کمتر سمجھتے ہوئے ضائع نہ کرے' تو اس شخص کے لئے میرے ذمہ یہ عہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں' اور جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا نہ کرے' اور اس کی حفاظت نہ کرے' اور اس کے حق کو کم سمجھتے ہوئے نماز کو ضائع کرے' تو اس شخص کے لئے میرے ذمہ کوئی عہد نہیں ہے' اگر میں چاہوں گا' تو اسے عذاب دوں گا' اور اگر چاہوں گا' تو اس کی مغفرت کر دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام احمد نے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

لفظ ''ارم'' میں 'ر' پر زبر ہے' اور 'م' پر شد ہے' اس سے مراد خاموش ہوتا ہے۔

583 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على اَصْحَابه يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُم تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يُصليهَا اَحَد لوَقْتهَا اِلَّا ادخلته الْجَنَّةَ وَمَنْ صلاهَا بِغَيْر وَقتهَا اِن شِئْت رَحمته وَاِن شِئْت عذبته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اپنے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دریافت کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پروردگار فرماتا ہے:

''مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' ان نمازوں کو ان کے مخصوص وقت میں جو بھی شخص ادا کرے گا' میں سے جنت میں داخل کروں گا' اور جو شخص ان کو ان کے وقت کے علاوہ میں ادا کرے گا' تو اگر میں چاہوں گا' تو اس پر رحم کروں گا' اور اگر چاہوں گا' تو اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

584 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصَّلَوَات لوَقْتهَا واسبغ لَهَا وضوء ها وَاَتم لَهَا قِيَامهَا وخشوعها وركوعها وسجودها خرجت وَهِي بَيْضَاء مسفرة تَقول حفظك اللّٰه كَمَا حفظتني وَمَنْ صلاهَا لغير وَقتهَا وَلَمْ يسبغ لَهَا وضوء ها وَلَمْ يتم لَهَا خشوعها وَلَا ركوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِي سَوْدَاءِ مظْلمَة تَقول ضيعك اللّٰه كَمَا ضيعتني حَتّٰى اِذا كَانَت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه لفت كَمَا يلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَتقدم فِی بَاب الصَّلَوَات الْخمس حَدِیْثُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَغَیْرِہ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نمازیں ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرے نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرے ان کے قیام خشوع' رکوع اور سجود کو مکمل کرے' تو وہ نمازیوں نکلتی ہے کہ وہ روشن اور چمک دار ہوتی ہے' اور یہ کہہ رہی ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی اسی طرح حفاظت کرے' جس طرح تم نے میری حفاظت کی تھی اور جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت کے علاوہ ادا کرتا ہے' اس کے لئے اچھی طرح وضو نہیں کرتا ہے' اس کے خشوع' رکوع' سجود کو مکمل نہیں کرتا ہے' تو جب وہ نماز نکلتی ہے' وہ سیاہ اور تاریک ہوتی ہے' اور یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اسی طرح ضائع کرے' جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے' یہاں تک کہ جب وہ ایک مخصوص مقام تک پہنچتی ہے' جو اللہ کو منظور ہوتا ہے' تو اسے یوں لپیٹ دیا جاتا ہے' جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے' پھر اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس سے پہلے پانچ نمازوں سے متعلق' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِیْب فِیْ صَلَاۃِ الْجَمَاعَۃ

وَمَا جَاءَ فِیْمَن خرج یُرِید الْجَمَاعَۃ فَوجدَ النَّاس قد صلوا

باب: باجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کے ارادے سے نکلتا ہے' اور لوگوں کو پاتا ہے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

585 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِیْ جمَاعَة تضعف علٰی صَلَاته فِیْ بَیته وَفِیْ سوقه خمْسا وَعشْرین ضعفا وَذٰلِكَ اَنه اِذا تَوَضَّا فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَی الْمَسْجِد لَا یُخرجهُ اِلَّا الصَّلَاة لم یخط خطْوَة اِلَّا رفعت لَهُ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِیئَة فَاِذَا صلی لم تزل الْمَلَائِکَة تصلی عَلَیْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ مَا لم یحدث اللّٰهُمَّ صل عَلَیْهِ اللّٰهُمَّ ارحمه وَلَا یزَال فِیْ صَلَاة مَا انْتظر الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے اپنے گھر میں' یا بازار میں (تنہا) نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے' اس کی صورت یوں ہے' جب وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد کے لئے نکلے' اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہو' تو وہ جو بھی قدم رکھتا ہے' اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیا جاتا ہے' پھر جب وہ

نماز ادا کر لیتا ہے تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے' جب تک وہ حادث نہیں ہوتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے' مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

586 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ افضل من صَلَاةِ الْفَذِّ بِسبع وَعِشْرِيْنَ دَرَجَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

587 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من سره أَن يلقى اللّٰه غَدا مُسلما فليحافظ على هَؤُلَاءِ الصَّلَوَات حَيْثُ يُنَادى بِهن فَإِن اللّٰه تَعَالٰى شرع لنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سنَن الْهدى وإنهن من سنَن الْهدى وَلَوْ اَنكُمْ صليتم فِيْ بُيُوتكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا المتخلف فِيْ بَيته لترکتم سنة نَبِيكُم وَلَوْ تركْتُمْ سنة نَبِيكُم لَضَلَلْتُمْ وَمَا من رجل يتَطَهَّر فَيحسن الطّهُور ثُمَّ يعمد إِلَى مَسْجِد مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِد إِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها حَسَنَة وَيَرْفَعهُ بهَا دَرَجَة ويحط عَنهُ بهَا سَيِّئَة وَلَقَد رَأَيْتنَا وَمَا يتَخَلَّف عَنْهَا إِلَّا مُنَافِق مَعْلُوم النِّفَاق وَلَقَد كَانَ الرجل يُؤْتى بِهِ يهادى بَيْنَ الرجلَيْنِ حَتّٰى يُقَام فِي الصَّفّ

وَفِيْ رِوَايَة: لقد رَأَيْتنَا وَمَا يتَخَلَّف عَن الصَّلَاة إِلَّا مُنَافِق قد علم نفَاقه أَوْ مَرِيض إِن كَانَ الرجل ليمشي بَيْنَ رجلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِي الصَّلَاة وَقَالَ إِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمنَا سنَن الْهدى وَإِن من سنَن الْهدى الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الَّذِيْ يُؤذن فِيهِ . رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

قَوْله يهادى بَيْنَ الرجلَيْنِ يَعْنِيْ يرفد من جَانِبه وَيُؤْخَذ بعضده يمشي بِهِ إِلَى الْمَسْجِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کل جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو مسلمان ہونے کے عالم میں حاضر ہو' اسے ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے' جب ان کے لئے اذان دی جاتی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت والی سنتیں مقرر کی ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت والی سنتوں میں شامل ہیں' اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے' جس طرح پیچھے رہنے والے لوگ اپنے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے' اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے' تو تم گمراہ ہوجاؤ گے' جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ کسی مسجد کی طرف جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے رکھنے والے ہر قدم کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ ختم

ہمیں اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ باجماعت نماز سے پیچھے صرف وہ شخص رہتا تھا جس کا منافق ہونا متعین ہو
کر دیتا ہے اور بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا تھا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ (ہم لوگ یہ سمجھتے تھے) نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا' جو منافق ہو' اور جس کا منافق ہونا پتہ ہو' یا بیمار پیچھے رہتا تھا' بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر نماز کے لئے لایا جاتا تھا"

اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت والی سنتوں کی تعلیم دی اور ہدایت والی سنتوں میں سے ایک مسجد میں نماز ادا کرنا ہے' وہ مسجد جس میں اذان دی جاتی ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "یھادی بین الرجلین" اس سے مراد یہ ہے کہ اسے ایک طرف سے ایک شخص سہارا دیتا تھا اور اس کے بازوؤں کو پکڑ کر اسے چلاتے ہوئے مسجد میں لایا جاتا تھا۔

588 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة الرجل فِي الْجَمَاعَة على صلَاته وَحده بضع وَعِشْرُوْنَ دَرَجَة . وَفِيْ رِوَايَةٍ: كلهَا مثل صلَاته فِيْ بَيته

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه بِنَحْوِهِ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ان میں سے ہر ایک گنا اس کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی مانند ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے امام بزار نے امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

589 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الله تبَارَكَ وَتَعَالٰى ليعجب من الصَّلَاة فِي الْجمع

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث ابْن عمر بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حديث 588: مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3458' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' ما جاء في فضل صلاة الجماعة على غيرها - حديث: 8259 السنن الكبرى للبيهقي كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل صلاة الجماعة' حديث: 4612' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' فضل صلاة الجماعة - حديث: 1506' مسند الحارث - كتاب الصلاة' باب الصلاة في الجماعة - حديث: 154' البحر الزخار مسند البزار - عقبة بن وساج ، عن الأحوص ، عن عبد الله حديث: 1811' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 4863' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند صهيب - صهيب بن النعمان' حديث: 7154

"بے شک اللہ تعالیٰ باجماعت نماز کو پسند کرتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسی طرح یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

590 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّا فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى اِلى صَلَاة مَكْتُوبَة فَصلاهَا مَعَ الإِمَام غفر لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے چل کر جائے' اور اسے امام کے ہمراہ ادا کرے' تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

591 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي

وَفِيْ رِوَايَةٍ: رَاَيْت رَبِّي فِيْ احسن صُوْرَة فَقَالَ لي يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رب وَسَعْدَيك قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلأ الْاَعْلَى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْن كَتِفي حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْن ثدبي اَوْ قَالَ فِيْ نحرى فَعلمت مَا فِي السَّمٰوَات وَمَا فِي الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلأ الْاَعْلَى قلت نعم فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه قَالَ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ وَسَعْدَيك فَقَالَ اِذا صليت قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسأَلك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنكرَات وَحب الْمَسَاكِين وَاِذَا أردْت بعبادك فتْنَة فاقبضني اِلَيْك غير مفتون قَالَ والدرجات افشاء السَّلَام واطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ الْمَلأ الْاَعْلَى هم الْمَلَائِكَة المقربون والسبرات بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"گزشتہ رات' میرے پروردگار کی طرف سے (ایک فرشتہ) میرے پاس آیا' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں دیکھا' تو اس (پروردگار) نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے' اس نے دریافت کیا: تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا' تو پروردگار نے اپنا دست رحمت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے گلے میں محسوس کی' تو مجھے ان سب باتوں کا پتہ چل گیا' جو (کچھ بھی) آسمانوں میں ہے اور جو (کچھ بھی) زمین میں ہے (راوی کو شک ہے'

شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مشرق میں ہے اور جو مغرب میں ہے پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ درجات' کفارات' باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانے' اور سردی کے عالم میں اچھی طرح وضو کرنے' اور نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں بحث کر رہے ہیں' جو شخص نمازوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے' اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' اس نے فرمایا: جب تم نماز ادا کر لو تو یہ دعا پڑھو:

"اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میں بھلائی کے کام کروں' اور برے کاموں کو ترک کر دوں اور مساکین کے ساتھ محبت رکھوں' اور جب تو اپنے بندوں کو آزمائش کا شکار کرنے کا ارادہ کرے' تو مجھے کسی آزمائش کا شکار کیے بغیر اپنی طرف اٹھالینا"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) درجات سے مراد' سلام پھیلانا' رات کو اس وقت نماز ادا کرنا' جب لوگ سو رہے ہوں"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ملاء اعلیٰ سے مراد مقرب فرشتے ہیں' "سبراۃ" میں 'س' پر زبر ہے' اور 'ب' ساکن ہے' یہ 'سبرۃ' کی جمع ہے' جس سے مراد شدید سردی ہے۔

592 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یعلم هذا المتخلف عَن الصَّلَاةِ فِی الْجَمَاعَةِ مَا لِهٰذَا الْمَاشِی اِلَیْهَا لأتاها وَلَوْ حبوا علی یَدَیْهِ وَرِجلَیْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِیْ ترك الْجَمَاعَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"باجماعت نماز میں' شریک نہ ہونے والے لوگوں کو اگر یہ پتہ چل جائے کہ اس کے لئے چل کر آنے والے لوگوں کو (کتنا اجر و ثواب) حاصل ہوتا ہے' تو وہ بھی باجماعت نماز میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ حدیث آگے' جماعت ترک کرنے سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

593 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی لله اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جمَاعَة یدْرك التَّكْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کتب لَهُ براء تان بَرَاءَ ةٌ مِنَ النَّار وَبَرَاءَ ةٌ من النِّفَاق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفعه اِلَّا مَا روی مُسلِم بن قُتَیْبَة عَن طعمة بن عَمْرو

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمُسْلِمٍ وطعمة وَبَقِیَّةُ رُوَاته ثِقَات وَقد تکلمنا علی هٰذَا الحَدِیْثِ فِیْ غیر هٰذَا الْکتاب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے باجماعت نماز ادا کرتا ہے' یوں کہ وہ پہلی تکبیر میں شریک ہوا ہو' تو اس کے لئے دو قسم کی برأت نوٹ کر لی جاتی ہے' جہنم سے برأت اور منافقت سے برأت''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف اس روایت میں نقل کیا گیا ہے' جو مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں: مسلم' طعمہ اور اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں' ہم نے کسی اور مقام پر اس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

594 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُوْلُ من صلى فِيْ مَسْجِد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة لَا تفوته الرَّكْعَة الْاُوْلٰى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهُ بهَا عتقا مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ نَحْو حَدِيْث انس يَعْنِيْ الْمُتَقَدّم وَلَمْ يذكر لَفظه وَقَالَ هٰذَا الحَدِيْث مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة الرَّاوِي عَن انس لم يدْرك انسا وَذكره رزين الْعَبدَرِي فِيْ جَامعه وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعها وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کرے' یوں کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جہنم سے آزادی نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے' یعنی جو اس سے پہلے گزر گئی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے' ان کی مراد یہ ہے: عمارہ بن غزیہ نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' لیکن اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ روایت رزین عبدری نے اپنی جامع میں نقل کی ہے' تاہم میں نے اصول سے متعلق کتاب میں اس کو نہیں دیکھا' جنہیں عبدری نے جمع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

595 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّا فَاحسن وضوء ه ثُمَّ رَاح فَوجدَ النَّاس قد صلوا أعطاهُ اللّٰه مثل أجر من صلاهَا وحضرها لا ينقص ذٰلِكَ من أُجُورهم شَيْئا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرط مُسْلِم وَتقدم فِيْ بَاب الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد حَدِيْث سعيد بن الْمسيب عَن رجل من الْاَنْصَار قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذكر الحَدِيْث وَفِيْه: فَاِن اَتٰى الْمَسْجِد فصلى فِيْ جمَاعَة غفر لَهُ فَاِن اَتٰى الْمَسْجِد وَقد صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَاِن اَتٰى الْمَسْجِد وَقد صلوا فَاَتمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ جائے' اور لوگوں کو پائے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ

اس کو اس شخص کی مانند اجر دے دیتا ہے جس نے وہ نماز لوگوں کے ساتھ ادا کی ہو اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے مساجد کی طرف چل کر جانے کے متعلق باب میں سعید بن مسیب کے حوالے سے ایک انصاری کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے وہ انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر وہ مسجد میں آئے اور باجماعت نماز ادا کرے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اگر وہ مسجد میں آئے اور اس وقت لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں اور کچھ نماز باقی ہو تو جتنی نماز اسے جماعت کے ساتھ ملے اتنی وہ ادا کر لے اور جو باقی ہو اسے بعد میں مکمل کر لے تو بھی اسی طرح اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے اور اگر وہ مسجد میں آئے اور لوگ اس وقت نماز ادا کر چکے ہوں تو وہ مکمل نماز ادا کرے تو بھی اسے یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

17 - التَّرْغِيب فِي كَثْرَة الْجَمَاعَة

باب: جماعت (میں نمازیوں) کی کثرت سے متعلق ترغیبی روایات

596 - عَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْح فَقَالَ اشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ إِن هَاتين الصَّلَاتَيْنِ أثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُونَ مَا فِيهِمَا لأتيتموهما وَلَوْ حبوا على الركب وَإِن الصَّف الْاَوَّل على مثل صف الْمَلَائِكَة وَلَوْ علمتم مَا فضيلته لابتدرتموه وَإِن صَلَاة الرجل مَعَ الرجل أزكى من صلَاته وَحده وَصلَاته مَعَ الرجلَيْنِ أزكى من صلَاته مَعَ الرجل وكل مَا كثر فَهُوَ اَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقد جزم يحيى بن معِين والذهلي بِصِحَّة هٰذَا الحَدِيْث

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر دریافت کیا: فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں منافقین کے لئے سب سے زیادہ گراں ہوتی ہیں اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ ان دونوں میں شریک ہونے کا کتنا اجر و ثواب ہے تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہو خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے اگر تمہیں پتہ چل جائے کی اس کی فضیلت کیا ہے تو تم اس کی طرف جلدی کرو آدمی کا ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے اور آدمی کا دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے تو (باجماعت نماز میں لوگوں کی) تعداد جتنی زیادہ ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

اتنی ہی زیادہ پسندیدہ ہوگی"۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے یحیی بن معین اور زہری نے اس حدیث کے مستند ہونے کے بارے میں یقین کا اظہار کیا ہے۔

597 - وَعَنْ قباث بن اَشيم اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجلَيْن يؤم اَحدهمَا صَاحبه أزكى عِنْد الله من صَلَاة اَرْبَعَة تترى وَصَلَاة اَرْبَعَة أزكى عِنْد الله من صَلَاة ثَمَانِيَة تترى وَصَلَاة ثَمَانِيَة يؤمهم أحدهم أزكى عِنْد الله من صَلَاة مائَة تترى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت قباث ابن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمیوں کا یوں نماز ادا کرنا' کہ ان میں سے ایک دوسرے کی امامت کر رہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور چار آدمیوں کا (باجماعت) نماز ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک آٹھ آدمیوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور آٹھ آدمیوں کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کر رہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک سو لوگوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

18 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة فِي الفلاة

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقد ذهب بعض الْعلمَاء اِلى تفضيلها على الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة

باب: ویرانے میں نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

حافظ کہتے ہیں: بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے

598 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة تعدل خمْسا وَعشْرين صَلَاة فَاِذا صلاهَا فِي فلاة فَاتم رُكُوعهَا وسجودها بلغت خمسين صَلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ قَالَ عبد الْوَاحِد بن زِيَاد فِي هٰذَا الحَدِيْث صَلَاة الرجل فِي الفلاة تضَاعف على صَلَاته فِي الْجَمَاعَة رَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظِهِ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَصدر الحَدِيْث عِنْد البُخَارِيّ وَغَيره وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظِهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاة الرجل فِي جمَاعَة تزيد على صلَاته وَحده بِخمْس وَعشْرين دَرَجَة فَاِن صلاهَا بِاَرْض قي فَاتم رُكُوعهَا وسجودها تكْتب صلَاته بِخَمْسِيْنَ دَرَجَة . القي بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ الفلاة كَمَا هُوَ مُفَسّر فِيْ رِوَايَة اَبِيْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''باجماعت نماز ادا کرنا' پچیس نمازوں کے برابر ہے' جب کوئی شخص بیابان میں نماز ادا کرتے ہوئے رکوع اور سجود مکمل

کرے (تو اس کا اجر وثواب) پچاس نمازوں تک پہنچ جاتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے سے دُگنا (اجر وثواب) رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجہ فضیلت رکھتا ہے' اور اگر کوئی شخص بیابان جگہ پر نماز ادا کرے' اور اس کے رکوع اور سجود مکمل کرے' تو اس کی نماز پچاس گنا نوٹ کی جاتی ہے"۔

روایت کا لفظ "الفلی" "ق" پر زبر ہے' اور "ی" پر شد ہے' اس سے مراد بیابان ہے' جیسا کہ امام ابوداؤد کی روایت میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

599 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من بقعة يذكر الله عَلَيْهَا بِصَلَاة اَوْ بِذكر اِلَّا استشرفت بِذلِكَ اِلٰى مُنْتَهَاهَا اِلٰى سبع اَرَضين وفخرت على مَا حولهَا من الْبِقَاع وَمَا من عبد يَقُوْمُ بفلاة من الْاَرْض يُرِيد الصَّلَاة اِلَّا تزخرفت لَهُ الْاَرْض . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"روئے زمین کے جس بھی حصے پر نماز یا ذکر کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' تو وہ حصہ سات زمینوں تک' اپنی آخری حد پر نمایاں ہو جاتا ہے' اور اپنے آس پاس کے دیگر حصوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اور جب بھی کوئی بندہ کسی بیابان جگہ پر کھڑا ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ نماز ادا کرتا ہے' تو وہ جگہ اس کے لئے آراستہ ہو جاتی ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

600 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ الرجل بِاَرْض قي فحانت الصَّلَاة فَلْيَتَوَضَّأ فَاِن لم يجد مَاء فليتيمم فَاِن اَقَامَ صلى مَعَه ملكاه وَاِن أذن وَأَقَام صلى خَلفه من جنود الله مَا لَا يرى طرفاه . رَوَاهُ عبد الرازق عَنِ ابْنِ التَّيْمِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي عُثْمَان النَّهْدِيّ عَن سلمَان وَتقدم حَدِيْث عقبَة بن عَامر عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعجب رَبك من رَاعِي غنم فِيْ رَاس شظية يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلي فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِي هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة خَاف مني قد غفرت لعَبدِي وأدخلته الْجنَّة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَتقدم فِي الْاَذَان

حدیث 600: مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاة' باب الرجل يصلي بإقامة وحده - حديث: 1887' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' أبو عثمان النهدي - سليمان التيمي' حديث: 5994' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب فخر الأرض بعضها على بعض' حديث: 342' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب سنة الأذان والإقامة للمكتوبة في حالتي الانفراد والجماعة' حديث: 1763

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بیابان جگہ پر موجود ہو اور نماز کا وقت ہو جائے' تو اسے وضو کرنا چاہیے اور اگر پانی دستیاب نہیں ہوتا' تو تیمم کرنا چاہیے اگر وہ اقامت کہتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر وہ اذان دیتا ہے' اور اقامت کہتا ہے' تو اس کے پیچھے اللہ کے اتنے لشکر نماز ادا کرتے ہیں کہ ان کے دونوں کناروں کو دیکھا نہیں جا سکتا''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے ابن تیمی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ابوعثمان نہدی کے حوالے سے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوتا ہے' اور نماز کے لئے اذان دے کر پھر نماز ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو' جس نے اذان بھی دی ہے' اور نماز بھی قائم کی ہے' یہ میرا خوف رکھتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے' اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے اذان سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْعشَاء وَالصُّبْح خَاصَّة فِيْ جمَاعَة والترهيب من التَّأَخُّر عَنْهُمَا

باب: بطور خاص عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اور انہیں باجماعت ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

601 - عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة فَكَأَنَّمَا قَامَ نصف اللَّيْل وَمَنْ صلى الصُّبْح فِيْ جمَاعَة فَكَأَنَّمَا صلى اللَّيْل كُله

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظِه من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام نصف لَيْلَة وَمَنْ صلى الْعشَاء وَالْفَجْر فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام لَيْلَة

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَرِوَايَة اَبِيْ دَاوُد وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح قَالَ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بَاب فضل صَلَاة الْعشَاء وَالْفَجْر فِيْ جمَاعَة وَبَيَان اَن صَلَاة الْفجْر فِي الْجَمَاعَة افضل من صَلَاة الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة وَاَن فَضلهَا فِي الْجَمَاعَة ضعفا فضل الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة

ثُمَّ ذكره بِنَحْوِ لفظ مُسْلِم وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ يدافع مَا ذهب اِلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا نصف رات نوافل پڑھتا رہتا ہے' اور جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے وہ گویا پوری رات نوافل پڑھتا رہا''۔

یہ روایت امام مالک اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا

ہے اوران کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:
''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا نصف رات نوافل پڑھتا رہتا ہے' اور جو شخص عشاء اور فجر (دونوں نمازیں) باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا ساری رات نوافل ادا کرتا رہا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابوداؤد کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں یہ تحریر کیا ہے: ''باب عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی فضیلت اور اس بت کا بیان کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا' عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور فجر کی نماز کو باجماعت ادا کرنا' عشاء کو باجماعت ادا کرنے سے کئی گنا فضیلت رکھتا ہے''

پھر انہوں نے امام مسلم کی روایت کے الفاظ کی مانند روایت نقل کی ہے' لیکن امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کے جو الفاظ نقل کیے ہیں: وہ ان کے اس موقف کی تردید کرتے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

602 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اثقل صَلَاة على الْمُنَافِقين صَلَاة الْعشَاء وَصَلَاة الْفجْر وَلَوْ يعلمُونَ مَا فِيهِمَا لأتوهما وَلَوْ حبوا وَلَقَد هَمَمْت اَن آمُر بِالصَّلَاةِ فتقام ثُمَّ آمُر رجلا فَيصَلي بِالنَّاسِ ثُمَّ انْطَلق معي بِرِجَال مَعَهم حزم من حطب اِلٰى قوم لَا يشْهدُونَ الصَّلَاة فَأحرق عَلَيْهِمْ بُيُوتهم بالنَّار . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری نمازیں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں' اگر انہیں پتہ چل جائے کہ ان دونوں کا کتنا اجر وثواب ہے' تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے' میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں نماز کے بارے میں حکم دوں' اسے قائم کیا جائے اور پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں' وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور اپنے ساتھ کچھ لوگ لے کر جاؤں' جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جاؤں' جو نماز میں شریک نہیں ہوتے ہیں' اور ان لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

603 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسا فِیْ بعض الصَّلَوَات فَقَالَ لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالف اِلٰى رجال يتخلفون عَنْهَا فآمر بهم فيحرقوا عَلَيْهِمْ بحزم الْحَطب بُيُوتهم وَلَوْ علم أحدهم أَنه يجد عظما سمينا لشهدها يَعْنِي صَلَاة الْعشَاء وَفِیْ بعض رِوَايَات الإِمَام اَحْمد لهَذَا الحَدِيْث لَوْلَا مَا فِي الْبيُوت من النِّسَاء والذرية اَقمت صَلَاة الْعشَاء وَأمرت فتياني يحرقون مَا فِي الْبيُوت بالنَّار

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں کچھ لوگوں کو غیر موجود پایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر ان لوگوں کی طرف چلا جاؤں

جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور پھر میں ان کے بارے میں حکم دوں' تو لکڑیوں کے گٹھوں کے ذریعے ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادی جائے' اگر ان میں سے کسی کو اگر یہ پتہ ہو کہ اسے ایک پر گوشت ہڈی ملے گی' تو وہ اس نماز میں ضرور شریک ہوگا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی عشاء کی نماز میں شریک ہوگا''۔ امام احمد نے جو روایت نقل کی ہے اس میں ایک جگہ پر یہ الفاظ ہیں

''اگر گھروں میں موجود خواتین اور بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز پڑھا کر کچھ نوجوانوں کو حکم دیتا کہ وہ ان گھروں کو آگ لگادیں'' (یعنی ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں)

604 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا فَقَدنَا الرجل فِي الْفَجْرِ وَالْعشَاء اسأنا بِهِ الظَّن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم کسی شخص کو فجر اور عشاء کی نماز میں غیر موجود پاتے تھے' تو اس کے بارے میں برا گمان کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

605 - وَعَنْ رجل من النخع قَالَ سَمِعت ابا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِين حضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُم حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَأَنَّك ترَاهُ فَإِن لم تكن ترَاهُ فَإِنَّهُ يراك واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَإِيَّاك ودعوة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تستجاب وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن يشْهد الصَّلَاتَيْنِ الْعشَاء وَالصُّبْح وَلَوْ حبوا فَلْيفْعَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وسمي الرجل الْمُبْهم جَابِرا وَلَا يحضرني حَاله

❀❀ نخع قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو سنا' جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' تم اپنا شمار مرحومین میں کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرو' کیونکہ وہ مستجاب ہوتی ہے' اور تم میں سے جو شخص دو نمازوں یعنی عشاء اور فجر (باجماعت) میں شریک ہوسکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہیے' خواہ اسے گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اس روایت کے آغاز میں مذکور مبہم شخص کا نام جابر ذکر کیا گیا ہے' لیکن اس کی حالت کیا ہے اس بارے مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

605/1 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة فَقَدْ اَخذ بحظه من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ شب قدر میں سے اپنا حصہ حاصل کر لیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

606 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُوْلُ من صلى فِيْ مَسْجِد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تفوته الرَّكْعَة الْاُوْلٰى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهٗ بهَا عتقا مِنَ النَّار رَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَن عمر وَاَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ وَلَمْ يذكر لَفظِهٖ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة وَهُوَ الْمَازِنِي الْمدنِيْ لم يدْرك انسا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص چالیس راتوں تک باجماعت نمازیں ادا کرے' کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت بھی (جماعت کے ساتھ) فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا نام آگ سے آزاد لوگوں میں نوٹ کر لیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسماعیل کے حوالے سے' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث مرسل ہے' عمارہ بن غزیہ (یعنی جن کا اسم منسوب) مازنی' مدنی ہے' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

607 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّا ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد فصلى رَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر ثُمَّ جلس حَتّٰى يُصَلِّيَ الْفجْر كتبت صلَاته يَوْمَئِذٍ فِيْ صَلَاة الْاَبْرَار وَكتب فِيْ وَفد الرَّحْمٰن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن الْقَاسِم اَبِيْ عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص وضو کرنے بعد مسجد میں آئے اور فجر کی پہلی دو رکعت (سنتیں) ادا کرے' پھر وہ بیٹھ جائے' پھر فجر کی نماز ادا کرے' تو اس کی اس دن کی وہ نماز' نیک لوگوں کی نماز میں نوٹ کی جاتی ہے' اور اس کا شمار پروردگار کے مہمانوں میں کیا جاتا ہے"۔

یہ روایت قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

608 - وَعَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْح فَقَالَ اشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اِن هَاتين الصَّلَاتَيْنِ اثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُوْنَ مَا فيهمَا لَاتيتموهما وَلَوْ حبوا على الركب الحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِيْ كَثْرَة الْجَمَاعَة

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھا لینے کے بعد دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں' منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری ہیں' اگر تم لوگوں کو یہ بات پتہ چل

جائے کہ ان دونوں میں کتنا ثواب ہے تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہو خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے" الحدیث۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ روایت اس سے پہلے جماعت کی کثرت سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

609 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى الصُّبْح فِي جمَاعَة فَهُوَ فِي ذمَّة اللّٰه تَعَالٰى . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيح

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرلے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

610 - وَرَوَاهُ أَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَاد فِيهِ فَلَا تخفروا اللّٰه فِي عَهده فَمن قَتله طلبه اللّٰه حَتّٰى يكبه فِي النَّار على وَجهه . رَوَاهُ مُسلم من حَدِيْثِ جُنْدُب وَتقدم فِي الصَّلَوَات الْخمس يُقَال أخفرت الرجل بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة إِذا نقضت عَهده

یہی روایت انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کی خلاف ورزی نہ کرو جو شخص اس (نمازی) کو قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا یہاں تک کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ میں ڈال دے گا"۔

یہ روایت امام مسلم نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے پانچ نمازوں سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: "اخفرت الرجل" یعنی اس میں 'خ' ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب عہد کو توڑ دیا جائے۔

611 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غدا إِلَى صَلَاة الصُّبْح غدا بِرَايَة الْإِيمَان وَمَنْ غدا إِلَى السُّوق غدا بِرَايَة الشَّيْطَان . رَوَاهُ ابْن مَاجه

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص (صبح کے وقت) صبح کی نماز ادا کرنے کے لیے جاتا ہے وہ ایمان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے اور جو شخص (صبح کے وقت) بازار کی طرف جاتا ہے وہ شیطان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

612 - وَرُوِيَ عَن مِيثَم رجل من أَصْحَاب رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَغَنِي أَن الْملك يَغْدُو بِرَايَته مَعَ أول من يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِد فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتّٰى يرجع فيدْخل بهَا منزله وَإِن الشَّيْطَان يَغْدُو بِرَايَته إِلَى السُّوق مَعَ أول من يَغْدُو فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتّٰى يرجع فيدخلها منزله

رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ معرفۃ الصَّحَابَۃ وَغَیْرِھَا

حضرت میثم رضی اللہ عنہ 'جو ایک صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے:

''فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر صبح کے وقت اس شخص کے ساتھ جاتا ہے' جو صبح کے وقت سب سے پہلے مسجد کی طرف جاتا ہے' اور وہ فرشتہ مسلسل اس شخص کے ساتھ رہتا ہے' جب تک وہ بندہ واپس نہیں آتا' پھر وہ اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے' اور شیطان اپنا جھنڈا ساتھ لے کر صبح کے وقت بازار کی طرف جاتا ہے' اس شخص کے ساتھ' جو صبح سب سے پہلے بازار جاتا ہے' اور مسلسل اس شخص کے ساتھ رہتا ہے' جب تک وہ شخص واپس نہیں آجاتا' پھر شیطان اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے''

یہ روایت ابو عاصم نے نقل کی ہے' اسے ابونعیم نے ''معرفۃ الصحابہ'' میں نقل کیا ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

613 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن سُلَیْمَان بن اَبِیْ حثمَۃَ اَنّ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَدَ سُلَیْمَان بن اَبِیْ حثمَۃَ فِیْ صَلَاۃ الصُّبْح وَاَنّ عمر غَدا اِلَی السُّوق ومسکن سُلَیْمَان بَیْنَ الْمَسْجِد والسوق فَمر علی الشِّفَاء اُم سُلَیْمَان فَقَالَ لَهَا لم أر سُلَیْمَان فِی الصُّبْح فَقَالَت لَہٗ اِنَّہٗ بَات یُصَلِّی فغلبته عَیناهُ قَالَ عمر لَہٗ لَاَن اشهد صَلَاة الصُّبْح فِیْ جمَاعَة اَحَبُّ اِلَیّ من اَن اقوم لَیْلَة . رَوَاهُ مَالك

سلیمان بن ابوحثمہ کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوحثمہ کو صبح کی نماز (باجماعت میں) غیر موجود پایا' بعد میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے' تو سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر سلیمان کی والدہ ''شفاء'' کے پاس سے ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شفاء سے دریافت کیا' سلیمان آج صبح کی نماز میں نظر نہیں آیا' تو اس خاتون نے بتایا کہ وہ ساری رات نوافل پڑھتا رہا تھا' اس لئے صبح کے وقت اس کی آنکھ لگ گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صبح کی نماز باجماعت میں شریک ہوؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں رات بھر نفل پڑھتا رہوں''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

614 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشی فِیْ ظلمَة اللَّیْل اِلَی الْمَسَاجِد لَقِی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بِنور یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلِابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه نَحْوه

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مساجد کی طرف جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے ساتھ حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

615 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بشر

الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَتقدم مَعَ غَيْرِه

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکی میں چل کر مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور (نصیب ہونے) کی خوشخبری دے دو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور اس سے پہلے یہ روایت دیگر روایات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

20 - التَّرْهِيب من ترك حُضُور الْجَمَاعَة لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے کے متعلق ترہیبی روایات

616 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَلَمْ يمنعهُ من اتِّبَاعه عذر قَالُوْا وَمَا الْعذر قَالَ خوف اَوْ مرض لم تقبل مِنْهُ الصَّلَاة الَّتِي صلى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان سنے تو کوئی عذر اس کے لئے اس اذان کی پیروی میں رکاوٹ نہ بنے لوگوں نے عرض کی: عذر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوف یا بیماری اس شخص نے (اپنے گھر میں) جو نماز ادا کی ہوگی وہ قبول نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اس کو اس کی مانند نقل کیا ہے۔

617 - وَعَنهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سمع النداء فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ إِلَّا من عذر . رَوَاهُ الْقَاسِم بن أصبغ فِي كِتَابه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شرطهمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے تو اس کی نماز نہیں ہوتی البتہ اگر کوئی عذر ہو تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت قاسم بن اصبغ نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

618 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من ثَلَاثَة فِي قَرْيَة وَلَا بَدو لَا تُقَام فيهم الصَّلَاة إِلَّا قد استحوذ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَان فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَة فَإِنَّمَا يَأْكُل الذِّئْب من الْغنم القاصية . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَزَاد

رزين فِي جَامعه وَان ذِئب الْإِنْسَان الشَّيْطَان اِذا خلا بِهِ أكله وَتقدم حَدِيْث ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْه وَلَوْ انكُمْ صليتم فِيْ بُيُوتكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا المتخلف فِيْ بَيته لتركتم سنة نَبِيكُمْ وَلَوْ تركتُم سنة نَبِيكُمْ لَضَلَلْتُمْ الحَدِيْث رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کسی بستی یا علاقے میں تین افراد رہتے ہوں اور اس جگہ پر نماز قائم نہ ہو تو شیطان ان لوگوں پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے تو تم پر جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ بھیڑیا الگ ہونے والی بکری کو کھا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' رزین نے اپنی جامع میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''آدمی کے لئے' شیطان' بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے' جب آدمی تنہا ہو تو شیطان اُسے کھا لیتا ہے''۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح جماعت میں شریک نہ ہونے والا شخص اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

619 - وَفِيْ رِوَايَة لابي دَاوُد وَلَوْ تركتُمْ سنة نَبِيكُمْ لكفرتم . وَتقدم حَدِيْث اَبِيْ اُمَامَة فِي الْمَعْنى مَرْفُوْعا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم کفر کے مرتکب ہو گے''۔

اسی مفہوم سے متعلق حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے' جو مرفوع روایت کے طور پر نقل ہوئی ہے۔

620 - وَعَنْ معَاذ بن انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْجفَاء كل الْجفَاء وَالْكفْر والنفاق من سمع مُنَادِي اللّٰه يُنَادي اِلَى الصَّلَاة فَلَا يجيبه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة زبان بن فائد

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری کی پوری جفاء' کفر اور نفاق یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتے ہوئے سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے زبان بن فائد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

621 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلطبرانی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحسب الْمُؤْمِن من الشَّقَاء والخيبة اَن يسمع الْمُؤَذّن يثوب بِالصَّلَاةِ فَلَا يجيبه . التثويب هَاهُنَا اسْم لِإِقَامَة الصَّلَاة

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کی بدنصیبی اور رسوائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ موذن کو نماز کے لئے اقامت کہتے ہوئے سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)''۔

یہاں لفظ تثویب سے مراد نماز کے لئے اقامت کہنا ہے۔

622 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد هَمَمْت اَن آمُر فتيتي فيجمعوا لي حزما من حطب ثُمَّ آتِيْ قوما يصلونَ فِيْ بُيُوتهم لَيست بهم عِلّة فاحرقها عَلَيْهِمْ فَقِيل ليزِيْد هُوَ ابْن الْاَصَم الْجُمُعَة عَنى اَوْ غَيرهَا قَالَ صمت أذناى إِن لم أكن سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يأثره عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر جُمُعَة وَلَا غَيرهَا

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ مُخْتَصرا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو ہدایت کروں وہ میرے لئے لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہیں اور انہیں کوئی علت لاحق نہیں ہوتی ہے اور پھر انہیں آگ لگا دوں''۔

یزید بن اصم سے دریافت کیا گیا کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کی نماز مراد لی تھی یا کوئی اور نماز مراد لی تھی' تو انہوں نے فرمایا: میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے نہ سنا ہو لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس میں نہ تو جمعہ کا ذکر کیا تھا اور نہ ہی جمعہ کے علاوہ کسی اور نماز کا ذکر کیا تھا۔

یہ روایت' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

623 - وَعَنْ عَمْرو بن أم مَكْتُوم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا ضَرِير شاسع الدَّار ولي قَائِد لَا يلايمني فَهَلْ تجد لي رخصَة اَن اُصَلِّي فِيْ بَيْتِيْ قَالَ أتسمع النداء قَالَ نعم قَالَ مَا أجد لَك رخصَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم

حضرت عمرو بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نابینا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے اور مجھے ساتھ رہنے والا بھی دستیاب نہیں ہوتا تو کیا آپ میرے لئے کوئی رخصت پاتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔

624 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لاحْمد عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَسْجِد فَرَاَى فِی الْقَوْم

رفقه فقال ابى لاهم ان اجعل للناس اماما ثم اخرج فلا اقدر على انسان يتخلف عن الصلاة فى بيته الا احرقته عليه فقال ابن ام مكتوم يا رسول الله ان بينى وبين المسجد نخلا وشجرا ولا اقدر على قائد كل ساعة ايسعنى ان اصلى فى بيتى قال اتسمع الاقامة قال نعم قال فائتها - واسناد هذه جيد

قوله شاسع الدار هو بالشين المعجمة اولا والسين والعين المهملتين بعد الالف اى بعيد الدار ولا يلايمنى اى لا يوافقنى وفى نسخ ابى داود لا يلاومنى بالواو وليس بصواب قاله الخطابى وغيره

قال الحافظ ابو بكر بن المنذر روينا عن غير واحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم قالوا من سمع النداء ثم لم يجب من غير عذر فلا صلاة له منهم ابن مسعود وابو موسى الاشعرى

وقد روى ذلك عن النبى صلى الله عليه وسلم ومن كان يرى ان حضور الجماعات فرض عطاء واحمد بن حنبل وابو ثور وقال الشافعى رضى الله عنه لا ارخص لمن قدر على صلاة الجماعة فى ترك اتيانها الا من عذر انتهى - وقال الخطابى بعد ذكر حديث ابن ام مكتوم وفى هذا دليل على ان حضور الجماعة واجب ولو كان ذلك ندبا لكان اولى من يسعه التخلف عنها اهل الضرورة والضعف ومن كان فى مثل حال ابن ام مكتوم وكان عطاء بن ابى رباح يقول ليس لاحد من خلق الله فى الحضر وبالقرية رخصة اذا سمع النداء فى ان يدع الصلاة - وقال الاوزاعى لا طاعة للوالد فى ترك الجمعة والجماعات انتهى

❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جوان سے (یعنی حضرت عمرو بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ سے) منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی تعداد کم ملاحظہ فرمائی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو لوگوں کے لئے امام مقرر کروں اور پھر نکل کر جاؤں اور جس بھی انسان پر قابو پاؤں جو باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوا اور اپنے گھر میں تھا تو اسے آگ لگا دوں' حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اور مسجد کے درمیان کھجوروں کے درخت ہیں' دوسرے درخت ہیں' بعض اوقات کوئی ساتھ لانے والا نہیں ملتا' تو کیا میرے لیے کوئی گنجائش ہے؟ کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اقامت کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس میں شریک ہو"۔ اس روایت کی سند عمدہ ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''شاسع الدار'' اس میں پہلے 'ش' ہے' اور اس کے بعد 'س' ہے' اور پھر 'ع' ہے' اس سے مراد گھر کا دور ہونا ہے لفظ ''لایلایمنی'' یعنی کبھی ایسا نہیں ہوتا اور ابوداؤد کے بعض نسخوں میں ''لاومنی'' یعنی 'و' کے ساتھ ہے' اور یہ درست نہیں ہے' یہ بات علامہ خطابی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: ہم نے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ حضرات اس بات کے قائل ہیں جو شخص اذان سنے اور کسی عذر کے بغیر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو اس شخص کی نماز نہیں ہوتی ہے' ان حضرات میں حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے' جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ باجماعت نماز میں شریک ہونا فرض

ہے ان میں عطاء ابن ابی رباح' امام احمد بن حنبل' فقیہہ' ابوثور شامل ہیں' امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہو میں اس کو جماعت میں شریک نہ ہونے کے رخصت نہیں دوں گا' البتہ اگر کوئی عذر ہو تو حکم مختلف ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

علامہ خطابی نے حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ذکر کرنے کے بعد یہ بات تحریر کی ہے: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جماعت میں شریک ہونا واجب ہے' اگر یہ مستحب ہوتا تو پھر زیادہ موزوں یہ تھا کہ جو لوگ مجبور ہیں اور کمزور ہیں' ان کے لئے جماعت ترک کرنے کی گنجائش ہوتی' یا وہ شخص جس کی حالت' حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ کی مانند ہوتی' عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے لئے بھی (یعنی کسی مرد کے لئے) حضر کے عالم میں اور بستی میں رہتے ہوئے (یعنی وہ نہ تو مسافر ہو اور نہ ہی کسی ویرانے میں موجود ہو) یہ رخصت نہیں ہے کہ جب وہ اذان سنے' تو نماز (باجماعت) کو ترک کرے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: جمعہ اور باجماعت نماز ترک کرنے میں' والدین کی اطاعت نہیں کی جائے گی' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

625 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل اعمى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِى قَائِد يقودنى اِلَى الْمَسْجِد فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يرخص لَهُ يُصَلِّى فِىْ بَيته فَرخص لَهُ فَلَمَّا ولى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تسمع النداء بِالصَّلَاةِ قَالَ نعم قَالَ فاجب

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جو مجھے ساتھ لے کر مسجد تک آسکے' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درخواست کی کہ آپ اسے یہ اجازت دیں کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرلے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی' جب وہ واپس مڑ گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور اس سے دریافت کیا: تم نماز کے لئے اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہو)۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حديث 625: صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب يجب إتيان المسجد على من سمع النداء - حديث: 1079 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' ابتداء أبواب الصلوات وما فيها - بيان إيجاب إتيان الجماعة والفريضة إذا نودي بها بسكينة ووقار وحظر' حديث: 985 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' أما حديث عبد الرحمن بن مهدي - حديث: 850 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب في التشديد في ترك الجماعة - حديث: 470 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب التغليظ في التخلف عن الجماعة - حديث: 790 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب من سمع النداء - حديث: 1845 السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة' المحافظة على الصلوات الخمس حيث ينادى بهن - حديث: 907 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث عتبان بن مالك - حديث: 16184 مسند عبد بن حميد - ابن أم مكتوم' حديث: 496 معجم الصحابة لابن قانع - عمرو بن أم مكتوم وهو عمرو بن قيس بن زائدة بن' حديث: 1094

626 - وَعَنْ اَبِیْ الشَّعْثَاء الْمحَارِبِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا فِی الْمَسْجِد فَاَذن الْمُؤَذِّن فَقَامَ رجل من الْمَسْجِد یمشی فَاَتبعهُ اَبُوْ هُرَیْرَة بَصَره حَتّٰی خرج من الْمَسْجِد فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عصی اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِہٖ وَتقدم

❁ ابوشعثاء محاربی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' مؤذن نے اذان دی' تو مسجد میں سے ایک شخص اٹھ کر باہر جانے لگا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھتے رہے' یہاں تک کہ وہ شخص مسجد سے باہر نکل گیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

627 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقبل ابْن ام مَكْتُوم وَهُوَ اعمی وَهُوَ الَّذِیْ انزل فِیْهِ (عبس وَتَوَلّٰی اَن جَاءَهُ الْاَعْمی) س وَكَانَ رجلا من قُرَیْش اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ وَاُمی اَنا كَمَا ترانی قد دبرت سنی ورق عظمی وَذهب بَصرِی ولی قَائِد لَا یلایمنی قیادہ اِیَّایَ فَهَلْ تجد لی رخصَة اُصَلِّی فِیْ بَیْتِی الصَّلَوَات فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تسمع الْمُؤَذّن فِی الْبَیْت الَّذِیْ اَنْت فِیْهِ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجد لَك رخصَة وَلَوْ یعلم هٰذَا الْمُتَخَلّف عَن الصَّلَاة فِی الْجَمَاعَة مَا لهٰذَا الْمَاشِی اِلَیْهَا لَاَتَاهَا وَلَوْ حبوا علی یَدَیْهِ وَرجلَیْهِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد الالهانی عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ آئے وہ نابینا تھے' یہ وہ صاحب ہیں' جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی:

"اس نے ماتھے پر بل ڈال دیئے اور منہ پھیر لیا' جب اس کے پاس نابینا شخص آیا"

حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش سے تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' جیسا کہ آپ مجھے ملاحظہ فرما رہے ہیں' میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' بینائی رخصت ہو چکی ہے' بعض اوقات مجھے ساتھ لے کر چلنے والا دستیاب نہیں ہوتا' تو کیا آپ میرے لئے یہ رخصت پاتے ہیں' کہ میں اپنے گھر میں نمازیں ادا کرلیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم گھر میں مؤذن کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا ہوں' باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے شخص کو اگر اس کے اجر وثواب کا پتہ چل جائے کہ اس کے لئے چل کر جانے والے کو کتنا اجر وثواب ملتا ہے' تو وہ اس میں ضرور شریک ہو' خواہ اسے پاؤں اور ہاتھوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں علی بن یزید الہانی اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

628 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی ابْن ام مَكْتُوم النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن منزلی شاسع وَاَنا مكفوف الْبَصَر وَاَنا اسمع الْاَذَان قَالَ فَاِن سَمِعت الْاَذَان فاجب وَلَوْ حبوا اَوْ زحفا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَمْ يقل اَوْ زحفا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا گھر دور ہے اور میری بینائی رخصت ہوچکی ہے لیکن میں اذان کی آواز سن لیتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اذان کی آواز سنتے ہو تو تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہو) خواہ تمہیں گھسٹ کر یا سرین کے بل چل کر آنا پڑے۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلی نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں "یا سرین کے بل"۔

629 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة فَقَالَ هذَا فِي النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے اور رات کے وقت نوافل پڑھتا ہے لیکن باجماعت نماز میں یا جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

630 - وَعنهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من سمع حَيّ على الْفَلاح فَلَمْ يجب فَقَدْ ترك سنة مُحَمَّد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلمْ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہی یہ بات بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص حی علی الفلاح سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

631 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لينتهين رجال عَن ترك الْجَمَاعَة اَوْ لاحرقن بُيُوتهم

رَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَايَة الزبرِقَان بن عَمْرو الضمرِي عَن اُسَامَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"یا تو لوگ باجماعت نماز ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زبرقان بن عمرو ضمری کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم زبرقان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا ہے۔

632 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَارِغًا صَحِيْحا فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ اَبِي بكر بن عَيَّاش عَنْ اَبِي حُصَيْن عَنِ ابْنِ بُرَيْدَة وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ الصَّحِيْح وَقفه

❀❀ ابن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان کی آواز سنے اور وہ فارغ ہو اور تندرست ہو اور پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابوبکر بن عیاش کی ابوحصین کے حوالے سے ابن بریدہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

21 - اَلتَّرْغِيْب فِيْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْبُيُوت

باب: نوافل گھر میں ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

633- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجعلوا من صَلَاتكُمْ فِي بُيُوتكُمْ وَلَا تتخذوها قبورا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی نمازوں میں کچھ حصہ اپنے گھروں کے لئے رکھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

یہ روایت امام بخاری 'امام مسلم 'امام ابوداؤد 'امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

634 - وَعَنْ جَابر هُوَ ابْن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قضى اَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجده فليجعل لبيته نَصِيبا من صَلَاته فَإِن اللّٰه جَاعل فِيْ بَيته من صَلَاته خيرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرُهٗ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه من حَدِيْثِ اَبِي سعيد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں اپنی (فرض) نماز مکمل کر لے تو اسے اپنی (نفل) نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے بھی رکھنا چاہیے کیونکہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

635 - وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْبَيْت الَّذِي يذكر اللّٰه فِيْهِ وَالْبَيْت الَّذِي لَا يذكر اللّٰه فِيْهِ مثل الْحَيّ وَالْمَيِّت . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا افضل الصَّلَاة فِيْ بَيْتِيْ اَوْ الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد قَالَ الا ترى اِلى بَيْتِيْ مَا اقربه من الْمَسْجِد فَلَان اُصَلِّي فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ من اَن اُصَلِّي فِي الْمَسْجِد اِلَّا اَن تكون صَلَاة مَكْتُوْبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کونسی نماز زیدہ فضیلت رکھتی ہے میرا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا' یا مسجد میں نماز ادا کرنا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے میرا گھر دیکھا ہے' وہ مسجد کے کتنا قریب ہے' لیکن اس کے باوجود میں گھر میں (نفل) نماز ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں (نفل) نماز ادا کروں' البتہ فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

637 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج نفر من اَهْلِ الْعرَاق اِلى عمر فَلَمَّا قدمُوا عَلَيْهِ سَاَلُوْهُ عَن صَلَاة الرجل فِيْ بَيته فَقَالَ عمر سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اما صَلَاة الرجل فِيْ بَيته فنور فنوروا بُيُوتكُم . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آدمی کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک آدمی کے اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنے کا تعلق ہے' تو یہ ایک نور ہے' تو تم اپنے گھروں کو نورانی کرو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

638 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صلوا اَيهَا النَّاس فِيْ بُيُوتكُم فَاِن اَفضل صَلَاة الْمَرْء فِيْ بَيته اِلَّا الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة .

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کرو! کیونکہ آدمی کی سب سے زیادہ فضیلت والی (نفل) نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے' البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

639 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاهُ رَفعه قَالَ فضل صَلَاة الرجل فِيْ بَيته على صَلَاته حَيْثُ يرَاهُ النَّاس كفضل الْفَرِيضَة على التَّطَوُّع

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ الله تَعَالٰى

❀❀ ایک صحابی بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

''آدمی کا اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا اس کے (نفل) نماز کو اس جگہ پر ادا کرنے' جہاں لوگ اسے دیکھ رہے ہوں' سے اتنی فضیلت رکھتا ہے' جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند اگر اللہ نے چاہا' تو عمدہ ہوگی۔

640 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوا بُيُوتكُمْ بِبَعْض صَلَاتكُمْ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی (نفل) نمازوں میں سے بعض کے ذریعے اپنے گھروں کی عزت افزائی کرو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

22 - التَّرْغِيْب فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

باب: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

641 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاة مَا دَامَت الصَّلَاة تحبسه لَا يمنعهُ اَن يَنْقَلِب اِلٰى اَهله اِلَّا الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ اَثْنَاء حَدِيْث وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اس وقت تک مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو' اور اس کے اپنے گھر واپس جانے میں صرف نماز رکاوٹ ہو''۔

یہ روایت امام بخاری نے ایک حدیث کے دوران نقل کی ہے اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

642 - وللبخاري اِن اَحَدكُمْ فِيْ صَلَاة مَا دَامَت الصَّلَاة تحبسه وَالْمَلَائِكَة تَقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمهُ مَا لم يقم من مُصَلَّاهُ اَوْ يحدث

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو اور اس دوران فرشتے یہ کہتے ہیں۔ اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی جائے نماز سے اٹھ نہیں جاتا' یا اسے حدث لاحق نہیں

ہو جاتا''۔

643 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ قِيلَ وَمَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ

وَرَوَاهُ مَالِكٌ مَوْقُوفًا عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ فَإِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلَاةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ

❀❀ امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی مسلسل نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے اور نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ نہیں جاتا' یا اسے حدث لاحق نہیں ہو جاتا'' (شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا گیا: حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کی ہوا خارج نہیں ہوتی' آواز کے ساتھ یا آواز کے بغیر''۔

یہ روایت امام مالک نے موقوف روایت کے طور پر نعیم بن عبداللہ مجمر سے نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر لے اور پھر اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں (وہ کہتے ہیں:) اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' تو اے اللہ! تو اس پر رحم کر! اگر وہ شخص اپنی جائے نماز سے اٹھ جائے اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتا''۔

644 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ بَعْدَمَا صَلَّى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیا پھر آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگوں نے نماز پڑھ بھی لی اور وہ سو بھی گئے لیکن تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوئے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

645 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ (تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) السجدة نَزَلَتْ فِي انْتِظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت: ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں''

یہ آیت اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس کو ''عتمہ'' (یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

648 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صلينا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المغرب فرجع من رَجَعَ وعقب من عقب فجاء رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرعا قد حفزه النفس قد حسر عَن رُكْبَتَيْهِ قَالَ اَبْشِرُوْا هذَا ربكُمْ قد فتح بَابا من اَبْوَاب السَّمَاء يباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلى عِبَادِيْ قد قضوا فَرِيضَة وهم ينتظرُوْنَ اُخْرَى . رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْهُ وَرُوَاته ثِقَات وَاَبُوْ اَيُّوْبَ هُوَ المراغي الْعَتكِي ثِقَة مَا اَرَاهُ سمع عبد الله وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حفزه النفس هُوَ بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْفَاء وبعدهما زَاي اَي سَاقه وتعبه من شدَّة سَعْيه

وحسر هُوَ بِفَتْح الْحَاء وَالسِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ اَي كشف عَن رُكْبَتَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کرلی پھر جس نے واپس جانا تھا وہ واپس چلا گیا اور جس نے ٹھہرنا تھا وہ ٹھہرا رہا پھر نبی اکرم ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے آپ ﷺ کا سانس پھولا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے اپنے گھٹنوں سے اپنا کپڑا اٹھایا ہوا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو! تمہارے پروردگار نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔ میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جنہوں نے ایک فرض ادا کر دیا ہے اور اب یہ دوسرے کے منتظر ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوایوب نامی راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں ابوایوب نامی راوی کا اسم منسوب ''مراغی عتکی'' ہے اور یہ ثقہ ہے تاہم اس کے بارے میں میری یہ رائے نہیں ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہوگا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''حفزہ النفس'' اس میں 'ح' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ف' ہے اور ان کے بعد 'ز' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ چلتے ہوئے آئے اور تیز چلنے کی وجہ سے' آپ نے اپنے آپ کو تھکاوٹ کا شکار کیا۔

لفظ ''حسر'' 'ح' پر زبر ہے اور 'س' پر بھی زبر ہے اس سے مراد یہ ہے: گھٹنوں سے کپڑا اٹھانا۔

647 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَصَلَاة فِيْ اِثْر صَلَاة لَا لَغو بَيْنَهُمَا كتاب فِيْ عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک نماز کے بعد دوسری نمازیوں ادا کرنا کہ ان کے درمیان کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو یہ علیین میں نام نوٹ کیے جانے کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ مکمل طور پر اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

649 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُو يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ مسجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

650 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا جلس فِيْ مُصَلَّاهُ بعد الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة وصلاتهم عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ وَاِن جلس ينْتَظر الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ وصلاتهم عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه . رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْهِ عَطاءُ بن السَّائِب

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' تو فرشتے اس کے لئے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی اس کے لئے دعا یہ ہوتی ہے:''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے'' اگر آدمی بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں ان کی اس کے لئے دعا یہ ہوتی ہے:''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' اے اللہ! تو اس پر رحم کر''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے۔

651 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ منتظر الصَّلَاة بعد الصَّلَاة كفارس اشْتَدَّ بِهِ فرسه فِيْ سَبِيْل اللّٰه على كشحه وَهُوَ فِي الرِّبَاط الْاَكْبَر
رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاد اَحْمد صَالح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا شخص گھڑسوار کی مانند ہے جو اپنے گھوڑے کو اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ گھڑسوار بڑی پہرا داری کر رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام احمد کی سند صالح ہے۔

652 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّي فِيْ أحسن صُوْرَة فَقَالَ لي يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلَأُ الْاَعْلَى قلت لَا اَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْنَ كَتِفي حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْنَ ثدي اَوْ قَالَ فِيْ نحري

حديث 652: الجامع للترمذي' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب: ومن سورة ص' حديث: 3238' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3377' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث: 683' مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2551

فعلمت مَا فِي السَّمٰوَات وَمَا فِي الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يختصم الْمَلَأ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذنوبه كَيَوْم وَلدته أمه

الحَدِيْثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَتقدم بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا' یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' میرا پروردگار میرے پاس سب سے زیادہ خوبصورت شکل وصورت میں آیا اور اس نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے' پروردگار نے دریافت کیا: تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا' تو پروردگار نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی گردن میں محسوس کی' تو میں نے وہ چیزیں جان لیں' جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مشرق میں ہیں' اور مغرب میں ہیں' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جان گئے ہو؟ کہ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ درجات کے بارے میں' کفارات کے بارے میں' باجماعت نماز کے لئے پیدل چل کر جانے کے بارے میں' سردی کے عالم میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں (اور اس بارے میں) کہ جو شخص ان نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ہمراہ مرے گا اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں گا' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا (یعنی ملاء اعلیٰ ان سب چیزوں کے بارے میں) گفتگو کررہے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

653 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ادلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيزِيد بِهِ فِي الْحَسَنَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء اَوْ الطّهُور فِي المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسْجِد وَالصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَا من اَحَد يخرج من بَيته متطهرا حَتّٰى يَاتِي الْمَسْجِد فيصلي فِيهِ مَعَ الْمُسلمين اَوْ مَعَ الامام ثُمَّ ينْتَظر الصَّلَاة الَّتِي بعْدهَا اِلَّا قَالَت الْمَلَائِكَة اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه

الحَدِيْثُ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ والدارمي فِيْ مُسْنده

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کردیتا ہے' اور جس کی وجہ سے

نیکیوں میں اضافہ کردیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' اچھی طرح طہارت حاصل کرنا) زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا' ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا' جو بھی شخص وضو کرنے کے بعد اپنے گھر سے نکلے اور مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) امام کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے پھر اس کے بعد والی نماز کا انتظار کرنے لگے' تو فرشتے کہتے ہیں: "اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے' اے اللہ! تو اس پر رحم کر!"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام دارمی نے اسے اپنی "مسند" میں نقل کیا ہے۔

654 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ ثَلَاث كَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات وَثَلَاث منجيات وَثَلَاث مهلكات فَاَما الْكَفَّارَات فإسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات وَاَما الدَّرَجَات فإطعام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام وَاَما المنجيات فالعدل فِي الْغَضَب وَالرِّضَا وَالْقَصْد فِي الْفقر والغنى وخشية الله فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة وَاَما المهلكات فشح مُطَاع وَهوى مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَهُوَ مَرْوِيّ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَاَسَانِيده وَاِن كَانَ لَا يسلم شَيْء مِنْهَا من مقَال فَهُوَ بمجموعها حسن اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى السبرات جمع سبرة وَهِي شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تین چیزیں ہیں' جو کفارہ بنتی ہیں' تین چیزیں ہیں' جو درجات (میں اضافہ کا باعث بنتی ہے) تین چیزیں ہیں' جو نجات دلاتی ہیں اور تین چیزیں ہیں' جو ہلاکت کا شکار کروادیتی ہیں' جہاں تک کفارہ بننے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانا ہے' جہاں تک درجات میں (اضافہ کرنے کا باعث بننے والی چیزوں کا تعلق ہے) تو وہ کھانا کھلانا' سلام پھیلانا' اور رات کو' جب لوگ سورہے ہوں' اس وقت نوافل ادا کرنا ہے' جہاں تک نجات دلوانے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ غصے اور رضامندی' ہر حال میں انصاف سے کام لینا' اور غربت اور خوشحالی ہر حالت میں میانہ روی اختیار کرنا اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر' اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنا ہے' جہاں تک ہلاکت کروانے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ ایسی کنجوسی ہے' جس کی اطاعت کی جائے' ایسی نفسانی خواہش' جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' اور اس کی تمام اسانید اگرچہ کلام سے خالی نہیں ہیں' لیکن مجموعی طور پر یہ "حسن" بنتی ہیں' اگر اللہ نے چاہا۔

(متن کے لفظ) "السبرات" لفظ "سبرۃ" کی جمع ہے' اور اس سے مراد شدید سردی ہے۔

655 - وَعَنْ دَاوُدَ بن صَالح قَالَ قَالَ لي اَبُو سَلمَة يَا ابْن اخي تَدْرِي فِيْ اَي شَيْءٍ نزلت (اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابطُوا) آل عمران قلت لَا قَالَ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يَقُوْلُ لم يكن فِيْ زَمَان النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْو يرابط فِيْهِ وَلٰكِن انتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ داؤد بن صالح بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی تھی؟

''تم صبر سے کام لو ثابت قدم رکھو اور پہرہ داری کرو''۔

میں نے کہا: جی نہیں! تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی جس میں پہرہ داری کی ضرورت ہوتی' اس سے مراد ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

656 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج من بَيته حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ اَحْمد وَغَيره اطول مِنْهُ اِلَّا اَنه قَالَ والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد . قَوْله الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت اَي اجره كَاَجر الْمُصَلِّي قَائِما مَا دَامَ قَاعِدا ينْتَظر الصَّلَاة لِاَن الْمُرَاد بالقنوت هُنَا الْقيام فِي الصَّلَاة

❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز (کے انتظار) میں بیٹھنے والا شخص (نماز میں) کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہے' اور اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے' جس وقت وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے' اس وقت سے لے کر اس وقت تک جب تک وہ گھر واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اسے امام احمد اور دیگر حضرات نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نماز کی رعایت کرتے ہوئے بیٹھنے والا شخص' کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہے''۔

یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر' مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''نماز پر بیٹھنے والا شخص کھڑے شخص کی مانند ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ نماز کے لئے بیٹھنے والا شخص' اس نمازی کی مانند ہے جو کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے جب تک وہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو کیونکہ یہاں قنوت سے مراد نماز کی حالت میں کھڑے ہونا ہے۔

657 - وَعَنْ امْرَاَة من المبايعات رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَصْحَابه من بني سَلمَة فقربنا اِلَيْهِ طَعَاما فَاَكل ثُمَّ قربنا اِلَيْهِ وضوءا فَتَوَضَّا ثُمَّ اقبل على اَصْحَابه فَقَالَ اَلا

اخبركُمْ بمكفرات الْخطايَا قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْهِ رجل لم يسم وَبَقِيَّة اِسْنَاده مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک خاتون بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ کے ساتھ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے' ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ کھانا پیش کیا' آپ ﷺ نے اسے کھالیا' پھر ہم نے آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی پیش کیا' تو آپ ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے بتاؤں؟ جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' اس کی سند کے باقی تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

23 - التَّرْغِيْب فِي الْمُحَافظَة على الصُّبْح وَالْعصر

باب: صبح اور عصر کی نماز کی حفاظت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

658 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى البردين دخل الْجنَّة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم البردان هما الصُّبْح وَالْعصر

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد صبح اور عصر کی نمازیں ہیں۔

659 - وَعَنْ اَبِيْ زهيرة عمَارَة بن رويبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ لن يلج النَّار اَحَد صلى قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا يَعْنِيْ الْفجْر وَالْعصر ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوزہیرہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''کوئی ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی (فجر کی نماز) اور اس کے غروب ہونے سے پہلے والی (عصر کی) نماز ادا کرتا ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد فجر اور عصر کی نمازیں تھیں۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

660 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْجَعِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من

صلی الصُّبح فَهُوَ فِي ذمَّة الله وحسابه على الله ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح إِلَّا الْهَيْثَم بن يمَان وَتكلم فِيهِ فللحديث شَوَاهِد ۔ أَبُو مَالك هُوَ سعد بن طَارق

❀❀ ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کر لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ہیثم بن یمان نامی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے لیکن اس حدیث کے دیگر شواہد موجود ہیں۔

ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق ہے۔

661 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِي ذمَّة الله فَلَا يطلبنكم الله من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثمَّ يكبه على وَجهه فِي نَار جَهَنَّم ۔ رَوَاهُ مُسلم وَغَيره

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کر لے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب نہ لے کیونکہ جس شخص سے وہ اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب لے گا اور پھر اس شخص کی گرفت کرے گا تو اس شخص کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم کی آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

662 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْغَدَاة فأصيبت ذمَّته فقد استبيح حمى الله وأخفرت ذمَّته وَأَنا طَالب بِذِمَّتِهِ ۔ رَوَاهُ أَبُو يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور پھر اس (کو ملنے والی) پناہ کو نقصان پہنچایا جائے تو گویا اللہ تعالیٰ کی حفاظتی چیز کو مباح قرار دیا گیا اور اس کی (دی ہوئی) پناہ کی خلاف ورزی کی گئی (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) میں اس کی پناہ کا حساب لوگوں گا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

663 - وَعَنْ أَبِي بصرة الْغِفَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْر بالمخمص وَقَالَ إِن هَذِهِ الصَّلَاة عرضت على من كَانَ قبلكُمْ فضيعوها وَمن حَافظ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أجره مرَّتَيْنِ الحَدِيث ۔ رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ ۔ المخمص بِضَم الْمِيم وَفتح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْمِيم جَمِيعًا وَقيل بِفَتْح الْمِيم وَسُكُون الْخَاء وَكسر الْمِيم بعدهَا وَفِي آخِره صَاد مُهْملَة اسْم طَرِيق

❀❀ حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز تم سے پہلے والے لوگوں کے سامنے پیش کی گئی تو ان لوگوں نے اسے ضائع کر دیا جو شخص اس

نماز کو باقاعدگی سے ادا کرے گا اس کو اس کا اجر دگنا ملے گا''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''مخمص'' میں 'م' پر پیش ہے اور 'خ' پر زبر ہے اس کے بعد 'م' ہے ایک قول کے مطابق 'م' پر بھی زبر ہے اور ایک قول کے مطابق 'م' ساکن ہے اور ایک قول کے مطابق 'خ' ساکن ہے اور 'م' پر زیر ہے اس کے آخر میں 'ص' ہے یہ ایک راستے کا نام ہے۔

664 - وَعَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی الصُّبْح فِیْ جمَاعَة فَهُوَ فِیْ ذمَّة اللّٰه فَمَنْ اَخفر ذمَّة اللّٰه كَبه اللّٰه فِی النَّار لوجهه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرلے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور ان کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

665 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلی الصُّبْح فَهُوَ فِیْ ذمَّة اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَلَا تخفروا اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ ذمَّته فَاِنَّهُ من اَخفر ذمَّته طلبه اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی حَتّٰی یكبه علی وَجهه . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط بِنَحْوِهِ

وَفِیْ اَوَّل قِصَّة: وَهُوَ اَن الْحجَّاج اَمر سَالم بن عبد اللّٰه بقتل رجل فَقَالَ لَهُ سَالم أصلیت الصُّبْح فَقَالَ الرجل نعم فَقَالَ لَهُ انْطَلِقْ فَقَالَ لَهُ الْحجَّاج مَا منعك من قَتله فَقَالَ سَالم حَدثنِیْ اَبِیْ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من صلی الصُّبْح كَانَ فِیْ جوَار اللّٰه یَوْمه فَكَرِهْت اَن أقتل رجلا أجاره اللّٰه فَقَالَ الْحجَّاج لِابْنِ عُمَرَ اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْن عمر نعم

قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْاُوْلٰی ابْن لَهِیعَة وَفِی الثَّانِیَة یحیی بن عبد الحمید الْحمانِی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے تو تم لوگ اللہ کی پناہ کی خلاف ورزی نہ کرو کیونکہ جو شخص اللہ کی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا یہاں تک کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے (جہنم میں) ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

اس واقعہ کے آغاز میں یہ مذکور ہے: حجاج بن یوسف نے سالم بن عبداللہ کو حکم دیا کہ ایک شخص کو قتل کر دیں تو سالم نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے صبح کی نماز ادا کی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں تو سالم نے اس سے کہا: تم چلے جاؤ! حجاج نے

سالم سے دریافت کیا آپ نے اسے کیوں قتل نہیں کیا؟ تو سالم نے جواب دیا: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرلے وہ اس دن کے لئے اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے''۔

تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ایک ایسے شخص کو قتل کروں' جسے اللہ تعالیٰ نے پناہ دی ہوئی ہو' بعد میں حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا جی ہاں!

حافظ کہتے ہیں: پہلے والی روایت کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے' اور دوسری روایت سند کی میں یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نامی راوی ہے۔

666 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِيْ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسألهم رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بهم كَيْفَ تركْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه فِيْ إِحْدَى رواياته قَالَ: تَجْتَمع مَلَائِكَة اللَّيْل وملائكة النَّهَار فِيْ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الْعَصْر فيجتمعون فِيْ صَلَاة الْفجْر فتصعد مَلَائِكَة اللَّيْل وَتثبت مَلَائِكَة النَّهَار ويجتمعون فِيْ صَلَاة الْعَصْر فتصعد مَلَائِكَة النَّهَار وتبيت مَلَائِكَة اللَّيْل فيسألهم رَبُّهُمْ كَيْفَ تركْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ أتيناهم وهم يصلونَ وتركناهم وهم يصلونَ فَاغْفِر لَهُمْ يَوْم الدّين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے پاس آتے ہیں' وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں' جنہوں نے تمہارے درمیان رات بسر کی ہوتی ہے' تو ان کا پروردگار ان سے سوال کرتا ہے' حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے ان کو چھوڑا تھا' تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کی مختصر روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' جب وہ فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' تو رات والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے نیچے ٹھہر جاتے ہیں پھر وہ عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر دن والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات والے فرشتے رات گزارنے کے لئے نیچے رہ جاتے ہیں (جو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا تو وہ عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم نے انہیں چھوڑا تو اس وقت بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے' اس لیے تو قیامت کے دن ان بندوں کی مغفرت کر دینا''۔

24 - التَّرْغِيْب فِيْ جُلُوس الْمَرْءِ فِيْ مُصَلَّاهُ بعد صَلَاة الصُّبْح وَصَلَاة الْعَصْر

باب: آدمی کے صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی نماز جگہ پر بیٹھے رہنے سے متعلق ترغیبی روایات

667 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فِي جَمَاعَة ثُمَّ قعد يذكر الله حَتَّى تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ كَانَت لَهُ كَاجر حجَّة وَعمرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّة تَامَّة تَامَّة. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر وہ دو رکعت ادا کرے تو اس شخص کو حج اور عمرہ کرنے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''مکمل، مکمل، مکمل''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

668 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن أقعد أُصَلِّي مَعَ قوم يذكرُوْنَ اللّٰه تَعَالَى من صَلَاة الْغَدَاة حَتَّى تطلع الشَّمْس اَحَبّ اِلَيّ من اَن أعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِيل وَلَاَن أقعد مَعَ قوم يذكرُوْنَ اللّٰه من صَلَاة الْعَصْر اِلَى اَن تغرب الشَّمْس اَحَبّ اِلَيّ من اَن اعتق اَرْبَعَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى . قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ اَحَبّ اِلَيّ من اَن اعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِيل دِيَة كل وَاحِد مِنْهُم اثْنَا عشر ألفا . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا بالشطر الْاَوَّل اِلَّا انه قَالَ اَحَبّ اِلَيّ مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں جو صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج نکلنے تک ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں اور میں عصر کی نماز سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں چار افراد کو آزاد کروں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے دونوں مقامات پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں ''یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی دیت (یعنی قیمت) بارہ ہزار ہو''۔

امام ابن ابودنیا نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں ''یہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

669 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قعد فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الصُّبْح حَتَّى يسبح رَكْعَتي الضُّحَى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خيرا غفر لَهُ خطاياه وَاِن

كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى وَاَظنهُ قَالَ من صلى صَلَاة الْفجْر ثُمَّ قعد يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس وَجَبت لَهُ الْجنَّة ۔ قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الثَّلَاثَة من طَرِيق زبان بن فائد عَن سهل وَقد حسنت وصححها بَعضهم

❀❀ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعت ادا کر لے وہ اس دوران صرف بھلائی کی بات کرے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے میرا خیال ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: ان تینوں محدثین نے یہ روایت زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اس روایت کو بعض حضرات نے حسن قرار دیا ہے اور بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔

670 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من صلى الْفجْر ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَربع رَكْعَات لم تمس جلده النَّار وَاخذ الْحسن بجلده فمده ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہو جائے تو پھر وہ دو رکعت ادا کرے یا چار رکعت ادا کرے تو اس کی جلد کو آگ نہیں چھوئے گی''۔

اس روایت کے راوی حسن بصری نے اپنی جلد کو پکڑ کر اسے کھینچ کر یہ الفاظ نقل کیے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

671 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن اقعد اذكر اللّٰه تَعَالٰى واكبره واحمده واسبحه واهلله حَتّٰى تطلع الشَّمْس اَحَبُّ اِلَيَّ من اَن اعتق رقبتين من ولد اِسْمَاعِيل وَمَنْ بعد الْعَصْر حَتّٰى تغرب الشَّمْس اَحَبُّ اِلَيَّ من اَن اعتق اَربع رقاب من ولد اِسْمَاعِيل ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں (فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد) بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں اس کی کبریائی بیان کرتا رہوں اس کی حمد کرتا رہوں سبحان اللہ پڑھتا رہوں لاالہ الااللہ پڑھتا رہوں جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو غلام آزاد کروں اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک یہ کرتا رہوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

672 - وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى صَلَاة الْغَدَاة فِي جمَاعَة ثُمَّ جلس يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ انْقَلب بِاَجْر حجَّة وَعمْرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَادُه جيد

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرے اور پھر بیٹھ کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے' پھر اٹھ کر دو رکعت ادا کرے' تو وہ حج اور عمرے کے (اجر و ثواب کے) ہمراہ واپس جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے۔

673 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْفجْر لم يقم من مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلَاة وَقَالَ من صلى الصُّبْح ثُمَّ جلس فِيْ مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلَاة كَانَ بِمَنْزِلَة عمْرَة وَحجَّة مُتَقَبَّلَتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الْفضل بن الْموفق فَفِيْهِ كَلَام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چاشت کی یا اشراق کی) نماز ادا نہیں کر لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' یہاں تک کہ (اشراق یا چاشت کی) نماز ادا کرنے کے بعد اٹھے' تو یہ مقبول حج اور عمرہ کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف فضل بن موفق نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

674 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غابر اَن اُمَامَةَ وَعتبَة بن عبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى صَلَاة الصُّبْح فِيْ جمَاعَة ثُمَّ ثَبت حَتّٰى يسبح لله سبْحَة الضُّحَى كَانَ لَهُ كَاَجر حَاج ومعتمر تَاما لَهُ حجه وعمرته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَبَعض رُوَاته مُخْتَلف فِيْهِ وَلِلْحَدِيْثِ شَوَاهِد كَثِيْرَة

عبداللہ بن غابر بیان کرتے ہیں حضرت امامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد' اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چاشت کی نماز ادا کرے' تو اس شخص کو حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے شخص کا سا اجر ملتا ہے جس نے اپنے حج و عمرے کو مکمل ادا کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے بعض راویوں کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' لیکن اس حدیث کے شواہد بہت سے ہیں۔

675 - وَرُوِيَ عَنْ عَمْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعت اُم الْمُؤْمِنِيْنَ تَعْنِيْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقول سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْفجْر اَوْ قَالَ الْغَدَاة فَقعدَ فِيْ مَقْعَده فَلَمْ يلغ بِشَيْء من اَمر الدُّنْيَا وَيذكر اللّٰه حَتّٰى يُصَلِّي الضُّحَى اَربع رَكَعَات خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته امه لَا ذَنْب لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ

❀ سیّدہ عمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُمّ المومنین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ان کی مراد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص فجر کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے' اور اس دوران دنیا سے متعلق کوئی لغو حرکت نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ چاشت کی نماز کی چار رکعت ادا کرے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

676 - وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعث بعثا قبل نجد فغنموا غَنَائِمَ كَثِیْرَةً وأسرعوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رجل منا لم يخرج مَا رَاَيْنَا بعثا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا افضل غَنِیْمَةً من هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الا ادلكم على قوم أفضل غنيمَةً وأسرع رَجْعَةً قوم شهدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يذكرُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى طلعت الشَّمْسُ اُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفضل غنيمَةً

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ من جامعه وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاَبُوْ يعلى وَابْنُ حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِنَحْوِهٖ وَذكر الْبَزَّارُ فِیْهِ اَنَّ الْقَائِلَ مَا رَاَیْنَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ فِیْ آخِره فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بكر اَلا ادلك على مَا هُوَ اَسْرَعُ اِيابا وَافضل مغنما من صلى الْغَدَاةَ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ ذكر اللّٰهَ حَتّٰى تطلع الشَّمْسُ

❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی' ان لوگوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا اور وہ لوگ جلدی بھی واپس آ گئے' تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ گئی ہو اور جسے اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری رہنمائی ان لوگوں کی طرف نہ کروں جنہیں ان سے زیادہ غنیمت حاصل ہوتی ہے' اور وہ زیادہ جلدی فارغ ہو جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اس وقت تک' جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا ہے' تو یہ لوگ واپس بھی زیادہ جلدی آ جاتے ہیں اور انہیں غنیمت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں دعوات سے متعلق باب میں نقل کی ہے' یہ روایت امام بزار نے' امام ابویعلیٰ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر' اس کی مانند نقل کی ہے۔

امام بزار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم میں سے ایک شخص نے کہا: یہاں ''ایک شخص'' سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' امام بزار نے اپنی روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا میں تمہاری رہنمائی اس شخص کی طرف نہ کروں؟ جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ جاتا ہے' اور اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل کرتا ہے' جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرے' پھر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے''۔

677 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْفجر تربع

فِیْ مَجْلِسه حَتّٰی تطلع الشَّمْس حسنا ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَلَفظِهٖ كَانَ اِذا صلی الصُّبْح جلس يذكر اللّٰه حَتّٰی تطلع الشَّمْس

وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظِهٖ قَالَ عَن سماك انه سَاَلَ جَابر بن سَمُرَة كَيفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع اِذا صلى الصُّبْح قَالَ كَانَ يقْعد فِیْ مُصَلَّاهُ اِذا صلى الصُّبْح حَتّٰی تطلع الشَّمْس

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ پر چارزانوں بیٹھے رہتے تھے"

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"جب آپ ﷺ صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے تو سورج نکلنے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سماک بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج کے نکلنے تک اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے"۔

اَلتَّرْغِيْب فِیْ أَذكَار يَقُوْلُهَا بعد الصُّبْح وَالْعَصر وَالْمغْرب

باب: فجر عصر اور مغرب کی نماز کے بعد مخصوص اذکار پڑھنے کے متعلق ترغیبی روایات

678 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ فِیْ دبر صَلَاة الْفجْر وَهُوَ ثَانٍ رجلَيْهِ قبل اَن يتَكَلَّم لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكَانَ يَوْمه ذٰلِكَ كُله فِیْ حرز من كل مَكْرُوه وحرس من الشَّيْطَان وَلَمْ يَنْبَغِ لذنب اَن يُدْرِكهُ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ تَعَالٰی

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِیّ وَزَاد فِيْهِ بِيَدِهِ الْخَير وَزَاد فِيْهِ اَيْضًا وَكَانَ لَهٗ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عتق رَقَبَة مُؤْمِنَة ۔ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ اَيْضًا من حَدِيْثِ مُعَاذ وَزَاد فِيْهِ من قالهن

حدیث 677:صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح - حدیث:1110سنن أبی داؤد - کتاب الأدب' باب فی الرجل یجلس متربعا - حدیث:4231صحیح ابن حبان - کتاب الصلاۃ' فصل فی القنوت - ذکر ما یستحب للمرء إذا صلی الغداۃ أن یترقب طلوع الشمس' حدیث:2053السنن للنسائی - کتاب السہو' باب قعود الإمام فی مصلاہ بعد التسلیم - حدیث:1345مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاۃ' باب الرجل یصلی الصبح ثم یقعد فی مجلسه - حدیث:1955مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاۃ التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' من کان إذا صلی جلس فی مصلاہ - حدیث: 7653السنن الکبرٰی للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاۃ' قعود الإمام فی مصلاہ بعد سلام - حدیث:1257مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصریین' حدیث جابر بن سمرۃ السوائی - حدیث:20358مسند ابن الجعد - زهیر عن سماک بن حرب' حدیث:2232

حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اعطی مثل ذٰلِکَ فِیْ لیلتہ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے پاؤں موڑ کر کسی سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص دس مرتبہ اسے پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیاں عطا کرے گا اور اس کے دس گناہ معاف کر دے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا اور وہ اس پورے دن میں ہر ناپسندیدہ چیز کے حوالے سے پناہ میں رہے گا اور شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور کوئی بھی گناہ اس دن میں اس تک نہیں پہنچ پائے گا' البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے: انہوں نے دعا میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے''۔

انہوں نے اس میں یہ الفاظ بھی زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا' تو ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اس کو ایک مومن کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان کلمات کو پڑھے گا' اسے اس سے اگلی رات میں اتنا اجر و ثواب نصیب ہوگا''۔

679 - وَعَنِ الْحَارِث بن مُسْلِم التَّمِیمِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذا صلیت الصُّبْح فَقل قبل أَن تَتَکَلَّم اللّٰھُمَّ أجرنی مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَإنَّک إِن مت من یَوْمک کتب اللّٰہ لَک جوارا مِنَ النَّار وَإِذَا صلیت الْمغرب فَقل قبل أَن تَتَکَلَّم اللّٰھُمَّ أجرنی مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَإنَّک إِن مت من لیلتک کتب اللّٰہ لَک جوارا مِنَ النَّار . رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَھٰذَا لَفظہ وَأَبُوْ دَاوُد عَن الْحَارِث بن مُسْلِم عَنْ أَبِیْہِ مُسْلِم بن الْحَارِث . قَالَ الْحَافِظ وَھُوَ الصَّوَاب لِأَن الْحَارِث بن مُسْلِم تَابِعِیّ قَالَہ أَبُو زرْعَة وَأَبُوْ حَاتِم الرَّازِیّ

❀❀ حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تم صبح کی نماز ادا کر لو' تو کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھنا''۔

اگر تم اس دن میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے نجات نوٹ کر لے گا' اور اگر تم مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھ لو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھنا''

تو اگر تم اس رات میں مر گئے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے محفوظ رہنا نوٹ کرلے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے حارث بن مسلم کے حوالے سے' ان کے والد مسلم بن حارث سے نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: درست یہی ہے کیونکہ حارث بن مسلم نامی راوی تابعی ہیں' یہ بات امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رازی نے بیان کی ہے۔

680 - وَعَنْ عمارۃ بن شبیب السبائی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہٗ لَہُ الۡملك وَله الۡحَمد یحیی وَیُمِیت وَھُوَ علی کل شَیۡءٍ قدیر عشر مَرَّات علی اِثر الۡمغرب بعث اللّٰہ لَہٗ مسلحة یحۡفَظُوۡنَہٗ من الشَّیۡطَان حَتّٰی یصبح وَکتب اللّٰہ لَہٗ بهَا عشر حَسَنَات مُوجبَات ومحا عَنهُ عشر سیئات موبقات وَکَانَت لَہٗ بِعدل عشر رقبات مؤمنات

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَالتِّرۡمِذِیّ وَقَالَ حَدِیۡثٌ حَسَنٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیۡثِ لَیۡث بن سعد وَلَا نَعۡرِف لعمارة سَمَاعا من النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسلم

❀❀ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شیء پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے' جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور ایسا صبح تک ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی دس نیکیاں نوٹ کرتا ہے (جو جنت کو) واجب کرتی ہیں' اور اس کے ایسے دس گناہ ختم کر دیتا ہے' جو ہلاکت کو لازم کرتے ہیں اور یہ کلمات اس کے لئے دس مومنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے صرف لیث بن سعد سے منقول حدیث کے طور پر جانتے ہیں اور ہمارے علم کے مطابق عمارہ نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کیا ہے۔

681 - وَعَنۡ اَبِیۡ اَیُّوۡبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہٗ لَہُ الۡملك وَله الۡحَمد وَھُوَ علی کل شَیۡءٍ قدیر عشر مَرَّات کتب اللّٰہ لَہٗ بِھن عشر حَسَنَات ومحا بِھن عشر سیئات وَرفع لَہٗ بِھن عشر دَرَجَات وَکن لَہٗ عدل عتاقة اَربع رِقَاب وَکن لَہٗ حرسا حَتّٰی یُمۡسِی وَمَنۡ قالھن اِذا صلی الۡمغرب دبر صَلَاته فَمثل ذٰلِكَ حَتّٰی یصبح

رَوَاہُ اَحۡمد وَالنَّسَائِیّ وَابۡن حبَان فِیۡ صَحِیۡحه وَھٰذَا لَفظه وَفِیۡ رِوَایَۃٍ لَہٗ: وَکن لَہٗ عدل عشر رِقَاب

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات دس مرتبہ پڑھ لے: ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی

شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شی پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو ان کلمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں نوٹ کر لے گا ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ کلمات اس کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوں گے' اور یہ شام ہونے تک اس کے لئے حفاظت کا باعث ہوں گے' جو شخص مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو (اس کو بھی) یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کی نقل کردہ ہیں' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے''۔

682 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْنَ ينْصَرف من صَلَاة الْغَدَاة لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات أعطي بِهن سبعا كتب اللّٰه لَهُ بِهن عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ بِهن عشر سيئات وَرفع لَهُ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهُ عدل عشر نسمات وَكن لَهُ حفظا من الشَّيْطَان وحرزا من الْمَكْرُوه وَلَمْ يلْحقهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم ذَنْب اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ وَمَنْ قالهن حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الْمغرب أعطي مثل ذٰلِكَ لَيْلَته . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهُ الْعدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْعَدْل بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّيْء من جنسه وَبِالْفَتْح مَا عادله من غير جنسه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شی پر قدرت رکھتا ہے''

تو ان کلمات کی وجہ سے' اسے سات چیزیں نصیب ہوں گی' اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوں گے' یہ اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ شمار ہوں گے اور ناپسندیدہ چیزوں سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گے اور اس دن میں اس کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا' صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کا معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے گا' اسے اس رات میں اس کی مانند اجر و ثواب نصیب ہوگا''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''عدل'' میں 'ع' پر 'زیر' بھی ہے' اور 'زبر' بھی ہے' اس سے مراد مثل ہے' بعض نے یہ کہا ہے: جب ''عدل'' میں 'ع' پر 'زیر' پڑھیں گے' تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی مانند ہو اور جب اس 'ع' پر 'زبر' پڑھیں گے

تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی' جو اس کے برابر ہو' لیکن اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو۔

663 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر صَلَاة الْغَدَاة لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة قبل اَن يثني رجلَيْهِ كَانَ يَوْمَئِذٍ من أفضل اَهْلِ الْاَرْض عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد على مَا قَالَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرُوَاهُ فِيهِ وَفِي الْكَبِيْر اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَفظه من قَالَ بعد صَلَاة الصُّبْح وَهُوَ ثَان رجلَيْهِ قبل اَن يتَكَلَّم لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل مرّة عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكن لَهٗ فِي يَوْمه ذٰلِكَ حرْزا من كل مَكْرُوه وحرسا من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَكَانَ لَهٗ بِكُل مرّة عتق رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل ثمن كل رَقَبَة اثْنَا عشر ألفا وَلَمْ يلْحقهُ يَوْمَئِذٍ ذَنب اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ وَمَنْ قَالَ ذٰلِكَ بعد صَلَاة الْمغرب كَانَ لَهٗ مثل ذٰلِك

❀❀ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(جو شخص ان کلمات کو صبح کی نماز کے بعد) ٹانگ موڑنے سے پہلے' ایک سو مرتبہ پڑھ لے گا' تو یہ اس دن اہل زمین کا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے ان کلمات کو اتنی ہی مرتبہ' یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایک حدیث نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد اپنی ٹانگیں موڑنے اور کسی سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اسے دس نیکیاں دے گا' اس کی دس برائیاں مٹا دے گا' اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ کلمات اس دن کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی اور مردود شیطان سے حفاظت کا باعث بنیں گے اور ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا' جس میں سے ہر ایک غلام کی قیمت بارہ ہزار ہو' اور اس دن میں کوئی گناہ اس بندے کو لاحق نہیں ہوگا' البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

کرنے کا معاملہ مختلف ہے اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد اس کو پڑھے گا اس کو بھی اس کی مانند اجر و ثواب نصیب ہوگا۔

684 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ قبل اَن ينصرف ويثنى رجلَيْهِ من صَلَاة الْمغرب وَالصُّبْح لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل وَاحِدَةٍ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكَانَت لَهٗ حرزا من كل مَكْرُوه وحرزا من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَلَمْ يحل للذنب اَن يُدْرِكهُ اِلَّا الشّرك وَكَانَ من افضل النَّاس عملا اِلَّا رجلا يفضله يَقُوْلُ افضل مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح غير شهر بن حَوْشَب وَعبد الرَّحْمٰن بن غنم مُخْتَلف فِيْ صحبته وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْثُ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مغرب اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اور ٹانگ موڑے بغیر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر ایک مرتبہ کے عوض میں دس نیکیاں نوٹ کرے گا اس کے دس گناہ مٹا دے گا اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ اس کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا باعث بنیں گے اور مردود شیطان سے حفاظت کا باعث بنیں گے اور کسی گناہ کے لئے یہ حلال نہیں ہوگا کہ اس شخص تک پہنچے البتہ شرک کا حکم مختلف ہے اور وہ (شخص) عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا شخص ہوگا البتہ اس فرد کا معاملہ مختلف ہوگا جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو وہ اس پر فضیلت رکھے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف شہر بن حوشب اور عبدالرحمٰن بن غنم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ حدیث صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

685 - وَرُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ بعد صَلَاةُ الْفجر ثَلَاث مَرَّات وَبعد الْعَصْر ثَلَاث مَرَّات اَسْتَغْفِر اللّٰه الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم وَاَتُوْب اِلَيْهِ كفرت عَنهُ ذُنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ ابْن السّني فِيْ كِتَابه ـ قَالَ الْحَافِظ وَاَما مَا يَقُوْله دبر الصَّلَوَات اِذا اَصبح وَاِذا اَمسَى فَلِكُلٍّ مِنْهُمَا بَاب يَاتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وَتقدم فِيْ بَاب الرحلة فِيْ طلب الْعلم حَدِيْثُ قبيصَة وَفِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا قبيصَة اِذا صليت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ تعافى من الْعَمى والجذام والفلج ـ رَوَاهُ اَحْمد

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' وہ زندہ ہے' اور بذات خود قائم ہے (اور ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے) اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

تو اس شخص کے گناہ ختم ہو جائیں گے' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

یہ روایت ابن سنی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک اس کے ان کلمات کا تعلق ہے کہ جب صبح ہو' تو نماز کے بعد اور جب شام ہو' تو ان دونوں موضوعات سے متعلق ''باب'' آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا' اس سے پہلے' علم کے حصول کے لئے سفر کرنے سے متعلق باب میں' حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کرلو' تو تین مرتبہ ''سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'' پڑھو' تو تم نابینا پن' جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

26 - التَّرْهِيب من فَوَات الْعَصْر بِغَيْر عذر

باب: کسی عذر کے بغیر عصر کی نماز قضاء کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات

686 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر فَقَدْ حَبط عمله. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهِ قَالَ بَكرُوا بِالصَّلَاةِ فِيْ يَوْم الْغَيْم فَإِنَّهُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر حَبط عمله

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عصر کی نماز ترک کر دے' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ابر آلود دن میں نماز جلدی ادا کرو' کیونکہ جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔

687 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر مُتَعَمدا فَقَدْ حَبط عمله. رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز ترک کر دے' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

688 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تفوته صلاة الْعَصْر فَكَأَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَزَاد فِي آخِره قَالَ مَالك تَفْسِيره ذهَاب الْوَقْت

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے' گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' ابوداؤد' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: امام مالک فرماتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ اُس کا وقت رخصت ہو جائے (اور آدمی نے وہ نماز ادا نہ کی ہو)۔

689 - وَعَنْ نَوْفَل بن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر فَكَأَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نَوْفَل: صَلَاة من فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله-قَالَ ابْن عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْعَصْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی' تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جس شخص کی نماز رہ گئی' گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: وہ عصر کی نماز ہے۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِي الْإِمَامَة مَعَ الْإِتْمَام وَالْإِحْسَان والترهيب مِنْهَا عِنْد عدمهما

باب: امامت کرتے ہوئے مکمل نماز ادا کرنے اور اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور ان دونوں چیزوں کی عدم موجودگی سے متعلق ترہیبی روایات

690 - عَنْ اَبِيْ عَلِيّ الْمصْرِيّ قَالَ سافرنا مَعَ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحضرتنا الصَّلَاة فاردنا اَن يتقدمنا فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من أم قوما فَإِن اتم فَلهُ التَّمام وَلَهُم التَّمام وَإِن لم يتم فَلهم التَّمام وَعَلِيهِ الْإِثْم . رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَلَفظهمَا من أم النَّاس فَأصَاب الْوَقْت وَاتم الصَّلَاة فَلهُ وَلَهُم وَمن انْتقصَ من ذَلِك شَيْئا فَعَلَيهِ وَلَا عَلَيْهِم . قَالَ الْحَافِظ هُوَ عِنْدهم من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن حَرْمَلَة عَنْ اَبِيْ

عَلِيّ الْمِصْرِيّ وَعبد الرَّحْمٰن يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ ابوعلی مصری بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا' نماز کا وقت ہو گیا' تو ہم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ہمارے آگے ہو کر (ہمیں نماز پڑھائیں) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتے ہوئے مکمل نماز پڑھائے گا اسے بھی مکمل اجر ملے گا اور لوگوں کو بھی مکمل اجر ملے گا اور اگر وہ مکمل نماز نہیں پڑھائے گا' تو لوگوں کو مکمل اجر نصیب ہوگا اور اس شخص کو گناہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام حاکم نے نقل کیا ہے: انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے' وقت کا خیال رکھے اور مکمل نماز پڑھائے' تو اسے بھی اجر ملے گا اور لوگوں کو بھی اجر ملے گا اور نماز میں جو کمی ہوگی' اس کا وبال امام پر ہوگا' لوگوں پر نہیں ہوگا''۔

حافظ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ روایت عبدالرحمٰن بن حرملہ کے حوالے سے ابوعلی مصری سے منقول ہے' اور عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

691 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ام قوما فليتق اللّٰه وليعلم انه ضَامِن مسؤول لما ضمن وَإِن احسن كَانَ لَهُ من الْأجر مثل أجر من صلى خَلفه من غير اَن ينقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَا كَانَ من نقص فَهُوَ عَلَيْهِ .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ معارك بن عباد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہو' اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور یہ بات جان لینی چاہیے کہ وہ ضامن ہے' اور اس سے حساب لیا جائے گا' اس چیز کے بارے میں' جس کا اسے ضامن بنایا گیا ہے' اگر وہ اچھائی کرے گا' تو اسے اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر نصیب ہوگا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی' لیکن اگر اس نے کوئی کوتاہی کی' تو اس کا وبال اس کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں معارک بن عباد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

692 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يصلونَ لكم فَإِن اَصَابُوا فلكم وَإِن أخطؤوا فلكم وَعَلَيْهِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَفظه: سَيَأْتِيْ اَوْ سيكون اَقوام يصلونَ الصَّلَاة فَإِن اتموا فلكم وَإِن انتقصوا فَعَلَيْهِم وَلكم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو (امام) تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر وہ درست کریں گے تو تمہیں بھی اجر و ثواب ملے گا اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور گناہ اُن پر ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' آگے چل کر یہ روایت آئے گی:

''عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو نماز ادا کریں گے اگر وہ مکمل نماز ادا کریں گے تو تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ کوئی کمی کریں گے تو اس کا وبال اُن پر ہوگا اور تمہیں اجر مل جائے گا''۔

693 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَانِ الْمسك أرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة عبد أدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِهِ راضون وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِي كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب وهم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَام بِهِ قوما وهم بِهِ راضون الحَدِيْث وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث الإِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن وَغَيرهَا وَتقدم فِي الْاَذَان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے' راوی کہتے ہیں: روایت میں یہ الفاظ ہیں: قیامت کے دن (مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے) ایک وہ غلام' جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرتا ہو' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور لوگ اس سے راضی ہوں' اور ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کو بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کی ہولناکی متاثر نہیں کرے گی' انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا ہوگا' جب تک مخلوق کے درمیان حساب مکمل نہیں ہو جاتا' وہ لوگ مشک کے ٹیلوں پر رہیں گے' ایک وہ شخص جو اللہ کی رضا کی حصول کے لئے قرآن پڑھتا ہے' اور اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور وہ لوگ اس سے راضی ہوتے ہیں''.... الحدیث۔

اس موضوع کے ساتھ' وہ روایات بھی مناسبت رکھتی ہیں' جو امام کے ضامن اور مؤذن کے امین ہونے کے بارے میں ہیں اور اس کے علاوہ دیگر روایات ہیں' جو اس سے پہلے اذان سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

1- التَّرْهِيب من إِمَامَة الرجل الْقَوْم وهم لَهٗ كَارِهُون

باب: ایسے آدمی کی امامت سے متعلق ترہیبی روایات جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں

694 - عَنْ عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة لَا يقبل الله مِنْهُم صَلَاة من تقدم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون وَرجل يَاْتِي الصَّلَاة دبارا والدبار اَن يَاْتِيهَا بعد اَن تفوته وَرجل اعتبد محررا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد الافريقي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''تین قسم کے لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' ایک وہ شخص جو لوگوں کے آگے ہو (یعنی ان کی امامت کرے) اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' ایک وہ شخص جو نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز ادا کرے' (راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ ''دبار'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس کا وقت گزر جانے کے بعد اسے ادا کرے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اور ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو زبردستی غلام بنالیا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

695 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه صلى بِقوم فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِنِّي نسيت اَن استامركم قبل اَن اتقدم ارضيتم بصلاتي قَالُوْا نَعَمْ وَمَنْ يكره ذٰلِكَ يَا حوارِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل ام قوما وهم لَهٗ كَارِهُون لم تجَاوز صلَاته اُذُنَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ من رِوَايَة سُلَيْمَان بن اَيُّوْبَ وَهُوَ الطلحي الْكُوفِيُّ قِيْلَ فِيْهِ لَهٗ مَنَاكِير

❀❀ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: میں بھول گیا تھا' مجھے آگے بڑھنے سے پہلے' تم لوگوں سے اجازت لینی چاہیے تھی کہ کیا تم لوگ میری نماز (یعنی امامت) سے راضی ہو؟ ان لوگوں نے کہا: جی ہاں! (ہم اس سے راضی ہیں) اے رسول اللہ کے حواری! کون اس بات کو ناپسند کرے گا (کہ آپ اس کی امامت کریں؟) تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں' تو اس شخص کی نماز اس کے کانوں سے آگے (یعنی اوپر) نہیں جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں سلیمان بن ایوب طلحی کوفی کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے

بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

696 - وَعَنْ عَطَاءِ بن دِيْنَار الْهُذلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لا يقبل الله مِنهُم صَلَاة وَلَا تصعد اِلَى السَّمَاء وَلَا تجَاوز رؤوسهم رجل ام قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَرجل صلى على جَنَازَة وَلم يُؤمر وَامْرَأَة دَعَاهَا زَوجهَا من اللَّيْل فَأَبت عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهٖ هٰكَذَا مُرْسلا وَرُوِيَ لَهُ سَنَد آخر اِلَى أنس يرفعهُ

❀❀ حضرت عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور وہ نماز آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی اور ان لوگوں کے سر سے اوپر نہیں جائے گی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' اور ایک وہ شخص جو نماز جنازہ پڑھائے حالانکہ اسے اس کی ہدایت نہ کی گئی ہو' اور ایک وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کے وقت اپنے پاس بلائے' تو وہ انکار کردے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

697 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لا ترْتَفع صَلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل ام قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَأَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاَخَوَانِ متصارمان. رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لا يقبل الله مِنهُم صَلَاة اِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَأَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا غَضْبَان وَاَخَوَانِ متصارمان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی نمازیں اُن کے سر سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جائیں گی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' اور ایک وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور دو ایسے بھائی' جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' وہ امام جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ عورت' جس کا شوہر اس پر غضبناک ہو اور وہ دو بھائی جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں (یا جھگڑا کیے ہوئے ہوں)''۔

698 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لا تجَاوز صَلَاتهم آذانهم العَبْد الْآبِق حَتّٰى يرجع وَامْرَأَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے (یعنی اوپر) نہیں جاتی' مفرور غلام' جب تک واپس نہیں آجاتا' وہ عورت جو ایسی

حالت میں رات بسر کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِي الصَّفِّ الْاَوَّل

وَمَا جَاءَ فِيْ تَسْوِيَةِ الصُّفُوف والتراص فِيْهَا وَفضل ميامنها وَمَنْ صلى فِي الصَّفِّ الْمُؤخر مَخَافَةَ إِيذَاء غَيْرِهِ لَو تقدم

باب: پہلی صف سے متعلق ترغیبی روایات

صفوں کو درست کرنے' اُن کو سیدھا رکھنے' اُن کے دائیں طرف کے حصے کی فضیلت' اور جو شخص سب سے پیچھے ہٹ کے نماز ادا کرے' جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ آگے ہوا' تو کسی دوسرے کو ایذاء پہنچائے گا' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

699 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم النَّاس مَا فِي النداء وَالصف الْاَوَّل ثُمَّ لم يَجدوا إِلَّا اَن يستهموا عَلَيْهِ لاستهموا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: لَو تعلمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقدم لكَانَتْ قرعَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے' کہ اذان اور پہلی صف میں (کتنا اجر و ثواب) ہے' اور پھر انہیں اس کا موقع' صرف قرعہ اندازی کے ذریعے مل سکتا ہو' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ آگے والی صف میں (کتنا اجر و ثواب) ہے' تو اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کی جائے''۔

700 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير صُفُوف

حديث700: صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسوية الصفوف - حديث:693صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب ذكر خير صفوف الرجال' حديث:1469مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' الترغيب في الصف الأول للرجال - حديث:1073سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب أي صفوف النساء أفضل - حديث:1296سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع أبواب الصفوف - باب صف النساء وكراهية التأخر عن الصف الأول' حديث:586سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب صفوف النساء - حديث:997السنن للنسائي - كتاب الإمامة' ذكر خير صفوف النساء وشر صفوف الرجال - حديث:815مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصلاة' في فضل الصف المقدم - حديث:3767السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب اختلاف نية الإمام والمأموم وغير ذلك - باب: لا يأتم رجل بامرأة' حديث:4765مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7201مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح' حديث:2519مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه' حديث:967مسند الحارث - كتاب الصلاة' باب ما جاء في الصفوف - حديث:146مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1064معجم ابن الأعرابي - باب الجيم' حديث:1476مسند الشهاب القضاعي - خير صفوف الرجال أولها' حديث:1159

الرِّجَال اَولهَا وشرها آخرهَا وَخير صُفُوف النِّسَاء آخرهَا وشرها اَولهَا

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَرُوِيَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مِنْهُم ابْن عَبَّاس وَعمر بن الْخطاب وَأنس بن مَالك وَاَبُوْ سعيد وَاَبُوْ اُمَامَة وَجَابِر بن عبد الله وَغَيرهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کی صفوں میں بہترین صف ان کی پہلی صف ہے' اور ان کی سب سے کم بہتر صف' ان کی آخری صف ہے' اور خواتین کی سب سے بہتر صف' ان کی آخری صف ہے' اور سب سے کم بہتر ان کی پہلی صف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

701 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يسْتَغْفر للصف الْمُقدم ثَلَاثًا وَللثَّانِي مرّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَمْ يخرجَا للعرباض وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه: كَانَ يُصَلِّي على الصَّف الْمُقدم ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَة

وَلَفظ النَّسَائِيّ كَابْن حبَان إِلَّا اَنه قَالَ: كَانَ يُصَلِّي على الصَّف الْاَوَّل مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کی تھی۔

یہ روایت امام مالک' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' لیکن ان دونوں حضرات نے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل نہیں کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے''۔

امام نسائی کی روایت کے الفاظ' ابن حبان کی روایت کی مانند ہیں' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے دو مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے''۔

702 - وَعَن اَبِيْ اُمَامَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الْاَوَّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الْاَوَّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ وَعَلَى الثَّانِي وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم وحاذوا بَيْن مناكبكم ولينوا فِيْ اَيْدِي اِخْوَانكُمْ وسدوا الْخلَل فَاِن الشَّيْطَان يدْخل فِيمَا بَيْنكُم بِمَنْزِلَة

الْحَذف يَعْنِیْ اَوْلَاد الضَّأن الصغار ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأس بِهٖ وَالطَّبَرَانِیّ وَغَيْرِه

الْحَذف بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَة والذال الْمُعْجَمَة مفتوحتين وبعدهما فَاء

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسری صف (کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسری صف پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری صف پر بھی (رحمت نازل کرتے ہیں)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی صفیں درست کرو! اپنے کندھے برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ' خالی جگہ کو پُر کرو' کیونکہ شیطان تمہارے درمیان یوں داخل ہوتا ہے' جیسے وہ بھیڑ کا بچہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کو امام طبرانی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''حذف'' میں 'ح' ہے' اور اس کے بعد 'ذ' ہے' ان دونوں پر 'زبر' ہے' اور ان کے بعد 'ف' ہے' اس سے مراد بکری کا بچہ ہے۔

703 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الْاَوَّل اَوْ الصُّفُوف الْاَوَّل ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

704 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ نَاحيَة الصَّف وَيُسَوِّیْ بَيْن صُدُور الْقَوْم ومناكبهم وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبُكُمْ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الْاَوَّل ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صف کے کنارے سے تشریف لاتے تھے' آپ ﷺ لوگوں کے سینے اور کندھے برابر کرواتے تھے اور فرماتے تھے: اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

705 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم فَاِن تَسْوِيَة

الصَّفّ من تَمام الصَّلاة . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجه وَغَيْرهم وَفِي رِوَايَة لِلْبُخَارِيّ: فَإِن تَسْوِيَة الصُّفُوف من إِقَامَة الصَّلاة

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَلَفظه: أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رصوا صفوفكم وقاربوا بَيْنهَا وحاذوا بالأعناق فوالذي نَفسِي بِيَدِهِ إِنِّي لأرى الشَّيْطَان يدْخل من خلل الصَّفّ كَأَنَّهَا الْحَذف

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا نَحْو رِوَايَة أبي دَاوُد

الْخلَل بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاللَّام أَيْضًا هُوَ مَا يكون بَيْنَ الِاثْنَيْنِ من الاتساع عِنْد عدم التراص

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو! کیونکہ صف کا درست رکھنا' نماز کی تکمیل کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''صفوں کا درست رکھنا' نماز قائم کرنے کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست رکھو اوران کو ٹھیک رکھو' گردنیں برابر رکھو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ خالی صف کے درمیان یوں داخل ہو جاتا ہے' جیسے وہ بکری کا بچہ ہو''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام داؤد کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

لفظ ''خلل'' میں 'خ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ل' ہے' اس سے مراد دو آدمیوں کے درمیان موجود خالی جگہ ہے' جو لوگوں کے ساتھ نہ ملنے کی وجہ سے ہو۔

706 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ بن أبي طَالب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوُوا تستو قُلُوبكُمْ وتماسوا تراحموا . قَالَ شُرَيْح تماسوا يَعْنِي تزاحموا أَو فِي الصَّلَاة وَقَالَ غَيره تماسوا تواصلوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط

حديث705:صحيح البخاري - كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة - باب : إقامة الصف من تمام الصلاة' حديث:702صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسوية الصفوف - حديث:685مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إيجاب إقامة الصفوف وأن تسوية الصف من تمام الصلاة - حديث:1078صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر الأمر بتسوية الصفوف للمأمومين إذ استعماله من تمام الصلاة' حديث:2198سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في إقامة الصفوف - حديث:1290سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع أبواب الصفوف - باب تسوية الصفوف' حديث:577سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب إقامة الصفوف - حديث:989السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب موقف الإمام والمأموم - باب إقامة الصفوف وتسويتها' حديث:4807مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12588مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث:2080مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة' حديث:2919

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو! تمہارے دل ٹھیک رہیں گے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کے رہو۔

شرح کہتے ہیں: لفظ ''تماسو'' کا مطلب یہ ہے پوری نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کے رہو دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: ''تماسو'' کا مطلب یہ ہے ایک دوسرے سے مل کے رہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

707 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيمُوا الصُّفُوف وحاذوا بَيْنَ المناكب وسدوا الْخلَل ولينوا بايدى اِخْوَانكُمْ وَلَا تذروا فرجات الشَّيْطَان وَمَنْ وصل صفا وَصله اللّٰه وَمَنْ قطع صفا قطعه اللّٰه . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَعند النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة آخِره الفرجات جمع فُرْجَة وَهِي الْمَكَان الْخَالِي بَيْنَ الِاثْنَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صفیں قائم رکھو' کندھے برابر رکھو' خالی جگہ کو پر کرو' اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے کشادگی نہ چھوڑو' جو شخص صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔

لفظ ''الفرجات'' لفظ ''فرجۃ'' کی جمع ہے' اور اس سے مراد دو آدمیوں کے درمیان موجود خالی جگہ ہے۔

708 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا تصفون كَمَا تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيفَ تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا قَالَ يتمون الصُّفُوف الْاَوَّل ويتراصون فِي الصَّف . رَوَاهُ اَبُوْ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح صف قائم نہیں کرتے ہو؟ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ (پہلے) پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

709 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خياركم اَلينكم مناكب فِي الصَّلَاة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں زیادہ بہتر لوگ وہ ہیں' جن کے کندھے نماز میں زیادہ نرم ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

710- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ بِنَحْوِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: فَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کھڑی ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: صفیں درست رکھو ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم میں سے کوئی ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے پاؤں کو اپنے ساتھی کے پاؤں کے ساتھ ملا کر رکھتا تھا"۔

711- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِنُوْا اِقَامَةَ الصُّفُوفِ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرُوَاتُهٗ رُوَاةُ الصَّحِيحِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"نماز کے دوران صفیں اچھے طریقے سے قائم کرو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

712- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف میں دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

713- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہوں تاکہ آپ ﷺ کا رخ پہلے ہماری طرف ہو ایک مرتبہ میں نے آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

"اے پروردگار! تو اُس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا' جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

714- وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ مَخَافَةَ اَنْ يُؤْذِيَ اَحَدًا اَضْعَفَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خوف سے پہلی صف کو ترک کر دے کہ کہیں وہ کسی کو اذیت نہ پہنچائے' تو اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف (میں شریک ہونے) سے دگنا اجر عطا کرے گا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْبُ فِيْ وصل الصُّفُوف وسد الْفرج

باب: صف ملانے اور خالی جگہ پُر کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

715 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف . رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ زَاد ابْن مَاجَه وَمَنْ سد فُرْجَة رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جو شخص خالی جگہ کو پُر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا''۔

716 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الصَّفّ من نَاحيَة اِلٰى نَاحيَة فيمسح مناكبنا اَوْ صدورنا وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ . قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه وَمَلَائِكته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف سے دوسری طرف تک پوری صف میں تشریف لاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سینوں یا کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: ''اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا''۔

راوی یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

717 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وصل صفا وَصله اللّٰه وَمَنْ قطع صفا قطعه اللّٰه . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد فِيْ آخر حَدِيْثٍ تقدم قَرِيبا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے''۔
یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' انہوں نے اس حدیث کا آخری حصہ نقل کیا ہے' جو پہلے گزر چکا ہے۔

718 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خياركم الينكم مناكب فِي الصَّلَاة وَمَا من خطْوَة أعظم أجرا من خطْوَة مشاها رجل إِلَى فُرْجَة فِي الصَّف فسدها.
رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا بالشطر الْأَوَّل وَرَوَاهُ بِتَمَامِهٖ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے کندھے نماز میں زیادہ نرم ہوں' اور کوئی بھی قدم اس سے زیادہ اجر والا نہیں ہوتا' جس قدم کے ذریعے آدمی صف میں موجود خالی جگہ کو پر کرتا ہے''۔
یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے یہ روایت مکمل طور پر امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

719 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سد فُرْجَة رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط من رِوَايَة مُسلم بن خَالِد الزنْجِي وَتقدم عِنْد ابْن مَاجَه فِيْ أَوَّل الْبَاب دون قَوْله وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة وَرَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ بِالزِّيَادَةِ أَيْضًا من حَدِيْث أَبِي هُرَيْرَة وَفِيْ إِسْنَاده عصمَة بن مُحَمَّد قَالَ أَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بِقَوي وَقَالَ غَيره مَتْرُوك

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص خالی جگہ کو پر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مسلم بن خالد زنگی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے ابن ماجہ کے حوالے سے منقول روایت اس باب کے آغاز میں گزر چکی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔
اصبہانی نے یہ روایت اس اضافے کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس روایت کی سند میں عصمہ بن محمد نامی راوی ہے' جس کے بارے میں امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

720 - وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سد فُرْجَة فِي الصَّف غفر لَهُ. رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاسم أَبِي جُحَيْفَة وهب بن عبد اللّٰه السوائي

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صف میں خالی جگہ کو پر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

721 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَه يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف وَلَا يصل عبد صفا اِلَّا رَفعه اللّٰه بِهٖ دَرَجَة وذرت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة من الْبر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں' جو بھی بندہ صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے' اور فرشتے اس پر نیکی بکھیر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

722 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل وَمَا من خطْوَة اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ من خطْوَة يمشيها الْعَبْد يصل بهَا صفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ حَدِيْثٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ بِدُوْنِ ذكر الخطوة وَتقدم

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں' اور کوئی بھی اٹھایا ہوا قدم' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس قدم سے زیادہ محبوب نہیں ہے' جسے بندہ اس لئے اٹھاتا ہے' تاکہ اس کے ذریعے صف کو پورا کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن خزیمہ نے اُس کو ذکر کیا ہے' لیکن اس میں قدم اٹھانے کا ذکر نہیں ہے' اور یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

723 - وَعَنْ معَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خطوتان اِحْدَاهمَا اَحَبُّ الخطا اِلَى اللّٰهِ وَالْاُخْرٰى اَبْغض الخطا اِلَى اللّٰهِ فَاَما الَّتِیْ يُحِبهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرجل نظر اِلٰى خلل فِی الصَّفّ فسده وَاَما الَّتِیْ يبغضها اللّٰهُ فَاِذا اَرَادَ الرجل اَن يَّقُوْمَ مد رجله الْيُمْنٰى وَوضع يَده عَلَيْهَا وَاَثبت الْيُسْرٰى ثُمَّ قَامَ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قدم ایسے ہیں' جن میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے' اور دوسرا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب قدموں سے زیادہ ناپسندیدہ ہے' جہاں تک اس قدم کا تعلق ہے' جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو وہ ایسے شخص کا قدم ہے' جو کسی صف میں خالی جگہ کو دیکھتا ہے' تو اسے پر کرنے کے لئے (وہ قدم اٹھاتا ہے) جہاں تک اس قدم کا تعلق ہے' جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو اس کی

صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اٹھنے لگے تو وہ دائیں ٹانگ کو لمبا کر کے اس پر ہاتھ رکھے اور بائیں پاؤں کو زمین کے ساتھ لگا کے رکھے اور پھر اٹھے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

724 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن ميسرَة الْمَسْجِد قد تعطلت فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عمر ميسرَة الْمَسْجِد كتب لَهُ كفلان من الْأجر

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَغَيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: مسجد کا بایاں حصہ معطل ہو گیا ہے (یعنی وہاں کوئی نہیں ہوتا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد کے بائیں حصے کو آباد کرے گا اس کو دگنا اجر نصیب ہو گا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

725 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عمر جَانب الْمَسْجِد الْأَيْسَر لقلَّة أَهله فَلهُ أجرَانِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَة بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مسجد کے بائیں حصے کو آباد کرے گا" کیونکہ اس طرف کے لوگ کم ہیں تو اسے دگنا اجر ملے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بقیہ بن ولید کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من تَأَخّر الرِّجَال إِلَى أَوَاخِر صفوفهم وَتقدم النِّسَاء إِلَى أَوَائِل صفوفهن وَمَنْ اعوجاج الصُّفُوف

مردوں کے آخری صف میں کھڑے ہونے سے متعلق ترہیبی روایات اور خواتین کے پہلی صف میں کھڑے ہونے نیز جو شخص صف کو ٹیڑھا کرتا ہے (اس سے متعلق ترہیبی روایات)

726 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير صُفُوف الرِّجَال أَولهَا وشرها آخرهَا وَخير صُفُوف النِّسَاء آخرهَا وشرها أَولهَا

رَوَاهُ مُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَتقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر اُن کی آخری صف ہے اور خواتین کی صفوں میں سب سے بہتر صف اُن کی آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر اُن کی پہلی صف ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

727 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رای فِیْ اَصْحَابه تاخرا فَقَالَ لَهُمْ تقدمُوا فائتموا بِی ولياتم بكم من بعدكم لَا يزال قوم يتاخرُوْنَ حَتّٰى يؤخرهم الله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے ہو کر کھڑے ہوئے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے آجاؤ! اور میری پیروی کرو' تمہارے بعد والے لوگ' تمہاری پیروی کریں گے' لوگ مسلسل پیچھے ہونے کی کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

728 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال قوم يتاخرُوْنَ عَن الصَّف الْاَوَّل حَتّٰى يؤخرهم الله فِی النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَابْن حبَان اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا حَتّٰى يخلفهم الله فِی النَّار

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کچھ لوگ پہلی صف سے پیچھے ہونے کی کوشش کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آگ میں انہیں پیچھے کر دے گا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن حبان نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں آگ میں پیچھے کر دے گا"۔

729 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمسح مناكبنا فِی الصَّلَاة وَيَقُوْلُ اسْتَوُوا وَلَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ ليلنی مِنْكُمْ اُولُو الْاَحلام والنهى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرُه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: سیدھے رہو اور اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا' تم میں سے سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ' میرے قریب کھڑے ہوں' اس کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں' جو اُن کے قریب کے درجہ کے ہوں' اس کے بعد وہ لوگ ہوں' جو اُن کے بعد کے درجہ کے ہوں"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

730 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لتسون صفوفكم اَوْ ليخالفن الله بَيْنَ وُجُوْهكُمْ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُمْ خلا الْبُخَارِیّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّی صُفُوفا حَتّٰى كَاَنَّمَا

یُسَوِّی بِھَا الْقِدَاحَ حَتّٰی رَأٰی اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ حَتّٰی کَادَ یُکَبِّرُ فَرَاٰی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُہٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰہِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَابْنِ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّاسِ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ قَالَ فَرَاَیْتُ الرَّجُلَ یُلْزِقُ مَنْکِبَہٗ بِمَنْکِبِ صَاحِبِہٖ وَرُکْبَتَہٗ بِرُکْبَۃِ صَاحِبِہٖ وَکَعْبَہٗ بِکَعْبِہٖ الْقِدَاحُ بِکَسْرِ الْقَافِ جَمْعُ قِدْحٍ وَھُوَ خَشَبُ السَّھْمِ اِذَا بُرِیَ قَبْلَ اَنْ یُجْعَلَ فِیْهِ النَّصْلُ وَالرِّیْشُ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے' یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام بخاری کے علاوہ' دیگر حضرات کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:)

''نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں یوں درست کرواتے تھے' جس طرح تیر کو سیدھا کروایا جاتا ہے' جب آپ ﷺ نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ ہمیں یہ سمجھ آگئی ہے (کہ صف کیسی سیدھی کرنی ہے؟) تو ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ اسی دوران آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ ایک شخص کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا ہے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا''۔

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ مذکور ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: تم صفیں درست رکھو! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کے بعد دیکھا کہ ہر شخص اپنا کندھا' اپنے ساتھی کے کندھے سے ملاتا تھا' اور اپنا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے سے ملاتا تھا اور اپنا ٹخنہ' اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملاتا تھا''۔

''قداح'' میں 'ق' پر 'زیر' ہے یہ لفظ 'قدح' کی جمع ہے' اس سے مراد تیر کی لکڑی ہے' جب اس میں پھل اور پر نہ لگایا گیا ہو۔

731 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِیَۃٍ اِلٰی نَاحِیَۃٍ یَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاکِبَنَا وَیَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفْظُہٗ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنَا فَیَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَصُدُوْرَنَا وَیَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفْ صُفُوْفُکُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ خُزَیْمَۃَ: لَا تَخْتَلِفْ صُدُوْرُکُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صفوں کے درمیان ایک کونے سے دوسرے کونے کی

طرف گزرتے تھے آپ ﷺ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گزرتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: تم لوگ (صف سیدھی کرنے کے حوالے سے) اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا نبی اکرم ﷺ یہ بھی ارشاد فرماتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر (یا پہلی صفوں پر) رحمت نازل کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ جب ہمارے پاس تشریف لاتے تھے' تو ہماری گردنیں اور ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: تم اپنی صف میں اختلاف پیدا نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں"۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تم اپنے سینوں میں اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا"۔

732 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتسون الصُّفُوف اَوْ لتطمسن الْوُجُوْه اَوْ لتغمضن أبصاركم اَوْ لتخطفن أبصاركم .

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلیّ بن زيد وَقد مَشاهُ بَعضهم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یا تو تم صفیں درست رکھو گے' یا تمہارے چہرے بجھ جائیں گے' یا تو تم نگاہیں جھکا کر رکھو گے' یا تمہاری بینائی کو اُچک لیا جائے گا"۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کی ہے' بعض حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِی التَّامِين خلف الإمَام وَفِی الدُّعَاء وَمَا يَقُوْله فِی الاعْتِدَال والاستفتاح

باب: امام کے پیچھے آمین کہنے اور دعا کے بارے میں ترغیبی روایات نیز آدمی رکوع سے اٹھنے کے بعد اور نماز کے آغاز میں کیا پڑھے گا؟

733 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَالَ الإمَام (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالين) الفاتحة 7 فَقولُوا آمين فَإِنَّهُ من وَافق قَوْله قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَة

وَفِی رِوَايَة الْبُخَارِیّ :إِذا قَالَ أحدكُم آمين وَقَالَت الْمَلَائِكَة فِی السَّمَاء آمين فَوَافَقت إِحْدَاهمَا

والأخرى غفر لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

وَفِي رِوَايَةٍ لابْنِ مَاجه وَالنَّسَائِي: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا...... الحَدِيْث

وَفِي رِوَايَةٍ للنسائي: وَإِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمين

فَإِنَّهُ من وافق كَلَامُهُ كَلَامَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لِمَنْ فِي الْمَسْجِدِ

آمين تمد وتقصر وَتَشْدِيد الْمَمْدُوْد لغية وَقِيلَ هُوَ اسْم من أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقِيلَ مَعْنَاهَا اللّٰهُمَّ استجب أَوْ كَذٰلِكَ فافعل أَوْ كَذٰلِكَ فَلْيَكُن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام غیر المغضوب علیهم و لاالضالین پڑھ لے تو تم لوگ آمین کہو' کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا' فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' اس کے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تم میں سے کوئی ایک آمین کہتا ہے' تو آسمان میں فرشتے بھی آمین کہتے ہیں' جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ابن ماجہ اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تلاوت کرنے والا آمین کہے' تو تم بھی آمین کہو''......الحدیث۔

نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب وہ (یعنی امام) غیر المغضوب علیهم و لاالضالین پڑھ لے' تو تم (آمین کہو)۔ کیونکہ جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا تو مسجد میں موجود ہر شخص کی مغفرت ہو جائے گی''۔

آمین' مد کے ساتھ اور' کسر' کے ساتھ ہے' اور ممدود' شد' پڑھی جائے گی اور ایک قول یہ ہے: یہ' اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' اور ایک قول یہ ہے: اس کا معنیٰ ہے: اے اللہ! تو اس دعا کو قبول کر لے' یا تو ایسا کر لے' یا اس طرح ہونا چاہیے۔

734 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حسدتكم الْيَهُود على شَيْءٍ مَا حسدتكم على السَّلام والتأمين

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَأحمد وَلَفظه: إِن رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكرت عِنْده الْيَهُود فَقَالَ إِنَّهُم لم يحسدونا على شَيْءٍ كَمَا حسدونا على الْجُمُعَة الَّتِي هدَانَا اللّٰه لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى الْقبْلَة الَّتِي هدَانَا اللّٰه لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى قَوْلنَا خلف الإِمَام آمين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الأَوْسَط بِإِسْنَادٍ حسن وَلَفظه قَالَ: إِن الْيَهُود قد سئموا دينهم وهم قوم حسد وَلم يحسدوا الْمُسلمين على أفضل من ثَلَاث رد السَّلَام وَإِقَامَة الصُّفُوف وَقَوْلهمْ خلف إمَامهمْ فِي الْمَكْتُوبَة آمين

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''یہود تمہارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے' جتنا وہ آمین کہنے اور سلام کہنے پر تم سے حسد کرتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اس کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہودیوں کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہمارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ لوگ جمعہ کے حوالے سے ہم سے حسد کرتے ہیں' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی اور وہ لوگ اس کے حوالے سے گمراہ رہے' اور قبلہ کے حوالے سے حسد کرتے ہیں' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی اور وہ لوگ اس سے گمراہ رہے' ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر (وہ ہم سے حسد کرتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں نے اپنے دین کو بوجھ بنالیا ہے' یہ حسد کرنے والے لوگ ہیں' یہ مسلمانوں سے' تین چیزوں سے زیادہ کسی چیز پر حسد نہیں کرتے' سلام کا جواب دینا' صف قائم کرنا' اور ان کا فرض نماز میں' اپنے امام کے پیچھے آمین کہنا''۔

735 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قد اَعْطَانِيْ خِصَالًا ثَلَاثَةً اَعْطَانِيْ صَلَاةً فِي الصُّفُوفِ وَاَعْطَانِيْ التَّحِيَّةَ اِنَّهَا لتحية اَهْلِ الْجنَّة وَاَعْطَانِيْ التَّامِين وَلَمْ يُعْطه اَحَدًا من النَّبِيين قبلي اِلَّا اَن يكون اللّٰه قد اَعطَاهُ هَارُوْن يَدْعُو مُوسَى ويؤمن هَارُوْن

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه مِنْ رِوَايَةِ زَرْبِي مولى آل الْمُهلب وَتردد فِيْ ثُبُوته .

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصیات عطا کی ہیں' اس نے صفوں میں نماز عطا کی ہے' اور تحیت عطا کی ہے' جو اہل جنت کا سلام کرنے کا طریقہ ہے' اور اس نے مجھے آمین کہنا عطا کیا ہے' جو مجھ سے پہلے کے انبیاء میں سے' کسی کو نہیں دیا گیا' البتہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو یہ چیز عطا کی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام اس پر آمین کہتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اپنی صحیح میں آل مہلب کے غلام' زربی' کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کے ثبوت کے بارے میں تردد کیا اظہار کیا ہے۔

736 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذا قَالَ الامام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ الَّذين خَلفَهُ آمين الْتَقت من اَهْلِ السَّمَاء وَاَهْلِ الْاَرْض آمين غفر اللّٰه لِلْعَبْدِ مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَمثل الَّذِيْ لَا يَقُوْلُ آمين كَمثل رجل غزا مَعَ قوم فاقترعوا فَخرج سِهَامهمْ وَلَمْ يخرج سَهْمه فَقَالَ مَا لسهمي لم يخرج قَالَ اِنَّكَ لم تقل آمين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھتا ہے' اور اس کے پیچھے والے لوگ آمین کہتے ہیں تو آسمان والوں اور زمین والوں کی آمین مل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص

آمین نہیں کہتا اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتا ہے وہ لوگ قرعہ اندازی کرتے ہیں تو سب لوگوں کا حصہ نکل آتا ہے اس کا حصہ نہیں نکلتا تو وہ کہتا ہے: کیا وجہ ہے میرا حصہ کیوں نہیں نکلا؟ تو دوسرا شخص کہتا ہے تم نے آمین نہیں کہی تھا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

737 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَالَ الإِمَام (غير المغضوب عَلَيهِمْ وَلَا الضَّالّين) فَقولُوا آمين يجبكم الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِي حَدِيثٍ طَوِيل عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيّ قَالَ فِيهِ:إِذا صليتم فاقيموا صفوفكم وليؤمكم أحدُكُمْ فَإِذَا كبر فكبروا وَإِذَا قَالَ (غير المغضوب عَلَيهِمْ وَلَا الضَّالّين) فَقولُوا آمين يجبكم

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لے تو تم لوگ آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کو امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں:

''جب تم نماز ادا کرو تو اپنی صفیں درست رکھو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے تو تم آمین کہو تو تمہاری دعا قبول ہوگی''۔

738 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حسدتكم الْيَهُود على شَيْءٍ مَا حسدتكم على آمين فَاكْثرُوا من قَول آمين . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودی کسی چیز پر تم سے اتنا حسد نہیں کرتے جتنا حسد وہ تمہارے آمین کہنے پر کرتے ہیں تو تم لوگ بکثرت آمین کہا کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

739 - وَعَنْ أَبِي مصبح الْمَقرائي قَالَ كُنَّا نجلس إِلَى أَبِي زُهَيْر النميري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من الصَّحَابَة يحدث أحسن الحَدِيْثِ فَإِذَا دَعَا الرجل منا بِدُعَاء قَالَ اختمه بآمين فَإِن آمين مثل الطابع على الصَّحِيفَة . قَالَ أَبُو زُهَيْر النميري أخبركُمْ عَن ذَلِكَ خرجنَا مَعَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات لَيْلَة نمشي فأتينا على رجل قد ألح فِي الْمَسْأَلَة فَوقف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستمع مِنْهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أوجب إِن ختم فَقَالَ رجل من الْقَوْم بِأَيّ شَيْءٍ يخْتم فَقَالَ بآمين فَإِنَّهُ إِن ختم بآمين فَقَدْ اوجب فَانْصَرف الرجل الَّذِيْ سَأَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتى الرجل فَقَالَ اختم يَا فلَان بآمين وابشر

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

مصبح بِضَم الْمِيم وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا حاء مُهْملَة والمقرائي بِضَم الْمِيم وَقِيلَ بِفَتْحِهَا وَالضَّم

اشهر وبسكون الْقَاف وَبعدهَا رَاء ممدودة نِسْبَة إِلَى قَرْيَة بِدِمَشْق

ابو مصبح مقرائی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے' جو صحابی رسول تھے' وہ بہت عمدہ گفتگو کرتے تھے' جب ہم میں سے کوئی شخص دعا کرتا تھا' تو وہ فرماتے تھے: تم آمین کے ذریعے اسے ختم کرو' کیونکہ آمین کی مثال یوں ہے' جیسے کسی صحیفے پر مہر لگادی جائے' حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم پیدل چلتے ہوئے جارہے تھے' ہم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو گڑگڑا کر دعا مانگ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور اس کی بات سننے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے مہر لگادی' تو یہ قبولیت واجب ہوجائے گی' حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: مہر کس چیز کے ساتھ لگائی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آمین کے ذریعے' اگر آمین کے ذریعے مہر لگائی جائے گی' تو (دعا کی قبولیت) واجب ہوجائے گی' وہ شخص جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا: وہ گیا اور جاکر اُس نے اس شخص کو بتایا کہ اے فلاں! تم آمین کے ذریعے مہر لگاؤ اور (دعا کی قبولیت) کی خوشخبری حاصل کرو"۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

"مصبح" میں 'م' پر 'پیش' ہے "ب" پر 'زیر' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اور "مقرائی" میں 'م' پر 'پیش' ہے' ایک قول کے مطابق اس پر 'زبر' ہے' تاہم 'پیش' ہونا زیادہ مشہور ہے' اور 'ق' ساکن ہے اس کے بعد 'ر' ہے' یہ دمشق کی ایک بستی کی طرف منسوب (ایک اسم منسوب) ہے۔

740 - وَعَنْ حبيب بن سَلمَة الفِهري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مجاب الدعْوَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يجْتَمع مَلأ فيدعو بَعْضُهُمْ ويؤمن بَعْضُهُمْ إِلَّا اجابهم الله . رَوَاهُ الْحَاكِم

حضرت حبیب بن سلمہ فہری رضی اللہ عنہ جو مستجاب الدعوات تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک دعا کرے اور دوسرا آمین کہے' تو اللہ تعالیٰ اُن کی دعا کو قبول کرتا ہے"۔ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

741 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نصلي مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رجل من الْقَوْم الله أكبر كَبِيرًا وَالْحَمْد لله كثيرا وَسُبْحَان الله بكرَة وَأَصِيلا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْقَائِل كلمة كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رجل من الْقَوْم أَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عجبت لَهَا فتحت لَهَا أَبْوَاب السَّمَاء . قَالَ ابْن عمر فَمَا تركتهن مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك

رَوَاهُ مُسلم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کررہے تھے' اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' بڑائی والا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو اور (میں) صبح

وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی (بیان کرتا ہوں)"

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کہے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اِن پر حیرانگی ہوئی کہ اِن کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس کے بعد میں نے یہ پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

742 - وَعَنْ رفاعة بن رَافع الزرقي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نصلي وَرَاء النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رفع رَأسه من الرَّكْعَة قَالَ سمع الله لمن حَمده قَالَ رجل من وَرَائه رَبنَا وَلَك الْحَمد حمدا كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انصرف قَالَ من الْمُتَكَلّم قَالَ أَنا قَالَ رَأَيْت بضعَة وَثَلَاثِينَ ملكا يبتدرونها أَيهمْ يَكْتُبهَا أول

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی ؓ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو آپ ﷺ کے پیچھے افراد میں سے ایک صاحب نے یہ کلمات کہے:

"اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو"

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام کرنے والا شخص کون ہے؟ تو اُن صاحب نے عرض کی: میں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اِن کلمات کی طرف لپکے کہ پہلے اِن کلمات کو کون نوٹ کرتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

743 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قَالَ الإِمَام سمع الله لمن حَمده فَقولُوا اللَّهُمَّ رَبنَا لَك الْحَمد فَإِنَّهُ من وَافق قَوْله قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

حدیث 743: صحیح البخاری - کتاب الأذان' أبواب صفة الصلاة - باب فضل اللهم ربنا لك الحمد' حدیث: 775 صحیح البخاری - کتاب بدء الخلق' باب إذا قال أحدکم: آمین والملائكة فی السماء - حدیث: 3072 صحیح مسلم - کتاب الصلاة باب التسمیع - حدیث: 646 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة - ذکر ما یقول المرء عند رفعه رأسه من الرکوع' حدیث: 1931 موطأ مالك - کتاب الصلاة' باب ما جاء بالتأمین خلف الإمام - حدیث: 196 سنن أبی داود - کتاب الصلاة' أبواب تفریع استفتاح الصلاة - باب ما یقول إذا رفع رأسه من الرکوع' حدیث: 729 سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما یقول إذا رفع رأسه من الرکوع - حدیث: 872 السنن للنسائی - کتاب التطبیق' باب قوله ربنا ولك الحمد - حدیث: 1058 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاة' باب ما یقول إذا رفع رأسه من الرکوع - حدیث: 2817 السنن الکبری للنسائی - التطبیق' ثواب قوله ربنا ولك الحمد - حدیث: 641 السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة - باب ما استدل به من قال بالتفضل المأموم علی الحمد دون' حدیث: 2433 مسند أحمد بن حنبل مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 9731

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمد بِالْوَاو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب امام سمع الله لمن حمده (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی) کہے تو تم یوں کہو اللّٰهم ربنا لك الحمد (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے) جس شخص کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تو تم لوگ یہ کہو: اے ہمارے پروردگار! اور حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے" (راوی کہتے ہیں:) یعنی "و" کے ساتھ پڑھو۔

التَّرْهِيب من رفع الْمَأْمُوم رَأسه قبل الإِمَام فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود

باب: مقتدی کے رکوع اور سجدے کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھانے سے متعلق ترہیبی روایات

744 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اما يخْشَى أحدكُم إِذا رفع رَأسه من رُكُوع أَوْ سُجُود قبل الإِمَام أَن يَجْعَل الله رَأسه رَأس حمَار أَوْ يَجْعَل الله صورته صُورَة حمَار

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤمن أحدكُم إِذا رفع رَأسه قبل الإِمَام أَن يحول الله رَأسه رَأس كلب . وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوفًا على عبد الله بن مَسْعُوْد بأسانيد أَحدهَا جيد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه من حَدِيْث أبي هُرَيْرَة أَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَفظه: أما يخْشَى الَّذِي يرفع رَأسه قبل الإِمَام أَن يحول الله رَأسه رَأس كلب . قَالَ الْخطابِيّ اخْتلف النَّاس فِيمَن فعل ذٰلِكَ فَروِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنه قَالَ لَا صَلَاة لمن فعل ذٰلِكَ وَأما عَامَّة أَهْلِ الْعلم فَإِنَّهُم قَالُوا قد أَسَاءَ وَصلَاته تجزئه غير أَن أَكْثَرهم يأمُرُوْنَ بِأَن يعود إِلَى السُّجُود وَيمْكث فِيْ سُجُوده بعد أَن يرفع الإِمَام رَأسه بِقدر مَا كَانَ ترك انْتهى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا کوئی شخص اس بات ڈرتا نہیں ہے کہ وہ رکوع یا سجدہ کے بعد امام سے پہلے سر اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ اس کی شکل کو گدھے کی شکل میں تبدیل کر دے گا"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کیا کوئی شخص اس بات سے خود کو محفوظ سمجھتا ہے؟ کہ اگر وہ امام سے پہلے اپنے

سر کو اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں تبدیل کر دے گا"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جو مختلف سندوں کے ساتھ منقول ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:
"جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے ڈرتا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر سے تبدیل کر دے"۔
علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جو شخص ایسا کرتا ہے اس کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسا کرتا ہے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی تاہم عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ شخص برا کرتا ہے تاہم اس کی نماز ہو جائے گی البتہ ان میں سے اکثر حضرات نے اس شخص کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ دوبارہ سجدے کی طرف جائے اور سجدے میں اتنی دیر ٹھہرا رہے یہ امام کے سر اٹھانے کے بعد ہوگا اور اتنی دیر کے لئے ہوگا جتنی دیر اس نے پہلے ترک کی تھی"۔۔۔۔علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

745 - وَعنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يخفض وَيرفع قبل الامام اِنَّمَا ناصيته بيد شَيْطَان . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ مَالك فِي الْمُوَطَّا فَوَقفهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يرفعهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص امام سے پہلے جھکتا ہے یا اٹھتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے"۔
یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام مالک نے "الموطا" میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

التَّرْهِيب من عدم اِتْمَام الرُّكُوع وَالسُّجُود وَاِقَامَة الصلب بَيْنَهُمَا وَمَا جَاءَ فِي الْخُشُوع

رکوع یا سجود مکمل نہ کرنے اور ان کے درمیان پشت کو سیدھا نہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات نیز خشوع کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

746 - عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْد البدرى رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا تجزىء صَلَاة الرجل حَتّٰى يُقيم ظَهره فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود
رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيهِمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَا اِسْنَاده صَحِيح ثَابت وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آدمی کی نماز اس وقت تک درست نہیں ہوتی' جب تک وہ رکوع اور سجود میں پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح اور ثابت شدہ ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

747 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن شبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن نقرة الْغُرَاب وافتراش السَّبع وَاَن يوطن الرجل الْمَكَان فِي الْمَسْجِد كَمَا يوطن الْبَعِير
رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگا مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے' اور اس بات سے بھی (منع کیا ہے) کہ آدمی مسجد میں اپنے بیٹھنے کی جگہ مخصوص کرلے' جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ مخصوص کرلیتا ہے۔
یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور (ان کے علاوہ) امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

748 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسوَا النَّاس سَرقَة الَّذِيْ يسرق من صلَاته قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ يسرق من الصَّلَاة قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها اَوْ قَالَ لَا يُقيم صلبه فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''چوری کرنے میں سب سے برا شخص وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے''۔
یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

749 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسرق النَّاس الَّذِيْ يسرق صلَاته قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ يسرق صلَاته قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها وابخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"سب سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز کو کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے' اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے' جو سلام کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں "معاجیم" میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

750 - وَعَنْ عَلِیّ بن شَیبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ خرجنَا حَتّٰی قدمنَا علی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فبایعنَاہ وصلینا خَلفه فلمح بمؤخر عینه رجلا لَا یُقیم صَلَاته یَعْنِیْ صلبه فِی الرُّکُوع فَلَمَّا قضی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاته قَالَ یَا معشر الْمُسلمین لَا صَلَاة لمن لَا یُقیم صلبه فِی الرُّکُوع وَالسُّجُود
رَوَاہُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

❀❀ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نکلے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نمازیں ادا کیں' آپ ﷺ نے اپنے گوشہ چشم کے ذریعے ایک شخص کو دیکھا' جو اپنی نماز کو درست ادا نہیں کر رہا تھا' یعنی رکوع میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھ رہا تھا' جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے۔
یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

751 - وَعَنْ طلق بن عَلِیّ الْحَنَفِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ینظر اللّٰہ إِلٰی صَلَاة عبد لَا یُقیم فِیْهَا صلبه بَیْنَ رکوعها وسجودها
رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز کی طرف نظر نہیں کرتا' جو نماز میں رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

752 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰہ الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رأی رجلا لَا یتم رُکُوعه وینقر فِیْ سُجُوده وَهُوَ یُصَلِّی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو مَاتَ هٰذَا علی حَاله هٰذِهٖ مَاتَ علی غیر مِلَّة مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِیْ لَا یتم رُکُوعه وینقر فِیْ سُجُوده مثل الجائع یَأْکُل التمرة والتمرتین لَا تغنیَان عَنهُ شَیْئًا
قَالَ اَبُوْ صَالح قلت لابی عبد اللّٰہ من حدث بِهٰذَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَرَاء الأجناد عَمْرو بن الْعَاصِ وخَالِد بن الْوَلِید وشرحبیل بن حَسَنَة سَمِعُوهُ من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ وَابُو يعلى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا' وہ شخص نماز میں رکوع مکمل نہیں کر رہا تھا اور سجدے میں ٹھونگے مار رہا تھا' وہ نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اس حالت میں مرا تو یہ حضرت محمد ﷺ کی ملت کے علاوہ مرے گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رکوع کو مکمل نہیں کرتا اور سجدے میں ٹھونگے مارتا ہے اس شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جیسے کوئی بھوکا ایک یا دو کھجوریں کھالے تو یہ اس کے کسی کام نہیں آتی ہیں۔

ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے دریافت کیا: یہ حدیث کس نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے روایت کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: لشکروں کے امراء یعنی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ ابویعلیٰ نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

753 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الرجل لَيُصَلِّي سِتِّينَ سنة وَمَا تقبل لَهُ صَلَاة لَعَلَّه يتم الرُّكُوع وَلَا يتم السُّجُود وَيتم السُّجُود وَلَا يتم الرُّكُوع

رَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ وَينظر سَنَده

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ساٹھ سال تک نماز ادا کرتا رہتا ہے' لیکن اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے' اگر وہ رکوع مکمل ادا کرتا ہے' تو سجدہ مکمل ادا نہیں کرتا' اگر وہ سجدہ مکمل ادا کرتا ہے' تو رکوع مکمل ادا نہیں کرتا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

754 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة أَيْضًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لأَصْحَابه وَأَنا حَاضر لَو كَانَ لأحدكم هٰذِهِ السارية لكره أَن تجدع كَيفَ يعمد أحدكُم فيجدع صلَاته الَّتِي هِيَ لله فَأتمُّوا صَلَاتكُم فَإِن الله لَا يقبل إِلَّا تَاما . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادٍ حسن

الجدع قطع بعض الشَّيْء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: میں اس وقت وہاں موجود تھا' اگر کسی شخص کا ایک ستون ہو تو وہ اس بات کو ناپسند کرے گا کہ اس کو اکھاڑ لیا جائے' تو کوئی شخص یہ کیوں کرتا ہے کہ وہ اپنی نماز کو اکھاڑ دیتا ہے؟ وہ نماز جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے' تم لوگ اپنی نماز کو مکمل ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف مکمل چیز کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

''الجدع'' کا مطلب کسی چیز کے کچھ حصے کو کاٹ دینا ہے۔

755 - وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه اَبْصر رجلا لَا يتم الرُّكُوع وَلَا السُّجُود فَقَالَ لَو مَاتَ هٰذَا لمات على غير مِلَّة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کر رہا تھا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اسی حالت میں مر گیا' تو یہ شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے علاوہ پر مرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

756 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للصَّلَاة الْمَكْتُوبَة عِنْد اللّٰه وزنا من انْتقصَ مِنْهَا شَيْئًا حُوسِبَ بِهِ فِيهَا على مَا انْتقصَ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرض نماز کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک (مخصوص) وزن ہوتا ہے' جو شخص اس میں کمی کرے گا اس نے جو کمی کی ہوگی' اس حساب سے اس نماز کے بارے میں اس شخص سے حساب لیا جائے گا''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

757 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر اللّٰه اِلَى عبد لَا يُقيم صلبه بَيْن رُكُوعه وَسُجُوده . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَاد جَيِّد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' جو رکوع و سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

758 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهاني رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن اَقرَاَ وَاَنا رَاكِع وَقَالَ يَا عَلِيّ مثل الَّذِي لَا يُقيم صلبه فِي صلَاته كَمثل حُبْلَى حملت فَلَمَّا دنا نفَاسهَا اَسقطت فَلَا هِيَ ذَات حمل وَلَا هِيَ ذَات ولد . رَوَاهُ اَبُو يعلى والاصبهاني وَزَاد مثل الْمُصَلِّي كَمثل التَّاجِر لَا يخلص لَهُ ربحه حَتّٰى يخلص لَهُ رَاس مَاله كَذٰلِكَ الْمُصَلِّي لَا تقبل نافلته حَتّٰى يُؤَدِّي الْفَرِيضَة

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں رکوع کے دوران قرأت کروں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! جو شخص اپنی نماز میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا' اس کی مثال حاملہ عورت کی مانند ہے جو حاملہ ہو جاتی ہے' اور جب بچے کی پیدائش کا وقت قریب آتا ہے' تو حمل ضائع ہو جاتا ہے' تو اب وہ نہ حاملہ رہتی ہے' اور نہ بچے والی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نماز کی مثال تاجر کی مانند ہے' اس کا منافع اس وقت تک خالص نہیں ہوگا' جب تک اس کا اصل سودا خالص نہیں ہوگا' نمازی کی مثال بھی اسی طرح ہے' اس کی نفل نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوگی' جب تک وہ فرض ادا نہیں کرتا''۔

759 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یسرق صَلَاته قَالَ وَکَیْفَ یسرق صَلَاته قَالَ لَا یتم رکوعها وَلَا سجودها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَصَحَّحَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' راوی نے دریافت کیا: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

760 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مصل اِلَّا وَملك عَن یَمِینه وَملك عَن یسَاره فَاِن أتمهَا عرجا بهَا وَاِن لم یُتمهَا ضربا بهَا علی وَجهه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیُّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' اور ایک فرشتہ اس کے بائیں طرف ہوتا ہے اگر وہ نماز کو مکمل ادا کرتا ہے' تو وہ فرشتے اس نماز کو لے کر اوپر جاتے ہیں اور اگر وہ اس کو مکمل ادا نہیں کرتا' تو وہ فرشتے اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیتے ہیں''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

761 - وَعَنْ النُّعْمَان بن مرّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ترَوْنَ فِی الشَّارِب وَالزَّانِیْ وَالسَّارِق وَذٰلِكَ قبل اَن تنزل فیهم الْحُدُوْد قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هن فواحش وفیهن عُقُوبَة وأسوأ السّرقَة الَّذِیْ یسرق صَلَاته قَالُوْا وَکَیْف یسرق صَلَاته قَالَ لَا یتم رکوعها وَلَا سجودها

رَوَاهُ مَالك وَتقدم فِیْ بَاب الصَّلَاة علی وَقتهَا حَدِیْث انس عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْهِ وَمن صلاهَا لغیر وَقتهَا وَلَمْ یسبغ لَهَا وضوءها وَلَمْ یتم لَهَا خشوعها وَلَا رکوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِیَ سَوْدَاءِ مظْلمَة تَقول ضیعك اللّٰه کَمَا ضیعتنی حَتّٰی اِذا کَانَت حَیْثُ شَاءَ اللّٰه لفت کَمَا یلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ

❀❀ حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شراب پینے والے' زنا کرنے والے اور چور کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں کے بارے میں حدود نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برے کام ہیں اور ان میں سزا دی جائے گی' لیکن سب سے برا چور وہ ہے' جو نماز میں چوری کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے اس سے پہلے نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنے سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت کے علاوہ (قضاء کر کے) ادا کرتا ہے اور نماز کے لئے اچھی طرح وضو بھی نہیں کرتا اور نماز کے خشوع کو اور رکوع و سجود کو مکمل نہیں کرتا تو جب وہ نماز نکلتی ہے تو وہ سیاہ اور تاریک ہوتی ہے اور یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ بھی تمہیں اسی طرح ضائع کرے جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے یہاں تک کہ جس مقام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے جب وہ وہاں تک جاتی ہے تو اسے یوں لپیٹ دیا جاتا ہے جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے اور پھر اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

762 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا دخل الْمَسْجد وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِیْ نَاحِیَة الْمَسْجِد فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّكَ لم تصل فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَیْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَیْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فَقَالَ فِی الثَّانِیَة اَوْ فِی الَّتِیْ تَلِیهَا عَلمنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذا قُمْت اِلَى الصَّلَاة فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ اسْتقْبل الْقبْلَة فَكبر ثُمَّ اقْرَا مَا تیَسّر مَعَك من الْقُرْآن ثُمَّ ارْكَع حَتّٰى تطمئن رَاكِعا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تستوی قَائِما ثُمَّ اسجد حَتّٰى تطمئن سَاجِدا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تطمئن جَالِسا ثُمَّ افْعَل ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتك كلهَا

وَفِیْ رِوَایَة: ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تستوی قَائِما یَعْنِیْ من السَّجْدَة الثَّانِیَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَقَالَ فِیْ حَدِیثه: فَقَالَ الرجل وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اُحسن غیر هٰذَا فعلمنی وَلَمْ یذكر غیر سَجْدَة وَاحِدَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه وَفِیْ رِوَایَة لابی دَاوُد: فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت من هٰذَا فَاِنَّمَا انتقصته من صَلَاتك

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے اس شخص نے نماز ادا کی پھر وہ شخص آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی ہے اس شخص نے پھر نماز ادا کی پھر وہ شخص آیا اور اس نے آ کر سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے اس شخص نے پھر نماز ادا کی پھر وہ آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے تو اس شخص نے دوسری یا شاید تیسری مرتبہ میں عرض کی یا رسول اللہ! آپ مجھے تعلیم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر کہو پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان کی حالت میں رکوع میں

رہو پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ' یہاں تک کہ اطمینان کی حالت میں رہو پھر اُٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر اپنی پوری نماز میں ایسا ہی کرو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پھر تم اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ'' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ دوسرے سجدے کے بعد اُٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکتا' تو آپ مجھے تعلیم دیں!''۔

انہوں نے اس روایت میں صرف ایک سجدے کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب تم ایسا کر لو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اُس حساب سے تمہاری نماز میں کمی (شمار) ہوگی''۔

763 - وَعَنْ رِفَاعَةَ بن رَافع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت جَالِسا عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رجل فَدخل الْمَسْجد فصلى فَذكر الحَدِيْثِ اِلَى اَن قَالَ فِيْهِ فَقَالَ الرجل لَا اَدْرِي مَا عبت عَلَيّ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَا تتم صَلَاة اَحَدُكُمْ حَتّٰى يسبغ الْوضُوء كَمَا امره الله وَيغسل وَجهه وَيَدَيْه اِلَى الْمرْفقين وَيمسَح رَاسه وَرجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يكبر اللّٰه وَيَحْمَدهُ ويمجده وَيقْرَأ من الْقُرْآن مَا اذن اللّٰه لَهُ فِيْهِ وتيسر ثُمَّ يكبر وَيركع فَيَضَع كفيه على رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِي ثُمَّ يَقُوْلُ سمع اللّٰه لمن حَمده وَيَسْتَوِي قَائِما حَتّٰى يَاْخُذ كل عظم مأخذه وَيُقِيم صلبه ثُمَّ يكبر فَيسْجد وَيُمكن جَبهته من الْاَرْض حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِي ثُمَّ يكبر فيرفع رَاْسه وَيَسْتَوِي قَاعِدا على مقعدته وَيُقِيم صلبه فوصف الصَّلَاة هٰكَذَا حَتّٰى فرغ ثُمَّ قَالَ لَا تتم صَلَاة اَحَدُكُمْ حَتّٰى يفعل ذٰلِك

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفظِهِ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ فِيْ آخِره فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت مِنْهَا شَيْئًا انتقصت من صَلَاتك

قَالَ اَبُوْ عمر بن عبد الْبر النمري هٰذَا حَدِيْثٌ ثَابت

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا' اس نے نماز ادا کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر وہ بیان کرتے ہیں:) اس شخص نے عرض کی: مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو میری کونسی چیز درست نہیں لگی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص نماز اس وقت تک نماز مکمل نہیں کرتا' جب تک وہ پہلے اچھی طرح وضو نہیں کرتا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک نہیں دھوتا' اپنے سر پر مسح نہیں کرتا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک نہیں دھوتا' اس

کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے گا' اس کی حمد اور بزرگی کا اعتراف کرے گا' قرآن' جو اللہ نے اس کو نصیب کیا ہوگا' اس کی تلاوت کرے گا اور جو اُسے آتا ہوگا (اس کی تلاوت کرے گا) پھر وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے گا اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے گا' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے گا' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے اور اس کی پشت سیدھی ہو جائے' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے گا اور اپنی پیشانی زمین پر جما کر رکھے گا' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائے گا اور اپنی سرین کے بل سیدھا بیٹھ جائے گا اور اپنی پشت کو سیدھا کر لے گا' انہوں (یعنی راوی) نے نماز کا یہی وصف (یعنی طریقہ) بیان کیا' (اس کے بعد روایت کے الفاظ یہ ہیں:) یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے' پھر یہ فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ ایسا نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جب تم ایسا کر لو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی (شمار) کی جائے گی"۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر نمری فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت شدہ ہے۔

764 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الرجل لينصرف وَمَا كتب لَهُ إِلَّا عشر صَلَاته تسعها ثمنها سبعها سدسها خمسها ربعها ثلثهَا نصفهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِه

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بعض اوقات کوئی شخص نماز ختم کرتا ہے' حالانکہ اس کے نامۂ اعمال میں' اُس کی نماز کا صرف دسواں' یا نواں' یا آٹھواں' یا ساتواں' یا چھٹا' یا پانچواں' یا چوتھا' یا تیسرا' یا نصف حصہ نوٹ کیا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں' اس کی مانند نقل کی ہے۔

765 - وَعَنْ اَبِيْ الْيُسْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْكُمْ من يُصَلِّي الصَّلَاة كَامِلَة ومنكم من يُصَلِّي النّصْف وَالثلث وَالرّبع وَالْخمسحَتّٰى بلغ الْعشْر - رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاسم اَبِيْ الْيُسْر بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَالسِّين الْمُهْملَة مفتوحتين كَعْب بن عَمْرو السّلمِيّ شهد بَدْرًا

❀❀ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں' جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں اور تم میں سے کچھ ایسے ہیں' جو نصف' یا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی یا پانچواں حصہ' نماز ادا کرتے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں حصے تک کا ذکر کیا"۔

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ (کے نام) میں 'ی' ہے اور 'س' ہے ان دونوں پر 'زبر' ہے ان کا نام حضرت کعب بن عمر سلمی رضی اللہ عنہ ہے انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

766 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةُ اَثلاث الطّهور ثلث وَالرُّكوع ثلث وَالسُّجود ثلث فَمَنْ اَدَّاهَا بِحَقِّهَا قبلت مِنْهُ وَقبل مِنْهُ سَائِر عمله وَمَنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ صلَاته رد عَلَيْهِ سَائِر عمله . رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ لَا نعلمهُ مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِيْثِ الْمُغيرَة بن مُسْلِم قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے تین حصے ہوتے ہیں ایک حصہ طہارت ہے ایک حصہ رکوع ہے اور ایک حصہ سجدہ ہے جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے ادا کرتا ہے اس کی طرف سے یہ قبول ہو جاتی ہے اور اس کی طرف سے اس کے دیگر تمام اعمال بھی قبول ہوتے ہیں جس شخص کی نماز مسترد ہو جائے اُس کے باقی اعمال بھی مسترد ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کے مرفوع ہونے کے بارے میں ہمیں صرف مغیرہ بن مسلم سے منقول روایت کے حوالے سے ہی علم ہے۔ حافظ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

767 - وَعَنْ حُرَيْث بن قبيصَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدمت الْمَدِيْنَةَ وَقلت اللّٰهُمَّ ارزقني جَلِيسا صَالحا قَالَ فَجَلَست اِلٰى اَبِیْ هُرَيْرَة فَقُلْتُ اِنِّیْ سَالت اللّٰه اَن يَرْزُقنِیْ جَلِيسا صَالحا فَحَدثنِی بِحَدِيْث سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰه اَن يَنْفَعنِیْ بِه فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ العَبْد يَوْم الْقِيَامَة من عمله صلَاته فَاِن صلحت فَقَدْ اَفْلح وانجح وَاِن فَسدتْ فَقَدْ خَابَ وخسر وَاِن انْتقصَ من فَرِيضَته قَالَ اللّٰه تَعَالٰى انْظُرُوْا هَلْ لعبدی من تطوع يكمل بِهٖ مَا انْتقصَ من الْفَرِيضَة ثُمَّ يكون سَائِر عمله على ذٰلِكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَيْرِه وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حریث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ساتھی نصیب فرمانا! راوی کہتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا میں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ساتھی عطا کرے تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے! جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے اُس کے اعمال میں سے سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر وہ درست ہوگی تو وہ بندہ کامیاب و کامران ہوگا اور اگر وہ خراب ہوگی تو وہ بندہ رُسوا اور خسارے کا شکار ہوگا اور اگر اس کی فرض نمازوں میں کوئی کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو! اور اس کے ذریعے اس چیز کو مکمل کردو جو اس کے فرائض میں کمی ہے پھر دیگر تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

768 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انصرف فَقَالَ يَا فُلَان اَلا تحسن صَلَاتك اَلا ينظر الْمُصَلِّي اِذا صلى كَيفَ يُصَلِّي فَاِنَّمَا يُصَلِّي لنَفسِهِ اِنِّيْ لَاُبصر من ورائى كَمَا اُبصر من بَيْن يَدى . رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفظِهٖ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظّهْر فَلَمَّا سلم نَادَى رجلا كَانَ فِيْ آخر الصُّفُوف فَقَالَ يَا فُلَان اَلا تتقى الله اَلا تنظر كَيفَ تصلي اِن اَحَدُكُم اِذا قَامَ يُصَلِّي اِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِي ربه فَلْيَنْظر كَيفَ يناجيه اِنَّكُم تَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اَرَاكُمْ اِنِّي وَاللّٰه لارى من خلف ظَهْرِى كَمَا ارى من بَيْن يَدى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا تم اپنی نماز اچھے طریقے سے ادا نہیں کر سکتے ہو؟ کیا نمازی اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہے' تو کیسے ادا کر رہا ہے؟ کیونکہ وہ اپنی ذات کے لئے نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' میں اپنے پیچھے بھی اُسی طرح دیکھ لیتا ہوں' جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں"۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا' تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو بلند آواز میں پکارا' جو آخری صف میں موجود تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اس بات کا جائزہ نہیں لیتے؟ کہ تم کیسے نماز ادا کر رہے ہو؟ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ کھڑا ہو کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے' تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کیسے مناجات کر رہا ہے؟ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا نہیں ہوں' اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں"۔

769 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِىْ دهرش رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يقبل الله من عبد عملا حَتّٰى يشْهد قلبه مَعَ بدنه . رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِي فِيْ كتاب الصَّلَاة هَكَذَا مُرْسلا وَوَصله اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِيْ مُسْند الفردوس بِاُبَىّ بن كَعْب والمرسل أصح

❀❀ حضرت عثمان بن ابودہرش رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کسی بھی بندے کا کوئی عمل اُس وقت تک قبول نہیں کرتا' جب تک اس کے جسم کے ساتھ' اُس کا دل بھی گواہی نہ دیتا ہو"۔

یہ روایت شیخ محمد بن نصر مروزی نے کتاب "الصلوٰۃ" میں اِسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ ابو منصور دیلمی نے "مسند فردوس" میں اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

770 - وَعَنِ الْفضل بن الْعَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنى

مثنى لتشهد فِي كل رَكْعَتَيْنِ وتخشع وتضرع وتمسكن وتقنع يَدَيْك تَقول ترفعهما إِلَى رَبك مُسْتَقْبلا بطونهما وَجهك وَتقول يَا رب يَا رب من لم يفعل ذَلِك فَهِيَ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَتردد فِي ثُبُوته رَوَوْهُ كلهم عَن لَيْث بن سعد حَدثنَا عبد ربه بن سعيد عَن عمرَان بن أبي أنس عَن عبد الله بن نَافِع ابْن العمياء عَن ربيعَة بن الْحَارِث عَن الْفضل

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ غير ابْن الْمُبَارك فِي هَذَا الحَدِيث من لم يفعل ذَلِك فَهِيَ خداج وَقَالَ سَمِعت مُحَمَّد بن إِسْمَاعِيل يَعْنِي البُخَارِيّ يَقُول روى شُعْبَة هَذَا الحَدِيث عَن عبد ربه فَأَخْطَأَ فِي مَوَاضِع قَالَ وَحَدِيث لَيْث بن سعد أصح من حَدِيث شُعْبَة

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الله بن نَافِع ابْن العمياء لم يرو عَنهُ غير عمرَان بن أبي أنس وَعمرَان ثِقَة وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه من طَرِيق شُعْبَة عَن عبد ربه عَن ابْن أبي أنس عَن عبد الله بن نَافِع ابْن العمياء عَن عبد الله بن الْحَارِث عَن الْمطلب بن أبي وَدَاعَة

وَلَفظ ابْن مَاجَه: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الصَّلَاة مثنى مثنى وَتشهد فِي كل رَكْعَتَيْنِ وتباس وتمسكن وتقنع وَتقول اللَّهُمَّ اغْفِر لي فَمن لم يفعل ذَلِك فَهِيَ خداج

قَالَ الْخطابِيّ أَصْحَاب الحَدِيث يغلطون شُعْبَة فِي هَذَا الحَدِيث ثمَّ حكى قَول البُخَارِيّ الْمُتَقَدّم وَقَالَ قَالَ يَعْقُوب بن سُفْيَان فِي هَذَا الحَدِيث مثل قَول البُخَارِيّ وخطأ شُعْبَة وَصوب لَيْث بن سعد وَكَذَلِكَ قَالَ مُحَمَّد بن إِسْحَاق بن خُزَيْمَة قَالَ وَقَوله تباس مَعْنَاهُ إِظْهَار الْبُؤْس والفاقة وتمسكن من المسكنة وَقيل مَعْنَاهُ السّكُون وَالْوَقار وَالْمِيم مزيدة فِيهَا وإقناع الْيَدَيْنِ رفعهما فِي الدُّعَاء وَالْمَسْأَلَة والخداج مَعْنَاهُ هَاهُنَا النَّاقِص فِي الْأجر والفضيلة ...... انْتهى

❀❀ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی' تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے' خشوع و خضوع کرو گے' گریہ وزاری کرو گے' مسکینی کا اظہار کرو گے' اپنے دونوں ہاتھ ملا کر انہیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اٹھاؤ گے' ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہروں کی طرف ہوں گی اور تم یہ کہو گے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو وہ ایسا اور ویسا ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کے ثبوت کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے' ان تمام حضرات نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک کے علاوہ دیگر راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو یہ نامکمل ہوگی''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے یہ حدیث عبد رب کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس میں کئی مقام پر غلطی کی ہے' وہ کہتے ہیں: لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت' شعبہ کی نقل کردہ روایت

سے زیادہ درست ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عبداللہ بن نافع نامی راوی سے عبداللہ بن ابوانس کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں اور عمران نامی راوی ثقہ ہے یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے شعبہ کے حوالے سے عبدربہ کے حوالے سے ابن ابوانس کے حوالے سے عبداللہ بن نافع کے حوالے سے عبداللہ بن حارث کے حوالے سے مطلب بن ابووداعہ سے نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے اور عاجزی اور مسکینی کا اظہار کرتے ہوئے سر جھکا کر یہ کہو گے: اے اللہ! میری مغفرت کر دے جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو وہ نماز نامکمل ہوگی''۔

خطابی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس حدیث میں شعبہ کو غلطی کرنے والا قرار دیا ہے پھر انہوں نے امام بخاری کا قول نقل کیا ہے جو پہلے گزر چکا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یعقوب بن سفیان نے اس حدیث کے بارے میں امام بخاری کے قول کی مانند نقل کیا ہے شعبہ نے اس روایت کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے جبکہ لیث بن سعد نے اسے درست بیان کیا ہے محمد بن اسحاق بن خزیمہ (یعنی امام ابن خزیمہ) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

(علامہ خطابی بیان کرتے ہیں:) روایت کا یہ لفظ ''تبأس'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی پریشانی فقر و فاقہ کا اظہار کرنا اور لفظ ''تمسکن'' کا مطلب مسکینی کا اظہار کرنا ہے ایک قول یہ ہے کہ اس کا مطلب سکون اور وقار کا اظہار کرنا ہے اور اس میں م زائد ہے ''اقناع الیدین'' کا مطلب دونوں ہاتھ دعا میں بلند کرنا ہے یہاں ''الخداج'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اجر اور فضیلت کے اعتبار سے ناقص ہو..... ان (یعنی علامہ خطابی) کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

۷۷۱ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا اتقبل الصَّلَاة مِمَّن تواضع بهَا لعظمتي وَلَمْ يستطل على خلقي وَلَمْ يبت مصرا على معصيتي وَقطع النَّهَار لِيْ ذكرى ورحم الْمِسْكِين وَابْن السَّبِيْل والأرملة ورحم الْمُصَاب فَلِكَ نوره كنور الشَّمْس أكلؤه بعزتي واستحفظه ملائكتي أجعَل لَهُ فِي الظلمَة نورا وَفِي الْجَهَالَة حلما وَمثله فِيْ خلقي كَمثل الفردوس فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَة عبد اللّٰه بن وَاقد الْحَرَّانِيْ وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو نماز میں میری عظمت کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے اور میری مخلوق کے سامنے خود کو نمایاں نہیں کرتا اور میری نافرمانی پر مصر نہیں رہتا اور دن کے وقت میرا ذکر کرتا ہے مسکین مسافر بیوہ پر رحم کرتا ہے مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے اس نماز کا ثواب سورج کی روشنی کی مانند ہوگا میں اپنی عزت کے ساتھ اس نماز کی حفاظت کروں گا اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کریں گے میں اس کے لیے تاریکی میں نور بنا دوں گا جہالت میں بردبار بنا دوں گا اور اس کی مثال میری مخلوق میں یوں ہوگی جیسے جنت میں فردوس کی مثال ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عبداللہ بن واقد حرانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ

ہیں۔

772 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ العَبْدَ اِذا صلی فَلَمْ یتم صلاته خشوعھا وَلَا رکوعھا وَاَکثر الِالْتِفَات لم تقبل مِنْہُ وَمَنْ جر ثوبه خُیَلَاء لم ینظر اللّٰہ اِلَیْہِ وَاِن کَانَ علی اللّٰہ کَرِیمًا ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرتا ہے' اور اس میں خشوع اور رکوع کو مکمل نہیں کرتا' اور اکثر اِدھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے' تو اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا لٹکا کر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' اگر چہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (عبادت اور ریاضت کے حوالے سے) معزز ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

773 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل شَیْءٍ یرفع مِنْ ھٰذِہِ الْاُمة الْخُشُوع حَتّٰی لَا تری فِیْھَا خَاشِعًا ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ فِیْ آخر حَدِیْثٍ مَوْقُوْفًا علی شَدَّاد بن اَوْس وَرَفعه الطَّبَرَانِیّ اَیْضًا وَالْمَوْقُوْف اشبه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت سے سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا' یہاں تک کہ تم کوئی شخص ایسا نہیں دیکھو گے جس میں خشوع موجود ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث کے آخر میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مناسب ہے۔

774 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَرْفُوْعًا قَالَ مثل الصَّلَاۃ الْمَکْتُوْبَة کَمثل الْمِیْزَان من اَوْفٰی استوفی ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ ھٰکَذَا وَرَوَاہُ غَیرہ عَن الْحسن مُرْسلا وَھُوَ الصَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''فرض نماز کی مثال ترازو کی طرح ہے' جو شخص پورا اداکرتا ہے' وہ پورا حاصل کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح نقل کی ہے' دیگر حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے' اس کو ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

775 - وَعَنْ مطرف عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی وَفِیْ صَدرہ أزیز کأزیز الرَّحَی من الْبکاء

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَلَفظه: رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی ولجوفه أزیز کأزیز الْمرجل یَعْنِیْ یبکی ۔ وَرَوَاہُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا نَحْو رِوَایَةِ النَّسَائِیّ اِلَّا اَن ابْن خُزَیْمَة

قَالَ وللصدره ازيز كازيز الرَّحَى بزايين هُوَ صَوْتهَا والمرجل بِكَسْر الْمِيم وَفتح الْجِيم هُوَ الْقدر يَعْنِي أَن لجوفه حنينا كصوت غليان الْقدر

❀❀ مطرف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی' جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی' جس طرح ہنڈیا اُبلنے کی آواز ہوتی ہے''۔

راوی کہتے ہیں: یعنی رونے کی وجہ سے ایسا ہو رہا تھا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں' امام نسائی کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی' جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے''۔

لفظ ''ازیز'' میں دو مرتبہ 'ز' ہے' اس سے مراد ہنڈیا کی آواز ہے' لفظ ''مرجل'' میں 'م' پر زیر ہے' اور 'ج' پر زبر ہے' اس سے مراد ہنڈیا ہے' یعنی آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آتی' جس طرح ہنڈیا میں سے اُبلنے کی آواز آتی ہے۔

776 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ فِينَا فَارس يَوْم بدر غير الْمِقْدَاد وَلَقَد رَأَيْتنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِم إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَة يُصَلِّي ويبكي حَتَّى أصبح . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر' حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی گھڑسوار نہیں تھا اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم میں سے ہر ایک فرد سو گیا تھا' صرف نبی اکرم ﷺ نہیں سوئے تھے' آپ ﷺ درخت کے نیچے موجود رہ کر صبح تک نماز ادا کرتے رہے اور روتے رہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

777 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بكر أَن أَبَا طَلْحَة الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِط لَهُ فطار

حدیث775:السنن للنسائي - كتاب السهو' باب البكاء في الصلاة - حديث:1204السنن الكبرى للنسائي - كتاب السهو البكاء في الصلاة - حديث:540صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' جماع أبواب الأفعال المباحة في الصلاة - باب الدليل على أن البكاء في الصلاة لا يقطع الصلاة مع' حديث:859صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الخوف والتقوى - ذكر البيان بأن المرء إذا تهجد بالليل وخلا بالطاعات يجب أن' حديث:666المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' أما حديث عبد الرحمن بن مهدي - حديث:912سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الركوع والسجود - باب البكاء في الصلاة' حديث:782مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث مطرف بن عبد الله عن أبيه - حديث:16019مسند عبد بن حميد - عبد الله بن الشخير' حديث:515مسند أبي يعلى الموصلي - عبد الله بن الشخير' حديث:1562معجم الصحابة لابن قانع - عبد الله بن الشخير بن عوف بن كعب بن وقدان بن' حديث:774شعب الإيمان للبيهقي - الحادي عشر من شعب الإيمان وهو باب في الخوف من الله' حديث:788

دبسی فَطَفِقَ یترَدَّد یلتمس مخرجا فَلَا یجد فأعجبه ذٰلِكَ فَجعل یتبعهُ بَصَره سَاعَة ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاته فَإِذَا هُوَ لَا یدْرِی کم صلی فَقَالَ لقد أصابنی فِی مَالِی هَذَا فتْنَة فجَاء إِلَى رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَذكر لَهُ الَّذِی أَصَابَهُ فِی صَلَاته وَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَة فضعه حَیثُ شِئْت

وَرَوَاهُ مَالك وَعبد اللّٰه بن أَبِی بکر لم یدْرك الْقِصَّة وَرَوَاهُ من طَرِیق آخر فَلَمْ یذکر فِیهِ أَبَا طَلْحَة وَلَا رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَلَفظه أَن رجلا من الْأَنْصَار كَانَ یُصَلِّی فِی حَائِط لَهُ بالقف وَاد من أَوديَة الْمَدِینَة فِی زَمَان الثَّمر وَالنَّخل قد ذللت وَهِی مطوقة بثمرها فَنظر إِلَیهَا فَأَعْجَبَتْهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاته فَإِذَا هُوَ لَا یدْرِی کم صلی فَقَالَ لقد أصابنی فِی مَالِی هَذَا فتْنَة فجَاء عُثْمَان رَضِی اللّٰهُ عَنهُ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ خَلِیفَة فَذکر ذٰلِكَ لَهُ وَقَالَ هُوَ صَدَقَة فاجعله فِی سَبِیل الْخَیر فَبَاعَهُ بِخَمْسِینَ أَلفا فَسمی ذٰلِكَ المَال الْخمسین

الْحَائِط هُوَ الْبُسْتَان والدبسی بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَكسر السِّین الْمُهْملَة بعْدهَا یَاء مُشَدّدَة هُوَ طَائِر صَغِیر قِیلَ هُوَ ذکر الیمام

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک پرندہ اُڑتا ہوا آیا' اور اِدھر اُدھر آنے جانے لگا' وہ نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا تھا' لیکن اسے وہ نہیں مل رہا تھا' حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ منظر اچھا لگا' وہ کچھ دیر اس کی طرف دیکھتے رہے' جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے' تو وہ بھول چکے تھے کہ انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ پھر وہ بولے: مجھے اپنے اس مال (یعنی باغ) کی وجہ سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ انہیں اپنی نماز کے حوالے سے کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ باغ صدقہ ہے' آپ اسے جہاں چاہیں استعمال کریں۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی اس واقعہ کے وقت موجود نہیں تھے' امام مالک نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس میں نہ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے' اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے' وہ (باغ) ''قف'' نامی جگہ پر موجود تھا' جو مدینہ کا ایک نشیبی علاقہ ہے' یہ پھلوں اور کھجوروں کی پیداوار کے زمانے کی بات ہے' جب انہوں نے دیکھا کہ اتنا پھل لگا ہوا ہے' تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگے' انہیں یہ چیز اچھی لگی' جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے' تو وہ یہ بھول چکے تھے انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے کہا: مجھے اس مال کی وجہ سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان دنوں خلیفۂ وقت تھے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ کہا: یہ باغ صدقہ ہے' اور آپ اسے بھلائی کے کاموں میں استعمال کریں'

حدیث 777: موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب النظر في الصلاة إلى ما يشغلك عنها - حديث:219 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب سجود السهو وسجود الشكر - باب من نظر في صلاته إلى ما يلهيه لم يسجد سجدتي - حديث:3612 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' من التفت في صلاته - حديث:1243 الزهد والرقائق لابن المبارك - باب هوان الدنيا على الله عز وجل' حديث:515

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ باغ پچاس ہزار کے عوض میں فروخت کروایا تھا اور اس جگہ کا نام خمسین (یعنی پچاس ہزار والی جگہ) رکھا تھا۔

لفظ "الحائط" کا مطلب باغ ہے لفظ "دبسی" میں 'د' پر پیش ہے اور 'ب' ساکن ہے "س" پر زیر ہے اس کے بعد 'ی' مشدد ہے یہ ایک چھوٹا سا پرندہ ہے ایک روایت کے مطابق یہ جنگلی کبوتر ہے۔

778 - وَعَنِ الْاَعْمَش قَالَ كَانَ عبد اللّٰه يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد اِذا صلى كَاَنَّهُ ثوب ملقى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے' تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی کپڑے کو ڈال دیا گیا ہے (یعنی وہ حرکت نہیں کرتے تھے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ویسے امام اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

779 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَتَوَضَّا فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَهُوَ فِيْ مُسْلِم وَغَيْرِه بِنَحْوِه وَتقدم

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور وہ یہ جان رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو یوں ہوتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت مسلم اور دیگر کتابوں میں بھی اس کی مانند منقول ہے' یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

8 - التَّرْهِيب من رفع الْبَصَر اِلَى السَّمَاء فِي الصَّلَاة

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

780 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِيْ صَلَاتهم فَاشْتَدَّ قَوْله فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لينتهن عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھا لیتے ہیں' (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت لفظ استعمال کیے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ اس سے باز آجائیں گے' ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی"۔

یہ روایت امام بخاری امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

781 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْفَعُوْا اَبصاركم اِلَى السَّمَاءِ فتلتمع يَعْنِيْ فِي الصَّلَاةِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ ورواتهما رُوَاةُ الصَّحِيْحِ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنی نگاہیں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ' ورنہ وہ (بینائی) رخصت نہ ہو جائے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

782 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام عَن رفعهم اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے باز آ جائیں گے' ورنہ ان کی بینائی اُچک لی جائے گی''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

783 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يرفع بَصَره اِلَى السَّمَاءِ لَا يلتمع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن عبيد الله بن عبد الله بن عتبَة اَن رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهُ وَلَم يسمعهُ

يلتمع بَصَره بِضَم الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت اَي يذهب بِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے کہیں وہ (بینائی) نہ ہو جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہی روایت امام نسائی نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ایک صحابی رسول نے انہیں یہ بات بتائی' حالانکہ عبیداللہ نے اُن سے سماع نہیں کیا ہے۔

''یلتمع بصرہ'' میں 'ی' پر پیش ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ رخصت ہو جائے گی۔

784 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ اَوْ لَا ترجع اِلَيْهِم . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَلِاَبِيْ دَاوُد: دخل رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد فَرَاَى فِيهِ نَاسا يصلونَ رافعي اَيْدِيهِم اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ لينتهين

رجال یشخصون ابصارھم فِی الصَّلاۃ اَوْ لا ترجع اِلَیھِمْ ابصارھم

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اُٹھانے سے باز آجائیں گے' ورنہ ان کی بینائی واپس نہیں آئے گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا' جو نماز ادا کرتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ نماز کے دوران اوپر کی طرف نگاہ اُٹھانے سے باز آجائیں گے' یا اُن کی بصارت ان کی طرف واپس نہیں آئے گی''۔

9 - التَّرْھیب من الِالْتِفَات فِی الصَّلاۃ وَغَیْرِہٖ مِمَّا یذکر

باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور دیگر چیزیں' جن کا ذکر ہوا ہے

785 - عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہ امر یحیی بن زکریا بِخمس کَلِمَات اَن یعْمل بھَا وَیَاْمر بنی اِسْرَائِیل اَن یعملوا بھَا وَاِنَّہٗ کَاد اَن یبطیء بھَا قَالَ عِیسَی اِن اللّٰہ امرک بِخمس کَلِمَات لتعمل بھَا وتامر بنی اِسْرَائِیل اَن یعملوا بھَا فَاِمَّا اَن تَامُرھُمْ وَاِمَّا اَن آمُرھُم فَقَالَ یحیی اَخشَی اِن سبقتنی بھَا اَن یخسف بِی اَوْ اعذب فَجمع النَّاس فِی بَیت الْمُقَدّس فَامْتَلَا وقعدوا علی الشرف فَقَالَ اِن اللّٰہ اَمرنِی بِخمس کَلِمَات اَن اعمل بِھن وآمرکم اَن تعملوا بِھن اَوَّلھُنَّ اَن تعبدوا اللّٰہ وَلَا تُشْرِکُوا بِہٖ شَیْئًا وَاِن مثل من اشرک بِاللّٰہِ کَمثل رجل اشْتری عبدا من خَالص مَاله بِذَھَب اَوْ ورق فَقَالَ ھٰذِہٖ دَارِی وَھٰذَا عَمَلِی فاعمل وادِ اِلَیّ فَکَانَ یعْمل وَیُؤَدِّی اِلٰی غیر سَیّدہ فَاَیّکُمْ یرضی اَن یکون عَبدہ کَذٰلِکَ وَاِن اللّٰہ اَمرکُمْ بِالصَّلَاۃِ فَاِذا صليتم فَلَا تلتفتوا فَاِن اللّٰہ ینصب وَجهه لوجه عَبدہ فِی صلَاته مَا لم یلْتَفت وآمرکم بالصيام فَاِن مثل ذٰلِکَ کَمثل رجل فِی عِصَابَة مَعَه صرة فِیھَا مسک فکلھم یعجب اَوْ یُعجبهُ رِیحھَا وَاِن ریح الصَّائِم اطیب عِنْد اللّٰہ من ریح الْمسک وآمرکم بِالصَّدَقَةِ فَاِن مثل ذٰلِکَ کَمثل رجل اسرہ الْعَدو فاوثقوا یَدہ اِلٰی عُنُقه وقدموہ لیضربوا عُنُقه فَقَالَ اَنا افدی نَفسِی مِنْکُم بِالْقَلِیلِ وَالْکثیر ففدی نَفسه مِنْھُم وآمرکم اَن تَذکرُوا اللّٰہ فَاِن مثل ذٰلِکَ کَمثل رجل خرج الْعَدو فِی اثرہ سرَاعًا حَتّٰی اِذا اتی علی حصن حَصِین فاحرز نَفسه مِنْھُم کَذٰلِکَ لعبد لَا یحرز نَفسه من الشَّیْطَان اِلَّا بِذکر اللّٰہ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنا آمرکُمْ بِخمس اللّٰہ اَمرنِی بِھن السّمع وَالطَّاعَة وَالْجھَاد وَالْھِجْرَة وَالْجَمَاعَة فَاِنَّہٗ من فَارق الْجَمَاعَة قید شبر فَقَدْ خلع ربقة الْاِسْلَام من عُنُقه اِلَّا اَن یُرَاجع وَمَنْ ادّعی دَعْوَی الْجَاھِلِیَّة فَاِنَّہٗ من جثاء جَھَنَّم فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِن صلی وَصَامَ فَقَالَ وَاِن صلی وَصَامَ فَادعوا اللّٰہ الَّذِی سَمَّاکُم الْمُسلمین الْمُؤْمِنِینَ عباد اللّٰہ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَهٰذَا لَفظه وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح وَالنَّسَائِيّ بِبَعْضِه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط البُخَارِيّ وَمُسلم

قَالَ الْحَافِظ وَلَيْسَ لِلْحَارِثِ فِي الْكتب السِّتَّة سوى هٰذَا

والربقة بِكَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَاحِدَة الربق وَهِي عرى فِي حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغيره وَقَوله من جثاء جَهَنَّم بِضَم الْجِيم بعْدهَا ثاء مُثَلّثَة أَي من جماعات جَهَنَّم

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ کلمات کا حکم دیا تھا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس حوالے سے تاخیر کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور بولے:) اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ آپ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس کا حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں یا تو آپ ان کو حکم دیں ورنہ میں انہیں کہہ دیتا ہوں' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر آپ نے اس حوالے سے مجھ سے سبقت کرلی' تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا' یا مجھے عذاب دیا جائے گا' پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا' وہ بھر گیا' اور لوگ اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ میں اُن پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی یہ ہدایت کروں کہ تم بھی اِن پر عمل کرو' ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو صرف اپنے مال میں سے کوئی غلام خریدتا ہے' جو سونے یا چاندی کے عوض میں (خریدا گیا) ہوتا ہے' اور پھر وہ شخص اس غلام سے کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے' اور یہ میرا کام ہے' تو تم کام کر کے میرے سپرد کرنا' لیکن وہ غلام کام کر کے' اپنے آقا کی بجائے' کسی اور کے سپرد کر دیتا ہے' تو تم میں سے کون اس بات سے راضی ہوگا؟ کہ اُس کا غلام اس طرح کا ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو نماز کا حکم دیا ہے' جب تم نماز ادا کرو' تو اِدھر اُدھر نہ دیکھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ آدمی کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے' جب آدمی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' بشرطیکہ آدمی اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور اس نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو اور اس شخص کے پاس ایک تھیلی ہو' جس میں مشک موجود ہو اور ان سب کو اس مشک کی خوشبو اچھی لگتی ہو' تو روزے دار شخص کی بُو' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' اور اُس نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن قید کر لیتا ہے' اور اس کے ہاتھوں کو گردن پر باندھ دیتا ہے' پھر وہ اس کی گردن اڑانے کی تیاری کرتا ہے' تو وہ شخص یہ کہتا ہے: میں تھوڑے یا زیادہ مال کے عوض میں' اپنی جان کا فدیہ تمہیں دے دیتا ہوں' تو وہ اپنی ذات کا فدیہ اُن لوگوں کو دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اللہ کا ذکر کرو! کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جس کے پیچھے دشمن تیزی سے آرہا ہوتا ہے' یہاں تک وہ شخص ایک محفوظ قلعے میں آکر اس میں داخل ہو کر خود کو اُن سے بچا لیتا ہے' اسی طرح بندہ شیطان سے صرف اللہ کے ذکر کی مدد سے ہی بچ سکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی تم لوگوں کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے' وہ اطاعت و فرمانبرداری' جہاد' ہجرت اور جماعت ہیں' کیونکہ جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے بالشت بھر الگ ہوتا ہے' وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دیتا ہے' البتہ اگر وہ واپس آ جائے' تو معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص زمانہ جاہلیت کا سا دعویٰ کرتا ہے' تو یہ جہنم کا مستحق ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو' روزہ رکھتا ہو' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو' روزہ رکھتا ہو' تم وہی دعویٰ کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام رکھا ہے' یعنی مسلمان اور مومن' اے اللہ کے بندو!''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام نسائی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حارث نامی راوی سے صحاح ستہ میں اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

''ربقہ'' میں 'ر' پر زیر بھی ہے' اور زبر بھی ہے' اور 'ب' ساکن ہے' 'ربق' سے مراد وہ رسی ہے' جس کے ذریعے جانوروں کو باندھا جاتا ہے' اور یہ عاریت کے طور پر دیگر معانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے' روایت کے الفاظ ''جثاء جہنم'' میں 'ج' پر پیش ہے' جس کے بعد 'ث' ہے' اس سے مراد جہنم کی جماعتیں ہیں۔

786 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن التلفت فِي الصَّلَاة فَقَالَ اختلاس يختلسه الشَّيْطَان من صَلَاة العَبْد . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک اُچکنا ہے' جس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اُچک لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

787 - وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنْ اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على العَبْد فِيْ صَلَاته مَا لم يلْتَفت فَاِذَا صرف وَجهه انْصَرف عَنهُ .

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَصَححهُ

قَالَ الْمملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُو الْاَحْوَص هٰذَا لَا يعرف اسْمه لم يرو عَنهُ غير الزُّهْرِيّ وَقد صحّح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان وَغَيرهمَا

❀❀ ابواحوص نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بندے کی نماز کے دوران' اللہ تعالیٰ بندے کی مسلسل طرف متوجہ رہتا ہے' جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا' جب بندہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے توجہ ہٹا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی

نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

املاء کروانے والے حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: ابواحوص نامی اس راوی کا نام پتہ نہیں ہے اور زہری کے علاوہ کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں' امام ترمذی نے اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی (اس سے منقول روایات کو صحیح قرار دیا ہے)۔

788 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خليلی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ ونهانی عَن ثَلَاثٍ نهانی عَن نقرة كنقرة الديك واقعاء كإقعاء الْكَلْب والتفات كالتفات الثَّعْلَب

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاد اَحْمد حسن وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ شيبَة وَقَالَ كإقعاء القرد مَكَان الْكَلْب الإقعاء بِكَسْر الْهمزَة . قَالَ اَبُوْ عبيد هُوَ اَن يلزق الرجل اليته بِالْاَرْضِ وَينصب سَاقيه وَيَضَع يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ كَمَا يقعي الْكَلْب قَالَ وَفسرهُ الْفُقَهَاء بِاَن يضع اليته على عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ وَالْقَوْل هُوَ الْاَوَّل

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی اور تین باتوں سے مجھے منع کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرغ کے ٹھونگے مارنے کی طرح' ٹھونگا مارنے سے منع کیا تھا اور کتے کے پاؤں بچھا کر بیٹھنے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا تھا اور لومڑی کے اِدھر اُدھر دیکھنے کی طرح' دیکھنے سے منع کیا تھا۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے' امام ابن ابوشیبہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے کتے کی بجائے لومڑی کے اقعاء کے طور پر بیٹھنے کا ذکر کیا ہے۔

''اقعاء'' میں 'ا' پر زیر پڑھی جائے گی' ابوعبید کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنی سرین کو زمین کے ساتھ ملالے اور ایڑیاں کھڑی کرلے اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لے جس طرح کتا بیٹھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: فقہاء نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: آدمی دو سجدوں کے درمیان اپنی سرین کو اپنی ایڑیوں پر رکھ لے' وہ کہتے ہیں: پہلا قول ہی درست ہے۔

789 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَامَ الرجل فِي الصَّلَاة اقبل الله عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَإِذَا الْتفت قَالَ يَا ابْن آدم إِلَى من تلْتَفت إِلَى من هُوَ خير لَك مني اقبل إِلَيّ فَإِذَا الْتفت الثَّانِيَة قَالَ مثل ذٰلِكَ فَإِذَا الْتفت الثَّالِثَة صرف الله تبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجهه عَنهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب آدمی نماز کے ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے' جب بندہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ کیا تم اس کو دیکھ رہے ہو؟ جو مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ تم میری طرف متوجہ ہو' جب بندہ دوسری مرتبہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا ہے' جب بندہ تیسری مرتبہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

790 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اَحْسبهُ قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَاِذَا الْتفت یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلٰی من تلتفت اِلٰی خیر منی اَقبل یَا ابْنَ آدَمَ اِلَیَّ فَاَنَا خیر مِمَّن تلتفت اِلَیْهِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار اَیْضا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تو وہ رحمٰن کے سامنے ہوتا ہے جب وہ ادھر ادھر توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ کیا وہ مجھ سے بہتر ہے؟ اے ابن آدم! تم میری طرف متوجہ رہو! کیونکہ میں اس سے زیادہ بہتر ہوں جس کی طرف تم توجہ کر رہے ہو''۔

یہ روایت بھی امام بزار نے نقل کی ہے۔

791 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بنی اِیاك و الالتفات فِی الصَّلَاة فَاِن الِالْتِفَات فِی الصَّلَاة هلكة الحَدِیْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ عَلیّ بن زید عَنْ سَعِیْدِ بن الْمسیب عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِیْ بعض النسخ صَحِیْح ۔

قَالَ المملی وَعلی بن زید بن جدعَان یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْهِ وَرِوَایَة سعید عَنْ اَنَسٍ غیر مَشْهُوْرَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بیٹے نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو! کیونکہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے علی زید کی سعید بن میسب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے بعض نسخوں میں یہ الفاظ منقول ہیں: یہ صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: علی بن زید بن جدعان کے بارے میں کلام آگے آئے گا سعید بن میسب کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا غیر مشہور ہے۔

792 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّا فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ صلی رَكْعَتَیْنِ فَدَعَا ربه اِلَّا كَانَت دَعوته مستجابة معجلة اَوْ مؤخرة اِیَّاكُمْ والالتفات فِی الصَّلَاة فَاِنَّهُ لَا صَلَاة لملتفت فَاِن غلبتم فِی التَّطَوُّع فَلَا تغلبُوا فِی الْفَرِیضَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَیْضًا: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَامَ فِی الصَّلَاة فَالْتفت رد اللّٰه عَلَیْهِ صلَاته

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے پھر اپنے پروردگار سے دعا کرے تو اس کی

دعا مستجاب ہوتی ہے' خواہ جلدی ہو یا تاخیر سے ہو اور تم نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو! کیونکہ جو شخص ادھر ادھر دیکھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی اور اگر تم نفل نماز میں مغلوب ہو بھی جاتے ہو (یعنی ایسا کر بھی لیتے ہو) تو فرض نماز میں مغلوب نہ ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور ادھر ادھر توجہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو مسترد کر دیتا ہے۔

793 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على العَبْد بِوَجْهِهِ مَا لم يلْتَفت أَوْ يحدث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا عَنْ اَبِي قلَابَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے' جب تک بندہ (نماز کے دوران) ادھر ادھر نہیں دیکھتا' یا اُسے حدث لاحق نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو ابو قلابہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

794 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قَامَ اَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاة فليقبل عَلَيْهَا حَتَّى يفرغ مِنْهَا وَإِيَّاكُمْ والالتفات فِي الصَّلَاة فَإِن اَحَدَكُمْ يُنَاجِي ربه مَا دَامَ فِي الصَّلَاة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اسے نماز مکمل کرنے تک نماز کی طرف ہی متوجہ کرنا چاہیے اور نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے بچو! کیونکہ بندہ جب نماز ادا کرتا ہے' اس وقت وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

795 - وَعَنْ أم سَلمَة بنت اَبِي أُمَيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَت كَانَ النَّاس فِي عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَامَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوضِع قَدَمَيْهِ فَتوفي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاس إِذا قَامَ أحدهم يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوضِع جَبينه فَتوفي اَبُو بَكْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ النَّاس إِذا قَامَ أحدهم يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوضِع الْقبْلَة ثُمَّ توفّي عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَت الْفِتْنَة فتلفت النَّاس يَمِينا وَشمَالا رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَاد حَسَنٌ إِلَّا اَن مُوسَى بن عبد اللّٰه بن اَبِي أُمَيَّة المَخْزُومِي لم يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة غير ابْن مَاجَه وَلَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ام المومنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' جب کوئی نمازی' نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ اس کے پاؤں کے مقام سے آگے نہیں جاتی تھی' جب نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا' تو لوگوں کا یہ عالم ہوا' کہ جب کوئی

شخص نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ اس کی پیشانی سے آگے نہیں جاتی تھی' پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو لوگوں کا یہ عالم ہو گیا کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ قبلہ کی جگہ سے آگے نہیں جاتی ہے' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو فتنہ پیدا ہو گیا اور پھر لوگ دائیں بائیں دیکھنے لگے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ اس میں موسیٰ بن عبداللہ مخزومی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ امام ابن ماجہ کے علاوہ صحاح ستہ کے مصنفین میں سے کسی نے بھی اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں اور اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کے بارے میں' مجھے اس وقت یاد نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْهِيب من مسح الْحَصَى وَغَيْرِهِ فِيْ مَوْضِع السُّجُود والنفخ فِيْهِ لغير ضَرُوْرَة

باب: (نماز کے دوران) کسی ضرورت کے بغیر سجدے کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانا یا اُن پر پھونک مارنا

796 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاة فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَی فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تواجهه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاة فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تواجهه فَلَا تحركوا الْحَصَی . رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَةِ اَبِی الْاَحْوَص عَنهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' اس کو امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان' امام ابن خزیمہ' ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو رحمت کے اس مدمقابل ہوتی ہے' تو تم لوگ (نماز کے دوران) کنکریوں کو حرکت نہ دو''۔

ان تمام لوگوں نے یہ روایت ابواحوص کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

797 - وَعَنْ معيقيب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تمسح الْحَصَی وَاَنْت تصلی فَاِن كنت لَا بُد فَاعِلا فَوَاحِدَةٍ تَسْوِيَةَ الْحَصَی . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرو' اگر ایسا ضروری کرنا ہو' تو ایک مرتبہ ایسا کرلو' کنکریاں برابر کردو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

798 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن مسح الْحَصَی فِی الصَّلَاة

فَقَالَ وَاحِدَۃٍ وَلَاَن تمسك عَنهَا خير لَك من مائَۃ نَاقَۃ كلهَا سود الحدق

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایسا کرلو! اگر اس سے بچ جاؤ' تو یہ تمہارے لئے ایک سو اونٹنیوں سے زیدہ بہتر ہے' جو سب سیاہ آنکھوں والی ہوں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

799 - وَعَنْ اَبِیْ صَالح مولی طَلْحَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ كنت عِنْد ام سَلمَة زوج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتى ذُو قرابتها شَاب ذُو جمة فَقَامَ يُصَلِّی فَلَمَّا اَرَادَ اَن يسْجد نفخ فَقَالَت لَا تفعل فَإِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لغلام لنا اسود يَا رَبَاح ترب وَجهك . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَة مَيْمُون اَبِی حَمْزَة عَنْ اَبِیْ صَالح عَن ام سَلمَة قَالَت راى النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَاما لنا يُقَال لَهُ اَفْلح إِذا سجد نفخ فَقَالَ يَا اَفْلح ترب وَجهك

وَتقدم فِي التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة حَدِيْث حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَة يكون العَبْد فِيهَا اَحَبَّ إِلَى اللّٰه من اَن يرَاهُ سَاجِدا يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ان کا ایک رشتہ دار' ایک نوجوان آیا' جس کے بال لمبے تھے' وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب اس نے سجدے میں جانے کا ارادہ کیا' تو (سجدے کی جگہ کو صاف کرنے کے لئے) پھونک ماری' تو سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک سیاہ فام غلام سے فرمایا تھا: اے رباح! تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

یہی روایت امام ترمذی نے میمون ابوحمزہ کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام افلح کو دیکھا کہ جب وہ سجدے میں گیا' تو اس نے پہلے پھونک ماری' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرو (یعنی اپنے چہرے پر مٹی لگنے دو)۔

اس سے پہلے نماز سے متعلق ترغیبی روایات کے باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کی کوئی بھی حالت' اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سجدے کی حالت میں دیکھے کہ اس نے اپنے چہرے کو مٹی میں رکھا ہوا ہو''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

11 - التَّرْهِيب من وضع الْيَد على الخاصرة فِي الصَّلاة

باب: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات

800 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى عَن الخصر فِي الصَّلَاة
رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَلَفظهمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يُصَلِّي الرجل مُخْتَصرا . وَالنَّسَائِيّ نَحْوِهِ وَاَبُو دَاوُد وَقَالَ يَعْنِي يضع يَده على خاصرته

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے
یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے''۔
امام نسائی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے امام ابوداؤد نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آدمی جب کھڑا ہوا ہو تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھا ہوا ہو۔

801 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الِاخْتِصَار فِي الصَّلَاة رَاحَة اَهْلِ النَّار . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا اہل جہنم کا آرام حاصل کرنے کا طریقہ ہے''۔
یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

12 - التَّرْهِيب من الْمُرُوْر بَيْن يَدي الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے سے متعلق ترہیبی روایات

802 - عَنْ اَبِیْ الجهم عبد الله بن الْحَارِث بن الصمَّة الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حدیث800: صحیح البخاری - کتاب الجمعة' أبواب العمل فی الصلاة - باب الخصر فی الصلاة' حدیث:1176صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب کراهة الاختصار فی الصلاة - حدیث:880صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب المواضع التی تجوز الصلاة علیها' جماع أبواب الأفعال المکروهة فی الصلاة التی قد نهی عنها المصلی - باب النهی عن الاختصار فی الصلاة' حدیث: 864مستخرج أبی عوانة - باب فی الصلاة بین الأذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیره' بیان النهی عن الاختصار فی الصلاة - حدیث:1227صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر الزجر عن اختصار المرء فی صلاته' حدیث:2316المستدرک علی الصحیحین للحاکم - ومن کتاب الإمامة' أما حدیث عبد الرحمن بن مهدی - حدیث:915سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب : النهی عن الاختصار فی الصلاة - حدیث:1448السنن للنسائی - کتاب الافتتاح' باب النهی عن التخصر فی الصلاة - حدیث:884السنن الکبرى للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاة النهی عن التخصر فی الصلاة - حدیث:947السنن الکبرى للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع أبواب ما یجوز من العمل فی الصلاة - باب کراهیة التخصر فی الصلاة' حدیث: 3320مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:8996مسند أبی یعلى الموصلی - مسند أبی هریرة' حدیث:5906

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو يعلم الْمَار بَيْن يَدى الْمُصَلِّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَن يقف اَرْبَعِيْنَ خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدَيْهِ . قَالَ اَبُو النَّضر لَا اَدْرِى قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شهرا اَوْ سنة

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجه وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظِهٖ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو يعلم الْمَار بَيْن يَدى الْمُصَلِّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ لَاَن يَقُوْمُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدَيْهِ وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح . قَالَ التِّرْمِذِىّ وَقد رُوِىَ عَنْ اَنَسٍ اَنه قَالَ: لَاَن يقف اَحَدُكُمْ مائَة عَام خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدى اَخِيْه وَهُوَ يُصَلِّى

❀❀ حضرت ابوجہم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو اس کا چالیس تک رُکے رہنا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے''۔

ابونضر نامی راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ روایت میں ''چالیس دن کے الفاظ ہیں یا مہینے کے ہیں یا سال کے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے''۔

اس کی سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی ایک شخص کا ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے آگے سے اس وقت گزرے جب وہ نماز ادا کر رہا ہو''۔

804 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَىْءٍ يستره مِنَ النَّاس فَاَرَادَ اَحَد اَن يجتاز بَيْن يَدَيْهِ فليدفع فِىْ نَحره فَاِن اَبى فليقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَان . وَفِىْ لفظ آخر: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّى فَلَا يدع اَحَدًا يمر بَيْن يَدَيْهِ وليدرأه مَا اسْتَطَاعَ فَاِن اَبى فليقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَان . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد نَحوه

قَوْله وليدرأه بدال مُهْمَلَة اَى فليدفعه بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو جو لوگوں سے سترہ بن سکتی ہو پھر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو آدمی کو اسے روکنا چاہیے اگر وہ نہیں مانتا تو اس سے جھگڑا کرنا چاہیے کیونکہ وہ

شیطان ہوگا''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دے اور جہاں تک ہو سکے اُسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے ہیں' امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ: ''ولیدرأہ'' اس میں 'ذ' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس پرے کرے' یہ وزن اور مفہوم کے اعتبار سے ''یدفع'' (وہ پرے کرتا ہے) کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے''۔

805 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّی فَلَا يدع اَحَدًا يمر بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِن اَبی فليقاتله فَاِن مَعَه القرين

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَابْن خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ کسی آگے سے گزرنے نہ دے' اور اگر وہ شخص نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرے' کیونکہ اس (گزرنے والے شخص) کے ساتھ قرین (یعنی شیطان) ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

806 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَاَن يكون الرجل رَمَادا يذری بِهٖ خير لَهٗ من اَن يمر بَيْنَ يَدی رجل مُتَعَمدا وَهُوَ يُصَلِّی . رَوَاهُ ابْن عبد الْبر فِي التَّمْهِيد مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی ایسی راکھ بن جائے' جسے بکھیر دیا جائے' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ جان بوجھ کر کسی ایسے شخص کے آگے سے گزرے' جو نماز ادا کر رہا ہو۔

یہ روایت امام ابن عبدالبر نے کتاب ''التمہید'' میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من ترك الصَّلَاة تعمدا واخراجها عَن وَقتهَا تهاونا

باب: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے' یا نماز کو ہلکا سمجھتے ہوئے اس کے مخصوص وقت میں' اس کو ادا نہیں کرتا' اس سے متعلق ترہیبی روایات

807 - عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الْكفْر ترك الصَّلَاة

رَوَاهُ اَحْمد وَمُسْلِم وَقَالَ: بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الشرك وَالْكفْر ترك الصَّلَاة
وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظِهِ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْد وَبَيْنَ الْكفْر اِلَّا ترك الصَّلَاة
وَالتِّرمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ: بَيْنَ الْكفْر وَالْإِيمَان ترك الصَّلَاة
وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفظِهِ قَالَ: بَيْنَ الْعَبْد وَبَيْنَ الْكفْر ترك الصَّلَاة

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
آدمی اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام احمد اور امام مسلم نے نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:
"آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں:
"کفر اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔

808 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَهْد الَّذِي بَيْنَنَا وَبينهم الصَّلَاة فَمَنْ تركهَا فَقَدْ كفر . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح وَلَا نَعْرِف لَهُ عِلّة

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"وہ بنیادی فرق جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے وہ نماز ہے جو شخص اس کو ترک کردے گا' وہ کفر کا مرتکب ہوگا"۔
یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے ہمیں اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

809 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسبع خِصَال فَقَالَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئا وَإِن قطعْتُم اَوْ حرقتم اَوْ صلبتم وَلَا تتركوا الصَّلَاة متعمدين فَمَنْ تركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ خرج من الْملَّة وَلَا تركبوا الْمعْصِيَة فَإِنَّهَا سخط اللّٰه وَلَا تشربوا الْخمر فَإِنَّهَا رَأس الْخَطَايَا كلهَا الحَدِيْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَمُحَمّد بن نصر فِيْ كتاب الصَّلَاة بِإِسْنَادَيْنِ لَا بَأْس بهما

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات چیزوں کی ہدایت کی

تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے' خواہ تمہیں مصلوب کر دیا جائے' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' جو شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے گا' وہ دین سے خارج ہو جائے گا' اور تم معصیت کا ارتکاب نہ کرنا' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باعث بنتا ہے' اور تم شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی بنیاد ہے" الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں' یہ روایت دو اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے' اور ان دونوں اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

810 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا من الْاَعْمَالِ تَرْكه كفر غير الصَّلَاة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی بھی عمل کو ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے' صرف نماز کا معاملہ مختلف ہے (یعنی وہ اس کے ترک کو کفر سمجھتے تھے)"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

811 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكفْر وَالْإِيمَان الصَّلَاة فَإِذَا تَركهَا فَقَدْ اشرك . رَوَاهُ هبة اللّٰه الطَّبَرِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بندے اور کفر اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ہے' جب آدمی اسے ترک کر دے' تو وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے"۔

یہ روایت ہبۃ اللہ طبری نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

812 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سهم فِي الْإِسْلَام لمن لَا صَلَاة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' جس شخص کی نماز نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

813 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّأْس من الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الحبري

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کی طہارت نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی نماز نہ ہو' نماز کو دین میں وہی حیثیت حاصل ہے' جو جسم میں سر کو حاصل ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حسین بن حکم حبری نامی راوی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

814 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خليلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَان قطعت وَان حرقت وَلَا تترك صَلَاة مَكْتُوبَة مُتَعَمدا فَمَنْ تركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَلَا تشرب الْخمر فَاِنَّهُ مِفْتَاح كل شَرّ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِىّ عَن شهر عَن أم الدَّرْدَاءِ عَنهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا' جو شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے گا' اس سے ذمہ لاتعلق ہو جائے گا اور تم شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے شہر بن حوشب' سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

815 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما قَامَ بَصرِى قِيلَ نداويك وَتَدَع الصَّلَاة اَيَّامًا قَالَ لَا اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الصَّلَاة لَقِى اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن . قَامَت الْعين اِذا ذهب بصرها والحدقة صَحِيْحَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جب میری بینائی رخصت ہوگئی' تو یہ بات کہی گئی: ہم آپ کا علاج کریں گے لیکن آپ کو کچھ دن کے لئے نماز چھوڑنی ہوگی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

''قامت العین'' سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی کی بینائی رخصت ہو جائے اور آنکھ کا ڈھیلا اپنی جگہ پر سلامت ہو۔

816 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ كفر جهارا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر فِىْ كتاب الصَّلَاة وَلَفْظه:

سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَيْنَ الْعَبْد وَالْكفْر اَوْ الشّرك ترك الصَّلَاة فَاِذَا ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن يزِيْد الرقاشِى عَنهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْد وَالشّرك اِلَّا ترك الصَّلَاة فَاِذَا تَركهَا فَقَدْ اشرك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے' وہ اعلانیہ طور پر کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے‘ جس میں کوئی حرج نہیں ہے‘ جبکہ یہ روایت محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کی ہے‘ اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر (راوی کو شک ہے‘ شاید یہ الفاظ ہیں:) بندے اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) نماز کو ترک کرنا ہے‘ جب آدمی نماز ترک کر دیتا ہے‘ تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

امام ابن ماجہ نے یہ روایت یزید رقاشی کے حوالے سے‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے‘ نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بندے اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز کو ترک کرنا ہے‘ جب آدمی اسے ترک دیتا ہے‘ تو وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

817 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زيد وَلَا اعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْاِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ اسس الْاِسْلَام من ترك وَاحِدَة مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلَه اِلَّا الله وَالصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاهُ اَبُو يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ سعيد بن زيد اَخُو حَمَّاد بن زيد عَن عَمْرو بن مَالك النكرِي عَنْ اَبِي الجوزاء عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَرْفُوْعا وَقَالَ فِيْهِ من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَة فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (حماد نامی راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے)

''اسلام کی بنیاد اور دین کی بنیاد تین چیزوں پر ہے‘ انہی پر دین کی بنیاد قائم کی گئی ہے‘ جو شخص ان میں سے کسی کو ایک ترک کرے گا‘ تو وہ اس وجہ سے کافر ہو جائے گا‘ کسی ایسے (شخص کے) خون کو حلال قرار دینا‘ جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے‘ فرض نماز اور رمضان کے روزے (یعنی جو ان میں سے کسی ایک کو ترک کرے گا‘ وہ کافر ہو جائے گا)''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے‘ یہی روایت سعید بن زید نے نقل کی ہے‘ جو حماد بن زید کے بھائی ہیں انہوں نے عمرو بن مالک کے حوالے سے‘ ابوجوزاء کے حوالے سے‘ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے‘ اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو ترک کرے گا‘ تو وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے والا شمار ہوگا اور اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گا‘ اُس کا خون اور مال حلال ہو جائیں گے''۔

818 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِي عملا اِذا اَنا عملته دخلت الْجنَّة قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِن عذبت وَحرقت أطع والديك وَاِن أخرجاك من مَالك وَمن كل شَيْءٍ هُوَ لَكَ لَا تتْرك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَاِن من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فقد بَرِئت مِنْهُ

ذِمَّۃُ اللہِ الحدِیثُ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِہٖ فِی المتابعات

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے کہ جب میں وہ عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں عذاب دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے' تم اپنے والدین کی اطاعت کرنا' اگرچہ وہ تمہیں تمہارے مال میں سے نکال دیں اور ہر اس چیز سے الگ کر دیں' جو تمہارا حصہ بنتی ہو اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''.....الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور متابعات کے بارے میں' اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

819 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ قَالَ اَوصَانِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بِعشرِ کَلِمَات قَالَ لَا تشرك بِاللّٰہِ شَیئًا وَان قتلت وَحرقت وَلَا تعص والدیك وَان أمراك اَن تخرج من اَهلك وَمَالك وَلَا تترکن صَلَاۃ مَکتُوبَۃ مُتَعَمدا فَاِن من ترك صَلَاۃ مَکتُوبَۃ مُتَعَمدا فَقَد بَرِئت مِنهُ ذِمَّۃ اللّٰہِ وَلَا تشربن خمرًا فَاِنَّہٗ رَاس کل فَاحِشَۃ وَاِیَّاكَ وَالمَعصِیَۃ فَاِن بالمعصیۃ حل سخط اللّٰہِ وَاِیَّاكَ والفرار من الزَّحف وَان هلك النَّاس وَان اَصَاب النَّاس موت فَاثبُت وَاَنفق علی اَهلك من طولك وَلَا ترفع عَنهُم عصاك اَدبا واخفهم فِی اللّٰہِ

رَوَاہُ اَحمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَاِسنَاد اَحمد صَحِیح لَو سلم من الِانقِطَاع فَاِن عبد الرَّحمٰن بن جُبَیر بن نفیر لم یسمع من مُعَاذ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے دس کلمات کی تعلیم دی تھی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دینا' خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' اگرچہ وہ دونوں تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے اہل خانہ اور مال سے لاتعلق ہو جاؤ اور تم فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا کیونکہ جو شخص فرض نماز' جان بوجھ کر ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے' اور تم شراب ہرگز نہ پینا' کیونکہ یہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے' اور تم معصیت کے ارتکاب سے بچنا' کیونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو حلال کر دیتی ہے' اور تم میدان جنگ سے فرار اختیار کرنے سے بچنا' خواہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو رہے ہوں' خواہ لوگوں کی موت واقع ہو چکی ہو تم ثابت قدم رہنا اور تم اپنی استطاعت کے مطابق' اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنا اور ان سے اپنے عصا کو نہ اٹھانا' جو ان کی تربیت کے لئے ہو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں خوف دلاتے رہنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ روایت صحیح ہے' اگر یہ انقطاع سے خالی ہو' کیونکہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

820 - وَعَن بُرَیدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَکِّرُوا بِالصَّلَاۃِ فِی یَومِ الغَیمِ فَاِنَّہٗ من ترك الصَّلَاۃ فَقَد کفر . رَوَاہُ ابنُ حبَان فِی صَحِیحه

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابر آلود دن میں نماز جلدی ادا کرلو! کیونکہ جو شخص نماز ترک کردے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

821 - وَعَنْ اُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مولاة رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت كنت أصب على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وضوء ه فدخل رجل فَقَالَ أوصني فَقَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِن قطعت وَحرقت بالنَّار وَلَا تعص والديك وَإِن أمراك أَن تتخلى من أهلك ودنياك فتخله وَلَا تشربن خمرًا فَإِنَّهَا مِفْتَاح كل شَرّ وَلَا تتركن صَلَاة مُتَعَمدا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وذمَّة رَسُوله الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِي اِسْنَاده يزِيْد بن سِنَان الرهاوى

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی کنیز سیّدہ امیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے لئے وضو کا پانی انڈیل رہی تھی' ایک شخص اندر آیا' اس نے عرض کی: مجھے کوئی ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اور تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' خواہ وہ تمہیں یہ ہدایت کریں کہ تم اپنی بیوی' یا اپنی دنیا کو چھوڑ دو' تم اسے چھوڑ دینا اور تم شراب کبھی نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص ایسا کرتا ہے اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''...... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن سنان رہادی ہے۔

822 - وَعَنْ زِيَاد بن نعيم الْحَضْرَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَربع فرضهن اللّٰه فِي الْإِسْلَام فَمَنْ أَتَى بِثَلَاث لم يغنين عَنهُ شَيْئًا حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِن جَمِيعًا الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَصِيَام رَمَضَان وَحج الْبَيْت . رَوَاهُ أَحْمد وَهُوَ مُرْسل

❀❀ حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قرار دیا ہے' اگر کوئی شخص (ان میں سے) تین کام کرلے' تو یہ اس کسی کام نہیں آسکے گا' جب تک وہ ان سب کو نہیں کرتا' نماز' زکوٰۃ' رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت مرسل ہے۔

823 - وَعَنْ أَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنقضن عرى الْإِسْلَام عُرْوَة عُرْوَة فَكلما انتقضت عُرْوَة تشبث النَّاس بِالَّتِيْ تَلِيهَا فأولهن نقضا الحكم وآخرهن الصَّلَاة رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی رسی' ایک ایک کرکے ٹوٹتی چلی جائے گی' جب بھی ایک ٹوٹے گی' تو لوگ اس کے بعد والی کو مضبوطی سے تھام لیں گے' ان میں سے جو سب سے پہلے ٹوٹے گی' وہ حکم (یعنی شرعی احکام کے مطابق فیصلہ) دینا ہے' اور سب سے آخری (رسی)

نماز ہوگی"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

824 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا أحبط اللّٰه عمله وبرئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه حَتّٰی یُرَاجع للّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَة . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کردے گا' اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع کردے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے لاتعلق ہو جائے گا' جب تک وہ' توبہ کرکے' اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا"۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

825 - وَعَنْ ام اَیمن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تتْرك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَإِنَّهُ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَیْهَقِیّ وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِیْح إِلَّا اَنَّ مَكْحُوْلًا لم یسمع من ام اَیمن

سیدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرو! کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں' البتہ مکحول نے سیدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے۔

826 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من لم یصل فَهُوَ كَافِر . رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِیْ شیبَة فِیْ كتاب الْإِیمَان وَالْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه مَوْقُوْفًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' وہ کافر ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے کتاب الایمان میں نقل کی ہے' امام بخاری نے اسے اپنی "تاریخ" میں "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

827 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر

رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمَرْوَزِیّ وَابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"جو شخص نماز ترک کردیتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے"۔

یہ روایت محمد بن نصر مروزی اور ابن عبدالبر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

828 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من ترك الصَّلَاة فَلَا دين لَهُ

رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر اَيْضًا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' اس کا دین نہیں ہے''۔

یہ روایت بھی محمد بن نصر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

829 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من لم يصل فَهُوَ كَافِر

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' وہ کافر ہوتا ہے''۔

یہ روایت ابن عبدالبر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

830 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اِيمَان لمن لَا صَلَاة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر وَغَيْرِهِ مَوْقُوْفًا

وَقَالَ ابْن اَبِيْ شيبَة قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ

وَقَالَ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِي سَمِعت اِسْحَاق يَقُوْلُ صَحَّ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة كَافِر وَكَذٰلِكَ كَانَ رَاْى اَهْلِ الْعلم من لدن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة عمدا من غير عذر حَتّٰى يذهب وَقتهَا كَافِر

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی نماز نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو''۔

یہ روایت ابن عبدالبر اور دیگر حضرات نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

امام ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص نماز ترک کر دے' وہ کافر ہوتا ہے''

امام محمد بن نصر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے اسحاق کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ نماز کو ترک کرنے والا شخص کافر ہوتا ہے' اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے لے کر (آج کے زمانے تک) ہر زمانے کے اہل علم کی یہی رائے ہے کہ نماز کو جان بوجھ ترک کرنے والا شخص' جو (ترک کرتا) کسی عذر کے بغیر ہو' یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے' وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔

831 - وَرُوِيَ عَن حَمَّاد بن زيد عَن اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ترك الصَّلَاة كفر لَا يخْتَلف فِيْهِ

حماد بن زید نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے:

''نماز کو ترک کرنا کفر ہے اس کے بارے میں اختلاف نہیں پایا جاتا''۔

832 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه ذكر الصَّلاة يَوْمًا فَقَالَ من حَافظ عَلَيْهَا كَانَت لَهُ نورا وبرهانا وَنَجَاة يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ لم يحافظ عَلَيْهَا لم يكن لَهُ نور وَلَا برهَان وَلَا نجاة وَكَانَ يَوْم الْقِيَامَة مَعَ قَارُوْنَ وَفرعَوْن وهامان وَابَيّ بن خلف

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کی حفاظت کرے گا' یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور' برہان اور نجات کا باعث ہوگی' اور جو شخص اس کی حفاظت نہیں کرے گا' یہ اس کے لئے نور نہیں ہوگی' برہان نہیں ہوگی' نجات کا باعث نہیں ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

833 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قَول الله عَزَّوَجَلَّ (الَّذِيْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون) الماعون قَالَ هم الَّذِيْنَ يؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن وَقتهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عِكْرِمَة بن اِبْرَاهِيْم وَقَالَ رَوَاهُ الْحفاظ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يرفعهُ غَيْره

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِكْرِمَة هٰذَا هُوَ الْاَزْدِيّ مجمع على ضعفه وَالصَّوَاب وَقفه

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں''۔ (یعنی اس سے مراد کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو نمازوں کو ان کے اوقات سے' تاخیر سے ادا کرتے ہیں۔

یہ روایت امام بزار نے' عکرمہ بن ابراہیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں حافظان حدیث نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس راوی کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عکرمہ نامی راوی' ازدی' ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' اور درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

834 - وَعَنْ مُصعب بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لابي يَا أبتاه اَرَاَيْت قَوْله تبَارك وَتَعَالَى (الَّذِيْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون)

اَيّنَا لَا يسهو اَيّنَا لَا يحدث نَفسه قَالَ لَيْسَ ذَاك اِنَّمَا هُوَ اِضَاعَة الْوَقْت يلهو حَتّٰى يضيع الْوَقْت

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں''

ہم میں سے کون ہے؟ جو غفلت کا شکار نہیں ہوتا اور کون ہے؟ جو (نماز کے دوران) اپنے خیال میں گم نہیں ہو جاتا؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وقت کو ضائع کر دینا ہے کہ آدمی مشغول رہے (یعنی نماز ادا نہ کرے) یہاں تک کہ وہ نماز کے وقت کو ضائع کر دے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

835 - وَعَنْ نَوْفَلِ بن مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فَاتَتْهُ صَلَاةٌ فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی نماز قضاء ہو جائے گویا اس کے اہل خانہ اور مال ضائع ہو گئے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

836 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع بَيْن صَلَاتَيْنِ من غير عذر فَقَدْ اَتَى بَابا من اَبْوَاب الْكَبَائِر . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ حَنش هُوَ ابْن قيس ثِقَة . قَالَ الْحَافِظ بل واه بِمرَّة لَا نعلم اَحَدًا وَثَّقَهُ غير حُصَيْن بن نمير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے (یعنی ایک نماز کو اس کے وقت سے تاخیر سے ادا کرے) تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: (اس روایت کا ایک راوی) حنش یہ حنش بن قیس ہے اور ثقہ ہے۔

حافظ کہتے ہیں جی نہیں! بلکہ یہ 'واہی' ہے اور ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو صرف حصین بن نمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

837 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يكثر اَن يَقُوْلُ لاصحابه هَلْ راى اَحَد مِنْكُمْ من رُؤْيا فيقص عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يقص وَاِنَّهُ قَالَ لنا ذَات غَدَاة اِنَّهُ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتيان وانهما ابتعثاني وانهما قَالَا لي انْطَلِقْ وَاِنِّي انْطَلَقت مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا على رجل مُضْطَجع

وَاِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بصخرة وَاِذَا هُوَ يهوى بالصخرة لراسه فيثلغ رَاسه فيتدهده الْحجر فَيَأْخذهُ فَلَا يرجع اِلَيْهِ حَتّٰى يَصح رَاسه كَمَا كَانَ ثُمَّ يعود عَلَيْهِ فيفعل بِهِ مثل مَا فعل الْمرة الْاَوْلٰى قَالَ قُلْتُ لَهما سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَاتينا على رجل مستلق على قَفَاهُ وَاِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بكلوب من حَدِيْد وَاِذَا هُوَ يَاْتِىْ اَحَد شقى وَجهه فيشرشر شدقه اِلٰى قَفَاهُ ومنخره اِلٰى قَفَاهُ وعينه اِلٰى قَفَاهُ

قَالَ وَرُبمَا قَالَ اَبُوْ رَجَاء فَيشق قَالَ ثُمَّ يتَحَوَّل اِلَى الْجَانِب الْاٰخر فيفعل بِهِ مثل مَا فعل بالجانب الْاَوَّل قَالَ فَمَا يفرغ من ذٰلِكَ الْجَانِب حَتّٰى يَصح ذٰلِكَ الْجَانِب كَمَا كَانَ ثُمَّ يعود عَلَيْهِ فيفعل مثل مَا فعل فِى الْمرة الْاَوْلٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لى انْطلق فَانْطَلَقْنَا فَاتينا على مثل التَّنور قَالَ فَاحسب انه كَانَ يَقُوْلُ فَاِذَا فِيْهِ لغط واصوات قَالَ فاطلعنا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رجال وَنسَاء عُرَاة وَاِذَا هم يَاْتِيهم لَهب من اَسْفَل مِنْهُم فَاِذَا آتَاهُم ذٰلِكَ اللهب ضوضوا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَاتينا على نهر حسبت انه كَانَ يَقُوْلُ اَحْمَر مثل الدَّم وَاِذَا فِى النَّهر رجل سابح يسبح وَاِذَا على شط النَّهر رجل عِنْده قد جمع حِجَارَة كَثِيْرَة وَاِذَا ذٰلِكَ السابح يسبح مَا سبح ثُمَّ يَاْتِىْ ذٰلِكَ الَّذِىْ قد جمع عِنْده الْحِجَارَة فيفغر فَاه فيلقمه حجرا فَينْطَلق فيسبح ثُمَّ يرجع اِلَيْهِ كلما رَجَعَ اِلَيْهِ فغر فَاه فالقمه حجرا قلت لَهما مَا هٰذَانِ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فاتينا على رجل كريه الْمرْآة كاكره مَا اَنْت رَاء رجلا مرْآة وَاِذَا عِنْده نَار يحشها وَيسْعَى حولهَا قَالَ قُلْتُ لَهما مَا هٰذَا قَالَ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فاتينا على رَوْضَة معتمة فِيهَا من كل نور الرّبيع وَاِذَا بَيْن ظَهْرى الرَّوْضَة رجل طَوِيل لَا اكاد ارى رَاسه طولا فِى السَّمَاء وَاِذَا حول الرجل من اكثر ولدان رَاَيْتهمْ قَالَ قُلْتُ مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فاتينا على دوحة عَظِيْمَة لم ار دوحة قطّ اعظم وَلَا احسن مِنْهَا قَالَ قَالَا لى ارق فِيهَا فارتقينا فِيهَا اِلٰى مَدِيْنَة مَبْنِيَّة بِلَبن ذهب وَلبن فضَّة فاتينا بَاب الْمَدِيْنَة فاستفتحنا فَفتح لنا فدخلناها فتلقانا رجال شطر من خلقهمْ كَاحسن مَا اَنْت رَاء وَشطر مِنْهُم كاقبح مَا اَنْت رَاء قَالَ قَالَا لى اذْهَبُوا فقعوا فِىْ ذٰلِكَ النَّهر قَالَ وَاِذَا نهر معترض يجْرِى كَاَن مَاءَهُ الْمَحْض فِى الْبيَاض فَذَهَبُوا فوقعوا فِيْهِ ثُمَّ رجعُوْا اِلَيْنَا قد ذهب ذٰلِكَ السوء عَنْهُم فصاروا فِىْ احسن صُوْرَة قَالَ قَالَا لى هٰذِهٖ جنَّة عدن وَهٰذَا مَنْزِلك قَالَ فسما بَصرِى صعدا فَاِذَا قصر مثل الربابة الْبَيْضَاء قَالَ قَالَا لى هٰذَا مَنْزِلك قَالَ قُلْتُ لَهما بَارك اللّٰه فيكما فذرانى فَادْخلهُ قَالَا اما الْآن فَلَا وَاَنت دَاخله قَالَ قُلْتُ لَهما فَاِنِّى رَاَيْت مُنْذُ اللَّيْلَة عجبا فَمَا هٰذَا الَّذِىْ رَاَيْت قَالَ قَالَا لى اِنَّا سنخبرك اما الرجل الْاَوَّل الَّذِىْ اتيت عَلَيْهِ يثلغ رَاسه بِالْحجرِ فَاِنَّهُ الرجل يَاْخذ الْقُرْآن فيرفضه وينام عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وَاما الرجل الَّذِىْ اتيت عَلَيْهِ يشرشر شدقه اِلٰى قَفَاهُ ومنخره اِلٰى قَفَاهُ وعينه اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرجل يَغْدُو من بَيته فيكذب الكذبة تبلغ الْآفَاق وَاما الرِّجَال وَالنِّسَاء

المرأۃ الَّذِیْنَ ھم فِیْ مثل بِنَاء التَّنور فَاِنَّھُم الزناۃ والزوانی وَأما الرجل الَّذِیْ أتیت عَلَیْہِ یسبح فِی النَّھر ویلقم الحجر فَاِنَّہٗ آکل الرِّبَا وَأما الرجل الکریہ الْمرْآۃ الَّذِیْ عِنْد النَّار یحشھا وَیسْعَی حولھَا فَاِنَّہٗ مَالک خَازِن جَھَنَّم وَأما الرجل الطَّوِیل الَّذِیْ فِی الرَّوْضَۃ فَاِنَّہٗ اِبْرَاھِیْم وَأما الْولدَان الَّذِیْنَ حوله فکل مَوْلُوْد مَاتَ علی الْفطْرَۃ قَالَ فَقَالَ بعض الْمُسلمین یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَوْلَاد الْمُشْرکین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَاد الْمُشْرکین وَأما الْقَوْم الَّذِیْنَ کَانُوْا شطر مِنْھُم حسن وَشطر مِنْھُم قَبِیح فَاِنَّھُم قوم خلطوا عملا صَالحا وَآخر سَیِّئًا تجَاوز اللّٰہ عَنْھُم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وذکرته بِتَمَامِہٖ لأحیل عَلَیْہِ فِیْمَا یَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اکثر اپنے اصحاب سے یہ دریافت کیا کرتے تھے' کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر لوگ' جو اللہ کو منظور ہوتا تھا' وہ خواب نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کردیتے تھے' ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ہمارے سامنے یہ بیان کیا:

''گزشتہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے' انہوں نے مجھے اٹھایا اور انہوں نے مجھ سے کہا: آپ چلئے' تو میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا' یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے' جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہوا تھا جس کے پاس ایک پتھر تھا وہ اس پتھر کو اٹھا کر اس کے سر پر مار کر اس کا سر کچل دیتا تھا اور پتھر لڑھک کر کچھ آگے چلا جاتا تھا' تو کھڑا ہوا شخص اسے پکڑتا تھا اور اس کے واپس آنے تک' لیٹے ہوئے شخص کا سر درست ہو جاتا تھا' جیسے پہلے تھا' پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ یہی عمل کرتا' جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا: سبحان اللہ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیے! آپ چلتے رہیے! پھر ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو گدی کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص لوہے کا آنکڑا لے کر اس کے سرہانے کھڑا ہوا تھا وہ آنکڑے والا شخص لیٹے ہوئے شخص کے' چہرے کے ایک طرف آتا تھا اور پھر اس کے جبڑے کو' ناک کو' آنکھ کو' گردن تک چیر دیتا تھا' یہاں ابورجاء نامی راوی نے بعض اوقات لفظ ''پھاڑ دیتا تھا'' نقل کیا ہے' پھر وہ دوسری طرف آتا ہے' اس طرف وہی عمل کرتا جو پہلی طرف کیا تھا' جب وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تھا تو اس دوران پہلی والی طرف پہلے کی طرح ٹھیک ہو چکی ہوتی تھی' وہ پھر اس کے ساتھ وہی عمل کرتا تھا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا' میں نے کہا: سبحان اللہ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہیں! یہاں تک کہ ہم ایک تنور جیسی جگہ کے پاس آئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی تھیں' ہم نے اس میں جھانک کے دیکھا' تو اس میں کچھ مرد اور کچھ خواتین تھے' جو برہنہ تھے' ان کے نیچے کی طرف سے آگ کا گولہ آتا تھا اور جب وہ ان کے پاس آتا تھا' تو وہ چیخ و پکار شروع کر دیتے تھے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیں! آپ چلتے رہیں! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک نہر کے

پاس آئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی' اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور اس نہر کے کنارے ایک شخص موجود تھا' جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے' وہ تیرنے والا شخص تیرتا ہوا اس شخص کے پاس آتا تھا' جس نے اپنے پاس پتھر جمع کیے ہوئے تھے' تو وہ شخص تیرنے والے کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا اور وہ واپس جا کر پھر تیرنا شروع کر دیتا تھا' پھر وہ واپس اس کے پاس آتا تھا' جب بھی وہ کنارے والے شخص کے پاس آتا' وہ اس کے منہ میں پتھر بھر دیتا تھا' میں نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے' جو انتہائی بدصورت ترین تھا' جو کسی بھی دیکھنے والے نے سب سے بدصورت دیکھا ہو' اس کے پاس آگ تھی' وہ اس آگ کو بھڑکاتا تھا اور اس کے اردگرد چکر لگانا شروع کر دیتا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: آپ چلتے رہیں' آپ چلتے رہیں!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم چلتے ہوئے ایک باغ تک آ گئے' جس میں بہار پورے جوبن پر تھی اور اس باغ کے درمیان میں ایک طویل القامت شخص موجود تھا' یوں لگتا تھا' جیسے اس کی طوالت آسمان جتنی ہے' اور اس شخص کے اردگرد ڈھیر سارے بچے تھے' جتنے بھی بچے تم نے ایک جگہ دیکھے ہوں' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک اور عظیم باغ تک آ گئے' میں نے اس سے زیادہ بڑا' اور اس سے زیادہ خوبصورت کوئی باغ نہیں دیکھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چڑھ کر اوپر جائیں' ہم چڑھ کر اس میں آئے' تو وہاں ایک شہر تھا' جس کی عمارتیں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں' ہم اس شہر کے دروازے پر آئے' ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا: تو دروازہ کھول دیا گیا' ہم اس کے اندر داخل ہوئے' تو ہمارے سامنے کچھ ایسے افراد آئے' جن کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت ترین تھا' اور نصف حصہ انتہائی بدصورت ترین تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا: تم لوگ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی' جس کا پانی انتہائی سفید تھا' وہ لوگ گئے اور اس نہر میں داخل ہو گئے' جب وہ ہماری طرف واپس آئے' تو ان سے ان کی خرابی ختم ہو چکی تھی اور ان کی شکل وصورت سب سے زیادہ خوبصورت ہو چکی تھی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُن دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے' جو آپ کا ٹھکانہ ہوگی' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میری نگاہ اوپر اٹھی' وہاں سفید بادل کی مانند ایک محل تھا' ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ آپ کا ٹھکانہ ہوگا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت نصیب کرے' تم دونوں مجھے موقع دو کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں' تو ان دونوں نے عرض کی: ابھی آپ نہیں جائیں گے' لیکن آپ یہیں تشریف لائیں گے' میں نے ان دونوں سے کہا: آج رات میں نے بڑی حیران کن چیزیں دیکھی ہیں' جو کچھ میں نے دیکھا ہے' اس کا معاملہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: ہم آپ

کو اس بارے میں بتاتے ہیں' جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے' جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا' تو وہ ایک ایسا شخص تھا' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا' وہ فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور اس کی باچھوں کو' نتھنوں اور آنکھوں کو گردن تک چیرا جا رہا تھا' تو وہ ایک ایسا شخص تھا' جو اپنے گھر سے نکلتا تھا اور ایک جھوٹ بولتا تھا' جو دور دور تک پھیل جاتا تھا' جہاں تک ان مردوں اور خواتین کا تعلق ہے' جو برہنہ تھے اور تنور کی مانند ایک جگہ پر موجود تھے' تو یہ زنا کرنے والی عورتیں اور زنا کرنے والے مرد تھے' جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے' تو وہ سود کھانے والا شخص تھا' جہاں تک اس بدصورت ترین شخص کا تعلق ہے' جو آگ کے پاس موجود تھا' جو آگ بھڑکاتا تھا اور پھر اس کے اردگرد دوڑنے لگتا تھا تو وہ ''مالک'' تھا' جو جہنم کا نگران ہے' جہاں تک اس طویل شخص کا تعلق ہے' جو باغ میں نظر آیا تھا' تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے' جہاں تک اُن کے اردگرد موجود بچوں کا تعلق ہے' تو یہ وہ تمام بچے تھے' جو فطرت پر مر گئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مشرکین کے بچوں کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (اُن کے ساتھ ہوں گے)۔

(فرشتوں نے بتایا:) جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جن کا نصف حصہ خوبصورت اور نصف حصہ بدصورت تھا' تو یہ وہ لوگ تھے' جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ' برائیاں بھی کی ہوئی تھیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' میں نے یہ روایت مکمل طور پر اس لئے ذکر کر دی ہے' تاکہ آگے چل کر اس کی طرف رجوع کرنے کا کہا جا سکے' اگر اللہ نے چاہا۔

838 - وَقد روى الْبَزَّار من حَدِيْثِ الرّبيع بن أنس عَنْ اَبِي الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ اَتَى يَعْنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخرة كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَيْءٍ قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة . فَذكر الحَدِيْثِ فِيْ قصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة

قَوْلِهِ يثلغ رَأسه اَي يشدخ قَوْلِه فيتدهده اَي فيتدحرج والكلوب بِفَتْح الْكَاف وَضمّهَا وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ حَدِيْدَة معوجة الرَّاْس وَقَوْله يشرشر شدقه هُوَ بشينين معجمتين الْاَوْلَى مِنْهُمَا مَفْتُوحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وراءين الْاَوْلَى مِنْهُمَا سَاكِنة وَمَعْنَاهُ يقطعهُ ويشقه وَاللَّفْظ محركا هُوَ الصخب والجلبة والصياح وَقَوْله ضوضوا بِفَتْح الضادين المعجمتين وَسُكُون الواوين وَهُوَ الصياح مَعَ الانضمام والفزع وَقَوْله فغر فَاه بِفَتْح الْفَاء والغين الْمُعْجَمَة مَعًا بعدهمَا رَاء اَي فَتحه وَقَوْله يحشها هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة المضمومة والشين الْمُعْجَمَة اَي يوقدها وَقَوْله معتمة اَي طَوِيلَة النَّبَات يُقَال أعتم النبت اِذا طَال والنور بِفَتْح النُّوْن هُوَ الزهر

والمحض بِفَتْحِ الْمِيمِ وَسُكُونِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الْخَالِصُ من كل شَيْءٍ وَقَوله فسما بَصرِي صعدا بِضَم الصَّاد وَالْعين الْمُهْمَلَتَيْنِ اى ارْتَفع بَصرِي إِلَى فَوق والربابة هُنَا هِيَ السحابة الْبَيْضَاء

قَالَ أَبُو مُحَمَّد بن حزم وَقد جَاءَ عَن عمر وَعبد الرَّحْمَن بن عَوْف ومعاذ بن جبل وَأبي هُرَيْرَة وَغَيرهم من الصَّحَابَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُم أَن من ترك صَلَاة فرض وَاحِدَة مُتَعَمدا حَتَّى يخرج وَقتهَا فَهُوَ كَافِر مُرْتَد وَلَا نعلم لهَؤُلَاء من الصَّحَابَة مُخَالفا

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم قد ذهب جمَاعَة من الصَّحَابَة وَمن بعدهم إِلَى تَكْفِير من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا لتركها حَتَّى يخرج جَمِيع وَقتهَا مِنْهُم عمر بن الْخطاب وَعبد الله بن مَسْعُود وَعبد الله بن عَبَّاس ومعاذ بن جبل وَجَابِر بن عبد الله وَأَبُو الدَّرْدَاء رَضِيَ اللهُ عَنْهُم وَمن غير الصَّحَابَة أَحْمد بن حَنْبَل وَإِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَعبد الله بن الْمُبَارك وَالنَّخَعِيّ وَالْحكم بن عتيبة وَأَيوب السّخْتِيَانِيّ وَأَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَأَبُو بكر بن أبي شيبَة وَزُهَيْر بن حَرْب وَغَيرهم رَحِمهم الله تَعَالَى

❀❀ امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے ابوالعالیہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھر کے ذریعے کچلے جا رہے تھے جب بھی ان کا سر کچلا جاتا تھا تو پھر دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتا تھا اور یہ چیز مسلسل ان کے ساتھ ہو رہی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر فرض نماز کے حوالے سے بھاری ہوتے تھے (یعنی جو فرض نماز کو بوجھ سمجھتے تھے)۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو واقعہ معراج اور نماز کی فرضیت کے بارے میں ہے۔

روایت کے الفاظ یثلغ رأسه کا مطلب اسے کچلا جا رہا تھا۔

روایت کے الفاظ فیتدھدہ کا مطلب کچل دینا۔

لفظ "کلوب" میں 'ک' پر 'زبر' ہے اور اس پر 'پیش' بھی ہو سکتی ہے 'ل' پر 'شد' ہے اس سے مراد مڑے ہوئے سرے والا لوہا ہے۔

لفظ یشرشر دو 'شین' ہیں جن میں سے پہلی پر 'زبر' ہے اور دوسری پر 'زیر' ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کاٹا جاتا ہے اور اس کو چیرا جاتا ہے اور لفظ 'محرک' سے مراد چیخ و پکار کرنا ہے لفظ "ضوضو" میں دونوں 'ض' پر 'زبر' ہے اور دونوں 'و' ساکن ہیں اس سے مراد چیخ و پکار کرنا ہے اور گریہ وزاری کرنا ہے لفظ فغر فاء 'ف' پر اور 'غ' پر 'زبر' ہے اس کے بعد 'ر' ہے اس سے مراد اس کو کھولنا ہے لفظ یحشھا میں 'ح' ہے جس پر 'پیش' ہے اس کے بعد 'ش' ہے اس سے مراد آگ کو جلانا ہے۔ لفظ معتمة سے مراد نباتات کا لمبا ہونا ہے یہ بات کہی جاتی ہے: عتما النبت یعنی جب وہ لمبا ہو جائے۔

لفظ والنور اس میں 'ن' پر 'زبر' ہے اس سے مراد سرسبز و شاداب ہونا ہے

لفظ المحض میں 'م' پر 'زبر' ہے اور 'ح' ساکن ہے اس سے مراد کسی بھی چیز کا خالص ہونا ہے

لفظ فسما بصری صعدا میں 'ص' پر 'پیش' ہے اور 'ع' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی۔

لفظ "ربابہ" میں یہاں مراد سفید بادل ہے

امام ابومحمد بن حزم فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے یہ بات منقول ہے: جو ایک فرض نماز جان بوجھ کر ترک کرتا ہے یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ شخص کافر اور مرتد ہو جاتا ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی ان صحابہ کرام کے برخلاف رائے نہیں دی ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: صحابہ کرام اور ان کے بعد کے اہل علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے: جو شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک دیتا ہے تو اس کے نماز کو ترک کرنے کی وجہ سے اسے کافر قرار دیا جائے گا جبکہ اس نے نماز یوں ترک کی ہو کہ اس کا پورا وقت رخصت ہو چکا ہو ان حضرات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہم ہیں اور صحابہ کرام کے علاوہ حضرات میں امام احمد بن حنبل اسحاق بن راہویہ عبداللہ بن مبارک براہیم نخعی حکم بن عتیبہ ایوب سختیانی امام ابوداؤد طیالسی امام ابوبکر بن ابوشیبہ زہیر بن حرب اور دیگر حضرات شامل ہیں اللہ تعالیٰ ان سب حضرات پر رحمت کرے۔

كِتَابُ النَّوَافِلِ

کتاب: نوافل کے بارے میں روایات

التَّرْغِيبِ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

(روزانہ) دن اور رات میں بارہ رکعات سنتیں باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

839 - عَنْ امِ حَبِيبَةَ رَمْلَةَ بِنت اَبِي سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت سَمِعت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد مُسلم يُصَلِّي لِلّٰه تَعَالٰى فِي كل يَوْم ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة تَطَوّعا غير فَرِيضَة اِلَّا بنى الله تَعَالٰى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة اَوْ اِلَّا بني لَهُ بَيت فِي الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَدَاوُد اَربعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل صَلَاة الْغَدَاة

وَرَوَاهُ بِالزِّيَادَةِ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم اِلَّا

حديث:839: صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن - حديث:1233صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع أبواب صلاة التطوع قبل الصلوات المكتوبات وبعدهن - باب فضل التطوع قبل المكتوبات وبعدهن بلفظة مجملة غير مفسرة' حديث:1116صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر بناء الله جل وعلا بيتا في الجنة لمن صلى في' حديث:2484المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' أما حديث النعمان بن سالم - حديث: 1107سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في صلاة السنة - حديث: 1458سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة' حديث:1072سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة - حديث:1137السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة سوى - حديث:1784مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في ثواب من ثابر على اثنتي عشرة ركعة من التطوع - حديث:5890السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' ثواب من حافظ على ثنتي عشرة ركعة في كل يوم - حديث: 483السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من قال : هي ثنتا عشرة ركعة' حديث: 4161مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنها حديث:26208مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما روت أم حبيبة بنت أبي سفيان عن النبي صلى الله - حديث:1683مسند عبد بن حميد - من مسند أم حبيبة رضي الله عنها' حديث:1556مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان أم المؤمنين' حديث:6964المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:11المعجم الكبير للطبراني - باب الباء' ما أسندت أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم - عنبسة عن أبي سفيان' حديث:19331

انهم زادوا وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْعَصْر وَلَمْ يذكرُوا رَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء

وَهُوَ كَذَلِكَ عِنْد النَّسَائِيّ فِي رِوَايَة وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه فَقَالَ وَرَكْعَتَيْنِ قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ أَظُنهُ قبل الْعَصْر وَوَافَقَ التِّرْمِذِيّ على الْبَاقِي

❀❀ سیّدہ اُمّ حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان ؓ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' روزانہ فرض نماز کے علاوہ' بارہ رکعات نفل (یعنی سنتیں) ادا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''چار رکعت ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت اس کے بعد ہیں' دو رکعت مغرب کے بعد ہیں' دو رکعت عشاء کے بعد ہیں' اور دو رکعت صبح کی نماز پہلے ہیں''۔

اس اضافے کے ساتھ' اس روایت کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کی مطابق صحیح ہے' تاہم ان حضرات نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''دو رکعت عصر سے پہلے ہیں'' ان حضرات نے عشاء کے بعد کی دو رکعت کا ذکر نہیں کیا۔

یہ روایت اسی طرح امام نسائی سے بھی' ایک روایت میں منقول ہے' جسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے' عصر سے پہلے ہیں''۔

باقی روایت میں' امام ترمذی نے ان کی موافقت کی ہے۔

840 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثابر عَن ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة دخل الْجنَّة أَرْبعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهَذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه كلهم من رِوَايَة الْمُغيرَة بن زِيَاد عَن عَطاء عَن عَائِشَة وَقَالَ النَّسَائِيّ هَذَا خطأ وَلَعَلَّه أَرَادَ عَنْبَسَة بن أبي سُفْيَان فصحف ثمَّ رَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن ابْن جريج عَن عَطاء عَن عَنْبَسَة بن أبي سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ عَطاء بن أبي رَبَاح لم يسمعهُ من عَنْبَسَة انْتهى

ثابر بالثاء الْمُثَلَّثَة وَبعد الْألف بَاء مُوَحدَة ثمَّ رَاء أَي لَازم وواظب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' چار رکعت ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت اس کے بعد ہیں' دو رکعت مغرب کے بعد ہیں' دو رکعت عشاء کے بعد ہیں اور دو رکعت فجر سے پہلے ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہی روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے

ان سب حضرات نے یہ روایت مغیرہ بن زیاد کے حوالے سے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ غلطی ہے شاید ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت عنبسہ بن ابوسفیان سے منقول ہے اور تصحیف ہوگئی پھر امام نسائی نے یہ روایت امام ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے یہ روایت عنبسہ نہیں سنی ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

لفظ ''ثابرہ'' میں 'ث' ہے 'ا' کے بعد 'ب' ہے، اس کے بعد 'ر' ہے، اس سے مراد لازم کرنا اور باقاعدگی سے کرنا ہے۔

2 - التَّرْغِيبُ فِي الْمُحَافَظَةِ على رَكْعَتَيْنِ قبل الصُّبْح

باب: صبح سے پہلے کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

841 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ـ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم: لَهما اَحَبُّ اِلَيّ من الدُّنيا جَمِيعًا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''فجر کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ دونوں میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پسندیدہ ہیں''۔

842 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على شَيْءٍ من النَّوَافِل اَشد تعاهدا مِنْهُ على رَكْعَتي الْفَجْر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة: قَالَت مَا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى شَيْءٍ من الْخَيْر اسرع مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قبل الْفَجْر وَلَا اِلَى غنيمَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں کوئی بھی نماز اتنی زیادہ باقاعدگی سے ادا نہیں

حديث 841: صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب ركعتي سنة الفجر - حديث: 1228 صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع أبواب الركعتين قبل الفجر وما فيهما من السنن - باب فضل ركعتي الفجر إذ هما خير من الدنيا جميعا' حديث: 1036 مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان فضل الركعتين قبل صلاة الفجر - حديث: 1707 المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' حديث: 1086 السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' المحافظة على الركعتين قبل الفجر - حديث: 1747 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في ركعتي الفجر - حديث: 6244 السنن الكبرى للنسائي - الأمر بالوتر' فضل ركعتي الفجر - حديث: 1428 شرح معاني الآثار للطحاوي - باب القراءة في ركعتي الفجر' حديث: 1129 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب تأكيد ركعتي الفجر' حديث: 4152 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 25742 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4641

کرتے تھے‘ جتنی باقاعدگی کے ساتھ آپ ﷺ فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا کرتے تھے“۔

یہ روایت امام بخاری‘ امام مسلم‘ امام ابوداؤد‘ امام نسائی نے نقل کی ہے‘ امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے‘ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھلائی کے کسی بھی کام کی طرف اس سے زیادہ تیزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا‘ جتنی تیزی سے آپ ﷺ فجر سے پہلے کی دو رکعت ادا کرتے تھے اور نہ ہی کسی غنیمت کی طرف (اتنی تیزی کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

843 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ علی عمل یَنْفَعُنِیَ اللّٰه بِهٖ قَالَ عَلَیْكَ برکعتی الْفجر فَإِن فِیْهَا فَضِیلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَفِیْ رِوَایَة لَهٗ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا تدعوا الرَّكْعَتَیْنِ قبل صَلَاة الْفجر فَإِن فِیهِمَا الرغائب

وروی اَحْمد مِنْهُ: ورکعتی الْفجر حَافظُوا عَلَیْهِمَا فَإِن فِیهِمَا الرغائب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے! جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر فجر کی دو رکعت ادا کرنا لازم ہے کیونکہ ان میں فضیلت پائی جاتی ہے“۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے‘ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (سنتوں) کو ترک نہ کرنا‘ کیونکہ ان دونوں میں رغبت پائی جاتی ہے“۔

امام احمد نے بھی یہ روایت ان سے نقل کی ہے‘ جس میں یہ الفاظ ہیں:

”اور فجر کی دو رکعت کو باقاعدگی سے ادا کرنا‘ کیونکہ ان دونوں میں رغبتیں پائی جاتی ہیں“۔

844 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث بِصَوْم ثَلَاثَة اَیَّام من كل شهر وَالْوتر قبل النّوم وركعتی الْفجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِإِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوُد وَغَیْرِهٖ خلا قَوْلِهٖ وركعتی الْفجر وَذكر مكانهما رَكْعَتی الضُّحٰی وَیَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء ؓ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی تھی‘ ہر مہینے میں‘ تین روزے رکھنا‘ سونے سے پہلے وتر ادا کرنا‘ اور فجر کی دو رکعت (سنتیں ادا کرنا)“۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے‘ یہی روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے

تاہم اس میں ''فجر کی دو رکعت'' کا ذکر نہیں ہے' بلکہ ان کی جگہ چاشت کی دو رکعت کا ذکر ہے' یہ روایت ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

845 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قل هُوَ اللّٰه احد) الاخلاص تعدل ثلث الْقُرْآن و (قل يَا ايهَا الْكَافِرُوْنَ) الكافرون تعدل ربع الْقُرْآن وَكَانَ يقرؤهما فِيْ رَكْعَتي الْفجر وَقَالَ هَاتَانِ الركعتان فِيْهِمَا رغب الدَّهْر

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل ھو اللہ احد (یعنی سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' قل یاایھا الکافرون (یعنی سورۂ کافرون) ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو فجر کی دو رکعت (سنتوں) میں پڑھتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: یہ دو رکعات وہ ہیں کہ جن میں انتہائی رغبت پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے یہ معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

846 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تدعوا رَكْعَتي الْفجر وَلَوْ طردتكم الْخَيل . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعت ترک نہ کرنا' خواہ گھوڑے تمہیں روند رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة قبل الظّهْر وَبعدهَا

باب: ظہر سے پہلے اور بعد کی (سنت) نماز کے بارے میں ترغیبی روایات

847 - عَنْ ام حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من يحافظ على اَربع رَكْعَات قبل الظّهْر وَاَربع بعْدهَا حرمه اللّٰه على النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ الْقَاسِم اَبِيْ عبد الرَّحْمن صَاحب اَبِيْ اُمَامَةَ عَن عَنْبَسَة بن اَبِيْ سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالْقَاسِم بن عبد الرَّحْمن شَامي ثِقَة. انْتهى . وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي: فتمس وَجهه النَّار اَبَدًا

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن مُحَمَّد بن اَبِيْ سُفْيَان عَن اُخْته أم حَبِيبَة

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه اَيْضًا وَغَيرهم من رِوَايَةِ مَكْحُوْل عَن عَنْبَسَة وَمَكْحُوْل لم يسمع من عَنْبَسَة

قَالَ اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ مسْهر وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهم وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وَحسنه وَابْن مَاجَة كِلَاهُمَا من

رِوَايَةُ مُحَمَّد بن عبد الله الشعيثى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَنْبَسَةَ وَيَاتِى الْكَلَام على مُحَمَّد

❀❀ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت (سنتیں) اور اس کے بعد چار رکعت (سنتیں) باقاعدگی سے ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے لئے حرام قرار دیدے گا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے' قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے' عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی شامی ہیں اور ثقہ ہیں... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے چہرے کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' محمد بن ابوسفیان کے حوالے سے' ان کی بہن سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے اسے مکحول کے حوالے سے عنبسہ سے نقل کیا ہے' جبکہ مکحول نے عنبسہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

امام ابوزرعہ' امام ابومسہر' امام نسائی اور دیگر حضرات نے بھی یہ بیان کی ہے: یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ نے بھی یہ نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے محمد بن عبداللہ شعیثی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' عنبسہ سے نقل کیا ہے' محمد بن عبداللہ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

848 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع قبل الظّهر لَیْسَ فِیهِنَّ تَسْلِیم تفتح لَهُنَّ اَبْوَاب السَّمَاء . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ اِسنادهما احْتِمَال لِلتحسِین وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر والأوسط وَلَفظِهِ: قَالَ لما نزل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیّ رَاَیْته یدیم اَرْبعا قبل الظّهر وَقَالَ اِنَّهُ اِذا زَالَت الشَّمْس فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا یغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰی تصلی الظّهر فَاَنا اُحِبُّ اَن یرفع لی فِیْ تِلْكَ السَّاعَة خیر

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظہر سے پہلے کی چار رکعت کے درمیان سلام نہیں پھیرا جائے گا' ان رکعت کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' اور ان دونوں کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کے بعد) میرے ہاں آ کر ٹھہرے' تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے' آپ ارشاد فرماتے تھے: جب سورج ڈھل جاتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوتا' جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی' تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میری طرف سے بھلائی اوپر جائے''۔

849 - وَعَنْ قَابُوس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ أرسل اَبِیْ اِلٰی عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ای صَلَاة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ اَن يواظب عَلَيْهَا قَالَت كَانَ يُصَلِّي اَرْبعا قبل الظّهْر يُطِيل فِيهِنَّ الْقيام وَيحسن فِيهِنَّ الرُّكُوع وَالسُّجُود . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

وقابوس هُوَ ابْن اَبِیْ ظبْيَان وثق وَصحح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَغَيرهمْ لَكِن الْمُرْسل اِلٰی عَائِشَة مُبْهم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ قابوس نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد نے سیدہ عائشہ ؓ کو پیغام بھیج کر دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کونسی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا زیادہ محبوب تھا؟ تو سیدہ عائشہ ؓ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' جن میں آپ ﷺ طویل قیام کرتے تھے اور عمدہ رکوع و سجود کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' قابوس نامی راوی' قابوس بن ابوظبیان ہیں' جنہیں ثقہ قرار دیا گیا ہے' ان سے منقول روایت کو امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دیگر حضرات نے صحیح قرار دیا ہے' تاہم یہ درست یہ ہے کہ اس روایت کا سیدہ عائشہ ؓ تک ''مرسل'' ہونا مبہم ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

850 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اَرْبعا بعد اَن تَزُول الشَّمْس قبل الظّهْر وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَة تفتح فِيهَا اَبْوَاب السَّمَاء فَاُحِبُّ اَن يصعد لي فِيهَا عمل صَالح . رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن سائب ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورج ڈھل جانے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: یہ ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس گھڑی میں میری طرف سے نیک عمل اوپر جائے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

851 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يستحب اَن يُصَلِّي بعد نصف النَّهَار فَقَالَت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَرَاك تستحب الصَّلَاة هٰذِهِ السَّاعَة قَالَ تفتح فِيهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَينظر اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰی بِالرَّحْمَةِ اِلٰی خلقه وَهِي صَلَاة كَانَ يحافظ عَلَيْهَا آدم وَنوح وَاِبْرَاهِيم وَمُوسٰی وَعِيسٰی صلوَات اللّٰه عَلَيْهِم . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ نصف النہار کے بعد نماز ادا کریں'

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اس گھڑی میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے یہ ایک ایسی نماز ہے جو حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے باقاعدگی سے ادا کی ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

852 - وَرُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى قبل الظُّهْرِ اَرْبعَ رَكْعَات كَاَنَّمَا تهجد بِهن من ليلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء كمثلهن من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعت ادا کرلے تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی چار رکعت ادا کیں اور جو شخص عشاء کے بعد انہیں ادا کرے گا تو اس کی مثال شب قدر میں (انہیں ادا کرنے) کی مانند ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

853 - وَعَنْ بشير بن سلمَان عَن عَمْرو بن الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیهِ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى قبل الظُّهْر اَرْبعا كَانَ كعدل رَقَبَة من بني اِسْمَاعِيل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَرُوَاته اِلٰی بشير ثِقَات

❀❀ بشیر بن سلمان نے عمرو بن انصاری کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرلے تو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور بشیر تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

854 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حميد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الهجير مثل صَلَاة اللَّيْل

قَالَ الرَّاوِی فَسَاَلت عبد الرَّحْمٰن بن حميد عَن الهجير فَقَالَ اِذا زَالَت الشَّمْس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَفِیْ سَنَده لين وجد عبد الرَّحْمٰن هٰذَا هُوَ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن حمید نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"دوپہر کی نماز رات کی نماز کی مانند ہے"۔

راوی کہتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے لفظ "ہجیر" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یعنی جب سورج ڈھل جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں کمزوری پائی جاتی ہے عبدالرحمٰن بن حمید کے دادا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں۔

855 - وَعَنِ الْاَسود وَمرّة ومسروق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوْا قَالَ عبد الله لَیْسَ شَیْءٌ یعدل صَلَاة اللَّیْل من صَلَاة النَّهَار اِلَّا اَرْبعا قبل الظّهْر وَفضلهنّ على صَلَاة النَّهَار كفضل صَلَاة الْجَمَاعَة على صَلَاة الْوحدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر وَهُوَ مَوْقُوف لَا بَاْس بِهِ

❀❀ اسود مرہ اور مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دن کی نمازوں میں کوئی بھی نماز رات کی نماز کے برابر نہیں ہوسکتی البتہ ظہر سے پہلی کی چار رکعت کا معاملہ مختلف ہے ان رکعات کو دن کی نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فضیلت باجماعت نماز کو اکیلے نماز ادا کرنے پر حاصل ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے یہ روایت موقوف ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

856 - وَرُوِیَ عَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَربع قبل الظّهْر وَبعد الزَّوَال تحسب بمثلهن فِی السحر وَمَا من شَیْءٍ اِلَّا وَهُوَ یسبح اللّٰه فِی تِلْكَ السَّاعَة ثُمَّ قَرَاَ یتفیؤا ظلاله عَن الْیَمین وَالشَّمَائِل سجدا لله وهم داخرون النّحل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِی التَّفْسِیر من جَامعه وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْث عَلیّ بن عَاصِم

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ظہر سے پہلے اور زوال کے بعد کی چار رکعت سحری کے وقت چار رکعت ادا کرنے کی مانند شمار ہوتی ہیں اور اس گھڑی میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"ان کے سائے دائیں طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور وہ عاجزی کا اظہار کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب "جامع الترمذی" کے کتاب التفسیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس روایت سے صرف عاصم سے منقول روایت کے طور پر واقف ہیں۔

4 - التَّرْغِیْب فِی الصَّلَاة قبل الْعَصْر

باب: عصر سے پہلے کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات

857 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رحم اللّٰه امْرَاً صلى قبل الْعَصْر اَرْبعا - رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِی صَحِیْحَیْهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

858 - وَعَنْ أم حَبِيبَة بنت اَبِیْ سُفْيَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر بنى الله لَهٗ بَيْتا فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَفِیْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن سعد الْمُؤَذّن لَا يدرى من هُوَ

❀❀ سیّدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عصر سے پہلے کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن سعد مؤذن ہے' جس کے بارے میں پتہ نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟

859 - وَرُوِیَ عَن أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر حرم الله بدنه على النَّار . الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام قرار دیدے گا'' ... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

860 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْت وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعد فِیْ اُنَاس من اَصْحَابه فيهم عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فادركت من آخر الحَدِيْث وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر لم تمسه النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے' جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے' تو میں نے حدیث کا آخری حصہ سنا' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا' اس کو آگ نہیں چھوئے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

861 - وَرُوِیَ عَن عَلیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزَال اُمتِیْ يصلونَ هٰذِهِ الْاَرْبَع رَكْعَات قبل الْعَصْر حَتّٰى تمشى على الْاَرْض مغفورا لَهَا مغْفرَة حَتْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت مسلسل' عصر سے پہلے' یہ چار رکعات ادا کرتی رہے گی' یہاں تک کہ وہ زمین پر یوں چلیں گے کہ ان کی

پوری طرح سے مغفرت ہوچکی ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

862 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات لم يتَكَلَّم فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسوء عدلن بِعِبَادَة ثِنْتَيْ عشرَة سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالتِّرْمِذِيّ كلهم من حَدِيث عمر بن خثعم عَن يحيى بن اَبِي كثير عَنْ اَبِي سَلمَة عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث غَرِيب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی برا کلام نہ کرے تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام بن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اس کو عمر بن خثعم کی یحییٰ بن ابو کثیر کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

863 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى بعد الْمغرب عِشْرِينَ رَكْعَة بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة انْتهى . وَهٰذَا الحَدِيث الَّذِي اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة يَعْقُوب بن الْوَلِيد الْمَدَائِنِي عَن هِشَام بن عُرْوَة عَن اَبِيه عَن عَائِشَة وَيَعْقُوب كذبه اَحْمد وَغَيره

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا"۔

وہ حدیث' جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے' اس کو امام ابن ماجہ نے یعقوب بن ولید مدائنی کی' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یعقوب نامی راوی کو امام احمد اور دیگر حضرات نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

864 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عمار بن يَاسر يُصَلِّي بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ رَاَيْت حَبِيبِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات غفرت لَهُ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر حَدِيث غَرِيب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَقَالَ تفرد بِهِ صَالح بن قطن الْبُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَصَالِح هٰذَا لَا يحضرنى الْاٰن فِيْهِ جرح وَلَا تعديل

❀❀ محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا (تو اُن سے اس بارے میں دریافت کیا) انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے محبوب' اللہ کے رسول کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نفل) ادا کرے گا' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: صالح بن قطن بخاری اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: صالح نامی راوی کے بارے میں اس وقت مجھے یاد نہیں ہے کہ اس بارے میں کوئی جرح ہے' یا تعدیل ہے۔

865 - وَعَنِ الْاَسود بن يزيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نعم سَاعَة الْغَفْلَة يَعْنِي الصَّلَاة فِيْمَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَة جَابر الْجُعْفِيّ وَلَم يرفعهُ

❀❀ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جی ہاں! غفلت کی گھڑی' اُن کی مراد یہ تھی کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنی چاہیے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

866 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى بعد الْمغرب قبل اَن يتَكَلَّم رَكْعَتَيْنِ -وَفِيْ رِوَايَة: اَربع رَكْعَات رفعت صَلَاته فِيْ عليين . ذكره رزين وَلَمْ اره فِي الْاُصُوْل

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد' کوئی کلام کرنے سے پہلے' دو رکعت ادا کر لے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) چار رکعت ادا کر لے' تو اس کی نماز بلند ہو کر ''علیین'' میں چلی جاتی ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' اور میں نے اصول (یعنی حدیث کی بنیادی ماخذ کتابوں میں) یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

867 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (تَتَجَافٰى جنوبهم عَن الْمَضَاجِع) السجدة نزلت فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة الَّتِيْ تدعى الْعَتَمَة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ كَانُوْا يتنفلون مَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء يصلونَ وَكَانَ الْحسن يَقُوْلُ قيام اللَّيْل

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت' اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جس کو عتمہ (یعنی شام کی

نماز یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل ادا کیا کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہ رات کا قیام ہے۔

868 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصليت مَعَه الْمغرب فصلى إِلَى الْعشَاء . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی' تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تک (نفل) نماز ادا کرتے رہے۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة بعد الْعشَاء

باب: عشاء کے بعد (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

869 - رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع قبل الظّهْر كَاربع بعد الْعشَاء وَاَرْبع بعد الْعشَاء كعدلهن من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَتقدم حَدِيْثِ الْبَراء :من صلى قبل الظّهْر اَربع رَكْعَات كَانَّمَا تهجد من ليلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء كمثلهن من لَيْلَة الْقدر

وَفِي الْكَبِير من حَدِيْثِ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :من صلى الْعشَاء الْاٰخِرَة فِيْ جمَاعَة وَصلى اَربع رَكْعَات قبل اَن يخرج من الْمَسْجِد كَانَ كعدل لَيْلَة الْقدر

وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا صلى الْعشَاء وَرجع اِلٰى بَيته صلى اَربع رَكْعَات أضربت عَن ذكرهَا لِاَنَّهَا لَيست من شَرط كتابنَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظہر سے پہلے کی چار رکعت' عشاء کے بعد کی چار رکعت کی مانند ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعات شب قدر میں چار رکعت ادا کرنے کی مانند ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس سے پہلے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرلے' تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی نماز ادا کی اور جو شخص عشاء کے بعد چار رکعت ادا کرے' تو گویا اس نے شب قدر میں انہیں ادا کیا''۔

معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

"جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے اور مسجد سے باہر جانے سے پہلے چار رکعت ادا کر لے تو یہ اس کے لئے شب قدر میں (چار رکعت ادا کرنے) کی مانند ہوگا"۔

اس بارے میں اور بھی احادیث منقول ہیں' نبی اکرم ﷺ جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ گھر تشریف لے جاتے تھے اور چار رکعت ادا کرتے تھے' لیکن ہم نے ان روایات کو ذکر کرنے سے اس لئے اجتناب کیا ہے' کیونکہ وہ ہماری کتاب کے شرط کے مطابق نہیں ہے (یعنی ان میں کسی ترغیب' یا ترہیب کا ذکر نہیں ہے)۔

التَّرْغِيبُ فِي صَلَاةِ الْوتر وَمَا جَاءَ فِيمَن لم يُوتر

وتر کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

870 - عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوتر لَيْسَ بحتم كَصَلَاة الْمَكْتُوبَة وَلَكِن سنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه وتر يحب الْوتر فاوتروا يَا أَهْلِ الْقُرْآن . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر لازمی نہیں ہیں' جس طرح فرض نماز ہوتی ہے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں مسنون قرار دیا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے' تو اے اہل قرآن! تم بھی وتر ادا کرو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

871 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خَافَ أَن لَا يَقُوْمَ من آخر اللَّيْل فليوتر أَوله وَمَنْ طمع أَن يَقُوْمَ آخِره فليوتر آخر اللَّيْل فَإِن صَلَاة آخر اللَّيْل مَشْهُوْدَة محضورة وَذٰلِكَ أفضل . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرهم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' تو اسے رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لینے چاہیں اور جس شخص کو یہ توقع ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہوگا' تو اسے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتوں کی حاضری اور موجودگی ہوتی ہے' اور یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نماز ہے"۔

حدیث870: صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' باب الترغيب في الوتر واستحبابه إذ الله يحبه - حديث:999سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الحث على الوتر - حديث:1594سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الوتر - حديث:1166مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' من قال : الوتر على أهل القرآن - حديث:6771السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' الأمر بالوتر - حديث:434

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

872 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلِ الْقُرآن اَوتروا فَاِن اللّٰه وتر يحب الْوتر . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهِ مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اِن اللّٰه وتر يحب الْوتر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہل قرآن! تم وتر ادا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں مختصر روایت کے طور پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

873 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الضُّحَى وَصَامَ ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهْر وَلَمْ يتْرك الْوتر فِيْ سفر وَلَا حضر كتب لَهُ اجر شَهِيد رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيْهِ نَكَارَة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاشت کی نماز ادا کرے اور ہر مہینے کے تین روزے رکھے اور سفر یا حضر کے دوران کبھی بھی وتر ترک نہ کرے تو اس کے لئے شہید کا سا اجر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

874 - وَعَنْ خَارِجَة بن حذافة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرج علينا يَوْمًا رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد امدكم اللّٰه بِصَلَاة هِيَ خير لكم من حمر النعم وَهِي الْوتر فَجعلهَا لكم فِيْمَا بَيْنَ الْعشَاء الْآخِرَة اِلَى طُلُوْع الْفجْر . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْث يزِيْد بن اَبِي حبيب انْتهى . وَقَالَ الْبُخَارِيّ لَا يعرف لِاِسْنَادِهِ يَعْنِي لِاِسْنَاد هٰذَا الحَدِيْث سَمَاع بَعْضهمْ من بعض

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ وتر کی نماز ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں مقرر کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس حدیث سے صرف یزید بن ابوحبیب سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی سند کی شناخت نہیں ہو سکی یعنی اس روایت کی سند کی اس حوالے سے شناخت نہیں ہو سکی کہ اس کے راویوں نے ایک دوسرے سے سماع کیا ہے۔

875 - وَعَنْ اَبِىْ تَمِيم الجيشانى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عَمرو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَخبرنى رجل من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ زادكم صَلَاة فصلوها فِيمَا بَيْنَ الْعشَاء اِلَى الصُّبْح الْوتر الْوتر - اَلا وَاَنَّهُ اَبُوْ بصرة الْغِفَارِىّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ وَاَحَد اِسنادى اَحْمد رُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَهٰذَا الحَدِيْث قد رُوِىَ من حَدِيْث معَاذ بن جبل وَعبد الله بن عَمْرو وَابْن عَبَّاس وَعقبَة بن عَامر الْجُهَنِىّ وَعَمْرو بن الْعَاصِ وَغَيْرهم

❀ ابوتمیم جیشانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے تو تم اسے عشاء سے لے کر صبح صادق کے درمیانی وقت میں ادا کرو! وہ وتر کی نماز ہے وہ وتر کی نماز ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ صحابی حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ہیں (جنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کی تھی)۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہے اور یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

876 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا ثَلَاثًا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَفِى اِسْنَاده عبيد الله بن عبد الله اَبُو الْمُنِيب الْعَتكِى وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وتر حق ہیں جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر حق ہیں جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر حق ہیں جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے'' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

8 - اَلتَّرْغِيْب فِىْ اَن ينَام الْاِنْسَان طَاهِرا نَاوِيا للْقِيَام

باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی سوتے ہوئے باوضو ہو اور اس کی نیت یہ ہو کہ (رات کو کسی وقت) بیدار ہو کر نوافل ادا کرے گا

877 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات طَاهِرا بَات فِىْ

شعاره ملك فَلَا يَسْتَيقِظ اِلَّا قَالَ الْملك اللَّهُمَّ اغْفِر لعبدك فلَان فَإِنَّهُ بَات طَاهِرا
رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه الشعار بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ مَا يَلِي بدن الْإِنْسَان من ثوب وَغَيره

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اس کے لحاف میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب اس شخص کی آنکھ کھلتی ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے فلاں بندے کی مغفرت کردے' کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری تھی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

لفظ الشعار میں 'ش' پر زیر ہے اس سے مراد وہ لباس ہے جو آدمی اپنے جسم پر اوڑھتا ہے۔

878 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسلم يبيت طَاهِرا فيتعار من اللَّيْل فَيسْأَل الله خيرا من أَمر الدُّنْيَا وَالْآخِرَة إِلَّا أعطَاهُ الله إِيَّاه رَوَاهُ اَبُو دَاوُد مِن رِوَايَةِ عَاصِم بن بَهْدَلَة عَن شهر عَنْ اَبِي ظَبْيَة عَن معَاذ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَذكر اَن ثَابتا الْبنانِي رَوَاهُ اَيْضًا عَن شهر عَنْ اَبِي ظَبْيَة

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُو ظَبْيَة بِفَتْح الظَّاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة شَامي ثِقَة

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو بھی مسلمان باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اور رات کو بیدار ہوکر دنیا یا آخرت کے کسی بھی معاملے سے متعلق جس بھی بھلائی کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے عاصم بن بہدلہ کے حوالے سے شہر کے حوالے سے ابوظبیہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

یہی روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ثابت بنانی نے اس کو شہر کے حوالے سے ابوظبیہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابوظبیہ نامی راوی کے نام میں 'ظ' پر زبر ہے اور 'ب' ساکن ہے یہ شام کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

879 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طهرُوا هَذِهِ الْأَجْسَاد طهركم الله فَإِنَّهُ لَيْسَ من عبد يبيت طَاهِرا إِلَّا بَات مَعَه فِي شعاره ملك لَا يَنْقَلِب سَاعَة من اللَّيْل إِلَّا قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِر لعبدك فَإِنَّهُ بَات طَاهِرا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِإِسْنَاد جيد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ان جسموں کو پاک رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کردے گا' جو بھی بندہ باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اس کے لحاف میں یک فرشتہ اس کے ساتھ رات گزارتا ہے' رات کی جو بھی گھڑی جو تبدیل ہوتی ہے' تو وہ فرشتہ یہ کہتا ہے اے اللہ! تو اپنے بندے کی مغفرت کردے' کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

880 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من آوَی اِلٰی فراشه طاهرا یذکر اللّٰه حَتّٰی یُدْرِکَهُ النعاس لم یَنْقَلِب سَاعَة من لیل یسْاَل اللّٰه خیرا من خیر الدُّنْیَا وَالاٰخِرَةِ اِلَّا اعطاهُ اللّٰه اِیَّاه . رَوَاهُ التِّرمِذِیّ عَن شهر بن حَوْشَب عَنْ اَبِی اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر پر لیٹتا ہے یہاں تک کہ اسے اونگھ آ جاتی ہے تو رات کی جو بھی گھڑی تبدیل ہوتی ہے اس میں وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی بھلائی سے متعلق جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

امام ترمذی نے یہ شہر بن حوشب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

881 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من امرِیء تکون لَهٗ صَلَاة بلَیْل فیغلبه عَلَیْهَا نوم اِلَّا کتب اللّٰه لَهٗ اجر صلَاته وَکَانَ نَومه عَلَیْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ اِسْنَاده رجل لم یسم وَسَمَّاهُ النَّسَائِیّ فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ الْاَسود بن یزِیْد وَهُوَ ثِقَة ثبت وَبَقِیَّة اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب التَّهَجُّد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو بھی شخص رات کو نوافل ادا کرتا ہو اور پھر کسی رات اس کی آنکھ لگ جائے (اور وہ ان نوافل کو ادا نہ کر سکے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس مخصوص عمل کا ثواب نوٹ کرتا ہے اور اس کی نینداس شخص کے لئے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) صدقہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا' لیکن ایک روایت میں امام نسائی نے اس کا نام ذکر کیا ہے' کہ اس کا نام اسود بن یزید ہے' یہ راوی ثقہ اور ثبت ہے' اور اس کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں' یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب التہجد میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

882 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَی فراشه وَهُوَ یَنْوِی اَن یَقُوْمُ یُصَلِّی من اللَّیْل فغلبته عینه حَتّٰی أصبح کتب لَهٗ مَا نوی وَکَانَ نَومه صَدَقَة عَلَیْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ اَیْضًا وَابْن خُزَیْمَة عَن اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِی ذَر مَوْقُوْفًا قَالَ الدَّارَقُطْنِیّ وَهُوَ الْمَحْفُوْظ وَقَالَ ابْن خُزَیْمَة هٰذَا خبر لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنده غیر حُسَیْن بن عَلِیّ عَن زَائِدَة وَقد اخْتلف الروَاة فِیْ اِسْنَاد هٰذَا الْخَبَر

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

"جو شخص اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ رات میں کسی وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر اس کی آنکھ لگی رہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس نے جو نیت کی تھی اس کا ثواب اسے مل جائے گا اور اس کی نیند اس کے پروردگار کی طرف سے اس کے لئے صدقہ ہو گی"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: محفوظ بھی یہی ہے امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق حسین بن علی نامی راوی نے زائدہ کے حوالے سے اس کی سند نقل کی ہے اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی اور اس روایت کی سند میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

883 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ اَوْ اَبِی الدَّرْدَاءِ شكّ شُعْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یحدث نفسه بِقِیَام سَاعَة من اللَّیْل فینام عَنْهَا اِلَّا کَانَ نَومه صَدَقَة تصدق اللّٰه بهَا عَلَیْهِ وَکتب لَهُ اجر مَا نوی . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه مَوْقُوْفًا لم یرفعهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ - یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے - وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی شخص یہ ارادہ کر لے کہ وہ رات میں کسی وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر وہ ان کی ادائیگی کے وقت سویا رہ جائے تو یہ نیند اس کے لئے صدقہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر صدقہ کی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق اجر نوٹ کر لیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں موقوف حدیث کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

9 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ کَلِمَات یقولهن حِیْن یأوی اِلٰی فرَاشه وَمَا جَاءَ فِیْمَن نَام وَلَمْ یذکر اللّٰه تَعَالٰی

باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں آدمی کو اس وقت پڑھنا چاہیے جب وہ اپنے بستر پر آتا ہے اور جو شخص اللہ کا ذکر کیے بغیر سو جاتا ہے اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

884 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا اتیت مضجعك فَتَوَضَّأ وضوء ك للصَّلَاة ثُمَّ اضْطجع علی شقك الْاَیْمن ثُمَّ قل اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اسلمت نَفسِی اِلَیْك ووجهت وَجْهِی اِلَیْك وفوضت اَمْرِی اِلَیْك والجات ظَهْرِی اِلَیْك رَغْبَة وَرَهْبَة اِلَیْك لَا منجا وَلَا ملجأ مِنْك اِلَّا اِلَیْك

آمنت بكتابك الَّذِیْ انزلت وَنَبِيك الَّذِیْ ارسلت فَإِن مت من ليلتك فَأَنت على الْفطْرَة واجعلهن آخر مَا تتكلم بِهِ قَالَ فرددتها على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بلغت آمنت بكتابك الَّذِیْ انزلت قلت وَرَسُولك قَالَ لَا وَنَبِيك الَّذِیْ ارسلت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَفِي رِوَايَة للْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ: فَإنَّك إِن مت من ليلتك مت على الْفطْرَة وَإِن أَصبَحت أصبت خيرا اَوَى غير مَمْدُود

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اپنے بستر آؤ! تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ اور پھر یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں نے اپنی ذات تیرے سپرد کردی' میں نے تیری طرف رخ کرلیا' میں نے اپنا معاملہ تجھے دے دیا' میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگائی' رغبت رکھتے ہوئے بھی' اور ڈرتے ہوئے بھی' تیرے مقابلے میں کوئی جائے نجات اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا' جسے تو نے نازل کیا ہے' میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا' جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر اس رات میں تمہارا انتقال ہوگیا' تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پر مروگے اور تم ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بنانا' جن کے ذریعے تم کلام کرتے ہو (یعنی سونے سے پہلے تمہارا آخری کلام یہ کلمات ہوں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کلمات کو دہرایا' جب میں ان الفاظ پر پہنچا'' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے' تو نے نازل کیا ہے'' اس کے بعد میں نے کہا'' اور تیرے رسول پر ایمان لایا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم یہ کہو:'' تیرے اُس نبی پر ایمان لایا' جسے تو مبعوث کیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' بخاری اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اس رات میں مرگئے' تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پر مروگے' اور اگر تم صبح تک زندہ رہے' تو تم بھلائی تک پہنچ جاؤگے''۔

(کتاب کے مرتب کہتے ہیں:) لفظ'' اوی'' ممدود نہیں ہے۔

895 - وَعَن رَافع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا اضْطجع اَحَدُكُم على جنبه الْأَيْمن ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسلمت نَفسِي إِلَيْك ووجهت وَجْهي إِلَيْك والجات ظَهْرِي إِلَيْك وفوضت اَمْرِي إِلَيْك لَا منجا مِنْك وَلَا ملْجأ إِلَّا إِلَيْك أُؤْمِن بكتابك وبرسولك فَإِن مَاتَ من ليلته دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص لیٹتے ہوئے دائیں پہلو کے بل لیٹے اور پھر یہ پڑھے:

"اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سامنے جھکا دیا' اپنا رخ تیری طرف کرلیا' اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی' اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا' تیرے مقابلے میں کوئی جائے نجات نہیں ہے' کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے رسول پر ایمان لایا"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر وہ شخص اسی رات میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

886 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لابْنِ أعبد الا احدثك عني وَعَنْ فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بنت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَت من اَحَبَّ اَهله اِلَيْهِ وَكَانَت عِنْدِي قلت بلَى قَالَ اِنَّهَا جرت بالرحى حَتّٰى اثرت فِيْ يَدهَا واستقت بالقربة حَتّٰى اثرت فِيْ نحرها وكنست الْبَيْت حَتّٰى اغبرت ثِيَابهَا فَاتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدم فَقُلْتُ لَو اتيت اَبَاك فَسَأَلته خَادِمًا فَاتَتْهُ فَوجدت عِنْده حداثاء فَرَجَعت فَاتَاهَا من الْغَد فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتك فَسكتت فَقُلْتُ اَنا احدثك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جرت بالرحى حَتّٰى اثرت فِيْ يَدهَا وحملت بالقربة حَتّٰى اثرت فِيْ نحرها فَلَمَّا اَن جَاءَ الخدم اَمرتهَا اَن تَأتِيك فتستخدمك خَادِمًا يقيهَا حر مَا هِيَ فِيْهِ قَالَ اتقِي اللّٰه يَا فَاطِمَة وَادي فَرِيضَة رَبك واعملي عمل اَهلك وَاِذَا اخذت مضجعك فسبحي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ واحمدي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وكبري اَرْبعا وَثَلَاثِينَ فَتلك مائَة فَهُوَ خير لَك من خَادِم قَالَت رضيت عَن اللّٰه وَعَنْ رَسُوله . زَاد فِيْ رِوَايَة وَلَمْ يخدمها رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصرا وَقَالَ وَفِي الحَدِيْث قصَّة وَلَمْ يذكرهَا

❀❀ حضرت علی ﷜ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ابن اعبد سے یہ کہا: کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے بارے میں ایک بات نہ بتاؤں؟ جو نبی اکرم ﷺ کے نزدیک' اپنے اہل خانہ میں سب سے زیادہ محبوب تھیں' اور وہ میری اہلیہ تھیں (راوی ابن اعبد کہتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت علی ﷜ نے فرمایا: فاطمہ چکی چلایا کرتی تھیں' جس کے اثرات ان کے ہاتھوں پر ظاہر ہونا شروع ہوئے اور وہ پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لایا کرتی تھیں' جس کے اثرات ان کی گردن پر آنے لگے' وہ گھر میں جھاڑو بھی دیتی تھیں' جس کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہوجاتے تھے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ غلام آئے' تو میں نے کہا: اگر آج تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم مانگ لو! تو یہ مناسب ہوگا' فاطمہ' نبی اکرم ﷺ کے پاس گئیں' تو نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کو موجود پایا' وہ واپس آگئیں' اگلے دن نبی کرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور دریافت کیا: تمہیں کیا کام تھا؟ تو وہ خاموش رہی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں' یہ چکی چلاتی ہے' جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ خراب ہوگئے ہیں' یہ مشکیزہ اٹھاتی ہے' جس کی وجہ سے اس کی گردن پر نشان بن گئے ہیں' جب کچھ خدمت گار آئے' تو میں نے اسے کہا: کہ یہ آپ کے پاس جائے اور آپ سے خدمت گار مانگ لے تاکہ یہ ان پریشانیوں سے بچ جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا اور اپنے پروردگار کے فریضہ کو ادا کرتی رہنا' اور اپنے گھر کے کام خود کرنا' اور جب تم اپنے بستر پر جاؤ' تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمدللہ' اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' یہ

ہوں گے اور یہ تمہارے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہیں تو فاطمہ نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں خادم نہیں دیا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

مصنف بیان کرتے ہیں: یہ ایک پورا واقعہ ہے' جسے انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

887 - وَعَنْ فَرْوَةَ بن نَوْفَل عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنوفل اقْرَأ (قل يَا اَيهَا الْكَافِرُونَ) ثُمَّ نم على خاتمتها فَإِنَّهَا بَرَاءَة من الشّرك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُتَّصِلا ومرسلا وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ فروہ بن نوفل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت نوفل ؓ سے فرمایا: تم سورہ کافرون کی تلاوت کرو اور یہ پوری پڑھ کر سو جاؤ! یہ شرک سے بری الذمہ ہونے اظہار ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام نسائی نے متصل اور مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

888 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خصلتان اَوْ خلتان لَا يحافظ عَلَيْهِمَا عبد مُسلم إِلَّا دخل الْجنَّة هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل يسبح فِيْ دبر كل صَلَاة عشرا ويحمد عشرا وَيكبر عشرا فَذَلِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَة بِاللِّسَان وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيزَان وَيكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ إِذا اَخذ مضجعه ويحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ويسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مائَة بِاللِّسَانِ وَألف فِي الْمِيزَان فَلَقَد رَأَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعقدها قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل قَالَ يَأْتِي اَحَدُكُمْ يَعْنِيْ الشَّيْطَان فِيْ مَنَامه فينومه قبل اَن يَقُوْله ويأتيه فِيْ صلَاته فيذكره حَاجَة قبل اَن يَقُوْلهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَزَاد بعد قَوْله وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيزَان :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيكُمْ يعْمل فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة اَلفَيْ وَخَمْسمِائَة سَيِّئَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو عادتیں (یعنی عمل) ایسے ہیں (یہاں پر روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جو بھی مسلمان بندہ ان کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' یہ دونوں بہت آسان ہیں' لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سبحان اللہ' 10 مرتبہ الحمدللہ' 10 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' تو یہ (روزانہ) زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے' ایک سو پچاس ہوں گے' اور نامہ اعمال میں پندرہ سو ہوں گے' اور اس وقت جب آدمی اپنے بستر پر جائے' چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا'

33 مرتبہ الحمدللہ پڑھنا اور 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا' یہ زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو ہوں گے اور نامہ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے' راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلیوں پر شمار کر کے انہیں پڑھ رہے تھے (یا بیان کر رہے تھے) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ کہ یہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں؟ (یعنی اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس وہ (یعنی شیطان) آتا ہے' اس وقت جب آدمی کو نیند آ رہی ہوتی ہے' اور یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی اسے سلا دیتا ہے' اسی طرح وہ نماز کے دوران اس کے پاس آتا ہے' اور اسے کوئی کام یاد کروا دیتا ہے' تو آدمی یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی (اٹھ کر چلا جاتا ہے)"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کلمات کے بعد "میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے" یہ کلمات نقل کیے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ایسا ہے؟ جو روزانہ دن اور رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہو"۔

889 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يقْرَاُ المسبحات قبل اَن يرقد وَيَقُولُ اِن فِيهِنَّ آيَة خير من الف آيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ قَالَ مُعَاوِيَة يَعْنِي ابْن صَالح اِن بعض اَهْلِ الْعلم كَانُوا يجْعَلُونَ المسبحات سِتا سُوْرَة الْحَدِيْد والحشر والحواريين وَسورَة الْجُمُعَة والتغابن وَسبح اسْم رَبك الْاَعْلَى

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے "سبح" سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اِن میں ایک آیت ایسی ہے' جو ایک ہزار آیتوں سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن صالح نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں "مسبحات" سے مراد چھ سورتیں ہیں' سورۂ حدید' سورۂ حشر' سورۂ حواریین' سورۂ جمعہ' سورۂ تغابن اور سورۂ الاعلیٰ۔

890 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِين ياوي اِلَى فرَاشه لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلي الْعَظِيْم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر غفرت لَهُ ذنُوبه اَو خطاياه شكّ مسعر وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَعند النَّسَائِيّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ وَقَالَ فِي آخِره غفرت لَهُ ذنُوبه وَلَو كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر آ کر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے' اس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے گناہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) خطاؤں کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اور ہر طرح کی حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے''۔

اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں''۔

891 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يَاْخُذ مضجعه فَيَقْرَأ سُوْرَة من كتاب اللّٰه اِلَّا وكل اللّٰه لَهُ بِهِ ملكا فَلَا يقربهُ شَيْءٌ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب من نَومه مَتٰى هَب . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ اَحْمد اِلَّا اَنه قَالَ: بعث اللّٰه لَهُ ملكا يحفظه من كل شَيْءٍ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب مَتٰى هَب . وروَاة اَحْمد رُوَاة الصَّحِيْح هَب انتبه من نَومه

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص (رات کو سوتے وقت) جب اپنے بستر پر جائے' پھر اللہ کی کتاب کی کوئی سورت پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس پر مقرر کر دیتا ہے' جو کسی بھی اذیت دینے والی چیز کو اُس کے قریب نہیں آنے دیتا' جب تک وہ شخص اپنی نیند سے بیدار نہیں ہو جاتا' خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' جو اذیت دینے والی ہر چیز سے اس وقت تک اُس کی حفاظت کرتا ہے' جب تک وہ بندہ بیدار نہیں ہو جاتا' خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو''۔

امام احمد کی روایت کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ ''ھب'' کا مطلب نیند سے بیدار ہونا ہے۔

892 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَوَى الرجل اِلٰى فرَاشه ابتدره ملك وَشَيْطَان فَيَقُوْلُ الْملك اختم بِخَير وَيَقُوْلُ الشَّيْطَان اختم بشر فَاِن ذكر اللّٰه ثُمَّ نَام بَات الْملك

يكلؤه وَإِذَا اسْتَيقظ قَالَ الْملك افْتح بِخَير وَقَالَ الشَّيْطَان افْتح بشر فَإِن قَالَ الْحَمْدُ للهِ الَّذِىْ رد عَلىّ نَفسِي وَلَمْ يمتها فِىْ منامها الْحَمْدُ للهِ الَّذِىْ يمسك السَّمٰوَات وَالْاَرْض اَن تزولا فاطر إِلَى آخر الْاٰيَة الْحَمْدُ للهِ الَّذِىْ يمسك السَّمَاء اَن تقع على الْاَرْض اِلَّا بِإِذْنِهٖ فَإِن وَقع عَن سَرِيرِه فَمَاتَ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْحَاكِم وَزَادَ فِىْ آخِره: الْحَمْدُ للهِ الَّذِىْ يحيى الْمَوْتٰى وَهُوَ على كل شَىْءٍ قدير - وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ . يكلؤه اَى يَحْرُسهُ ويحفظه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان لپک کر اُس کی طرف آتے ہیں فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے ذریعے اختتام کرو! شیطان کہتا ہے: تم برائی کے ذریعے اختتام کرو! اگر آدمی اللہ کا ذکر کر کے سوئے تو وہ فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے ذریعے آغاز کرو! شیطان کہتا ہے: تم برائی کے ذریعے آغاز کرو! اگر اس وقت آدمی یہ کلمات پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے میری جان کو مجھے واپس کر دیا' اور اسے نیند کے دوران موت نہیں دی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جس نے آسمان اور زمین کو زائل ہونے سے روک رکھا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جس نے آسمان کو اس بات سے تھام رکھا ہے کہ وہ زمین پر گر جائے البتہ اس کی اجازت کا معاملہ مختلف ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر وہ اپنی چارپائی سے نیچے گر کر مر جائے تو بھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو مردوں کو زندہ کرے گا' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''یکلؤہ'' سے مراد اس کی حفاظت کرنا اور اس کا پہرہ دینا ہے۔

893 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وضعت جَنْبك على الْفراش وقرأت فَاتِحَة الْكتاب وَقل هُوَ الله اَحد فقد أمنت من كل شَىْءٍ إِلَّا الْمَوْت

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح إِلَّا غَسَّان بن عبيد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اپنا پہلو بستر پر رکھو اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ لو تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں صرف غسان بن عبید کا معاملہ مختلف ہے۔

894 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَرَادَ اَن ينَام على فرَاشه فَنَامَ على يَمِينه ثُمَّ قَرَاَ (قل هُوَ اللهُ اَحَدٌ) الإخلاص مائَة مرّة فَإِذَا كَانَ يَوْم الْقِيٰمَة يَقُوْلُ لَهُ الرب يَا

عِبدی ادخل علی یمینك الجنّة ۔ رَوَاہُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے' اور دائیں پہلو کے بل لیٹ کر سورۂ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھے' تو قیامت کے دن اس کا پروردگار اُس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

895 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یأوی اِلٰی فرَاشہ أسْتَغْفِر اللّٰہ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیّ القیوم وَاَتُوْب اِلَیْہِ غفرت لَہٗ ذنوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر وَاِن كَانَت عدد ورق الشّجر وَاِن كَانَت عدد رمل عالج وَاِن كَانَت عدد اَیَّام الدُّنْیَا

رَوَاہُ التِّرمِذِیّ من طَرِیْق الْوَصَّافِی عَن عَطِیَّة عَنْ اَبِیْ سعید وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه من حَدِیْثِ عبید اللّٰہ بن الْوَلِید الْوَصَّافِی ۔ قَالَ المملی عبید اللّٰہ هٰذَا واہ لٰكِن تَابعه عَلَیْہِ عِصَام بن قدامَة وَهُوَ ثِقَة خرجه الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه من طَرِیْقه بنَحْوِہٖ وعطیة هٰذَا هُوَ الْعَوْفِیّ یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْہِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بستر پر آ کر یہ کلمات پڑھے: ''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ ''حی'' اور ''قیوم'' ہے' اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' خواہ درخت کے پتوں جتنے ہوں' خواہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں' خواہ وہ دنیا کے ایام کی تعداد جتنے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے وصافی کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو عبیداللہ بن ولید وصافی سے منقول ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: عبیداللہ نامی یہ راوی 'واہی' ہے' تاہم اس روایت میں عصام بن قدامہ نے اس کی متابعت کی ہے' اور وہ ایک ثقہ راوی ہے' یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کی ہے' اور عطیہ نامی یہ راوی' عطیہ عوفی ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

896 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن الحبلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ أخرج اِلَیْنَا عبد اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قرطاسا وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعلمنَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فاطر السَّمٰوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَیْب وَالشَّهَادَة أَنْت رب كل شَیْءٍ واله كل شَیْءٍ أشهد اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْت أعوذ بك من الشَّیْطَان وشركه وَأَعُوْذ بك أَن أقترف علی نَفسِی سوءا أَوْ أجره اِلٰی مُسلم

قَالَ اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعلمهُ عبد اللّٰہ بن عَمْرو وَیَقُوْلُ ذٰلِكَ حِیْن یُرِید اَن ینَام ۔ رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

ابوعبدالرحمٰن حبلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ ہماری طرف بڑھایا اور بیان کیا: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے (کہ یہ پڑھا جائے:)

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! تو ہر چیز کا پروردگار ہے' اور ہر چیز کا معبود ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں شیطان سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنی ذات کے ساتھ کوئی برائی کروں' یا کسی مسلمان کے ساتھ کوئی برائی کروں''۔

ابوعبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ان کلمات کی تعلیم دی تھی اور وہ یہ کلمات اس وقت پڑھا کرتے تھے' جب وہ سونے لگتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

897 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا آوَی اِلٰی فراشه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ علا فقهر وبطن فخبر وَملك فقدر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یحیی وَیُمِیت وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر خرج من ذنُوبه کَیَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاکِم وَمَنْ طَرِیْقه الْبَیْهَقِیّ فِی الشّعب وَغَیْرِه

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آئے اور یہ کلمات پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد' اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے بلندی اختیار کی' اور غلبہ پایا اور وہ باطن ہے اور باخبر ہے' اور بادشاہی حاصل کی' تو غلبہ پالیا' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو زندگی دیتا ہے' اور موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے حوالے سے' امام بیہقی نے اسے ''شعب الایمان'' میں نقل کیا ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

898 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا آوَی اِلٰی فراشه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کفانی وآوانی وَالْحَمد للّٰه الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وسقانی وَالْحَمد للّٰه الَّذِیْ من عَلیّ فأفضل فقد حمد اللّٰه بِجَمِیعِ محامد الْخلق کلهم - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَلَا یحضرنی اِسْنَاده الْآن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور یہ کلمات پڑھ لے:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے کفایت عطا کی اور مجھے پناہ دی' ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے کھلایا اور مجھے پلایا' ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھ پر احسان کیا اور بہترین احسان کیا"۔

تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کی' جو ساری مخلوق اس کی حمد بیان کرتی ہے (یعنی ساری مخلوق' جن حوالوں سے اس کی حمد بیان کر سکتی ہے' اس نے ان کلمات کے ذریعے وہ ساری حمد بیان کر لی)"۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' تاہم اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

899 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ آتٍ فَجعل يحثو من الطَّعَام فَاَخَذته فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاج وَعلي دين وعيال ولي حَاجَة شَدِيْدَة فخليت عَنهُ فَاَصْبَحت فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَة مَا فعل أسيرك البارحة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شكا حَاجَة شَدِيْدَة وعيالا فرحمته فخليت سَبيله قَالَ اما اِنَّهٗ قد كذبك وَسَيَعُوْدُ فَعرفت انه سيعود لقَوْل رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سيعود فرصدته فجَاء يحثو الطَّعَام وَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ فَاَخَذته يَعْنِيْ فِي الثَّالِثَة فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخر ثَلَاث مَرَّات تزْعم اَنَّك لَا تعود ثمَّ تعود قَالَ دَعْنِيْ اعلمك كَلِمَات ينفعك اللّٰه بهَا قلت مَا هن قَالَ اِذا أويت اِلٰى فراشك فاقرا آيَة الْكُرْسِيّ (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ القيوم) البقرة حَتّٰى تختم الْآيَة فَاِنَّك لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح فخليت سَبيله فَاَصْبَحت فَقَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فعل أسيرك البارحة قلت قَالَ مَا هِيَ قلت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زعم انه يعلمني كَلِمَات يَنْفَعنِيْ اللّٰه بهَا فخليت سَبيله قَالَ مَا هِيَ قلت قَالَ لي اِذا أويت اِلٰى فراشك فاقرا آيَة الْكُرْسِيّ من اَولهَا حَتّٰى تختم الْآيَة (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ) وَقَالَ لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح وَكَانُوْا احرص شَيْءٍ على الْخَيْر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما اِنَّهٗ قد صدقك وَهُوَ كذوب تعلم من تخاطب مُنْذُ ثَلَاث لَيَال يَا اَبَا هُرَيْرَة قَالَ لَا قَالَ ذَاك الشَّيْطَان

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَغَيْرهمَا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْره من حَدِيْث اَبِيْ اَيُّوْب بِنَحْوِهٖ وَفِيْ بعض طرقه عِنْده: قَالَ اَرْسِلْنِيْ واعلمك آيَة من كتاب اللّٰه لَا تضعها على مَال وَلَا ولد فيقربك شَيْطَان اَبَدًا قلت وَمَا هِيَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْع اَن اتكلم بهَا آيَة الْكُرْسِيّ - قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة من فعل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيست من شَرط كتابنَا أضربنا عَن ذكرهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (کی کھجوروں یا اناج) کا محافظ مقرر کیا' ایک رات ایک شخص میرے پاس آیا اور وہ اناج حاصل کرنے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا' میں نے کہا میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا' اس نے کہا: میں محتاج ہوں' میرے ذمہ قرض ہے' میرے بال بچے بھی ہیں' مجھے

شدید حاجت ہے' تو میں نے اسے چھوڑ دیا' اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے شدید حاجت مند ہونے اور بال بچے دار ہونے کی شکایت کی' تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی تھی' وہ دوبارہ آئے گا' تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب وہ دوبارہ آئے گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمادی تھی کہ وہ دوبارہ آئے گا' تو میں اس کی گھات میں رہا' ایک مرتبہ وہ دوبارہ آیا اور اناج اکٹھا کرنے لگا' (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں) میں نے اسے پکڑ لیا' یعنی جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا' تو میں نے کہا: میں تمہیں ضرور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا' اور یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے' تم یہ کہتے ہو کہ تم دوبارہ نہیں کرو گے' اور پھر دوبارہ آجاتے ہو' تو اس نے کہا: تم مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے تمہیں نفع عطا کرے گا' میں نے دریافت کیا: وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ' تو آیت الکرسی پڑھ لو' اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یہ آیت پوری پڑھو' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا فرشتہ تم پر مقرر رہے گا' اور شیطان صبح تک تمہارے قریب نہیں آسکے گا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے پھر چھوڑ دیا' اگلے دن صبح مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: گزشتہ رات تیرے قیدی کا کیا معاملہ بنا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس نے کہا کہ وہ مجھے کچھ کلمات کی تعلیم دے گا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: اس نے مجھ سے کہا: جب تم بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی شروع سے لے کر آخر تک پوری پڑھ لو اس کا کہنا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے ایک محافظ (فرشتہ) ہو گا اور شیطان صبح تک تمہارے پاس نہیں آسکے گا۔ (راوی کہتے ہیں: وہ لوگ یعنی صحابہ کرام) بھلائی کے بارے میں بہت حریص تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے یہ بات تمہیں سچ بیان کی ہے' ویسے وہ جھوٹا ہے' کیا تم جانتے ہو؟ کہ تین دن سے تم کسے مخاطب تھے؟ اے ابوہریرہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس کو امام ترمذی اور دیگر حضرات نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' ان کی نقل کردہ بعض روایات کے طرق میں یہ الفاظ ہیں:

''(اس شیطان نے کہا:) تم مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں اللہ کی کتاب کی' ایک آیت کی تعلیم دوں گا' تم جس بھی مال پر وہ پڑھ دو گے' یا جس بھی بچے پر وہ پڑھو گے' تو شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا' میں نے کہا: وہ کونسی (آیت) ہے؟ اس نے کہا: میں اس کو نہیں پڑھ سکتا' وہ آیت الکرسی ہے''۔

حافظ کہتے ہیں اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں' اس لئے ہم نے ان کے ذکر سے اجتناب کیا ہے۔

900 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اضطجع مضجعا

لم یذکر اللہ فِیْہِ کَانَ عَلَیْہِ ترۃ یَوْمَ الْقِیَامَۃ وَمَنْ قعد مقْعدا لم یذکر اللہ فِیْہِ کَانَ عَلَیْہِ ترۃ یَوْم الْقِیَامَۃ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وروی النَّسَائِیّ مِنْہُ ذکر الِاضْطِجَاع فَقَط التِّرۃ بِکَسْر التَّاء الْمُثَنَّاۃ فَوق مخففا ھُوَ النَّقْص وَقِیْلَ التبعۃ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (سونے کے لئے) لیٹ کر اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اور جو شخص کسی نشست یا محفل میں (میں بیٹھ کر) اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے' یعنی جس میں صرف لیٹنے کا ذکر ہے۔

لفظ ''الترۃ'' میں 'ت' پر زیر ہے' اس سے مراد کسی چیز کا کم ہونا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد پریشانی ہے۔

10 - التَّرْغِیْب فِیْ کَلِمَات یقولھن اِذا اسْتَیْقَظَ من اللَّیْل

باب: جب آدمی رات کے وقت بیدار ہو' اُس وقت کچھ کلمات پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

901 - عَنْ عبَادَۃ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعار من اللَّیْل فَقَالَ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ وَحدہ لَا شریک لَہٗ لَہُ الْملک وَلہ الْحَمد وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَان اللہ وَلَا اِلٰہ اِلَّا اللہ وَاللہ اکبر وَلَا حول وَلَا قُوَّۃ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِر لی اَوْ دَعَا اسْتُجِیبَ لَہٗ فَاِن تَوَضَّاَ ثُمَّ صلی قبلت صَلَاتہ. رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ تعار بِتَشْدِید الرَّاء اَی اسْتَیْقَظَ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

اس کے بعد وہ شخص یہ دعا کرے: ''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے'' یا جو بھی وہ دعا کرے گا' وہ دعا مستجاب ہوگی' اور گر وہ وضو کر کے نماز ادا کرے گا' تو اس کی نماز قبول ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''تعار'' میں 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد بیدار ہونا ہے۔

حدیث900: سنن أبی داود - کتاب الأدب' أبواب النوم - باب ما یقال عند النوم' حدیث: 4421شعب الإیمان للبیہقی - فصل فی إدامۃ ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 567السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب عمل الیوم واللیلۃ' من أوی إلی فراشہ فلم یذکر اللہ تعالٰی - حدیث:10247

902 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ سمع رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اللّٰہ تَعَالٰی اِذا رد اِلَی العَبْد الْمُؤمِن نفسه من اللَّیْل فسبحه ومجده وَاسْتَغْفرهُ فَدَعَاهُ تقبل مِنْهُ . رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ رات کے وقت بندہ مومن کی طرف اس کی جان کو لوٹاتا ہے (یعنی رات کو جب بندہ بیدار ہوتا ہے) اگر اس وقت وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے اس کی بزرگی بیان کرے اور اس سے مغفرت طلب کرے اور اس سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی''۔ یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

903 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یَتَحَرَّك من اللَّیْل بِسم اللّٰہ عشر مَرَّات وَسُبْحَان اللّٰہ عشرا آمَنت بِاللّٰہِ وكفرت بالطاغوت عشرا وقي كل ذَنْب يتخوفه وَلَمْ يَنْبغ لذنب اَن يُدْرِكهُ اِلَى مثلهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث كَثِیْرَة من فعله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیست صَرِیْحَة فِی التَّرْغِیْب لم اذكرها

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کو بیدار ہونے پر دس مرتبہ بسم اللہ پڑھے دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے طاغوت کا انکار کیا''۔

تو وہ بندہ ہر اس گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے جس کا اسے خوف ہو اور گناہ اس قابل ہی نہیں رہتا کہ اس شخص تک پہنچ سکے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں لیکن کیونکہ ان میں کسی ترغیب کی صراحت نہیں ہے اس لئے میں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

11 - التَّرْغِیْب فِیْ قِیَام اللَّیْل

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب

904 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یعْقد الشَّیْطَان علی قافیة رَاْس اَحَدُكُمْ اِذا هُوَ نَام ثَلَاث عقد یضْرب علی كل عقدَة عَلَیْك لیل طَوِیل فارقد فَاِن اسْتَیْقَظَ فَذكر اللّٰہ تَعَالٰی انْحَلَّت عقدَة فَاِن تَوَضَّا انْحَلَّت عقدَة فَاِن صلی انْحَلَّت عقده كلهَا فَاَصْبح نشیطا طیب النَّفس وَاِلَّا أصبح خَبِیث النَّفس كسلان . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَة وَقَالَ: فَیُصْبِح نشیطا طیب النَّفس قد أصَاب خیرا وَاِن لم یفعل أصبح كسلا خَبِیث النَّفس لم یصب خیرا

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه نَحوه وَزَاد فِیْ آخِره: فحلوا عقد الشَّیْطَان وَلَوْ بِرَكْعَتَیْنِ قافیة الرَّاْس مؤخره وَمِنْه سمی آخر بَیت الشّعْر قافیة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سوتا ہے' تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے' ہر مرتبہ گرہ لگاتے ہوئے وہ یہ کہتا ہے: رات بہت لمبی ہے' تم آرام سے سوئے رہو' اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' اور اگر وہ وضو کرتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ نماز ادا کرے' تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے' ورنہ وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا مزاج خراب ہوتا ہے' اور وہ سست ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو آدمی ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے اسے بھلائی نصیب ہوتی ہے' اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو وہ کسل مندی کے عالم میں' مزاج کی خرابی کے ساتھ صبح کرتا ہے' اور اسے بھلائی بھی نصیب نہیں ہوتی''۔

امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو تم لوگ شیطان کی گرہیں کھول دو! خواہ دو رکعت کے ذریعے کھولو''۔

''قافیۃ الراس'' سے مراد سر کا پچھلا حصہ ہے' یہی وجہ ہے کہ شعر کے آخری حصے کو قافیہ کہا جاتا ہے۔

905 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذكر وَلَا أُنْثَى إِلَّا على رَأسه جرير مَعْقُود حِيْن يرقد بِاللَّيْلِ فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر الله انْحَلَّت عقدَة وَإِذا قَامَ تَوَضَّأ وَصلى انْحَلَّت العقد وَأصْبح خَفِيفا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَقَالَ الْجَرِيْر الْحَبل رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَيَأْتِي لَفظه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مرد یا عورت' رات کے وقت سوتے ہیں' تو ان کے سر پر گرہ لگادی جاتی ہے' اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے' تو وہ گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ اٹھ کر نماز ادا کرے' تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے' اور مزاج بہتر ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب ہوئی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے ''الجریر'' سے مراد ''رسی'' ہے' یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس کے الفاظ آگے آئیں گے۔

906 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر الله الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل

حدیث906: سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب أی صلاۃ اللیل أفضل ؟ - حدیث:1496' السنن للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النہار' فضل صلاۃ اللیل - حدیث:1603' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النہار' فضل صلاۃ اللیل وذکر اختلاف شعبۃ وأبی عوانۃ علی أبی بشر - حدیث:1290' مسند أبی یعلی الموصلی - الأعرج' حدیث:6259

رَوَاهُ مُسلِم وَابُو دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابن خُزَیمَة فِی صَحِیحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے (روزے) ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے وقت ادا کی جانے والی (نفل) نماز ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

907 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اَوَّل مَا قدم رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ المَدِینَةِ انجفل النَّاس اِلَیهِ فکنت فِیمَن جَاءَهُ فَلَمَّا تَاَمَّلت وَجهه واستبنته عرفت اَن وَجهه لَیسَ بِوَجه کَذَّاب فَکَانَ اَوَّل مَا سَمِعت من کَلَامه اَن قَالَ اَیهَا النَّاس افشوا السَّلام واطعموا الطَّعَام وصلوا الاَرحَام وصلوا بِاللَّیلِ وَالنَّاس نیام تدخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیح وَابنُ مَاجَة وَالحَاکِم وَقَالَا صَحِیح علی شَرط الشَّیخَینِ

انجفل النَّاس بِالْجِیم اَی اَسرعُوا ومضوا کلهم استبنته اَی تحققته وتبینته

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی مرتبہ مدینہ منورہ (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو لوگ تیزی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہونے والے افراد میں سے ایک تھا جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا بغور جائزہ لیا تو یہ بات میرے سامنے واضح ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہے راوی کہتے ہیں: سب سے پہلی بات جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں سنی وہ یہ تھی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! سلام پھیلاؤ کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں نوافل ادا کرو اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کو امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ انجفل الناس اس میں 'ج' ہے اس سے مراد تیزی سے جانا ہے یعنی سب کے سب لوگ چلے گئے لفظ استبنته سے مراد ہے میں نے جب اس کی تحقیق کی اور اس کو واضح کیا۔

908 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجنَّة غرفَة یری ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُو مَالك الاَشعَرِیّ لمن هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن اطاب الْکَلَام وَاَطعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نیام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح علی شَرطهمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے حضرت ابو مالک اشعری

بیان نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس کونصیب ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوکلام کو پاکیزہ کرے کھانا کھلائے اور رات کے وقت جب لوگ سورہے ہوں تو وہ کھڑا ہو کر نوافل ادا کرے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

909 - وَعَنْ اَبِىْ مَالِكِ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا الله لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وتقدم حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاس فِىْ صَلَاةِ الْجَمَاعَة وَفِيْهِ: والدرجات إفشاء السَّلَام وإطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام - رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلاتا ہے سلام پھیلاتا ہے اور رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے جب لوگ سورہے ہوتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے باجماعت نماز سے متعلق باب میں حدیث ذکر ہو چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے:

"درجات یہ ہیں کہ سلام پھیلایا جائے کھانا کھلایا جائے اور رات کے وقت نماز ادا کی جائے جبکہ لوگ سورہے ہوں"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

910 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اِذَا رَاَيْتُكَ طابت نَفسِي وقرت عَيْنِى انبئنى عَن كل شَىْءٍ قَالَ كل شَىْءٍ خلق من المَاء فَقُلْتُ اَخْبِرْنِىْ بِشَىْءٍ إِذا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْأَرْحَام وصل بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب التَّهَجُّد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب بھی میں آپ کی زیارت کرتا ہوں میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے کہ جس پر میں عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم کھانا کھلاؤ تم سلام پھیلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت نماز ادا کرو جبکہ لوگ سورہے ہوں تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

یہ روایت امام احمد امام ابن ابودنیا نے "کتاب التہجد" میں نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

911 - وَرُوِىَ عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِى الْجَنَّة

لشجرة يخرج من أعلاها حلل ومن أسفلها خيل من ذهب مسرجة ملجمة من در وياقوت لا تروث ولا تبول لها أجنحة خطوها مد البصر فيركبها أهل الجنة فتطير بهم حيث شاؤوا فيقول الذين أسفل منهم درجة يا رب بما بلغ عبادك هذه الكرامة كلها قال فيقال لهم كانوا يصلون بالليل وكنتم تنامون وكانوا يصومون وكنتم تأكلون وكانوا ينفقون وكنتم تبخلون وكانوا يقاتلون وكنتم تجبنون . رواه ابن أبي الدنيا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے اوپر والے حصے سے حلے نکلتے ہیں اور نیچے والے حصے میں سونے سے بنے ہوئے گھوڑے ہیں جن پر زین رکھی ہوئی ہے اور موتیوں اور یاقوت سے لگی ہوئی لگامیں ہیں وہ نہ لید کرتے ہیں اور نہ پیشاب کرتے ہیں اُن کے پر ہیں اور ان کا ایک قدم وہاں پڑتا ہے جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے اہل جنت ان پر سوار ہو کر ان کے ذریعے جہاں چاہیں گے اُڑتے ہوئے چلے جائیں گے تو ان سے نیچے والے درجے کے لوگ کہیں گے: اے پروردگار! تیرے ان بندوں کو یہ ساری نعمتیں کس وجہ سے نصیب ہوئی ہیں؟ تو اُن سے کہا جائے گا: یہ لوگ رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے جبکہ تم لوگ سور ہے ہوتے تھے یہ لوگ (نفلی) روزے رکھتے تھے جب تم لوگ کھا پی رہے ہوتے تھے یہ لوگ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے تھے جبکہ تم کنجوسی کرتے تھے یہ لوگ (جہاد میں) قتال کرتے تھے جبکہ تم بزدلی کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

912 - وَرُوِيَ عَنْ أَسْمَاء بنت يزيد رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يحشر النَّاس فِي صَعِيد وَاحِد يَوْم الْقِيَامَة فينادي مُنَاد فَيَقُوْلُ أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا تتجافى جنوبهم عَن الْمضَاجِع فَيَقُوْمُوْنَ وهم قَلِيل فَيدْخلُوْنَ الْجنَّة بِغَيْر حِسَاب ثمَّ يُؤمر بسائر النَّاس إِلَى الْحساب . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا پھر ایک منادی اعلان کرتے ہوئے یہ کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جن کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ رہتے تھے اور وہ نوافل ادا کیا کرتے تھے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) وہ لوگ تعداد میں کم ہوں گے وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر باقی تمام لوگوں کو حساب دینے کا حکم ہوگا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

913 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تورمت قدماه فَقِيلَ لَهُ قد غفر الله لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَأَخّر قَالَ أَفلا أكون عبدا شكُورًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهما وللترمذي قَالَ إِن كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ أَوْ لَيُصَلِّي حَتَّى ترم قدماه أَوْ ساقاه فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُوْلُ أَفلا أكون عبدا شكُورًا

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے) اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ

اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے (تو آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں؟''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات اور امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' راوی بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ اتنا (طویل) قیام کرتے تھے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اتنے (زیادہ) نوافل ادا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ کی پنڈلیاں متورم ہوجاتی تھیں' آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''۔

914 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ حَتّٰی ترم قدماه فَقِیْل لَهٗ اَی رَسُوْلُ اللّٰه اَتَصْنَع هٰذَا وَقد جَاءَ ك من اللّٰه اَن قد غفر لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اكون عبدا شكُوْرًا . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہوجاتے تھے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات آچکی ہے کہ اس نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''۔ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

915 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْمُ من اللَّیْل حَتّٰی تتفطر قدماه فَقُلْتُ لَهٗ لم تَصْنَع هٰذَا وَقد غفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اُحبّ اَن اَكون عبدا شكُوْرًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حدیث913: صحیح البخاری - کتاب الجمعة' أبواب تقصیر الصلاة - باب: قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللیل حتی ترم' حدیث: 1091صحیح مسلم - کتاب صفة القیامة والجنة والنار' باب إکثار الأعمال والاجتهاد فی العبادة - حدیث: 5151صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذکر ما یستحب للمرء أن یقوم فی أداء الشکر لله جل' حدیث: 312سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی طول القیام فی الصلوات - حدیث: 1415السنن للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' الاختلاف علی عائشة فی إحیاء اللیل - حدیث: 1633مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاة' باب الصلاة من اللیل - حدیث: 4592مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' الرکوع والسجود أفضل أم القیام - حدیث: 8218السنن الکبری للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' ذکر صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم باللیل واختلاف ألفاظ - حدیث: 1301السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان' حدیث: 4293مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الکوفیین' حدیث المغیرة بن شعبة - حدیث: 17871مسند الطیالسی - ما أسند عن المغیرة بن شعبة' حدیث: 721مسند الحمیدی - أحادیث المغیرة بن شعبة رضی الله عنه' حدیث: 735مسند أبی یعلی الموصلی - قتادة' حدیث: 2830المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 2193المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه أحمد' حدیث: 189المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم' من اسمه مغیرة - زیاد بن علاقة ' عن المغیرة' حدیث: 17787

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہوجاتے تھے میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے گزشتہ و آئندہ ذنب کی مغفرت ہوچکی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں شکر گزار بندہ بن جاؤں"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

916 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰه صَلَاة دَاوُد وَاَحَبُّ الصّيام اِلَى اللّٰه صِيَام دَاوُد كَانَ يَنَام نصف اللَّيْل وَيقُوْمُ ثلثه وينام سدسه ويصوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَذكر التِّرمِذِيّ مِنْهُ الصَّوْم فَقَط

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ (نفل) نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب زیادہ پسندیدہ (نفلی) روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں وہ نصف رات سوتے تھے پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے اور وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس میں سے صرف روزے کا ذکر کیا ہے۔

917 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِي اللَّيْل لساعة لَا يُوَافِقهَا رجل مُسْلِم يسْاَل اللّٰه خيرا من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة اِلَّا اعطاهُ اِيَّاه وَذٰلِكَ كل لَيْلَة . رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے اگر اس گھڑی میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت سے متعلق کسی بھی بھلائی کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کردے گا اور وہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

918 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَام اللَّيْل فَاِنَّهُ دأب الصَّالِحين قبلكُمْ وقربة اِلَى ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْاِثْم . رَوَاهُ التِّرمِذِيّ فِي كتاب الدُّعَاء من جَامعه وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب التَّهَجُّد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرط البُخَارِيّ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے کے صالحین کا طریقہ ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں قربت کے حصول کا باعث ہے اور گناہوں کو ختم کرنے والی چیز ہے اور برائیوں سے روکنے والی چیز ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب "جامع ترمذی" - کتاب الدعاء میں نقل کی ہے اس کو ابن ابودنیا نے کتاب "التہجد" میں نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے یہ روایت لیث کے کاتب عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

919 - وَعَنْ سلمان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقيَام اللَّيْل فَإِنَّهُ داب الصَّالِحين قبلكُمْ ومقربة لكم اِلٰى ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَنْ الْإِثْم ومطردة للداء عَنْ الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان بن اَبِيْ الجون وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعَوَات من جَامعه من رِوَايَةِ بكر بن خُنَيْس عَنْ مُحَمَّد بن سعيد الشَّامي عَنْ ربيعَة بن يزِيْد عَنْ اَبِيْ اِدْرِيس الْخَوْلَانِيّ وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان أصلح حَالا من مُحَمَّد بن سعيد

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہارے مقرب ہونے کا باعث ہے اور گناہوں کے کفارے کا باعث ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے اور جسم سے بیماری کو پرے کرنے والا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبدالرحمٰن بن سلیمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے اپنی "جامع" میں کتاب الدعوات میں بکر بن خنیس کے حوالے سے محمد بن سعید شامی کے حوالے سے ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابوادریس خولانی کے حوالے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن سلیمان کی حالت محمد بن سعید نامی راوی سے بہتر ہے۔

920 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحم الله رجلا قَامَ من اللَّيْل فصلى وَاَيقَظَ امْرَاَته فَإِن اَبَت نضح فِيْ وَجههَا المَاء ورحم الله امْرَاَة قَامَت من اللَّيْل فصلت وأيقظت زَوجهَا فَإِن اَبى نضحت فِيْ وَجهه المَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهذَا لَفْظه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَعند بَعْضهمْ رش ورشت بدل نضح ونضحت -وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اُس بندے پر رحم کرے جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے اگر وہ نہیں اٹھتی تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز ادا کرتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے اور اگر وہ بیدار نہیں ہوتا تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اس کو امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اس کو نقل کر کے یہ بات ... مسلم کی

شرط کے مطابق صحیح ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کے متن میں لفظ ''نضح'' اور ''نضحت'' کی جگہ لفظ ''رش'' اور لفظ ''رشت'' نقل کیا ہے اور اس کا معنیٰ بھی وہی ہے جو دوسرے لفظ کا ہے۔

921 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَنْ اَبِي مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل يَسْتَيْقِظ من اللَّيْل فيوقظ امْرَاَته فَاِن غلبها النّوم نضح فِي وَجههَا المَاء فيقومان فِي بيتهما فيذكران اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سَاعَة من اللَّيْل اِلَّا غفر لَهما

امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور اگر اس عورت پر نیند کا غلبہ ہو تو اس عورت کے چہرے پر پانی چھڑک دے اور پھر وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر رات کی ایک گھڑی تک اللہ کا ذکر کریں تو ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

922 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة وَاَبِي سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَيقظ الرجل اَهله من اللَّيْل فصليا اَوْ صلى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كتبا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَات

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَقَالَ رَوَاهُ ابْن كثير مَوْقُوفًا على اَبِي سعيد وَلَمْ يذكر اَبَا هُرَيْرَة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَاَلْفَاظهمْ مُتَقَارِبَة: من اسْتَيْقَظَ من اللَّيْل وَاَيقظ اَهله فصليا رَكْعَتَيْنِ زَاد النَّسَائِيّ جَمِيعًا: كتبا من الذَّاكِرِينَ اللّٰهِ كثيرا وَالذَّاكِرَات

قَالَ الْحَافِظ صَحِيح على شَرط الشَّيْخَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو رات کے وقت بیدار کرے اور وہ دونوں نماز ادا کریں اور وہ دونوں دو دو رکعت ادا کریں تو ان دونوں کا شمار ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی خواتین میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ابن ابوکثیر نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے نقل کی ہے ان تمام کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں دو رکعت ادا کریں''۔

امام نسائی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ان دونوں کا نام اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کر لیا جاتا ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

923 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة اللَّيْل على صَلَاة النَّهَار كفضل صَدَقَة السِّرّ على صَدَقَة الْعَلَانِيَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی (نفل) نماز کو دن کی (نفل) نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کو اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے پر فضیلت حاصل ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

924 - وَرُوِيَ عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن نصلي من اللَّيْل مَا قل أَوْ كثر ونجعل آخر ذٰلِكَ وترا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم رات کے وقت نوافل ادا کریں' خواہ تھوڑے ہوں' یا زیادہ ہوں' اور ان نوافل کا آخری حصہ وتر کو بنائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

925 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ صَلَاة فِي مَسْجِدي تعدل بِعشْرَة آلَاف صَلَاة وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام تعدل بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة بِأَرْض الرِّبَاط تعدل بألفي ألف صَلَاة وَأَكْثر من ذٰلِكَ كُله الركعتان يُصَلِّيهِمَا العَبْد فِي جَوف اللَّيْل لَا يُرِيد بهما إِلَّا مَا عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''میری مسجد میں' ایک نماز ادا کرنا' دس ہزار نمازوں کے برابر ہے' اور مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور پہرہ دیتے ہوئے' ایک نماز ادا کرنا' دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور ان سب سے زیادہ فضیلت' اس بات کی ہے کہ آدمی نصف رات کے وقت' دو رکعت ادا کرے' اور ان دونوں کے ذریعے' اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا کا حصول ہو''۔

یہ روایت امام ابوالشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

926 - وَعَنْ إِيَاس بن مُعَاوِيَة الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بُد من صَلَاة بلَيْل وَلَوْ حلب شَاة وَمَا كَانَ بعد صَلَاة الْعشَاء فَهُوَ من اللَّيْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا مُحَمَّد بن إِسْحَاق

❀❀ حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے وقت نوافل ادا کرنا ضروری ہے' خواہ اتنی دیر کے لئے ہو' جتنی دیر میں' بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' اور عشاء کی نماز کے بعد' جو بھی نوافل ادا کئے جائیں' وہ رات کے نوافل شمار ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف محمد بن اسحاق کا معاملہ مختلف ہے۔

927 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فذكرت قيام اللَّيْل فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نصفه ثلثه ربعه فوَاق حلب نَاقَة فوَاق حلب شَاة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالِهِ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَهُوَ بعض حَدِيْث

فوَاق النَّاقة بِضَم الْفَاء وَهُوَ هُنَا قدر مَا بَيْن رفع يَدَيْك عَن الضَّرع وَقت الْحَلب وضمهما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا ذکر کیا' تو بعض حضرات نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواہ اس (رات) کا نصف حصہ' خواہ ایک تہائی' خواہ ایک چوتھائی حصہ (میں نوافل ادا کیے جائیں) خواہ اتنی دیر' جتنی دیر میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' یا جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اور یہ ایک حدیث کا کچھ حصہ ہے۔

فواق الناقة میں 'ف' پر پیش ہے' اور یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ دودھ دوہ رہے ہوں' تو جتنی دیر میں دودھ دوہ کر فارغ ہو کر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

928 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ امرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاة اللَّيْل وَرغب فِيهَا حَتّٰى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلَاة اللَّيْل وَلَوْ رَكْعَة- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا اور ہمیں اس کی ترغیب دی' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے' خواہ ایک ہی رکعت کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

929 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَإِنَّك ميت واعمل مَا شِئْت فَإِنَّك مَجْزِي بِهِ وَأحبب من شِئْت فَإِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن شرف الْمُؤمن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَاِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جتنا بھی عرصہ زندہ رہیں' اس کے باوجود (اصل حقیقت کے اعتبار سے) مردہ ہیں' آپ جو چاہیں عمل کریں' آپ کو اس کی جزا ملے گی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو چاہیں محبوب رکھیں' لیکن آپ نے اس سے جدا ہونا ہے' اور آپ یہ بات جان لیں! کہ مومن کی عزت' رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں ہے' اور اس کا غلبہ' لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

930 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اشراف امتي

حَمَلَةُ الْقُرآنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت کے معزز لوگ' قرآن کے عالم ہیں' اور رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے لوگ ہیں"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

931 - وَرُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى مِنْكُمْ من اللَّيْل فليجهر بقراء ته فَإِن الْمَلَائِكَة تصلي بِصَلَاتِهِ وتستمع لقراء ته وَإِن مؤمني الْجِنّ الَّذِيْنَ يكونون فِي الْهَوَاء وجيرانه فِيْ مَسْكنه يصلونَ بِصَلَاتِهِ ويستمعون قِرَاءَ ته وَإِنَّهُ يطرد بقراء ته عَن دَاره وَعَن الدّور الَّتِي حوله فساق الْجِنّ ومردة الشَّيَاطِين وَإِن الْبَيْت الَّذِيْ يقْرَأ فِيهِ الْقُرْآن عَلَيْهِ خيمة من نور يَهْتَدِي بهَا أَهْلُ السَّمَاء كَمَا يهتدى بالكوكب الدُّرِّي فِيْ لجج الْبحار وَفِي الْأَرْض القفر فَإِذا مَاتَ صَاحب الْقُرْآن رفعت تِلْكَ الْخَيْمَة فتنظر الْمَلَائِكَة من السَّمَاء فَلَا يرَوْنَ ذٰلِكَ النُّور فتلقاهُ الْمَلَائِكَة من سَمَاء إِلَى سَمَاء فَتُصَلِّي الْمَلَائِكَة على روحه فِي الْأَرْوَاح ثُمَّ تستقبل الْمَلَائِكَة الحافظين الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَه ثُمَّ تستغفر لَهُ الْمَلَائِكَة إِلَى يَوْمِ يبْعَث وَمَا من رجل تعلم كتاب الله ثُمَّ صلى سَاعَة من ليل إِلَّا أوصت بِهِ تِلْكَ اللَّيْلَة الْمَاضِيَة اللَّيْلَة المستأنفة أَن تنبهه لساعته وَأَن تكون عَلَيْهِ خَفِيفَة فَإِذا مَاتَ وَكَانَ أَهله فِيْ جهازه جَاءَ الْقُرْآن فِي صُوْرَة حَسَنَة جميلَة فَوقف عِنْد رَأسه حَتّٰى يدرج فِيْ أَكْفَانه فَيكون الْقُرْآن على صَدره دون الْكَفَن فَإِذا وضع فِي قَبره وسوى وتفرق عَنهُ أَصْحَابه أَتَاهُ مُنكر وَنَكِير عَلَيْهِمَا السَّلَام فيجلسانه فِيْ قَبره فَيَجِيْء الْقُرْآن حَتّٰى يكون بَيْنه وَبَيْنَهُمَا فَيَقُوْلَانِ لَهُ إِلَيْك حَتّٰى نَسْأَلهُ فَيَقُوْلُ لَا وَرب الْكَعْبَة إِنَّهُ لصاحبي وخليلي وَلست أخذله على حَال فَإِن كنتما أمرتما بِشَيْءٍ فامضيا لما أمرتما وَدَعَانِيْ مَكَاني فَإِنِّيْ لست أُفارقه حَتّٰى أدخلهُ الْجنَّة ثُمَّ ينظر الْقُرْآن إِلَى صَاحبه فَيَقُوْلُ أَنا الْقُرْآن الَّذِيْ كنت تجْهر بِي وتخفيني وتحبني فَأَنا حَبِيبك وَمَنْ أحببته أحبه اللّٰه لَيْسَ عَلَيْك بعد مَسْأَلَة مُنكر وَنَكِير هم وَلَا حزن فيسائله مُنكر وَنَكِير ويصعدان وَيبقى هُوَ وَالْقُرْآن فَيَقُوْلُ لأفرشنك فراشا لينًا ولأدثرنك دثارا حسنا جميلا بِمَا أسهرت ليلك وأنصبت نهارك قَالَ فيصعد الْقُرْآن إِلَى السَّمَاء أسْرع من الطّرف فَيسْأَل اللّٰه ذٰلِكَ لَهُ فيعطيه ذٰلِكَ فَيَجِيْء الْقُرْآن فَينزل بِهِ ألف ألف ملك من مقربي السَّمَاء السَّادِسَة فَيَجِيْء الْقُرْآن فيحييه فَيَقُوْلُ هَلْ استوحشت مَا زِدْت مُنْذُ فارقتك أَن كلمت اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى حَتّٰى أخذت لَك فراشا ودثارا ومصباحا وَقد جِئْتُك بِهِ فَقُمْ حَتّٰى تفرشك الْمَلَائِكَة عَلَيْهِم السَّلَام قَالَ فتنهضه الْمَلَائِكَة إنهاضا لطيفا ثُمَّ يفسح لَهُ فِيْ قَبره مسيرَة أَرْبَعمِائَة عَام ثُمَّ يوضع لَهُ فرَاش بطانته من حَرِيْر أَخْضَر حشوه الْمسك الأذفر وَيُوضَع لَهُ مرافق عِنْد رجلَيْهِ وَرَأسه من السندس والإستبرق ويسرج لَهُ سراجان من نور الْجَنَّة عِنْد رَأسه وَرجلَيْهِ يزهران إِلَى يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ تضجعه الْمَلَائِكَة على شقه الْأَيْمن مُسْتَقْبل الْقبْلَة ثُمَّ يُؤْتِيْ بياسمين الْجنَّة وتصعد عَنهُ وَيبقى هُوَ وَالْقُرْآن

فَيَأخُذ الْقُرْآن الياسمين فيضمه على انفه غضا فيستنشقه حَتّٰى يبْعَث وَيرجع الْقُرْآن اِلٰى اَهله فيخبرهم كل يَوْم وَلَيْلَة ويتعاهده كَمَا يتَعَاهَد الْوَالِد الشفيق وَلَده بِالْخَيرِ فَإِن تعلم اَحَد من وَلَده الْقُرْآن بشره بذٰلِكَ وَإِن كَانَ عقبه عقب سوء دَعَا لَهُمْ بالصلاح والإقبال...... اَوْ كَمَا ذكر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ خَالِد بْن معدان لم يسمع من معَاذ

وَمَعْنَاهُ انه يَجِيْء ثَوَاب الْقُرْآن كَمَا قَالَ إِن اللُّقْمَة تَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة مثل اَحَد وَإِنَّمَا يَجِيْء ثَوَابهَا انْتهى

قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَاده من لَا يعرف حَاله وَفِيْ مَتنه غرابة كَثِيْرَة بل نكَارَة ظَاهِرَة وَقد تكلم فِيْهِ الْعقيلِيّ وَغَيره وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَغَيره عَن عبَادَة بن الصَّامِت مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس شخص نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے ہوں' اسے بلند آواز میں تلاوت کرنی چاہیے' کیونکہ فرشتے اس کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں' اور اس کی قرأت کو غور سے سنتے ہیں' اور جنات سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان' جو ہوا میں رہتے ہیں' اور اس گھر میں اس کے ساتھ رہتے ہیں' وہ بھی اس کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے ہیں' اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں اور وہ شخص اپنی تلاوت کے ذریعے' اپنے گھر سے اور اپنے آس پاس کے گھروں سے' فاسق جنوں اور سرکش شیطانوں کو پرے کر دیتا ہے' وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے' اس پر نور کا خیمہ لگا دیا جاتا ہے' جس کے ذریعے آسمان والے' یوں روشنی حاصل کرتے ہیں' جس طرح سمندر کی تاریکیوں میں' اور بیابان زمین پر' چمکتے ہوئے ستارے سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

جب قرآن کا عالم (یا قرآن کو پڑھنے والا) انتقال کر جاتا ہے' تو وہ خیمہ اٹھا لیا جاتا ہے' فرشتے آسمان سے دیکھتے ہیں' انہیں وہ نور نظر نہیں آتا' پھر فرشتے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک' ایک دوسرے سے ملتے ہیں' اور فرشتے ارواح میں سے' صرف اس کی روح کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' پھر فرشتے ان لوگوں کا سامنا کرتے ہیں' جو لوگ ان کی حفاظت کے طور پر ہوتے تھے' پھر یہ تمام فرشتے اس دن تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں' جب اسے زندہ کیا جائے گا' جو بھی شخص اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرتا ہے' اور پھر رات کو گھڑی بھر کے لئے اسے نوافل میں ادا کرتا ہے' تو اس شخص کے بارے میں ہر گزرنے والی رات' آنے والی رات کو تلقین کرتی ہے کہ تم اس کی مخصوص گھڑی میں' اس کو بیدار کر دینا' اور تم اس کے لئے ہلکی رہنا' جب وہ شخص انتقال کر جاتا ہے' تو اس کے گھر والے' اس کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہوتے ہیں' تو قرآن انتہائی خوبصورت شکل میں' اس کے پاس آتا ہے' اور اس کے سرہانے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کے کفن کے اندر شامل ہوتا ہے' تو کفن سے پہلے اس کے سینے کے ساتھ قرآن لگا ہوا ہوتا ہے' جب اس شخص کو قبر میں رکھا جاتا ہے' اور مٹی ڈال دی جاتی ہے' اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' تو منکر اور نکیر اس شخص کے پاس آتے ہیں' اور قبر میں اسے بٹھا دیتے ہیں' تو قرآن آتا ہے' اور اس شخص' اور منکر اور نکیر کے درمیان آ جاتا ہے' وہ دونوں فرشتے قرآن سے کہتے ہیں: تم ایک طرف ہو جاؤ! تاکہ ہم اس سے حساب کتاب کریں' تو قرآن کہتا ہے جی نہیں! رب کعبہ کی قسم! یہ میرا ساتھی اور میرا دوست تھا' میں کسی صورت میں اسے رسوا نہیں ہونے دوں گا' اگر تم دونوں کو کسی بات کا حکم دیا گیا ہے' تو تم وہ کام کر لو! جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے' لیکن مجھے اپنی جگہ پر رہنے دو! کیونکہ میں اس سے اس وقت تک الگ

نہیں ہوؤں گا' جب تک اسے جنت میں داخل نہیں کروا دیتا' پھر قرآن اپنے ساتھی (یعنی اس میت) کی طرف دیکھے گا اور کہے گا: میں وہ قرآن ہوں' جسے تم بلند اور پست آواز میں پڑھتے تھے' میں تمہارا دوست ہوں' اور جس سے تم محبت کرتے ہو' اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے' منکر نکیر کے سوال کے بعد' تمہارے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی اور کوئی غم نہیں ہوگا' پھر منکر اور نکیر اس شخص سے سوال کرتے ہیں' پھر وہ دونوں اوپر چلے جاتے ہیں اور وہ شخص اور قرآن (قبر میں) باقی رہ جاتے ہیں' قرآن کہتا ہے: میں تمہارے لئے نرم بچھونا بچھاؤں گا' اور تمہارے اوڑھنے کے لئے عمدہ چادر دوں گا' یہ اس چیز کی وجہ سے ہے' جو تم رات کو جاگ کر میری تلاوت کرتے تھے اور دن میں بھی میرے ساتھ مصروف رہتے تھے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر قرآن آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے' اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ' جتنی دیر میں پلک جھپکی جاتی ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے لیے دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ چیزیں عطا کر دیتا ہے' پھر قرآن آتا ہے' تو اس کے ساتھ ایک' ایک ہزار (شاید دس لاکھ مراد ہے) فرشتے ہوتے ہیں' جو مقرب فرشتے ہوتے ہیں' جن کا تعلق چھٹے آسمان سے ہوتا ہے' پھر قرآن آ کر اس شخص کو سلام کرتا ہے' اور کہتا ہے: کیا تمہیں پریشانی' تو نہیں ہوئی' جب میں تم سے جدا ہو کر گیا تھا' اس کے بعد میں نے' صرف اللہ تعالیٰ سے کلام کیا ہے' اور تمہارے بچھونا اور اوپر لینے کے لئے چادر اور چراغ لیا ہے' میں وہ لے کر تمہارے پاس آ گیا ہوں' اب تم اُٹھو! تاکہ فرشتے تمہارے لئے بچھونا بچھا دیں' راوی کہتے ہیں: تو فرشتے اسے نرمی سے اٹھاتے ہیں اور اس کے لئے اس کی قبر کو' اتنا کشادہ کر دیتے ہیں' جتنا چار سو سال کا فاصلہ ہوتا ہے' پھر اس کے لئے بچھونا بچھایا جاتا ہے' جو سبز رنگ کے ریشم کا ہوتا ہے' جس کے اندر مشک اذفر بھری ہوئی ہوتی ہے' اور اس کے لئے اس کے پاؤں کے پاس تکیہ رکھ دیا جاتا ہے' اس کے سرہانے سندس اور استبرق رکھ دیا جاتا ہے' اس کے لئے نور کے دو چراغ روشن کیے جاتے ہیں جو جنت کے نور کے ہوتے ہیں' ایک اس کے سرہانے کی طرف' اور ایک اس کے دونوں پاؤں کی طرف' وہ قیامت کے دن تک' اس شخص کے لئے روشنی کرتے ہیں' پھر فرشتے اس شخص کو دائیں پہلو کے بل لٹا دیتے ہیں کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا ہے' پھر جنت کی یاسمین لائی جاتی ہے' پھر فرشتے اسے چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں اور وہ شخص اور قرآن (قبر میں) باقی رہ جاتے ہیں' تو قرآن اس یاسمین کو لیتا ہے' اور اس شخص کی ناک پر رکھتا ہے' تو وہ شخص قیامت کے دن تک اسے سونگھتا رہے گا' پھر قرآن اس کے اہل خانہ کے پاس واپس جاتا ہے' اور روزانہ ان لوگوں کی خبریں دیتا ہے' قرآن اس شخص اتنا خیال رکھتا ہے' جس طرح کوئی مہربان باپ' اپنی اولاد کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھتا ہے' اگر اس میت کی اولاد میں سے کوئی قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے' تو قرآن اس میت کو خوشخبری سناتا ہے' اور اگر اس کے بعد' اس کے پسماندگان برے ہوں' تو پھر وہ اُن کے بہتری' اور نیکی کے لیے دعا کرتا ہے' (راوی کہتے ہیں:) یا جس طرح بھی انہوں نے ذکر کیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔
اس کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کا ثواب آتا ہے' جیسا کہ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: لقمہ' قیامت کے دن اُحد پہاڑ کی مانند ہو کر آئے گا' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا ثواب آئے گا۔۔ اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

حافظ کہتے ہیں اس کی سند میں ایسا راوی بھی ہے' جس کی حالت کا پتہ نہیں ہے' اور اس کے متن میں انتہائی غرابت پائی جاتی

ہے بلکہ اس کا منکر ہونا ظاہر ہے عقیلی اور دیگر حضرات نے اس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے اسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

932 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بَاتَ لَیْلَۃ فِیْ خفَّۃ من الطَّعَام وَالشراب یُصَلِّی تراکضت حوله الْحور الْعین حَتّٰی یصبح . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھانے پینے کے حوالے سے ہلکا ہو کر رات بسر کرتا ہے اور نماز ادا کرتا رہتا ہے تو صبح ہونے تک حور عین اس کے گرد رہتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

933 - وَعَنْ عَمْرِو بن عَبَسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقرب مَا یکون الرب من الْعَبْد فِیْ جَوف اللَّیْل الآخر فَإِن اسْتَطَعْت اَن تکون مِمَّن یذکر اللّٰہ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃ فَکُن . رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ نصف رات کے وقت (عبادت کرے) تو اگر تم سے ہو سکے تو تم بھی ان لوگوں میں ہو جاؤ جو اس گھڑی میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

934 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خیب اللّٰہ امْرأ قَامَ فِیْ جَوف اللَّیْل فَافْتتحَ سُوْرَۃ الْبَقَرَۃ وَآل عمرَان . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْ اِسْنَادہ بَقِیَّۃ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو رسوائی کا شکار نہیں کرتا جو نصف رات کے وقت کھڑا ہو کر سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ''بقیہ'' ہے۔

935 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃ یُحِبُّہُمُ اللّٰہ ویضحک اِلَیْہِمْ ویستبشر بهم الَّذِیْ اِذا انکشفت فِئَۃ قَاتل وَرَاءَہَا بِنَفسِہِ لله عَزَّ وَجَلَّ فَإِمَّا اَن یقتل وَإِمَّا اَن ینصرہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ویکفیه فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عَبدِی هٰذَا کَیفَ صَبر لی بِنَفسِهِ وَالَّذِیْ لَہٗ امْرَاَۃ حَسَنَۃ وفراش لین حسن فَیَقُوْمُ من اللَّیْل فَیَقُوْلُ یذر شَهْوَته ویذکرنی وَلَو شَاءَ رقد وَالَّذِیْ اِذا کَانَ فِیْ سفر وَکَانَ مَعَہٗ رکب فسهروا ثُمَّ هجعوا فَقَامَ من السحر فِیْ ضراء وسراء . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اوران کی طرف مسکراتا ہے' اورانہیں خوشخبری دیتا ہے' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے' جنگ کے موقع پر اپنی جان لڑائی کے لئے پیش کرتا ہے' تو یا تو شہید ہوجاتا ہے' یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے' اور اس کے لئے کفایت کرجاتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کو دیکھو! کہ کیسے اس نے میرے لئے اپنی ذات کے حوالے سے صبر کیا ہے؟ ایک وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہو' اور نرم بچھونا ہو' اور وہ رات کو اٹھ کر (نوافل ادا کرے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اپنی خواہش نفس کو چھوڑ دیا ہے' اور میرا ذکر کیا ہے' اگر یہ چاہتا تو یہ سویا رہتا' اور ایک وہ شخص' جو سفر میں جا رہا ہو' اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں اور وہ لوگ رات بھر سفر کرنے کے بعد سو جائیں اور یہ شخص تنگی اور پریشانی' ہر حال میں' اُٹھ کر نوافل ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

936 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عجب رَبنَا تَعَالٰى من رجلَيْنِ رجل ثار عَن وطائه ولحافه من بَيْن اَهله وحبه اِلٰى صلَاته فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِي ثار عَن فِرَاشه ووطائه من بَيْن حبه وَاَهله اِلٰى صلَاته رَغبَة فِيمَا عِنْدِي وشفقة مِمَّا عِنْدِي وَرجل غزا فِي سَبِيْل اللّٰه وَانْهَزَمَ اَصْحَابه وَعلم مَا عَلَيْهِ فِي الانهزام وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْع فَرجع حَتّٰى يهريق دَمه فَيَقُوْلُ اللّٰه انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِي رَجَعَ رَجَاء فِيمَا عِنْدِي وشفقة مِمَّا عِنْدِي حَتّٰى يهريق دَمه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفظه:

اِن اللّٰه ليضحك اِلٰى رجلَيْنِ رجل قَامَ فِيْ لَيْلَة بَارِدَة من فرَاشه ولحافه ودثاره فَتَوَضَّأ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته مَا حمل عَبدِي هٰذَا على مَا صنع فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا رَجَاء مَا عنْدك وشفقة مِمَّا عنْدك فَيَقُوْلُ فَاِنِّي قد اَعْطَيته مَا رجا وآمنته مِمَّا يخَاف—وَذكر بَقِيَّته

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار' دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے' ایک وہ شخص' جو اپنے بستر' لحاف اور اہلیہ کو چھوڑ دیتا ہے' اور اُٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جس نے اپنے بستر اور بچھونے کو چھوڑ دیا ہے' اپنی بیوی سے الگ ہو کر نماز کی طرف آ گیا ہے' یہ اس چیز کی رغبت رکھتا ہے' جو میرے پاس ہے' اور اس چیز سے ڈرتا ہے' جو میرے پاس ہے' اور ایک وہ شخص' جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں' وہ یہ جانتا ہے کہ پسپائی کی صورت میں' اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا' اور اسے (میدان جنگ کی طرف) واپس نہیں جانا چاہیے' لیکن وہ واپس جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو! کہ یہ (میدان جنگ کی طرف) اس لئے واپس آیا ہے' کیونکہ یہ اس چیز کی امید رکھتا ہے' جو میرے پاس ہے' اور اس چیز سے ڈرتا ہے' جو میرے پاس ہے' یہاں تک کہ اس کے خون کو بہا دیا گیا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے

حسن سند کے ساتھ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو سرد رات میں اپنے بستر لحاف اور اوڑھنے والی چیز کو چھوڑ کر اُٹھتا ہے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے جو یہ کام کیا ہے اس نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! اس نے اس چیز کی امید رکھی ہے جو تیرے پاس ہے اور یہ اس چیز سے ڈرا ہے جو تیری طرف سے آسکتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے جس کی امید رکھی میں اس کو وہ دیتا ہوں اور جس چیز کا اسے خوف ہے اس کے حوالے سے میں اسے امن دیتا ہوں''۔

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے۔

937 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرجل من أمتِي يَقُوْمُ من اللَّيْل يعالج نَفسه إِلَى الطّهُور وَعَلَيْهِ عقد فَإِذَا وضأ يَدَيْهِ انحلت عقدَة وَإِذَا وضأ وَجهه انحلت عقدَة وَإِذَا مسح رَأسه انحلت عقدَة وَإِذَا وضأ رجلَيْهِ انحلت عقدَة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للَّذين وَرَاء الْحجاب انظُرُوْا إِلَى عَبدِي هَذَا يعالج نَفسه يسألني مَا سَأَلَنِي عَبدِي هَذَا فَهُوَ لَهُ

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک شخص رات کے وقت اُٹھ کر طہارت کے حصول کے لئے جاتا ہے حالانکہ اس پر گرہیں ہوتی ہیں جب وہ وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ حجاب کے دوسری طرف موجود اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جو اپنے آپ کے ساتھ یہ کام کر رہا ہے میرا یہ بندہ مجھ سے جو چیز بھی مانگے گا وہ اس کو ملے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

938 - وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه إِنَّهُ مَكْتُوب فِي التَّوْرَاة لقد أعد اللّٰه للَّذين تتجافى جنُوبهم عَن الْمضَاجِع مَا لم تَرَ عين وَلَم تسمع أذن وَلَم يخْطر على قلب بشر وَلَا يُعلمهُ ملك مقرب وَلَا نَبِي مُرْسل قَالَ وَنَحْنُ نقرؤها (فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِي لَهُم من قُرَّة أعين) السَّجْدَة الْآيَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ. قَالَ الْحَافِظ أَبُو عُبَيْدَة لم يسمع من عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَقيل سمع

❀❀ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تورات'' میں یہ تحریر ہے:

''وہ لوگ جو اپنے پہلوؤں کو بستروں سے الگ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں کسی کان نے ان کے بارے میں سنا نہیں ہے کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا اور کسی مقرب فرشتے یا کسی مرسل نبی کو (اس کا علم نہیں ہے یا اس نے اس کے بارے میں بتایا نہیں ہے)

انہوں نے یہ بتایا: ہم یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے' کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے؟''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

فقہ کہتے ہیں ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہوں نے سماع کیا

939 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تدع قیام اللَّیْل فَاِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدعه وَکَانَ اِذا مرض اَوْ کسل صلی قَاعِدا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم رات کا قیام ترک نہ کرنا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے' یا تھکاوٹ کی وجہ سے (نوافل ادا نہیں کر سکتے تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (نفل) نماز ادا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

940 - وَعَنْ طَارِق بن شهَاب اَنه بَات عِنْد سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لینْظر مَا اجْتِهَاده قَالَ فَقَامَ یُصَلِّی من آخر اللَّیْل فَکَاَنَّهُ لم یر الَّذِیْ کَانَ یظنّ فَذکر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا علی هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَاِنَّهُنَّ کَفَّارَات لهٰذِهِ الْجراحَات مَا لم تصب المقتلة فَاِذا صلی النَّاس الْعشَاء صدرُوْا عَن ثَلَاث منَازِل مِنْهُم من عَلَیْهِ وَلَا لَهُ وَمِنْهُم من لَهُ وَلَا عَلَیْهِ وَمِنْهُم من لَا لَهُ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل اغتنم ظلمَة اللَّیْل وغفلة النَّاس فَرکب فرسه فِی الْمعاصِی فَذٰلِكَ عَلَیْهِ وَلَا لَهُ وَمن لَهُ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل اغتنم ظلمَة اللَّیْل وغفلة النَّاس فَقَامَ یُصَلِّی فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَیْهِ وَمن لَا لَهُ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل صلی ثُمَّ نَام فَلَا لَهُ وَلَا عَلَیْهِ اِیَّاكَ والحقحقة وَعَلَیْكَ بِالْقَصْدِ ودَاومه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَفعه جمَاعَة

الْحَقْحَقَةُ بحاء ین مهملتین مفتوحتین وقافین الْاُوْلٰی سَاکِنَة وَالثَّانِیَة مَفْتُوحَة هُوَ اَشد السّیر وَقِیْلَ هُوَ اَن یجْتَهد فِی السّیر ویلح فِیْهِ حَتّٰی تعطب رَاحِلَته اَوْ تقف وَقِیْلَ غیر ذٰلِكَ

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ رات کے وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرے' تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ رات کو کتنی عبادت کرتے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے' یوں لگا کہ جیسے انہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ طارق بن شہاب کیا سوچ رہے ہیں؟ بعد میں طارق نے' اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان پانچ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرو' یہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جبکہ تم نے قتل کا جرم نہ کیا ہو' جب لوگ عشاء کی نماز ادا کر لیتے ہیں' تو ان کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں' کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے ذمہ گناہ ہوتا ہے' ان کے حق میں کوئی چیز نہیں ہوتی' کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے حق میں ہوتی ہے' اور ان کے خلاف نہیں

ہوتی' اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے نہ حق میں کچھ ہوتا ہے' اور نہ ان کے خلاف کچھ ہوتا ہے۔

ایک شخص جورات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے' اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' اور وہ معاصی کے بارے میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاتا ہے' اس شخص کو گناہ ہوتا ہے' اس شخص کو کچھ ملے گا نہیں' ایک وہ شخص ہے' جسے کچھ ملے گا اور اسے گناہ نہیں ہوگا' یہ وہ شخص ہے' جورات کی تاریکیوں میں' لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' اور اس وقت نماز ادا کرتا ہے' تو اس شخص کو نیکی ملے گی اور اس کو کوئی گناہ نہیں ملے گا' اور ایک وہ شخص ہے' جسے نہ کوئی نیکی ملے گی' اور نہ کوئی گناہ ملے گا' یہ وہ شخص ہے' جو نماز ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے' تو اسے مزید کوئی ثواب بھی نہیں ملے گا اور اسے کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا' تو تم پر لازم ہے' کہ تم انتہاء پسندی سے بچو! اور میانہ روی اختیار کرو اور باقاعدگی سے ایسا کرو!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایک جماعت نے' اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

متن کے الفاظ ''الحقحقه'' میں دو دو مرتبہ 'ح' ہے' اور 'ق' ہے' اس سے مراد چلتے ہوئے تیزی سے چلنا ہے' اور ایک قول کے مطابق' اس سے مراد یہ ہے: آدمی چلتے ہوئے بھرپور کوشش کرے' یا سفر کرتے ہوئے اتنی تیزی دکھائے کہ اپنی سواری کو تھکا دے' یا اُسے ٹھہرنے پر مجبور کردے' ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم کچھ اور ہے۔

941 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لنا لَيْسَ فِي الدُّنْيَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ الرجل يغبط الرجل اَن يُعْطِيهِ اللّٰه المَال الْكثير فينفق مِنْهُ فيكثر النَّفَقَة يَقُوْلُ الاخر لَو كَانَ لِيْ مَال لأنفقت مثل مَا يُنْفق هٰذَا وَاحسن فَهُوَ يحسده وَرجل يقْرَأ الْقُرْآن فَيقوم اللَّيْل وَعِنْده رجل اِلٰى جنبه لَا يعلم الْقُرَان فَهُوَ يحسده على قِيَامه وَعَلٰى مَا علمه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْقُرْآن فَيَقُوْلُ لَو عَلمنِيْ اللّٰه مثل هٰذَا لقمت مثل مَا يَقُوْمُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ سَنَده لين

الْحَسَد يُطلق وَيُرَاد بِه تمني زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام بِالِاتِّفَاقِ وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمني حَالَة كحالة المغبط من غير تمني زَوَالهَا عَنهُ وَهُوَ المُرَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْث وَفِيْ نَظَائِره فَإِن كَانَت الْحَالة الَّتِيْ عَلَيْهَا المغبط محمودة فَهُوَ تمن مَحْمُود وَإِن كَانَت مذمومة فَهُوَ تمن مَذْمُوم يَاثم عَلَيْهِ المتمني

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ فرماتے تھے دنیا میں' دو لوگوں پر رشک کیا جاسکتا ہے' آدمی کسی ایسے شخص پر رشک کرسکتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال دیا ہو' اور وہ اس میں سے خرچ کرتا ہو' اور بکثرت خرچ کرتا ہو' تو آدمی یہ سوچے کہ کاش میرے پاس بھی اتنا مال ہوتا' تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا' جس طرح یہ شخص خرچ کرتا ہے' تو اس طرح وہ آدمی اُس شخص پر رشک کرسکتا ہے' اور ایک وہ شخص' جو قرآن پڑھتا ہے' اور رات کو اس کی تلاوت کرتا ہے' اس کے پاس اس کے پہلو میں' ایک ایسا شخص موجود ہوتا ہے' جو قرآن کا علم نہیں رکھتا' تو وہ اس پر رشک کرتا ہے کہ یہ نوافل ادا کر رہا ہے' اور اس پر رشک کرتا ہے' کہ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہے' تو وہ یہ سوچتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی' اس طرح علم

عطا کیا ہوتا' تو میں بھی اسی طرح نوافل ادا کرتا' جس طرح یہ شخص ادا کر رہا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند کمزور ہے۔

''حسد'' کا اطلاق اور مفہوم یہ ہے کہ جس سے حسد کیا جارہا ہے' اس سے نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے' یہ چیز بالاتفاق حرام ہے' بعض اوقات اس لفظ کا اطلاق اور مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ''رشک'' کیا جائے' اس سے مراد یہ ہے کہ جس پر رشک کیا جارہا ہے' اس کے جیسی حالت حاصل کرنے کی خواہش کی جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ یہ خوبی دوسرے شخص سے زائل ہو جائے' اس حدیث میں یہی (یعنی رشک) مراد ہے' اس کی مثالیں بہت سی ہیں' اگر وہ حالت' جس پر رشک کیا جارہا ہے' وہ لائق تعریف ہو' تو یہ آرزو بھی لائق تعریف ہوگی' اور اگر وہ حالت قابل مذمت ہوگی' تو پھر یہ آرزو بھی' قابل مذمت ہوگی اور آرزو کرنے والے شخص کو اس کے حوالے سے گناہ ہوگا۔

942 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو' اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ رات دن اس میں سے خرچ کرتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

943 - وَعَنْ يزِيْد بن الْاَخْنَس وَكَانَت لَهُ صُحْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تنافس اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل أعطَاهُ اللّٰه قُرْآنًا فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاء اللَّيْل وَالنَّهَار فَيَقُوْلُ رجل لَو اَن اللّٰه اَعْطَانِيْ مَا اُعْطى فلَانا فأقوم بِهِ كَمَا يَقُوْمُ وَرجل اعطَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ ينفق مِنْهُ وَيتَصَدَّق فَيَقُوْلُ رجل مثل ذٰلِك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْث اَبِيْ سعيد نَحْوه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''تم صرف دو آدمیوں پر رشک کرو! ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو' اور وہ رات دن' اُس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' تو آدمی یہ کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ چیز عطا کر دیتا' جو فلاں کو عطا کی ہے' تو میں بھی اس کے ساتھ' اُسی طرح مصروف رہتا' جس طرح وہ مصروف رہتا ہے' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ اس میں سے خرچ کرتا ہو اور صدقہ کرتا ہو' تو آدمی کہے (اس بعد اُس کی مانند کلمات ہیں' یعنی اس پر رشک کا اظہار کرے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی مشہور اور ثقہ ہیں' اسے امام ابویعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی مانند نقل کیا ہے' جو عمدہ سند کے ساتھ منقول ہے۔

944 - وَعَنْ فضالة بن عبيد وَتَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَأَ عشر آيَات فِي لَيْلَة كتب لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يَقُولُ رَبك عَزَّ وَجَلَّ اقْرَأ وارق بِكُل آيَة دَرَجَة حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى آخر آيَة مَعَه يَقُولُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْعَبد اقبض فَيَقُولُ الْعَبْد بِيَدِهِ يَا رب أَنْت أَعْلَم يَقُولُ بِهَذِهِ الْخلد وبهذه النَّعِيم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَفِيه إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الشاميين وَرِوَايَته عَنْهُم مَقْبُولَة عِنْد الأَكْثَرين

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت' دس آیات کی تلاوت کرلے گا' تو اس کے لئے ایک ''قنطار'' کا ثواب نوٹ کیا جائے گا' اور ایک ''قنطار'' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جب قیامت کا دن ہوگا' تو تمہارا پروردگار فرمائے گا: تم تلاوت کرو! اور ہر ایک آیت کے عوض میں' ایک درجہ پر چڑھتے جاؤ' یہاں تک کہ آدمی کو جو آخری آیت آتی ہوگی' وہاں تک آدمی چلا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: قبضے (یعنی مٹھی) میں لو! تو بندہ اپنے ہاتھ کے ذریعے عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو زیادہ بہتر جانتا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ خلد ہے اور یہ نعمتیں ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' جس نے اہل شام سے روایات نقل کی ہیں' اس کی اہل شام سے روایات' اکثر محدثین کے نزدیک مقبول ہیں۔

945 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ بِعشر آيَات لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَامَ بِمِائَة آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَامَ بِألف آيَة كتب من المقنطرين

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ أَبِي سَوِيَّة عَنْ أَبِي حجيرة عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة إِن صَحَّ الْخَبَر فَإِنِّي لَا أعرف أَبَا سَوِيَّة بعدالة وَلَا جرح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيق أَيْضًا إِلَّا أَنه قَالَ: وَمَنْ قَامَ بِمِائَتي آيَة كتب من المقنطرين

قَوْله من المقنطرين أَي مِمَّن كتب لَهُ قِنْطَار من الْأجر

قَالَ الْحَافِظ من سُورَة تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْملك إِلَى آخر الْقُرْآن ألف آيَة وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''جو شخص نوافل میں' دس آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام غافل لوگوں میں نوٹ نہیں کیا جائے گا' جو ایک سو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام ''قانتین'' میں نوٹ کیا جائے گا اور جو ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے گا اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابوسویہ کی ابوحجیرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو' تو میں ابوسویہ

کے بارے میں کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسی حوالے سے نقل کی ہے'
تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''جو شخص نوافل میں دوسو آیات کی تلاوت کرے گا'اس کا نام 'مقنطرین' میں نوٹ کیا جائے گا''۔
متن کے الفاظ''مقنطرین'' سے مراد وہ شخص ہے'جس کے نامہ اعمال میں اجر کا ایک ''قنطار'' نوٹ کیا جائے۔
حافظ (منذری) فرماتے ہیں: سورۂ ملک سے' قرآن کے آخر تک' ایک ہزار آیات ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

946 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ القنطار اثنا عشر الف اُوقِيَّةَ الْاُوقِيَّةَ خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ایک ''قنطار'' بارہ ہزار ''اوقیہ'' کا ہوتا ہے'اور ایک ''اوقیہ'' اُن سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

947 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آيَات فِي لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ مائَة آيَة كتب لَهُ قنوت لَيْلَة وَمَنْ قَرَاَ مِائَتي آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَرَاَ اَرْبَعمِائَة آيَة كتب من العابدين وَمَنْ قَرَاَ خَمسمِائَة آيَة كتب من الحافظين وَمَنْ قَرَاَ سِتمِائَة آيَة كتب من الخاشعين وَمَنْ قَرَاَ ثَمَانمِائَة آيَة كتب من المخبتين وَمَنْ قَرَاَ الف آيَة أصبح لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار الف وَمِائَتا اُوقِيَّة وَالْاُوقِيَّة خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ قَالَ خير مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس وَمَنْ قَرَاَ الفي آيَة كَانَ من الموجبين - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

الْمُوجب الَّذِيْ اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ الْجنَّة وَيُطلق اَيْضًا على من اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ النَّار

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص ایک رات میں' دس آیات کی تلاوت کرتا ہے'اس کا نام غافل لوگوں میں نوٹ نہیں کیا جاتا' جو شخص ایک سو آیت کی تلاوت کرتا ہے'اس کا نام ایک رات کے قنوت (یعنی نوافل ادا کرنے والے شخص) کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' جو شخص دو سو آیت کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''قانتین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص چار سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''عابدین'' میں کیا جاتا ہے جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''حافظین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص چھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''خاشعین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص آٹھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''مخبتین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کے لئے ایک ''قنطار'' ہوتا ہے' اور ایک ''قنطار'' بارہ سو ''اوقیہ'' کا ہوتا ہے' اور ایک ''اوقیہ'' اُن سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جن پر سورج طلوع ہوتا ہے' اور جو شخص دو ہزار آیات کی تلاوت کرلے' تو اس کا شمار ''واجب کرنے والوں'' میں

ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں:) ''واجب کرنے والی چیز'' سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کرے' جو اس کے لئے جنت کو واجب کر دے' بعض اوقات اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر بھی ہوتا ہے' جو کوئی ایسا کام کرتا ہے' جو اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے۔

948 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حَافظ على هَؤُلَاءِ الصَّلَوَات الْمَكْتُوبَات لم يكن من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَيْلَة مائَة آيَة لم يكْتب من الغافلين اَوْ كتب من القانتين . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَلَفْظِهٖ وَهُوَ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اَيْضًا قَالَ: من صلى فِیْ لَيْلَة بِمِائَة آيَة لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ صلى فِیْ لَيْلَة بِمِائَتَی آيَة كتب من القانتين المخلصين

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ -وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ فِيْهَا عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ اَيْضًا: من قَرَاَ عشر آيَات فِیْ لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص فرض نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ ''غافلین'' میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شمار قانتین میں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ایک رات میں' ایک سو آیات کی تلاوت نماز میں کرے گا' اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا' اور جو شخص ایک رات میں' نماز میں' دو سو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا شمار ''قانتین مخلصین'' میں ہوگا''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم کی ایک اور روایت' جس کے بارے میں' انہوں نے یہ کہا ہے: وہ بھی امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے (اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

''جو شخص ایک رات میں دس آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا''۔

12 - اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ صَلَاةِ الْاِنْسَانِ وَقِرَاءَتِهٖ حَالَ النُّعَاسِ

باب: اونگھ کے عالم میں' آدمی کے نماز ادا کرنے' یا تلاوت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

949 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیُّ وَلَفْظِهٖ: اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ

يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ فَلَعَلَّهٗ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے سو جانا چاہیے' جب تک اس کی نیند ختم نہیں ہو جاتی' کیونکہ بعض اوقات' (یہ ممکن ہے) جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے اونگھ رہا ہو' تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے دعائے مغفرت کر رہا ہو' لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے' کیونکہ ہو سکتا ہے' وہ اپنے خلاف دعا کر رہا ہو' اور اُسے اِس بات کا پتہ بھی نہ ہو''۔

950 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نعس اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فلينم حَتّٰى يعلم مَا يَقْرَؤُهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ اِلَّا اَنه قَالَ اِذَا نعس اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاته فلينصرف وليرقد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگے' تو اسے سو جانا چاہیے' جب تک وہ (اتنے ہوش میں نہیں ہوتا) کہ اسے یہ پتہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر کے سو جانا چاہیے''۔

951 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ من اللَّيْل فاستعجم الْقُرْآن على لِسَانه فَلَمْ يدر مَا يَقُوْلُ فليضطجع

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰى

حديث950: صحيح البخاري - كتاب الوضوء' باب الوضوء من النوم - حديث:208صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب أمر من نعس في صلاته - حديث:1349مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيرها' بيان إيجاب النوم والاضطجاع إذا نعس المصلي في صلاته إذا استعجم - حديث:1774موطأ مالك - كتاب صلاة الليل' باب ما جاء في صلاة الليل - حديث:259سنن أبي داود - كتاب الصلاة' أبواب قيام الليل - باب النعاس في الصلاة' حديث:1128سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في المصلي إذا نعس - حديث:1366السنن للنسائي - كتاب الغسل والتيمم' باب الأمر بالوضوء من النوم - حديث: 441مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الرجل يلتبس عليه القرآن في الصلاة - حديث:4083السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' النعاس - حديث:151السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من نعس في صلاته فليرقد حتى يذهب عنه النوم' حديث:4389مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 11762مسند الحميدي - أحاديث عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث: 180مسند أبي يعلى الموصلي - أبو قلابة عبد الله بن زيد الجرمي' حديث:2734

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص رات کے وقت کھڑا ہوا اور قرآن پڑھتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑانے لگے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من نوم الْإِنْسَان إِلَى الصَّباح وَترك قيام شَيْءٍ من اللَّيْل

آدمی کے صبح تک سوئے رہنے اور رات کے وقت نوافل کو مطلق طور پر ترک کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات

952 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل نَام لَيْلَة حَتَّى أصبح قَالَ ذَاك رجل بَال الشَّيْطَان فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ فِي أُذُنَيْهِ على التَّثْنِيَة من غير شكّ وَرَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح عَنْ أَبِي هُرَيْرَة وَقَالَ فِي أُذُنه - على الْإِفْرَاد من غير شكّ وَزَاد فِي آخِره: قَالَ الْحسن إِن بَوْله وَاللّٰه ثقيل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا' جو صبح ہونے تک ساری رات سویا رہتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسا شخص ہے' جس کے کانوں میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے اس میں لفظ ''کانوں'' نقل کیا ہے' یعنی تثنیہ کا صیغہ نقل کیا ہے اور کسی شک کے بغیر کیا ہے' یہی روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے لفظ ''کان'' یعنی مفرد نقل کیا ہے اور یہ بھی کسی شک کے بغیر کیا ہے' اور انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: شیطان کا پیشاب' اللہ کی قسم! بوجھل ہوتا ہے۔

953 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا أَرَادَ العَبْد الصَّلَاة من اللَّيْل أَتَاهُ ملك فَقَالَ لَهُ قُم فقد أَصبَحت فصل وَاذْكُر رَبك فيأتيه الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ عَلَيْك ليل طَوِيل وسوف تقوم فَإِن قَامَ فصلى أصبح نشيطا خَفِيف الْجِسْم قرير الْعين وَإِن هُوَ أَطَاع الشَّيْطَان حَتَّى أصبح بَال فِي أُذُنه

امام طبرانی نے' معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ حدیث نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بندہ رات کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے' اور اس سے کہتا ہے۔ اُٹھو! صبح ہونے والی ہے' تم نماز ادا کرو اور تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو! اور ایک شیطان اُس کے پاس آتا ہے' اور کہتا ہے۔ ابھی رات بہت لمبی

ہے تم تھوڑی دیر بعد اُٹھ جانا اگر وہ شخص اٹھ کر نماز ادا کرلے تو صبح کے وقت وہ تازہ دم اور ہلکا پھلکا ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور اگر وہ شیطان کی پیروی کرے تو وہ ایسے عالم میں صبح کرتا ہے کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہوتا ہے"۔

954 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد اللّٰه لَا تكن مثل فلَان كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْل فَترك قيام اللَّيْل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيّ وَغَيْرهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا: اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کو نوافل ادا کیا کرتا تھا اور پھر اس نے رات کے نوافل ترک کر دیے"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

955 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعْقد الشَّيْطَان على قَافِيَة رَأس اَحَدِكُمْ إِذا هُوَ نَام ثَلَاث عقد يضْرب على كل عقدَة عَلَيْك ليل طَوِيل فارقد فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر اللّٰه انْحَلَّت عقدَة فَإِن تَوَضَّأ انْحَلَّت عقدَة فَإِن صلى انْحَلَّت عقدَة فَأصْبح نشيطا طيب النَّفس وَإِلَّا أصبح خَبِيث النَّفس كسلان. رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: فَيُصْبِح نشيطا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا وَإِن لم يفعل أصبح كسلان خَبِيث النَّفس لم يصب خيرا - وَتقدم فِي الْبَاب قبله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"شیطان کسی شخص کی گردن پر گرہ لگاتا ہے جب آدمی سونے لگتا ہے وہ تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ لگاتے ہوئے کہتا ہے: رات بڑی لمبی ہے تم سوئے رہو! اگر آدمی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر آدمی وضو کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور آدمی صبح کے وقت تازہ دم خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ آدمی کا مزاج بھی خراب ہوتا ہے اور وہ سست ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اُن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں

"آدمی صبح کے وقت تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے اور اسے بھلائی نصیب ہوتی ہے اور اگر اس نے ایسا نہ کیا ہو تو صبح کے وقت وہ کاہل ہوتا ہے اور اس کا مزاج خراب ہوتا ہے اور اسے بھلائی حاصل نہیں ہوتی"۔

یہ روایت اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے۔

956 - وَرُوِيَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت أم سُلَيْمَان بن دَاوُد لِسُلَيْمَان يَا بني لَا تكْثر النّوم بِاللَّيْلِ فَإِن كَثْرَة النّوم بِاللَّيْلِ تتْرك الرجل فَقِيرا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي إِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا' کیونکہ رات کے وقت زیادہ سونا' آدمی کو قیامت کے دن فقیر بنادے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال ہے۔

957 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَيْضا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسلم ذكر وَلَا أُنْثَى ينَام إِلَّا وَعَلَيْهِ جرير مَعْقُود فَإِن هُوَ تَوَضَّأ وَقَامَ إِلَى الصَّلَاة أصبح نشيطا قد أصَاب خيرا وَقد انْحَلَّت عقده كلهَا وَإِن اسْتَيْقَظَ وَلَمْ يذكر اللّٰه أصبح وعقده عَلَيْهِ وَأَصْبح ثقيلا كسلان وَلَمْ يصب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان وَتقدم لفظ ابْن خُزَيْمَة

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان مرد یا عورت سو جائے' تو اس پر گرہ لگی ہوئی رسی لگادی جاتی ہے' اگر وہ اُٹھ کر وضو کرے اور نماز کی طرف جائے' تو صبح کے وقت وہ تازہ دم ہوتا ہے' اُسے بھلائی نصیب ہوئی ہوتی ہے' اور اس کی تمام گرہیں کھل چکی ہوتی ہیں' اور اگر وہ بیدار ہونے کے بعد اللہ کا ذکر نہ کرے' تو صبح کے وقت اس پر گرہ موجود ہوتی ہے' اور وہ بوجھل اور سست ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ الفاظ اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔

958 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه يبغض كل جعظري جواظ صخاب فِي الْأَسْوَاق جيفة بِاللَّيْلِ حمَار بِالنَّهَارِ عَالم بِأَمْر الدُّنْيَا جَاهِل بِأَمْر الْآخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه والأصبهاني وَقَالَ أَهْل اللُّغَة الجعظري الشَّديد الغليظ والجواظ الأكول والصخاب الصياح انْتهى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر سخت مزاج' زیادہ کھانے پینے والے' بازاروں میں چیخ چیخ کر بولنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو رات کے وقت مردار کی طرح پڑے ہوتے ہیں' جو دن کے وقت گدھے کی طرح ہوتے ہیں' جو دنیا سے متعلق امور سے واقف ہوتے ہیں اور آخرت سے متعلق امور سے ناواقف ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس کو اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

اہل لغت کہتے ہیں: ''جعظری'' سے مراد شدت پسند اور سخت مزاج ہے' لفظ ''جواظ'' سے مراد زیادہ کھانے پینے والا ہے' لفظ ''صخاب'' سے مراد چیخ' چیخ کر بولنے والا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ آيَاتٍ وأذكارٍ يَقُوْلُهَا اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَى

باب: چند آیات اور اذکار سے متعلق ترغیبی روایات' جنہیں آدمی صبح اور شام کے وقت پڑھے گا

959 - عَنْ مُعَاذِ بن عبد اللّٰه بن خبيب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ خرجنا فِيْ لَيْلَة مطر وظلمة شَدِيْدَة نطلب رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّي بِنَا فادركناه فَقَالَ قل فَلَمْ اقل شَيْئا ثُمَّ قَالَ قل فَلَمْ اقل شَيْئا ثُمَّ قَالَ قل قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَقُوْل قَالَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد والمعوذتين حِيْن تصبح وَحين تمسي ثَلَاث مَرَّات تكفيك من كل شَيْء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حسن صَحِيْح غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُسْنَدًا ومرسلا

❀❀ معاذ بن عبداللہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک رات جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی شدید تھی' ہم نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے' تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں' ہم آپ ﷺ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھو' تم صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی' انہیں تین مرتبہ پڑھو' یہ ہر چیز کے حوالے سے' تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' امام نسائی نے یہ روایت مسند اور مرسل دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

960 - وَعَنْ معقل بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يصبح ثَلَاث مَرَّات اعوذ بِاللّٰهِ السَّمِيْع الْعَلِيم من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَقَرَأَ ثَلَاث آيَات من آخر سُوْرَة الْحَشْر وكل اللّٰه بِهِ سبعين الف ملك يصلونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِي وَان مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم مَاتَ شَهِيدا وَمَنْ قَالَهَا حِيْن يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمنزلَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَة خَالِد بن طهْمَان وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ بعض النّسخ حسن غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی' شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں''

اس کے بعد آدمی سورۂ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کرے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک' اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے' تو شہید ہونے کے طور پر مرے گا' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو یہ اس کی مانند ہوگا (یعنی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

یہ روایت امام ترمذی نے' خالد بن طہمان سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے' بعض

نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

961 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ حِين يصبح فسبحان اللّٰه حِيْن تمسون وَحين تُصبحُونَ وَله الْحَمد فِي السَّمٰوَات وَالْاَرْض وعشيا وَحين تظهرُوْنَ يخرج الْحَيّ من الْمَيِّت وَيخرج الْمَيِّت من الْحَيّ ويحيى الْاَرْض بعد مَوتهَا وَكَذٰلِكَ تخرجُونَ الروم ادْرك مَا فَاتَهُ فِيْ يَوْمه ذٰلِكَ وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِي ادْرك مَا فَاتَهُ فِيْ ليلته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَتكلم فِيْهِ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس وقت جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو اور ہر طرح کی حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' آسمانوں میں اور زمین میں' رات کے وقت بھی' اور جب تم دوپہر کرتے ہو' اس وقت بھی' وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے' اور وہ مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے' اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد وہ اسے زندگی دیتا ہے' اسی طرح تمہیں بھی نکالا جائے گا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کا' اُس دن' جو بھی نفلی عمل رہ گیا ہو وہ آدمی اس تک پہنچ جاتا ہے' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' اس کا اس رات میں' جو بھی نفلی عمل رہ گیا ہو وہ شخص اس کے اجر و ثواب تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

962 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سيد الاسْتِغْفَار اَللّٰهُمَّ اَنْت رَبِّي لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت خلقتني وَاَنا عَبدك وَاَنا على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اعوذ بك من شَرّ مَا صنعت اَبوء لَك بنعمتك عَلَيّ وأبوء بذنبي فَاغْفِر لي اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت من قَالَهَا موقنا بهَا حِيْن يُمْسِي فَمَاتَ من ليلته دخل الْجنَّة وَمَنْ قَالَهَا موقنا بهَا حَتّٰى يصبح فَمَاتَ من يَوْمه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده: لَا يَقُوْلهَا اَحَد حِيْن يُمْسِي فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يصبح اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَلَا يَقُوْلهَا حِيْن يصبح فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يُمْسِي اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

وَلَيْسَ لشداد فِي الْبُخَارِيّ غير هٰذَا الحَدِيْث وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان وَالْحَاكِم من حَدِيْث بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوء بباء مُوَحدَة مَضْمُومَة وهمزة بعد الْوَاو ممدودا مَعْنَاهُ اُقِرّ واعترف

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سید الاستغفار یہ کلمات ہیں: ''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق کاربند ہوں' میں نے جو کیا ہے' اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں'

تو میرے گناہوں کی مغفرت کردے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے"
جو شخص شام کے وقت ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے انہیں پڑھ لے گا' اگر وہ اس رات میں انتقال کر گیا' تو جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے صبح کے وقت انہیں پڑھ لے گا' اگر وہ اس دن میں انتقال کر گیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے' تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور شام ہونے سے پہلے اسے موت آجائے' تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"۔
صحیح بخاری میں' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے' یہ امام ابوداؤد' امام ابن حبان اور امام حاکم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔
لفظ "ابوء" میں 'ب' ہے' جس پر پیش ہے' اور 'و' کے بعد 'ء' ہے' اس کا مطلب ہے: میں اقرار کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔

963 - وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ منا من حلف بالأمانة وَلَيْسَ منا من خَان امْرأ مُسلما فِيْ أَهله وخادمه
وَمن قَالَ: حِيْن يُمْسِي وَحين يصبح اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أشهدك بانك اَنْتَ اللّٰه الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شريك لَكَ وَاَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُولك اَبوء بنعمتك عَلَيّ وأبوء بذنبي فَاغْفِر لي اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوب غَيْرك فَاِن قَالَهَا من يَوْمه ذٰلِكَ حِيْن يصبح فَمَاتَ من يَوْمه ذٰلِكَ قبل اَن يُمْسِي مَاتَ شَهِيدا وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فَمَاتَ من لَيلته مَاتَ شَهِيدا ۔ رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو امانت کے نام کا حلف اُٹھائے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو کسی مسلمان کے ساتھ' اس کے اہل خانہ' یا خادم کے حوالے سے خیانت کرے"۔ اور جو شخص شام کے وقت' یا صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:
"اے اللہ! میں تجھے اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے' اور تیرے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف' تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کردے! کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا"
اگر وہ شخص دن میں' صبح کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے اور اس دن میں' شام ہونے سے پہلے انتقال کر جائے' تو وہ شہید ہونے کے طور پر مرے گا' اور اگر وہ شام کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے اور اس رات میں انتقال کر جائے' تو وہ شہید ہونے کے طور پر مرے گا"۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

964 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ مَا لقيت من عقرب لدغتني البارحة قَالَ اما لَو قلت حِيْن امسيت اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تَضُرك . رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَلَفظه: من قَالَ حِيْن يُمْسِي ثَلَاث مَرَّات اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضره حمة تِلْكَ اللَّيْلَة

قَالَ سُهَيْل فَكَانَ اهلنا تعلموها فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كل لَيْلَة فلدغت جَارِيَة مِنْهُم فَلم تَجِد لَهَا وجعا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه بِنَحْوِ التِّرْمِذِيّ الْحمة بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْمِيم هُوَ السم وَقيل لدغة كل ذِي سم وَقيل غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات جو بچھو میرے سامنے آیا اس نے مجھے ڈس لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھے ہوتے: ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہے''۔

تو اُن بچھوؤں نے تمہیں نقصان نہیں پہنچانا تھا۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے''

تو اس رات میں کوئی تکلیف دینے والی چیز اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

سہیل بیان کرتے ہیں: ہمارے اہل خانہ ان کلمات کو سیکھ کر روزانہ ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے ایک مرتبہ ان میں سے ایک لڑکی کو ایک ڈسنے والی چیز نے ڈس لیا لیکن اسے تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے جو امام ترمذی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

لفظ ''الحمۃ'' میں 'ح' پر پیش ہے اس کے بعد م تخفیف کے ساتھ ہے اس سے مراد زہر ہے اور ایک قول کے مطابق ہر زہریلے جانور کا ڈسنا ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا کوئی اور مفہوم ہے۔

965 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يصبح وَحِين يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مائَة مرّة لم يَأْتِ اَحَد يَوْم الْقِيَامَة بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَد قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْده سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيم وَبِحَمْدِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرط مُسلم وَلَفظه من قَالَ اِذا اَصبح مائَة مرّة وَاِذا اَمسى مائَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غفرت ذنُوبه وَاِن كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: ''سبحان اللہ وبحمدہ''

تو قیامت کے دن کوئی بھی شخص اُس سے زیادہ فضیلت والا عمل لے کر نہیں آئے گا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس نے

اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ تعداد میں ان کلمات کو پڑھا ہو"۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی امام نسائی امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے لفظ سبحان العظیم وبحمدہ نقل کیا ہے یہ روایت ابن ابودنیا نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:
"جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں"۔

966 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير فِيْ يَوْم مائَة مرّة كَانَت لَهُ عدل عشر رِقَاب وَكتب لَهُ مائَة حَسَنَة ومحيت عَنهُ مائَة سَيِّئَة وَكَانَت لَهُ حرْزا من الشَّيْطَان يَوْمه ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِي وَلَمْ يَأْتِ اَحَد بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا رجل عمل اَكثر مِنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے:
"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"
تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس دن میں یہ اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا اور اس دن کسی بھی شخص نے اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے یہی عمل زیادہ تعداد میں کیا ہو"۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

967 - وَعَنْ اَبَان بن عُثْمَان قَالَ سَمِعت عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يَقُوْلُ فِيْ صباح كل يَوْم وَمَسَاء كل لَيْلَة بِسم اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يضر مَعَ اسْمه شَيْءٌ فِي الْاَرْض وَلَا فِي السَّمَاء وَهُوَ السَّمِيع الْعَلِيم ثَلَاث مَرَّات فيضره شَيْءٌ وَكَانَ اَبَان قد اَصَابَهُ طرف فالج فَجعل الرجل ينظر اِلَيْهِ فَقَالَ اَبَان مَا تنظر اَما اِن الحَدِيْث كَمَا حدثتك وَلٰكِنِّي لم اَقُله يَوْمَئِذٍ ليمضي اللّٰهُ قدره
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو بھی بندہ روزانہ صبح کے وقت اور رات کو شام کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لے:
"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے اسم کے ہمراہ زمین میں اور آسمان میں کوئی چیز نقصان

نہیں پہنچا سکتی' اور وہ (اللہ تعالیٰ) سننے والا اور علم رکھنے والا ہے"
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی"۔
ابان نامی راوی کو ایک طرف فالج ہو گیا' ایک شخص نے حیرانی کے ساتھ ان کو دیکھا' تو ابان نے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ حدیث
اُسی طرح ہے' جس طرح میں نے تمہیں بیان کی تھی' لیکن ایک دن میں نے یہ کلمات نہیں پڑھے' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تقدیر کے فیصلے
کو جاری کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے' امام
ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

968 - وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من قَالَ إِذا أصبح وَإِذا أمسى حسبي اللّٰه لَا إِلَه إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ توكلت وَهُوَ رب الْعَرْش الْعَظِيم سبع مَرَّات كَفاهُ اللّٰه مَا أهمه صَادِقا كَانَ أَوْ كَاذِبًا
رَوَاهُ اَبُو دَاوُد هٰكَذَا مَوْقُوفًا وَرَفعه ابْن السّني وَغَيره وَقد يُقَال إِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّأْي وَالِاجْتِهَاد فسبيله سَبِيل الْمَرْفُوع

❀❀ سیّدہ اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت' یہ کلمات
سات مرتبہ پڑھ لے:
"میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اسی پر میں نے توکل
کیا' اور وہ عظیم عرش کا پروردگار ہے"
تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام پریشانیوں کے حوالے سے' اس کے لئے کفایت کر جائے گا' خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا ہو"۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے' اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' ابن سنی اور دیگر حضرات نے اسے مرفوع حدیث
کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی جاتی ہے: اس طرح کے کلمات' اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے بیان نہیں کیے جا سکتے'
تو اب اس کی صورت "مرفوع" حدیث کی ہو سکتی ہے۔

969 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْنَ يصبح أَوْ يُمْسِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصبحت أشهدك وَأشْهد حَملَة عرشك وملائكتك وَجَمِيع خلقك أَنَّك أَنْت لَا إِلَه إِلَّا أَنْت وَأَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُولك أعتق اللّٰه ربعه مِنَ النَّار فَمن قَالَهَا مرَّتَيْنِ أعتق اللّٰه نصفه مِنَ النَّار وَمن قَالَهَا ثَلَاثًا أعتق اللّٰه ثَلَاثَة أَربَاعه مِنَ النَّار فَإِن قَالَهَا أَرْبعا أعتقهُ اللّٰه مِنَ النَّار - رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ بِنَحْوِهِ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيهِ بعد إِلَّا أَنْت وَحدك لَا شريك لَك - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَلم يقل أعتق اللّٰه إِلَى آخِره وَقَالَ إِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا أصَاب من ذَنْب فِي يَوْمه ذٰلِكَ فَإِن قَالَهَا إِذا أَمْسَى غفر اللّٰه لَهُ مَا أصَاب فِي ليلته تِلْكَ - وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْدَ التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! میں نے صبح کی' اس عالم میں کہ میں' تجھے اور تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو' اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' جو شخص یہ کلمات دو مرتبہ پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے نصف حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' اور اگر آدمی یہ کلمات چار مرتبہ پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کردے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''مگر تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ کلمات نقل نہیں کیے: ''اللہ تعالیٰ آزاد کردے گا'' اس سے لے کے آخر تک (کلمات انہوں نے نقل نہیں کیے ہیں) انہوں نے یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے' اس دن کے ہونے والے گناہوں کی مغفرت کردے گا اور اگر آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے' تو اس نے اس رات میں جو گناہ کیے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کردے گا''۔

''جامع ترمذی'' میں یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

970 - وَعَنْ اَبِیْ عَیَّاش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِذا اصبح لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدیر كَانَ لَهُ عدل رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِیل وَكتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنهُ عشر سَیِّئَات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَ فِیْ حرز من الشَّیْطَان حَتّٰی یُمْسِی فَاِن قَالَهَا اِذا اَمْسٰی كَانَ لَهُ مثل ذٰلِكَ حَتّٰی یصبح

قَالَ حَمَّاد فَرَاٰی رجل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یرٰی النَّائِم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَبَا عَیَّاش یحدث عَنْك بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صدق اَبُوْ عَیَّاش

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا لَفظه وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ السّنی وَزَاد:" یحیی وَیُمِیت وَهُوَ حَیّ لَا یَمُوْت وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدیر"-وَاتَّفَقُوْا كلهم على الْمَنَام - اَبُوْ عَیَّاش بِالْیَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت والشین الْمُعْجَمَة وَیُقَال ابْن اَبِیْ عَیَّاش ذكره الْخَطِیب وَیُقَال ابْن عَیَّاش الزرقی الْاَنْصَارِیّ ذكره اَبُوْ اَحْمد وَالْحَاكِم واسْمه زید بن الصَّامِت وَقِیْلَ زید بن النُّعْمَان وَقِیْلَ غیر ذٰلِكَ وَلَیْسَ لَهُ فِی الْاُصُوْلِ السِّتَّة غیر هٰذَا الحَدِیْث فِیْمَا اَعْلَمُ وَحَدِیْث آخر فِیْ قصر الصَّلَاة رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد - الْعدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقِیْلَ بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّیْء من جنسه وبالفتح مَا عادله من غیر جنسه

حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو یہ چیز اس کے لئے' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند شمار ہوگی' اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے' اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے' اور شام تک یہ عمل' اس کے لئے حفاظت کا باعث ہوگا اور جو شخص شام کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے' تو اگلے دن صبح تک اسے بھی یہی فضیلت نصیب ہوگی''۔

حماد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب میں' نبی اکرم علیہ السلام کی زیارت کی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوعیاش نے' آپ کے حوالے سے' اس اس طرح کی حدیث بیان کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور ابن سنی نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ زندہ ہے' جسے موت نہیں آئے گی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

خواب نقل کرنے کے بارے میں' یہ تمام حضرات متفق ہیں۔

ابوعیاش نامی راوی کا جہاں تک تعلق ہے' تو ایک قول کے مطابق یہ ابن ابوعیاش ہیں' خطیب بغدادی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: ایک قول کے مطابق یہ ابن عیاش زرقی انصاری ہیں' ابواحمد اور امام حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے' ان کا نام زید بن صامت ہے' اور ایک قول کے مطابق زید بن نعمان ہے' اور ایک قول کے مطابق کچھ اور ہے' میرے علم کے مطابق ''صحاح ستہ'' میں ان کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے' البتہ امام ابوداؤد نے' نماز قصر کرنے سے متعلق' ایک حدیث ان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

لفظ ''العدل'' میں 'ع' پر زیر ہے' اور ایک لغت کے مطابق اس پر زبر ہے' اس سے مراد مثل ہے' ایک قول کے مطابق اگر زیر ہو تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو' اور اس کے برابر ہو' اور اگر زبر کے ساتھ ہو' تو وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو' لیکن اس کے برابر ہو۔

971 - وَعَنْ اَبِىْ سَلام رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَمْطُور الحبشى انه كَانَ فِىْ مَسْجِد حمص فمر بِهٖ رجل فَقَالُوْا هٰذَا خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِىْ بِحَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يتداوله بَيْنك وَبَيْنه الرِّجَال فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ اِذَا أصبح وَاِذَا اَمْسَى رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلا اِلَّا كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يرضيه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ اَبِيْ سعد سعيد بن الْمَرْزُبَان عَنْ اَبِيْ سَلَمَة عَن ثَوْبَان وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِي بعض النّسخ حسن صَحِيْح وَهُوَ بعيد وَعِنْده وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَيَنْبَغِي اَن يجمع بَيْنَهُمَا فَيُقَال وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا ورسولا

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن سَابق عَنْ اَبِيْ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم فَقَالَا عَنْ اَبِيْ سَلام سَابق بن نَاجِية وَعند اَحْمد انه يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاث مَرَّات حِيْن يُمْسِي وَحين يصبح وَهُوَ فِيْ مُسلم من حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد من غير ذكر الصَّباح والمساء وَقَالَ فِيْ آخِره وَجَبت لَهُ الْجَنَّة صَحَّح ابْن عبد الْبر النمري فِي الاِسْتِيعَاب رِوَايَةِ ابْن مَاجَه وَقَالَ رَوَاهُ وَكِيع عَن مسعر عَنْ اَبِيْ عقيل عَنْ اَبِيْ سَلامَة عَن سَابق فَاَخْطَأَ فِيهِ وَكَذَا فِيْ سَلام اَبِيْ سَلامَة فَاَخْطَأَ فِيْهِ قَالَ وَلَا يَصح سَابق فِي الصَّحَابَة

ابوسلام جو مطور حبشی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک مرتبہ حمص کی مسجد میں موجود تھے' اُن کے پاس سے ایک شخص گزرا' تو لوگوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ کے خادم ہیں' تو ابوسلام اُٹھ کر ان صاحب کے پاس گئے اور بولے: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے' جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو اور اس کے حوالے سے آپ کو کوئی الجھن نہ ہو' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے' اسلام کے دین ہونے سے' اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں (یعنی ان پر ایمان رکھتے ہیں)''

تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو راضی کردے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے یہ روایت ابوسعد سعید بن مرزبان کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' بعض نسخوں میں یہ بات مذکور ہے: یہ حسن صحیح ہے' لیکن یہ بات بعید از امکان ہے' اور امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہیں'' ۔تو اب مناسب یہ ہے کہ ان دونوں کو جمع کرلیا جائے اور یہ کہا جائے:

''حضرت محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے سے راضی ہوں''۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے' سابق کے حوالے سے' ابوسلام کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے خادم سے نقل کی ہے' یہی امام احمد اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ابوسلام سابق بن ناجیہ کے حوالے سے منقول ہے' امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ کلمات صبح کے وقت تین مرتبہ اور شام کے وقت تین مرتبہ پڑھے جائیں گے''۔

امام مسلم کی نقل کردہ روایت ابوسعید کے حوالے سے منقول ہے' اور اس میں صبح اور شام کا ذکر نہیں ہے' اور انہوں نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے''

علامہ ابن عبدالبر نمری نے کتاب ''الاستیعاب'' میں اس روایت کو مستند قرار دیا ہے' جو امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں' وکیع نے' یہ روایت مسعر کے حوالے سے' ابوعقیل کے حوالے سے' ابوسلامہ کے حوالے سے' سابق سے نقل کی ہے' اور اس میں غلطی کی ہے' اور اسی طرح سلام ابوسلامہ کے بارے میں بھی انہوں نے غلطی کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے کہ ''سابق'' کا شمار صحابہ کرام میں کیا جائے۔

972 - وَعَنْ المنيذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يكون بِافريقية قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ اِذا أصبح رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَاَنا الزعيم لآخذن بِيَدِهٖ حَتّٰى أدخلهُ الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت منیذر رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' یہ افریقہ میں ہوتے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

973 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّام البياضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يصبح اللّٰهُمَّ مَا أصبح بِي من نعْمَة اَوْ بِاَحَد من خلقك فمنك وَحدك لَا شريك لَك فلك الْحَمد وَلَك الشُّكْر فَقَدْ أدّى شكر يَوْمه وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ حِيْن يُمْسِي فَقَدْ أدّى شكر ليلته . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه عَنِ ابْنِ عَبَّاس بِلَفْظ دون ذكر الْمسَاء وَلَعَلَّه سقط من أَصْلِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! جو بھی مجھ پر نعمت ہے' یا تیری مخلوق میں سے' جس کسی پر بھی نعمت ہے' تو وہ صرف تیری طرف سے ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے' ہر طرح کا شکر تیرے لئے مخصوص ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو وہ شخص اس دن کا شکر ادا کر دیتا ہے' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' تو وہ اس رات کا شکر ادا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس سے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں شام کو پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے' شاید یہ اصل سے ساقط ہو گئے ہوں۔

حدیث972: معجم الکبیر للطبرانی - بقیۃ المیم من اسمہ منیذر - منیذر الأسلمی' حدیث:17629

974 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سبح الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بِالْعَشى كَانَ كمن حج مائة حجّة وَمَنْ حمد الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بِالْعَشى كَانَ كمن حمل على مائة فرس فِيْ سَبِيْلِ الله اَوْ قَالَ غزا مائة غَزْوَة فِيْ سَبِيْلِ الله وَمَنْ هلل الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بِالْعَشى كَانَ كمن أعتق مائة رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام وَمَنْ كبر الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بِالْعَشى لم يَأْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَحَد بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد على مَا قَالَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ اَبِيْ سُفْيَان الْحِمْيَرِي واسْمه سعيد بن يحيى عَن الضَّحَّاك بن حمرَة عَن عَمْرو بن شُعَيْب وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ سُفْيَان وَالضَّحَّاك وَعَمْرو بن شُعَيْب يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمْ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَلَفْظه من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوْبهَا كَانَ أفضل من مائَة بَدَنَة وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوْبهَا كَانَ أفضل من مائَة فرس يحمل عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ الله وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوْبهَا كَانَ أفضل من عتق مائَة رَقَبَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوْبهَا لم يجيء يَوْم الْقِيَامَة اَحَد بِعَمَل افضل من عمله اِلَّا من قَالَ مثل قَوْله اَوْ زَاد عَلَيْهِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہے' تو یہ اس شخص کی مانند ہے' جس نے ایک سو حج کیے ہوں' اور جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ الحمد للہ پڑھتا ہے' تو یہ اس شخص کی مانند ہے' جس نے اللہ کی راہ میں ایک سو گھوڑے دیے ہوں' یا جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک سو جنگوں میں حصہ لیا ہو' جو شخص صبح وقت ایک سو مرتبہ' اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو یہ اس شخص کی مانند ہے' جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کیے ہوں' اور جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے' تو اس دن میں اور کسی نے اس کے عمل سے زیادہ عمل نہیں کیا ہوگا' ماسوائے اس شخص کے' جس نے اس کی مانند' یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ابوسفیان حمیری' جن کا نام سعید بن یحیٰی ہے' ان کے حوالے سے ضحاک بن حمرہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: ابوسفیان' ضحاک اور عمرو بن شعیب' ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے' ایک سو مرتبہ اور سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے' تو یہ ایک سو قربانیاں کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ اور سورج غروب ہونے سے پہلے

ایک سومرتبہ الحمدللہ پڑھے گا' تو یہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ ایک سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دیے جائیں اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھے گا' تو یہ ایک سو غلام آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے یہ کلمات ایک سو مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو قیامت کے دن کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا' جس کا عمل اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس کی مانند یہ کلمات پڑھے ہوں' یا اس سے زیدہ تعداد میں یہ کلمت پڑھے ہوں۔

975 - وَعَنْ عبد الحميد مولى بنى هَاشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امه حدثته وَكَانَت تخْدم بعض بَنَات النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ابنة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثتها اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعلمهَا فَيَقُوْلُ قولى حِيْن تصبحين سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه كَانَ وَمَا لم يَشَأ لم يكن أَعْلَمُ اَن اللّٰه على كل شَيْءٍ قدير وَاَن اللّٰه قد اَحَاط بِكُل شَيْءٍ علما فَاِنَّهٗ من قالهن حِيْن يصبح حفظ حَتّٰى يُمْسِي وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِي حفظ حَتّٰى يصبح . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيّ وَام عبد الحميد لَا اعرفهَا

❀❀ عبدالحمید' جو بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ اپنی والدہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں' نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی نے اس خاتون کو یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت حاصل نہیں ہو سکتی' جو اللہ تعالیٰ نے چاہا' وہ ہوا' اور جو اس نے نہیں چاہا' وہ نہیں ہوا' میں یہ بات جانتی ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے' اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علمی اعتبار سے احاطہ کیا ہوا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جو شخص صبح کے وقت ان کلمات کو پڑھ لے گا' وہ شام ہونے تک حفاظت میں رہے گا' اور جو شخص شام کے وقت' ان کلمات کو پڑھ لے گا' وہ صبح ہونے تک حفاظت میں رہے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' (حافظ عبدالعظیم منذری فرماتے ہیں:) ام عبدالحمید نامی خاتون سے میں واقف نہیں ہوں۔

976 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدع هَؤُلَاءِ الْكَلِمَات حِيْن يُمْسِي وَحين يصبح اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الْعَفو والعافية فِيْ ديني ودنياي وَاَهلي وَمَالِي اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عوراتي وآمن روعاتي اللّٰهُمَّ احفظني من بَيْن يَدي وَمن خَلْفي وَعَنْ يَمِيني وَعَنْ شمَالي وَمن فَوقِي وَاَعُوْذ بعظمتك اَن أغتال من تحتي . قَالَ وَكِيع وَهُوَ اَن

الْجراح يَعْنِيْ الْخسف . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَاللَّفظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے:

''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا' تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کے بارے میں معافی اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو میرے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی فرما اور پریشان کن معاملات میں امن نصیب فرما' اے اللہ! میرے آگے سے' میرے پیچھے سے میرے دائیں سے' میرے بائیں سے' میرے اوپر سے' میری حفاظت فرما' میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں' اس بات سے کہ نیچے کی طرف سے' میرے ساتھ کوئی خرابی ہو''

وکیع بن جراح کہتے ہیں: اس سے مراد زمین میں دھنسنا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

977 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ وَهُوَ فِيْ اَرْض الرّوم اِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ هٰذِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب الله لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَكن لَهُ قدر عشر رِقَاب وَاَجَارَهُ اللّٰه من الشَّيْطَان وَمَنْ قَالَهَا عَشِيَّة مثل ذٰلِك . رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَتقدم لَفظه فِيمَا يَقُوْلُ بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغرب . وَزَاد اَحْمد فِيْ رِوَايَته بعد قَوْله وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَقَالَ كتب اللّٰه لَهُ بِكُل وَاحِدَة قَالَهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرَفعه الله بهَا عشر دَرَجَات وَكن لَهُ كعشر رِقَاب وَكن لَهُ مسلحة من اَوَّل النَّهَار اِلٰى آخِره وَلَمْ يعْمل يَوْمَئِذٍ عملا يقهرهن فَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فَمثل ذٰلِك . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِ اَحْمد واسنادهما جيد المسلحة بِفَتْح الْمِيم وَاللَّام وبالسين والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ الْقَوْم اِذا كَانُوْا ذَوِي سلَاح

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ روم کی سرزمین پر موجود تھے' وہاں انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرلے گا' اس کے دس گناہ مٹادے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا' اس کو بھی اس کی مانند اجر و ثواب ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' کہ آدمی کو صبح کے بعد' عصر کے بعد اور مغرب کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

امام احمد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے''

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اُسے دس نیکیاں عطا کرے گا اور دس گناہ معاف کرے گا' اور اس وجہ سے' اُس کے دس درجے بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور یہ دن کے ابتدائی حصے سے لے کر' آخری حصے تک' اس کے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' اور اس دن میں کسی بھی شخص نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ہوگا' جو ان کلمات پر غالب ہو' اور اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو بھی اس کی مانند ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' امام احمد کی روایت کی مانند نقل کی ہے' اور ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

لفظ ''المسلحہ'' میں 'م' پر زبر ہے' پھر 'ل' ہے' اور 'س' ہے' اور 'ح' ہے' اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس ہتھیار موجود ہوں۔

978 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدع رَجُلٌ مِّنْکُمْ اَن یعْمل لله کل یَوْم الفي حَسَنَة حِیْن یصبح یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِه مائَة مرّة فَاِنَّهَا الفا حَسَنَة وَاللّٰه اِنْ شَاءَ اللّٰه لن یعْمل فِیْ یَوْمه من الذُّنُوب مثل ذٰلِكَ وَیکون مَا عمل من خیر سوی ذٰلِكَ وافرا رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاحْمد وَعِنْده الف حَسَنَة

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کوئی بھی شخص اس چیز کو ترک نہ کرے کہ وہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو ہزار نیکیاں کرے' وہ صبح کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان الله وبحمده پڑھے' کیونکہ یہ دو ہزار نیکیوں کے برابر ہے' اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا' تو اس شخص نے اس دن میں اتنے گناہ نہیں کرنے ہوں گے' اور وہ شخص اس کے علاوہ اور جو بھلائی کا کام کرے گا' وہ اضافی خوبی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک ہزار نیکیاں''۔

979 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الدُّخان کلهَا وَاَوّل حم غَافِر اِلَی وَاِلَیْهِ الْمصیر وَآیَة الْکُرْسِیّ حِیْن یُمْسِی حفظ بهَا حَتّٰی یصبح وَمَنْ قَرَاَهَا حِیْن یصبح حفظ بهَا حَتّٰی یُمْسِی ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقد تکلم بَعْضُهُمْ فِیْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بکر بن اَبِیْ ملیکَة من قبل حفظه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورۂ دخان مکمل پڑھے اور سورۂ حم غافر کا ابتدائی حصہ لفظ ''الیہ المصیر'' تک پڑھے اور آیت الکرسی پڑھے' اگر وہ شام کے وقت اسے پڑھے' تو ان کے حوالے سے صبح تک حفاظت میں رہے گا' اور اگر صبح کے وقت انہیں پڑھے گا' تو ان کے حوالے سے

شام تک حفاظت میں رہے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوملیکہ نامی راوی کے بارے میں اُس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

980 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استفتح أَوَّل نَهَاره بِخَير وختمه بِخَير قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته لَا تكتبُوا عَلَيْهِ مَا بَيْن ذٰلِكَ من الذُّنُوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاده حسن إِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص دن کا آغاز بھلائی کے ذریعے کرتا ہے اور اس کا اختتام بھلائی کے ذریعے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کے درمیان میں جو اس نے گناہ کیے ہیں انہیں نوٹ نہ کرو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

981 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يصبح ثَلَاث مَرَّات اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد لَا إِلٰه إِلَّا أَنْت أَنْت رَبِّي وَأَنا عَبدك آمَنت بك مخلصا لَك ديني إِنِّيْ أَصبحت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت أَتُوب إِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها إِلَّا أَنْت فَإِن مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم دخل الْجَنَّة وَإِن قَالَ حِيْن يُمْسِي اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد لَا إِلٰه إِلَّا أَنْت أَنْت رَبِّي وَأَنا عَبدك آمَنت بك مخلصا لَك ديني إِنِّيْ أمسيت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت أَتُوب إِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها إِلَّا أَنْت فَمَاتَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة ثُمَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحلف مَا لَا يحلف على غَيره يَقُوْلُ وَاللّٰه مَا قَالَهَا عبد فِيْ يَوْم فَيَمُوْت فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم إِلَّا دخل الْجَنَّة وَإِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فتوفي فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

"اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں اپنے دین کو تیرے لئے خالص کرتے ہوئے تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے عہد اور تیرے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق (گامزن رہتے ہوئے) صبح کی میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں اپنے عمل کی خرابی کے اعتبار سے اور اپنے گناہوں کے حوالے سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) اگر وہ شخص اس دن میں انتقال کر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر وہ شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے دین کو تیرے لئے خالص کرتے ہوئے' تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیری عہد اور تیرے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق گامزن رہتے ہوئے' شام کی' میں تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں' اپنے عمل کے شر کے حوالے سے اور اپنے گناہوں کی' تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اُن گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اگر وہ شخص اس رات میں انتقال کرگیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وہ حلف اُٹھایا' جو آپ ﷺ نے اس کے علاوہ نہیں اٹھایا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو بھی بندہ دن کے وقت اِن کلمات کو پڑھ لے' اور اگر وہ اس دن میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اور اگر وہ شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور اس رات میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

982 - وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ من حَدِیْثِ معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یحلف ثَلَاث مَرَّات لَا یَسْتَثْنِیْ اِنَّهُ مَا من عبد یَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات بعد صَلَاة الصُّبْح فَیَمُوْت من یَوْمه اِلَّا دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَهَا حِیْن یُمْسِی فَمَاتَ من لیلته دخل الْجَنَّة فَذکره بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ اَتُوْب اِلَیْكَ من سیء عَمَلی . وَهُوَ أقرب من قَوْله شَرّ عَمَلی -وَلَعَلَّه تَصْحِیف وَاللّٰه سُبْحَانَهُ اعلم

❀❀ ابن ابو عاصم نے' یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ' کسی استثناء کے بغیر' یہ حلف اُٹھاتے ہوئے سنا:

''جو بندہ اِن کلمات کو صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھ لے اور اس دن میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر وہ یہ کلمات شام کے وقت پڑھ لے' اور اس رات میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''

انہوں نے اس روایت کو اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے: اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں اپنے عمل کی خرابی کی' تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) اور یہ کلمات اِس سے زیادہ قریب ہیں: ''میں عمل کے شر کے حوالے سے'' ہوسکتا ہے' یہ تصحیف ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

983 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا أصبح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ألف مرّة فَقَدْ اشْتری نَفسه من اللّٰه وَكَانَ آخر یَوْمه عَتیق اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والخرائطی والأصبهانی وَغَیْرِهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''جو شخص صبح کے وقت ایک ہزار مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لے گا' وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے خرید لے گا اور دن کے آخر میں' وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جہنم سے) آزاد شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے علاوہ خرائطی اصبہانی اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

984 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفاطمة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يمنعك اَن تسمعي مَا أوصيك بِهِ اَن تقولي إِذا اَصبحت وَإِذا امسيت يَا حَيّ يَا قيوم بِرَحْمَتك استغيث أصلح لي شاني كُله وَلَا تكلني إِلَى نَفسِي طرفَة عين

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں جس بارے میں تلقین کی تھی کہ تم نے یہ پڑھنا ہے تم اسے سنتی نہیں ہو؟ تم صبح اور شام کے وقت یہ پڑھو:

"اے زندہ اور بذات خود قائم رہنے والی ذات! میں تیرے وسیلے سے مدد مانگتا ہوں کہ تو میرے تمام معاملات ٹھیک کردے اور مجھے پلک جھپکنے کے عرصے تک کے لئے بھی میری ذات کے سپرد نہ کرنا"۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

985 - وَعَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ لَهُ جرن من تمر فَكَانَ ينقص فحرسه ذَات لَيْلَة فَإِذا هُوَ بِدَابَّة شبه الْغُلَام المحتلم فَسلم عَلَيْهِ فَرد عَلَيْهِ السَّلام فَقَالَ مَا اَنْت جني اَم إنسي قَالَ جني قَالَ فناولني يدك فَنَاوَلَهُ يَده فَإِذا يَده يَد كلب وَشعره شعر كلب قَالَ هَذَا خلق الْجِنّ قَالَ قد علمت الْجِنّ اَن مَا فيهم رجل اَشد مني قَالَ فَمَا جَاءَ بك قَالَ بلغنَا اَنَّك تحب الصَّدَقَة فَجِئْنَا نصيب من طَعَامك قَالَ فَمَا ينجينا مِنْكُم قَالَ هَذِهِ الْآيَة الَّتِي فِي سُوْرَة الْبَقَرَة (الله لَا إِلَه إِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم) البقرة من قَالَهَا حِيْن يُمْسِي أجير مِنْهَا حَتّٰى يصبح وَمَنْ قَالَهَا حِيْن يصبح أجير منا حَتّٰى يُمْسِي فَلَمَّا اصبح اَتَى رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صدق الْخَبِيث . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَاللَّفْظ لَهُ

الجرن بِضَم الْجِيم وَسُكُون الرَّاء هُوَ البيدر وَكَذٰلِكَ الجرين

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا کھجوروں کا ایک گودام تھا جس میں کھجوریں کم ہو رہی تھیں ایک رات وہ اس کی پہریداری کرتے رہے تو نوجوان لڑکے کے ساتھ مشابہت رکھنے والا ایک جانور آیا اس نے سلام کیا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب دیا اور دریافت کیا: تم کون ہو؟ جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے جواب دیا: جن ہوں حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مانند تھا اور اس کے بال کتے کے بالوں کی مانند تھے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا جنوں کی تخلیق اس طرح کی ہوتی ہے؟ اس نے کہا: جن یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیوں آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں تو ہم آپ کے اناج میں سے اپنا حصہ وصول کرنے کے لئے آئے ہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہم (یعنی بنی نوع انسان) تم سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: سورۂ بقرہ میں موجود اس آیت کے

ذریعے اللہ لاالہ الاھو الحی القیومؒ"۔

جو شخص شام کے وقت یہ آیت پڑھ لے گا' وہ صبح ہونے تک محفوظ رہے گا اور جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے گا' وہ شام ہونے تک ہم سے محفوظ رہے گا۔

اگلے دن صبح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس خبیث نے سچ بیان کیا ہے۔

یہ روایت امام نسائی اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ "الجرن" میں 'ج' پر پیش ہے اور 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد گودام ہے۔

986 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَمُرَة بن جُنْدُب اَلا أحدثك حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمَنْ اَبِىْ بكر مرَارًا وَمَنْ عمر مرَارًا قلت بلَى قَالَ من قَالَ إِذا أصبح وَإِذا أمسى اللَّهُمَّ أَنْت خلقتنِي وَأَنْت تهديني وَأَنْت تطعمني وَأَنْت تسقيني وَأَنْت تميتني وَأَنْت تحييني لم يسْأَل اللّٰه شَيْئا إِلَّا أعطَاهُ إِيَّاه قَالَ فَلَقِيت عبد اللّٰه بن سليم فَقُلْتُ اَلا أحدثك حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمَنْ اَبِىْ بكر مرَارًا وَمَنْ عمر مرَارًا قَالَ بَلَى فحدثته بِهٰذَا الحَدِيْثِ فَقَالَ بِاَبِىْ وَأمي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هؤُلَاءِ الْكَلِمَات كَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قد أعطاهن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَكَانَ يَدْعُو بِهن فِيْ كل يَوْم سبع مَرَّات فَلَا يسْأَل اللّٰه شَيْئا إِلَّا أعطَاهُ إِيَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ بیان کروں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' (حسن بصری کہتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں' تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

"اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا ہے' تو نے مجھے ہدایت دی ہے' تو نے مجھے کھانے کے لئے دیا ہے' تو نے مجھے پینے کے لئے دیا ہے' تو مجھے موت دے گا' تو مجھے زندہ کرے گا"

تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے' جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دے گا۔

راوی (حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میری ملاقات عبداللہ بن سلیم سے ہوئی' تو میں نے کہا کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ سناؤں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تو میں نے انہیں یہ حدیث بیان کی' تو عبداللہ بن سلیم بولے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (بھی) ارشاد فرمایا ہے:

"یہ وہ کلمات ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے تھے' تو وہ روزانہ سات مرتبہ ان کلمات سے ہمراہ

دعا کرتے تھے' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتے تھے اللہ تعالیٰ وہ انہیں عطا کر دیتا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

987 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَيّ حِيْن يصبح عشرا وَحين يُمْسِي عشرا اَدْرَكته شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاسْنَادَيْنِ احدهمَا جيد

حضرت ابودرداء روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا' اُسے قیامت کے دن' میری شفاعت نصیب ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

988 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمه دُعَاء وَاَمره اَن يتعاهده ويتعاهد بِهِ اَهله فِيْ كل يَوْم قَالَ قل حِيْن تصبح لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْديك وَالْخَيْر فِيْ يَديك ومنك وَاِلَيْك اللّٰهُمَّ مَا قلت من قَول اَوْ حَلَفت من حلف اَوْ نذرت من نذر فمشيتك بَيْن يَدَيْهِ مَا شِئْت كَانَ وَمَا لم تشا لم يكن وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بك اِنَّك على كل شَيْءٍ قدير اللّٰهُمَّ مَا صليت من صَلَاة فعلى من صليت وَمَا لعنت من لعن فعلى من لعنت اِنَّك وليي فِي الدُّنْيَا وَالْاخِرَة توفني مُسلما والحقني بالصالحين اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الرِّضَا بعد الْقَضَا وَبرد الْعَيْش بعد الْمَوْت وَلَذَّة النّظر اِلٰى وَجهك وشوقا اِلٰى لقائك فِيْ غير ضراء مضرَّة وَلَا فتْنَة مضلة وَاَعُوْذ بك اللّٰهُمَّ اَن اظلم اَوْ اظلم اَو اعتدى اَوْ يعتدى عَليّ اَوْ اكسب خَطِيئَة اَوْ ذَنبا لَا تغفره اللّٰهُمَّ فاطر السَّمٰوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَيْب وَالشَّهَادَة ذَا الْجلَال وَالْاِكْرَام فَاِنِّي اَعهد اِلَيْك فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاة الدُّنْيَا واشهدك وَكفى بِاللّٰهِ شَهِيدا اِنِّيْ اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شريك لَك لَك الْملك وَلَك الْحَمد وَاَنْت على كل شَيْءٍ قدير وَاشهد اَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُوْلك وَاشهد اَن وَعدك حق ولقاءك حق وَالْجنَّة حق والساعة آتِيَة لَا ريب فِيهَا وَاَنَّك تبْعَث من فِي الْقُبُور وَاَنَّك اِن تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِي تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعِيْفٍ وعورة وذنب وخطيئة وَاِنِّيْ لَا اَثِق اِلَّا بِرَحْمَتك فَاغْفِر لي ذُنُوبِي كلهَا اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت وَتب عَليّ اِنَّك التواب الرَّحِيم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن اَبِي عَاصِم مِنْهُ اِلٰى قَوْله بعد الْقَضَاء

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک دعا کی تعلیم دی اور انہیں یہ ہدایت کی' وہ خود بھی باقاعدگی سے اسے پڑھیں' اور اپنے اہل خانہ کو بھی روزانہ باقاعدگی سے اسے پڑھوائیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' سعادت تیری طرف سے حاصل ہوسکتی ہے' بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' تیری طرف سے ہے' اور تیری ہی طرف جانا ہے' اے اللہ! میں جو بھی بات کہوں' یا جو بھی حلف اٹھاؤں' یا جو بھی

نذر مانوں' تو وہ سب تیری مشیت کے تحت ہوگا' جو تو چاہے گا' وہ ہوگا' جو تو نہیں چاہے گا' وہ نہیں ہوگا' بے شک تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

اے اللہ! تو نے جو بھی رحمت نازل کی' تو وہ اس پر نازل ہو جس پر تو نے رحمت نازل کی اور تو نے جس پر بھی لعنت کی' تو اس پر لعنت ہو جس پر تو نے لعنت کی' تو دنیا میں میرا کارساز ہے' تو مسلمان ہونے کے عالم میں مجھے موت دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ مجھے ملا دینا۔

اے اللہ! میں تقدیر کے فیصلے پر رضامندی' مرنے کے بعد عمدہ زندگی' تیرے دیدار کی لذت' تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' یہ سب کچھ کسی پریشان کن صورت حال کے بغیر ہو اور کسی گمراہ کرنے والے فتنے کے بغیر ہو' اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں' اس بات سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے' میں زیادتی کروں یا میرے خلاف زیادتی کی جائے' یا میں کسی ایسی خطا' یا گناہ کا ارتکاب کروں' جس کی تو مغفرت نہ کرے' اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! جلال اور اکرام والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تیرے ساتھ عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور اللہ تعالیٰ گواہ ہونے کے حوالے سے کافی ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی تیرے لئے مخصوص ہے' حمد تیرے لئے مخصوص ہے' اور تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے' قیامت نے آنا ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے' جو لوگ مر چکے ہیں' تو انہیں زندہ کرے گا' اگر تو نے مجھے میرے سپرد کیا' تو' تو مجھے ایک کمزور وجود' پردہ پوشی' گناہ اور خطا کے سپرد کرے گا' مجھے صرف تیری رحمت پر اعتماد ہے' تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کرسکتا ہے' اور میری' توبہ قبول فرمالے! بے شک' تو بہت زیدہ توبہ قبول فرمانے والا' رحم کرنے والا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ابن عاصم نے یہ روایت ''بعد القضاء'' کے الفاظ تک نقل کی ہے۔

989 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بن عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انَّہُ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مقالید السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا سَاَلَنِی عَنْھَا اَحَدٌ تَفْسِیرھَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبر وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حول وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْاَوَّلُ الْاٰخر الظَّاھِر الْبَاطِن بِیَدِہِ الْخَیْر یحیی وَیُمِیت وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر یَا عُثْمَان من قَالَھَا اِذا اصبح عشر مَرَّات اعطاہُ اللّٰہُ بھَا سِتَّ خِصَال

اَمَا وَاحِدَۃٌ فیحرس من اِبْلِیس وَجُنُودہ وَاَما الثَّانِیَۃ فَیُعْطی قِنْطَارًا فِی الْجنَّۃ وَاَما الثَّالِثَۃ فترفع لَہٗ دَرَجَۃ فِی الْجنَّۃ وَاَما الرَّابِعَۃ فیزوج من الْحور الْعین وَاَما الْخَامِسَۃ فَلَہٗ فِیھَا من الْاَجر کمن قَرَاَ الْقُرْاٰن والتوراۃ وَالْاِنْجِیل وَاَما السَّادِسَۃ یَا عُثْمَان لَہٗ کمن حج وَاعْتَمر فَقبل اللّٰہُ حجہ وعمرتہ وَاِن مَاتَ من یَوْمہ ختم لَہٗ بِطَابع الشُّھَدَاءِ ۔ رَوَاہُ ابْن اَبِی عَاصِم وَاَبُو یعلی وَابْن السّنی وَھُوَ اَصْلحھم اِسْنَادًا وَغَیرھم وَفِیْہِ نکارۃ وَقد

قِيلَ فِيهِ مَوْضُوع وَلَيْسَ بِبَعِيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِن کے بارے میں کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کیا' اس کی وضاحت یہ کلمات ہیں

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' وہ سب سے پہلے ہے' وہ سب کے بعد ہے' وہ ظاہر ہے' وہ باطن ہے' بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے عثمان! جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت دس مرتبہ پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے' اُسے چھ خصوصیات عطا کرے گا:

پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ' شیطان اور اس کے لشکروں سے' اس شخص کی حفاظت کرے گا' دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جنت میں اسے ایک ''قنطار'' عطا کرے گا' تیسری یہ ہے کہ جنت میں اس کے درجے کو بلند کیا جائے گا' چوتھی یہ ہے کہ حورعین کے ساتھ اس کی شادی کی جائے گی' پانچویں یہ ہے کہ اُسے یہ پڑھنے سے اتنا ہی اجر ملے گا' جس طرح اس شخص کو اجر ملتا ہے' جو قرآن' توراۃ اور انجیل پڑھتا ہے' چھٹی یہ ہے' اے عثمان! کہ اس شخص کو اتنا ہی اجر ملے گا' جو اس شخص کو ملتا ہے جس نے حج کیا ہو اور عمرہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حج اور عمرے کو قبول کر لیا ہو' اور اگر وہ شخص اسی دن انتقال کر جائے' تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم اور امام ابویعلیٰ اور ابن سنی نے نقل کی ہے' اور یہ سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ صالح ہے دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' لیکن اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' اس کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے: یہ روایت موضوع ہے' اور یہ بات بعید از امکان بھی نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

990 - وَرُوِىَ عَنْ اَبَان الْمحَارِبِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد مُسْلِم يَقُوْلُ اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَى رَبِّى اللّٰه لَا أشرك بِهِ شَيْئًا وَاَشْهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه اِلَّا غفر لَهُ ذنُوبه حَتّٰى يُمْسِى وَكَذٰلِكَ اِن قَالَهَا اِذا أصبح . رَوَاهُ الْبَزَّار وَغَيره

❀❀ حضرت ابان محاربی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے:

''میرا رب' اللہ تعالیٰ ہے' میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو شام تک کے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اسی طرح اگر وہ یہ کلمات صبح کے وقت کہتا ہے (تو یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

یہ روایت امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

991 - وَعَنْ وهب بن الْوَرْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل إِلَى الْجبانة بعد سَاعَة من اللَّيْل فَلَنْ
فَسمعت حسا واصواتا شَدِيدَة وَجِيء بسرير حَتَّى وضع وَجَاء شَيْء حَتَّى جلس عَلَيْهِ قَالَ وَاجْتمعت إِلَيْهِ
جُنُوده ثمَّ صرخ فَقَالَ من لي بِعُرْوَة بن الزبير فَلَمْ يجبهُ أحد حَتَّى قَالَ مَا شَاءَ اللّٰه من الْأَصْوَات فَقَالَ وَاحِد
أَنا أكفيكه قَالَ فتوجه نَحْو الْمَدِينَة وَأَنا أنظر إِلَيْهِ فَمَكث مَا شَاءَ اللّٰه ثمَّ أوشك الرّجْعَة فَقَالَ لَا سَبِيل لي إِلَى
عُرْوَة قَالَ وَيلك لم قَالَ وجدته يَقُولُ كَلِمَات إِذا أصبح وَإِذا أَمْسَى فَلَا يخلص إِلَيْهِ مَعَهُنَّ قَالَ الرجل فَلَمَّا
أَصبحت قلت لأهلي جهزوني فَأتيت الْمَدِينَة فَسَأَلت عَنهُ حَتَّى دللت عَلَيْهِ فَإِذا هُوَ شيخ كَبِير فَقلت شَيْئا
تَقوله إِذا أَصبحت وَإِذا أمسيت فَأبى أَن يُخبرنِي فَأَخْبَرته بِمَا رَأَيْت وَمَا سَمِعت فَقَالَ مَا أَدْرِي غير أَنِّي أَقُول
إِذا أَصبحت وَإِذا أمسيت آمَنت بِاللّٰهِ الْعَظِيم وكفرت بالجبت والطاغوت واستمسكت بالعروة الوثقى لَا
انفصام لَهَا وَاللّٰه سميع عليم إِذا أَصبحت ثَلَاث مَرَّات وَإِذا أمسيت ثَلَاث مَرَّات
رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا فِي مكايد الشَّيْطَان . أوشك أَي أسرع بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ وہیب بن ورد بیان کرتے ہیں: ایک شخص رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد ویرانے کی طرف گیا' وہ بیان کرتا ہے:
میں نے ایک شدید آوازسنی' پھر ایک پلنگ آیا اور اُسے رکھ دیا گیا' پھر کوئی آیا اور بیٹھ گیا' وہ شخص بیان کرتا ہے' پھر اس کے لشکر اس
کے اردگرد اکٹھے ہوئے' پھر اس نے چیخ کر کہا: کون مجھے عروہ بن زبیر کے پاس لے کر جائے گا؟ تو کسی نے اسے جواب نہیں
دیا' یہاں تک کہ جو اللہ کو منظور تھا' اس نے وہ آوازیں نکالیں' پھر ایک نے کہا: میں ان کے حوالے سے تمہارے لئے کفایت کر جاؤں
گا' پھر اس نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کیا' میں اسے دیکھ رہا تھا' جتنا اللہ کو منظور تھا' وہ اتنی دیر ٹھہرا رہا' پھر وہ جلدی واپس آ گیا اور
بولا: میں عروہ کے پاس نہیں جا سکتا' دوسرے نے کہا: تیرا ستیاناس ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: میں نے انہیں صبح اور شام کے
وقت یہ کلمات پڑھتے ہوئے پایا ہے' تو ان کلمات کی موجودگی میں اُن تک نہیں پہنچا جا سکتا
وہ شخص بیان کرتا ہے: جب صبح ہوئی' تو میں نے اپنے اہل خانہ سے کہا: تم مجھے سامان تیار کر کے دیدو' میں مدینہ منورہ آیا اور عروہ
کے بارے میں دریافت کیا' مجھے ان کے بارے میں بتایا گیا' تو وہ ایک بڑی عمر کے شخص تھے' میں نے کہا: آپ کوئی کلمات صبح اور شام
کے وقت پڑھتے ہیں؟ انہوں نے مجھے اس بارے میں بتانے سے انکار کر دیا' تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا اور جو کچھ سنا تھا' میں نے اس
کے بارے میں انہیں بتایا تو وہ بولے: میں تو صبح اور شام کے وقت صرف یہ کلمات پڑھتا ہوں:

''میں عظیم اللہ پر ایمان لایا' اور میں نے جبت اور طاغوت کا انکار کیا' اور میں نے مضبوط رسی کو تھام لیا' جس نے
ٹوٹنا نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''

جب صبح ہوتی ہے' تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہوں اور جب شام ہوتی ہے' تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں۔
یہ روایت امام بزار نے ''مکاید الشیطان'' میں نقل کی ہے۔
''وشک'' وزن اور معنی کے اعتبار سے ''اسرع'' (وہ تیزی سے آیا) کی مانند ہے۔

992 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حافظين يرفعان اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مَا حفظا من ليل اَوْ نَهَار فيجد اللّٰه فِیْ اَوَّل الصَّحِيفَة وَفِیْ آخرهَا خيرا اِلَّا قَالَ للْمَلَائِكَة اشهدكم اَنِّیْ قد غفرت لعبدی مَا بَيْن طرفِی الصَّحِيفَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ من رِوَايَة تَمام بن نجيح عَن الْحسن عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حفاظت کرنے والے فرشتے' جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نوٹ کی ہوئی چیزیں لے کر اوپر جاتے ہیں' تورات کا وقت ہو یا دن کا وقت ہو' اگر اللہ تعالیٰ صحیفے کے آغاز میں' یا آخر میں بھلائی پائے' تو فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں اپنے بندے کی اُن چیزوں کی مغفرت کر دی ہے' جو صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان میں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے تمام بن نجیح کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

15 - التَّرْغِيْب فِیْ قَضَاء الْاِنْسَان ورده اِذا فَاتَهُ من اللَّيْل

باب: آدمی کا کوئی ورد رات کے وقت رہ گیا ہو' تو اس کی قضاء کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

993 - عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وارصاه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نَام عَن حزبه اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فقرأه فِيمَا بَيْن صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الظّهْر كتب لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ من اللَّيْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو ادا کیے بغیر سو جائے' یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے' پھر وہ فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی وقت میں' اس (وظیفے یا ورد) کو پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ یہ اس کے لئے' اُسی طرح نوٹ کرتا ہے' جس طرح اس شخص نے س (وظیفے) کو رات کے وقت پڑھا تھا''۔

یہ روایت مام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

16 - التَّرْغِيْب فِیْ صَلَاة الضُّحَى

باب: چاشت کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات

993/1 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خليلی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بصيام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وركعتی الضُّحَى وَاَن اُوتر قبل اَن ارقد

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ نَحْوه وَابْن خُزَيْمَة وَلَفظه قَالَ - اَوْصَانِیْ

خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بثلاث لست بتاركهن ان لا انام إلا على وتر وَاَن لا ادع رَكْعَتي الضُّحى فَإِنَّهَا صَلاة الْاَوَّابِينَ وَصِيَام ثَلاثَة اَيَّام من كل شهر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے چاشت کی دو رکعت ادا کرنے اور سونے پہلے وتر پڑھنے کی ہدایت کی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے جبکہ ابن خزیمہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی میں انہیں ترک نہیں کروں گا ایک یہ کہ میں وتر ادا کئے بغیر نہ سوؤں ایک یہ کہ چاشت کی دو رکعت ترک نہ کروں کیونکہ یہ رجوع کرنے والے لوگوں کی نماز ہے اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا"۔

994 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يصبح على كل سلامى من اَحَدُكُمْ صَدَقَة فَكل تَسْبِيحَة صَدَقَة و كل تَحْمِيدَة صَدَقَة و كل تَهْلِيلَة صَدَقَة و كل تَكْبِيْرَة صَدَقَة وَاَمر بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَة وَنهى عَن الْمُنكر صَدَقَة ويجزىء من ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ يركعهما من الضُّحى . رَوَاهُ مُسلِم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صبح کے وقت ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے ہر سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر الحمدللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی جگہ چاشت کے وقت دو رکعت ادا کرنا کفایت کر جاتا ہے"۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

995 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْاِنْسَان سِتُّوْنَ وثلثمائة مفصل فَعَلَيْهِ اَن يتَصَدَّق عَن كل مفصل مِنْهَا صَدَقَة قَالُوْا فَمَنْ يُطيق ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النخاعة فِي الْمَسْجِد تدفنها وَالشَّيْء تنحيه عَن الطَّرِيْق فَإِن لم تقدر فركعتا الضُّحى تجزىء عَنْك رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"انسان میں 360 جوڑ ہوتے ہیں تو اس پر یہ لازم ہے کہ وہ ان میں سے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے بلغم کو دفن کر دینا راستے سے (تکلیف دہ چیز کو) ہٹا دینا (بھی صدقہ ہے) اور اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو چاشت کے وقت دو رکعت ادا کر لینا تمہاری طرف سے (ان سب کی جگہ) کفایت کر جائے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

996 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على

شُفعَة الضُّحَى غفرت لَهُ ذنُوبه وَإِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر ـ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ وَقد روى غير وَاحِد من الْأَئِمَّة هٰذَا الحَدِيث عَن نهاس بن قهم انْتَهى وَأَشَارَ إِلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه بِغَيْر إِسْنَاد شُفعَة الضُّحَى بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَقد تفتح أَي رَكعَتَا الضُّحَى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چاشت کے وقت کی جفت رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: کئی ائمہ نے یہ روایت نہاس بن قہم کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

''شفعۃ الضحیٰ'' میں 'ش' پر پیش ہے' اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد چاشت کی دو رکعات ہیں۔

997 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث لن أدعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحَى وَأَن لَا أَنَام إِلَّا على وتر رَوَاهُ مُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں جب تک زندہ رہا' انہیں ترک نہیں کروں گا:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' چاشت کی نماز' اور وتر ادا کر کے سونا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

998 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من صلى الضُّحَى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة بنى الله لَهُ قصرا فِي الْجنَّة من ذهب

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ بِإِسْنَاد وَاحِد عَن شيخ وَاحِد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث غَرِيب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے ایک ہی سند کے ساتھ' ایک بزرگ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

999 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّة فغنموا وأسرعوا الرّجْعَة فتحدث النَّاس بِقرب مغزاهم وَكَثْرَة غنيمتهم وَسُرْعَة رجعتهم فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أدلكم على أقرب مِنْهُم مغزى وَأكْثر غنيمَة وأوشك رجْعَة من تَوَضَّأ ثُمَّ غدا إِلَى الْمَسْجِد لسبحة الضُّحَى فَهُوَ أقرب مِنْهُم مغزى وَأكْثر غنيمَة وأوشك رَجْعَة

رَوَاهُ أَحْمد من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَاد جيد

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ کی' انہیں مال غنیمت بھی حاصل ہوا اور وہ لوگ جلد ہی واپس آ گئے' تو لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' کہ یہ لوگ کتنی جلدی واپس آ گئے ہیں؟ اور انہیں کتنا مال غنیمت حاصل ہوا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس کام کی طرف نہ کروں؟ جس میں اس سے زیادہ غنیمت حاصل ہو گی' اور اس سے زیادہ جلدی واپس آیا جائے گا؟ جو شخص وضو کر کے مسجد کی طرف جائے' تاکہ چاشت کی نماز ادا کرے' تو یہ ان کے مقابلے میں زیادہ جلدی واپس آنے والا ہو گا' اسے زیادہ مال غنیمت حاصل ہو گا اور وہ زیادہ جلدی واپس آ جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1000 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا فاعظموا الْغَنِيمَة واسرعوا الكرة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا بعثا قطّ اسْرع كرة وَلَا اعظم غنيمَة من هٰذَا الْبَعْث فَقَالَ اَلا اُخبركُمْ باسرع كرة مِنْهُم وَاعظم غنيمَة رجل تَوَضَّاَ فَاَحسن الْوضُوء ثُمَّ عمد اِلَى الْمَسْجِد فصلى فِيهِ الْغَدَاة ثُمَّ عقب بِصَلَاة الضحوة فَقَدْ اَسْرع الكرة وَاعظم الْغَنِيمَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيْح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَبَيَّنَ الْبَزَّار فِيْ رِوَايَته اَن الرجل اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد روى هٰذَا الحَدِيْث التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه من حَدِيْث عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتقدم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' اُن لوگوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا اور وہ لوگ جلدی واپس بھی آ گئے' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے ایسی کوئی جنگی مہم نہیں دیکھی' جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ گئی ہو اور جسے ان لوگوں سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو ان سے بھی زیادہ جلدی واپس آنے والے' اور ان سے زیادہ غنیمت حاصل کرنے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد کی طرف جا کر' وہاں فجر کی نماز ادا کرے' پھر اس کے بعد چاشت کی نماز ادا کرے (تو یہ دونوں نمازیں ادا کرنے کے بعد) وہ شخص زیادہ جلدی واپس آ جائے گا' اور اسے زیادہ غنیمت حاصل ہو گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کی سند کے راوی صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام بزار نے اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے: وہ صاحب (جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کی تھی کہ ہم نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی) وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' کے دعاؤں سے متعلق باب میں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول

حدیث 1000: صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر إثبات عظم الغنیمة لمعقب صلاة الغداة برکعتی الضحی' حدیث:2575' مسند أبی یعلی الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث:6424

حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

1001 - وَعَنْ عقبة بن عامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزّ وَجَلّ يَقُوْلُ يَا ابْن آدم اكْفِنِيْ اَوَّل النَّهَار بِاَرْبَع رَكْعَات اكفك بِهن آخر يَوْمك

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَرِجَال اَحدهمَا رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت ادا کرلو! میں دن کے آخری حصے تک ان کی وجہ سے تمہاری کفایت کروں گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں میں سے ایک کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1002 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الله تبَارك وَتَعَالَى اَنه قَالَ يَا ابْن آدم لَا تعجزني من اَربع رَكْعَات من اَوَّل النَّهَار اكفك آخِره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَلكنه اِسْنَاد شَامي وَرَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَحده وَرُوَاته كلهم ثِقَات وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من حَدِيْث نعيم بن همار

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت کے حوالے سے عاجز نہ ہونا' میں اس کے آخری حصے تک' تمہاری کفایت کروں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' اور اس کی سند شامی ہے' امام احمد نے یہ روایت صرف حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور ان کے تمام راوی ثقہ ہیں' امام ابوداؤد نے یہ روایت نعیم بن ہمار سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1003 - وَعَنْ اَبِيْ مرّة الطَّائِفِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ الله عَزّ وَجَلّ ابْن آدم صل لي اَربع رَكْعَات من اَوَّل النَّهَار اكفك آخِره

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابومرہ طائفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں' میرے لئے چار رکعت ادا کرلینا' میں اس کے آخری حصے تک تمہارے لئے کفایت کروں گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

1004 - وَرُوِىَ عَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خرج مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَة تبوك فَجلسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يحدث اَصْحَابه فَقَالَ من قَامَ إِذا استقبلته الشَّمْس فَتَوَضَّا فَاحْسن وضوء ه ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ غفرت لَهُ خطاياه وَكَانَ كَمَا وَلدته أمه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر رہے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب سورج نکل کر سامنے آتا ہے اس وقت جو شخص اُٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ یوں ہو جاتا ہے جیسے اُس وقت تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

1005 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بَيته متطهرا إِلَى صَلَاة مَكْتُوبَة فَاجره كَاجر الْحَاج الْمحرم وَمَنْ خرج إِلَى تَسْبِيح الضُّحَى لَا ينصبه إِلَّا إِيَّاه فَاجره كَاجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة على إِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِي عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے جائے تو اس کا اجر احرام باندھ کر حج کرنے والے شخص کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلے اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو اس کا عمل عمرہ کرنے والے کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغو حرکت نہ کی گئی ہو یہ چیز ''علیین'' میں نوٹ کیے جانے کا باعث بنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1006 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ صلى اَرْبعا كتب من العابدين وَمَنْ صلى سِتا كفى ذٰلِكَ الْيَوْم وَمَنْ صلى ثَمَانِيا كتبه اللّٰه من القانتين وَمَنْ صلى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة وَمَا من يَوْم وَلَا لَيْلَة إِلَّا لله من يمن بِهِ على عباده وَصدقَة وَمَا من اللّٰه على اَحَد من عباده أفضل من اَن يلهمه ذكره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِي مُوسَى بن يَعْقُوب الزمعِي خلاف وَقد رُوِىَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَمَنْ طرق وَهٰذَا أحسن أسانيده فِيمَا أعلم

وَرَوَاهُ الْبَزَّار من طَرِيق حُسَيْن بن عَطَاءٍ عَن زيد بن أسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لابي ذَر يَا عَمَّاه أوصني قَالَ سَالَتنِي كَمَا سَالَت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِن صليت الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لم تكْتب

من الغافلين -فذكر الحديث ثم قال لا نعلمه يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا من هذا الوجه كذا قال رحمه الله تعالى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چاشت کی (نماز میں) دو رکعت ادا کرتا ہے اس کو ''غافلین'' میں نوٹ نہیں کیا جاتا' جو شخص چار رکعت ادا کرتا ہے' اس کا نام ''عابدین'' میں نوٹ کیا جاتا ہے' جو شخص چھ رکعت ادا کرتا ہے' تو اس دن کے لئے اس کی کفایت ہو جاتی ہے' جو شخص آٹھ رکعت ادا کرتا ہے' اس کا نام اللہ تعالیٰ ''قانتین'' میں نوٹ کر لیتا ہے' جو شخص بارہ رکعت ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے' ہر دن اور ہر رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اپنے بندوں پر فضل اور صدقہ ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر' اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز صدقہ نہیں کرتا' کہ اُسے اپنا ذکر کرنے کی' توفیق عطا فرما دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' موسیٰ بن یعقوب زمعی نامی راوی کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے' اور مختلف طرق سے منقول ہے' اور میرے علم کے مطابق یہ سند سب سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے' حسین بن عطاء کے حوالے سے' زید بن اسلم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اے چچا جان! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے' تو انہوں نے فرمایا' تم نے مجھ سے وہی بات کہی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی' تو (اس کے جواب میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اگر تم چاشت کی دو رکعت ادا کرلو' تو تمہارا نام ''غافلین'' میں نوٹ نہیں کیا جائے گا''..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے

مصنف کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق' یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے' امام بزار نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

1007 - وَعَنُ اَبِيُ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا طلعت الشَّمْس من مطلعهَا كهيئتها لصَلَاة الْعَصْر حِيْن تغرب من مغْربهَا فصلى رجل رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبع سَجدَات فَإِن لَهُ اجر ذَلِكَ الْيَوْم وحسبته قَالَ وَكفر عَنهُ خطيئته واثمه وَاَحْسبهُ قَالَ وَإِن مَاتَ من يَوْمه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده مقارب وَلَيْسَ فِيْ رُوَاته من ترك حَدِيْثه وَلَا أجمع على ضعفه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سورج مشرق کی طرف سے نکلے اور اس مقام تک پہنچ جائے' جو غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے اس وقت اگر آدمی دو رکعت' چار سجدے ادا کرلے' تو اسے اس دن کا اجر ملتا ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں') اس کی خطائیں اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے' (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند "مقارب" ہے' اور اس کے راویوں میں کوئی ایسا نہیں ہے' جس کی نقل کردہ روایت کو متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1008 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یحافظ علی صَلَاة الضُّحی اِلَّا اواب قَالَ وَهِی صَلَاة الْاَوَّابِیْنَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ لم یُتَابع اِسْمَاعِیل بن عبد الله یَعْنِیْ ابْن زُرَارَة الرقی علی اتِّصَال هٰذَا الْخَبَر وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِی عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ سَلمَة مُرْسلا وَرَوَاهُ حَمَّاد بن سَلمَة عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ سَلمَة قَوْله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"چاشت کی نماز کی حفاظت' صرف "اوّاب" ہی کریں گے' وہ فرماتے ہیں: یہ اوّابین کی نماز ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عبداللہ یعنی ابن زرارہ رقی کی اس روایت کے متصل ہونے کے بارے میں متابعت نہیں کی گئی ہے' یہی روایت دراوردی نے' محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ حماد بن سلمہ نے' محمد بن عمرو کے حوالے سے' ابوسلمہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

1009 - وَرُوِیَ عَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجنَّة بَابا یُقَال لَهُ الضُّحی فَإِذا کَانَ یَوْم الْقِیَامَة نَادَی مُنَاد اَیْن الَّذین کَانُوا یدیمون صَلَاة الضُّحی هٰذَا بَابکُمْ فادخلوه برحمة الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "ضحیٰ" ہے' جب قیامت کا دن ہوگا' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جو باقاعدگی کے ساتھ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے' یہ تمہارا (مخصوص) دروازہ ہے' تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

17 - التَّرْغِیْب فِیْ صَلَاة التَّسْبِیح

باب: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ترغیبی روایات

1010 - عَن عِکْرِمَة عَن ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاس بن عبد الْمطلب یَا عَبَّاس یَا عماه اَلا اُعْطِیك اَلا أمنحك اَلا أحبوك اَلا أفعل بك عشر خِصَال اِذا اَنْت فعلت ذٰلِك غفر اللّٰه لَك ذَنْبك اَوله وَآخره وقدیمه وَحَدِیثه وَخَطَاَه وعمده وصغیره وکبیره وسره وعلانیته عشر خِصَال اَن تصلی اَربع رَکْعَات تقرأ فِیْ کل رَکْعَة بِفَاتِحَة الْکتاب وَسورَة فَإِذا فرغت من الْقِرَاءَة فِیْ اَوَّل

رَكْعَةٍ فَقُل وَأَنت قَائِم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أكبر خمس عشرَة مرّة ثُمَّ تركع فَتَقُولُ وَأَنت رَاكِع عشرا ثُمَّ ترفع رَأسك من الرُّكُوع فتقولها عشرا ثُمَّ تهوى سَاجِدا فَتَقُولُ وَأَنت ساجد عشرا ثُمَّ ترفع رَأسك من السُّجُود فتقولها عشرا ثُمَّ تسْجد فتقولها عشرا ثُمَّ ترفع رَأسك من السُّجُود فتقولها عشرا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُونَ فِيْ كل رَكْعَة تفعل ذٰلِكَ فِيْ أربع رَكْعَات وَإِن اسْتَطَعْت أَن تصليها فِيْ كل يَوْم مرّة فافعل فَإِن لم تستطع فَفِيْ كل جُمُعَة مرّة فَإِن لم تفعل فَفِيْ كل شهر مرّة فَإِن لم تفعل فَفِيْ كل سنة مرّة فَإِن لم تفعل فَفِيْ عمرك مرّة

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ إِن صَحَّ الْخَبَر فَإِن فِيْ الْقلب من هٰذَا الْإِسْنَاد شَيْئا فَذكره ثُمَّ قَالَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيْم بن الحكم بن أبان عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عِكْرِمَة مُرْسلا لم يذكر ابْن عَبَّاس

قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره فَلَو كَانَت ذنوبك مثل زبد الْبَحْر أَوْ رمل عالج غفر اللّٰه لَك . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة وأمثلها حَدِيْث عِكْرِمَة هٰذَا وَقد صَححهُ جمَاعَة مِنْهُم الْحَافِظ أَبُوْ بكر الْآجُرِيّ وَشَيخنَا أَبُوْ مُحَمَّد عبد الرَّحِيم الْمصْرِيّ وَشَيخنَا الْحَافِظ أَبُو الْحسن الْمَقْدِسِي رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰى

وَقَالَ أَبُوْ بَكْرِ بن أَبِيْ دَاوُد سَمِعت أَبِيْ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْ صَلَاة التَّسْبِيح حَدِيْث صَحِيْح غير هٰذَا وَقَالَ مُسْلِم بن الْحجَّاج رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يرْوى فِيْ هٰذَا الحَدِيْث إِسْنَاد أحسن من هٰذَا يَعْنِيْ إِسْنَاد حَدِيْث عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم قد صحت الرِّوَايَة عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علم ابْن عَمه هٰذِهِ الصَّلَاة ثُمَّ قَالَ حَدثنَا أَحْمد بن دَاوُد بِمصْر حَدثنَا إِسْحَاق بن كَامِل حَدثنَا إِدْرِيس بن يحيى عَنْ حَيْوَة بن شُرَيْح عَنْ يزِيْد بن أَبِيْ حبيب عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَر بن أَبِيْ طَالب إِلٰى بِلَاد الْحَبَشَة فَلَمَّا قدم اعتنقه وَقبل بَيْن عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلا أهب لَك أَلا أسرك أَلا أمنحك فَذكر الحَدِيْث ثُمَّ قَالَ هٰذَا إِسْنَاد صَحِيْح لَا غُبَار عَلَيْهِ

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَشَيْخه أَحْمد بن دَاوُد بن عبد الْغفار أَبُوْ صَالح الْحَرَّانِيّ ثُمَّ الْمصْرِيّ تكلم فِيْهِ غير وَاحِد من الْأَئِمَّة وَكذبه الدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو کوئی عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ کوئی (اچھائی) نہ کروں؟ دس کام ہیں اگر آپ انہیں کرلیں گے' تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے والے اور بعد والے' پرانے اور نئے' غلطی سے کیے گئے' جان بوجھ کر کیے گئے' صغیرہ اور کبیرہ' پوشیدہ اور علانیہ' سب گناہ بخش دے گا' وہ دس خصال یہ ہیں کہ آپ چار رکعت ادا کریں' جن میں سے ہر ایک رکعت میں' سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کریں' جب آپ پہلی رکعت میں تلاوت کر کے فارغ ہو جائیں' تو آپ قیام کی حالت میں' یہ کلمات پندرہ مرتبہ

پڑھیں: سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر پھر آپ رکوع میں چلے جائیں' پھر آپ رکوع کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ رکوع سے سر اٹھائیں' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ سجدے میں جائیں اور سجدے کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ دوبارہ سجدے میں جائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر سجدے سے سر کو اٹھائیں' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' تو ہر رکعت میں یہ پچھتر کلمات ہو جائیں گے' آپ اس طرح چار رکعت ادا کریں' اگر آپ سے ہو سکے' تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز ادا کریں' اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے' تو ہفتے میں اسے ایک مرتبہ ادا کر لیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ اسے ادا کر لیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو سال میں ایک مرتبہ اسے ادا کر لیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو اپنی زندگی میں ایک مرتبہ اسے ادا کر لیں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: اگر یہ روایت مستند ہو' تو اس کی سند کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے' پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' اور یہ کہا ہے: اس روایت کو ابراہیم بن حکم بن ابان نے' اپنے والد کے حوالے سے' عکرمہ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اگر آپ کے گناہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں' یا ریت کے ذرات جتنے ہوں' تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کر دے گا"۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت کئی حوالوں سے' صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' اور ان میں سب سے زیادہ بہتر روایت عکرمہ سے منقول یہ روایت ہے' جسے محدثین کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے' جن میں سے ایک حافظ ابوبکر آجری ہیں اور ہمارے شیخ ابومحمد عبدالرحیم مصری ہیں' اور ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن مقدسی ہیں۔

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں اس روایت کے علاوہ اور کوئی صحیح حدیث منقول نہیں ہے۔

امام مسلم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اس سے زیادہ عمدہ سند کے ساتھ روایت نہیں کی گئی' یعنی عکرمہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کی سند (سب سے بہتر ہے)۔

امام حاکم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مستند طور پر منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد کو اس نماز کی تعلیم دی تھی۔

پھر امام حاکم نے یہ بات بیان کی: احمد بن داؤد نے مصر میں' اسحاق بن کامل کے حوالے سے' ادریس بن یحییٰ کے حوالے سے حیوہ بن شریح کے حوالے سے' یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا' جب وہ وہاں سے تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

گلے لگایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک چیز ہبہ نہ کروں؟ کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک عطیہ نہ دوں؟" ...اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے پھر امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند صحیح ہے اس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان کے استاد احمد بن داؤد بن عبدالغفار حرانی ثم مصری ہیں ان کے بارے میں کئی ائمہ نے کلام کیا ہے اور امام دار قطنی نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے۔

1011 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ رَافِع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاس يَا عَم آلا احبوك آلا انفعك آلا أصلك قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فصل اَربع رَكْعَات تقرَاُ فِىْ كل رَكْعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وَسورَة فَإِذَا انْقَضتْ الْقِرَاءَة فَقل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر خمس عشرَة مرّة قبل اَن تركع ثُمَّ اركع فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَاسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَاسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَاسك فقلها عشرا قبل اَن تقوم فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ فِىْ كل رَكْعَة وَهِى ثَلَاثمِائَة فِىْ اَربع رَكْعَات فَلَو كَانَت ذنوبك مثل رمل عالج غفرها اللّٰه لَك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ لم يسْتَطع يَقُوْلهَا فِىْ كل يَوْم قَالَ قلها فِىْ كل جُمُعَة فَإِن لم تستطع فقلها فِىْ شهر حَتّٰى قَالَ فقلها فِىْ سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِىّ وَالدَّارَقُطْنِىّ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ كَانَ عبد اللّٰه بن الْمُبَارك يَفْعَلهَا وتداولها الصالحون بَعْضُهُمْ من بعض وَفِيْه تَقْوِيَة لِلْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْع انْتهى

وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ اَبِىْ رَافع ثُمَّ قَالَ وَقد راى ابْن الْمُبَارك وَغَيْر وَاحِد من اَهْلِ الْعلم صَلَاة التَّسْبِيح وَذكرُوا الْفضل فِيْهِ

حَدثنَا اَحْمد بن عَبدة الضَّبِّىّ حَدثنَا اَبُوْ وهب قَالَ سَاَلت عبد اللّٰه بن الْمُبَارك عَن الصَّلَاة الَّتِىْ يسبح فِيْهَا قَالَ يكبر ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك وتبارك اسْمك وَتَعَالٰى جدك وَلَا اِلٰه غَيْرك ثُمَّ يَقُوْلُ خمس عشرَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر ثُمَّ يتَعَوَّذ وَيقْرَاُ بِسم اللّٰه الرَّحْمٰن الرَّحِيم وفاتحة الْكتاب وَسورَة ثُمَّ يَقُوْلُ عشر مَرَّات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر ثُمَّ يرْكَع فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَاسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَاسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد الثَّانِيَة فيقولها عشرا يُصَلِّى اَربع رَكْعَات على هٰذَا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيحَة فِىْ كل رَكْعَة يبْدَاُ فِىْ كل رَكْعَة بِخَمْس عشرَة تَسْبِيحَة ثُمَّ يقْرَاُ ثُمَّ يسبح عشرا فَإِن صلى لَيْلًا فَاَحَبُّ اَن يسلم فِىْ كل رَكْعَتَيْنِ وَاِن صلى نَهَارا فَإِنْ شَاءَ سلم وَاِنْ شَاءَ لم يسلم

قَالَ اَبُوْ وهب وَاَخْبرنِىْ عبد الْعَزِيز هُوَ ابْن اَبِىْ رزمة عَن عبد اللّٰه اَنه قَالَ يبْدَاُ فِىْ الرُّكُوْع بسبحان رَبِّى الْعَظِيْم وَفِى السُّجُوْد بسبحان رَبِّى الْاَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ يسبح التسبيحات

قَالَ اَحْمد بن عَبدة وَحدثنَا وهب بن زَمعَة قَالَ اَخْبرنِىْ عبد الْعَزِيز وَهُوَ ابْن اَبِىْ رزمة قَالَ قُلْتُ لعبد

اللّٰہ بن الْمُبَارَكْ اِنْ سَهَا فِيْهَا اَيسبح فِيْ سَجْدَتَي السَّهْو عشرا عشرا قَالَ لَا اِنَّمَا هِيَ ثلثمائة تَسْبِيحَة انتهى مَا ذكره التِّرْمِذِيّ

قَالَ المملي الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذكره عَن عبد اللّٰه بن الْمُبَارَك من صفتها مُوَافق لما فِيْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِيْ رَافع اِلَّا انه قَالَ يسبح قبل الْقِرَاءَة خمس عشرَة وَبعدهَا عشرا وَلَمْ يذكر فِيْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة تسبيحا وَفِيْ حَدِيْثهمَا انه يسبح بعد الْقِرَاءَة خمس عشرَة مرّة وَلَمْ يذكرَا قبلهَا تسبيحا ويسبح اَيْضًا بعد الرّفْع فِيْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة قبل اَن يَقُوْمُ عشرا

حضرت ابورافع ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس ؓ سے فرمایا: اے چچاجان! کیا میں آپ کو کچھ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ چار رکعت ادا کریں جن میں سے ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کریں جب تلاوت مکمل ہو جائے تو سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھ لیں یہ رکوع میں جانے سے پہلے پڑھیں پھر آپ رکوع میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر آپ اپنا سر اٹھائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدے میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر اپنا سر اٹھائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدے میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر اپنا سر اٹھائیں اور کھڑے ہونے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں تو ہر ایک رکعت میں یہ پچھتر کلمات ہوں گے اور چار رکعت میں یہ تین سو ہو جائیں گے اگر آپ کے گناہ ریت کے ذروں کی مانند ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کر دے گا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جو شخص روزانہ انہیں پڑھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ ہفتے میں ایک مرتبہ انہیں پڑھ لیں اگر آپ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ سال میں ایک مرتبہ اسے پڑھ لیں"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ترمذی امام دارقطنی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک یہ عمل کرتے تھے اور صالحین نے بھی اسے اختیار کیا ہے انہوں نے ایک دوسرے سے اسے روایت کیا ہے اور اس میں مرفوع حدیث کی تقویت موجود ہے..... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابورافع ؓ سے منقول ہونے کے اعتبار سے غریب ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے عبداللہ بن مبارک اور کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: صلوٰۃ التسبیح ادا کی جائے گی اور انہوں نے اس کی فضیلت کا ذکر کیا ہے۔

ابووہب بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں دریافت کیا جس میں تسبیح پڑھی جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: آدمی تکبیر کہہ کر سبحانک اللّٰھم پڑھے گا پھر پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے گا پھر اعوذ باللہ پڑھے گا پھر بسم اللہ پڑھے گا سورۂ فاتحہ پڑھے گا اور ایک سورت پڑھے گا پھر دس مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے گا پھر رکوع میں جا کر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا پھر اپنا سر اٹھائے گا اور یہ کلمات

دس مرتبہ پڑھے گا' پھر سجدے میں جائے گا' اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر اپنا سر اٹھائے گا اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر دوسری مرتبہ سجدے میں جائے گا' اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' اسی طرح وہ چار رکعت ادا کرے گا' تو ایک رکعت میں یہ پچھتر تسبیحات ہوں گی' آدمی ہر رکعت کے آغاز میں پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر دس مرتبہ تسبیح پڑھے گا' اگر آدمی رات کے وقت یہ نماز ادا کرتا ہے' تو زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور اگر وہ دن کے وقت یہ نماز ادا کرتا ہے' تو اگر وہ چاہے' تو سلام پھیر دے اور اگر چاہے' تو سلام نہ پھیرے۔

ابو وہب بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز بن ابورزمہ نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: آدمی رکوع میں پہلے **سبحان ربی العظیم** پڑھے گا اور سجدے میں پہلے **سبحان ربی الاعلٰی** پڑھے گا' یہ تین' تین مرتبہ پڑھے گا' پھر ان تسبیحات کو پڑھے گا۔

احمد بن عبدہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالعزیز بن ابورزمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: اگر آدمی کو اس نماز میں سہو ہو جاتا ہے' تو کیا وہ سجدہ سہو میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تین سو تسبیحات ہوں گی ... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی' جو امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے حافظ فرماتے ہیں: یہ چیز' جو انہوں نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' نماز کے طریقے کے بارے میں نقل کی ہے' یہ اس روایت کے مطابق ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی تلاوت سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے گا اور تلاوت کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا' انہوں نے جلسہ استراحت میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا' جبکہ ان دنوں حضرات کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے کہ آدمی تلاوت کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے گا انہوں نے تلاوت سے پہلے تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا' کہ آدمی جلسہ استراحت میں' اُٹھنے کے بعد اور کھڑے ہونے سے پہلے تسبیح پڑھے گا۔

1012 - وروی الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ اَبِیْ حباب الْكَلْبِيّ عَنْ اَبِیْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لی النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا احبوك اَلا اُعْطِيك فَذكر الحَدِيْثِ بِالصّفة الَّتِیْ رَوَاهَا التِّرْمِذِيّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا يُوَافق مَا رويناهُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك وَرَوَاهُ قُتَيْبَة عَنْ سَعِيْد عَن يحيى بن سليم عَن عمرَان بن مُسْلِم عَنْ اَبِیْ الجوزاء قَالَ نزل عَلیّ عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاص فَذكر الحَدِيْثِ وَخَالفهُ فِیْ رَفعه اِلَی النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر التسبيحات فِیْ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَة اِنَّمَا ذكرهَا بعدهَا ثُمَّ ذكر جلْسَة الاِستراحة كَمَا ذكرهَا سَائِر الرُّوَاة انْتهى

قَالَ الْحَافِظ جُمْهُور الرُّوَاة على الصّفة الْمَذْكُورَة فِیْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِیْ رَافع وَالْعَمَل بهَا اَوْلی اِذْ لَا يَصح رفع غَيْرهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام بیہقی نے' ابوحباب کلبی کے حوالے سے' ابوجوزاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث

ذکر کی ہے' جو اس طریقے کے مطابق ہے' جسے امام ترمذی نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کیا ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے یہ اس طریقے کے مطابق ہے' جو ہم نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت قتیبہ نے سعید کے حوالے سے' یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' عمران بن مسلم کے حوالے سے' ابوجوزاء سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میرے ہاں ٹھہرے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' البتہ انہوں نے اس حدیث کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہونے کے حوالے سے اس سے مختلف نقل کیا ہے' اور تلاوت کے آغاز میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے تسبیح کا ذکر تلاوت کے بعد کیا ہے' اور پھر انہوں نے جلسہ استراحت کا بھی ذکر کیا ہے' جس طرح باقی تمام راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: جمہور راویوں نے وہی طریقہ نقل کیا ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہے' اور اس روایت پر عمل کرنا' زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس کے علاوہ کسی اور روایت کا مرفوع ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1013 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا غُلَامُ اَلا احبوك اَلا انحلك اَلا اُعْطِیك قَالَ قُلْتُ بَلٰی بِاَبِیْ اَنْتَ وَامی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَظَنَنْت اَنه سیقطع لی قِطْعَة من مَال فَقَالَ لی اَربع رَكْعَات تصلیهن ـفَذكر الحَدِیْثِ كَمَا تقدم وَقَالَ فِیْ آخِره :

فَاِذَا فرغت قلت بعد التَّشَهُّد وَقبل السَّلام : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسالك توفیق اَهْلِ الْهدی واعمال اَهْلِ الْیَقِین ومناصحة اَهْلِ التَّوْبَة وعزم اَهْلِ الصَّبْر وجد اَهْلِ الْخشیة وَطلب اَهْلِ الرَّغْبَة وتعبد اَهْلِ الْوَرع وعرفان اَهْلِ الْعلم حَتّٰی أخافك اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسالك مَخَافَة تحجزنی عَن مَعَاصِیك حَتّٰی أعمل بطاعتك عملا استحق به رضاك وَحَتّٰی اناصحك بِالتَّوْبَةِ خوفًا مِنْك وَحَتّٰی أخْلص لَك النَّصِیحَة حبا لَك وَحَتّٰی اتوكل عَلَیْك فِی الْاُمُور حسن ظن بك سُبْحَانَ خَالق النُّور فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ یَا ابْن عَبَّاس غفر اللّٰه لَك ذنوبك كلهَا صغیرها وكبیرها وقدیمها وحدیثها وسرها وعلانیتها وعمدها وخطأها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِیهِ اَیْضًا عَنْ اَبِی الجوزاء قَالَ قَالَ لی ابْن عَبَّاس یَا اَبَا الجوزاء اَلا أحبوك اَلا أعلمك اَلا اُعْطِیك قلت بَلٰی فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من صلی اَربع رَكْعَات فَذكر نَحْوِهٖ بِاخْتِصَار وَاِسْنَاده واه وَقد وَقع فِیْ صَلَاة التَّسْبِیح كَلَام طَوِیل وَخلاف منتشر ذكرته فِیْ غیر هٰذَا الْكتاب مَبْسُوطا وَهٰذَا كتاب ترغیب وترهیب وَفِیمَا ذكرته كِفَایَة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' جی ہاں! یا رسول اللہ! راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی زمین وغیرہ عطا کریں گے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چار رکعت ادا کرو۔ ...اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو پہلے گزر چکی ہے' البتہ انہوں نے

س کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ' تو تم تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے اہل ہدایت کی سی توفیق' اہل یقین کے سے اعمال' اہل توبہ کی سی خیر خواہی' اہل صبر کی سی پختہ کاری' اہل خشیت کی سی کوشش' اہل رغبت کی سی طلب' پرہیزگاروں کی سی عبادت' اہل علم کے سے عرفان کا سوال کرتا ہوں' تاکہ میں تیرا خوف رکھوں' اے اللہ! میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے گناہوں کے ارتکاب سے روک دے' تاکہ میں تیری فرمانبرداری پر عمل کرسکوں' اور اس کے ذریعے تیری رضامندی کا مستحق ہو جاؤں' اور میں تیری بارگاہ میں خالص توبہ کرسکوں' جو تیرے خوف کی وجہ سے ہو' اور میں تیرے لئے خالص طور پر خیر خواہی رکھوں' جو تیری محبت کی وجہ سے ہو' یہاں تک کہ میں تمام امور میں تجھ پر توکل کروں' تیرے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے' پاک ہے' وہ ذات جس نے نور کو پیدا کیا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اے ابن عباس! جب تم ایسا کرلو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کی' چھوٹے' بڑے' پرانے نئے' پوشیدہ' علانیہ' جان بوجھ کر کیے گئے' غلطی سے کیے گئے' (یعنی) تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت ابوجوزاء کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اے ابوجوزاء! کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص چار رکعت ادا کرے''۔

اس کے بعد راوی نے' حسب سابق روایت مختصر طور پر نقل کی ہے' تاہم اس روایت کی سند ''واہی'' ہے' صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں طویل کلام کیا گیا ہے' اور اس کے بارے میں بہت اختلاف بھی پھیلا ہوا ہے' جسے میں نے کسی اور کتاب میں' زیادہ وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے' یہ کتاب کیونکہ ترغیبی اور ترہیبی روایات کے بارے میں ہے' اس لئے میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

1014 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ام سليم غَدَتْ على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلمنِيْ كَلِمَات أقولهن فِيْ صَلَاتي فَقَالَ كبرى الله عشرا وسبحيه عشرا واحمديه عشرا ثُمَّ سَلِيْ مَا شِئْت يَقُوْلُ نَعَمْ نعم ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کلمات کے بارے میں بتائیے' جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

''تم دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو' دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمدللہ پڑھو' پھر تم جو چاہو' دعا مانگو' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! جی ہاں! (یعنی وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا)''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام نسائی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

18 - اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ صَلَاۃِ التَّوْبَۃِ

باب: نمازِ توبہ سے متعلق ترغیبی روایات

1015 - عَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يُذنب ذَنبا ثُمَّ يَقُوْمُ فيتطهر ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يستغفر اللّٰه اِلَّا غفر اللّٰه لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة (وَالَّذِيْنَ اِذا فعلوا فَاحِشَةً اَوْ ظلمُوا أنفسهم ذكرُوْا اللّٰه) ال عمران اِلٰی آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَذكره ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه بِغَيْر اِسْنَاد وَذكر فِيْهِ الرَّكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے' پھر وہ اٹھ کر وضو کرے' پھر نماز ادا کرے' پھر مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت کی:

''جب وہ کسی برائی کا ارتکاب کرتے ہیں' یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں'' - یہ آیت کے آخر تک ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''پھر وہ دو رکعت ادا کرے''۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر ذکر کی ہے' انہوں نے اس میں دو رکعت کا ذکر کیا ہے۔

1016 - وَعَنِ الْحسن يَعْنِيْ الْبَصْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذْنب عبد ذَنبا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلٰی بَرَاز من الْاَرْض فصلى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ واستغفر اللّٰه من ذٰلِكَ الذَّنب اِلَّا غفره اللّٰه لَهٗ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا

قَوْلِهِ الْبَرَاز بِكَسْر الْبَاء وَبعدهَا رَاء ثُمَّ الف ثُمَّ زَاي هُوَ الْاَرْض الفضاء

❀❀ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے' پھر وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کسی کھلی جگہ پر جا کر وہاں دو رکعت ادا کرے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''البراز'' میں 'ب' پر زیر ہے' اور اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ا' ہے' پھر 'ز' ہے' اس سے مراد کھلی جگہ ہے۔

1017 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّي دخلت الْجَنَّة البارحة فَسمعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اذنبت قطُّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَمَا أصابني حدث قطُّ اِلَّا تَوَضَّات عِنْدهَا وَصليت رَكْعَتَيْنِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه - وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اذنبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے گئے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہوں تو دو رکعت ادا کرلیتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوتا ہے' تو میں اسی وقت وضو کر کے دو رکعت ادا کر لیتا ہوں''۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں جب بھی گناہ کروں''۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

19 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْحَاجة ودعائها

باب: نمازِ حاجت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اُس کی دعا کا بیان

1018 - عَن عُثْمَان بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اعمى اتى اِلَى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰه اَن يكْشف لي عَن بَصرِي قَالَ اَوْ ادعك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قد شقّ عَلَيّ ذهَاب بَصرِي قَالَ فَانْطَلق فَتَوَضَّا ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك واتوجه اِلَيْك بنبيي مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ أتوجه اِلَى رَبِّي بك اَن يكْشف لي عَن بَصرِي اللّٰهُمَّ شفعه فِيْ وشفعني فِيْ نَفسِي فَرجع وَقد كشف اللّٰه عَن بَصَره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَلَيْسَ عِنْد التِّرْمِذِيّ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ اِنَّمَا قَالَ فَامره اَن يتَوَضَّا فَيحسن وضوءه ثُمَّ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاء فَذكره بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ فِي الدَّعْوَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكر فِيْ اَوله قصَّة وَهُوَ اَن رجلا كَانَ يخْتَلف اِلَى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَاجَة لَهُ وَكَانَ عُثْمَان لَا يلْتَفت اِلَيْهِ وَلَا ينظر فِيْ حَاجته فلقي عُثْمَان بن حنيف

حديث 1018: سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب في دعاء الضعيف' حديث:3587' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في صلاة الحاجة - حديث:1381' المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' فأما حديث عبد الله بن فروخ - حديث:1114' السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر حديث عثمان بن حنيف - حديث:10097' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عثمان بن حنيف - حديث:16924' مسند عبد بن حميد - عثمان بن حنيف' حديث:381' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه طاهر' حديث:509' المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه عمر' من اسمه عثمان - ما أسند عثمان بن حنيف' حديث:8190

فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَان بن حنيف ائْتِ الميضاة فَتَوَضَّأ ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِد فصل فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالكَ واتوجه اِلَيْكَ بنبينا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ اتوجه بكَ اِلٰى رَبِّيْ فيقضي حَاجَتِي وتذكر حَاجَتك وَرح اِلَيّ حَتّٰى اروح مَعَكَ فَانْطَلق الرجل فصنع مَا قَالَ لَهُ ثُمَّ اَتٰى بَاب عُثْمَان فجَاء البواب حَتّٰى اَخذ بِيَدِهِ فَاَدْخلهُ على عُثْمَان بن عَفَّان فَاَجْلسهُ مَعَهُ على الطنفسة وَقَالَ مَا حَاجَتك فَذكر حَاجته فقضاها لَهُ ثُمَّ قَالَ مَا ذكرت حَاجَتك حَتّٰى كَانَت هٰذِهِ السَّاعَة وَقَالَ مَا كَانَت لَكَ من حَاجَة فائتنا ثُمَّ اِن الرجل خرج من عِنْده فلقي عُثْمَان بن حنيف فَقَالَ لَهُ جَزَاك اللّٰه خيرا مَا كَانَ ينظر فِيْ حَاجَتي وَلَا يلْتَفت اِلَيّ حَتّٰى كَلمته فِيَّ فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف وَاللّٰه مَا كَلمته وَلٰكِن شهِدت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رجل ضَرِير فَشَكا اِلَيْهِ ذهَاب بَصَره فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تصبر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لي قَائِد وَقد شقّ عَلَيّ فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ الميضاة فَتَوَضَّأ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ادْع بِهٰذِهِ الدَّعْوَات فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف فَوَاللّٰهِ مَا تفرقنا وَطَالَ بِنَا الحَدِيْث حَتّٰى دخل علينا الرجل كَاَنَّهُ لم يكن بِهِ ضرّ قطّ . قَالَ الطَّبَرَانِيّ بعد ذكر طرقه والحَدِيْث صَحِيح

الطنفسة مُثَلَّثَة الطَّاء وَالْفَاء اَيْضًا وَقد تفتح الطَّاء وتكسر الْفَاء اسْم للبساط وَتطلق على حَصِير من سعف يكون عرضه ذِرَاعا

❀❀ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا کردے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس کو ترک کردوں؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بینائی کی رخصتی میرے لئے بہت گراں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ' وضو کرو' پھر دورکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو:

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے' جو رحمت والے نبی ہیں' تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں' آپ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ مجھے بینائی عطا کردے' اے اللہ! میرے بارے میں' اُن کی شفاعت کو قبول فرما' اور میری ذات کے بارے میں میری سفارش (یعنی دعا) کو قبول فرما"۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب وہ شخص واپس آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بینائی عطا کردی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: "پھر تم دو رکعت ادا کرو" اس میں یہ الفاظ ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ دعا کرے" اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' یہ روایت امام

ترمذی نے دعاؤں سے متعلق باب میں نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اس سے پہلے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو یہ ہے:

''ایک شخص اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہا (جو اس وقت خلیفہ وقت تھے) لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور اس کی ضرورت کو پورا نہیں کیا اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اس نے اُن کے سامنے یہ صورت حال پیش کی تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم وضو کے برتن کے پاس جا کر وضو کرو پھر مسجد میں جا کر اس میں دو رکعت ادا کرو پھر یہ دعا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت والے نبی ہیں اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے وسیلے سے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ وہ میری حاجت پوری کردے''۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) پھر اس کے بعد تم اپنی حاجت کا ذکر کرنا پھر میرے پاس آنا میں تمہارے ساتھ جاؤں گا وہ شخص گیا اس نے یہ عمل کیا جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا تھا پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان آیا اور اس نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا اور دریافت کیا: تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے اپنی حاجت ذکر کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پورا کیا پھر وہ بولے: تم نے اپنی ضرورت کا ذکر ہی نہیں کیا یہاں تک کہ یہ وقت ہوگیا پھر انہوں نے فرمایا: جب بھی تمہیں کوئی کام ہو تو میرے پاس آجانا پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں سے نکلا اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اس نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے وہ صاحب جو پہلے میری حاجت کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور میری طرف التفات نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان کے ساتھ میرے بارے میں بات چیت کی (تو انہوں نے میرا یہ کام کیا) تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) البتہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا ایک شخص جو نابینا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بینائی کی رخصتی کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم صبر کرو! (تو یہ زیادہ بہتر ہے) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ساتھ لے کر چلنے والا کوئی نہیں ہے اور یہ بات میرے لئے بہت گراں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم وضو کے برتن کے پاس جاؤ وضو کرو پھر دو رکعت ادا کرو پھر یہ دعا کرو (پھر دعا کے وہی کلمات ہیں جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اس شخص کو بتا چکے تھے)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اللہ کی قسم! ابھی وہ وہاں سے اٹھ کر گئے نہیں تھے اور زیادہ بات چیت بھی نہیں کی تھی وہ شخص پھر ہمارے پاس آیا تو یوں لگ رہا تھا جیسے اسے (بینائی کی رخصتی کی) تکلیف لاحق ہی نہیں ہوئی تھی''۔

امام طبرانی نے اس روایت کے طرق ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

"طنفسہ" میں 'ط' پے پھر 'ف' ہے 'ط' پر کبھی زبر بھی پڑھی گئی ہے اور 'ف' پر زیر بھی پڑھی گئی ہے یہ بچھونے کے لئے استعمال ہوتا ہے بعض اوقات اس کا اطلاق سعف سے بنی ہوئی چٹائی پر بھی ہوتا ہے جس کی چوڑائی ایک بالشت ہوتی ہے۔

1019 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من كَانَتْ لَهُ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ من بنی آدم فَلْيَتَوَضَّا وليحسن الْوُضُوء وَليصل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ليثن على اللّٰه وَليصل على النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ليقل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رب الْعَرْش الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين اَسأَلك مُوجبَات رحمتك وعزائم مغفرتك وَالْغَنِيمَة من كل بر وَالسلامَة من كل اِثْم لَا تدع لِی ذَنبا اِلَّا غفرته وَلَا هما اِلَّا فرجته وَلَا حَاجَة هِیَ لَك رضَا اِلَّا قضيتها يَا اَرْحم الرَّاحِمِينَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَة فَايِد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِی الورقاء عَنهُ وَزَاد ابْن مَاجَه بعد قَوْله يَا اَرْحم الرَّاحِمِينَ ثُمَّ يسْاَل من اَمر الدُّنْيَا وَالْآخِرَة مَا شَاءَ فَاِنَّهُ يقدر

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِاخْتِصَار ثُمَّ قَالَ اَخرجته شَاهدا وفايد مُسْتَقِيم الحَدِيْثِ وَزَاد بعد قَوْله وعزائم مغفرتك والعصمة من كل ذَنب . قَالَ الْحَافِظ فَايِد مَتْرُوك روى عَنهُ الثِّقَات وَقَالَ ابْن عدی مَعَ ضعفه يكْتب حَدِيثه

❀❀ حضرت عبداللہ ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو یا کسی انسان کے ساتھ کوئی کام ہو تو اسے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرنا چاہیے پھر دو رکعت ادا کرنی چاہئیں' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہیے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے' پھر یہ کلمات پڑھنے چاہئیں:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار ہے' کرم کرنے والا ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے اُن چیزوں کا سوال کرتا ہوں' جو تیری رحمت کو واجب کر دیں' اور تیری مغفرت کو پختہ کر دیں' اور ہر نیکی کے حوالے سے غنیمت کا' اور ہر برائی سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں' تو میرے ہر گناہ کی مغفرت کر دے' اور ہر پریشانی کو ختم کر دے' اور جو بھی کام تیری رضامندی کا ہو' اسے پورا کر دے' اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ روایت فاید بن عبدالرحمٰن بن ابوورقاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے روایت کے یہ الفاظ: "یا ارحم الراحمین" کے بعد یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"پھر وہ شخص اپنی دنیا یا آخرت سے متعلق' جس بھی معاملے کے بارے میں' چاہے دعا کرے' وہ چیز اُسے نصیب ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام حاکم نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس کا ایک شاہد بھی نقل کیا ہے فاید نامی راوی "مستقیم الحدیث" ہے' البتہ انہوں نے متن کے الفاظ یہ نقل کیے ہیں:

''تیری مغفرت کو پختہ کرنے والی اور ہر گناہ سے بچاؤ والی چیز کا (سوال کرتا ہوں)''۔

حافظ کہتے ہیں: فاید نامی راوی متروک ہے' ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی فرماتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

1020 - وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفْظِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيّ اَلا اعلمك دُعَاء اِذا اَصَابَك غم اَوْ هم تَدْعُو بِهِ رَبك فيستجاب لَك بِاِذن اللّٰه ويفرج عَنْك تَوَضَّا وصل رَكْعَتَيْنِ وَاحْمَدْ الله واثن عَلَيْهِ وصل على نبيك واستغفر لنَفسك وَلِلْمُؤْمنِينَ وَالْمُؤْمِنَات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اَنْت تحكم بَيْن عِبَادك فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْعلي الْعَظِيم لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰه رب السَّمَوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْعَظِيم الْحَمد لله رب الْعَالمين اللّٰهُمَّ كاشف الْغم مفرج الْهم مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين اِذا دعوك رَحْمَن الدُّنْيَا وَالْآخِرَة ورحيمهما فارحمني فِي حَاجَتي هَذِه بقضائها ونجاحها رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

❀❀ صبہانی نے یہ حدیث' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں؟ کہ جب بھی تمہیں کوئی غم' یا پریشانی لاحق ہو اور پھر تم اس کے ذریعے' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کرو' تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تمہاری دعا قبول ہو اور وہ پریشانی تم سے ختم ہو جائے' تم وضو کر کے دو رکعت ادا کرو' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' اس کی ثناء بیان کرو' اپنے نبی پر درود بھیجو' اپنے لئے اور مومن مردوں اور مومن خواتین کے لئے دعائے مغفرت کرو! پھر یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو اپنے بندوں کے درمیان' اُس چیز کے بارے میں فیصلہ کرے گا' جس کے بارے میں' وہ اختلاف کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بلند و برتر ہے اور عظمت کا مالک ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار اور معزز ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے' اور عظیم عرش کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اے اللہ! غم کو پرے کرنے والے! پریشانی کو ہٹا دینے والے! پریشان لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے! جب وہ تجھ سے دعا کرتے ہیں' اے دنیا اور آخرت والے رحمان! اور ان دونوں والے رحیم! تو میری حاجت کو پورا کر کے' اس کی کامیابی کی صورت میں' مجھ پر رحم فرما! ایسی رحمت' جو مجھے تیرے علاوہ اور کسی کی بھی رحمت سے' بے نیاز کر دے''۔

1021 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَيْ عشرَة رَكْعَة تصليهن من ليل اَوْ نَهَار وتتشهد بَيْن كل رَكْعَتَيْنِ فَاِذا تشهدت فِي آخر صَلَاتك فاثن على اللّٰه عز وَجل وصل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واقرا وَاَنت ساجد فَاتِحَة الْكتاب سبع مَرَّات وَآيَة الْكُرْسِيّ سبع مَرَّات وَقل لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّي اسالك بمعقد الْعِزّ من عرشك ومنتهى الرَّحْمَة من كتابك واسمك الْاَعْظَم وجدك الْاَعْلَى وكلماتك التَّامَّة ثُمَّ سل

حَاجَتَكَ ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ ثُمَّ سلم يَمِينًا وَشمَالًا وَلَا تعلموها السُّفَهَاءَ فَإِنَّهُم يَدْعُوْنَ بِهَا فيستجابون

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ قَالَ اَحْمد بن حَرْب قد جربته فَوَجَدته حَقًّا وَقَالَ اِبْرَاهِيم بن عَلِيّ الدبيلي قد جربته فَوَجَدته حَقًّا وَقَالَ الْحَاكِم قَالَ لنا اَبُوْ زَكَرِيَّا قد جربته فَوَجَدته حَقًّا

قَالَ الْحَاكِم قد جربته فَوَجَدته حَقًّا ـ تفرد بِهِ عَامر بن خِدَاش وَهُوَ ثِقَة مَامُوْن انْتهى

قَالَ الْحَافِظ اما عَامر بن خِدَاش هٰذَا هُوَ النَّيْسَابُوْرِي

قَالَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن كَانَ صَاحب مَنَاكِير وَقد تفرد بِهِ عَن عمر بن هَارُوْن الْبَلْخِي وَهُوَ مَتْرُوك مُتَّهم اثْنى عَلَيْهِ ابْن مهْدي وَحده فِيمَا أَعْلَمُ والاعتماد فِيْ مثل هٰذَا على التجربة لَا على الْإِسْنَاد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بارہ رکعات ہیں' جنہیں تم رات یا دن میں' کسی بھی وقت ادا کرو گے' تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے' پھر جب تم نماز کا آخری تشہد پڑھ لو' تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرو' پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو' پھر سجدے کی حالت میں' تم سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھو' سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھو' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

اس کے بعد تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے' تیرے عرش کے غلبے کی گرہوں کے واسطے سے' اور تیری کتاب میں سے رحمت کی آخری حد کے واسطے سے' تیرے اسم اعظم کے واسطے سے' تیرے بلند مرتبے کے واسطے سے' تیرے مکمل کلمات کے واسطے سے دعا کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر تم اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرو' پھر تم اپنا سر اٹھاؤ' دائیں طرف' اور بائیں طرف سلام پھیر دو! یہ چیز بے وقوفوں کو تعلیم نہ دینا' کیونکہ وہ دعائیں کریں گے اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن حرب فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا ہے' اور اسے ٹھیک پایا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن علی دبیلی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے' اور اسے ٹھیک پایا ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: ابوزکریا نے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے' اور میں نے بھی اسے ٹھیک پایا' امام حاکم کہتے ہیں: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور میں نے بھی اسے ٹھیک پایا۔

یہ روایت نقل کرنے میں عامر بن خداش نامی راوی منفرد ہے' لیکن یہ ثقہ اور مامون ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک عامر بن خداش کا تعلق ہے' تو وہ نیشاپوری ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے' عمر بن ہارون بلخی نے اس کے حوالے سے کچھ نفرادی

روایات نقل کی ہے اور یہ راوی متروک اور متہم ہے میرے علم کے مطابق صرف ابن مہدی نے اس کی تعریف بیان کی ہے اس نوعیت کی صورت حال میں اعتماد تجربہ پر کیا جائے گا' سند پر نہیں کیا جائے گا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1022 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ نِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام بدعوات فَقَالَ إِذا نزل بك أمر من أمر دنياك فقدمهن ثُمَّ سل حَاجَتك يَا بديع السَّمَوَات وَالْاَرْض يَا ذَا الْجلَال وَالْإِكْرَام يَا صريخ المستصرخين يَا غياث المستغيثين يَا كاشف السوء يَا أرحم الرَّاحِمِينَ يَا مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين يَا إِلَه الْعَالمين بك أنزل حَاجَتي وَأَنت أعلم بهَا فاقضها

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَفِيْ إِسْنَاده إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرئیل میرے پاس کچھ دعائیں لے کر آئے اور بولے: جب آپ کو دنیا کے کسی معاملے سے متعلق کوئی پریشانی لاحق ہو' تو آپ پہلے اِن کلمات کو پڑھیں' پھر اپنی حاجت بیان کریں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے جلال اور اکرام والے! اے چیخ و پکار کرنے والوں کے مددگار! اے مدد مانگنے والوں کے مددگار! اے برائی کو ختم کرنے والے! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے پریشان حال لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے! اے تمام جہانوں کے معبود! تیری مدد سے' میں اپنی ضرورت پوری کرنا چاہتا ہوں' تو اس کے بارے میں زیادہ جانتا ہے' پس تو اس کو پورا کر دے''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں' ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' اِس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

20 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الاستخارة وَمَا جَاءَ فِيْ تَركهَا

باب: نمازِ استخارہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کو ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1023 - عَنْ سعد بن أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة ابْن آدم استخارته اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَزَاد وَمَنْ شقوة ابْن آدم تَركه استخارة اللّٰه

وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفْظِهٖ من سَعَادَة ابْن آدم كَثْرَة استخارة اللّٰه تَعَالٰى وَرضَاهُ بِمَا قضى اللّٰه لَهُ وَمَنْ شقاوة ابْن آدم تَركه استخارة اللّٰه تَعَالٰى وسخطه بِمَا قضى اللّٰه لَهُ

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن أَبِيْ حميد وَلَيْسَ بِالْقَوِيّ عِنْد أهل الحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَعَادَة الْمَرْء استخارته ربه وَرضَاهُ بِمَا قضى وَمَنْ شقاء الْمَرْء تَركه الاستخارة وسخطه بعد الْقَضَاء

وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ ابْن حَيَّان فِيْ كتاب الثَّوَاب والأصبهاني بِنَحْوِ الْبَزَّار

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے''۔
یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''اور آدمی کی بدبختی میں' یہ بات بھی شامل ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کر دے''۔
امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت استخارہ کرے' اور اس کے فیصلے پر راضی رہے' اور آدمی کی بدبختی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں جو فیصلہ دیا ہو' اُس پر ناراض ہو''۔
امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس روایت سے' صرف محمد بن ابوحمید سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں' اور یہ راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔
یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے استخارہ کرے' اور پروردگار کے فیصلے سے راضی رہے' اور آدمی کی بدبختی میں' یہ بات شامل ہے کہ وہ استخارہ کو ترک کرے اور تقدیر کے فیصلے پر ناراض ہو''۔
یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں اور اصبہانی نے' امام بزار کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1024 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنَا الاستخارة فِي الْأُمُور كلهَا كَمَا يعلمنَا السُّورَة من الْقُرْآن يَقُوْلُ إِذا هم أَحَدُكُمْ بِالْأَمر فليركع رَكْعَتَيْنِ من غير الْفَرِيضَة ثُمَّ ليقل اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وَأَسأَلك من فضلك الْعَظِيْم فَإِنَّك تقدر وَلَا أقدر وَتعلم وَلَا أَعْلَمُ وَأَنت علام الغيوب اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَن هٰذَا الْأَمر خير لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجل أَمْرِي وآجله فاقدره لي ويسره لي ثُمَّ بَارك لي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَن هٰذَا الْأَمر شَرّ لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجل أَمْرِي وآجله فاصرفه عني واصرفني عَنْهُ واقدر لي الْخَيْر حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرضني بِهٖ . قَالَ ويسمي حَاجته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں' استخارہ کرنے کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:
''جب کسی شخص کو کسی معاملے میں' کوئی پریشانی لاحق ہو' تو اسے فرض نماز کے علاوہ دو رکعت (نفل) ادا کرنی چاہئیں' اور پھر یہ دعا کرنی چاہیے

''اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق' تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں' اور تیری قدرت کے مطابق' تیری مدد مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں' کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے' اور میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم رکھتا ہے' اور میں علم نہیں رکھتا' تو علام الغیوب ہے' اے اللہ! اگر تو یہ علم رکھتا ہے کہ یہ معاملہ میرے دین' میری زندگی' اور میرے انجام کے اعتبار سے' میرے حق میں بہتر ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جلد یا بدیر انجام کے حوالے سے' میرے حق میں زیادہ بہتر ہے' تو اسے میرے لئے مقدر کر دے' اور اسے میرے لئے آسان کر دے' اور پھر اس میں میرے لئے برکت رکھ دے' اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے حق میں' میرے دین' میری زندگی' میری آخرت (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے معاملے کے جلد یا بدیر انجام میں' میرے حق میں برا ہے' تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے' اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے' خواہ وہ جہاں بھی ہو' اور مجھے اُس سے راضی کر دے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر آدمی اپنی حاجت کا ذکر کرے۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

کِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیب فِیْ صَلَاۃِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْیِ اِلَیْھَا وَمَا جَاءَ فِیْ فضل یَوْمِھَا وساعتھا

باب: جمعہ کی نماز اور اس کی طرف جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جمعہ کے دن اور اس میں موجود مخصوص گھڑی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1025 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَاحْسن الوضُوء ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فاستمع وانصت غفر لَہٗ مَا بَیْنہ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَزِیَادَۃ ثَلَاثَة اَیَّام وَمَنْ مس الْحَصَا فَقَدْ لَغَا . رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَہ

لَغَا قِیْلَ مَعْنَاہُ خَابَ من الْاَجر وَقِیْلَ اَخطَأ وَقِیْلَ صَارَت جمعته ظھرا وَقِیْلَ غیر ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' پھر جمعہ کی نماز کے لئے آئے' پھر غور سے (خطبہ سنے) اور خاموش رہے' تو اس شخص کے اُس جمعہ اور دوسرے (یعنی اگلے) جمعہ کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور مزید تین دن کے (گناہوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے) اور جو شخص اس دوران کنکریوں کو مس کرے' تو اس نے لغو حرکت کی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس نے لغو حرکت کی'' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: اُسے اجر نصیب نہیں ہوگا' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے غلطی کی' ایک قول یہ ہے' اس کا مطلب یہ ہے' اس کا جمعہ ظہر کی نماز میں تبدیل ہو جاتا ہے' اور ایک قول اس کے علاوہ ہے۔

1026 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَی الْجُمُعَة ورمضان اِلٰی رَمَضَان مکفرات مَا بَیْنَھُنَّ اِذا اجْتنبت الْکَبَائِر . رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث1025: صحیح مسلم - کتاب الجمعة' باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة - حدیث:1465 سنن أبی داود - کتاب الصلاة' تفریع أبواب الجمعة - باب فضل الجمعة' حدیث:899

''پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک' درمیان میں ہونے والے (گناہوں) کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1027 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ من حَدِيثِ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَة كَفَّارَة لما بَيْنهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَة الَّتِيْ تَلِيهَا وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَذٰلِكَ بِاَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (من جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلهُ عشر اَمْثَالهَا) الْاَنْعَام

امام طبرانی نے مجم کبیر میں' حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ اُس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان تک' اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص نیکی کرتا ہے' تو اس کا (اجر) دس گنا ملتا ہے''۔

1028 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِيْ يَوْم كتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَة وَاَعْتق رَقَبَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' اگر کوئی شخص انہیں ایک دن میں ادا کرلے' تو اللہ تعالیٰ اس کے جنتی ہونے کو نوٹ کرلیتا ہے' جو بیمار کی عیادت کرے' جنازے میں شریک ہو' روزہ رکھے' جمعہ کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1029 - وَعَنْ يزِيْد بن اَبِيْ مَرْيَم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَة بن رِفَاعَة بن رَافع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنَا اَمْشِيْ اِلَى الْجُمُعَة فَقَالَ اَبْشر فَاِن خطاك هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْل اللّٰه سَمِعت اَبَا عبس يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغبرت قدماه فِيْ سَبِيْل اللّٰه فهما حرَام على النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ

وَعِنْده قَالَ عَبَايَة أدركني اَبُوْ عبس وَاَنَا ذَاهب اِلَى الْجُمُعَة فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِيْ سَبِيْل اللّٰه حرمه اللّٰه على النَّار

وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اغبرت قدما عبد فِيْ سَبِيْل اللّٰه فتمسه النَّار وَلَيْسَ عِنْدهُ قَول عَبَايَة ليزِيْد

یزید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: عبایہ بن رفاعہ بن رافع کی مجھ سے ملاقات ہوئی' میں اس وقت جمعہ کے لئے چلتا ہوا جارہا تھا' انہوں نے فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو! کہ تمہارے یہ قدم' اللہ کی راہ میں ہیں' کیونکہ میں نے حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' تو وہ دونوں پاؤں جہنم کے لئے حرام ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہی روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: عبایہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی' میں اُس وقت جمعہ کے لئے جا رہا تھا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے لئے حرام قرار دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس بھی بندے کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' تو اُسے آگ نہیں چھوئے گی''

اس روایت میں عبایہ کا یزید کو یہ بات بتانے کا ذکر نہیں ہے۔

1030 - وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَن اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة وَمَسّ من طيب إِن كَانَ عِنْده وَلبس من أحسن ثِيَابه ثُمَّ خرج حَتّٰى يَاْتِي الْمَسْجِد فيركع مَا بدا لَهُ وَلَمْ يؤذ اَحَدًا ثُمَّ انصت حَتّٰى يُصَلِّي كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَرُوَاة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے' اگر وہ اس کے پاس موجود ہو' اور عمدہ لباس پہنے' پھر نکل کر مسجد میں آئے اور جتنا اس کو مناسب لگے' اتنے نوافل ادا کرے' اور کسی کو تکلیف نہ دے' اور خاموش رہے' یہاں تک کہ (باجماعت نماز) ادا کر لے تو یہ چیز اس کے لئے اُس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان (کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

1031 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ لبس من أحسن ثِيَابه وَمَسّ طيبا إِن كَانَ عِنْده ثُمَّ مَشٰى اِلَى الْجُمُعَة وَعَلَيْهِ السكينَة وَلَمْ يتخط اَحَدًا وَلَمْ يؤذه ثُمَّ ركع مَا قضي لَهُ ثُمَّ انْتظر حَتّٰى ينْصَرف الإِمَام غفر لَهُ مَا بَيْنَ الجمعتين

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة حَرْب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے' عمدہ لباس پہنے اور اگر اس کے پاس موجود ہو' تو خوشبو لگائے' پھر جمعہ کے لئے جائے اور پُرسکون انداز میں جائے' کسی کو پھلانگے نہیں' کسی کو اذیت نہ پہنچائے' جو اس کے نصیب میں ہو' اتنے نوافل ادا کرے پھر انتظار کرتا رہے' یہاں تک کہ امام (نماز ادا کر کے) فارغ ہو جائے' تو اس شخص کے' دو جمعوں کے درمیان (کے گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے 'حرب کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ حرب نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1032 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِم اِذا اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ اقبل اِلَى الْمَسْجد لَا يُؤْذِيْ اَحَدًا فَاِن لم يجد الاِمَام خرج صلى مَا بدا لَهُ وَاِن وجد الاِمَام قد خرج جلس فاستمع وانصت حَتّٰى يقْضِي الاِمَام جمعته وَكَلَامه اِن لم يغْفر لَهُ فِيْ جمعته تِلْكَ ذنُوبه كلهَا اَن يكون كَفَّارَة الْجُمُعَة الَّتِيْ تَلِيهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَعَطَاء لم يسمع من نُبَيْشَة فِيمَا أعلم

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان' جمعہ کے دن غسل کر کے مسجد کی طرف جائے' اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے اور اگر وہ امام کو پائے کہ وہ ابھی نہیں آیا' تو جتنا اسے مناسب لگے نوافل ادا کرلے' پھر جب امام آجائے' تو وہ بیٹھ جائے اور غور سے (خطبہ) سنے' اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام جمعہ ادا کرلے' اور اپنا کلام مکمل کرلے' تو اس شخص کے' اگر اس جمعہ تک کے گناہوں کی مغفرت نہ بھی ہوئی' تو یہ (عمل) اس کے بعد والے جمعہ تک کے (گناہوں کا) کفارہ بن جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' میرے علم کے مطابق' عطاء نے حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1033 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يغْتَسل رجل يَوْمُ الْجُمُعَة ويتطهر مَا اسْتَطَاعَ من الطّهُور ويدهن من دهنه ويمس من طيب بَيته ثُمَّ يخرج فَلَا يفرق بَيْن اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كتب لَهُ ثُمَّ ينصت اِذا تكلم الاِمَام اِلَّا غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرَى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ . وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي مَا من رجل يتَطَهَّر يَوْم الْجُمُعَة كَمَا امر ثُمَّ يخرج من بَيته حَتّٰى يَأْتِي الْجُمُعَة وينصت حَتّٰى يقْضِي صَلَاته اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما قبله من الْجُمُعَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ نَحْو رِوَايَةِ النَّسَائِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرَى مَا اجْتنبت المقتلة وَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے اچھی طرح سے طہارت حاصل کرے' تیل لگائے اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے اور گھر سے نکلے اور (مسجد میں آکر) دو آدمیوں کو جدا نہ کرے اور پھر جو اس کے نصیب میں ہو' اتنے نوافل ادا کرے' جب امام کلام شروع کرے' تو وہ خاموش رہے' تو اس شخص کے اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان کے (گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''جو شخص جمعہ کے دن' اچھی طرح طہارت حاصل کرے' جیسے اسے حکم دیا گیا ہے' پھر وہ اپنے گھر سے نکل کر جمعہ کی ادائیگی کے

لئے آئے اور خاموش رہے یہاں تک کہ نماز ادا کر لے تو یہ چیز اس سے پہلے کے جمعہ (کے درمیان کے) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے جو امام نسائی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو یہ چیز اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ قتل کرنے سے اجتناب کیا گیا ہو اور یہ فضیلت ہمیشہ برقرار رہتی ہے''۔

1034 - وَرُوِیَ عَنْ عَتِیق اَبِیْ بکر الصّدیق وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل یَوْم الْجُمُعَة کفرت عَنهُ ذُنُوبه وخطایاه فَإِذَا أخذ فِي الْمَشْي کتب لَهُ بِکُل خطْوَة عشْرُوْن حَسَنَة فَإِذَا انْصَرف من الصَّلَاة أُجِیز بِعَمَل مِائَتي سنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْکَبِیر والأوسط وَفِي الْاَوْسَطِ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحده وَقَالَ فِیهِ کَانَ لَهُ بِکُل خطْوَة عمل عِشْرِیْنَ سنة

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہ اور خطائیں اس سے دور ہو جاتے ہیں اور جب وہ پیدل چلتا ہوا جاتا ہے تو اس کو ہر قدم کے عوض میں بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اسے دوسو سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے یہ روایت معجم اوسط میں انہوں نے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اسے ہر ایک قدم کے عوض میں بیس سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے''۔

1035 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس الثَّقَفِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من غسل یَوْم الْجُمُعَة واغتسل وَبکر وابتکر وَمَشی وَلَمْ یرکب ودنا من الإِمَام فاستمع وَلَمْ یلغ کَانَ لَهُ بِکُل خطْوَة عمل سنة أجر صیامها وقیامها

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِي

حدیث 1035: سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی الغسل یوم الجمعة - حدیث: 1083 سنن الترمذی الجامع الصحیح - أبواب الجمعة' باب ما جاء فی فضل الغسل یوم الجمعة - حدیث: 478 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الجمعة باب عظم یوم الجمعة - حدیث: 5400 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الجمعة' فی غسل الجمعة - حدیث: 4920 الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - أوس بن أوس الثقفی رضی الله عنه' حدیث: 1399 معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب الجمعة' باب التبکیر إلی الجمعة - حدیث: 1800 مسند أحمد بن حنبل - مسند الحجازیین' حدیث أوس بن أبی أوس الثقفی وهو أوس بن حذیفة - حدیث: 15873 مسند الطیالسی - وحدیث أوس بن حذیفة الثقفی' حدیث: 1195 المعجم الکبیر للطبرانی - باب من اسمه أوس' من اسمه أوس بن أوس الثقفی رضی الله عنه - باب فی الغسل یوم الجمعة' حدیث: 580 معجم الصحابة لابن قانع - أوس بن أوس بن ربیعة بن مالك بن کعب بن عمرو' حدیث: 34

صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس

قَالَ الْخطابِيّ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام غسل واغتسل وَبكر وابتكر

اخْتلف النَّاس فِيْ مَعْنَاهُ فَمنهمْ من ذهب اِلٰى اَنه من الْكَلَام المتظاهر الَّذِيْ يُرَاد بِهِ التوكيد وَلَمْ تقع الْمُخَالفَة بَيْنَ الْمَعْنيين لاخْتِلَاف اللَّفْظَيْنِ وَقَالَ اَلا تَرَاهُ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ وَمَشى وَلَمْ يركب ومعناهما وَاحِد وَاِلٰى هٰذَا ذهب الْاَثْرَم صَاحب اَحْمد

وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَوْلِهِ غسل مَعْنَاهُ غسل الرَّاس خَاصَّة وَذٰلِكَ لِاَن الْعَرَب لَهُمْ لمم وشعور وَفِيْ غسلهَا مُؤنَة فَاَرَادَ غسل الرَّاس من اجل ذٰلِكَ وَاِلٰى هٰذَا ذهب مَكْحُوْل وَقَوله واغتسل مَعْنَاهُ غسل سَائِر الْجَسَد وَزعم بَعْضُهُمْ اَن قَوْلِهِ غسل مَعْنَاهُ اَصَاب اَهله قبل خُرُوْجه اِلَى الْجُمُعَة لِيكُون املك لنَفسِهِ واحفظ فِيْ طَرِيْقه لبصره وَقَوله وَبكر وابتكر

زعم بَعْضُهُمْ اَن معنى بكر اَدْرَك باكورة الْخطْبَة وَهِي اَولهَا وَمعنى ابتكر قدم فِي الْوَقْت وَقَالَ ابْن الْاَنْبَارِي معنى بكر تصدق قبل خُرُوْجه وَتَاَول فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ فِي الحَدِيْثِ من قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَاِن الْبلَاء لَا يتخطاها

وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ بن خُزَيْمَة من قَالَ فِي الْخَبَر غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّشْدِيْدِ مَعْنَاهُ جَامع فَاَوجب الْغسْل على زَوجته اَوْ اَمته واغتسل وَمَنْ قَالَ غسل واغتسل يَعْنِيْ بِالتَّخْفِيْفِ اَرَادَ غسل رَاسه واغتسل فَغسل سَائِر الْجَسَد لخَبر طَاوس عَنِ ابْنِ عَبَّاس ثُمَّ روى بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيْح اِلٰى طَاوس

قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاس زَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغتسلوا يَوْم الْجُمُعَة واغسلوا رؤوسكم وَاِن لم تَكُوْنُوْا جنبا وَمَسُّوا من الطّيب

قَالَ ابْن عَبَّاس اما الطّيب فَلَا اَدْرِي وَاما الْغسْل فَنعم

❀❀ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور مکمل غسل کرے اور جلدی جائے اور پیدل چل کر جائے' سوار ہو کر نہ جائے' امام کے قریب رہے' اور غور سے خطبہ سنے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اسے ہر قدم کے عوض میں' ایک سال کے عمل' یعنی یک سال کے نفلی روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی' اور امام ابن ماجہ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "غسل واغتسل وبکر وابتکر"

اس کے مفہوم کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: یہ ایسا کلام ہے جس کے ذریعے تاکید مراد لی گئی ہے اس صورت میں الفاظ کے اختلاف کی وجہ سے معانی کے اندر اختلاف واقع نہیں ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ کہ انہوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں: وہ پیدل چل کر جائے اور سوار نہ ہو تو اب ان دونوں باتوں کا مفہوم ایک ہی ہے امام احمد کے شاگرد "اثرم" اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں: لفظ "غسل" کا معنی سر کو دھونا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کو لمبے اور بال ہوتے تھے تو ان کے لئے غسل کرنے میں مشکل ہوتی تھی تو اس وجہ سے سر دھونے کو مراد لیا گیا ہے مکحول کا یہی موقف ہے اور متن کے یہ الفاظ "واغتسل" کا مطلب ہے پورے جسم کو دھونا بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ "غسل" کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جمعہ کے لئے جانے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تاکہ وہ جمعہ کے راستے میں اپنے باطن کا مالک رہے اور اپنی نگاہ کی حفاظت کرے اور روایت کے یہ الفاظ "بکر وابتکر" اس کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ اتنی جلدی جائے کہ خطبہ کا ابتدائی حصہ پالے اور "ابتکر" کا مطلب یہ ہے کہ وہ وقت کے اندر چلا جائے ابن انباری بیان کرتے ہیں: "بکر" کا مطلب یہ ہے کہ وہ نکلنے سے پہلے صدقہ کرے اور یہی تاویل اس حدیث میں کی گئی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے طور پر منقول ہے:

"صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ بلاء اس کو پھلانگ کر آگے نہیں جاسکتی ہے"

حافظ ابوبکر بن خزیمہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس روایت میں لفظ "غسّل واغتسل" نقل کیا ہے یعنی شد کے ساتھ نقل کیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے: وہ صحبت کرکے اپنی بیوی یا اپنی کنیز پر غسل کو واجب کردے اور پھر خود بھی غسل کرے بعض حضرات نے اسے "غسَل واغتسل" نقل کیا ہے یعنی تخفیف کے ساتھ نقل کیا ہے تو اب اس سے مراد یہ ہوگی کہ اب وہ سر بھی دھوئے اور باقی تمام جسم بھی دھوئے اس کی دلیل طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت ہے پھر انہوں نے اپنی مستند سند کے ساتھ طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو بھی دھوؤ اگرچہ تم جنبی نہ ہو اور تم خوشبو لگاؤ"

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو اس کا مجھے پتہ نہیں ہے جہاں تک غسل کا تعلق ہے تو یہ بات ٹھیک ہے۔

1036 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سر دھوئے اور پورا غسل کرے' اور (امام کے) قریب ہو اور جلدی چلا جائے' اور قریب رہ کر غور سے (خطبہ) سنے' تو اس کے اٹھائے ہوئے' ہر ایک قدم کے عوض میں اُسے ایک سال کے نوافل اور ایک سال کے نفلی روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1037 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت الْجُمُعَة على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بهَا جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ كَفه كالمرآة الْبَيْضَاء فِيْ وَسطهَا كالنكتة السَّوْدَاءِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة يعرضهَا عَلَيْكَ رَبك لتَكُوْنَ لَكَ عيدا ولقومك من بعدك وَلكم فِيْهَا خير تكون اَنْتَ الْاَوَّل وَتَكُوْنَ الْيَهُوْد وَالنَّصَارٰى من بعدك وفيهَا سَاعَة لَا يَدْعُو اَحَد ربه فِيْهَا بِخَير هُوَ لَهُ قسم اِلَّا اعطَاهُ اَوْ يتَعَوَّذ من شَرّ اِلَّا دفع عَنهُ مَا هُوَ اعظم مِنْهُ وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْاٰخِرَة يَوْم الْمَزِيْد الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جمعہ پیش کیا گیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی ہتھیلی میں ایک سفید آئینے کی طرح' اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس آئینے کے درمیان میں' ایک سیاہ نقطہ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ جمعہ ہے' جسے آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے' تاکہ یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد' آپ کی قوم کے لئے عید ہو جائے' اور اس دن میں آپ لوگوں کے لئے بہتری ہے کہ آپ پہلے وہ لوگ ہیں (جو اس دن کو قبول کر رہے ہیں) یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہیں (یعنی ان کا مخصوص دن ہفتہ اور اتوار ہے) اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس گھڑی میں' بندہ اپنے پروردگار سے' جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا کرے گا' پروردگار وہ اُسے عطا کر دے گا اور جس بھی برائی سے پناہ مانگے گا' پروردگار وہ اس سے دور کر دے گا اس سے بڑا (دن) اور کوئی نہیں ہے' ہم آخرت میں اسے ''یوم المزید'' کہتے ہیں ...الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1038 - وَعَنْ اَبِيْ لبَابَة بن عبد الْمُنْذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْجُمُعَة سيد الْاَيَّام وَاَعْظَمهَا عِنْد اللّٰه وَهُوَ اعظم عِنْد اللّٰه من يَوْم الْاَضْحٰى وَيَوْم الْفطر وَفِيْه خمس خلال خلق اللّٰه فِيْهِ آدم واهبط اللّٰه فِيْهِ آدم اِلَى الْاَرْض وَفِيْه توفى اللّٰه آدم وَفِيْه سَاعَة لَا يسْاَل اللّٰه فِيْهَا العَبْد شَيْئًا اِلَّا اعطَاهُ اِيَّاهُ مَا لم يسْاَل حَرَامًا وَفِيْه تقوم السَّاعَة مَا من ملك مقرب وَلَا سَمَاء وَلَا اَرْض وَلَا رِيَاح وَلَا جبال وَلَا بَحر اِلَّا وَهن يشفقن من يَوْم الْجُمُعَة . رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة بِلَفْظ وَاحِد وَفِيْ اِسْنَادهمَا عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَهُوَ مِمَّن احْتج بِهِ اَحْمد وَغَيره وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالْبَزَّار من طَرِيْق عبد اللّٰه اَيْضًا من حَدِيْث سعد بن عبَادَة . وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''بے شک جمعہ کا دن' تمام دنوں کا سردار ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تمام دنوں سے زیادہ عظمت رکھتا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت رکھتا ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف نازل کیا اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے بشرطیکہ اس نے کوئی حرام چیز نہ مانگی ہو اور اس دن میں قیامت قائم ہوگی ہر مقرب فرشتہ آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن اس بات سے خوف زدہ رہتے ہیں (کہ کہیں آج قیامت نہ آ جائے)"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے ایک ہی الفاظ میں نقل کی ہے ان دونوں کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے یہ ان راویوں میں سے ایک ہے جس سے امام احمد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں یہی روایت امام احمد نے اور امام بزار نے عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے بھی نقل کی ہے جو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1039 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير يَوْم طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس يَوْم الْجُمُعَة فِيْهِ خلق الله آدم وَفِيْه ادخل الْجَنَّة وَفِيْه اخرج مِنْهَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه قَالَ مَا طلعت الشَّمْس وَلَا غربت على يَوْم خير من يَوْم الْجُمُعَة هدَانَا الله لَهُ وضل النَّاس عَنهُ فَالنَّاس لنا فِيْهِ تبع فَهُوَ لنا وَالْيَهُوْد يَوْم السبت وَالنَّصَارَى يَوْم الْاَحَد إِن فِيْهِ لساعة لَا يُوَافِقهَا مُؤمن يُصَلِّي يسْاَل الله شَيْئا إِلَّا اعطاهُ . فَذكر الحَدِيْث

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"وہ سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا تھا اسی دن میں انہیں وہاں سے نکالا تھا"۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"سورج ایسے کسی بھی دن پر نہ طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا جو جمعہ کے دن سے زیادہ بہتر ہو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہمیں ہدایت نصیب کی اور دوسرے لوگ اس کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے تو اس دن کے بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہ دن ہمارے لئے ہے اور یہودیوں کا مخصوص دن ہفتے کا دن ہے اور عیسائیوں کا مخصوص دن اتوار ہے اس (جمعہ کے دن) میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی مومن بندہ نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا"۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1040 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن من افضل ايامكم يَوْم الْجُمُعَة فِيْهِ خلق الله آدم وَفِيْه قبض وَفِيْه النفخة وَفِيْه الصعقة فَاَكْثرُوْا من الصَّلَاة عَلَيّ فِيْهِ فَإِن صَلَاتكُم يَوْم الْجُمُعَة معروضة عَلَيّ قَالُوْا وَكَيف تعرض صَلَاتنَا عَلَيْك وَقد ارمت اي بليت فَقَالَ إِن الله عز

وَجَلَّ وَعلا حرم علی الْاَرْض اَن تَاْکُل اجسامنا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

وَهُوَ اتم وَله عِلّة دقیقة امتاز اِلَیْهَا الْبُخَارِیّ وَغَیرِهٖ لَیْسَ هٰذَا موضعهَا وَقد جمعت طرقه فِیْ جُزْء

ارمت بِفَتْح الرَّاء وَسُکُوْن الْمِیم اَی صرت رمیما وَرُوِیَ اُرمت بِضَم الْهمزَة وَسُکُوْن الْمِیم

❀❀ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن' جمعہ کا دن ہے' اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' اسی دن میں ان کا انتقال ہوا' اسی دن میں ''نفخہ'' ہوگا اسی دن میں ''صعقہ'' ہوگا (یعنی اسی دن قیامت آئے گی) تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجو! کیونکہ جمعہ کے دن تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے' لوگوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لئے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ ہمارے (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام) کے اجسام کو کھائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت سب سے زیادہ مکمل ہے' لیکن اس میں ایک باریک علت پائی جاتی ہے' جس کے حوالے سے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس میں امتیاز کیا ہے' لیکن یہ مقام اس وضاحت کے لائق نہیں ہے' میں نے اس روایت کے تمام طرق ایک جزء میں جمع کیے ہیں۔

لفظ ''ارمت'' میں 'ر' پر زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' یعنی آپ بوسیدہ ہو جائیں گے' ایک روایت کے مطابق اس لفظ میں 'ا' پر پیش پڑھی گئی ہے' اور 'م' کو ساکن پڑھا گیا ہے۔

1041 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تطلع الشَّمْس وَلَا تغرب علی اَفضل من یَوْم الْجُمُعَة وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِی تفزع یَوْم الْجُمُعَة اِلَّا هٰذَیْن الثقلَیْن الْجِنّ وَالْاِنْس

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحهمَا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَیره اَطول من هٰذَا وَقَالَ فِیْ آخِره وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِی مصیخة یَوْم الْجُمُعَة من حِیْن تصبح حَتّٰی تطلع الشَّمْس شفقا من السَّاعَة اِلَّا الْاِنْس وَالْجِنّ

مصیخة مَعْنَاهُ مستمعة مصغیة تتوَقَّع قیام السَّاعَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا' جو جمعہ کے دن سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' ہر جانور جمعہ کے دن سے خوف زدہ رہتا ہے' صرف یہ دو قسم کی مخلوق' (یعنی) جنات اور انسان (اس سے غافل رہتے ہیں)''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر جانور جمعہ کے دن صبح کے وقت چیختا ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے وہ قیامت کے ڈر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے صرف انسان اور جنات (اس سے غافل ہیں)''۔

''مصیخہ'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ کان لگا کر توجہ سے سنتا ہے اور اسے قیامت قائم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

1042 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحشر الْاَیَّام علی هیئتها وتحشر الْجُمُعَة زهراء منیرة اَهلهَا یحفون بهَا کالعروس تهدی اِلٰی خدرها تضیء لَهُم یَمْشُوْنَ فِیْ ضوئها الوانهم کالثلج بَیَاضًا وریحهم کالمسك یَخُوْضُوْنَ فِیْ جبال الکافور ینظر اِلَیْهِمُ الثقلان لَا یطرفون تعجبا حَتّٰی یدخلُوْنَ الْجَنَّةَ لَا یخالطهم اَحَدٌ اِلَّا المؤذنون المحتسبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ اِن صَحَّ هٰذَا الْخَبَرُ فَاِن فِی النَّفس من هٰذَا الْاِسْنَاد شَیْئًا قَالَ الْحَافِظُ اِسْنَاده حسن وَفِیْ مَتنه غرابة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام دنوں کو اُن کی مخصوص شکل وصورت میں اٹھایا جائے گا' اور جمعہ کے دن کو اپنے اہل کے لئے' روشن اور چمکدار کر کے اٹھایا جائے گا' جسے ڈھانپا گیا ہوگا' یوں جیسے کسی دلہن کو اس کی خواب گاہ کی طرف لے جایا جاتا ہے' اور جمعہ اپنے اہل افراد کے لئے روشنی کرے گا' وہ لوگ اس کی روشنی میں چلتے ہوئے جائیں گے' ان کی رنگت برف کی طرف سفید ہوگی اور ان کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں ہوں گے' دونوں قسم کی مخلوق اُن کی طرف دیکھ رہی ہوگی اور وہ حیرانگی کی وجہ سے ان کے قریب نہیں آئیں گے' یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور کوئی بھی اِن کے ساتھ نہیں مل پائے گا' البتہ جو لوگ ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتے تھے' اُن کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو' تو بھی اس کی سند کے حوالے سے' میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' البتہ اس کا متن غریب ہے۔

1043 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰی لَیْسَ بتارك اَحَدًا من الْمُسلمین یَوْم الْجُمُعَة اِلَّا غفر لَهٗ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا فِیْمَا اری بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن' ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی سند حسن ہے۔

1044 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَضلَّ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَنِ الْجُمُعَة من کَانَ قبلنَا کَانَ لِلْیَهُوْد یَوْم السبت والاحد لِلنَّصَارٰی فهم لنا تبع اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ من اَهْلِ الدُّنْیَا والاولون یَوْم الْقِیَامَة المقضی لَهُمْ قبل الْخَلَائق

رَوَاهُ ابن مَاجه وَالْبَزَّار ورجالهما رجال الصَّحِيحِ اِلَّا اَن الْبَزَّار قَالَ نَحْنُ الاخرُوْنَ فِي الدُّنْيَا الاَولونَ يَوْمِ الْقِيَامَة المغفور لَهُمْ قبل الْخَلَائق وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بنَحْوِ اللَّفْظ الاَوَّل من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَحده

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کے بارے میں ہم سے پہلے والے لوگوں کو گمراہ رہنے دیا' یہودیوں کا مخصوص دن ہفتہ ہے' اور اتوار عیسائیوں کا مخصوص دن ہے' اور وہ قیامت کے دن تک' ہمارے پیروکار ہوں گے' ہم اہل دنیا کے اعتبار سے بعد والے ہیں' اور قیامت کے دن پہلے والے ہوں گے' باقی تمام مخلوق سے پہلے جن کا حساب ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان دونوں کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' البتہ امام بزار نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم دنیا میں بعد والے ہیں' اور قیامت میں پہلے ہوں گے' جن کی دیگر تمام مخلوق سے پہلے مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت ''صحیح مسلم'' میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول پہلی روایت کی مانند ہے۔

1045 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْجُمُعَة وَلَيْلَة الْجُمُعَة اَرْبَعَة وَعِشْرُوْنَ سَاعَة لَيْسَ فِيْهَا سَاعَة اِلَّا وَللّٰهِ فِيْهَا سِتّمائَة اَلف عَتيق مِنَ النَّار

قَالَ فَخرجنا من عِنْده فَدَخَلْنَا على الْحسن فَذَكرنَا لَهُ حَدِيْثِ ثَابت فَقَالَ سمعته وَزَاد فِيْهِ كلهم قد استوجبوا النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار وَلَفْظِه لله فِيْ كل جُمُعَة سِتّمائَة اَلف عَتيق مِنَ النَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں' چوبیس ساعتیں ہوتی ہیں' اور ان میں سے ہر ایک ساعت میں' اللہ تعالیٰ چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم وہاں سے اٹھے اور حسن بصری کے پاس گئے اور ان کے سامنے ثابت کی نقل کردہ روایت ذکر کی تو انہوں نے بتایا: میں نے انہیں (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے:

''وہ سب ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے حق میں جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام بیہقی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں'

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے' ہر جمعہ کو چھ لاکھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں''۔

1046 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِيْهَا سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُسْلِم وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي يسْأَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهِ يقللها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه . وَأما تعْيين السَّاعَة فَقَدْ ورد فِيْهِ اَحَادِيْث كَثِيْرَة صَحِيْحَة وَاخْتلف الْعلمَاء فِيْهَا اخْتِلَافا كثيرا بسطته فِيْ غير هَذَا الْكتاب وأذكر هُنَا نبذة من الاَحَادِيْث الدَّالَّة لبَعض الْاَقْوَال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اگر کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی کہ وہ گھڑی تھوڑی سی ہوتی ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

جہاں تک اُس گھڑی کے تعین کا تعلق ہے' تو اس بارے میں بہت سی مستند احادیث منقول ہیں' اور علماء کا اس گھڑی کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے' جو میں نے اس کتاب کی بجائے' کسی اور مقام پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے' میں ان میں سے چند احادیث یہاں ذکر کروں گا' جو بعض اقوال پر دلالت کرتی ہیں۔

1047 - وَعَنْ اَبِیْ بردة بن اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اسمعت اَبَاكَ يحدث عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سمعته يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِیَ مَا بَيْنَ اَنْ يجلس الْاِمَامِ اِلٰى اَنْ تقضى الصَّلَاة . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَقَالَ يَعْنِىْ على الْمِنْبَرِ وَاِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ذهب طوائف من اَهْلِ الْعلم

حضرت ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' جمعہ کے دن میں موجود مخصوص گھڑی کے بارے میں کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ گھڑی' امام کے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر' نماز ختم ہونے تک ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' راوی کہتے ہیں: اس سے مراد اس کا منبر پر بیٹھنا ہے' اور اس قول کی طرف اہل علم کا ایک گروہ گیا ہے۔

1048 - وَعَنْ عَمْرِو بن عَوْف الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاه

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ هِیَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ اِلَى الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّه وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد اللّٰه واه بِمرَّة وَقد حسن لَهُ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا وَغَيْرِه وَصحح لَهُ حَدِيْثًا فِی الصُّلْح فانتقد لَهُ الْحفاظ تَصْحِيْحه لَهُ بل وتحسينه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جمعہ میں ایک مخصوص گھڑی ہے اس گھڑی میں' جو بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے

عطا کر دیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ گھڑی کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (جمعہ کی) نماز قائم ہونے سے لے کر اس کے ختم ہونے تک کا وقت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے' امام ترمذی نے اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو حسن قرار دیا ہے' امام ترمذی نے صلح کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے' تو اس حوالے سے حافظانِ حدیث نے ان پر تنقید کی ہے کہ اس روایت کو صحیح کیوں قرار دیا گیا ہے؟ بلکہ اسے حسن قرار دینا چاہیے تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1049 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التمسوا السَّاعَة الَّتِىْ ترجى فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بعد صَلَاة الْعَصْر اِلٰى غيبوبة الشَّمْس

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَزَاد فِىْ آخِره وَهِي قدر هٰذَا يَعْنِىْ قَبْضَة وَاِسْنَاده أصلح من اِسْنَاد التِّرْمِذِىّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن میں' جس گھڑی کی امید کی جاتی ہے' اسے عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیانی وقت میں تلاش کرو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''وہ اتنی ہوتی ہے'' یعنی مٹھی بھر جتنی ہوتی ہے' اس کی سند' امام ترمذی کی سند سے زیادہ صالح ہے۔

1050 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِنَّا لنجد فِىْ كتاب اللّٰه تَعَالٰى فِىْ يَوْم الْجُمُعَة سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُؤمن يُصَلِّي يسْأَل اللّٰه بهَا شَيْئًا اِلَّا قضى اللّٰه لَهُ حَاجته . قَالَ عبد اللّٰه فَاَشَارَ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بعض سَاعَة فَقُلْتُ صدقت اَوْ بعض سَاعَة . قلت اَى سَاعَة هِيَ قَالَ آخر سَاعَات النَّهَار . قلت اِنَّهَا لَيست سَاعَة صَلَاة قَالَ بَلٰى اِن العَبْد اِذا صلى ثُمَّ جلس لم يجلسه اِلَّا الصَّلَاة فَهُوَ فِىْ صَلَاة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاِسْنَاده على شَرْطِ الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی' جبکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تشریف فرما تھے (میں نے کہا:) ہم اللہ کی کتاب میں یہ بات پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک مخصوص گھڑی ہے' کوئی مومن بندہ اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

حدیث 1050: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة - حديث: 1135 ' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله ' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - أبو سلمة بن عبد الرحمن ' حديث: 13825

نبی اکرم ﷺ نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: وہ ایک گھڑی کا کچھ حصہ ہوتا ہے میں نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے ایک گھڑی یا اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے میں نے دریافت کیا: وہ گھڑی کون سی ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دن کی آخری گھڑیوں میں ہوتی ہے میں نے عرض کی: اس وقت میں تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لیکن جب کوئی بندہ نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھا رہے اور وہ صرف نماز (یعنی اگلی نماز کی ادائیگی کے لئے) بیٹھا رہے تو وہ نماز (کی حالت) میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

1051 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی شَیْءٍ يَوْمِ الْجُمُعَة قَالَ لِاَنَّ فِيهَا طبعت طِينَةَ اَبِيكَ آدم وفِيهَا الصعقة وفِيهَا الْبعْثَة وفِيهَا البطشة وَفِی آخر ثَلَاث سَاعَات مِنْهَا سَاعَة من دَعَا اللّٰه فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عَلِیّ بن اَبِیْ طَلْحَة عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرِجَالِهِ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: جمعہ کے دن میں کیا خصوصیت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن میں تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں قیامت آئے گی' اسی دن میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' اور اسی دن میں پکڑ ہو گی' اور اسی دن کی آخری تین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتا ہے' تو اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن ابوطلحہ کی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1052 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعَة الَّتِی يُسْتَجَاب فِيهَا الدُّعَاء يَوْم الْجُمُعَة آخر سَاعَة من يَوْم الْجُمُعَة قبل غرُوب الشَّمْس اغفل مَا يكون النَّاس

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ گھڑی جس میں جمعہ کے دن دعا مستجاب ہوتی ہے' وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے' جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتی ہے' جس کے بارے میں لوگ غافل ہیں''۔ یہ روایت اصبہانی نقل کی ہے۔

1053 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْم الْجُمُعَة اثْنَتَا عشرَة سَاعَة لَا يُوجد عبد مُسْلِم يسْاَل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اِيَّاه فالتمسوها آخر سَاعَة بعد الْعَصْر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرط مُسْلِم وَهُوَ كَمَا قَالَ التِّرْمِذِیّ وَرَاَى بعض اَهْلِ الْعلم من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيرهم اَنَّ السَّاعَة الَّتِی ترجى بعد الْعَصْر اِلَى اَن تغرب الشَّمْس وَبِه يَقُول اَحْمد وَاِسْحَاق وَقَالَ اَحْمد اكثر الحَدِيث فِی السَّاعَة الَّتِی ترجى

فِيهَا اِجَابَةَ الدَّعْوَةِ اَنَّهَا بعد صَلَاة الْعَصْر

قَالَ وترجى بعد الزَّوَال ثُمَّ روى حَدِيْثَ عَمرو بن عَوْف الْمُتَقَدّم وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ بن الْمُنْذر اخْتلفُوا فِي وَقت السَّاعَة الَّتِي يُسْتَجَاب فِيهَا الدُّعَاء من يَوْم الْجُمُعَة فروينا عَن اَبِي هُرَيْرَة قَالَ هِيَ من بعد طُلُوْع الْفَجْر اِلَى طُلُوْع الشَّمْس وَمَنْ بعد صَلَاة الْعَصْر اِلَى غرُوب الشَّمْس وَقَالَ الْحسن الْبَصْرِيّ وَاَبُو الْعَالِيَة هِيَ عِنْد زَوَال الشَّمْس وَفِيْهِ قَول ثَالِث وَهُوَ انه اِذا اذن الْمُؤَذّن لصَلَاة الْجُمُعَة رُوِيَ ذٰلِكَ عَن عَائِشَة وروينا عَن الْحسن الْبَصْرِيّ انه قَالَ هِيَ اِذا قعد الامَام على الْمِنْبَر حَتَّى يفرغ وَقَالَ اَبُوْ بردة هِيَ السَّاعَة الَّتِي اخْتَار اللّٰه فِيهَا الصَّلَاة وَقَالَ اَبُو السوار الْعَدوي كَانُوْا يرَوْنَ الدُّعَاء مستجابا مَا بَيْنَ اَن تَزُول الشَّمْس اِلَى اَن يدْخل فِي الصَّلَاة وَفِيْهِ قَول سَابع وَهُوَ اَنَّهَا مَا بَيْنَ اَن تزِيغ الشَّمْس بِشِبر اِلَى ذِرَاع وروينا هٰذَا القَوْل عَن اَبِي ذَر وَفِيْهِ قَول ثَامِن وَهُوَ اَنَّهَا مَا بَيْنَ الْعَصْر اِلَى اَن تغرب الشَّمْس كَذَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة وَبِه قَالَ طَاوس وَعبد اللّٰه بن سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں (جن میں ایک گھڑی ایسی ہے' کہ اس میں) جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے' تم اس مخصوص گھڑی کو عصر کے بعد کی گھڑی میں تلاش کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی یہ نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یا یہ ویسی ہے' جیسے امام ترمذی نے بیان کیا ہے۔

بعض اہل علم' جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: وہ گھڑی' جس کی امید کی جاتی ہے' وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہوتی ہے' امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' امام احمد فرماتے ہیں: زیادہ تر احادیث اس بارے میں منقول ہیں' جس گھڑی میں دعا کے مستجاب ہونے کی توقع ہوتی ہے' وہ گھڑی عصر کی نماز کے بعد ہوتی ہے' وہ فرماتے ہیں: زوال کے بعد بھی اس کی توقع کی جا سکتی ہے' پھر انہوں نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا' جو پہلے گزر چکی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن' جس مخصوص گھڑی میں دعا کے مستجاب ہونے کے بارے میں روایات منقول ہیں' اس کے وقت کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ گھڑی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک رہتی ہے' اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک رہتی ہے۔

حسن بصری اور ابوالعالیہ کہتے ہیں: یہ سورج ڈھلنے کے وقت ہوتی ہے' اس بارے میں ایک تیسرا قول بھی ہے' اور وہ یہ ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن نماز کے لئے مؤذن کی اذان دینے کے وقت ہوتی ہے' یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی ہے۔

ہم نے حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ اس وقت سے شروع ہوتی ہے' جب امام

منبر پر بیٹھ جاتا ہے اور اس کے فارغ ہونے تک رہتی ہے۔

ابوبردہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو اختیار کیا ہے۔

ابوسوار عدوی بیان کرتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دعا مستجاب اس وقت ہوتی ہے جو سورج ڈھلنے سے لے کر آدمی کے نماز شروع کرنے کا درمیانی وقت ہے۔

اس بارے میں ایک ساتواں قول بھی ہے اور وہ یہ ہے: یہ سورج ڈھلنے سے لے کر (سائے کے) ایک بالشت ہونے تک رہتی ہے ہم نے یہ قول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں ایک آٹھواں قول بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیان میں ہوتی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے اور طاؤس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

22 - التَّرْغِيب فِي الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة وَقد تقدم ذكر الْغسْل فِي الْبَاب قبله فِي حَدِيث نُبَيْشَة الْهُذلِيّ وسلمان الْفَارِسِي وَأَوْس بن أَوْس وَعبد الله بن عَمْرو وَتقدم أَيْضا حَدِيث أبي بكر وَعمْرَان بن حُصَيْن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كفرت عَنهُ ذנُوبه وخطاياه الحَدِيْث

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اس سے پہلے والے باب میں غسل کے ذکر میں حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات گزر چکی ہیں اس سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہوں اور خطاؤں کو اس سے دور کر دیا جاتا ہے''۔ الحدیث۔

1054 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة ليسل الْخَطَايَا من أصُول الشّعْر استلالا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا بالوں کی جڑوں میں سے بھی گناہوں کو کھینچ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1055 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيّ أبي وَأَنا أَغْتَسِل يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ غسلك هَذَا من جَنَابَة أَو للْجُمُعَة قلت من جَنَابَة . قَالَ أعد غسلا آخر إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كَانَ فِي طَهَارَة إِلَى الْجُمُعَة الْأُخْرَى . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَإِسْنَاده قريب من الْحسن وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَقَالَ هَذَا حَدِيث غَرِيب لم يروه غير هَارُون يَعْنِي ابْن

مُسْلِم صَاحب الحنا وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة لم يزل طَاهِرا إِلَى الْجُمُعَة الْأُخْرَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد میرے ہاں تشریف لائے' میں اس وقت جمعہ کے دن غسل کر رہا تھا' انہوں نے دریافت کیا: تمہارا یہ غسل جنابت کی وجہ سے ہے؟ یا جمعہ کے لئے ہے؟ میں نے کہا: جنابت کی وجہ سے ہے' انہوں نے فرمایا: تم دوبارہ غسل کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ اگلے جمعہ تک طہارت کی حالت میں رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہارون بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے' یہی روایت امام حاکم نے' طبرانی کے الفاظ کی مانند نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ اگلے جمعہ تک مسلسل پاک رہتا ہے''۔

1056 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة فاغتسل الرجل وَغسل رَأسه ثُمَّ تطيب من أطيب طيبه وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ خرج إِلَى الصَّلَاة وَلَمْ يفرق بَيْن اثْنَيْنِ ثُمَّ اسْتمع الإِمَام غفر لَهُ من الْجُمُعَة إِلَى الْجُمُعَة وَزِيَادَة ثَلَاثَة أَيَّام . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظ وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيل على مَا ذهب إِلَيْهِ مَكْحُوْل وَمَنْ تَابعه فِيْ تَفْسِير قَوْله غسل واغتسل . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے' اور آدمی غسل کرتا ہے' اور اپنا سر دھوتا ہے' اور اپنے پاس موجود سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو لگاتا ہے' اور سب سے عمدہ لباس پہنتا ہے' پھر نماز کے لئے نکلتا ہے' اور (مسجد میں آنے کے بعد) دو آدمیوں کے درمیان جدائی پیدا نہیں کرتا' اور پھر امام (کا کلام) غور سے سنتا ہے' تو اس شخص کے' اس جمعہ سے لے کر' اگلے جمعہ تک' اور مزید تین دنوں (کے گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے' جس موقف کی طرف مکحول گئے ہیں' اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے انہوں نے روایت کے الفاظ ''غسل واغتسل'' کی جو وضاحت کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1057 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غسل يَوْم الْجُمُعَة وَاجب على كل محتلم وَسواك ويمس من الطّيب مَا قدر عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا' ہر بالغ شخص پر لازم ہے' اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا' جو اس کی قدرت رکھتا ہو (یہ بھی لازم ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1058 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا يَوْم عيد جعله الله للْمُسْلِمين فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَة فليغتسل وَإِن كَانَ عِنْده طيب فليمس مِنْهُ وَعَلَيْكُم بِالسِّوَاكِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَسَتَأْتِي اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِيمَا يَأْتِي من الْاَبْوَاب إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ عید کا دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے مقرر کیا ہے' تو جو شخص جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے آئے' اسے غسل کر لینا چاہیے اور اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو' تو وہ بھی لگا لینی چاہیے' اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' عنقریب ایسی احادیث آئیں گی' جو دیگر مختلف ابواب میں آئیں گی اور وہ اس باب پر دلالت کرتی ہوں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1 - التَّرْغِيب فِي التبكير إِلَى الْجُمُعَة وَمَا جَاءَ فِيمَن يتَأَخَّر عَن التبكير من غير عذر

باب: جمعہ کے لئے جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص کسی عذر کے بغیر جلدی نہیں جاتا اور تاخیر کرتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

1059 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة غسل الْجَنَابَة ثُمَّ رَاح فِي السَّاعَة الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قرب بَدَنَة وَمَنْ رَاح فِي السَّاعَة الثَّانِيَة فَكَأَنَّمَا قرب بقرة وَمَنْ رَاح فِي السَّاعَة الثَّالِثَة فَكَأَنَّمَا قرب كَبْشًا أقرن وَمَنْ رَاح فِي السَّاعَة الرَّابِعَة فَكَأَنَّمَا قرب دجاجة وَمَنْ رَاح فِي السَّاعَة الْخَامِسَة فَكَأَنَّمَا قرب بَيْضَة فَإِذَا خرج الإِمَام حضرت الْمَلَائِكَة يَسْتَمِعُوْن الذّكر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کے دن غسل جنابت کی طرح (مکمل طور پر) غسل کرے' اور پھر پہلی گھڑی میں (نماز کی ادائیگی کے لئے) جائے تو وہ یوں ہے' جیسے اس نے اونٹ کی قربانی کی' جو شخص دوسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی' جو شخص تیسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا' جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے' گویا اس نے مرغی قربان کی' جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا' پھر جب امام آجائے' تو فرشتے (مسجد کے اندر) آ کر ذکر (یعنی خطبہ) غور سے سننے لگتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1060 - وَفِي رِوَايَة الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه إِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة وقفت الْمَلَائِكَة على بَاب

الْمَسْجِد يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّل فَالْاَوَّل وَمثل المهجر كَمثل الَّذِيْ يهدى بَدَنَة ثُمَّ كَالَّذِى يهدى بقرة ثُمَّ كبشًا ثُمَّ دجاجة ثُمَّ بَيْضَة فَاِذَا خرج الاِمَام طَوَوْا صُحُفهم يَسْتَمِعُوْن الذّكر ۔ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِ هٰذه

❀❀ امام بخاری امام مسلم اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب جمعہ کا دن ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر ٹھہر جاتے ہیں اور درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام نوٹ کرتے ہیں سب سے پہلے آنے والا شخص اس شخص کی مانند ہے جو اونٹ قربان کرتا ہے پھر اس شخص کی مانند ہے جو گائے صدقہ کرتا ہے پھر دنبہ پھر مرغی پھر انڈا پھر جب امام آجائے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور غور سے ذکر (یعنی خطبہ) سنتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

1061 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستعجل اِلَى الْجُمُعَة كالمهدى بَدَنَة وَالَّذِيْ يَلِيه كالمهدى بقرة وَالَّذِيْ يَلِيه كالمهدى شَاة وَالَّذِيْ يَلِيه كالمهدى طيرا

وَفِيْ اُخْرَى لَهُ قَالَ على كل بَاب من اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة ملكان يكتبان الْاَوَّل فَالْاَوَّل كَرجل قدم بَدَنَة وكرجل قدم بقرة وكرجل قدم شَاة وكرجل قدم طيرا وكرجل قدم بَيْضَة فَاِذَا قعد الاِمَام طويت الصُّحُف ۔ المهجر هُوَ المبكر الْآتِيْ فِيْ اَوَّل سَاعَة

❀❀ اُن کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کے لئے جلدی جانے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا گائے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا بکری کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد پرندے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے''۔

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جمعہ کے دن مساجد کے مختلف دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر دو فرشتے موجود ہوتے ہیں جو درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام نوٹ کرتے ہیں تو پہلے آنے والا شخص اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو بکری صدقہ کرتا ہے پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو پرندہ صدقہ کرتا ہے پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو انڈا صدقہ کرتا ہے جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں''۔

''المهجر'' سے مراد جلدی کرنے والا شخص ہے جو ابتدائی گھڑی میں آجائے۔

1062 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب مثل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ التبكير كَاَجر الْبَقَرَة كَاَجر الشَّاة حَتّٰى ذكر الدَّجَاجَة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن کی مثال بیان کرتے ہوئے جلدی آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا: وہ گائے صدقہ کرنے والے (اس کے بعد آنے والا شخص) بکری صدقہ کرنے والے کی مانند ہے

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے مرغی کا بھی ذکر کیا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1063 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تقعد الْمَلَائِكَة يَوْم الْجُمُعَةِ على اَبْوَابِ الْمَسَاجِد مَعَهم الصُّحُف يَكْتُبُوْنَ النَّاس فَاِذَا خرج الاِمَام طويت الصُّحُف قُلْتُ يَا اَبَا اُمَامَةَ لَيْسَ لمن جَاءَ بعد خُرُوْج الاِمَام جُمُعَة قَالَ بَلٰى وَلٰكِن لَيْسَ مِمَّن يكْتب فِي الصُّحُف

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده مبارك بن فضَالة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں ان کے پاس صحیفے ہوتے ہیں وہ لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں جب امام آجاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں"

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! جو شخص امام کے آنے کے بعد جمعہ کی ادائیگی کے لیے آتا ہے اس کو کچھ نہیں ملتا؟ انہوں نے فرمایا: ملتا ہے لیکن یہ ان لوگوں میں شمار نہیں ہوتا جن کا نام صحیفے میں نوٹ کیا جاتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے۔

1064 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لاحمد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد فيكتبون الْاَوَّل وَالثَّانِي وَالثَّالِث حَتّٰى اِذا خرج الاِمَام رفعت الصُّحُف

ورواة هٰذَا ثِقَات

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے دوسرے تیسرے نمبر پر آنے والے افراد کے نام (درجہ بدرجہ) نوٹ کرتے ہیں یہاں تک کہ جب امام آجاتا ہے تو صحیفے اٹھا لیے جاتے ہیں"۔ اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1065 - وَعَنْ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة خرجت الشَّيَاطِين يريثون النَّاس اِلٰى اَسْوَاقهم وتقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَكْتُبُوْنَ النَّاس على قدر مَنَازِلهمْ السَّابِق وَالْمُصَلِّي وَالَّذِيْ يَلِيهِ حَتّٰى يخرج الاِمَام فَمَنْ دنا من الاِمَام فَانْصَتَ واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفلان من الْاَجر وَمَنْ نأى فاستمع وأنصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفل من الْاَجر وَمَنْ دنا من الاِمَام فلغا وَلَمْ ينصت وَلَمْ يستمع كَانَ عَلَيْهِ كفلان من الْوزر وَمَنْ قَالَ صه فَقَدْ تكلم وَمَنْ تكلم فَلَا جُمُعَةَ لَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعت نَبِيكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْل . رَوَاهُ اَحْمد وَهٰذَا لَفظه

حدیث 1065: مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 708' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجمعة' باب عظم يوم الجمعة - حديث: 5394' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في التهجير إلى الجمعة - حديث:1088

وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظِهِ اِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة غَدَتْ الشَّيَاطِين براياتها اِلَى الْاَسوَاق فيرمون النَّاس بالترابيث اَوْ الربايث ويثبطونهم عَن الْجُمُعَة وتغدو الْمَلَائِكَة فَيَجْلِسُوْنَ على اَبْوَاب الْمَسَاجِد ويكتبون الرجل من سَاعَة وَالرجل من ساعتين حَتّٰى يخرج الإِمَام فَإِذَا جلس مَجْلِسا يستمكن فِيهِ من الِاسْتِمَاع وَالنَّظَر فانصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفلان من الْاَجر فَإِن نأى حَيْثُ لَا يسمع فانصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفل من الْاَجر فَإِن جلس مَجْلِسا لَا يستمكن فِيهِ من الِاسْتِمَاع وَالنَّظَر فلغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهُ كفلان من وزر فَإِن جلس مَجْلِسا يستمكن فِيهِ من الِاسْتِمَاع وَالنَّظَر ولغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهُ كفل من وزر قَالَ وَمَنْ قَالَ لصَاحبه يَوْم الْجُمُعَة انصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا لَيْسَ لَهُ فِيْ جمعته شَيْءٌ

ثُمَّ قَالَ فِيْ آخر ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ اِسناده مَا راو لم يسم

الربايث بالراء وَالْبَاء الْمُوَحدَة ثُمَّ الف وياء مثناة تَحت بعدهَا ثاء مُثَلَّثَة جمع ربيثة وَهِي الْاَمر الَّذِيْ يحبس الْمَرْء عَن مقصده ويثبطه عَنهُ وَمَعْنَاهُ اَن الشَّيَاطِين تشغلهم وتقعدهم عَن السَّعْي اِلَى الْجُمُعَة اِلٰى اَن تمْضِي الْاَوْقَات الفاضلة

قَالَ الْخطابِيّ الترابيث لَيْسَ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ الربايث وَقَوله فيرمون النَّاس اِنَّمَا هُوَ فيربثون النَّاس

قَالَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ لنا فِيْ غير هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ يُشِير اِلٰى لفظ رِوَايَة اَحْمد الْمَذْكُوْرَة

وَقَوله صه بِسُكُوْن الْهَاء وتكسر منونة وَهِي كلمة زجر للمتكلم اَي اسْكُتْ

والكفل بِكَسْر الْكَاف هُوَ النَّصِيب من الْاَجر اَو الْوزر

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین نکلتے ہیں' اور لوگوں کو بازاروں کی طرف رغبت دلاتے ہیں' جبکہ فرشتے' مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اور لوگوں کی حیثیت کے اعتبار سے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' پہلے کون آیا ہے' اس کے بعد کون ہے' اس کے بعد کون ہے؟ یہاں تک کہ امام آ جائے (یعنی اس وقت تک نوٹ کرتے ہیں' جب تک امام نہیں آ جاتا) جو شخص امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور خاموش رہے' اور غور سے (خطبہ سنے) اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' اسے اجر کے دو کفل ملتے ہیں' اور جو شخص دور بیٹھے اور غور سے سنے اور خاموش رہے' اور لغو حرکت نہ کرے' اسے اجر کا ایک کفل ملتا ہے' جو شخص امام کے قریب ہو اور لغو حرکت کرے اور خاموش بھی نہ رہے' اور توجہ سے بھی نہ سنے' اسے گناہ کے دو کفل ملتے ہیں' اور جو شخص یہ کہے چپ رہو' تو اس نے بھی کلام کیا' اور جو شخص کلام کر لے' اس کا جمعہ نہیں ہوتا"

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے

اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف جاتے ہیں' اورلوگوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں' وہ انہیں جمعہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں' جبکہ فرشتے صبح کے وقت آتے ہیں' اورمساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' پھر پہلے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے نام اس وقت تک نوٹ کرتے ہیں' جب تک امام نہیں آجاتا' جب امام اپنی جگہ پر بیٹھ جائے (یا وہ مقتدی اپنی جگہ پر بیٹھ جائے تو) اس مقتدی کو غور سے امام کا کلام سننا چاہیے اوراس میں غور وفکر کرنا چاہیے اور خاموش رہنا چاہیے اور کوئی لغو حرکت نہیں کرنی چاہیے' اگر وہ ایسا کرے گا' تو اسے اجر کے دو کفل ملیں گے اوراگر وہ اتنی دور بیٹھ جائے' جہاں اس تک امام کی آواز نہ آرہی ہو' لیکن وہ خاموش رہے' اور کوئی لغو حرکت بھی نہ کرے' تو اسے اجر کا ایک کفل ملتا ہے' اوراگر وہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھ جائے' جہاں وہ توجہ سے اور غور وفکر سے امام کا کلام نہیں سن سکتا اور وہ لغو حرکت بھی کرتا ہے' اور خاموش بھی نہیں رہتا' تو اسے دگنا گناہ ملتا ہے' اوراگر وہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھ جائے' جہاں وہ غور سے امام کا کلام سن سکتا ہے' لیکن پھر بھی وہ لغو حرکت بھی کرے اور خاموش بھی نہ رہے' تو اسے گناہ کا ایک کفل ملتا ہے' جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہے: تم خاموش رہو' تو اس شخص نے بھی لغو حرکت کی اور جو شخص لغو حرکت کرے' اس کا جمعہ میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آخر میں یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ان دونوں روایات کی سند میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

لفظ ''ربایث'' میں 'ر' ہے اور 'ب' ہے' پھر 'ا' اور 'ی' ہے' جس کے بعد 'ث' ہے' یہ لفظ ''ربیثہ'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ معاملہ ہے' جو آدمی کو اپنے مقصد سے روک دے' اور اسے اُس سے ہٹا دے' اس سے مراد یہ ہے کہ شیاطین انہیں مصروف کرنے کی کوشش کرتے ہیں' اور جمعہ کے لئے جلدی جانے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ فضیلت والے اوقات گزر جائیں۔

خطابی کہتے ہیں: لفظ ''ترابیث'' یہ کوئی چیز نہیں ہے اصل لفظ ''ربایث'' ہے' اور متن کے یہ الفاظ ''وہ لوگوں کو ڈانتے ہیں'' یعنی وہ لوگوں کو مصروف کررہے ہوتے ہیں' راوی کہتے ہیں' اس حدیث کے علاوہ اور جگہ پر' اسی طرح کی روایت ہمارے سامنے بیان کی گئی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اسی مفہوم کی طرف امام احمد کی نقل کردہ اُس روایت کے الفاظ بھی اشارہ کرتے ہیں' جو پہلے ذکر ہوئی ہے۔

متن کے الفاظ ''صہ'' میں 'ہ' ساکن ہے' یہ کسی بولنے والے شخص کو خاموش کرنے کے لئے کہا جانے والا ڈانٹنے کا لفظ ہے

لفظ ''کفل'' میں 'ک' پر زیر ہے' اس سے مراد اجر یا گناہ میں سے حصہ ہے۔

1066 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قعدت الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد فيكتبون من جَاءَ مِنَ النَّاس على مَنَازِلهمْ فَرجل قدم جزورا وَرجل قدم بقرة وَرجل قدم شَاة وَرجل قدم دجَاجَة وَرجل قدم بَيْضَة

قَالَ فَإِذَا اذن الْمُؤَذّن وَجلسَ الامَام على الْمِنبَر طويت الصُّحُف ودخلوا الْمَسْجِد يَسْتَمِعُوْنَ الذّكر

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ٗ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے ٗ تو فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں ٗ اور درجہ بدرجہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں ٗ تو ایک شخص کی مثال یوں ہے ٗ جیسے اس نے اونٹ صدقہ کیا ٗ اور ایک شخص کی مثال یوں ہے ٗ جیسے اس نے گائے صدقہ کی ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے اس نے بکری صدقہ کی ٗ ایک شخص کی مثال یوں ہوتی ہے ٗ جیسے اس نے مرغی صدقہ کی ٗ اور ایک شخص کی مثال یوں ہوتی ہے ٗ جیسے اس نے انڈا صدقہ کیا ٗ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب مؤذن اذان دیتا ہے ٗ اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے ٗ تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں ٗ فرشتے مسجد میں آ کر ذکر (یعنی خطبہ) غور سے سننے لگتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے ٗ یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند الفاظ میں ٗ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1067 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ تبْعَث الْـمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة يَكْتُبُوْنَ مَجِيْء النَّاس فَإِذَا خرج الإِمَام طويت الصُّحُف وَرفعت الأقلام فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة بَعْضُهُمْ لبَعض مَا حبس فلَانا فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اللَّهُمَّ اِن كَانَ ضَالًّا فاهده وَاِن كَانَ مَرِيضا فاشفه وَاِن كَانَ عائلا فأغنه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه العائل الْفَقِير

عمرو بن شعیب نے ٗ اپنے والد کے حوالے سے ٗ اپنے دادا کے حوالے سے ٗ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جمعہ کے دن ٗ فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیجا جاتا ہے ٗ اور وہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں ٗ جب امام آجاتا ہے ٗ تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں ٗ اور قلم اٹھا لئے جاتے ہیں ٗ فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: فلاں شخص کیوں نہیں آیا؟ پھر وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہوگیا ہے ٗ تو اسے ہدایت نصیب کر! اگر بیمار ہوگیا ہے ٗ تو اسے شفاء نصیب کر! اور اگر تنگدست ہوگیا ہے ٗ تو اسے خوشحال کردے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ لفظ ''العائل'' کا مطلب فقیر ہے۔

1068 - وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه سارعوا اِلَى الْجُمُعَة فَإِن اللّٰه يبرز اِلَى اَهْلِ الْجنَّة فِيْ كل يَوْم جُمُعَة فِيْ كثيب كافور فيكونون مِنْهُ فِي الْقرب على قدر تسارعهم فَيحدث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ من الْكَرَامَة شَيْئًا لم يَكُوْنُوْا رَاَوْهُ قبل ذٰلِكَ ثُمَّ يرجعُوْنَ اِلَى اَهْليهمْ فيحدثونهم بِمَا اَحدث اللّٰه لَهُم

قَالَ ثُمَّ دخل عبد اللّٰه الْمَسْجِد فَإِذَا هُوَ برجلَيْنِ يَوْم الْجُمُعَة قد سبقاه فَقَالَ عبد اللّٰه رجلَانِ وَاَنا الثَّالِث اِنْ شَاءَ اللّٰه اَن يُبَارك فِي الثَّالِث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

وَاَبُوْ عُبَيْدَة اسْمه عَامر وَلَمْ يسمع من اَبِيه عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ سمع مِنْهُ

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے لئے جلدی جاؤ ٗ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کے دن اہل جنت کے سامنے ظاہر ہوگا ٗ جو کافور کے ٹیلے پر ہوگا ٗ اور وہ لوگ جمعہ کے لئے جلدی جانے کے حساب سے ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

مقرب شمار ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ ان کی عزت افزائی کے لئے ان کے ساتھ کلام کرے گا' ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کیا ہوگا (یا ان لوگوں نے اس سے پہلے وہ عزت افزائی نہیں دیکھی ہوگی) پھر وہ لوگ اپنی بیویوں کے پاس واپس آئیں گے' تو ان کے اہل خانہ میں بھی' اللہ تعالیٰ نے نئی صورت حال پیدا کردی ہوگی' یا وہ اپنے اہل خانہ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں گے جو (فضل) اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں. پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں دو آدمی مسجد میں موجود تھے' جو ان سے پہلے وہاں آ چکے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو آدمی پہلے سے موجود ہیں' اور میں تیسرا ہوں' اگر اللہ نے چاہا' تو تیسرے میں بھی برکت رکھی جائے گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ابوعبیدہ نامی راوی کا نام عامر ہے' انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

1069 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت مَعَ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد يَوْم الْجُمُعَة فَوجدَ ثَلَاثَة قد سَبَقُوْهُ فَقَالَ رَابِع اَرْبَعَة وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من اللّٰه بِبَعِيد اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن النَّاس يَجْلِسُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على قدر رَوَاحِهِمْ اِلَى الْجُمُعَات الْاَوَّل ثُمَّ الثَّانِيَ ثُمَّ الثَّالِث ثُمَّ الرَّابِع وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من اللّٰه بِبَعِيد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِيْ عَاصِم واسنادهما حسن . قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتقدم حَدِيْث عبد اللّٰه بن عَمْرو عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها وَكَذٰلِكَ تقدم حَدِيْث اَوْس بن اَوْس نَحْوِه

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز کی ادائیگی کے لئے) نکلا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو پایا' کہ وہ ان سے پہلے مسجد میں پہنچ چکے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چار آدمیوں میں سے چوتھا ہوں' چار آدمیوں میں سے چوتھا شخص بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہوتا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اسی حساب سے بیٹھیں گے' جتنی جلدی وہ جمعہ کے لئے جایا کرتے تھے پہلا شخص ہوگا' پھر دوسرا' پھر تیسرا' پھر چوتھا' اور چوتھا شخص بھی' اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' اور ابن ابوعاصم نے نقل کی ہے' ان دونوں کی نقل کردہ سند حسن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گزر چکا ہے

''جو شخص سر دھوئے اور پورا غسل کرے' اور (امام کے) قریب ہو اور جلدی چلا جائے اور قریب رہے' اور غور سے سنے' تو اسے ہر ایک قدم' جو اس نے اٹھایا ہو' اس کے عوض میں' ایک سال کے نوافل اور نفلی روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

اسی طرح حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' جو اس کی مانند ہے' وہ بھی پہلے گزر چکی ہے۔

1070 - وَرُوِیَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْجُمُعَة وادنوا من الإِمَام فَإِن الرجل ليَكُون من اَهْلِ الْجنَّة فيتأخر عَن الْجُمُعَة فيؤخر عَن الْجنَّة وَإِنَّهُ لمن اَهلهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں شریک ہو' اور امام سے قریب رہو' کیونکہ ایک شخص جو اہل جنت میں سے ہوتا ہے' وہ جمعہ ادا نہیں کر پاتا' تو وہ جنت سے بھی دور ہو جاتا ہے' حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی' اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2 - التَّرْهِيب من تخطي الرّقاب يَوْم الْجُمُعَة

باب: جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر جانے سے متعلق ترہیبی روایات

1071 - عَن عبد الله بن بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل يتخطى رِقَاب النَّاس يَوْم الْجُمُعَة وَالنَّبِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَقَالَ النَّبِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذيت و آنيت

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَلَيْسَ عِنْد أَبِي دَاوُد وَالنَّسَائِيّ و آنيت وَعند ابْن خُزَيْمَة فَقَدْ آذيت وأوذيت وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيث جَابر بن عبد الله آنيت بِمد الْهمزَة وَبعدهَا نون ثمَّ يَاء مثناة تَحت أَي أخرت الْمَجِيء وَآذَيْت بتخطيك رِقَاب النَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تم نے اذیت پہنچائی ہے' اور تاخیر سے آئے ہو''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ابوداؤد' امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''تم نے تاخیر کی ہے'' امام ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم نے اذیت پہنچائی ہے' اور خود کو اذیت کا شکار کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''آنیت'' میں 'مد' والا 'ا' ہے' اور اس کے بعد 'ن' ہے' پھر 'ی' ہے' اس سے مراد یہ ہے: تم نے آنے میں تاخیر کی ہے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر اذیت پہنچائی ہے۔

1072 - وَرُوِیَ عَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تخطى رِقَاب النَّاس يَوْم الْقِيَامَة اتخذ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَل عَلَيْهِ عِنْد أهل الْعلم

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے وہ شخص جہنم میں جانے کے لئے پل بناتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور اس روایت پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے۔

1073 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب اِذْ جَاءَ رجل يتخطى رِقَاب النَّاس حَتّٰى جلس قَرِيبًا من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قضى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلَاته قَالَ مَا مَنعك يَا فلَان اَن تجمع مَعنا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد حرصت اَن اَضَع نَفسِي بِالْمَكَانِ الَّذِىْ ترى قَالَ قد رَاَيْتُكَ تتخطى رِقَاب النَّاس وتؤذيهم من آذَى مُسلما فَقَدْ آذَانِىْ وَمَنْ آذَانِىْ فَقَدْ آذَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ کر بیٹھ گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! کیا وجہ ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا ہے اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں ایک ایسی جگہ پر رہوں جہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرسکوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آ رہے تھے اور انہیں اذیت پہنچا رہے تھے جو شخص کسی مسلمان کو اذیت پہنچاتا ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1074 - وَرُوِىَ عَنِ الْأَرْقَم بن اَبِى الْأَرْقَم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِىْ يتخطى رِقَاب النَّاس يَوْم الْجُمُعَة وَيفرق بَيْنَ الِاثْنَيْنِ بعد خُرُوْج الْاِمَام كجار قصبه فِى النَّار . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْكَبِير

❀❀ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن امام کے آ جانے کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگنا اور دو آدمیوں کے درمیان فرق کرنا ایسے ہے جیسے کوئی شخص آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من الْكَلَام وَالْاِمَام يخْطب وَالتَّرْغِيب فِى الْاِنْصَات

باب: امام کے خطبہ دینے کے دوران کلام کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

اور اس وقت خاموش رہنے سے متعلق ترغیبی روایات

1075 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قلت لصاحبك يَوْم

الْجُمُعَةِ انصت وَالْإِمَام يخْطب فَقَدْ لغوت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة

قَوْلِه لغوت قِيْلَ مَعْنَاهُ خبت من الْاَجر وَقِيْلَ تكَلَّمت وَقِيْلَ اخطات وَقِيْلَ بطلت فَضِيلَة جمعتك وَقِيْلَ صَارَت جمعتك ظهرا وَقِيْلَ غير ذٰلِك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کے دن تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: تم خاموش رہو! اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لغوت'' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: اس کا اجر ضائع ہو گیا' اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے کلام کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے غلطی کی' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے جمعہ کی فضیلت ضائع ہو گئی' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جمعہ' ظہر میں تبدیل ہو گیا' اور ایک قول کے مطابق اس کا کچھ اور مطلب ہے۔

1076 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا تكَلَّمت يَوْم الْجُمُعَة فَقَدْ لغوت وَالغيت يَعْنِيْ وَالْإِمَام يخْطب . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم نے جمعہ کے دن کلام کیا' تو تم نے لغو حرکت کی اور ضائع کر دیا (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب امام خطبہ دے رہا ہو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1077 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تكلم يَوْم الْجُمُعَة وَالْإِمَام يخْطب فَهُوَ كَمثل الْحمار يحمل اسفارا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهُ أنصت لَيْسَ لَهُ جُمُعَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن کلام کرے' جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس کی مثال اس گدھے کی طرح ہے' جس نے اپنے اوپر بوجھ لادا ہوا ہو' اور جو شخص اس سے یہ کہے: تم خاموش ہو جاؤ! تو اس کا جمعہ نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1078 - وَعَنْ اُبَيّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَا يَوْم الْجُمُعَة تبَارك وَهُوَ قَائِم يذكر بأيام اللّٰه وَاَبُوْ ذَر يغمز اُبَيّ بن كَعْب فَقَالَ مَتى أنزلت هٰذِهِ السُّورَة إِنِّي لم أسمعها إِلَى الْآن فَاَشَارَ إِلَيْهِ اَن اسكُتْ فَلَمَّا انصرفوا قَالَ سَألتك مَتى أنزلت هٰذِهِ السُّورَة فَلَمْ تخبرنِي فَقَالَ اُبَي لَيْسَ لَك من صَلَاتك الْيَوْم إِلَّا مَا لغوت فَذهب اَبُوْ ذَر إِلَى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخبرهُ بِالَّذِي قَالَ اُبَي فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق ابى . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ حسن

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ دخلت الْمَسْجِد يَوْم الْجُمُعَة وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب فَجَلَست قَرِيبًا من اَبِيْ بن كَعْب فَقَرَأَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَة بَرَاءَة فَقُلْتُ لابى مَتى نزلت هٰذِهِ السُّوْرَة قَالَ فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ مكثت سَاعَة ثُمَّ سَالَته فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ مكثت سَاعَة ثُمَّ سَالَته فتجهمني وَلَمْ يكلمني فَلَمَّا صلى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت لابى سَاَلتك فتجهمتني وَلَمْ تكلمني قَالَ اَبِيْ مَا لَك من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت فَذَهَبت اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كنت بِجنب اَبِيْ وَاَنْت تقْرَأ بَرَاءَة فَسَاَلته مَتى نزلت هٰذِهِ السُّوْرَة فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ قَالَ مَا لَك من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق اَبِيّ قَوْله فتجهمني مَعْنَاهُ قطب وَجهه وَعبس وَنظر اِلَيّ نظر الْمُغْضب الْمُنكر

✿✿ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کھڑے ہوکر ''سورۂ ملک'' کی تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایام کا ذکر کیا' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ٹہوکا دیتے ہوئے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں نے ابھی تک نہیں سنی تھی' حضرت ابن بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ خاموش رہیں' جب یہ حضرات نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو آپ نے مجھ بتایا نہیں' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: آج کے دن' آپ کی نماز میں سے صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت نے آپ کی ہے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن' میں مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ برأت کی تلاوت شروع کی' تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے' تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور انہوں نے میرے ساتھ بات چیت نہیں کی' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے انہیں یہی سوال کیا' تو انہوں نے پھر مجھے گھور کر دیکھا' اور پھر مجھے کوئی جواب نہیں دیا' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے اُن سے یہی سوال کیا تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور میرے ساتھ بات نہیں کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرلی' تو میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' میں نے آپ سے سوال کیا تھا اور آپ نے مجھے گھور کر دیکھا اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا؟ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کا حصہ آپ کی اس نماز میں' صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت آپ نے کی ہے' (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برأت کی تلاوت کررہے تھے' میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے

مجھے گھور کر دیکھا اور انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' پھر بعد میں انہوں نے کہا: کہ آپ کا اس نماز میں حصہ' صرف وہ لغو حرکت ہے' جو آپ نے کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے۔

متن کے الفاظ' تجھمنی'' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے چہرے پر ناگواری کا تاثر ڈالا اور تیوری چڑھالی اور میری طرف ایسی نظروں سے دیکھا' جو ناراض شخص کی نظریں ہوتی ہیں۔

1079 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا علی الْمِنبر فَخطب النَّاس وتلا آیَة وَالٰی جَنْبِیْ اَبِیْ بن کَعْب فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبِیْ وَمَتٰی انزلت هٰذِهِ الْاٰیَة

قَالَ فَاَبٰی اَن یکلمنی ثُمَّ سَاَلته فَاَبٰی اَن یکلمنی حَتّٰی نزل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِیْ مَا لَك من جمعتك اِلَّا مَا لغیت فَلَمَّا انصرف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جئته فَاَخْبَرته فَقُلْتُ اَی رَسُوْلُ اللّٰه اِنَّك تلوت آیَة وَالٰی جَنْبِیْ اَبِیْ بن کَعْب فَقُلْتُ لَهٗ مَتٰی انزلت هٰذِهِ الْاٰیَة فَاَبٰی اَن یکلمنی حَتّٰی اِذا نزلت زعم اَبِیْ اَنه لَیْسَ لی من جمعتی اِلَّا مَا لغیت فَقَالَ صدق اَبِیْ اِذا سَمِعت اِمَامك یتَکَلَّم فانصت حَتّٰی یفرغ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَة حَرْب بن قیس عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابو درداء ﷜ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے ایک آیت تلاوت کی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب ﷜ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: اے ابی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابو درداء ﷜ کہتے ہیں: تو حضرت ابی ﷜ نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی' میں نے پھر ان سے سوال کیا' پھر انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' جب نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے آ گئے' تو حضرت ابی ﷜ نے کہا: اس جمعہ میں' آپ کا حصہ' صرف وہ لغو حرکت ہے' جو آپ نے کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی' تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت کی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب ﷜ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا' پھر جب آپ منبر سے نیچے اترے تو حضرت ابی ﷜ نے کہا: میرے اس جمعہ میں' میرا حصہ صرف وہ لغو حرکت ہے' جو میں نے کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے' جب تم امام کو کلام کرتے ہوئے سن رہے ہو' تو خاموش رہو' جب تک وہ فارغ نہیں ہو جاتا۔

یہ روایت امام احمد نے حرب بن قیس کی حضرت ابو درداء ﷜ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ حرب بن قیس نے حضرت ابو درداء ﷜ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1080 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لرجل لَا جُمُعَة لَك فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لم یَا سعد قَالَ لانه کَانَ یتَکَلَّم وَاَنْت تخْطب فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صدق سعد ۔ رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر ﷜ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷜ نے ایک شخص سے کہا: تمہارا جمعہ نہیں ہوا' ی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے سعد! وہ کیوں؟ انہوں نے عرض کی: کیونکہ جب آپ خطبہ دے رہے تھے تو یہ اس دوران کلام کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

1081 - وَعَنْ جَابِرٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجِد وَالنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب فَجَلَسَ اِلٰى جنب اُبَيّ بن كَعْب فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ اَوْ كَلمه بِشَيْءٍ فَلَمْ يرد عَلَيْهِ اُبَيّ فَظن ابْن مَسْعُوْد اَنَّهَا موجدة فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلَاته

قَالَ ابْن مَسْعُوْد يَا اُبَيّ مَا مَنعك اَن ترد عَلَيَّ قَالَ اِنَّك لم تحضر مَعنا الْجُمُعَة

قَالَ لم قَالَ تَكَلَّمت وَالنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَقَامَ ابْن مَسْعُوْد فَدخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق اُبَيّ صدق اُبَيّ اطع اُبَيًّا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے' انہوں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' یا کسی چیز کے بارے میں کوئی بات کی' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہوگیا کہ وہ ناراض ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اُبی! آپ نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیونکہ آپ نے اس وقت کلام کیا تھا' جب آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں سے اٹھے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے' اُبی نے ٹھیک کہا ہے' تم اُبی کی اطاعت کرو (یعنی اس کی بات مان لو)''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1082 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كفى لَغوا اَن تَقول لصاحبك اَنْصت اِذا خرج الاِمَام فِي الْجُمُعَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدم فِيْ حَدِيْثٍ عَلِيّ الْمَرْفُوْع

وَمن قَالَ يَوْم الْجُمُعَة لصَاحبه اَنْصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهٗ فِيْ جمعته تِلْكَ شَيْءٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لغو حرکت ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ امام کے جمعہ کے لئے آجانے کے بعد تم اپنے ساتھی سے یہ کہہ دو: کہ تم خاموش ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث گزر چکی ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہے: کہ تم خاموش ہو جاؤ' تو اس نے لغو حرکت کی' اور جو شخص لغو حرکت کرے' اس کا اس جمعہ میں سے کوئی حصہ نہیں ہوتا''۔

1083 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة وَمَسّ من طيب امْرَاَته اِن كَانَ لَهَا وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ لم يتخط رِقَاب النَّاس وَلَمْ يلغ عِنْد الموعظة كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وتخطى رِقَاب النَّاس كَانَت لَهُ ظهرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَة عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَن عبد الله بن عَمْرو وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَتقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی بیوی کے پاس موجود خوشبو لگائے' اگر اس کے پاس موجود ہو' اور عمدہ لباس پہنے اور پھر وہ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے' اور وعظ کے وقت کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو یہ جمعہ اُن دونوں (جمعوں) کے درمیان کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' اور جو شخص لغو حرکت کرتا ہے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے' تو یہ نماز اس کے لئے' ظہر کی نماز ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' عمرو بن شعیب' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' جو اس روایت کی مانند ہے' اور پہلے گزر چکی ہے۔

1084 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحضر الْجُمُعَة ثَلَاثَة نفر فَرجل حضرها بلغو فَذٰلِكَ حَظه مِنْهَا وَرجل حضرها بِدُعَاء فَهُوَ رجل دَعَا اللّٰه اِنْ شَاءَ اعطاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنعه وَرجل حضرها بِاِنصات وسكوت وَلَمْ يتخط رَقَبَة مُسْلِم وَلَمْ يؤذ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَة اِلَى الْجُمُعَة الَّتِيْ تَلِيهَا وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَذٰلِكَ اَن اللّٰه يَقُوْلُ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام 061

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَتقدم فِيْ حَدِيْث عَلِيّ

فَمَنْ دنا من الاِمَام فأنصت واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفلان من الْاَجر الحَدِيْث

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں' ایک وہ شخص ہوتا ہے' جو لغو حرکت کے ساتھ جمعہ میں شریک ہوتا ہے' تو جمعہ میں اس کا حصہ یہ حرکت ہی ہوتی ہے' ایک وہ شخص ہے' جو دعا کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو اُسے عطا کردے گا اور اگر چاہے گا' تو عطا نہیں کرے گا' اور ایک وہ شخص ہے' جو خاموشی' سکوت کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے' کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا ہے' کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا ہے' تو یہ جمعہ اس کے بعد والے جمعہ اور مزید تین دن کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے

''جو شخص ایک نیکی کرتا ہے' تو اسے اس کا دس گنا (اجر و ثواب) ملے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکی ہے:

''جو شخص امام کے قریب رہے' اور خاموش رہے' اور غور سے (خطبہ) سنے' اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں'' الحدیث۔

4 - التَّرْهِيب من ترك الْجُمُعَة لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1085 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقوم يتخلفون عَن الْجُمُعَة لقد هَمَمْت اَن آمر رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أحرق على رجال يتخلفون عَن الْجُمُعَة بُيُوتهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْحَاكِم بِإِسْنَادٍ على شرطهمَا وَتقدم فِيْ بَاب الْحمام حَدِيْث اَبِىْ سعيد وَفِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فليسع اِلَى الْجُمُعَة وَمَنْ اسْتغنى عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنى الله عَنهُ وَالله غَنِيّ حميد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے بارے میں فرمایا' جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے تھے' کہ میں نے یہ آرزو کی' کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' اور پھر میں ان لوگوں سمیت اُن کے گھر جلا دوں' جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام حاکم نے ایسی سند کے نقل کی ہے' جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے' اس سے پہلے حمام سے متعلق باب میں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے جمعہ کے لئے جلدی جانا چاہیے' اور جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے' جمعہ سے بے نیازی اختیار کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور

حديث 1085: صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة الجماعة - حديث: 1075 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' ابتداء أبواب الصلوات وما فيها - بيان إيجاب إتيان الجماعة والفريضة إذا نودي بها بسكينة ووقار وحظر' حديث: 981 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن العلة في هؤلاء الذين' حديث: 2122 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجمعة' وأما حديث حسان بن عطية - حديث: 1017 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب ما يستحب من تأخير العشاء - حديث: 1241 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجمعة' في تفريط الجمعة وتركها - حديث: 5459 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء من التشديد في ترك الجماعة من غير عذر' حديث: 4590 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3704 مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 310 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 5707 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 437

لائق حمد ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1086 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّهُمَا سمعا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ علی اَعْوَاد منبره لینتهین اَقوام عَن ودعهم الْجُمُعَات اَوْ لیختمن اللّٰه علی قُلُوْبهم ثُمَّ لَیَكُوْنن من الغافلین

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَغَیرهمَا

قَوْله ودعهم الْجُمُعَات هُوَ بِفَتْح الْوَاو وَسُكُون الدَّال اَی تَركهم الْجُمُعَات

وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَةَ بِلَفْظ تَركهم من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر کی لکڑیوں پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یا تو لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا اور پھر وہ لوگ غافلوں میں سے ہوجائیں گے"۔

یہ روایت امام مسلم امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "ودعهم الجمعات" میں 'و' پر زبر ہے اور 'د' ساکن ہے اس سے مراد ان لوگوں کا جمعہ ترک کرنا ہے۔

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت "تركهم" کے الفاظ کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

1087 - وَعَنْ اَبِی الْجَعْد الضمرِی وَكَانَت لَهُ صُحْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك ثَلَاث جمع تهاونا بهَا طبع اللّٰه علی قلبه.

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرط مُسْلِم

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غیر عذر فَهُوَ مُنَافِق

وَفِیْ رِوَایَةٍ ذكرهَا رزین وَلَیْسَت فِی الْاُصُوْل فَقَدْ بریء من اللّٰه

اَبُو الْجَعْد اسْمه أدرع وَقیل جُنَادَة وَذكر الْكَرَابِیسِی اَن اسْمه عمر بن اَبِیْ بكر

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ سَاَلت مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیّ عَن اسْم اَبِی الْجَعْد فَلَمْ یعرفهُ

❀❀ حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ جنہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں "جو شخص جمعہ کو کم تر سمجھتے ہوئے تین جمعے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگادے گا"۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ

فرمایا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' وہ منافق ہوگا''۔

ایک اور روایت' جسے رزین نے ذکر کیا ہے' اور وہ روایت ''اصول'' میں نہیں ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جائے گا''۔

حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کا نام ''ادرع'' ہے' اور ایک قول کے مطابق ''جنادہ'' ہے' کرابیسی نے یہ بات ذکر کی ہے' ان کا نام ''عمر بن ابوبکر'' ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد (یعنی امام بخاری) سے حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

1088 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الْجُمُعَة ثَلَاث مَرَّات من غير ضَرُوْرَة طبع اللّٰه على قلبه . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر' تین مرتبہ جمعہ ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1089 - وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك ثَلَاث جمعات من غير عذر كتب من الْمُنَافِقين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِیّ وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' اس کا نام منافقین میں نوٹ کر لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1090 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ليتهين اَقوام يَسْمَعُوْنَ النداء يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ لَا يأتونها اَوْ ليطبعن اللّٰه على قُلُوْبهم ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو لوگ جمعہ کے دن اذان سنتے ہیں' اور پھر جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتے' یا تو وہ لوگ ایسا کرنے سے باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے' پھر وہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1091 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا هَلْ عَسى اَحَدُكُمْ اَن يتخذ الصبة من الْغنم على رَأس ميل اَوْ ميلين فيتعذر عَلَيْهِ الْكلأ فيرتفع ثُمَّ تَجِيْء الْجُمُعَة فَلَا يَجِيْء وَلَا يشهدها وتجيء الْجُمُعَة فَلَا يشهدها حَتّٰى يطبع على قلبه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

الصبة بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة هِيَ السّرِيَّة اِمَّا من الْخَيل اَوْ الْاِبِل اَوْ الْغنم مَا بَيْنَ الْعشْرين اِلَى الثَّلَاثِيْنَ تُضَاف اِلٰى مَا كَانَت مِنْهُ وَقيل هِيَ مَا بَيْنَ الْعشْرَة اِلَى الْاَرْبَعين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی شخص بکریوں کا چھوٹا سا ریوڑ لے کر ایک یا دو میل کے فاصلے تک جائے گا' وہاں اسے گھاس نہیں ملے گی' پھر وہ کچھ اور بلندی پر چلا جائے گا' یہاں تک کہ جمعہ آئے گا' تو وہ اس میں شرکت کے لئے نہیں آئے گا' پھر اگلا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی شریک نہیں ہوگا' یہاں تک کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''الصبۃ'' میں 'ص' پر 'پیش' ہے' اور 'ب' پر 'شد' ہے' اس سے مراد ریوڑ ہے' خواہ وہ گھوڑوں کا ہو' یا اونٹوں کا ہو' یا بکریوں کا ہو' جو بیس سے لے کر تیس جانوروں تک کا ہو' اور ایک قول کے مطابق' یہ دس سے لے کر چالیس تک کا ہوگا۔

1092 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ عَسى رجل تحضره الْجُمُعَة وَهُوَ على قدر ميل من الْمَدِيْنَة فَلَا يحضر الْجُمُعَة ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَة عَسى رجل تحضره الْجُمُعَة وَهُوَ على قدر ميلين من الْمَدِيْنَة فَلَا يحضرها وَقَالَ فِي الثَّالِثَة عَسى يكون على قدر ثَلَاثَة اَمْيَال من الْمَدِيْنَة فَلَا يحضر الْجُمُعَة ويطبع اللّٰه على قلبه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ لين

وروى ابْن مَاجَه عَنهُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَرْفُوْعا من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غير ضَرُوْرَة طبع اللّٰه على قلبه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جمعہ کا دن آئے گا اور ایک شخص مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا' لیکن وہ پھر بھی جمعہ میں شریک نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: پھر دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا وقت ہوگا کہ جمعہ کا دن آئے گا' اور ایک شخص مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر ہوگا اور وہ اس میں شریک نہیں ہوگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ کے بارے میں فرمایا: عنقریب ایسا ہوگا کہ وہ شخص مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہوگا' اور جمعہ میں شریک نہیں ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' عمدہ سند کے ساتھ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

1093 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوْا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ بِکَثْرَةِ ذِکْرِکُمْ لَهُ وَکَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَةَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا فِیْ یَوْمِیْ هٰذَا فِیْ شَهْرِیْ هٰذَا مِنْ عَامِیْ هٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَمَنْ تَرَکَهَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بَعْدِیْ وَلَهُ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا وَجُحُوْدًا بِهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِیْ اَمْرِهِ اَلَا وَلَا صَلَاةَ لَهُ اَلَا وَلَا زَکَاةَ لَهُ اَلَا وَلَا حَجَّ لَهُ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَهُ اَلَا وَلَا بِرَّ لَهُ حَتّٰی یَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَخْصَرَ مِنْهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرنے سے پہلے توبہ کرلو اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرلو اس سے پہلے کہ تم مشغول ہوجاؤ' اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان اس (پروردگار) کا بکثرت ذکر کرکے تعلق قائم کرو' اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر صدقہ کرکے تعلق قائم کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی تمہارا ساتھ دیا جائے گا' تم لوگ یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے' تم پر جمعہ فرض قرار دیا ہے' جو میری جگہ پر کھڑے ہونے کے درمیان میں' آج کے دن میں' اس مہینے میں' اس سال میں ہوا ہے' اور یہ قیامت کے دن تک رہے گا' جو شخص میری زندگی میں' یا میرے بعد جمعہ کو ترک کرے گا' اور اس وقت کوئی عادل' یا ظالم حکمران موجود ہو اور وہ شخص جمعہ کو کمتر سمجھے گا اور اس کا انکار کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات اکٹھے نہیں کرے گا اور اس کے معاملے میں' اس کے لئے برکت نہیں رکھے گا' خبردار! ایسے شخص کی نہ تو کوئی نماز قبول ہوگی' اور نہ ہی زکوٰۃ ہوگی' نہ حج قبول ہوگا نہ ہی عمرہ قبول ہوگا' نہ کوئی اور نیکی قبول ہوگی' جب تک وہ توبہ نہیں کرتا' جو شخص توبہ کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1094 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ جُمَعٍ مُتَوَالِیَاتٍ فَقَدْ نَبَذَ الْاِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهِ . رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص مسلسل تین جمعے ترک کرے گا' وہ اسلام کو پس پشت ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1095 - وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَّخِذُ اَحَدُکُمُ السَّائِمَةَ فَیَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَتَتَعَذَّرُ عَلَیْهِ سَائِمَتُهُ فَیَقُوْلُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِیْ مَکَانًا هُوَ اَکْلَاُ مِنْ هٰذَا فَیَتَحَوَّلُ وَلَا یَشْهَدُ اِلَّا الْجُمُعَةَ فَتَتَعَذَّرُ عَلَیْهِ سَائِمَتُهُ فَیَقُوْلُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِیْ مَکَانًا هُوَ اَکْلَاُ مِنْ هٰذَا فَیَتَحَوَّلُ وَلَا یَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَلَا الْجَمَاعَةَ فَیَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهِ

رَوَاهُ أَحْمد من رِوَايَة عمر بن عبد الله مولى غفرة وَهُوَ ثِقَة عِنْده وَتقدم حَدِيث أَبِي هُرَيْرَة عِنْد ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة بِمَعْنَاهُ . قَوْله أكلأ من هٰذَا أَي أَكثر كلأ

والكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام وَفِي آخِره همزَة غير ممدودة هُوَ العشب الرطب واليابس

❀❀ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص جانور پالتا ہے' وہ باجماعت نماز میں بھی شریک ہوتا ہے' پھر اس کے لئے ان جانوروں کو چارہ فراہم کرنا مشکل ہو جاتا ہے' پھر وہ یہ سوچتا ہے' اگر میں ان جانوروں کے لئے کسی ایسی جگہ چلا جاؤں' جہاں زیادہ گھاس پھوس ہو' تو یہ زیادہ مناسب ہوگا' پھر وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے' اور صرف جمعہ کی نماز میں شریک ہوتا ہے' پھر اس کے لئے ان جانوروں کی دیکھ بھال اور مشکل ہو جاتی ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: اگر میں ان جانورں کے لئے کسی ایسی جگہ چلا جاؤں' جہاں اس سے بھی زیادہ چارہ موجود ہو' تو یہ مناسب ہوگا' تو وہ کہیں' اور چلا جاتا ہے' اور وہ جمعہ کی نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا' اور وہ باجماعت نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔ یہ روایت امام احمد نے عمر بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' امام احمد کے نزدیک وہ ثقہ ہیں' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جسے امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اکلأ'' اس سے مراد جہاں اس سے زیادہ گھاس ہو' کیونکہ لفظ ''الکلاء'' میں 'ک' پر زبر ہے' 'ل' پر بھی 'زبر' ہے' اس کے آخر میں 'ء' ہے' جو ممدودہ نہیں ہے' اس سے مراد گھاس پھوس ہے' خواہ وہ خشک ہو یا تر ہو۔

1098 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن زُرَارَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عمر وَلَمْ أر رجلا منا به شَبِيها قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء يَوْم الْجُمُعَة فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه وَلَمْ يأتها طبع الله على قلبه وَجعل قلبه قلب مُنَافِق . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

وروى التِّرْمِذِيّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس أَنه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيَقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة قَالَ هُوَ فِي النَّار

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن زرارہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا' میں نے اپنے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا' جو اُن جیسا ہو' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لئے) اذان سنے اور اس میں شریک نہ ہو (پھر اگلے جمعہ کو) وہ اذان سنے' اور وہ اس میں شریک نہ ہو (پھر اس سے اگلے جمعہ کو) وہ اذان سنے اور اس میں شریک نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے' اور اس کے دل کو منافق کے دل کی مانند کر دیتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے' اور رات کو نوافل پڑھتا ہے' لیکن باجماعت نماز میں' یا جمعہ میں شریک نہیں ہوتا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

5 - التَّرْغِيْبُ فِي قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَمَا يُذْكَرُ مَعَهَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: سورۂ کہف پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز شب جمعہ یا جمعہ کے دن اس سورت کو پڑھنے کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

1097 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ من النُّوْرِ مَا بَيْنَ الجمعتين

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعًا وَالْحَاكِم مَرْفُوْعًا وموقوفا اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ الدَّارِمِيّ فِيْ مُسْنده مَوْقُوْفًا على اَبِيْ سعيد وَلَفظه قَالَ من قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ من النُّوْرِ مَا بَيْنَه وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيق وَفِيْ اسانيدهم كلهَا اِلَّا الْحَاكِم اَبُوْ هَاشم يحيى بن دِيْنَار الروماني وَالْاَكْثَرُوْنَ على تَوْثِيقه وَبَقِيَّةُ الْإِسْنَاد ثِقَات وَفِيْ اِسْنَاد الْحَاكِم الَّذِيْ صَححهُ نعيم بن حَمَّاد وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَعَلٰى اَبِيْ هَاشم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا' تو اس شخص کے لئے یہ سورت دو جمعوں کے درمیان نور روشن کردے گی''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور ذکر کی ہے' اور امام حاکم نے اسے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام دارمی نے اسے اپنی ''مسند'' میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھ لے گا' تو اس کے لئے اس کی جگہ سے لے کر بیت عتیق تک نور روشن کردے گا''۔

امام حاکم کے علاوہ' اس روایت کی دیگر تمام اسانید میں ابوہاشم یحییٰ بن دینار رومانی نامی راوی ہے' زیادہ تر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں' البتہ امام حاکم کی وہ سند جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں ایک راوی نعیم بن حماد ہے' اس کے بارے میں اور اس ابوہاشم کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

1098 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهُ نور من تَحت قدمه اِلَى عنان السَّمَاء يضيء لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة وَغفر لَهُ مَا بَيْنَ الجمعتين ۔ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن مرْدَوَيْه فِيْ تَفْسِيره بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا' اس کے لئے اس کے پاؤں سے لے کر آسمان تک نور روشن ہو جائے گا' جو قیامت کے دن تک اسے روشنی دے گا اور اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان کے' اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کردے گا''۔

یہ روایت ابوبکر بن مردویہ نے اپنی ''تفسیر'' میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1099 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حم

الدُّخان لَيْلَةَ الْجُمُعَة غفر لَهُ

وَفِيْ رِوَايَةٍ من قَرَاَ حم الدُّخان فِيْ لَيْلَة أصبح يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ والأصبهاني وَلَفظه من صلى بِسُوْرَة الدُّخان فِيْ لَيْلَة بَات يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني أيْضًا من حَدِيْث أبي أُمَامَة وَلَفظهمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حم الدُّخان فِيْ لَيْلَة الْجُمُعَة أَوْ يَوْم الْجُمُعَة بنى الله لَهُ بهَا بَيْتا فِي الْجنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شب جمعہ میں سورۂ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص رات کے وقت ''حم الدخان'' کی تلاوت کرے گا' تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص رات کے وقت' سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا' وہ ایسی حالت میں رات بسر کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

امام طبرانی اور اصبہانی نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص شب جمعہ میں' یا جمعہ کے دن سورۂ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

1100 - وَرُوِيَ عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة يس فِيْ لَيْلَة الْجُمُعَة غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص شب جمعہ میں' سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1101 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ السُّوْرَة الَّتِيْ يذكر فِيْهَا آل عمرَان يَوْم الْجُمُعَة صلى عَلَيْهِ الله وَمَلَائِكَته حَتّٰى تغيب الشَّمْس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن' اس سورت کی تلاوت کرے گا' جس میں آل عمران کا ذکر ہے' تو سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اس پر رحمت نازل کرتے رہیں گے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

حدیث1101: المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6267'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث:10797

کِتَابُ الصَّدَقَاتِ

کتاب: صدقات (یعنی زکوٰۃ) کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ اَدَاءِ الزَّكَاةِ وَتَاكِيْدُ وُجُوبِهَا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنی الْاِسْلَام علی خمس شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله واقام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة وَحج الْبَيْت وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

باب: زکوٰۃ کی ادائیگی سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فرضیت کی تاکید

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔
یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1103 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اكب فاكب كل رجل منا يبكي لَا يَدْرِي على مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَاسه وَفِيْ وَجهه الْبُشْرَى فَكَانَت اَحَبَّ اِلَيْنَا من حمر النعم قَالَ مَا من عبد يُصَلِّي الصَّلَوَات الْخمس وَيَصُوم رَمَضَان وَيخرج الزَّكَاة وَيجْتَنب الْكَبَائِر السَّبع اِلَّا

حدیث 1103: صحیح البخاری - كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " بني الإسلام - حديث: 8صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس - حديث:44صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فرض الإيمان - ذكر البيان بأن الإيمان والإسلام اسمان لمعنى واحد' حديث: 158 الجامع للترمذي' أبواب الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء بني الإسلام على خمس' حديث: 2597السنن للنسائي - كتاب الإيمان وشرائعه' على كم بني الإسلام - حديث:4939السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' كتاب الزكاة - حديث:6806مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4659مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 679مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث: 824مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5653المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2990المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث:12982شعب الإيمان للبيهقي - باب الدليل على أن الإيمان والإسلام على الإطلاق عبارتان عن دين حديث:20

فتحت لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيلَ لَهُ ادخل بِسَلامٍ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکالیا' ہم میں سے ہر شخص نے روتے ہوئے سر جھکادیا' کسی کو یہ نہیں پتہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار تھے' اور یہ چیز ہمارے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ پسندیدہ تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بندہ پانچ نمازیں ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' زکوٰۃ ادا کرے' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' تو اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے اور اُس سے کہا جائے گا: تم سلامتی سے اندر داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1104 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رجل من تَمِيم رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي ذُوْ مَال كثير وَذُوْ أَهْل وَمَال وحاضرة فَأَخْبرنِي كَيْفَ أصنع وَكَيْف أنْفق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخرج الزَّكَاة من مَالك فَإِنَّهَا طهرة تطهرك وَتصل أقرباءك وتعرف حق الْمِسْكِين وَالْجَار والسائل . الحَدِيْث رَوَاهُ أَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمیم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سامال ہے' اور بال بچے بھی ہیں' آپ مجھے بتائیے کہ میں کیا کروں؟ اور کیسے خرچ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو! کیونکہ یہ ایسی پاکیزگی ہے' جو تمہیں پاک کردے گی اور تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو' اور تم مسکین پڑوسی اور مانگنے کے والے کے حق کو پہچانو!''..... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1105 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهن مَعَ إِيمَان دخل الْجنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت إِن اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلا وَأعْطى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه

الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَاد جيد وَتقدم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جو شخص ایمان کے ہمراہ اُنہیں ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص پانچ نمازیں ان کے

وضو کرے نماز اوقات کے ہمراہ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور اپنی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرے (تو اسے یہ فضیلت حاصل ہوگی)"۔ الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1106 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سفر فَاَصْبَحت يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِي بِعَمَل يدخلني الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِي مِنَ النَّار قَالَ لقد سَأَلت عَن عَظِيمٍ وَإِنَّهُ ليسير على من يسره اللّٰه عَلَيْهِ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهِ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت . الحَدِيْثُ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' ایک دن میں صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا' ہم چل رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے اور مجھے جہنم سے دور کروا دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک بڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' لیکن یہ اُس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے' اللہ تعالیٰ اس کو آسان کردے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز ادا کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو"......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے' خاموشی سے متعلق باب میں یہ حدیث آگے آگے چل کر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1107 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّكَاة قنطرة الْإِسْلَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِير وَفِيْهِ ابْن لَهِيعَة وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْهِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زکوٰۃ اسلام کا "قنطرہ (ڈھیر)" ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی' بقیہ بن ولید ہے۔

1108 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث اَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهُ سهم فِي الْإِسْلَام كمن لَا سهم لَهُ وأسهم الْإِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلَّى اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة . الحَدِيْثُ رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین چیزوں کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں (ایک یہ) کہ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اُس کو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مانند نہیں بنایا ہے' جس کا کوئی حصہ نہ ہو' اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز روزہ اور زکوٰۃ' اور ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں

کسی بندے کو دوست بنائے اور قیامت کے دن اُسے کسی اور کے حوالے کردے"۔ ....الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1109 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من أمته اكفلوا لي بست أكفل لكم بِالْجنَّةِ

قلت مَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِه وَله شَوَاهِد كَثِیْرَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس موجود اپنی امت کے افراد سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو! میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز' زکوٰۃ' امانت' شرمگاہ' پیٹ اور زبان"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس روایت کے شواہد بہت سے ہیں۔

1110 - وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِیَة اَسْهم الْاِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَالصَّوْم سهم وَحج الْبَیْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سهم وَالنَّهْی عَن الْمُنكر سهم وَالْجهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه سهم وَقد خَابَ من لَا سهم لَهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار مَرْفُوْعا وَفِیْه یزِید بن عَطاءِ الْیَشْكُرِی وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی من حَدِیْثِ عَلیّ مَرْفُوْعا اَیْضًا وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا علی حُذَیْفَة وَهُوَ أصح قَالَه الدَّارَقُطْنِیّ وَغَیْره

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اسلام کے آٹھ حصے ہیں' اسلام (یعنی اسلامی تعلیمات کا اعتراف) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوٰۃ ایک حصہ ہے' روزہ ایک حصہ ہے' بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے' اور وہ شخص رُسوا ہو گیا جس کا (ان میں سے) کوئی حصہ نہ ہو"۔

یہ روایت امام بزار نے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک راوی یزید بن عطاء یشکری ہے' اُسے امام ابویعلی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے' یہ بات امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

1111 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن اَدّی الرجل زَكَاة مَاله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَدّی زَكَاة مَاله فَقَدْ ذهب عَنهُ شَره ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا اِذا اَدَّیت زَكَاة مَالك فَقَدْ أذهبت عَنْك شَره وَقَالَ صَحِیْح عَلی شَرط مُسْلِم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ ایک شخص مال کی زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے وہ اس مال کی خرابی کو اپنے آپ سے پرے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تم اپنے آپ سے اس کے شر کو دور کر دو گے"

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1112 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حصنوا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وداووا مرضاكم بِالصَّدَقَةِ واستقبلوا أمواج الْبلَاء بِالدُّعَاءِ والتضرع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مَرْفُوْعا مُتَّصِلا والمرسل اشبه

حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کر دو اور صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کو دوا دو اور دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے آزمائشوں کی موجوں کا سامنا کرو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں نقل کی ہے اسے امام طبرانی امام بیہقی اور دیگر حضرات نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے "مرفوع" اور متصل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم اس کا "مرسل" ہونا زیادہ مناسب ہے۔

1113 - وَرُوِيَ عَن عَلْقَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم اَتَوا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لنا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن تَمام إِسلامكم اَن تُؤَدُّوا زَكَاة اَمْوَالكُم . رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1114 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل مَال وَإِن كَانَ تَحت سبع اَرَضين تُؤَدّى زَكَاته فَلَيْسَ بكنز وكل مَال لَا تُؤَدّى زَكَاته وَإِن كَانَ ظَاهرا فَهُوَ كنز رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيره مَوْقُوْفًا على ابْن عمر وَهُوَ الصَّحِيح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر مال خواہ وہ سات زمینوں کے نیچے ہی ہو اگر تم اس کی زکوٰۃ ادا کر دو تو وہ کنز شمار نہیں ہو گا اور ہر وہ مال جس کی تم نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو وہ اگرچہ ظاہر ہی کیوں نہ ہو وہ کنز شمار ہو گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے حضرت عبداللہ بن

عمر بن حصین پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

1115 - وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتوا الزَّكَاة وحجوا واعتمروا واستقيموا يستقم بكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى عمرَان الْقطَّان صَدُوق

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو حج کرو عمرہ کرو اور سیدھے رہو تمہارے ساتھ سیدھا رہا جائے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کی ہے اس کی سند ٹھیک ہے اگر اللہ نے چاہا ہے عمران القطان نامی راوی صدوق ہے۔

1116 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاة وَآتى الزَّكَاة وَحج الْبَيْت وَصَامَ رَمَضَان وقرى الضَّيْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے بیت اللہ کا حج کرے رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1117 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فليؤد زَكَاة مَاله وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَلْيقل حَقًّا اَوْ لِيَسْكُت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَلْيكرم ضَيفه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے جو اللہ شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ حق بات کہے یا پھر خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے"۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1118 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ لِلنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِيْ بِعَمَل يدخلني الْجنَّة قَالَ تعبد اللّٰه لَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وَتصل الرَّحِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے! جو مجھے جنت میں داخل کروا دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم صلہ رحمی کرو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1119 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ علی عمل اِذا عملته دخلت الْجَنَّةَ قَالَ تعبد اللّٰه لا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وتؤتي الزَّكَاة الْمَفْرُوضَة وتصوم رَمَضَان . قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لا اَزِيد على هٰذَا وَلَا انقص مِنْهُ فَلَمَّا ولى قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن ينظر اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جسے میں کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم فرض نماز ادا کرو تم فرض زکوۃ ادا کرو تم رمضان کے روزے رکھو! اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس میں کوئی اضافہ بھی نہیں کروں گا اور کوئی کمی بھی نہیں کروں گا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1120 - وَعَنْ عَمْرِو بن مرّة الْجُهَنِیّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل من قضاعة اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ شهِدت اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَصمت رَمَضَان وقمته وآتيت الزَّكَاة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على هٰذَا كَانَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَابْن حبَان وَتقدم لَفظِهٖ فِی الصَّلَاة

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے آپ اللہ کے رسول ہیں میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں رمضان کے روزے رکھتا ہوں رمضان میں نوافل بھی ادا کرتا ہوں میں زکوۃ بھی ادا کرتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے گا وہ صدیقین اور شہداء میں سے ایک ہوگا"۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام ابن حبان نے بھی اسے نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ نماز سے متعلق باب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

1121 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَة الغاضری رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من فعلهن فَقَدْ طعم طعم الْاِيمَان من عبد اللّٰه وَحده وَعلم اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَعْطى زَكَاة مَاله طيبَة بهَا نَفسه رافدة عَلَيْهِ كل عَام وَلَمْ يُعْطِ الهرمة وَلَا الدرنة وَلَا الْمَرِيضَة وَلَا الشَّرط اللئيمة وَلٰكِن من وسط اَمْوَالكُمْ فَاِنَّ اللّٰه لم يسألكم خَيره وَلَمْ يَاْمُرْكُمْ بشره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . قَوْلُهٗ رافدة عَلَيْهِ من الرفد وَهُوَ الْاِعَانَة

وَمَعْنَاهُ انه يُعْطِى الزَّكَاة وَنَفسه تعينه على اَدَائِهَا بطيبها وَعلم حَدِيثهَا لَهُ بِالْمَنْع وَالشَّرط بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء وَهِي الرذيلة من المَال كالمسنة والعجفاء وَنَحْوهمَا والدرنة الجرباء

❀❀ حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین کام ایسے ہیں' جو شخص انہیں کرلے گا' وہ ایمان کا ذائقہ چکھ لے گا' جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور یہ بات جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی خوش دلی سے ہر سال ادا کرے' اور وہ کوئی بوڑھا' خارش زدہ' یا بیمار جانور نہ دے' اور نہ ہی گھٹیا قسم کا جانور دے' بلکہ تم اپنے مالوں میں سے' درمیانی قسم کے مال ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے سب سے بہتر مال نہیں مانگتا' اور نہ ہی سب سے بُرے مال کے بارے میں حکم دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''رافدۃ علیہ'' یہ لفظ ''رفد'' سے منقول ہے جس کا معنی مدد کرنا ہے' اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب آدمی زکوٰۃ ادا کرے' تو اس کا نفس اس کی ادائیگی کے لئے' اپنی خوش دلی سے اس کی مدد کر رہا ہو' اور زکوٰۃ نہ دینے پر اصرار نہ کر رہا ہو۔

لفظ ''شرط'' میں 'ش' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد گھٹیا قسم کا مال ہے' جیسے بوڑھا' یا لنگڑا' یا اس قسم کا جانور۔

لفظ ''الدرنۃ'' سے مراد خارش زدہ جانور ہے۔

1122 - وَعَنْ جرير بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على إِقَام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة والنصح لكل مُسلم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی رکھنے کی بیعت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1123 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حديث 1122: صحيح البخارى - كتاب الإيمان' باب قول النبى صلى الله عليه وسلم : " الدين النصيحة " - حديث: 57 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة - حديث: 108 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان نفي الإيمان عن الذي يحرم ضده الأخلاق المثبتة في هذا - حديث: 84 صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب بيعة الأئمة وما يستحب لهم - ذكر ما يستحب للإمام أخذ البيعة من الناس على شرائط معلومة' حديث: 4615 سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النصيحة - حديث: 2497 الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في النصيحة' حديث: 1897 السنن للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على فراق المشرك - حديث: 4126 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' البيعة على الصلوات الخمس - حديث: 312 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' باب : المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا إلا بيع الخيار - حديث: 9811 مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' ومن حديث جرير بن عبد الله - حديث: 18776 مسند الحميدي - أحاديث جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه' حديث: 768 معجم ابن الأعرابي - باب الباء' حديث: 1205 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 591 المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - باب' حديث: 2198 شعب الإيمان للبيهقي - الثاني والعشرون من شعب الإيمان' حديث: 3140

حَجَّة الْوَدَاع إِن أَوْلِيَاء اللّٰه المصلون وَمَنْ يُقِيم الصَّلَوَات الْخمس الَّتِي كتبهن اللّٰه عَلَيْهِ ويصوم رَمَضَان ويحتسب صَوْمه ويؤتي الزَّكَاة محتسبا طيبَة بهَا نَفسه ويجتنب الْكَبَائِر الَّتِي نهى اللّٰه عَنْهَا فَقَالَ رجل من أَصْحَابه يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤمن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا وعقوق الْوَالِدين الْمُسلمين وَاسْتِحْلَال الْبَيْت الْعَتِيق الْحَرَام قبلتكم أَحيَاء وأمواتا لَا يَمُوت رجل لم يعْمل هَؤُلَاءِ الْكَبَائِر وَيُقِيم الصَّلَاة وَيُؤْتِي الزَّكَاة إِلَّا رافق مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بحبوحة جنَّة أَبْوَابهَا مصاريع الذَّهَب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِي بَعضهم كَلَام وَعند أبي دَاوُد بعضه

بحبوحة الْجنَّة بِضَم الْبَاء يْن الْموحدتين وبحاء يْن مهملتين هُوَ وَسطهَا

❀❀ عبید بن عمیر لیثی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے دوست' نمازی ہوتے ہیں' وہ شخص جو پانچ نمازیں قائم کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض قرار دی ہیں' اور رمضان کے روزہ رکھتا ہے' اور اپنے روزے کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے' اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اپنے دل کی خوشی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتا ہے' اور اُن کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے' جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سب سے بڑا (گناہ) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' ور ناحق طور پر کسی مؤمن کو قتل کرنا' اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' اور پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' اور جادو کرنا' اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ الحرام کی بے حرمتی کرنا ہے' جو زندگی میں' اور موت (ہر حال میں) تمہارا قبلہ ہے' (یہ سب کبیرہ گناہ ہیں) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس نے اِن کبیرہ گناہوں میں سے کوئی کام نہ کیا ہو' وہ نماز ادا کرتا ہو' زکوٰۃ دیتا ہو' تو وہ جنت کے درمیان میں' حضرت محمد ﷺ کا ساتھی ہوگا' جس (جنت) کے دروازوں کی چوکھٹ سونے سے بنی ہوئی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اس کے بعض راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' امام ابوداؤد نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

''حبوحة الجنة'' میں 'ب' پر پیش ہے' اور 'ح' ہیں' اس سے مراد جنت کا درمیانی حصہ ہے۔

1124 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا أديت الزَّكَاة فقد قضيت مَا عَلَيْك وَمَنْ جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم يكن لَهُ فِيهِ أجر وَكَانَ إصره عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم زکوٰۃ ادا کردو' تو تم نے اپنے ذمہ لازم ادائیگی کردی' اور جو شخص مال کو حرام طور پر جمع کرتا ہے' اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے' تو اسے اس میں کوئی اجر نہیں ملے گا' اور اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1125 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش اَن ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عِنْده غُلَام يقْرَأ فِي الْمُصحف وَعِنْده اَصْحَابه فجَاءَ رَجُلٌ يُقَال لَهُ حضرمة فَقَالَ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اَى دَرَجَات الْإِسْلَام افضل قَالَ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ اَى قَالَ الزَّكَاة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

قَالَ المملي وَتقدم فِيْ كتاب الصَّلَاة اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب وَتَاْتِيْ اَحَادِيْث اخر فِيْ كتاب الصَّوْم وَالْحج اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا' جو قرآن پاک دیکھ کر پڑھا کرتا تھا ایک مرتبہ ان کے پاس اُن کے کچھ شاگرد موجود تھے' ایک شخص آیا جس کا نام حضرمہ تھا' وہ بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! اسلام کے درجات میں کون سا درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: زکوٰۃ۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں' ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب پر بھی دلالت کرتی ہیں' آگے روزے اور حج سے متعلق باب میں' دیگر ایسی حدیثیں آئیں گی (جو اس باب پر دلالت کرتی ہوں گی) اگر اللہ نے چاہا۔

2 - التَّرْهِيب من منع الزَّكَاة وَمَا جَاءَ فِيْ زَكَاة الْحلِيّ

باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

نیز زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1126 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من صَاحب ذهب وَلَا فضَّة لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقّهَا اِلَّا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة صفحت لَهُ صفائح من نَار فأحمي عَلَيْهَا فِيْ نَار جَهَنَّم فيكوى بهَا جنبه وجبينه وظهره كلما بردت اُعِيدَت لَهُ فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين الف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فيرى سَبيله اِمَّا اِلَى الْجنَّة وَاِمَّا اِلَى النَّار

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالابل قَالَ وَلَا صَاحب اِبل لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقّهَا وَمن حَقّهَا حلبها يَوْم وردهَا اِلَّا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة بطح لَهَا بقاع قرقر اوفر مَا كَانَت لَا يفقد مِنْهَا فصيلا وَاحِدًا تطؤه بأخفافها وتعضه بأفواهها كلما مر عَلَيْهِ اَوْلَاهَا رد عَلَيْهِ أخراها فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين الف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فيرى سَبيله اِمَّا اِلَى الْجنَّة وَاِمَّا اِلَى النَّار

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فالبقر وَالغنم قَالَ وَلَا صَاحب بقر وَلَا غنم لَا یُؤَدِّی مِنْھَا حَقَّھَا اِلَّا اِذا کَانَ یَوْم الْقِیَامَۃ بطح لَھَا بقاع قرقر اوفر مَا کَانَت لَا یفقد مِنْھَا شَیْئًا لَیْسَ مِنْھَا عقصاء وَلَا جلحاء وَلَا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها کلما مر عَلَیْہِ اولھَا رد عَلَیْہِ آخرھَا فِیْ یَوْم کَانَ مِقْدَارہ خمسین الف سنة حَتّٰی یقْضی بَیْنَ الْعباد فَیری سَبیله اِمَّا اِلَی الْجَنَّة وَاِمَّا اِلَی النَّار

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فالخیل قَالَ الْخَیل ثَلَاثَة هِیَ لرجل وزر وَهِیَ لرجل ستر وَهِیَ لرجل اجر فَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ وزر فَرجل ربطها رِیَاء وفخرا ونواء لاهل الْاِسْلَام فَهِیَ لَهٗ وزر وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ ستر فَرجل ربطها فِیْ سَبِیْل اللّٰہِ ثُمَّ لم ینس حق اللّٰہِ فِیْ ظُهُورهَا وَلَا رقابها فَهِیَ لَهٗ ستر وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ اجر فَرجل ربطها فِیْ سَبِیْل اللّٰہِ لاهل الْاِسْلَام فِیْ مرج اَوْ رَوْضَة فَمَا اکلت من ذٰلِکَ المرج اَوْ الرَّوْضَة من شَیْءٍ اِلَّا کتب لَهٗ عدد مَا اکلت حَسَنَات وَکتب لَهٗ عدد اروائها وَاَبْوَالها حَسَنَات وَلَا تقطع طولهَا فاستنت شرفا اَوْ شرفین اِلَّا کتب لَهٗ عدد آثارها واروائها حَسَنَات وَلَا مر بهَا صَاحبهَا علی نهر فَشَرِبت مِنْهُ وَلَا یُرِید اَن یسقیها اِلَّا کتب اللّٰہ تَعَالٰی لَهٗ عدد مَا شربت حَسَنَات

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فالحمر قَالَ مَا انزل عَلَیَّ فِی الْحمر اِلَّا هٰذِهِ الْآیَة الفاذة الجامعة (فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَال ذرة خیرا یره وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَال ذرة شرا یره) الزلزلة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ مُخْتَصرا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے یا چاندی کا' جو بھی مالک شخص ان کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہیں کرتا' تو جب قیامت کا دن آئے گا' تو اس سونے اور چاندی کو ٹکڑوں میں بنا کر جہنم کی آگ کے ذریعے انہیں گرم کیا جائے گا' اور پھر اس ٹکڑے کے ذریعے اس شخص کے پہلو' پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا' جب اس کا جسم ٹھنڈا ہو جائے گا' تو اس کے ساتھ دوبارہ یہ عمل کیا جائے گا' اور یہ اس پورے دن میں ہوتا رہے گا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' اس کے بعد وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اونٹوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کا جو مالک اُن کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا ہوگا' اور ان کے حق میں یہ بات شامل ہے کہ جب انہیں پانی پلانے کے لئے لے جایا جائے' تو ان کا دودھ دوہ لیا جائے' تو جب قیامت کا دن ہوگا' تو اس شخص کو ان اونٹوں کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اونٹ پہلے سے زیادہ بڑے ہو کر بھاری بھر کم ہو کر آئیں گے' ان میں سے کوئی ایک دودھ پیتا بچہ بھی غیر موجود نہیں ہوگا' اور پھر وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے' اور منہ کے ذریعے اسے کاٹیں گے' جب ان میں سے پہلا اونٹ اس شخص پر سے گزر جائے گا' تو دوسرا دوبارہ آئے گا' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! گائے اور بکریاں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گائے اور بکریوں کا مالک' جو اُن کا حق ادا نہیں کرے گا' جب قیامت کا دن آئے گا' تو اسے ان کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور وہ پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہوں گی اور وہ شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی غیر موجود نہیں پائے گا' ان میں سے کوئی ایسی نہیں ہوگی جو سینگ کے بغیر ہو وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی' جب ان میں سے پہلی اس پر سے گزر جائے گی' تو دوسری دوبارہ اس کے پاس آجائے گی' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہے' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہوجاتا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک شخص کے لئے گناہ کا باعث ہیں' ایک شخص کے لئے پردہ پوشی کا باعث ہیں' اور ایک شخص کے لئے اجر کا باعث ہیں' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس کے لئے یہ گناہ کا باعث ہیں' تو وہ ایک ایسا شخص ہے' جو ریاکاری کے لئے' فخر کے لئے' اہل اسلام کو تنگ کرنے کے لئے انہیں رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے گناہ کا باعث ہوں گے' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ پردہ پوشی کا باعث ہوں گے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ کے لئے اسے باندھتا ہے' اور پھر اس گھوڑے کی پشت اور گردن کے بارے' میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھولتا نہیں ہے' تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا باعث ہوگا' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر کا باعث ہوگا' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں' اہل اسلام کے لئے اسے باندھتا ہے' ایسا شخص جس بھی چراہ گاہ' یا باغ میں اس گھوڑے کو کچھ کھلائے گا' تو جتنا اس گھوڑے نے کھایا ہوگا' اتنی تعداد میں اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی' اور جتنا اس گھوڑے نے لید اور پیشاب کیا ہوگا' اتنی تعداد میں اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی اور جتنا فاصلہ اس نے طے کیا ہوگا' خواہ وہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ گیا ہو' تو اس کے قدموں کے نشان اور اس کی مینگنیوں کی تعداد کے برابر نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور اگر اس کا مالک اس گھوڑے کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے' وہ گھوڑا اس نہر میں سے پانی پی لیتا ہے' حالانکہ اس کے مالک کا' اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا' تو جتنا پانی اس نے پیا ہے' اللہ تعالیٰ اُتنی تعداد میں' اس کے مالک کے لئے نیکیاں نوٹ کرلے گا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گدھوں کے بارے میں مجھ پر کوئی مستقل آیت نازل نہیں ہوئی' البتہ یہ ایک جامع اور مانع آیت ہے:

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا' اور جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے۔

1127 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل لا يُؤَدِّي زَكَاة مَاله إِلَّا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة شجاعا من نَار فيكوى بهَا جَبهته وجنبه وظهره فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين الف سنة حَتّٰى

يقضى بَيْنَ النَّاس

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ مال آگ سے بنا ہوا سانپ ہوگا' اور اس کے ذریعے اس شخص کی پیشانی' پہلو اور پشت کو داغا جائے گا' یہ ایک ایسے دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' اور یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا''۔

1128 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من صَاحب إبل لَا يفعل فِيهَا حَقّهَا إِلَّا جَاءَت يَوْم الْقِيَامَة أَكثر مَا كَانَت وَقعد لَهَا بقاع قرقر تستن عَلَيْهِ بقوائمها وأخفافها . وَلَا صَاحب بقر لَا يفعل فِيهَا حَقّهَا إِلَّا جَاءَت يَوْم الْقِيَامَة أوفر مَا كَانَت وَقعد لَهَا بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها لَيْسَ فِيهَا جماء وَلَا منكسر قرنها وَلَا صَاحب كنز لَا يفعل فِيهِ حَقه إِلَّا جَاءَ كنزه يَوْم الْقِيَامَة شجاعا أَقرع يتبعهُ فاتحا فَاه فَإِذا أَتَاهُ فر مِنْهُ فيناديه خُذ كَنزك الَّذِي خبأته فَأَنا عَنهُ غَنِي فَإِذا رأى أَن لَا بُد لَهُ مِنْهُ سلك يَده فِي فِيهِ فيقضمها قضم الْفَحْل . رَوَاهُ مُسْلِم

القاع الْمَكَان المستوي من الأَرْض . والقرقر بقافين مفتوحتين وراءين مهملتين هُوَ الأملس والظلف للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للفرس . والعقصاء هِيَ الملتوية الْقرن والجلحاء هِيَ الَّتِي لَيْسَ لَهَا قرن . والعضباء بالضاد الْمُعْجَمَة هِيَ الْمَكْسُورَة الْقرن والطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو وَهُوَ حَبل تشد بِهِ قَائِمَة الدَّابَّة وترسلها ترعى أَوْ تمسك طرفه وترسلها

واستنت بتَشْدِيد النُّون . أَي جرت بِقُوَّة . شرفا بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء أَي شوطا . وَقيل نَحْو ميل . والنواء بِكَسْر النُّون وبالمد هُوَ المعاداة . والشجاع بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَكسرهَا هُوَ الْحَيَّة وَقيل الذّكر خَاصَّة وَقيل نوع من الْحَيَّات . والأقرع مِنْهُ الَّذِي ذهب شعر رَأسه من طول عمره

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اونٹوں کا جو بھی مالک ان اونٹوں کے بارے میں' ان کا حق ادا نہیں کرے گا' تو جب وہ اونٹ قیامت کے دن آئیں گے' تو ان کی تعداد پہلے سے زیادہ ہوگی' وہ مالک ان کے سامنے کھلے میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے' گائیوں کا جو مالک ان کے بارے میں ان کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا' تو وہ قیامت کے دن زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی' اور وہ مالک ان کے سامنے کھلے میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی' اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی' ان میں کوئی ایسی گائے نہیں ہوگی' جس کا سینگ نہ ہو' یا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' خزانے کا جو مالک' اس کا حق ادا نہیں کرے گا' وہ خزانہ قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا' وہ اپنا منہ اس کی طرف بڑھائے گا' جب وہ اپنے مالک کے قریب آئے گا' تو اس کا مالک اس سے بھاگے گا' تو وہ اسے پکار کر کہے گا: تم اپنے خزانے

کو پکڑلو! جسے تم نے سنبھال کر رکھا تھا' کیونکہ میں اس سے بے نیاز ہوں' جب وہ دیکھے گا کہ اب اس سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے' تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ ڈال دے گا' تو وہ اس کا ہاتھ یوں چبائے گا' جیسے اونٹ کوئی چیز چباتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "القاع" اس سے مراد چٹیل میدان ہے" "القرقر" میں دو'ق' ہیں' ان دونوں پر زبر ہے' اس کے بعد'ر' ہے' اس سے مراد چٹیل ہوتا ہے' "الظلف" یہ گائیوں اور بکریوں کے پاؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے' جیسے "حافر" کا لفظ گھوڑے کے لئے استعمال ہوتا ہے' "العقصاء" جس کا سینگ مڑا ہوا ہو' "الجلحاء" یعنی جس کا سینگ نہ ہو' "العضباء" یہ'ض' کے ساتھ ہے' اس سے مراد ہے' جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' "الطول" اس میں'ط' پر زیر ہے' اور'و' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ رسی ہے' جس کے ذریعے جانور کو باندھا جاتا ہے' اور پھر اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے' اس کے ایک طرف کو پکڑا جاتا ہے' یا اسے بھی کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے' "استنت" اس میں'ن' پر شد ہے' اس سے مراد قوت کے ذریعے دوڑنا ہے' "شرفا" اس میں'ش' پر زبر ہے' اس کے بعد'ر' ہے' اس سے مراد ٹیلہ ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک میل ہے' "النوء" اس میں'ن' پر زیر ہے' اور اس کے بعد'مد' ہے' اسے مراد دشمنی ہے' "الشجاع" اس میں'ش' پر پیش' ہے' اور اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد سانپ ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد'نر سانپ' ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد سانپ کی ایک مخصوص قسم ہے' "القرع" اس سے مراد وہ سانپ ہے' جس کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے' اس کے سر کے بال اڑ گئے ہوں۔

1129 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من احد لا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَاله اِلَّا مثل لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة شجاعا اقرع حَتّٰى يطوق بِه عُنُقه ثُمَّ قَرَاَ علينا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مصداقه من كتاب اللّٰه (وَلَا يحسبن الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُم اللّٰه من فضله) آل عمران الْآيَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' تو اس مال کو قیامت کے دن اس شخص کے سامنے گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا اور اس کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر' ہمارے سامنے' اللہ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

"جو لوگ اس چیز کے بارے میں بخل کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل کے ذریعے عطا کی ہے' وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

1130 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه فرض على اَغْنِيَاء

الْمُسْلِمِينَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ بِقَدرِ الَّذِيْ يسع فقراء هم وَلَنْ يجهد الْفُقَرَاء اِذا جَاعُوْا وعروا اِلَّا بِمَا يصنع اغنياؤهم الا وَاِن اللّٰه يحاسبهم حسابا شَدِيْدا ويعذبهم عذَابا اَلِيْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَقَالَ تفرد بِهٖ ثَابت بن مُحَمَّد الزَّاهِد

قَالَ الْحَافِظ وثابت ثِقَة صَدُوق روى عَنهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره وَبَقِيَّة رُوَاته لَا بَاس بهم وَرُوِيَ مَوْقُوفًا على عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَهُوَ اشبه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے خوشحال مسلمانوں پر اُن کے اموال میں اتنی ہی مقدار فرض قرار دی ہے جتنی ان کے غریبوں کے لئے گنجائش ہو اور جب ان کے غریب لوگ بھوکے ہوں اور بے لباس ہوں تو وہ ہرگز مشقت کا شکار نہ ہوں البتہ وہ ہوگا جوان کے اغنیاء کرتے ہیں خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ ان سے زبردست حساب لے گا اور نہیں دردناک عذاب دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ثابت بن محمد زاہد نامی شخص اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ثابت نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس روایت کے بقیہ راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے یہ روایت حضرت علی پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

1131 - وَعَنْ مَسْرُوق رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه آكل الرِّبَا وموكله وشاهداه اِذا علماه والواشمة والمؤتشمة ولاوي الصَّدَقَة وَالْمُرْتَدّ اَعْرَابِيًا بعد الْهِجْرَة ملعونون على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه عَن الْحَارِث الْاَعْوَر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ . لاوي الصَّدَقَة هُوَ المماطل بهَا الْمُمْتَنع من اَدَائِهَا

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سود کھانے والا اُسے کھلانے والا اس کے دونوں گواہ جبکہ وہ دونوں اس بارے میں جانتے ہوں، جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والا شخص اور ہجرت کے بعد واپس چلا جانے والا دیہاتی ان سب کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قیامت کے دن تک کے لئے ملعون قرار دیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حارث اعور کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

''لاوی الصدقہ'' اس سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا اور اس کی ادائیگی سے انکار کرنے والا شخص ہے۔

1132 - وروى الْاَصْبَهَانِيّ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل الرِّبَا

وموكله وَشاهده وكاتبه والواشمة والمستوشمة ومانع الصَّدَقَة والمحلل والمحلل لَهٗ

❀❀ اصبہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اُسے کھلانے والے اُس کا گواہ بننے والے اُسے نوٹ کرنے والے جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے (اِن سب لوگوں پر) لعنت کی ہے''۔

1133 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويل للأغنياء من الْفُقَرَاء يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُوْنَ رَبنَا ظلمونا حقوقنا الَّتِيْ فرضت لنا عَلَيْهِم فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لأدنينكم ولأباعدنهم . ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالهم حق مَعْلُوم للسَّائِل والمحروم) المعارج . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ الْحَارِث بن النُّعْمَان . قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بِقَوي وَقَالَ الْبُخَارِيّ مُنكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال لوگوں کے لئے قیامت کے دن غریبوں کی طرف سے بربادی ہوگی وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق کے حوالے سے ہمارے ساتھ زیادتی کی جو تو نے ہمارے لئے ان پر لازم قرار دیے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! یا تو میں تمہیں قریب کرلوں گا' یا پھر انہیں دور کردوں گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ کہ جن کے اموال میں' مانگنے والے اور محروم شخص کے لئے متعین حصہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے حارث بن نعمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ راوی قوی نہیں ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

1134 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيَّ اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ الْجنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ الْجنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال وَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ النَّار فأمير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق اللّٰه فِيْ مَاله وفقير فخور . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَابْن حبَان مفرقا فِيْ موضِعين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حدیث1134: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الزكاة' حديث:1366مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث:19159السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' كتاب الزكاة - باب ما ورد من الوعيد فيمن كنز مال زكاة ولم يؤد' حديث: 6811مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9310مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو عامر العقيلي' حديث: 2679شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' التاسع والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في حق السادة على - حديث:8338

''میرے سامنے وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے' جو (سب سے پہلے) جنت میں داخل ہوں گے' اور وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے' جو (سب سے پہلے) جہنم میں داخل ہوں گے' جہاں تک ان پہلے تین افراد کا تعلق ہے' جو جنت میں داخل ہوں گے' تو ایک شہید تھا' ایک وہ غلام تھا' جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے' اور اپنے آقا کی خیر خواہی بھی کرتا ہے' اور ایک وہ شخص تھا' جو غریب اور عیال دار ہو' اور مانگنے سے بچتا ہو' جہاں تک جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد کا تعلق ہے' تو ایک وہ حکمران تھا جو مسلط ہوا تھا' ایک وہ خوشحال شخص تھا' جو اپنے مال میں اللہ کے حق کو ادا نہیں کرتا تھا' اور ایک متکبر غریب تھا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے مختلف مقامات پر اس کے ٹکڑے نقل کیے ہیں۔

1135 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ امرنَا بِاقام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة وَمَنْ لم يزك فَلَا صَلَاة لَهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا هٰكَذَا بأسانيد أحدهمَا صَحِيْح والأصبهاني

وَفِي رِوَايَةٍ للأصبهاني قَالَ من أقَامَ الصَّلَاة وَلَمْ يُؤْت الزَّكَاة فَلَيْسَ بِمُسْلِم يَنْفَعهُ عمله

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا' جو شخص زکوۃ ادا نہیں کرتا' اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر اسی طرح نقل کی ہے' اس کی دو اسناد میں سے ایک صحیح ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

اصبہانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا:

''جو شخص نماز قائم کرے اور زکوۃ ادا نہ کرے تو وہ مسلمان شمار نہیں ہوگا اس کا عمل اسے فائدہ نہیں دے گا''۔

1136 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك بعده كنزا مثل لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شُجَاع أَقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ يتبعهُ فَيَقُوْلُ من أَنْت فَيَقُوْلُ أَنا كنزك الَّذِيْ خلفت فَلَا يزَال يتبعهُ حَتّٰى يلقمه يَده فيقضمها ثُمَّ يتبعهُ سَائِر جسده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ إِسْنَاده حسن وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے پیچھے خزانہ چھوڑ کر جائے اسے قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس شخص کے سامنے لایا جائے گا جس کی باچھوں کے پاس دو دانت ہوں گے' وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا وہ شخص پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں تمہارا وہ خزانہ ہوں جو تم اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے پھر وہ خزانہ مسلسل اس شخص کے پیچھے جائے گا یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالے گا تو وہ اس کے ہاتھ کو چبا لے گا پھر وہ اس کے بعد اس کے پورے جسم کو بھی نگل لے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1137 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَا يُؤَدِّی زَكَاةَ مَالِه يخيل اِلَيْهِ مَالُه يَوْمَ الْقِيَامَةِ شجاعا اقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ قَالَ فيلزمهُ اَوْ يطوقه يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔ الزبيبتان هما الزبدتان فِي الشدقين وَقِيْلَ هم النكتتان السوداوان فوق عَيْنَيْهِ . والشجاع تقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کے مال کو قیامت کے دن اس کے سامنے ایک گنجے سانپ کی شکل میں پیش کیا جائے گا جس کی دو دانت ہوں گے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ سانپ اس شخص کو پکڑ لے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کو اس کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا وہ کہے گا: میں تمہارا خزانہ ہوں' میں تمہارا خزانہ ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''الزبیبتان'' اس سے مراد باچھوں کے اندر موجود دو دانت ہیں' ایک قول کے مطابق یہ آنکھوں کے اوپر موجود دو سیاہ نقطے ہیں' لفظ ''شجاع'' کا مطلب اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

1138 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتَاهُ اللّٰه مَالًا فَلَمْ يؤد زَكَاته مثل لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شجاعا اقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ يطوقه يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِیْ شدقيه ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالك اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ) آل عمران الْاٰيَةَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے' تو اس کے مال کو قیامت کے دن اس کے لئے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا۔ جس کے دو دانت ہوں گے' اسے طوق کے طور پر قیامت کے دن اس شخص کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اپنی باچھوں کے ذریعے اس شخص کو پکڑے گا اور بولے گا: میں تمہارا مال ہوں' میں تمہارا خزانہ ہوں' پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ لوگ ہرگز یہ گمان نہ کریں''۔ یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1139 - وَعَنْ عمَارَة بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اربع فرضهن اللّٰه فِي الْاِسْلَام فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاث لم يغنين عَنهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاْتِيَ بِهن جَمِيْعًا الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَصِيَام رَمَضَان وَحج الْبَيْت

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ اَيْضًا عَن نعيم بن زِيَاد الْحَضْرَمِيّ مُرْسلا

❀❀ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان میں سے تین کو سر انجام دے گا' تو یہ اس کے کسی کام نہیں آئیں گی' جب تک وہ ان سب کو انجام نہیں دیتا' نماز' زکوٰۃ' رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے یہی روایت انہوں نے نعیم بن زیاد حضرمی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

1140 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیْ بفرس يَجْعَل كل خطوة مَعَه اقصى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَاتى على قوم يزرعون فِیْ يَوْم ويحصدون فِیْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْمُجَاهِدُونَ فِیْ سَبِيْل اللّٰه تضَاعف لَهُم الْحَسَنَة بِسبع مائَة ضعف وَمَا انفقوا من شَیْءٍ فَهُوَ يخلفه ثُمَّ اَتٰى على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَیْءٍ

قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتٰى على قوم على ادبارهم رقاع وَعَلٰى اقبالهم رقاع يسرحون كَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَى الضريع والزقوم ورضف جَهَنَّم

قَالَ مَا هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَا يُؤَدُّوْنَ صدقَات اَمْوَالهم وَمَا ظلمهم اللّٰه وَمَا اللّٰه بظلام للعبيد . الحَدِيْث بِطُوْلِهٖ فِیْ قصَّة الْاِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن الرّبيع بن انس عَنْ اَبِی الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (معراج کی رات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا' جو اپنا قدم اتنی دور رکھتا تھا' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ایک دن میں بیج بوتے' اور ایک دن میں اس کی پیداوار بھی کاٹ لیتے' جب وہ اس کو کاٹ لیتے' تو وہ دوبارہ پیداوار بن جاتی' جیسے پہلے تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی ایک نیکی کو سات سو گنا سے زیادہ کر دیا گیا ہے' انہوں نے جو خرچ کیا تھا انہیں اس کا بدلہ دے دیا گیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جن کے سر کچلے جا رہے تھے' جب بھی ان کا سر کچلا جاتا تھا' تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح بن جاتا تھا اور اس میں کوئی وقفہ نہیں ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو نماز کے وقت اپنے سروں کو بوجھل رکھتے تھے (یعنی سوئے رہتے تھے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کی پیٹھ پر چیتھڑے تھے' اور آگے کی طرف بھی چیتھڑے تھے' وہ یوں بیٹھتے تھے جس طرح جانور بیٹھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا' اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا''۔

اس کے بعد طویل حدیث ہے' جو واقعہ معراج اور نماز کی فرضیت کے بارے میں ہے۔ یہ روایت امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے' ابوالعالیہ' یا شاید کسی اور کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1141 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت من عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سمعته مِنْهُ وَكنت اكثرهم لُزُوْما لرَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تلف مَال فِيْ بر وَّلَا بَحر اِلَّا بِحَبْسِ الزَّكَاة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں سنی' حالانکہ میں سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خشکی یا سمندر میں جو بھی مال ضائع ہوتا ہے' وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ ایک غریب حدیث ہے۔

1142 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانع الزَّكَاة يَوْم الْقِيَامَة فِي النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير عَن سعد بن سِنَان وَيُقَال فِيْهِ سِنَان بن سعد عَن انس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا شخص' قیامت کے دن جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں سعد بن سنان کے حوالے سے نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق ان کا نام سنان بن سعد ہے' ان کے حوالے سے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1143 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خالطت الصَّدَقَة اَوْ قَالَ الزَّكَاة مَالا اِلَّا افسدته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

وَقَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الحَدِيْث يحْتَمل مَعْنيين اَحدهمَا اَن الصَّدَقَة مَا تركت فِيْ مَال وَلَمْ تخرج مِنْهُ اِلَّا اَهلكته . وَيشْهد لهٰذَا حَدِيْث عمر الْمُتَقَدّم مَا تلف مَال فِيْ بر وَّلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّكَاة
وَالثَّانِيْ اَن الرجل يَاْخُذ الزَّكَاة وَهُوَ غَنِيّ عَنْهَا فَيَضَعهَا مَعَ مَاله فتهلكه
وَبِهٰذَا فسره الاِمَام اَحْمد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی صدقہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زکوٰۃ کسی مال کے ساتھ ملتے ہیں' تو اسے خراب کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث دو مفاہیم کا احتمال رکھتی ہے' اس میں ایک مفہوم یہ ہے: جب بھی کسی مال میں سے صدقہ دینے کو ترک کیا جائے اور اس میں سے صدقہ نہ نکالا جائے' تو یہ چیز اس مال کو ہلاکت کا شکار کر دیتی ہے' اور اس کی تائید وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزری ہے۔

''خشکی یا سمندر میں کوئی بھی مال ضائع نہیں ہوتا' صرف اس وقت ہوتا ہے' جب زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو''۔

دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے: اگر کوئی شخص' جو خوشحال ہو' وہ زکوٰۃ لے کر اسے اپنے مال کے ساتھ شامل کر دے' تو وہ زکوٰۃ اس کے

مال کو بھی ہلاک کر دیتی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اس کی یہی وضاحت بیان کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1144 - وَرُوِيَ عَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظهرت لَهُمُ الصَّلَاة فقبلوها وخفيت لَهُمُ الزَّكَاة فاكلوها أُولَئِكَ هم الْمُنَافِقُوْنَ . رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اُن لوگوں کے سامنے نماز کو ظاہر کیا' تو انہوں نے اسے قبول کرلیا' اور میں نے اُن سے زکوٰۃ کو پوشیدہ رکھا' تو انہوں نے اسے کھالیا' یہ لوگ منافق ہیں''۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1145 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا منع قوم الزَّكَاة إِلَّا ابْتلَاهُم الله بِالسِّنِينَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ حَدِيْثٍ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا وَلَا منع قوم الزَّكَاة إِلَّا حبس الله عَنْهُم الْقطر . وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَلَفظ الْبَيْهَقِيّ أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر الْمُهَاجِرين خِصَال خمس إِن ابتليتم بِهن ونزلن بكم أعوذ بِاللّٰهِ أَن تدركوهن لم تظهر الْفَاحِشَة فِيْ قوم قطّ حَتَّى يعلنوا بهَا إِلَّا فَشَا فيهم الأوجاع الَّتِيْ لم تكن فِيْ أسلافهم وَلَمْ ينقصوا الْمِكْيَال وَالْمِيزَان إِلَّا أخذُوا بِالسِّنِينَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان وَلَمْ يمنعوا زَكَاة أَمْوَالهم إِلَّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم يمطروا وَلَا نقضوا عهد الله وعهد رَسُوله إِلَّا سلط عَلَيْهِمْ عَدو من غَيْرِهِمْ فَيَأْخذ بعض مَا فِيْ أَيْدِيهم وَمَا لم تحكم أئمتهم بِكِتَاب الله إِلَّا جعل بأسهم بَيْنهم

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلاء کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اُن سے بارش کو روک لیتا ہے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن ماجہ' امام بزار اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' امام بیہقی کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان کی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ' اور وہ تم پر نازل ہو جائیں' تو میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تمہیں اُن کا سامنا کرنا پڑے' جب بھی کسی قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اعلانیہ طور پر فحاشی کرنے لگتے ہیں' تو ان کے درمیان تکالیف (بیماریاں) پھیل جاتی ہیں' جو ان سے پہلے لوگوں کے درمیان نہیں تھیں' اور جو بھی لوگ ماپنے اور تولنے میں کمی کرتے ہیں' تو ان پر قحط سالی اور شدت اور حکام کی طرف سے ظلم وستم

مسلط ہو جاتا ہے' جو بھی لوگ اپنے اموال کی زکوۃ دینا بند کرتے ہیں' تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں' تو ان پر بارش ہی نازل نہ ہو' اور جو لوگ اللہ کے نام کے عہد' یا اللہ کے رسول کے نام کے عہد کو توڑتے ہیں' تو ان پر دوسروں سے تعلق رکھنے والے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے' وہ ان سے ان کی چیزیں چھین لیتا ہے' اور جب بھی حکمران اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے حصے' ان کے درمیان کر دیتا ہے''۔

1146 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس بِخمْس قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خمس بِخمْس قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد إِلَّا سلط عَلَيْهِم عدوهم وَمَا حكمُوا بِغَيْر مَا أنزل اللّٰه إِلَّا فَشَا فيهم الْمَوْت وَلَا منعُوا الزَّكَاة إِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر وَلَا طففوا الْمِكْيَال إِلَّا حبس عَنْهُم النَّبَات وَأخذُوا بِالسِّنِينَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَسَنَده قريب من الْحسن وَله شَوَاهِد

السنين جمع سنة وَهِي الْعَام المقحط الَّذِي لم تنْبت الأَرْض فِيهِ شَيْئًا سَوَاء وَقع قطر أَو لم يَقع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی قوم عہد توڑتی ہے' تو ان پر ان کا دشمن مسلط ہو جاتا ہے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ہیں' ان کے درمیان موت پھیل جاتی ہے' جو لوگ زکوۃ کی ادائیگی سے انکار کرتے ہیں' ان سے بارش روک لی جاتی ہے' جو لوگ ماپنے میں کمی کرتے ہیں' ان سے نباتات کی پیداوار روک لی جاتی ہے' اور انہیں قحط سالی گرفت میں لے لیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

لفظ ''السنین'' لفظ ''سنۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد قحط والا سال ہے' جس سال زمین میں پیداوار نہیں ہوتی' خواہ بارش ہوئی ہو' یا بارش نہ ہوئی ہو۔

1147 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يكوى رجل بكنز فيمس دِرْهَم درهما وَلَا دِينَارا يُوسع جلده حَتَّى يوضع كل دِينَار وَدِرْهَم على حِدته .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو (قیامت کے دن عذاب کے طور پر) اس کے خزانے کے ذریعے داغ لگایا جائے گا تو ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی درہم کسی درہم یا دینار کے ساتھ مس ہو رہا ہو' بلکہ اس شخص کی جلد کو بڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ہر دینار اور درہم کو الگ سے (اس کی جلد پر) رکھا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1148 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من كسب طيبا خبثه منع الزَّكَاة وَمن كسب خبيثا لم تطيبه الزَّكَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ مُنْقَطع

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص پاکیزہ کمائی کرتا ہے' زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی صورت میں وہ کمائی خبیث ہو جاتی ہے' اور جو شخص خبیث (یعنی حرام) کمائی کرتا ہے' تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی اسے پاک نہیں کر سکتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر منقطع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1149 - وَعَنِ الْاَحْنَف بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَست اِلٰى ملا من قُرَيْش فجَاءَ رَجُلٌ خشن الشّعْر وَالثّيَاب والهيئة حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسلم ثُمَّ قَالَ بشر الكانزين برضف يحمى عَلَيْهِ فِيْ نَار جَهَنَّم ثُمَّ يوضع على حلمة ثدى أحدهم حَتّٰى يخرج من نغض كتفه وَيُوضَع على نغض كتفه حَتّٰى يخرج مْن حلمة ثدييه يتزلزل ثُمَّ ولى فَجَلَسَ اِلٰى سَارِيَة وتبعته وَجَلَست اِلَيْهِ وَاَنا لَا اَدْرِي من هُوَ فَقُلْتُ لَا ارى الْقَوْمَ اِلَّا قد كَرهُوا الَّذِيْ قلت . قَالَ اِنَّهُم لَا يعْقلُوْنَ شَيْئًا قَالَ لي خليلي

قلت من خَلِيلك قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتبصر اَحَدًا قَالَ فنظرت اِلَى الشَّمْس مَا بَقِي من النَّهَار وَاَنا أرى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلنِي فِيْ حَاجَة لَهٗ قلت نعم

قَالَ مَا اُحِبُّ اَن لي مثل اُحد ذَهَبًا أنفقهُ كُله اِلَّا ثَلَاثَة دَنَانِير وَاِن هَؤُلَاءِ لَا يعْقلُوْنَ اِنَّمَا يجمعُوْنَ الدُّنْيَا لَا وَاللّٰه لَا اسألهم دنيا وَلَا أستفتيهم عَن دين حَتّٰى اَلْقَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک صاحب آئے' جن کے بال' لباس اور ظاہری ہیئت کھردری محسوس ہوتی تھی' وہ ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور بولے: خزانہ جمع کرنے والوں کو ان انگاروں کے بارے میں بتا دو! جن کے ذریعے انہیں جہنم کی آگ میں داغا جائے گا' اس کو کسی شخص کی چھاتی پر رکھا جائے گا' اور وہ اس کے کندھوں کے درمیان میں سے باہر نکل جائے گا' پھر کندھوں پر رکھا جائے گا' تو وہ اس کی چھاتی میں سے باہر نکل جائے گا' انہوں نے (لوگوں کو) جھنجوڑا' پھر وہ واپس چلے گئے اور ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے' میں ان کے پیچھے گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا' مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے آپ کی کہی ہوئی بات پر ناپسندیدگی محسوس کی ہے' انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کو کوئی عقل نہیں ہے' میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی تھی' میں نے دریافت کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں انہوں نے یہ ذکر کیا ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کچھ دیکھ رہے ہو؟ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے دھوپ کی طرف دیکھا کہ کتنا دن باقی رہ گیا ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے سلسلے میں بھیجا' میں نے کہا ٹھیک ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر میں اس سب کو خرچ کر دوں' صرف تین دینار خرچ نہ کروں

(پھر اُس صحابی نے فرمایا:) یہ لوگ عقل نہیں رکھتے ہیں' یہ لوگ دنیا جمع کر رہے ہیں' جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ان سے ان کی دنیا نہیں مانگوں گا' ان سے ان کے دین کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا' جب تک میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر نہیں

ہو جاتا''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1150 - وَفِی رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم اَنَّہ قَالَ بشر الکانزین بکی فِی ظُھُورھِمْ یخرج من جنوبھم وبکی من قبل اقفائھم حَتّٰی یخرج من جباھھم قَالَ ثُمَّ تنحی فَقعدَ قَالَ قُلْتُ من ھٰذَا قَالُوا ھٰذَا اَبُوْ ذَر

قَالَ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ مَا شَیْءٍ سَمِعتك تَقول قبیل قَالَ مَا قلت اِلَّا شَیْئًا قد سمعته من نَبِیّھم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقول فِی ھٰذَا الْعَطاءِ قَالَ خُذْہُ فَاِن فِیْہِ الْیَوْم مَعُونَۃ فَاِذَا کَانَ ثمنا لدینك فَدَعْہُ

الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُکُون الضَّاد الْمُعْجَمَۃ ھُوَ الْحِجَارَۃ المحماۃ

والنغض بِضَم النُّون وَسُکُون الْغَیْن الْمُعْجَمَۃ بعدھَا ضاد مُعْجمَۃ وَھُوَ غضروف الْکَتف

❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا:

''تم خزانہ جمع کرنے والوں کو بتادو! کہ ان کی پشتوں کو داغا جائے گا' جوان کے پہلو سے نکل جائے گا' اُن کی گدی کو داغا جائے گا' جوان کی پیشانی سے نکل جائے گا' پھر وہ ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں' راوی کہتے ہیں: میں اُٹھ کر ان کے پاس گیا' میں نے کہا: ابھی میں نے آپ کو تھوڑی دیر پہلے ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے' تو انہوں نے بتایا: میں نے صرف وہی بات بیان کی ہے' جو میں نے اِن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سرکاری تنخواہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم اسے وصول کرلو! کیونکہ آج کل اس کی ضرورت ہوتی ہے' لیکن جب تمہارے پاس اپنے خرچ کی رقم موجود ہو' تو پھر تم اسے ترک کردو''

''الرضف'' میں 'ر' پر 'زبر' ہے' 'ض' ساکن ہے' اس سے مراد گرم پتھر ہے۔

''النغض'' میں 'ن' پر 'پیش' ہے' 'غ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ض' ہے' اس سے مراد کندھے کے اُبھار ہیں۔

فصل:

1151 - رُوِیَ عَن عَمْرو بن شُعَیْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَن امْرَاَۃ اَتَت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَھَا ابْنَۃ لَھَا وَفِی یَد ابْنَتھَا مسکتان غلیظتان من ذھب فَقَالَ لَھَا اُتعطین زَکَاۃ ھٰذَا قَالَت لَا

قَالَ اَیَسُرُّكِ اَن یسورك اللّٰہ بھما یَوْم الْقِیَامَۃ سِوَارَیْنِ من نَار قَالَ فحذفتھما فالقتھما اِلَی النَّبِی صَلَّی

حدیث 1150: صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب فی الکانزین للأموال والتغلیظ علیھم - حدیث: 1716 صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب الوعید لمانع الزکاۃ - ذکر البیان بأن قول أبی ذر ھذا سمعه من رسول اللّٰہ' حدیث: 3319 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الزکاۃ' باب ما تجب فی الإبل - حدیث: 6649 تھذیب الآثار للطبری - ذکر بعض من حضرنا ذکرہ ممن فعل منھم ذلك' حدیث: 2185

حدیث 1151: سنن أبی داود - کتاب الزکاۃ' باب الکنز ما ھو ؟ وزکاۃ الحلی - حدیث: 1349 السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' باب: زکاۃ الحلی - حدیث: 2446 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الزکاۃ' زکاۃ الحلی - حدیث: 2232 سنن الدارقطنی - کتاب الزکاۃ' باب استقراض الوصی من مال الیتیم - حدیث: 1741 السنن الکبرٰی للبیھقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقۃ الورق - باب سیاق أخبار وردت فی زکاۃ الحلی . حدیث: 7108 معرفۃ السنن والآثار للبیھقی - کتاب الزکاۃ' باب فرض الإبل السائمۃ - باب زکاۃ الحلی' حدیث: 2501

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَت هما لله ولرسوله

رَوَاهُ اَحمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفظ لَهُ وَالتِّرمِذِيّ وَالدَّارَقُطنِيّ وَلَفظ التِّرمِذِيّ وَالدَّارَقُطنِيّ نَحوه اَن امرَاَتَين اَتتا رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي اَيدِيهِمَا سواران من ذهب فَقَالَ لَهما اَتُؤديان زَكَاته قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهما رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتحبان اَن يسوركما الله بسوارين من نَار قَالَتَا لَا قَالَ فأديا زَكَاته وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُرسلا ومتصلا وَرجح الْمُرسل

المسكة محركة وَاحِدَة الْمسك وَهُوَ اسورة من ذبل اَوْ قرن اَوْ عاج فَإِذا كَانَت من غير ذَلِك اضيفت اِلَيْهِ

قَالَ الْخطابِيّ فِي قَوْله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّكِ اَن يسورك الله بهما سِوَارَيْنِ من نَار اِنَّمَا هُوَ تَاوِيل قَوْله عَزَّ وَجَلَّ (يَوْم يحمى عَلَيْهَا فِي نَار جَهَنَّم فتكوى بهَا جباههم وجنوبهم) الْآيَة انْتهى

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی بھی تھی ان کی صاحبزادی کے ہاتھ میں سونے کے بنے ہوئے دو موٹے کنگن تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ ان کے عوض میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے بنے ہوئے دو کنگن پہنائے؟ راوی کہتے ہیں: تو اس خاتون نے وہ دونوں کنگن اتارے اور وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے اور عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں اور دارقطنی کے الفاظ اس کی مانند ہیں:

''دو خواتین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں سونے کے بنے ہوئے دو کنگن تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ان دونوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرتی ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ ان دونوں نے عرض کی: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں خواتین نے ان کی زکوٰۃ ادا کی۔

یہ روایت امام نسائی نے ''مرسل'' اور ''متصل'' دونوں طرح سے نقل کی ہے اور ''مرسل'' روایت کو ترجیح دی ہے۔

لفظ ''المسکۃ'' یہ حرکت کے ساتھ ہے اور ''المسک'' کی واحد ہے اس سے مراد جانور کی ہڈیا سینگ یا ہاتھی دانت کا بنا ہو کنگن ہے اور جب یہ ان چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے بنا ہوا ہو تو اس کی نسبت اس کی طرف کی جائے گی۔

خطابی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ''کیا تم دونوں یہ پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے عوض میں تمہیں آگ کے بنے ہوئے دو کنگن پہنائے'' - اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مفہوم مراد ہے:

''جس دن ان پر جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا اور اس کے ذریعے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں کو داغا جائے گا''۔

1152 - وَعَنْ عَائِشَةَ زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاى فِيْ يَدى فتخات من ورق فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَة فَقُلْتُ صنعتهن أتزين لَك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أتؤدين زَكَاتهن قلت لَا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰه قَالَ هِيَ حَسبك مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالدَّارَقُطْنِيّ وَفِيْ إسنادهما يحيى بن اَيُّوبَ الغافقي وَقد احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيرِهمَا وَلَا اعْتِبَار بِمَا ذكره الدَّارَقُطْنِيّ من اَن مُحَمَّد بن عَطاءٍ مَجْهُوْل فَإِنَّهُ مُحَمَّد بن عمر بن عَطاءٍ نسب إِلَى جده وَهُوَ ثِقَة ثَبت روى لَهُ اَصْحَاب السّنَن وَاحْتج بِهِ الشَّيْخَانِ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

الفتخات بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة جمع فتخة وَهِي حَلقَة لَا لَهَا تجعلها الْمَرْاَة فِيْ اَصَابِع رِجْلَيْهَا وَرُبمَا وَضَعتهَا فِيْ يَدهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ خَوَاتِم كبار كَانَ النِّسَاء يتختمن بهَا

قَالَ الْخطابِيّ وَالْغَالِب اَن الفتخات لَا تبلغ بانفرادها نِصَابا وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ اَن تضم إِلَى بَقِيَّة مَا عِنْدهَا من الْحلِيّ فتؤدى زَكَاتهَا فِيْهِ

❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھیاں دیکھیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میں نے اس لیے تیار کروائی ہیں' یارسول اللہ! تاکہ میں آپ کے سامنے زیب و زینت اختیار کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! (راوی کہتے ہیں: یا جو بھی اللہ کو منظور تھا' وہ کہا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم (تک پہنچانے کے لئے) تمہارے لئے یہی کافی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام دار قطنی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں' ایک راوی یحییٰ بن ایوب غافقی ہے' جس سے شیخین اور دیگر حضرات نے استدلال کیا ہے' اس بارے میں امام دار قطنی کی اس بات کا اعتبار نہیں ہوگا کہ محمد بن عطاء نامی راوی مجہول ہے' کیونکہ وہ محمد بن عمر بن عطاء ہے' جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے' اور یہ راوی ثقہ اور ثبت ہے' سنن کے مؤلفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں' شیخین نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے۔

''الفتخات'' میں 'خ' ہے یہ لفظ ''فتخہ'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ چھلا ہے' جسے عورت پاؤں کی انگلی میں پہنتی ہے' اور بعض اوقات ہاتھ کی انگلی میں بھی پہن لیتی ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں' جنہیں خواتین پہنتی ہیں۔

خطابی بیان کرتے ہیں: غالب یہ ہے کہ انگوٹھیاں عام طور پر' انفرادی طور پر (زکوٰۃ کے فرض) نصاب کی حد تک نہیں پہنچتی ہیں تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب ان کے ساتھ دیگر زیورات کو بھی ملا دیا جائے' تو پھر ان کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

1153 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت دخلت اَنا و خالتي على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلينا أَسْوِرَة من ذهب فَقَالَ لنا أتعطيان زَكَاته قَالَت فَقُلْنَا لَا فَقَالَ أما تخافان اَن يسوركما اللّٰه أَسْوِرَة من نَار أديا زَكَاته ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور میری خالہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ وہ خاتون کہتی ہیں: ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتی نہیں ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیا کرو"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1154 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا اُمَامَةَ وَهُوَ يسْاَل عَن حلية السيوف اَمن الْكُنُوز هِيَ قَالَ نَعَمْ من الْكُنُوز فَقَالَ رجل هٰذَا شيخ اَحمَق قد ذهب عقله فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ اما اِنِّيْ مَا احدثكُمْ اِلَّا مَا سَمِعت . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنا، ان سے تلوار کے زیور کے بارے میں دریافت کیا گیا، کہ یہ کنوز شمار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ کنوز (خزانہ) شمار ہوگا، تو وہ شخص بولا: یہ تو ایک احمق بوڑھا ہے، جس کی عقل رخصت ہو چکی ہے، تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں وہی بات بتائی ہے، جو میں نے سنی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے۔

1155 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت هِند بنت هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدهَا فتخ من ذهب اَي خَوَاتِيم ضخام فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يضْرب يَدهَا فَدخلت على فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَشْكُو اِلَيْهَا الَّذِيْ صنع بهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانتزعت فَاطِمَة سلسلة فِيْ عُنُقهَا من ذهب قَالَت هٰذِه أهداها اَبُوْ حسن فَدخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا فَاطِمَة أيغرك اَن يَقُوْلُ النَّاس ابْنة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يدك سلسلة من نَار ثُمَّ خرج وَلَمْ يقْعد فَاَرْسلت فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بالسلسلة اِلَى السُّوق فباعتها واشترت بثمنها غُلَاما وَقَالَ مرّة عبدا وَذكر كلمة مَعْنَاهَا فأعتقته فَحدث بذلك النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَمد لِلّٰهِ الَّذِيْ انجى فَاطِمَة مِنَ النَّار . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہند بنت ہبیرہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی بڑی انگوٹھیاں تھیں، نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ پر مارا، وہ خاتون، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور ان کے سامنے نبی اکرم ﷺ کے طرزِ عمل کی شکایت کی، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گلے میں موجود سونے کا ہار اُتار دیا، انہوں نے بتایا: یہ ہار حضرت ابوالحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے انہیں تحفے کے طور پر دیا تھا، نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس غلط فہمی کا شکار ہو؟ کہ لوگ کہیں گے: یہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی ہیں، اور تم نے ہاتھ میں آگ کی زنجیر پکڑی ہوئی ہے، پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور ان کے ہاں بیٹھے نہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بازار بھجوا کر اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا، پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں

بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا کی ہے"۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1156 - وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تقلدت قلادة من ذهب قلدت فِيْ عُنُقِهَا مثلهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جعلت فِيْ اذنها خرصا من ذهب جعل فِيْ اذنها مثله مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ سیدہ اسماء بنت یزید ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی عورت سونے کا ہار لے کر اپنی گردن میں ڈالے گی اُسے قیامت کے دن اسی طرح کا آگ کا بنا ہوا ہار پہنایا جائے گا جو بھی عورت اپنے کان میں سونے کی بنی ہوئی بالیاں پہنے گی اس کے کان میں قیامت کے دن اُس کی مانند آگ سے بنی ہوئی بالیاں پہنائی جائیں گی"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1157 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن يحلق جَبِينه حَلقَة من نَار فليحلقه حَلقَة من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن يطوق جَبِينه طوقا من نَار فليطوقه طوقا من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن يسور جَبِينه بِسوار من نَار فليسوره بِسوار من ذهب وَلَكِن عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فالعبوا بهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ . قَالَ الْمملي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْث الَّتِيْ ورد فِيْهَا الْوَعيد على تحلي النِّسَاء بِالذَّهَب تحْتَمل وُجُوهًا من التَّاوِيل

اَحدهَا اَن ذٰلِكَ مَنْسُوخ فَاِنَّهُ قد ثَبت اِبَاحَة تحلي النِّسَاء بِالذَّهَب

الثَّانِيْ اَن هٰذَا فِيْ حق من لَا يُؤَدِّي زَكَاته دون من اَدَّاهَا وَيدل على هٰذَا حَدِيْث عَمْرو بن شُعَيْب وَعَائِشَة وَاَسْمَاء

وَقد اخْتلف الْعلمَاء فِيْ ذٰلِكَ فَروِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَوجب فِي الْحلِيّ الزَّكَاة وَهُوَ مَذْهَب عبد اللّٰه بن عَبَّاس وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَسَعِيد بن الْمسيب وَعَطَاء وَسَعِيد بن جُبَير وَعبد اللّٰه بن شَدَّاد وَمَيْمُون بن مهْرَان وَابْن سِيرِين وَمُجاهد وَجَابِر بن زيد وَالزُّهْرِيّ وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَاَبِيْ حنيفَة وَاَصْحَابه وَاخْتَارَهُ ابْن الْمُنْذر

وَمِمَّنْ اَسْقط الزَّكَاة فِيْهِ عبد اللّٰه بن عمر وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَاَسْمَاء ابْنة اَبِيْ بكر وَعَائِشَة وَالشَّعْبِيّ وَالْقَاسِم بن مُحَمَّد وَمَالك وَاَحْمد وَاِسْحَاق وَاَبُوْ عُبَيْدَة

قَالَ الْمُنْذر وَقد كَانَ الشَّافِعِي قَالَ بِهٰذَا اِذا هُوَ بالعراق ثُمَّ وقف عَنهُ بِمِصْر وَقَالَ هٰذَا مِمَّا اَستخير اللّٰه تَعَالٰى فِيْهِ

وَقَالَ الْخطابِيّ الظَّاهِر من الْاٰيَات يشْهد لقَوْل من اَوجبهَا وَالْاَثر يُؤَيّدهُ وَمَنْ اَسْقطهَا ذهب اِلَى النّظر

وَمَعَهُ طرف من الْأَثر وَالِاحْتِيَاط اَدَاؤُهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الثَّالِث اَنه فِيْ حق من تزينت بِهٖ واظهرته وَيدل لهٰذَا مَا رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد عَنْ ربعي بن خراش عَنْ امْرَاَته عَنْ اُخْت لِحُذَيْفَة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر النِّسَاء مَا لَكِن فِيْ الْفضة مَا تحلين بِهٖ امَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُن امْرَاَة تتحلى ذَهَبا وتظهره اِلَّا عذبت بِهٖ وَاُخْت حُذَيْفَة اسْمهَا فَاطِمَة

وَفِيْ بعض طرقه عِنْد النَّسَائِيّ عَنْ ربعي عَنْ امْرَاَة عَنْ اُخْت لِحُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَ لَهُ اَخَوَات قد ادركن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّسَائِيّ بَاب الْكَرَاهَة للنِّسَاء فِيْ اِظْهَار حلي الذَّهَب ثُمَّ صدره بِحَدِيْث عقبَة بن عَامر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يمْنَع اَهله الْحِلْيَة وَالْحَرِيْر وَيَقُوْلُ اِن كُنْتُم تحبون حلية الْجنَّة وحريرها فَلَا تلبسوهما فِيْ الدُّنْيَا وَهٰذَا الحَدِيْث رَوَاهُ الْحَاكِم اَيْضا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا ثُمَّ راى النَّسَائِيّ فِيْ الْبَاب حَدِيْث ثَوْبَان الْمَذْكُور وَحَدِيْث اَسمَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اپنی پیشانی پر آگ کا بنا ہوا حلقہ پہنے' تو اسے پیشانی پر سونے سے بنا ہوا حلقہ پہن لینا چاہیے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ پیشانی پر آگ سے بنا ہوا طوق پہنے' تو اسے سونے سے بنا ہوا طوق پہن لینا چاہیے' اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی پیشانی پر آگ سے بنا ہوا کنگن پہنایا جائے' تو اسے سونے سے بنا ہوا کنگن پہن لینا چاہیے' البتہ تم چاندی استعمال کر سکتے ہو اور اس کے ذریعے دل بہلا سکتے ہو''۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ تمام احادیث' جن میں خواتین کے لیے' سونے کا زیور پہننے کے بارے میں وعید منقول ہوئی ہے' یہ تاویل کے اعتبار سے کئی صورتوں کا احتمال رکھتی ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو' کیونکہ خواتین کے لیے سونے کو زیور کے طور پر پہننے کا مباح ہونا ثابت شدہ ہے

دوسری بات یہ ہے کہ یہ احکام ان خواتین کے حق میں ہیں' جو ان زیورات کی زکوۃ ادا نہیں کرتی ہیں' یہ ان کے بارے میں نہیں ہیں' جو زیورات کی زکوۃ ادا کرتی ہیں' اور عمرو بن شعیب' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے زیور میں زکوۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' سعید بن مسیب' عطاء' سعید بن جبیر' عبداللہ بن شداد' میمون بن مہران' ابن سیرین' مجاہد' جابر بن زید' زہری' سفیان ثوری' امام ابوحنیفہ' اُن کے اصحاب کا یہی مسلک ہے' اور ابن منذر نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

جن حضرات کے نزدیک زیورات میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی' اُن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' امام شعبی' امام قاسم بن محمد' امام مالک' امام احمد' اسحاق بن راہویہ اور ابوعبیدہ شامل ہیں۔

منذر بیان کرتے ہیں: امام شافعی جب عراق میں تھے تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا تھا اور پھر انہوں نے مصر میں اس سے رجوع کر لیا تھا' اور فرمایا تھا: یہ ان مسائل میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں' میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: آیات بظاہر اس قول کی تائید کرتی ہیں' جنہوں نے زکوٰۃ کو واجب قرار دیا ہے' اور آثار بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں' لیکن جن حضرات نے زکوٰۃ کو واجب قرار نہیں دیا ہے' انہوں نے غور و فکر کا سہارا لیا ہے' اور ان کے ساتھ کچھ آثار منقول ہیں' تاہم احتیاط اس میں ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ یہ روایات ایسی عورت کے بارے میں ہیں' جو زیب و زینت کے طور پر زیورات پہنتی ہے' اور اس کا اظہار کرتی ہے' اس مفہوم پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جسے امام نسائی' امام ابوداؤد نے' ربعی بن خراش کے حوالے سے' اُن کی اہلیہ کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے خواتین کے گروہ! کیا وجہ ہے؟ تم چاندی کو زیور کے طور پر کیوں نہیں پہنتی ہو؟ جو عورت سونے کو زیور کے طور پر پہنے گی' اور اس کا اظہار کرے گی' تو اس عورت کو اس سونے کے ذریعے عذاب دیا جائے گا''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کا نام ''فاطمہ'' تھا۔

امام نسائی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ربعی نے ایک خاتون کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کئی بہنیں تھیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوا' امام نسائی نے خواتین کے لئے سونے کے زیور کے اظہار کے حرام ہونے سے متعلق باب میں' یہ بات ذکر کی ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کو زیور اور ریشم سے منع کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور اور وہاں کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو پھر دنیا میں انہیں نہ پہنو''

یہ حدیث امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' پھر امام نسائی نے اس باب میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' وہ روایت نقل کی ہے جو پہلے ذکر ہو چکی ہے' اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ذکر کی ہے۔

1158 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت قَاعِدا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ من ذهب قَالَ سِوَارَيْنِ من نَار قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طوق من ذهب قَالَ طوق من نَار قَالَت قرطين من ذهب قَالَ قرطين من نَار قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سوار من ذهب فرمت بِهِ

الرَّابِع من الِاحْتِمَالَات اَنه اِنَّمَا منع مِنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الأسورة والفتخات لما راى من غلظه فَاِنَّهُ مَظَنَّة الْفَخر وَالْخُيَلَاء وَبَقِيَّة الْاَحَادِيْث مَحْمُولَة على هٰذَا وَفِيْ هٰذَا الِاحْتِمَال شَيْءٍ وَيدل عَلَيْهِ مَا رَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن لبس الذَّهَب اِلَّا مقطعا وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ قِلَابَة عَن مُعَاوِيَة بن اَبِيْ سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ ركوب النمار وَعَنْ لبس الذَّهَبِ اِلَّا مقطعا وَاَبُوْ قِلَابَةَ لم يسمع من مُعَاوِيَةَ وَلٰكِن روى النَّسَائِيّ اَيْضًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ شيخ انه سمع مُعَاوِيَةَ فَذكر نَحْوِه وَهٰذَا مُتَّصِل وَاَبُوْ شيخ ثِقَة مَشْهُور

وَفِي التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وصحيح ابْن حبَان عَنْ عبد الله بن بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتم من حَدِيْد فَقَالَ مَا لي ارى عَلَيْكَ حلية اَهْلِ النَّارِ فَذكر الحَدِيْثِ اِلَى اَن قَالَ من اَى شَيْءٍ اتخذه قَالَ من ورق لَا تتمه مِثْقَالا. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! یہ سونے کے بنے ہوئے دو کنگن ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ کے بنے ہوئے دو کنگن ہیں' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ سونے سے بنا ہوا ہار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ سے بنا ہوا ہار ہے' اس نے عرض کی: یہ سونے سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' راوی کہتے ہیں' اس خاتون نے سونے سے بنے ہوئے جو کنگن پہنے ہوئے تھے انہیں اُتار دیا۔

احتمالات میں' چوتھا احتمال میں یہ ہے کہ کنگنوں اور بالیوں کے بارے میں جو روایت منع کرنے کے بارے میں منقول ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تھی کہ وہ موٹے تھے اور اس سے فخر اور تکبر کا اظہار ہوتا ہے' تو دیگر تمام روایات بھی اسی صورت پر محمول ہوں گی' لیکن اس احتمال میں کچھ گنجائش ہے' اس احتمال پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اسے کاٹا گیا ہو' تو حکم مختلف ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے' سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اس کے ٹکڑے ہو گئے ہوں' تو حکم مختلف ہے''۔

ابوقلابہ نامی راوی نے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ امام نسائی نے یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' ابوشیخ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ابوقلابہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' تو یہ روایت متصل شمار ہو گی اور ابوشیخ' ثقہ اور مشہور ہیں' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' ابن بریدہ کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ کہ میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''اس نے دریافت کیا: میں کون سی چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی کی' اور اس کا بھی ایک مثقال پورا نہ کرنا''۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيبُ فِي الْعَمَلِ على الصَّدَقَةِ بالتقوى و الترهيب من التَّعَدِّي فِيهَا

والخيانة واستحباب ترك الْعَمَلِ لمن لَا يَثِقُ بِنَفْسِهِ وَمَا جَاءَ فِي المكاسين والعشارين والعرفاء

باب: زکوٰۃ (کی وصولی) کا کام کرتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اوراس بارے میں زیادتی کرنے یا خیانت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات' اور جس شخص کو اپنی ذات کے بارے میں اعتماد نہ ہو اس کے لئے یہ بات مستحب ہونا کہ وہ یہ کام نہ کرے' نیز مختلف قسم کے ٹیکس وصول کرنے والے افراد اور ریاستی اہل کاروں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1159 - عَنْ رَافِعِ بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَامِل على الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ لوجه الله تَعَالٰى كالغازى فِيْ سَبِيْلِ الله عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يرجع إِلَى أهله

رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِل إِذا اسْتُعْمِلَ فَأَخذ الْحق وَأعْطى الْحق لم يزل كالمجاهد فِيْ سَبِيْلِ الله حَتّٰى يرجع إِلَى بَيته

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' حق کے ساتھ زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرنے والا شخص' اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے شخص کی مانند ہوتا ہے' جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (زکوٰۃ کی وصولی کا) اہلکار جب یہ کام کرتے ہوئے حق وصول کرے اور حق کے مطابق ادائیگی کرے' تو وہ اپنے گھر واپس آنے تک' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند شمار ہوتا ہے''۔

1160 - وَعَنْ أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ إِن الخازن الْمُسلم الْأمين الَّذِي ينفذ مَا أَمر بِهِ فيعطيه كَامِلا موفرا طيبَة بِهِ نَفسه فيدفعه إِلَى الَّذِي أَمر بِهِ أحد المتصدقين . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَأَبُو دَاوُد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا خزانچی' جو مسلمان بھی ہو اور امانت دار بھی ہو' اُسے جو حکم دیا گیا ہو اس کے مطابق وہ عمل کرے' اور مکمل ادائیگی کرے اور اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرے' اور جس کے بارے میں دینے کا حکم دیا گیا تھا' وہ چیز اس شخص کے حوالے کرے' تو وہ شخص صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1161 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الْكُسْب كسب الْعَامِل إِذا نصح . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر کمائی (زکوٰۃ وصول کرنے والے) اہلکار کی کمائی ہے جبکہ وہ خیر خواہی سے کام لے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1162 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن قبيصَة اَوْ قبيصَة بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى هٰذَا الْحَيّ من محَارب الصُّبْح فَلَمَّا صلوا قَالَ شَاب مِنْهُم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ ستفتح عَلَيْكُم مَشَارِق الْاَرْض وَمَغَارِبهَا وَاِن عمالها فِي النَّار اِلَّا من اتَّقى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَاَدّى الْاَمَانَة . رَوَاهُ اَحْمد وَفِي اِسْنَاده شَقِيق بن حبَان وَهُوَ مَجْهُوْل ومسعود لَا أعرفهُ

مسعود بن قبیصہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) قبیصہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: محارب قبیلے کے اس خاندان کے لوگوں نے صبح کی نماز ادا کی جب انہوں نے نماز ادا کرلی تو ان میں سے ایک نوجوان نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تمہارے سامنے زمین کے مشرقی اور مغربی علاقے فتح ہو جائیں گے اور وہاں (ریاستی ذمہ داریاں انجام دینے والے) اہلکار آگ میں جائیں گے البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور امانت ادا کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی شقیق بن حبان ہے اور یہ مجہول ہے اور مسعود نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

1163 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُم على صَدَقَة بني فلَان وَانْظُر اَن تَاتِي يَوْم الْقِيَامَة ببكر تحمله على عاتقك اَوْ كاهلك لَهُ رُغَاء يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصرفها عني فصرفها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا اَن سعيد بن الْمسيب لم يدْرك سَعْدا وَرَوَاهُ الْبَزَّار اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سعد بن عبَادَة فَذكر نَحْوه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح .

الْبكر بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الْكَاف هُوَ الْفَتى من الْاِبِل وَالْاُنْثَى بكرَة

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم بنو فلاں کی زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرو اور اس بات کا دھیان رکھنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن کسی جوان اونٹ کو ساتھ لے کر آؤ جسے تم نے اپنے کندھے پر رکھا ہوا ہو اور وہ آوازیں نکال رہا ہو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ خدمت میرے سپرد نہ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

کام اُن کے سپرد نہیں کیا۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی روایت کے راوی ثقہ ہیں' البتہ سعید بن میتب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' یہی روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

''البکر'' میں 'ب' پر زبر ہے' اور 'ک' ساکن ہے' اس سے مراد نوجوان اونٹ ہے' اور جوان اونٹنی کو ''بکرہ'' کہتے ہیں۔

1164 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فما اخذ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غلُول . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں' اور اسے اس کا معاوضہ دے دیں' تو اس کے علاوہ' وہ جو کچھ بھی وصول کرے گا' وہ خیانت شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1165 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعثه على الصَّدَقَة فَقَالَ يَا اَبَا الْوَلِيد اتَّقِ اللّٰه لَا تَاتِي يَوْم الْقِيَامَة بِبَعِير تحمله لَهُ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة لَهَا ثُغَاء

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن ذٰلِكَ لكذلك قَالَ اِي وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ

قَالَ فو الذى بَعثك بِالْحَقِّ لا اعمل لَك على شَيْءٍ اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَاسْنَاده صَحِيح

الرُّغَاء بِضَم الرَّاء وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمد صَوْت الْبَعِير

والخوار بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة صَوْت الْبَقر

والثغاء بِضَم الثَّاء الْمُثَلَّثَة وبالغين الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ صَوْت الْغنم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا اور ارشاد فرمایا: اے ابوولید! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم کوئی اونٹ لے کر آؤ' جسے تم نے اٹھایا ہوا ہو اور وہ آوازیں نکال رہا ہو' یا تم کوئی گائے لے کر آؤ' جو ڈکرا رہی ہو' یا کوئی بکری لے کے آؤ' جو ممنا رہی ہو' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں آپ کے لئے یہ کام کبھی نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند صحیح ہے۔

لفظ ''الرغاء'' میں 'ر' پر پیش ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اور پھر 'مد' ہے' اس سے مراد اونٹ کی آواز ہے۔

لفظ "الخوار" میں 'خ' پر پیش ہے اس سے مراد گائے کی آواز ہے۔

لفظ "الثغاء" میں 'ث' پر پیش ہے اس کے بعد 'غ' ہے اس کے بعد "ا" ممدودہ ہے اس سے مراد بکری کی آواز ہے۔

1185/1 - وَعَنْ عدی بن عمیرۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من استعملناه مِنْكُمْ على عمل فكتمنا مخيطا فَمَا فَوْقه كَانَ غلولا يَأْتِي بِهِ يَوْم الْقِيَامَة فَقَامَ إِلَيْهِ رجل اسود من الْأَنْصَار كَأَنِّي انظر إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقبل عني عَمَلك

قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعتك تَقول كَذَا وَكَذَا

قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ الْآن من استعملناه مِنْكُمْ على عمل فليجيء بقليله وَكَثِيره فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أخذ وَمَا نهي عَنهُ انْتهى . رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم میں سے ہم جس شخص کو کسی کام کا اہلکار مقرر کریں اور وہ ایک دھاگے یا اس سے بھی چھوٹی کسی چیز کو چھپائے تو یہ خیانت شمار ہوگا جسے ساتھ لے کر وہ شخص قیامت کے دن آئے گا" تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اپنا کام مجھ سے واپس لے لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے آپ کو یہ یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں تو وہ تھوڑی یا زیادہ جتنی بھی وصولی ہوا سے لے آئے اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ اسے حاصل کر لے اور جس سے منع کیا گیا ہو اس سے باز رہے"۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1166 - وَعَنْ أَبِي حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استعمل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا من الأزد يُقَال لَهُ ابْن اللتبية على الصَّدَقَة فَلَمَّا قدم قَالَ هٰذَا لكم وَهٰذَا أهدي إِلَيّ

قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمدَ اللّٰهَ وَأثنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَإِنِّي أَسْتَعْمل الرجل مِنْكُم على الْعَمَل مِمَّا ولاني اللّٰه فَيَأْتِي فَيَقُوْلُ هٰذَا لكم وَهٰذَا هَدِيَّة أهديت لي أفلا جلس فِي بَيت أَبِيه وَأمه

حدیث 1166: صحیح البخاری - کتاب الحیل' باب احتیال العامل لیهدی له - حدیث: 6596صحیح مسلم - کتاب الإمارة' باب تحریم هدایا العمال - حدیث: 3501مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الأمراء' بیان التشدید فی قبول الوالی هدایا رعیته - حدیث: 5680صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب فی الخلافة والإمارة - ذکر الزجر عن أخذ الأمراء وعمالهم شیئا من أموال المسلمین' حدیث: 4585سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب ما یهدی لعمال الصدقة لمن هو - حدیث: 1672سنن أبی داود - کتاب الخراج والإمارة والفیء' باب فی هدایا العمال - حدیث: 2572مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الزکاة' باب غلول الصدقة - حدیث: 6735مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أبی حمید الساعدی - حدیث: 22997مسند الشافعی - ومن کتاب الزکاة من أوله إلا ما کان معادا' حدیث: 424مسند الطیالسی - أبو حمید الساعدی' حدیث: 1294مسند الحمیدی - حدیث أبی حمید الساعدی رضی اللہ عنه' حدیث: 812البحر الزخار مسند البزار - حدیث أبی حمید الساعدی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' حدیث: 3130

حَتّٰی تَاتِیہ ھدیتہ اِن کَانَ صَادِقا وَاللّٰہ لَا یَاخُذ اَحَد مِنکُم شَیئًا بِغَیر حَقہ اِلَّا لَقِی اللّٰہ یحملہٗ یَوْم الْقِیَامَۃ فلَاَ اَعرفن اَحَدًا مِنکُم لَقِی اللّٰہ یحمل بَعِیرًا لَہٗ رُغَاء اَوْ بقرۃ لَھَا خوار اَوْ شَاۃ تَیعر ثُمَّ رفع یَدَیْہِ حَتّٰی رُئی بَیَاض اِبطَیْہِ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ ھَلْ بلغت۔

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد ۔ اللتبیۃ بِضَم اللَّام وَسُکُون التَّاء الْمُثنَّاۃ فَوق وَکسر الْبَاء الْمُوَحدَۃ بعْدھَا یَاء مثناۃ تَحت مُشَدّدَۃ ثُمَّ ھَاء تَاْنِیث نِسبَۃ اِلٰی حَیّ یُقَال لَھُمْ بَنو لتب بِضَم اللَّام وَسُکُون التَّاء وَاسم ابْن اللتبیۃ عبد اللہ

وَقَوله وتیعر ھُوَ بمثناۃ فَوق مَفْتُوحَۃ ثُمَّ مثناۃ تَحت سَاکِنَۃ ثُمَّ عین مُھْملَۃ مَفْتُوحَۃ وَقد تکسر اَی تصیح والیعار صَوْت الشَّاۃ

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ازد'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' جن کا نام ابن لتبیہ تھا' انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا جب وہ وصولی کر کے آئے' تو یہ بولے: یہ آپ کے لئے ہے' اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: امابعد! میں تم میں سے کسی ایک شخص کو' کسی کام کے لیے اہلکار مقرر کرتا ہوں' اس کام کے لئے جس کا' اللہ تعالیٰ نے مجھے نگران بنایا ہے' پھر وہ شخص آتا ہے' اور آ کر یہ کہتا ہے: یہ چیزیں آپ کے لئے ہیں' اور یہ تحفہ ہے' جو مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' اگر وہ شخص سچا ہے' تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا؟ تا کہ اس کا تحفہ اس کے پاس پہنچ جایا کرے' اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی شخص کوئی چیز ناحق طور پر حاصل کرے گا' تو جب وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس نے اس چیز کو اٹھایا ہوا ہوگا' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اس نے اونٹ کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' یا گائے کو اٹھایا ہوا ہو' جو ڈکرا رہی ہو' یا بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو ممنا رہی ہو (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''اللتبیہ'' میں 'ل' پر پیش ' ہے' 'ت' ساکن ہے' اس کے بعد 'ب' ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' جو 'شد' والی ہے' پھر 'ۃ' ہے' جو تانیث کے لئے ہے' یہ قبیلے کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے' جنہیں ''بنولتب'' کہا جاتا ہے' اس میں 'ل' پر پیش ہے' اور 'ت' ساکن ہے' اور ''ابن لتبیہ'' نامی صاحب کا نام عبداللہ تھا۔

متن کے لفظ ''تیعر'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیخ رہی ہو' ''الیعار'' سے مراد بکری کی آواز ہے۔

1167 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ساعیا ثُمَّ قَالَ انطَلِقْ اَبَا مَسْعُوْد لَا اُلفینك تَجِیْء یَوْم الْقِیَامَۃ علی ظھرك بعیر من اِبل الصَّدَقَۃ لَہٗ رُغَاء قد غللتہ قَالَ فَقُلْتُ اِذا لَا انطلق قَالَ اِذا لَا اُکرھك ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اے ابومسعود! تم چلے جاؤ' میں تمہیں ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب تم قیامت کے دن آؤ' تو تمہاری پشت پر صدقہ کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ موجود ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' جس کی تم نے خیانت کی ہو' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے عرض کی: ایسی صورت میں' تو نہیں جاؤں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی صورت میں' ہم تمہیں مجبور بھی نہیں کریں گے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1168 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْعَصْر ذهب اِلٰى بنى عبد الْاَشْهَلْ فيتحدث عِنْدهم حَتّٰى ينحدر للمغرب

قَالَ اَبُوْ رَافع فَبَيْنَمَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرع اِلَى الْمغرب مَرَرْنَا بِالبَقِيع فَقَالَ اف لَك اف لَك فَكبر ذٰلِكَ فِیْ ذرعی فاستأخرت وظننت انه يُرِيدنِیْ فَقَالَ مَا لَك امش فَقُلْتُ احدثت حَدثا قَالَ وَمَا لَك قلت اففت بی قَالَ لَا وَلٰكِن هٰذَا فلَان بعثته ساعيا على بنى فلَان فغل نمرة فدرع على مثلهَا مِنَ النَّار

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه . النمرة بِكَسْر الْمِيم كسَاء من صوف مخطط

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد' بنوعبداشہل کی طرف تشریف لے گئے' تاکہ ان کے ہاں بات چیت کرتے رہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے وقت واپس تشریف لانا تھا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے لئے تیزی سے جا رہے تھے' ہمارا گزر ''بقیع'' کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ''اُف'' ہے' تم پر ''اُف'' ہے' مجھ پر یہ بات گراں گزری' میں پیچھے ہٹ گیا' میں یہ سمجھا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں یہ ارشاد فرما رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ چلتے رہو! میں نے عرض کی: ابھی آپ نے ایک بات کہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: آپ نے میرے بارے میں کہا تھا' تم پر ''اُف'' ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ فلاں شخص کو میں نے بنوفلاں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا' تو اس نے ایک چادر کی خیانت کرلی تھی' تو وہ چادر (اس کی قبر میں) اس کے لئے آگ سے بنی ہوئی قمیص بن کر اس پر آئی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''النمرۃ'' میں 'م' پر زیر ہے' اس سے مراد اون سے بنی ہوئی کڑھائی والی چادر ہے۔

1169 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ مُمْسك بِحُجزِكُمْ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار وتغلبونني تقاحمون فِيْهِ تَقَاحم الْفراش اَوِ الجنادب فأوشك اَن ارسل بِحُجزِكُمْ وَاَنا فَرَطكُمْ على الْحَوْض فَتردونَ عَلَیّ مَعًا واشتاتا فأعرفكم بِسِيمَاكُمْ وَاَسْمَائِكُمْ كَمَا يعرف الرجل الغريبة مِنَ الْاِبِل فِیْ اِبله وَيذْهب بكم ذَات الشمَال وأناشد فِيكُمْ رب الْعَالمين فَاَقُوْل اَی رب قومِی اَی رب اُمتِی فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّد اِنَّك لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوْا بعْدك اِنَّهُم كَانُوْا يَمْشُوْنَ بعْدك الْقَهْقَرى

علی اَعْقَابِهم فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَوْم الْقِيَامَة يحمل شَاة لَهَا ثغاء فينادی يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِي يَوْم الْقِيَامَة يحمل بَعِيرًا لَهُ رُغَاء فينادی يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا املك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِي يَوْم الْقِيَامَة يحمل فرسا لَهُ حَمْحَمَة فينادی يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِي يَوْم الْقِيَامَة يحمل سقاء من اَدَم يُنَادی يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلی وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ قشعا مَكَان سقاء واسنادهما جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه

الفرط بِالتَّحْرِيكِ هُوَ الَّذِي يتقدم الْقَوْم اِلَی الْمنزل ليهيیء مصالحهم

والحجز بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَفتح الْجِيم بعدهمَا زَای جمع حجزة بِسُكُون الْجِيم وَهُوَ معقد الْإِزَار وَمَوْضِع التكة من السَّرَاوِيل والحمحمة بحاء ين مهملتين مفتوحتين هُوَ صَوْت الْفرس وَتقدم تَفْسِير الثغاء والرغاء . والقشع مُثَلّثَة الْقَاف وبفتح الشين الْمُعْجَمَة هُوَ هُنَا الْقرْبَة الْيَابِسَة وَقيل بَيت من اَدَم وَقيل هُوَ النطع وَهُوَ مُحْتَمل الثَّلَاثَة غير اَنه بالقربة أمس

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہاری پشت سے پکڑ کر تمہیں جہنم میں جانے سے روکتا ہوں' تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! لیکن تم مجھ پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہو اور اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہو جیسے پتنگے (آگ پر) گرنے کی کوشش کرتے ہیں' عنقریب ایسا ہوسکتا ہے (یعنی اس بات کا احتمال موجود ہے) کہ میں تمہاری پشت کو چھوڑ دوں' میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں گا' تم لوگ ایک ساتھ میرے پاس آؤ گے اور مختلف حصوں میں بھی آؤ گے' تو میں تمہارے ناموں اور مختلف نشانیوں کی وجہ سے تمہیں پہچان لوں گا' جس طرح آدمی اپنے اونٹوں کے درمیان' کسی اجنبی اونٹ کو پہچان لیتا ہے' پھر تم میں سے کسی کو بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں تمام جہانوں کے پروردگار سے تمہارے بارے میں فریاد کروں گا' میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری قوم ہے' اے میرے پروردگار! یہ میری امت ہے' تو پروردگار فرمائے گا: اے محمد! تم نہیں جانتے تھے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا نیا کام کیا؟ یہ لوگ تمہارے بعد الٹے قدموں واپس پلٹ گئے تھے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کسی نے بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہی ہو' اور وہ شخص یہ کہے: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں کہوں: میں تمہارے لئے کچھ نہیں کرسکتا' میں نے تبلیغ کردی تھی' اور میں کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے کوئی اونٹ اٹھایا ہوا ہو جو آوازیں نکال رہا ہو اور وہ شخص اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' اور میں تم میں سے کسی کو شخص ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس نے گھوڑے کو اپنے اوپر اٹھایا ہوا ہو اور وہ شخص پکار کر کہے: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' اور میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اس نے چمڑے ۔۔۔

مشکیزہ اٹھایا ہوا ہو اور وہ پکار رہا ہو: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے لئے کچھ نہیں کرسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے لفظ "سقاء" کی جگہ لفظ "قشعا" نقل کیا ہے' ان دونوں کی نقل کردہ سند عمدہ ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

"الفرط" حرکت کے ساتھ ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو منزل پر دوسرے لوگوں سے پہلے پہنچ جائے' تاکہ ان کے لئے تیاری کرسکے

لفظ "الحجز" اس میں 'ح' پر پیش ہے' 'ج' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ز' ہے' یہ لفظ 'حجزۃ' کی جمع ہے' جس میں 'ج' ساکن ہے' اس سے مراد تہبند باندھنے کی جگہ ہے' اور شلوار کا ازار بند باندھنے کی جگہ ہے۔

لفظ "الحمحمۃ" میں دو 'ح' ہیں' ان دونوں پر زبر ہے' اس سے مراد گھوڑے کی آواز ہے۔

لفظ "الثغاء" اور "الرغاء" کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ "القشع" میں 'ق' ہے' پھر 'ش' پر زبر ہے' یہاں اس سے مراد پرانا مشکیزہ ہے' ایک قول کے مطابق چمڑے کا بنا ہوا گھر ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد چمڑے کا دسترخوان ہے' اور یہاں تینوں مفاہیم مراد ہو سکتے ہیں' البتہ مشکیزہ مراد لینا' زیادہ مناسب ہے۔

1170 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المعتدى فِي الصَّدَقَة كمانعها . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ سعد بن سِنَان عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد تكلم اَحْمد بن حَنْبَل فِي سعد بن سِنَان ثُمَّ قَالَ وَقَوله المعتدى فِي الصَّدَقَة كمانعها يَقُوْلُ على المعتدى من الْاِثْم كَمَا على الْمَانِع اِذا منع

قَالَ الْحَافِظ وَسعد بن سِنَان وثق كَمَا سَيَاْتِي

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے زیادتی کرنے والا شخص' زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے سعد بن سنان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں' یہ حدیث غریب ہے' امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے' پھر وہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ "زکوٰۃ پر زیادتی کرنے والا اسے نہ دینے والے کی مانند ہے" وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے دوران زیادتی کرنے والے کو اسی طرح گناہ ہوگا' جیسے نہ دینے والا نہ دے کر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے"

حافظ کہتے ہیں: سعد بن سنان نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات عنقریب آئے گی۔

1171 - وَعَنْ جَابِر بن عتِيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَاْتِيكُمْ رَكب

مبغضون فَإِذَا جاؤكم فرحبوا بهم وخلوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِن عدلوا فلانفسهم وَإِن ظلموا فَعَلَيْهِمْ وأرضوهم فَإِن تَمام زَكَاتكُمْ رضاهم وليدعوا لكم ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارے پاس ایسے سوار آئیں گے جو (زکوٰۃ وصول کرنے والے ہوں گے) جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم انہیں خوش آمدید کہنا اور ان کے لئے اور جو وہ چاہتے ہوں اس کے لئے راستہ چھوڑ دینا کیونکہ اگر وہ انصاف سے کام لیں گے تو اس کا انہیں فائدہ ہوگا اور اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا وبال بھی ان پر ہوگا تم لوگ ان کو راضی کرنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لوگ راضی ہوں اور انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے لئے (زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد) دعا کریں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

فصل:

1172 - عَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل صَاحب مكس الْجنَّة ۔ قَالَ يزِيْد بن هَارُوْن يَعْنِيْ العشار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَة مُحَمَّد بن إِسْحَاق وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرط مُسْلِم كَذَا قَالَ وَمُسْلِم إِنَّمَا خرج لمُحَمَّد بن إِسْحَاق فِي المتابعات

قَالَ الْبَغَوِيّ يُرِيد بِصَاحِب المكس الَّذِيْ يَأْخُذ مِنَ التُّجَّار إِذا مروا عَلَيْهِ مكسا باسم الْعشْر

قَالَ الْحَافِظ أما الْآن فَإِنَّهُم يَأْخُذُوْنَ مكسا باسم الْعشْر ومكوسا اخر لَيْسَ لَهَا اسْم بل شَيْءٍ يأخذونه حَرَامًا وسحتا ويأكلونه فِيْ بطونهم نَارا حجتهم فِيْهِ داحضة عِنْد رَبهم وَعَلَيْهِم غضب وَلَهُمْ عَذَاب شَدِيْد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ناجائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا''

یزید بن ہارون کہتے ہیں اس سے مراد عشر (ناجائز ٹیکس یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے اور امام مسلم نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے متابعات کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔

امام بغوی بیان کرتے ہیں: یہاں ٹیکس وصول کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو تاجروں سے (بھتہ) وصول کرتا ہے جب تاجر اس کے پاس سے گزرتے ہیں اور ''مکس'' یہ عشر کا ایک نام ہے۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک آج کے زمانے کا تعلق ہے تو آج کل یہ لوگ عشر کے نام سے مکس (بھتہ) وصول کرتے ہیں کچھ دوسری قسم کے بھی مکوس ہیں جن کا کوئی نام نہیں ہے لیکن یہ لوگ اسے حرام کے طور پر حاصل کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ ڈال کر کھاتے ہیں اور ان کے پروردگار کی بارگاہ میں ان کی دلیل کالعدم شمار ہوگی اور ان پر غضب نازل ہوگا ان کے لئے

زبردست عذاب ہوگا۔

1173 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر عُثْمَان بن اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على كلاب بن أُمَيَّة وَهُوَ جَالس على مجْلِس الْعَاشِر بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ مَا يجلسك هَاهُنَا قَالَ استعملني على هٰذَا الْمَكَان يَعْنِي زيادا فَقَالَ لَهُ عُثْمَان اَلا اُحدثك حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بلٰى فَقَالَ عُثْمَان سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لداود نَبِيِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام سَاعَة يوقظ فِيهَا اَهله يَقُوْلُ يَا آل دَاوُد قُوْمُوْا فصلوا فَإِن هٰذِهِ سَاعَة يستجيب اللّٰه فِيهَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر فركب كلاب بن أُمَيَّة سفينة فَأتى زيادا فاستعفاه فأعفاه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَلَفظه عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب السَّمَاء نصف اللَّيْل فينادي مُنَاد هَلْ من دَاع فيستجاب لَهُ هَلْ من سَائل فَيعْطى هَلْ من مكروب فيفرج عَنهُ فَلَا يبْقى مُسْلِم يَدْعُو بدعوة اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اِلَّا زَانِيَة تسْعَى بفرجها اَوْ عشارا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا گزر کلاب بن امیہ کے پاس سے ہوا‘ جو بصرہ میں عشر وصول کرنے والے شخص کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے‘ انہوں نے دریافت کیا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: اس شخص نے مجھے اس جگہ پر ریاستی اہل کار مقرر کیا ہے‘ ان کی مراد زیاد تھا (جو وہاں کا گورنر تھا) تو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ بیان کروں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ کلاب بن امیہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک مخصوص وقت تھا‘ جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تھے‘ وہ یہ فرماتے تھے: اے آل داؤد! تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرلو‘ کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے‘ جس میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے‘ البتہ جادوگر کی‘ یا عشر (بھتہ یا چونگیکس) وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا“۔

تو کلاب بن امیہ کشتی پر سوار ہو کر زیاد کے پاس آئے اور اسے استعفیٰ دے دیا‘ اس نے ان کا استعفیٰ قبول کرلیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے‘ ان کے الفاظ یہ ہیں:

”نصف رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں‘ اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا کو مستجاب کیا جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے؟ کیا کوئی پریشان حال ہے جس کو آسانی فراہم کی جائے؟ تو کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہتا‘ جو کوئی دعا کرتا ہو‘ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرلیتا ہے‘ البتہ زنا کرنے والی عورت جو اپنی شرم گاہ کے لئے کوشش کرتی ہے‘ یا عشر وصول کرنے والا شخص (ان کی دعا قبول نہیں ہوتی)“۔

1174 - وَفِي رِوَايَة لَهُ فِي الْكَبِير اَيْضًا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه تَعَالٰى يدنو من خلقه فَيغْفر لمن يسْتَغْفر اِلَّا لبغي بفرجها اَوْ عشار ـ وَإِسْنَاد اَحْمد فِيهِ عَليّ بن يزِيد وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَاخْتلف فِي سَماع الْحسن بن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک روایت یہ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے اور جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت کر دیتا ہے البتہ اس عورت کا معاملہ مختلف ہے جو اپنی شرمگاہ کے حوالے سے سرکشی کرتی ہے یا عشر وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے''۔

امام احمد کی سند میں ایک راوی علی بن یزید ہے اس کے بقیہ تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے حسن کے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1175 - وَعَنْ اَبِي الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرض مسلمة بن مخلد وَكَانَ اَمِيْرًا على مصر على رويفع بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن يوليه العشور فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَاحب المكس فِي النَّار . رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِهِ وَزَاد يَعْنِيْ الْعَاشِر

ابوالخیر بیان کرتے ہیں: مسلمہ بن مخلد جو مصر کے گورنر تھے انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ پیشکش کی کہ وہ عشر کی وصولی کے نگران بن جائیں تو حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والا شخص جہنم میں جائے گا''

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے امام طبرانی نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ان کی مراد عشر (ناجائز ٹیکس یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے''۔

1176 - وَرُوِيَ عَن اُم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّحرَاء فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْتفت فَلَمْ ير اَحَدًا ثُمَّ الْتفت فَاِذَا ظَبْيَة موثقة فَقَالَت ادن مني يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ مَا حَاجَتك قَالَت اِن لي خشفين فِيْ هٰذَا الْجَبَل فحلني حَتّٰى اذهب فأرضعهما ثُمَّ ارجع اِلَيْك قَالَ وتفعلين قَالَت عذبني اللّٰه عَذَاب العشار اِن لم افعل فاطلقها فَذَهَبت فأرضعت خشفيها ثُمَّ رجعت فأوثقها وانتبه الْاَعْرَابِي فَقَالَ اَلَك حَاجَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ تطلق هٰذِه فاطلقها فَخرجت تعدو وَهِي تَقول اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْل اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ صحراء میں موجود تھے اسی دوران آپ ﷺ کو کسی نے پکارا: یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن آپ کو کوئی شخص نظر نہیں آیا پھر آپ ﷺ نے توجہ کی تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی نظر آئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے قریب آجائیں نبی اکرم ﷺ اس کے قریب ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے اس نے عرض کی: میرے دو بچے اس پہاڑ میں ہیں آپ مجھے کھول دیں تاکہ میں جا کر انہیں دودھ پلاؤں پھر آپ کے پاس واپس آجاؤں گی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ مجھے ٹیکس وصول کرنے والے کا سا عذاب دے اگر میں ایسا نہ کروں تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھول دیا وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا پھر وہ واپس آگئی نبی اکرم ﷺ نے اسے باندھ دیا اس بات پر وہ دیہاتی حیران ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ کیا میرے

لائق کوئی خدمت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم اسے چھوڑ دو! تو اس نے اُس ہرنی کو چھوڑ دیا تو وہ دوڑتی ہوئی وہاں سے نکلی اور وہ یہ کہہ رہی تھی: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1177 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاُمَرَاءِ ویل للعرفاء ویل للأمناء لیتمنین اَقوام یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَن ذوائبهم معلقة بِالثُّرَیَّا یتذبذبون بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَکُوْنُوْا عملوْا علی شَیْءٍ . رَوَاهُ اَحْمد من طرق رُوَاة بَعْضهَا ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء کے لئے اور عرفاء کے لئے اور امناء (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) کے لئے بربادی ہے' قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُن کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں لٹکا دیا جاتا' اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان جھکولے کھا رہے ہوتے' لیکن انہیں کوئی سرکاری عہدہ نصیب نہ ہوا ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف راویوں سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض ثقہ ہیں۔

1178 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاُمَرَاءِ ویل للعرفاء ویل للأمناء لیتمنین اَقوام یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَن ذوائبهم معلقة بِالثُّرَیَّا یدلون بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُم لم یلوا عملا رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء کے لئے بربادی ہے' عرفاء کے لئے بربادی ہے' امناء کے لئے بربادی ہے (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُن کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا دیا جاتا' لیکن وہ کسی ریاستی عہدے پر فائز نہ ہوتے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1179 - وَرُوِیَ عَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی النَّار حجرا یُقَال لَهُ ویل یصعد عَلَیْهِ العرفاء وینزلون . رَوَاهُ الْبَزَّار

حدیث1177: مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8443صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب في الخلافة والإمارة - ذكر الإخبار عما يتمنى الأمراء أنهم ما ولوا مما ولوا تيتا' حديث: 4547المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأحكام' حديث:7078السنن الكبرى للبيهقي - كتاب آداب القاضي' باب كراهية الإمارة , وكراهية تولي أعمالها لمن رأى من نفسه - حديث:18806مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:10542مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو حازم' حديث: 2635مسند أبي يعلى الموصلي - أبو حازم' حديث:6086

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک جہنم میں ایک پتھر ہے' جس کا نام ''ویل'' ہے' عرفاء (یہ لفظ عریف کی جمع ہے' اور یہ ایک مخصوص ریاستی عہدہ ہے) اس پر چڑھیں گے اور اس سے نیچے اتریں گے''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1180 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرت بِهٖ جَنَازَة فَقَالَ طُوْبٰى لَهٗ اِن لم يكن عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَادُهٗ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو' اگر یہ عریف نہ ہو''
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند اگر اللہ نے چاہا' تو حسن ہوگی۔

1181 - وَعَنِ الْمِقْدَامِ بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب على مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ افلحت يَا قديم اِن مت وَلَمْ تكن اَمِيْرًا وَلَا كَاتبا وَلَا عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر ارشاد فرمایا: اے قدیم! تم کامیاب ہو جاؤ گے' اگر تم ایسی حالت میں مرو' کہ نہ تو تم امیر ہو' نہ کاتب ہو' اور نہ عریف ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1182 - وَعَنْ مودود بن الْحَارِث بن يزِيْد بن كريب بن يزِيْد بن سيف بن حَارِثَة الْيَرْبُوعِي عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن رجلا من بني تَمِيم ذهب بِمَالِي كُله فَقَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عِنْدِي مَا اعطيكه ثُمَّ قَالَ هَلْ لَك اَن تعرف على قَوْمك اَوْ اَلا اعرفك على قَوْمك قلت لَا . قَالَ اَما اِن العريف يدْفع فِي النَّار دفعا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ ومودود لَا اعرفهُ

❀❀ مودود بن حارث نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے میرا سارا مال حاصل کرلیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جو میں تمہیں دوں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو؟ کہ تم اپنی قوم کے عریف بن جاؤ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا میں تمہیں تمہاری قوم کا عریف نہ بنا دوں؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک عریف کا تعلق ہے' تو وہ جہنم میں ایک ہی مرتبہ ڈال دیا جائے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی مودود بن حارث کے بارے میں' میں کچھ نہیں جانتا۔

1183 - وَعَنْ غَالِب الْقَطَّان عَن رجل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن قوما كَانُوْا على منهل من المناهل فَلَمَّا بلغهُمُ الْاِسْلَام جعل صَاحب المَاء لِقَوْمِهٖ مائَة من الْاِبِل على اَن يسلمُوا فاسلموا وَقسم الْاِبِل بَيْنَهُمْ وبدا لَهٗ اَن يرتجعها فَاَرْسل ابْنه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْث وَفِيْ آخِره ثُمَّ قَالَ اِن

اَبِیْ شیخ کَبِیْر وَهُوَ عریف المَاء وَاِنَّهٗ یَسْاَلُكَ اَن تجعَل لی العرافة بعده قَالَ اِن العرافة حق وَلَا بُد للنَّاس من عرافة وَلٰكِن العرفاء فِی النَّار ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَلَمْ یسم الرجل وَلَا اَبَاهُ وَلَا جده

❀❀ غالب قطان نے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگ دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے جب اسلام ان تک پہنچا تو اس پانی کے مالک نے اپنی قوم کے افراد کو ایک سو اونٹ کی پیشکش کی کہ وہ اسلام قبول کرلیں تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور وہ اونٹ ان کے درمیان تقسیم کردیے گئے پھر اس مالک کو یہ مناسب لگا کہ وہ ان سے وہ اونٹ واپس لے اس نے اپنے بیٹے کو نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) اس نے کہا: میرے والد ایک بوڑھے آدمی ہیں اور وہ پانی کے عریف ہیں انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی ہے کہ آپ ان کے بعد عریف کا عہدہ میرے لئے (یعنی اس بزرگ کے بیٹے کے لئے مقرر کردیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عریف ہونا حق ہے اور لوگوں کے لئے عریف کی موجودگی ضروری بھی ہے لیکن عریف جہنم میں جائیں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے اس شخص کا نہ اس کے والد کا اور نہ ہی اس کے دادا کا نام ذکر کیا ہے۔

1184 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیَاْتِیَن عَلَیْكُمْ اُمَرَاء یقربون شرار النَّاس ویؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن مواقیتها فَمَنْ اَدْرك ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلَا یکونن عریفا وَلَا شرطیا وَلَا جابیا وَلَا خَازِنًا ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو برے لوگوں کو اپنا مقرب بنائیں گے وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے تاخیر سے ادا کریں گے تم میں سے جو شخص اس صورت حال کو پائے تو وہ اس زمانے میں عریف یا کوتوال یا جابی یا خازن (منشی یا خزانچی) نہ بنے''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِیب من الْمَسْاَلَة وتحریمها مَعَ الْغنی وَمَا جَاءَ فِیْ ذمّ الطمع وَالتَّرْغِیب فِی التعفف والقناعة وَالْاَكل من كسب يَده

باب: مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات نیز خوشحالی کے وقت اس (مانگنے) کا حرام ہونا

لالچ کی مذمت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے مانگنے سے بچنے اور قناعت اختیار کرنے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کھانے سے متعلق ترغیبی روایات

1185 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال الْمَسْاَلَة باحدكم

حَتّٰى يلقى اللّٰه تَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجهه مزعة لحم ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ
المزعة بِضَم الْمِيم وَسُكُون الزاء وبالعين الْمُهْملَة هِيَ الْقطعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص مسلسل مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

روایت کا لفظ ''المزعة'' میں 'م' پر پیش ہے 'ز' ساکن ہے اس کے بعد 'ع' ہے' اس سے مراد ٹکڑا ہے۔

1186 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْمسَائِل كدوح يكدح بهَا الرجل وَجهه فَمَنْ شَاءَ أبقى عَلٰى وَجهه وَمَنْ شَاءَ ترك اِلَّا اَن يسْاَل ذَا سُلْطَان اَوْ فِيْ اَمر لَا يجد مِنْهُ بدا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ ۔ وَعِنْده الْمَسْاَلَة كد يكد بهَا الرجل وَجهه الحَدِيْث وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِلَفْظ كد فِيْ رِوَايَة و كدوح فِيْ أُخْرٰى ۔ الكدوح بِضَم الْكَاف آثَار الخموش

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مانگنا ایک خراش ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو داغدار کر لیتا ہے' جو شخص چاہے' وہ اس خراش کو اپنے چہرے پر باقی رہنے دے' اور جو شخص چاہے' وہ اسے ترک کر دے' البتہ آدمی حاکم وقت سے مانگ سکتا ہے' یا کسی ایسی صورت حال میں مانگ سکتا ہے' جس میں مانگنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مانگنا ایک زخم ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے''..... الحدیث۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں لفظ ''کد'' کے ساتھ اور ایک روایت میں لفظ ''کدوح'' کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''الکدوح'' میں 'ک' پر پیش ہے' اس سے مراد خراش کے نشان ہیں۔

1187 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَسْاَلَة كلوح فِيْ وَجه صَاحبهَا يَوْم الْقِيَامَة فَمَنْ شَاءَ استبقى على وَجهه الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته كلهم ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مانگنا' قیامت کے دن مانگنے والے شخص کے چہرے پر ایک زخم کے طور پر آئے گا' تو جو شخص چاہے' اسے اپنے چہرے پر باقی رہنے دے'' الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1188 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال العَبْد یسْاَل وَهُوَ غَنِیٌ حَتّٰی یخلق وَجهه فَمَا یکون لَهٗ عِنْد اللّٰه وَجه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَفِیْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی

❀❀ حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی مسلسل مانگتا رہتا ہے' حالانکہ وہ خوشحال ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے چہرے کو خراب کر لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا چہرہ نہیں رہتا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ ہے۔

1189 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس فِیْ غیر فاقة نزلت بِهٖ اَوْ عِیَال لَا یطیقهم جَاءَ یَوْم الْقِیَامَة بِوَجْه لَیْسَ عَلَیْهِ لحم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فاقہ نہ ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے' یا عیال کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو ایسے چہرے کے ساتھ آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا''۔

1190 - وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من فتح علی نَفسه بَاب مَسْاَلَة من غیر فاقة نزلت بِهٖ اَوْ عِیَال لَا یطیقهم فتح اللّٰه عَلَیْهِ بَاب فاقة من حَیْثُ لَا یحْتَسب

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَهُوَ حَدِیْث جید فِی الشواهد

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے لئے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے' جبکہ اسے فاقہ نہ ہو' جو اس کو لاحق ہوا ہو' یا عیال نہ ہوں' جن کا خرچ وہ پورا نہ کر سکتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر' غربت کا دروازہ' وہاں سے کھول دیتا ہے' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور شواہد میں یہ عمدہ حدیث ہے۔

1191 - وَعَنْ عَائِذ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یسْاَله فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وضع رجله علی اُسْکُفَّة الْبَاب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو یعلمُوْنَ مَا فِی الْمَسْاَلَة مَا مَشی اَحد اِلٰی اَحد یسْاَله

رَوَاهُ النَّسَائِیّ . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من طَرِیْق قَابُوس عَن عِکْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو یعلم صَاحب الْمَسْاَلَة مَا لَهٗ فِیْهَا لم یسْاَل

❀❀ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے نبی

اکرم ﷺ سے کچھ مانگا' نبی اکرم ﷺ نے وہ اسے دے دیا' جب اس شخص نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے' کہ مانگنے میں کتنی خرابی ہے' تو کوئی شخص' چل کر کسی دوسرے شخص کے پاس' مانگنے کے لئے نہ جائے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' قابوس کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مانگنے والے کو پتہ چل جائے کہ اس میں اُس کے لئے کتنی (خرابی) ہے' تو وہ نہ مانگے''۔

1192 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْاَلَةُ الْغَنِيِّ شين فِي وَجهه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَزَاد وَمَسْاَلَةُ الْغَنِيِّ نَار اِن اعطى قَلِيلا فقليل وَاِن أعطي كثيرا فكثير

❀❀ حضرت عمران بن حصین ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال شخص کا مانگنا' قیامت کے دن اس کے چہرے پر بے عزتی (کا نشان) ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی اور امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''خوشحال شخص کا مانگنا آگ ہے' اور اگر اسے تھوڑا دیا جائے گا' تو تھوڑی آگ ہوگی' اور اگر زیادہ دیا جائے گا' تو زیادہ آگ ہوگی''۔

1193 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ مَسْاَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَت شَيْنًا فِي وَجهه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی چیز مانگے اور وہ اس سے بے نیاز ہو' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے چہرے پر کچھ (زخم یا نشان کی شکل میں) ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1194 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ الْمَسْاَلَة يحْشر يَوْم الْقِيَامَة وَهِي خموش فِي وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کچھ مانگتا ہے' حالانکہ وہ مانگنے سے بے نیاز ہو' تو قیامت کے دن' جب اس کو اٹھایا جائے گا' تو اس کے چہرے پر داغ ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے، جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1195 - وَعَنْ مَسْعُودِ بنِ عَمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه أُتِيَ بِرَجُلٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَقَالَ كم ترك قَالُوْا دينارين اَوْ ثَلَاثَة

قَالَ ترك كيتين اَوْ ثَلَاث كيات فَلَقِيت عبد اللّٰه بن الْقَاسِم مولى اَبِي بكر فَذكرت ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ ذَاك رجل كَانَ يسْأَل النَّاس تكثرا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة يحيى بن عبد الحميد الْحمانِي

حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص (کی میت) کو لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کریں، آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس نے کتنا ترکہ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا: دو دینار، یا تین دینار، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے دو داغ، یا تین داغ چھوڑے ہیں"۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام قاسم کے بیٹے، عبداللہ سے ہوئی، میں نے ان کے سامنے یہ روایت ذکر کی، تو انہوں نے بتایا: وہ ایک ایسا شخص تھا، جو لوگوں سے بکثرت مانگا کرتا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی نے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1196 - وَعَنْ حبشِي بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَأَلَ من غير فقر فَكَأَنَّمَا يَأْكُل الْجَمْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الَّذِي يسْأَل من غير حَاجَة كَمثل الَّذِي يلتقط الْجَمْر

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَة مجَالد عَن عَامر عَن حبشِي أطول من هٰذَا وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حجَّة الْوَدَاع وَهُوَ وَاقِف بِعَرَفَة اَتَاهُ اَعْرَابِي فَاَخذ بطرف رِدَائه فَسَأَلَهٗ اِيَّاه فَاَعْطَاهُ وَذهب فَعِنْد ذٰلِكَ حرمت الْمَسْأَلَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمَسْأَلَة لَا تحل لَغنِيّ وَلَا لذِي مرّة سوى اِلَّا لذِي فقر مدقع اَوْ غرم مقطع وَمَنْ سَأَلَ النَّاس ليثري بِه مَاله كَانَ خموشا فِي وَجهه يَوْم الْقِيَامَة ورضفا يَأْكُلهُ من جَهَنَّم فَمَنْ شَاءَ فليقلل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ زَاد فِيْهِ رزين وَاِنِّي لأعطي الرجل الْعَطِيَّة فَينْطَلق بهَا تَحت اِبطه وَمَا هِيَ اِلَّا النَّار فَقَالَ لَهٗ عمر وَلِمَ تُعْطِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ نَار فَقَالَ اَبى اللّٰه لي الْبُخْل وابوا اِلَّا مَسْأَلَتي

قَالُوا وَمَا الْغنى الَّذِي لَا تنبغي مَعَه الْمَسْأَلَة قَالَ قدر مَا يغديه اَوْ يعشيه وَهٰذِهِ الزِّيَادَة لَهَا شَوَاهِد كَثِيْرَة لكني لم اَقف عَلَيْهَا فِي شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ

الْمرة بِكَسْر الْمِيم وَتَشْدِيد الرَّاء هِيَ الشدَّة وَالْقُوَّة

والسوي بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ التَّام الْخلق السَّالِم من موانع الِاكْتِسَاب

يثري بالثاء الْمُثَلَّثَة اَي مَا يزِيد مَاله بِهِ . والرضف يَأْتِي وَكَذَا بَقِيَّة الْغَرِيْب

❀❀ حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص غربت نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' تو وہ گویا انگارے کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام رجال' صحیح کے رجال ہیں' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ نقل کیا ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ضرورت نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو انگارے اکٹھے کرتا ہے''۔

یہ راوایت امام ترمذی نے' مجالد کی عامر کے حوالے سے' حضرت حبشی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے زیادہ طویل روایت ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''حجۃ الوداع کے موقع پر' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ اس وقت عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے' ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا کنارہ پکڑا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چادر مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر اُسے دیدی' وہ چلا گیا' اس وقت مانگنے کو حرام قرار دے دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خوشحال شخص کے لئے اور کسی گنجائش والے شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' مانگنا صرف اس شخص کے لئے جائز ہے' جس کو ایسی غربت لاحق ہو' جو بے حال کر دے' یا ایسی ادائیگی لازم ہو' جو پریشان کر دے' جو شخص لوگوں سے اس لئے مانگتا ہے' تا کہ اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' تو قیامت کے دن یہ اس کے چہرے پر داغ ہوگا' یہ وہ انگارہ ہے' جسے وہ جہنم میں سے کھا رہا ہے' اب اس کی مرضی ہے' وہ تھوڑا حاصل کرے یا زیادہ حاصل کرے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بعض اوقات میں کسی شخص کو کوئی چیز دے دیتا ہوں' اور وہ اسے اپنے بغل کے نیچے دبا کر چلا جاتا ہے' حالانکہ وہ چیز صرف آگ ہوتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ دیتے کیوں ہیں؟ جبکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کنجوسی سے انکار کیا ہے' اور لوگ مانگنے پر اصرار کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: وہ خوشحالی کیا ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنی مقدار ہو' جو آدمی کے صبح اور شام کے کھانے کے لئے کفایت کر جائے''۔

اس اضافی حصے کے بہت سے شواہد موجود ہیں' لیکن ترمذی کے کسی بھی نسخے میں' میں اس اضافی حصے پر واقف نہیں ہو سکا۔

لفظ ''المرۃ'' میں' م' پر زیر ہے' اور 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد شدت اور قوت ہے۔

لفظ ''السوی'' میں' س' پر زبر ہے' 'ی' پر شد ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کی تخلیق مکمل ہو اور وہ صحیح و سالم ہو' وہ کمائی کر سکتا ہو' لفظ ''یثری'' میں' ث' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' لفظ ''ارضف'' یہ آگے بھی آئے گا' اسی طرح دیگر غریب الفاظ بھی آگے آئیں گے۔

1197 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس تكثرا فَاِنَّمَا يسْاَل جمرا فليستقل اَوْ ليستكثر ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مال میں اضافے کے لئے' لوگوں سے مانگتا ہے' وہ انگارے مانگتا ہے' وہ چاہے' تو تھوڑے مانگ لے' اور چاہے' تو زیادہ مانگ لے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1198 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس عَن ظهر غنى استكثر بهَا من رضف جَهَنَّم ۔ قَالُوْا وَمَا ظهر غنى قَالَ عشَاء لَيْلَة

رَوَاهُ عبد الله بن اَحْمد فِیْ زوائده على الْمسند وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاسناده جيد

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص خوشحالی ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے' وہ اس کے ذریعے جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: خوشحالی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے' جو مسند احمد پر ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور ان کی سند عمدہ ہے۔

1199 - وَعَنْ سهل ابْن الحنظلية رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدم عُيَيْنَةِ بن حصن والْاَقرع بن حَابس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ فَامر مُعَاوِيَة فكتب لَهما مَا سَاَلَا فَاَما الْاَقْرَع فَاخذ كِتَابه فلفه فِیْ عمَامته وَانْطَلق وَاما عُيَيْنَة فَاخذ كِتَابه واتى بِه رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد اَتراني حَامِلا اِلٰى قومِي كتابا لَا اَدْرِی مَا فِيْهِ كصحيفة المتلمس فَاخبر مُعَاوِيَة بقوله رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر مِنَ النَّار

قَالَ النُّفَيْلِیْ وَهُوَ اَحَد رُوَاته قَالُوْا وَمَا الْغنى الَّذِیْ لَا تنبغی مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ قدر مَا يغديه ويعشيه

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَقَالَ فِيْهِ من سَاَلَ شَيْئًا وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر من جمر جَهَنَّم ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيه قَالَ مَا يغديه اَوْ يعشيه كَذَا عِنْده اَوْ يعشيه بِاَلف

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغنى الَّذِیْ لَا تنبغی مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ اَن يكون لَهٗ شبع يَوْم وَلَيْلَة اَوْ لَيْلَة وَيَوْم

قَوْله كصحيفة المتلمس هٰذَا مثل تضربه الْعَرَب لمن حمل شَيْئًا لَا يدْرِی هَلْ يعود عَلَيْهِ بنفع اَوْ ضرّ وَاَصله اَن المتلمس واسمه عبد الْمَسِيْح قدم هُوَ وطرفة الْعَبْدی على الْملك عَمْرو بن الْمُنْذر فأقاما عِنْده فنقم عَلَيْهِمَا امرا فَكتب اِلٰى بعض عماله يَاْمُرهُ بِقَتْلِهِمَا وَقَالَ لَهما اِنِّیْ قد كتبت لَكمَا بصلَة فاجتازا

بالحيرة فأعطى المتلمس صحيفته صبيا فقرأها فإذا فيها الأمر بقتله فألقاها وقال لطرفة افعل مثل فعلى فأبى عليه ومضى إلى عامل الملك فقرأها وقتله

قال الخطابي اختلف الناس في تأويله يعني حديث سهل فقال بعضهم من وجد غداء يومه وعشاءه لم تحل له المسألة على ظاهر الحديث وقال بعضهم إنما هو فيمن وجد غداء وعشاء على دائم الأوقات فإذا كان عنده ما يكفيه لقوته المدة الطويلة حرمت عليه المسألة وقال آخرون هذا منسوخ بالأحاديث التي تقدم ذكرها يعني الأحاديث التي فيها تقدير الغني بملك خمسين درهما أو قيمتها أو بملك أوقية أو قيمتها

قال الحافظ رضي الله عنه ادعاء النسخ مشترك بينهما ولا أعلم مرجحا لأحدهما على الآخر

وقد كان الشافعي رحمه الله يقول قد يكون الرجل بالدرهم غنيا مع كسبه ولا يغنيه الألف مع ضعفه في نفسه وكثرة عياله وقد ذهب سفيان الثوري وابن المبارك والحسن بن صالح وأحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه إلى أن من له خمسون درهما أو قيمتها من الذهب لا يدفع إليه شيء من الزكاة

وكان الحسن البصري وأبو عبيدة يقولان من له أربعون درهما فهو غني وقال أصحاب الرأي يجوز دفعها إلى من يملك دون النصاب وإن كان صحيحا مكتسبا مع قولهم من كان له قوت يومه لا يحل له السؤال استدلالا بهذا الحديث وغيره والله أعلم

❀❀ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ انہوں نے جو مانگا ہے' اس کے بارے میں انہیں لکھ کر دے دیں' تو اقرع نے اپنی تحریر لی اور اسے اپنے عمامے میں لپیٹ لیا اور چلا گیا' جہاں تک عیینہ کا تعلق تھا' تو وہ اس تحریر کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ میرے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس یہ تحریر اٹھا کر لے جاؤں گا؟ جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟ یہ تو ایک ایسا صحیفہ ہے جو واضح نہیں ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مانگے' جبکہ اس کے پاس ایسی چیز موجود ہو' جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو' تو وہ آگ میں اضافہ کرواتا ہے''۔

نفیلی' جو اس کے راویوں میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ''لوگوں نے عرض کی: وہ خوشحالی کیا چیز ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنی مقدار' جو آدمی کے صبح اور رات کے کھانے کے لئے کافی ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس وہ چیز موجود ہو' جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو' تو وہ جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرواتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے' جو اسے بے نیاز کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا صبح کا

کھانا یا شام کا کھانا"۔

ان کی روایت میں یہ الفاظ اسی طرح ہیں یا یہ الفاظ ہیں: اس کا شام کا کھانا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ خوشحالی کیا ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ آدمی کے پاس ایک دن اور ایک رات کا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک رات اور ایک دن کا' سیر ہو کر کھانے کا سامان موجود ہو''۔

متن کے یہ الفاظ ''کَصَحِیْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ'' یہ ضرب المثل عرب اس وقت استعمال کرتے ہیں' جب کوئی شخص ایک چیز اٹھاتا ہے' جس کے بارے میں اس کو اس کا پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اس میں فائدہ ہوگا یا نقصان ہوگا؟

اس کی اصل یہ ہے: متلمس کا اصل نام عبدالمسیح تھا' وہ اور طرفہ عبدی' عمرو بن منذر نامی بادشاہ کے پاس آئے اور اس کے ہاں ٹھہرے' پھر بادشاہ نے ان دونوں کے بارے میں حکم جاری کیا' اور اس بارے میں اپنے کسی اہلکار کو خط لکھا' جس میں یہ ہدایت کی کہ ان دونوں کو قتل کر دے' پھر اس نے ان دونوں سے کہا: میں نے تم لوگوں کے لئے ایک ادائیگی کی تحریر لکھی ہے (تم وہ دونوں حاصل کر لینا) جب ان دونوں نے ''حیرہ'' نامی جگہ کو عبور کیا' تو متلمس نے اپنا صحیفہ ایک بچے کو دیا' اس نے اسے پڑھ کر سنایا کہ اس میں تو اس کے قتل کا حکم موجود ہے' تو متلمس نے اپنا صحیفہ ایک طرف رکھ دیا' اس نے طرفہ سے کہا: تم بھی اپنا صحیفہ پڑھوالو! جیسے میں نے اپنا صحیفہ پڑھوالیا ہے' اس نے اس کی بات نہیں مانی' وہ بادشاہ کے گورنر کے پاس گیا' گورنر نے اس صحیفے کو پڑھا اور اسے قتل کروا دیا۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس کی تاویل کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' یعنی وہ حدیث جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جس شخص کے پاس' اس دن کا صبح کا اور شام کا کھانا موجود ہو' اس کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' جیسا کہ حدیث کے ظاہر سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ حکم ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس کو ہمیشہ صبح اور شام کا کھانا ملتا ہو' جب اس کے پاس اتنی چیز موجود ہو' جو اس کی بنیادی خوراک طویل عرصے تک پوری کر سکتی ہو' تو اب اس کے لئے مانگنا حرام ہو جائے گا' بعض دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ روایت ان دیگر احادیث کی بنیاد پر منسوخ قرار پاتی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' یعنی وہ احادیث جن میں یہ بات مذکور ہے کہ خوشحال وہ شخص ہوتا ہے جو پچاس درہم' یا ان کی قیمت جتنی چیز' یا ایک اوقیہ' یا اس کی قیمت جتنی چیز کا مالک ہو۔

حافظ کہتے ہیں: منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا' تو ان دونوں کے درمیان مشترک ہے' اور مجھے اس بارے میں کسی ترجیحی بات کا علم نہیں ہے' جو ان دونوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دیتی ہو۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: بعض اوقات آدمی ایک درہم کی موجودگی میں بھی غنی ہوتا ہے' جبکہ وہ اس کے ساتھ مزید کمائی کر سکتا ہو' اور بعض اوقات ایک ہزار درہم بھی اس کی ضرورت پوری نہیں کر سکتے' جبکہ وہ اپنی ذات کے حوالے سے کمزور ہو اور اس کے عیال بکثرت ہوں۔

سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک' حسن بن صالح' احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم ہوں' یا ان کی قیمت جتنا سونا ہو' ایسے شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

حسن بصری اور ابوعبیدہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں' وہ خوشحال شمار ہوگا۔

اصحاب رائے یہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے' جو نصاب سے کم چیز کا مالک ہو اگرچہ وہ شخص تندرست بھی ہو اور کمائی بھی کرسکتا ہو' اس کے ساتھ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں: جس شخص کے پاس ایک دن کی خوارک موجود ہے' اس کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' انہوں نے اس حدیث کے ذریعے استدلال کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1200 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس ليثري مَاله فَاِنَّمَا هِيَ رضف مِنَ النَّار ملهبة فَمَنْ شَاءَ فَلْيقل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه . الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُكُوْن الضَّاد الْمُعْجَمَة بعدهَا فَاء الْحِجَارَة المحماة

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں سے' اس لئے مانگے' تاکہ اپنے مال میں اضافہ کرلے' تو یہ آگ کا انگارہ ہے' جو بھڑک رہا ہے' اب وہ شخص چاہے' تو اسے تھوڑا لے' چاہے' تو زیادہ لے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الرضف'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ض' ساکن ہے' اس کے بعد 'ف' ہے' اس سے مراد گرم پتھر ہے۔

1201 - وَرُوِيَ عَن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَال من الْبَحْرين فَدَعَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَمْ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَم فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نعم

قَالَ أبق لمن بعدك ثُمَّ دَعَانِي فحفن لي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خير لي اَوْ شَرّ لي قَالَ لَا بل شَرّ لَكَ فَرددت عَلَيْهِ مَا اَعْطَانِيْ ثُمَّ قلت لَا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا اقبل من اَحَد عَطِيَّة بعْدك قَالَ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰهَ اَن يُبَارك لي قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لَهُ فِيْ صَفْقَة يَده . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بحرین سے کچھ مال آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں اس میں سے دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

حدیث 1200: صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب المسألة بعد أن أغناه الله جل وعلا عنها - ذكر الزجر عن سؤال المرء بمزيد التكثير دون الاستغناء والتقوت' حديث:3450' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:7679' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' حريث بن زيد بن ثعلبة الأنصاري - حبشي بن جنادة السلولي' حديث:3421

پھر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے انہیں اور دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعد والے کے لئے بھی تھوڑا رہنے دیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا' مجھے ایک مرتبہ مال دیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرے حق میں بہتر ہے' یا میرے حق میں برا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! یہ تمہارے حق میں برا ہے' تو آپ ﷺ نے جو مال مجھے دیا تھا' میں نے آپ ﷺ کو واپس کر دیا' پھر میں نے عرض کی: جی نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں آپ کے بعد کسی سے بھی کوئی عطیہ قبول نہیں کروں گا"۔

محمد بن سیرین نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے برکت عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کے ہاتھ کے سودوں میں اس کے لئے برکت رکھ دے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1202 - وَعَنْ اسلم قَالَ قَالَ لی عبد الله بن الأرقم أدللني على بعير من العطايا استحمل عَلَيْهِ أمير الْمُؤمنِينَ قلت نَعَمْ جمل من إبل الصَّدَقَة فَقَالَ عبد الله بن الأرقم أتحبُّ لَو أن رجلا بادنا فِي يَوْم حَار غسل مَا تَحت إِزَاره ورفغيه ثُمَّ أعطاكه فَشَربته قَالَ فَغَضِبت وَقلت يغْفر الله لَك لم تَقول مثل هٰذَا لي قَالَ فَإِنَّمَا الصَّدَقَة أوساخ النَّاس يغسلونها عَنْهُم . رَوَاهُ مَالك

البادن السمين والرفغ بِضَم الرَّاء وَفتحهَا وبالغين الْمُعْجَمَة هُوَ الإِبط وَقيل وسخ الثَّوْب والأرفاغ المغابن الَّتِي يجْتَمع فِيهَا الْعرق والوسخ من الْبدن

❀❀ اسلم بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ارقم نے مجھ سے کہا: تم میری رہنمائی ادائیگی کے اونٹ کی طرف کرو' تاکہ میں امیرالمؤمنین سے اسے سواری کے لئے حاصل کرلوں' میں نے کہا: ٹھیک ہے' صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہے' تو عبداللہ بن ارقم نے کہا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو' کہ کوئی شخص' کسی گرم دن میں اپنے تہبند کے نیچے والے حصے کو اور خصیوں کو دھوئے اور پھر وہ پانی تمہیں دیدے' تاکہ تم اسے پی لو؟ اسلم کہتے ہیں: میں غصے میں آ گیا' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے' آپ نے میرے لئے یہ مثال کیوں بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: صدقہ' لوگوں کا میل ہے' جسے وہ اپنے آپ سے دھوتے ہیں"۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

لفظ "البادن" کا مطلب موٹا ہونا ہے' لفظ "الرفغ" میں 'ر' پر پیش ہے' 'ف' پر زبر ہے' اور 'غ' ہے' اس سے مراد بغل ہے' ایک قول کے مطابق کپڑے کا میل ہے' لفظ "ارفاغ" سے مراد جسم کے جوڑ ہیں' جن میں پسینہ جمع ہوتا ہے' اور جسم کا میل مراد ہے۔

1203 - وَعَنْ عَلي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قُلْتُ للْعَبَّاس سل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستعملك على الصَّدَقَة فَسَأَلَهُ قَالَ مَا كنت لأستعملك على غسالة ذنُوب النَّاس . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کریں کہ

وہ آپ کو زکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کر دیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کے گناہوں کے غسالہ کے لئے آپ کو اہلکار مقرر نہیں کروں گا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1204 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ الله صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَة اَوْ ثَمَانِيَة اَوْ سَبْعَة فَقَالَ اَلا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيْث عهد بِبيعة فَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اَلا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ الله صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فبسطنا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلام نُبَايعك قَالَ اَن تعبدوا اللّٰه وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا والصَّلَوات الْخمس وتطيعوا وَاسر كلمة خَفِيَّة وَلَا تسألوا النَّاس فَلَقَد رَاَيْت بعض اُولَئِكَ النَّفر يسْقط سَوْط احدهم فَمَا يسْاَل اَحَدًا يناوله اِيَّاه . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' ہم نو یا شاید آٹھ' افراد تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے کچھ دیر پہلے ہی بیعت کی تھی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ ہم نے ہاتھ آگے بڑھا دیے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں' لیکن ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے' کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' پانچ نمازیں ادا کرو گے' اور اطاعت کرو گے' پھر نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں ایک بات کہی اور یہ فرمایا: اور لوگوں سے مانگو گے نہیں"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان حضرات میں سے کچھ کو دیکھا ہے' کہ اگر ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا تھا' تو وہ کسی کو یہ نہیں کہتا تھا کہ وہ اسے پکڑا دے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1205 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بايعني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمْسا واوثقني سبعا وَاَشْهد اللّٰه عَلَيّ سبعا اَن لَا اَخَاف فِي اللّٰه لومة لائم قَالَ اَبُو الْمثنى قَالَ اَبُوْ ذَر فدعاني رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ اِلَى الْبيعَة وَلَك الْجنَّة قلت نَعَمْ وَبسطت يَدي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يشْتَرط عَلَيّ اَن لَا اَسَال النَّاس شَيْئًا قلت نعم . قَالَ وَلَا سَوْطك اِن سقط مِنْك حَتّٰى تنزل فتاخذه

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة اَيَّام ثُمَّ اعقل يَا اَبَا ذَر مَا يُقَال لَك بعد فَلَمَّا كَانَ الْيَوْم السَّابِع قَالَ اوصيك بتقوى اللّٰه فِيْ سر اَمرك وعلانيته وَاِذَا اَسَاْت فَاَحْسن وَلَا تسالن اَحَدًا شَيْئًا وَاِن سقط سَوْطك وَلَا تقبضن اَمَانَة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانچ باتوں پر مجھ سے بیعت لی تھی' اور سات باتوں کے

بارے میں مجھے پختہ کیا تھا اور آپ ﷺ نے مجھ پر سات باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا تھا' یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا۔

ابوثنیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور فرمایا کیا تم بیعت کرنا چاہتے ہو؟ اس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے گی' میں نے عرض کی: جی ہاں! پھر میں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' آپ نے مجھ پر شرط عائد کی کہ میں لوگوں سے کچھ نہیں مانگوں گا' میں نے کہا: ٹھیک ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ اگر تمہارا کوڑا بھی تم سے گر جائے' تو تم خود نیچے اتر کر اسے پکڑو گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چھ دن یہ ارشاد فرمایا: اے ابوذر! وہ بات سمجھ لو! اس کے بعد جو کہا جائے' جب ساتواں دن آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں' جو تمہارے معاملے کی پوشیدہ صورت' اور اعلانیہ صورت' دونوں میں ہو' اور جب تم سے برائی ہو جائے' تو تم اچھائی کر لو اور تم کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگر تمہارا کوڑا نیچے گر جائے' تو بھی نہ مانگنا اور تم امانت قبضے میں نہ لینا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1206 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ ملیکة قَالَ رُبمَا سقط الخطام من يَد اَبِیْ بكر الصّديق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيضْرب بِذِرَاع نَاقَته فينيخها فَيَأْخذهُ قَالَ فَقَالُوْا لَهُ اَفلا أمرتنا فناولكه قَالَ إِن حبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امرنِیْ اَن لَا اَسأَل النَّاس شَيْئًا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ مليكة لم يدْرك اَبَا بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

الخطام بِكَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة هُوَ مَا يوضع على أنف النَّاقة وفمها لتقاد بِهِ

❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لگام گر جاتی تھی' تو وہ اپنی اونٹنی کو ٹانگ پر مار کر اسے بٹھاتے تھے اور خود اسے پکڑتے تھے' راوی کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے ہمیں کیوں نہیں حکم دیا؟ ہم آپ کو پکڑا دیتے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے محبوب ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ابن ابوملیکہ نامی راوی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

لفظ ''الخطام'' میں 'خ' پر زیر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اونٹنی کے منہ اور ناک پر رکھی جاتی ہے' تاکہ اس کے ذریعے اسے چلایا جائے۔

1207 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يُبَايع فَقَالَ ثَوْبَان مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بايعنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ على اَن لَا تسْأَل اَحَدًا شَيْئًا فَقَالَ ثَوْبَان فَمَا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجنَّة فَبَايعهُ ثَوْبَان

قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَلَقَد رَاَيْته بِمَكَّة فِیْ اجْمَع مَا يكون مِنَ النَّاس يسْقط سَوْطه وَهُوَ رَاكب فَربمَا وَقع على

عاتق رجل فَيَأخذهُ الرجل فيناوله فَمَا يَأخذهُ حَتّٰى يكون هُوَ ينزل فَيَأخذهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طَرِيْق عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِي اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کون بیعت کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم بیعت کر چکے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے' تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت' تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو مکہ میں دیکھا کہ وہ بہت سے لوگوں کے درمیان موجود تھے تو ان کا کوڑا نیچے گر گیا' وہ اس وقت سوار تھے' وہ کسی شخص کے کندھے پر گرا' اس شخص نے اسے پکڑا اور ان کی طرف بڑھایا' لیکن انہوں نے وہ نہیں لیا' یہاں تک کہ وہ خود نیچے اترے' اور خود انہوں نے اسے پکڑا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1208 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خليلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسبع بحب الْمَسَاكِين وَاَن ادنو مِنْهُم وَاَن أنظر اِلَى من هُوَ اَسْفَل منى وَلَا أنظر اِلَى من هُوَ فَوقِي وَاَن أصل رحمى وَاِن جفانى وَاَن اُكثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ وَاَن اَتكَلّم بمر الْحق وَلَا تاخذنى فِي اللّٰه لومة لائم وَاَن لَا أسال النَّاس شَيْئًا . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الشّعبِيّ عَنْ اَبِي ذَرٍ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی تلقین کی تھی: مساکین کے ساتھ محبت رکھنے کی' یہ کہ میں ان کے قریب رہوں' اور اس بات کی کہ میں اپنے سے نیچے والے شخص کو دیکھوں' اور اپنے سے اوپر والے شخص کی طرف نہ دیکھوں' اور یہ کہ میں صلہ رحمی کروں' اگرچہ رشتہ دار میرے ساتھ زیادتی کریں' اور یہ کہ میں کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہوں' اور میں حق بات کروں' خواہ وہ کڑوی ہو' اور میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں' کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں' اور میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے امام شعبی کے حوالے سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ امام شعبی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1209 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ سَاَلته فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ سَاَلته فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيم هٰذَا المَال خضر حُلْو فَمَنْ اَخذه بسخاوة نفس بورك لَهُ فِيهِ وَمَنْ اَخذه بإشراف نفس لم يُبَارك لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُل وَلَا يشْبع وَالْيَد الْعليا خير مِّنَ الْيَد السُّفْلى قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا أرزأ اَحَدًا بعْدك شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِق الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُو حكيما ليعطيه الْعَطَاءِ فَيَاْبَى اَن يقبل مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ ليعطيه فَاَبَى اَن يقبله فَقَالَ يَامعشر الْمُسلِمين اُشهدكم على حَكِيم اَنِّي أعرض عَلَيْهِ حَقه الَّذِى قسم اللّٰه لَهُ

فِیْ ھٰذَا الْفَیْءِ فَیَاْبَی اَنْ یَاْخُذَہٗ وَلَمْ یرزا حَکِیم اَحَدًا مِنَ النَّاس بعد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی توفی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار

یرزا براء ثُمَّ زَای ثُمَّ ھمزۃ مَعْنَاہُ لم یَاْخُذْ مِنْ اَحَد شَیْئًا

واشراف النَّفس بِکَسْر الْھمزَۃ وبالشین الْمُعْجَمَۃ وَآخرہ فَاء ھُوَ تطلعھا وطمعھا وشرھھا وسخاوۃ النَّفس ضد ذٰلِکَ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے عطا کردیا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کردیا' پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کردیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے' اور جو شخص نفس کے لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی ہے' اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم ہے! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' آپ کے بعد میں مرتے دم تک کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلوایا' تاکہ انہیں کوئی عطیہ دیں' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے وہ لینے سے انکار کردیا' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں بلوایا' تاکہ انہیں کوئی عطیہ دیں' تو انہوں نے وہ بھی قبول کرنے سے انکار کردیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تم لوگوں کو حکیم کے بارے میں گواہ بنا رہا ہوں کہ ان کے حق کو' میں نے اُن کے سامنے پیش کیا تھا' وہ حق' جو اللہ تعالیٰ نے اس مال فئی میں سے ان کا حصہ رکھا ہے' لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کردیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' مرتے دم تک کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں مانگا (یا کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں لیا)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''یرزا'' میں 'ر' ہے' پھر 'ز' ہے' پھر 'ا' ہے' اس کا مطلب انہوں نے کسی سے کچھ نہیں لیا۔

لفظ ''اشراف النفس'' میں 'ا' پر زیر ہے' پھر 'ش' ہے' اور آخر میں 'ف' ہے' اس سے مراد لالچ ہے' اور نفس کی سخاوت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

1210 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من یکفل لی اَن لَا یسْاَل النَّاس شَیْئًا أتکفل لَہٗ بِالْجنَّۃِ فَقُلْتُ اَنا فَکَانَ لَا یسْاَل اَحَدًا شَیْئًا

رَوَاہُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ . وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْ دَاوٗد بِاِسْنَادٍ صَحِیح

وَعند ابْن مَاجَہ قَالَ لَا تسْاَل النَّاس شَیْئًا

قَالَ فَكَانَ ثَوْبَان يَقع سَوْطه وَهُوَ رَاكب فَلَا يَقُولُ لاحَدٌ ناولنيه حَتّٰى ينزل فَيَاْخذهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: میں یہ ضمانت دیتا ہوں' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ' اور امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں سے کچھ نہ مانگنا''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا اگر کوڑا نیچے گر جاتا تھا' اور وہ اس وقت سوار ہوتے تھے' تو وہ کسی شخص کو یہ نہیں کہتے تھے کہ وہ پکڑا دو! بلکہ وہ خود نیچے اتر کر اسے پکڑتے تھے۔

1211 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ اِن كنت لحالفا عَلَيْهِنَّ لَا ينقص مَال من صَدَقَة فتصدقوا وَلَا يعْفُو عبد عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَتقدم فِي الْاِخْلَاص من حَدِيْث اَبِي كَبْشَة الْاَنْمَارِي مطولا رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير من حَدِيْث اُم سَلمَة وَقَالَ فِيْ حَدِيْثه وَلَا عَفا رجل عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا فاعفوا يعزكم اللّٰه . وَالْبَاقِي بِنَحْوِهٖ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تین باتیں ایسی ہیں' جن پر میں اگر حلف اٹھانا چاہوں (تو ایسا کر سکتا ہوں) یہ کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی' تو تم لوگ صدقہ کیا کرو اور جب بھی کوئی بندہ' کوئی زیادتی معاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی وجہ سے' اس بندے کی عزت میں اضافہ کرے گا' اور جو بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' جسے امام یعلی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں' حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث گزر چکی ہے' جسے

حديث 1211: مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة - مسند عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه' حديث: 1628 مسند عبد بن حميد - مسند عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه' حديث: 160 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند عبد الرحمن بن عوف' حديث: 815 البحر الزخار مسند البزار - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 920

امام ترمذی نے نقل کیا ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
یہ روایت امام طبرانی نے' معجم صغیر میں سیّدہ اُمّ سلمہ ؓ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''جو بندہ کسی زیادتی پر درگزر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' تو تم لوگ درگزر کیا کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری عزت (میں اضافہ) کرے گا''..... باقی روایت حسب سابق ہے۔

1212 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سَمِعت فلَانا وَفُلَانًا يحسنان الثَّنَاء يذكران أَنَّك أعطيتهما دينارين

قَالَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لَكِن فلَانا مَا هُوَ كَذٰلِكَ لقد أعطيته مَا بَين عشرَة إِلَى مائَة فَمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ اما وَاللّٰهِ إِن اَحَدَكُم ليخرج مَسْأَلته من عِنْدِي يتأبطها يَعْنِي تكون تَحت إبطه نَارا فَقَالَ قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطيها إيَّاهُم قَالَ فَمَا أصنع يأبون إِلَّا ذٰلِكَ ويأبى اللّٰه لي الْبُخْل

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِيْح

وَفِيْ رِوَايَةٍ جَيِّدَة لابي يعلى وَإِن اَحَدَكُم ليخرج بِصَدَقَتِهِ من عِنْدِي متأبطها وَإِنَّمَا هِيَ لَهُ نَار

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ تعطيه وَقد علمت أَنَّهَا لَهُ نَار قَالَ فَمَا أصنع يأبون إِلَّا مَسْأَلَتي ويأبى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لي الْبُخْل

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے فلاں اور فلاں شخص کو سنا کہ وہ دونوں تعریف کر رہے تھے' اور یہ بات ذکر کر رہے تھے' کہ آپ نے انہیں دو دینار دیے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! فلاں شخص تو ایسا نہیں ہے' میں نے تو اسے دس سے لے کر ایک سو تک کے درمیان میں دینار دیے ہیں' تو پھر وہ یہ کیوں کہہ رہا تھا؟ اللہ کی قسم! بعض اوقات کوئی شخص کوئی چیز مانگ کر میرے پاس سے وہ لے لیتا ہے' جسے وہ اپنی بغل میں دبا لیتا ہے' تو وہ اپنی بغل کے نیچے آگ دبا تا ہے' راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ نے وہ انہیں دیے کیوں تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں؟ وہ اپنی بات پر اصرار کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' امام ابویعلیٰ کی نقل کردہ نیک اور عمدہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''تم میں سے کوئی ایک شخص میرے پاس سے صدقہ کی چیز لے کر اپنی بغل کے نیچے دبا لیتا ہے' تو وہ چیز اس کے لئے آگ ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ وہ اسے کیوں دے دیتے ہیں؟ جب آپ یہ جانتے ہیں کہ یہ اس کے لئے آگ ہوگی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں؟ وہ لوگ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے' اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

1213 - وَعَنْ اَبِيْ بشر قبيصَة بن الْمُخَارِق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تحملت حمالَة فَأتيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى

وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ . الْحَمَالَةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الدِّيَةُ يَتَحَمَّلُهَا قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ وَقِيلَ هُوَ مَا يَتَحَمَّلُهُ الْمُصْلِحُ بَيْنَ فِئَتَيْنِ فِي مَالِهِ لِيَرْتَفِعَ بَيْنَهُمُ الْقِتَالُ وَنَحْوُهُ

وَالْجَائِحَةُ الْآفَةُ تُصِيبُ الْإِنْسَانَ فِي مَالِهِ

وَالْقِوَامُ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِهَا أَصَحُّ هُوَ مَا يَقُومُ بِهِ حَالُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَغَيْرِهِ

وَالسِّدَادُ بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمُعْوِزِ وَيَكْفِيهِ

وَالْفَاقَةُ الْفَقْرُ وَالِاحْتِيَاجُ . وَالْحِجَى بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ مَقْصُورًا هُوَ الْعَقْلُ

❀❀ حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ذمہ ایک ادائیگی لازم آگئی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! ہمارے پاس صدقے کی چیز آتی ہے' تو ہم تمہیں دینے کا حکم دے دیں گے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا کسی بھی شخص کے لئے جائز نہیں ہے' البتہ تین آدمیوں میں سے' کوئی ایک مانگ سکتا ہے' ایک وہ شخص جس کے ذمہ کوئی ادائیگی لازم آجائے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہوجاتا ہے جب تک وہ ادائیگی کر نہیں دیتا' اس کے بعد وہ رک جائے گا' ایک وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو اور اس کا مال ضائع ہوجائے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہوجاتا ہے' جب تک وہ اپنی ضروریات پوری نہیں کرلیتا' اور ایک وہ شخص' جسے فاقہ لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار لوگ یہ گواہی دے دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہوگیا ہے' تو اب اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہوگا' جب تک وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری نہیں کرتا' اے قبیصہ! اس کے علاوہ جو بھی مانگنا ہے' وہ حرام ہوگا' اور وہ مانگنے والا شخص' اس چیز کو حرام کے طور پر کھائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الحمالۃ'' میں 'ح' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ دیت ہے' جس کی ادائیگی کسی قوم پر' دوسری قوم کو کرنا لازم ہوتا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ ادائیگی ہے' جو دو گروہوں کے درمیان' صلح کروانے والا شخص اپنے ذمہ لیتا ہے' تاکہ ان کے درمیان جھگڑا ختم ہوسکے۔ لفظ ''الجائحۃ'' سے مراد وہ آفت ہے' جو آدمی کے مال میں لاحق ہوتی ہے۔

لفظ ''القوام'' میں 'ق' پر زبر ہے' تاہم اس پر زیر پڑھنا زیادہ فصیح ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کا تعلق مال سے ہو' یا کسی اور چیز سے ہو' اور اس کے ذریعے آدمی اپنی ضروریات پوری کرے۔

لفظ ''السداد'' میں 'س' پر زیر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز' جو آدمی کی بنیادی ضروریات پوری کرے' اور اس کے لئے

کفایت کرے۔

لفظ "الفاقة" سے مراد فقر اور حاجت ہے "الحجی" میں 'ج' پر زیر ہے اور اس کے بعد 'ی' مکسورہ ہے اس سے مراد عقل ہے۔

1214 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استغنوا عَن النَّاس وَلَوْ بشوص السِّوَاك. رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں سے بے نیاز رہو! خواہ مسواک کے ایک ٹکڑے کی بات ہی کیوں نہ ہو"۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1215 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِن عبد حَتّٰى يَأْمَن جَاره بوائقه وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت اِن اللّٰه يحب الْغَنِيّ الْحَلِيم الْمُتَعَفِّف ويبغض البذي الْفَاجِر السَّائِل الْملح. رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی خرابی سے محفوظ نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے ورنہ خاموش رہنا چاہیے بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار اور مانگنے سے بچنے والے شخص کو پسند کرتا ہے اور بدگمانی کرنے والے گنہگار مانگنے والے اور لپٹ جانے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1216 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيّ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك اَحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيِّده وعفيف متعفف ذُو عِيَال

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي منع الزَّكَاة

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ تین افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین افراد تھے (ان میں سے ایک) شہید (دوسرا) وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرتا ہو اور (تیسرا) وہ شخص جو عیال دار ہو پاکدامن ہو اور مانگنے سے بچتا ہو۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق باب میں مکمل

طور پر گزر چکی ہے۔

1217 - وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَت لی عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عدَۃ فَلَمَّا فتحت قُرَیْظَۃ جِئْت لینجز اِلَیّ مَا وَعَدَنی فَسمعته یَقُوْلُ من یسْتَغْن یُغْنِیه اللّٰہ وَمَنْ یقنع یقنعه اللّٰہ فَقُلْتُ فِیْ نَفسِی لَا جرم لَا أساله شَیْئًا

رَوَاہُ الْبَزَّار وَاَبُوْ سَلَمَۃ لم یسمع من اَبِیه قَالَه ابْن معِیْن وَغَیْرہ

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا' جب قریظہ فتح ہوا' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا' تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہ ادائیگی کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قناعت نصیب کرتا ہے''

(حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں:) تو میں نے سوچا کہ یہ ضروری ہے کہ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' ابوسلمہ نامی راوی نے اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے' یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

1218 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ علی الْمِنْبَر وَذکر الصَّدَقَۃ وَالتَّعَفُّف عَن الْمَسْاَلَۃ الْیَد الْعلیا خَیْرٌ مِّنَ الْیَد السُّفْلی والعلیا هِیَ المنفقة والسفلی هِیَ السائلة رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد اخْتلف علی اَیُّوْبَ عَن نَافِع فِیْ هٰذَا الحَدِیْث

قَالَ عبد الْوَارِث الْیَد الْعلیا المتعففة

وَقَالَ اَکْثَرهم عَن حَمَّاد بن یزِیْد عَن اَیُّوْبَ المنفقة وَقَالَ وَاحِد عَن حَمَّاد المتعففة

قَالَ الْخطابِیّ رِوَایَۃ من قَالَ المتعففة أشبه وَاَصَح فِی الْمَعْنی وَذٰلِكَ اَن ابْن عمر ذکر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذکر هٰذَا الْکَلَام وَهُوَ یذکر الصَّدَقَۃ وَالتَّعَفُّف عَنهَا فعطف الْکَلَام جزم علی سَببه الَّذِیْ خرج عَلَیْهِ وَعَلی مَا یطابقه فِیْ مَعْنَاہُ اَوْلی وَقد یتَوَهَّم کَثِیْر مِّنَ النَّاس اَن معنی الْعلیا اَن یَد الْمُعْطِی مستعلیة فَوق یَد الْاٰخِذ یجعلونه من علو الشَّیْء اِلٰی فَوق وَلَیْسَ ذٰلِكَ عِنْدِی بِالْوَجْهِ وَاِنَّمَا هُوَ من علا الْمجد وَالْکَرم یُرِید التعفف عَن الْمَسْاَلَۃ والترفع عَنهَا انْتهی کَلَامه وَهُوَ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر صدقہ کرنے' مانگنے سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے' یہ بات ارشاد فرمائی:

''اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے' اور نیچے والا' مانگنے والا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: نافع سے ایوب کی نقل کردہ اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

عبدالوارث نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اوپر والا ہاتھ مانگنے سے بچنے والا ہے''۔

اکثر حضرات نے حماد بن یزید کے حوالے سے ایوب سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''خرچ کرنے والا ہے''۔

ایک راوی نے حماد بن یزید کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''مانگنے سے بچنے والا ہے''۔

خطابی بیان کرتے ہیں: جن حضرات نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''مانگنے سے بچنے والا ہے'' یہ زیادہ موزوں ہے' اور مفہوم کے اعتبار سے زیادہ درست ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ذکر کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام اس وقت ارشاد فرمایا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے اور مانگنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے' تو اب کلام کا عطف لازمی طور پر اس سبب پر ہوگا' جس پس منظر میں وہ کلام کیا گیا ہے' اور معنوی طور پر' جس کے ساتھ وہ مطابقت رکھتا ہے' بہت سے لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اوپر کے ہاتھ سے مراد دینے والا ہاتھ ہے' کیونکہ وہ بلند ہوتا ہے' اور لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے' تو انہوں نے چیز کے بلند ہونے کو' اوپر ہونا سمجھ لیا' حالانکہ میرے نزدیک یہ مفہوم نہیں ہے' میرے نزدیک یہ مفہوم' اس کی بلندی' بزرگی اور کرم کے اعتبار سے ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مانگنے سے بچنا تھی' اور اس سے دور رہنا تھی...... علامہ خطابی کا کلام یہاں ختم ہو گیا' اور یہ بہت عمدہ کلام ہے۔

1219 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِى ثَلَاثَة فيد اللّٰه الْعليا وَيَد الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيهَا وَيَد السَّائِل السُّفْلى اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فاستعف عَن السُّؤَال وَعَن الْمَسْأَلَة مَا اسْتَطَعْت فَإِن اَعْطَيْت شَيْئًا اَوْ قَالَ خيرا فلير عَلَيْك وابدأ بِمن تعول وارضخ من الْفضل وَلَا تلام على الكفاف . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْغَالِب على رُوَاته الثِّقَة وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصحح اِسْنَاده

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند ہے' اور دینے والے کا ہاتھ' جو اس کے بعد کے مرتبے میں ہوتا ہے' اور مانگنے والے کا ہاتھ' قیامت کے دن تک نیچے رہے گا' تو تم مانگنے سے بچو! جہاں تک ہو سکے' تم مانگنے سے بچو! اگر تمہیں کوئی چیز دی جائے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کوئی بھلائی دی جائے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہو) تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے اور تم (خرچ کرتے ہوئے) اُس پر خرچ کرنے سے آغاز کرو' جو تمہارے زیر کفالت ہیں' اور پھر جو اضافی مال ہو' اُسے دوسروں پر خرچ کرو' اور اپنی بنیادی ضرورت کے مطابق' مال رکھنے پر ملامت نہیں کی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے زیادہ تر راویوں کی توثیق کی گئی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

1220 - وَعَنْ مَالك بن نَضْلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِى ثَلَاثَة فيد اللّٰه الْعليا وَيَد الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيهَا وَيَد السَّائِل السُّفْلى فَاعط الْفضل وَلَا تعجز عَن نَفسك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اوپر والا ہے اور دینے والے کا ہاتھ اُس کے بعد ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ نیچے والا ہوتا ہے تو تم اضافی چیز دے دو! اور اپنی ذات کے حوالے سے عاجز نہ ہونا (یعنی اپنی ضروریات کا خیال رکھنا)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1221 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَد الْعليا خير مِنَ الْيَد السُّفْلى وابدأ بِمن تعول وَخير الصَّدَقَة مَا كَانَ عَن ظهر غنى وَمَنْ يستعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يسْتَغْن يغنه اللّٰه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسلم

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اور تم (خرچ کرتے ہوئے) اپنے زیر کفالت لوگوں سے آغاز کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے اور جو شخص مانگنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچا کے رکھتا ہے اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

1222 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اُنَاسًا من الْاَنْصَار سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذا نفد مَا عِنْده قَالَ مَا يكون عِنْدِي من خير فَلَنْ ادخره عَنْكُمْ وَمَنْ استعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يسْتَغْن يغنه اللّٰه وَمَنْ يتصبر يصبره اللّٰه وَمَا اُعطي اللّٰه اَحَدًا عَطاء هُوَ خير لَهٗ واوسع من الصَّبْر . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کر دیا انہوں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پھر عطا کر دیا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ بھی موجود تھا وہ سب ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جو بھی بھلائی موجود ہوگی وہ میں تم لوگوں سے بچا کر سنبھال کے نہیں رکھوں گا جو شخص مانگنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بچا کے رکھتا ہے جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (لوگوں سے) بے نیاز رکھتا ہے جو شخص صبر اختیار کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کو کوئی ایسی چیز عطیہ کے طور پر نہیں دی جو اس شخص کے لئے صبر سے زیادہ بہتر ہو اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔ یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1223 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَاِنَّك ميت واعمل مَا شِئْت فَاِنَّك مَجْزِي بِهٖ واحبب من شِئْت فَاِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن

شرف الْمُؤمن قيام اللَّيْل وعزه اسْتغْنَاؤُه عَن النَّاس ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَاد حسن

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! جب تک آپ چاہیں زندہ رہیں' لیکن آخرکار آپ نے مرنا ہے' اور جو عمل بھی آپ چاہیں وہ کرلیں' آپ کو اس کا بدلہ ملے گا' جس سے چاہیں آپ محبت رکھیں' آپ کو اس سے جدا ہونا پڑے گا' اور یہ بات جان لیں! کہ مومن کی عزت رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں ہے' اور اس کا غلبہ لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1224 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغنى عَن كَثْرَة الْعرض وَلَكِن الْغنى غنى النَّفس ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

الْعرض بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَالرَّاء هُوَ كل مَا يقتنى من المَال وَغَيره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحالی' مال کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی' بلکہ خوشحالی دل کی خوشحالی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''العرض'' میں 'ع' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جسے مال کے طور پر آدمی رکھتا ہے۔

1225 - وَعَنْ زيد بن اَرقم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللَّهُمَّ اِنِّى أعوذ بك من علم لَا ينفع وَمن قلب لَا يخشع وَمن نفس لَا تشبع وَمن دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسلم وَغَيره

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے' جس میں خشوع نہ ہو' اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو' اور ایسی دعا سے' جو مستجاب نہ ہو''۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1226 - وَعَنْ اَبِىْ ذَر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَترى كَثْرَة المَال هُوَ الْغنى قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أفترى قلَّة المَال هُوَ الْفقر قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا الْغنى غنى الْقلب والفقر فقر الْقلب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه فِي حَدِيث يَاْتِى اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا زیادہ ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا کم ہونا غربت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشحالی' دل کا بے نیاز ہونا ہے' اور غربت' دل کا غریب ہونا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے یہ حدیث اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئے گی۔

1227 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ ترده اللُّقْمَةَ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنِ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ لا یجد غنی یُغْنِیه وَلَا یفطن لَهٗ فَیَتَصَدَّق عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلَ النَّاسَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مسکین وہ نہیں ہوتا' جو ایک یا دو لقمے لے کر' یا ایک یا دو کھجوریں لے کر' واپس چلا جاتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہوتا ہے' جس کے پاس اتنی خوشحالی نہیں ہوتی' جو اسے لوگوں سے بے نیاز کرے' اور اس کی حالت سے بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ اسے صدقہ دیا جائے اور وہ اُٹھ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعه اللّٰه بِمَا آتَاهُ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرُهُمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس نے اسلام قبول کیا' اسے بنیادی ضروریات کا رزق دیا گیا' اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے' اسے عطا کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس پر' اُسے قناعت نصیب کی"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1229 - وَعَنْ فَضَالَة بن عبید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طُوْبٰی لمن هدی لِلْاِسْلَامِ وَکَانَ عیشه کفافا وقنع

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

الکفاف من الرزق مَا کفا عَن السُّؤَال مَعَ القناعة لَا یزِید علی قدر الْحَاجة

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی' اور اس کی زندگی کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوئیں اور اس نے قناعت اختیار کی"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

رزق میں "الکفاف" سے مراد وہ چیز ہے' جس میں قناعت موجود ہو' اور آدمی مانگنے سے بچ جائے' اور وہ چیز اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔

1230 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا ابْن آدم اِنَّك اَن تبذل

الْفضل خير لَك وَان تمسكه شَرّ لَك وَلَا تلام على كفاف وابدأ بِمن تعول وَالْيَد الْعليا خَيرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى
رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرِهمَا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے ابن آدم! اضافی چیز کو اگر تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دو' تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے' اور اگر تم اسے روک کے رکھو' تو یہ تمہارے لئے برا ہے' اور بنیادی ضرورتوں کے حوالے سے ملامت نہیں کی جائے گی' اور تم زیر کفالت پر خرچ کا آغاز کرو' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1231 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والطمع فَإِنَّهُ هُوَ الْفقر وَإِيَّاكُمْ وَمَا يعْتَذر مِنْهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لالچ سے بچ کے رہو! کیونکہ یہی غربت ہے' اور اس چیز سے بھی بچ کے رہو! جس کی وجہ سے عذر پیش کرنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1232 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی واوجز فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْك بالاياس مِمَّا فِي أَيدي النَّاس وَإِيَّاك والطمع فَإِنَّهُ فقر حَاضر وَإِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي كتاب الزّهْد وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے کوئی مختصر سی نصیحت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کے پاس جو کچھ موجود ہے' تم اس سے ناامید رہنا اور لالچ سے بچ کے رہنا' کیونکہ یہ موجود رہنے والا فقر ہے' اور ایسی چیز سے بچ کے رہنا' جس کا عذر پیش کرنا پڑے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

1233 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القناعة كنز لَا يفنى
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي كتاب الزّهْد وَرَفعه غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قناعت' ایک ایسا خزانہ ہے' جو ختم نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے' اور اس کا ''مرفوع'' ہونا غریب ہے۔

1234 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحصن الخطمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح آمنا فِیْ سربه معافی فِیْ بدنه عِنْده قوت يَوْمه فَكَاَنَّمَا حيزت لَهُ الدُّنْيَا بحذافيرها

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ـ فِیْ سربه بِكَسْر السِّين الْمُهْملَة اَی فِیْ نَفسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ (یا جس شخص کی حالت یہ ہو) کہ اپنے نفس کے اعتبار سے وہ امن میں ہو (یعنی اُسے کوئی پریشانی نہ ہو) اور جسمانی اعتبار سے وہ عافیت میں ہو (یعنی کوئی بیماری لاحق نہ ہو) اور اس کے پاس' اُس دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اس کے لئے' دنیا اپنی تمام تر خوبیوں سمیت سمیٹ دی گئی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

''سربہ'' میں ''س'' پر زیر ہے' اور اس سے مراد اُس کا نفس ہے۔

1235 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْاَنْصَار اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اَما فِیْ بَيْتك شَیْءٍ قَالَ بلٰی ـ حلْس نلبس بعضه ونبسط بعضه وَقَعْب نشرب فِيْهِ من المَاء

قَالَ ائْتِنِیْ بهما فَاَتَاهُ بهما فَاَخذهُمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ من يَشْتَرِی هٰذَيْن

قَالَ رجل اَنا آخذهما بدرهم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يزِيْد على دِرْهَم مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رجل اَنا آخذهما بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاه وَاَخذ الدرهمين فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِیّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَاما فانبذه اِلٰی اَهلك واشتر بِالْاٰخرِ قدومًا فائتنی بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشد فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فاحتطب وبع وَلَا اُرينك خَمْسَة عشر يَوْمًا فَفعل فجَاء وَقد اَصَاب عشرَة دَرَاهِمْ فَاشْتری بِبَعْضِهَا ثوبا وببعضها طَعَاما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خير لَك من اَن تَجِیْءَ الْمَسْاَلَة نُكْتَة فِیْ وَجهك يَوْم الْقِيَامَة اِن الْمَسْاَلَة لَا تصلح اِلَّا لثلاث لِذِیْ فقر مدقع اَوْ لِذِیْ غرم مفظع اَوْ لِذِیْ دم موجع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِیّ بِطُوْلِهٖ وَاللَّفْظ لاَبِیْ دَاوُد وَاَخرج التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ مِنْهُ قصَّة بيع الْقدح فَقَط وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْث حسن

الحلس بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة وَسُكُون اللَّام وبالسين الْمُهْملَة هُوَ كسَاء غليظ يكون على ظهر الْبَعِير وَسمی بِهٖ غَيْرهٖ مِمَّا يداس ويمتهن من الْاَكسية وَنَحْوهَا الْفقر المدقع بِضَم الْمِيم وَسُكُون الدَّال الْمُهْملَة

حدیث1234: صحیح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الفقر - ذكر الإخبار عن طيب الله جل وعلا عيشه في هذه الدنيا حديث:672المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1853مسند الشهاب القضاعي - من أصبح معافى في بدنه آمنا في سربه عنده قوت يومه' حديث:511شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل حديث:9944حلية الأولياء - إبراهيم بن أبي عبلة' حديث:7305

وَكسر الْقَاف هُوَ الشَّدِيد الملصق صَاحبه بالدقعة وَهِي الأَرْض الَّتِي لَا نَبَات بهَا
وَالْغُرْم بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء هُوَ مَا يلْزم أداؤُهُ تكلفا لَا فِي مُقَابلَة عوض
والمفظع بِضَم الْبَاء وَسُكُون الْفَاء وَكسر الظَّاء الْمُعْجَمَة هُوَ الشَّدِيد الشنيع
وَذُو الدَّم الموجع هُوَ الَّذِي يتَحَمَّل دِيَة عَن قَرِيبه أَوْ حميمه أَوْ نسيبه الْقَاتِل يَدْفَعهَا إِلَى أَوْلِيَاء الْمَقْتُول
وَلَوْ لم يفعل قتل قَرِيبه أَوْ حميمه الَّذِي يتوجع لقَتله .

❀❀ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ اس نے آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگی‘ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں‘ اور کچھ حصہ نیچے بچھا لیتے ہیں‘ اور ایک پیالہ ہے‘ جس میں ہم پانی پی لیتے ہیں‘ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے کر آؤ! وہ شخص ان دونوں چیزوں کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آیا‘ نبی اکرم ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اپنے ہاتھ میں پکڑیں اور فرمایا: کون شخص یہ دو چیزیں مجھ سے خریدے گا؟ ایک صاحب نے کہا: میں یہ دونوں چیزیں ایک درہم کے عوض میں خرید لوں گا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ دریافت کیا: کون شخص ایک درہم سے زیادہ دے گا؟ تو ایک صاحب بولے: میں دو درہم کے عوض میں یہ دونوں چیزیں خرید لیتا ہوں‘ نبی اکرم ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اس کو دیں‘ وہ دو درہم وصول کر کے اُس انصاری کو دیے اور فرمایا: ان دونوں میں سے ایک کے ذریعے تم اناج خریدو! وہ اپنے گھر والوں کے سپرد کرو اور دوسرے کے ذریعے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ‘ وہ کلہاڑی لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا‘ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کلہاڑی میں لکڑی لگائی‘ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! اور لکڑیاں اکٹھی کر کے فروخت کرو‘ اور اب میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں‘ اُس شخص نے ایسا ہی کیا‘ پھر وہ شخص آیا‘ تو اس نے دس درہم کما لئے ہوئے تھے‘ اس میں سے کچھ درہم کے ذریعے اس نے کپڑے خریدے تھے اور کچھ کے ذریعے اناج خریدا تھا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن آتے‘ اور تمہارے چہرے پر مانگنے کی وجہ سے داغ لگا ہوا ہوتا‘ مانگنا‘ صرف تین قسم کے آدمیوں کے لئے درست ہے‘ ایسی غربت جو آدمی کو زمین کے ساتھ لگا دے‘ ایسی ادائیگی‘ جو انتہائی مشکل ہو‘ یا کسی قریبی عزیز کی (طرف سے) دیت ادا کرنی ہو“۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے‘ اور امام بیہقی نے‘ طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے‘ روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں‘ امام ترمذی اور امام نسائی نے‘ اس میں سے پیالہ فروخت کرنے کا قصہ ذکر کیا ہے‘ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ ”الحلس“ اس میں ’ح‘ پر زیر ہے‘ اور ’ل‘ ساکن ہے‘ اس کے بعد ’س‘ ہے‘ اس سے مراد موٹی چادر ہے‘ جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے‘ اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے‘ کیونکہ دیگر چادروں کے مقابلے میں‘ یہ زیادہ موٹی ہوتی ہے۔

لفظ ”المدقع“ اس میں ’م‘ پر پیش ہے‘ ’د‘ ساکن ہے‘ ’ق‘ پر زیر ہے‘ اس سے مراد شدید ہونا ہے‘ جو آدمی کو زمین کے ساتھ ملا دے‘ ایسی زمین جہاں کوئی نباتات نہیں ہوتی ہیں۔

لفظ "الغرم" اس میں 'غ' پر 'پیش' ہے 'ر' ساکن ہے اس سے مراد کسی ادائیگی کا لازم ہونا ہے جو تکلف کے طور پر ہو جو کسی چیز کے مقابلے یا عوض میں نہ ہو۔

لفظ "المفظع" میں 'م' پر 'پیش' ہے اور 'ف' ساکن ہے اور 'ظ' پر 'زیر' ہے اس سے مراد زبردست اور شنیع ہے۔

لفظ "ذوالدم الموجع" اس سے مراد دیت کی ادائیگی لازم ہونا ہے جو کسی قریبی عزیز یا دوست یا ساتھی کی طرف سے ہو جس نے قتل کیا ہو اور وہ ادائیگی مقتول کے ورثاء کو کرنی ہو اور اگر وہ آدمی ایسا نہیں کرتا تو اس کا وہ قریبی عزیز یا دوست جس نے قتل کیا تھا وہ قتل ہو جائے گا۔

1236 - وَعَنْ الزبير بن الْعَوام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يَّأْخذ اَحَدُكُمْ احبله فَيَاْتِيْ بحزمة من حطب على ظهره فيبيعها فيكف بهَا وَجهه خير لَهٗ من اَن يسْاَل النَّاس اَعْطوهُ ام منعُوهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی رسی پکڑ کر اس کے ذریعے اپنی لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اسے اپنی پشت پر لاد کر اسے فروخت کر دے اور اس کے ذریعے اپنے چہرے کو محفوظ رکھے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے اور لوگ اسے دیں یا نہ دیں"۔

یہ روایت امام بخاری امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1237 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن يحتطب اَحَدُكُمْ حزمة على ظهره خير لَهٗ من اَن يسْاَل اَحَدًا فيعطيه اَوْ يمنعهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر لائے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے اور دوسرا شخص اسے کچھ دے یا نہ دے"۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1238 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معد يكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكل اَحَد طَعَاما خيرا من اَن يَّاْكُل من عمل يَده وَاِن نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَاْكُل من عمل يَده . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص اس سے زیادہ بہتر کھانا نہیں کھاتا جو کھانا وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتا ہے اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (اس کمائی کے ذریعے) کھاتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5 - ترغیب من نزلت بِهٖ فاقة اَوْ حَاجَة اَن ینزلها بِاللّٰهِ تَعَالٰی

باب: جس شخص کو فاقہ یا حاجت لاحق ہو وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرے' اس بارے میں

ترغیبی روایات

1239 - عَن عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته وَمَنْ نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِاللّٰهِ فيوشك اللّٰه لَهٗ برزق عَاجل اَوْ آجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح ثَابت وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد إِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ ارسل اللّٰه لَهٗ بالغنى إِمَّا بِمَوْت عَاجل اَوْ غنى آجل يُوشك اَى يسْرع وزنا وَمعنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ لوگوں کے سامنے اس کا ذکر کرے' تو اس شخص کا فاقہ ختم نہیں ہوگا' اور جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا ذکر کرے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اس کو رزق عطا کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح اور ثابت ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ س کی طرف خوشحالی بھیج دے گا' جو موت کی شکل میں جلدی ہوگی' یا خوشحالی کی شکل میں ذرا دیر سے ہوگی''۔

لفظ ''یوشک'' وزن اور معنی کے اعتبار سے لفظ ''یسرع'' (جلدی ہونے) کے معنی میں ہے۔

1240 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جَاع اَوْ احْتَاجَ فكتمه النَّاس وأفضى بِهٖ إِلَى اللّٰه تَعَالٰی كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يفتح لَهٗ قوت سنة من حَلَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بھوکا ہو' یا محتاج ہو' اور لوگوں سے اس چیز کو چھپائے' اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ حلال طریقے سے اُس کی سال بھر کی خوراک اُس کے لئے کھول دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من اَخذ مَا دفع من غير طيب نفس الْمُعطِی

باب: جب دینے والے کی خوشی کے بغیر' کوئی چیز مل رہی ہو' اُس چیز کو حاصل کرنے سے متعلق

ترہیبی روایات

1241 - عَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن هٰذَا الْمَال خضرَة حلوة فَمَنْ

اعطيناه مِنهَا شَيئًا بِطيب نفس منا وَحسن طعمة مِنهُ من غير شره نفس بورك لَهُ فِيهِ وَمَنْ اعطيناه مِنهَا شَيئًا بِغَير طيب نفس منا وَحسن طعمة مِنهُ وشره نفس كَانَ غير مبارك لَهُ فِيهِ

رَوَاهُ ابن حبَان فِي صَحِيحه وروى احْمد وَالْبَزَّار مِنهُ الشّطر الآخير بِنَحْوِهِ بِإِسْنَادٍ حسن

الشره بشين مُعْجمَة محرّكا هُوَ الْحِرْص

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے' جسے ہم اس میں سے' کوئی چیز اپنی خوشی سے دیں' اور اس کی طرف سے لالچ نہ ہو' جو اس کے نفس کے شر کے بغیر ہو' تو اس شخص کے لئے اس چیز میں برکت رکھی جائے گی' اور جسے ہم کوئی چیز اپنی طرف سے ناپسندیدگی کے ساتھ دیں' اور اس کی طرف سے بھی لینے میں اچھائی نہ ہو' اور اس کے نفس کی خرابی ہو' تو اس چیز میں' اس شخص کے لئے برکت نہیں رکھی جائے گی''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے' جو اس کی مانند ہے' اور حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ ''الشرۃ'' میں 'ش' ہے' جس پر حرکت موجود ہے' اس سے مراد لالچ ہے۔

1242 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن اَبِي سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِي الْمَسْاَلَة فوَاللّٰهِ لَا يسالني احَدٌ مِنكُمْ شَيْئًا فَتخرج لَهُ مَسْاَلته مني شَيْئًا وَانا لَهُ كَارِه فيبارك لَهُ فِيمَا اَعْطيته

رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگتے ہوئے لپٹ ہی نہ جایا کرو! اللہ کی قسم! تم میں کوئی شخص مجھ سے کوئی چیز مانگے گا' اور پھر اس کی مانگی ہوئی چیز میری طرف سے اس کو مل جائے' جبکہ مجھے یہ بات پسند نہ ہو' تو میں نے جو کچھ اسے دیا ہوگا' اس میں اسے برکت نصیب نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1243 - وَفِي رِوَايَة لمُسلم قَالَ وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّمَا انا خَازِن فَمَنْ اَعْطيته عَن طيب نفس فمبارك لَهُ فِيهِ وَمَنْ اَعْطيته عَن مَسْاَلَة وشره نفس كَانَ كَالَّذِي يَاْكُل وَلَا يشْبع لَا تلحفوا اَي لَا تلحوا فِي الْمَسْاَلَة

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں خزانے کا نگران ہوں' جسے میں کوئی چیز اپنی خوشی کے ساتھ دوں گا' تو اس شخص کے لئے اس چیز میں برکت رکھی جائے گی' اور جسے میں مانگنے کی وجہ سے کوئی چیز دے دوں گا' اور اس کے لالچ کی وجہ سے دوں گا' تو اس شخص کی مثال' ایسے شخص کی مانند ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا''۔

لفظ ''لاتلحفوا'' یعنی تم مانگنے میں زیادہ شدت نہ کرو۔

1244 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِي

الْمَسْأَلَة فَإِنَّهُ من يستخرج منا شَيْئًا بهَا لم يُبَارك لَهُ فِيهِ . رَوَاهُ أَبُو يعلى وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگنے میں زیادہ شدت نہ کرو! کیونکہ جس شخص کے لئے' ہماری طرف سے زبردستی کوئی مال نکلے گا' اس شخص کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1245 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الرجل يأتيني فيسألني فَأعْطِيه فينطلق وَمَا يحمل فِيْ حضنه إِلَّا النَّار . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص میرے پاس آتا ہے' اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' اور وہ (چیز) میں اسے دے دیتا ہوں' اور پھر وہ (شخص) چلا جاتا ہے' تو اس نے اپنی جھولی میں' صرف آگ اٹھائی ہوئی ہوتی ہے''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1246 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم ذَهَبا إِذْ آتَاهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَأعْطَاهُ ثُمَّ قَالَ زِدْنِيْ فزاده ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولى مُدبرا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتيني الرجل فيسألني فَأعْطِيه ثُمَّ يسألني فَأعْطِيه ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولى مُدبرا وَقد جعل فِيْ ثَوْبه نَارا إِذا انْقَلب إِلَى أَهله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونا تقسیم کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یارسول اللہ! مجھے دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دے دیا' اس نے عرض کی: مجھے مزید دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید دے دیا' ایسا تین مرتبہ ہوا' پھر وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے' اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' اور میں اسے دے دیتا ہوں' وہ مجھ سے پھر مانگتا ہے' میں اسے دے دیتا ہوں' ایسا تین مرتبہ ہوتا ہے' پھر وہ چلا جاتا ہے' جبکہ اس نے اپنے کپڑے میں آگ رکھی ہوئی ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کی واپس جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1247 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْت فلَانا يشْكر يذكر أَنَّك أَعْطيته دينارين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِن فلَانا قد أَعْطيته مَا بَيْنَ الْعَشَرَة إِلَى الْمِائَة فَمَا شكره وَمَا يَقُوْله إِن اَحَدُكُمْ ليخرج من عِنْدِي بحاجته متأبطها وَمَا هِيَ إِلَّا النَّار قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطهم قَالَ يأبون إِلَّا أَن يسألوني ويأبى اللّٰه لي الْبُخْل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ أَحْمد وَاَبُو يعلى من حَدِيْث أبي سعيد وَتقدم

متأبطها أَي جاعلها تَحت إبطه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے فلاں شخص کو ملاحظہ کیا؟ کہ وہ شکر گزار ہورہا تھا' اور یہ بات ذکر کر رہا تھا کہ آپ نے اس کو دو دینار دیے ہیں' (یا کچھ دینار دیے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن فلاں شخص کو تو میں نے دس سے لے کر ایک سو تک کے' درمیان میں دینار دیے ہیں' تو اس نے کس بات کا شکریہ ادا کیا؟ اور اس نے کیا بات کہی؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایک شخص اپنی ضرورت کی چیز لئے' اپنی بغل میں رکھ کر' میرے پاس سے نکلتا ہے' اور وہ چیز صرف آگ ہوتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ اُن کو دیتے کیوں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے الفاظ ''متابطہا'' یعنی وہ اسے بغل کے نیچے رکھ لیتا ہے۔

ترغیب من جاءَہُ شَیْءٍ من غیر مَسْاَلَة وَلَا اِشراف نفس فِیْ قبُوله سِیمَا اِن كَانَ مُحْتَاجا وَالنَّهْی عَنْ رده وَاِن كَانَ غَنِیا عَنهُ

باب: جس شخص کے پاس مانگے' بغیر کوئی چیز آرہی ہو' اور اس کے لالچ کے بغیر آرہی ہو' تو اسے قبول کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطورِ خاص اس وقت' جب آدمی اس چیز کا محتاج بھی ہو' اور اس چیز کو واپس کرنے کی ممانعت' خواہ آدمی اُس سے بے نیاز ہو

1248 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعطینی الْعَطَاءِ فَاَقُوْلُ اَعْطه من هُوَ اِلَیْهِ افقر منی . قَالَ فَقَالَ خُذْهُ اِذا جَاءَ كَ من هٰذَا الْمَال شَیْءٍ وَّاَنت غیر مشرف وَلَا سَائل فَخذه فتموله فَاِن شِئْت كُله وَاِن شِئْت تصدق بِه وَمَا لَا فَلَا تتبعه نَفسك

قَالَ سَالم بن عبد اللّٰه فلاجل ذٰلِكَ كَانَ عبد اللّٰه لَا یسْاَل اَحَدًا شَیْئًا وَّلَا یرد شَیْئًا اعْطِیه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی چیز دی' تو میں نے عرض کی: یہ آپ اُسے دیدیں' جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے وصول کرلو! جب تمہارے پاس یہ مال آئے' اور تم اس کی طرف دیکھ بھی نہ رہے ہو' اور تم اس کا لالچ بھی نہ رکھتے ہو' تو تم اسے وصول کر کے اپنے مال میں شامل کرو' پھر خواہ تم اسے کھاؤ' خواہ تم اسے صدقہ کردو' لیکن جو ایسا نہ ہو (یعنی جس کا لالچ ہو' یا جو مانگ کر مل رہا ہو) تم اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لے جاؤ''۔

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کوئی چیز مانگتے نہیں تھے اور جب انہیں کوئی چیز دی جاتی تھی تو وہ اسے واپس نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1249 - وَعَنْ عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرسل إِلى عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللهُ عَنهُ بعطاء فَرده عمر فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم رَددته فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ أخبرتنا اَن خيرا لاحدنا اَن لَا يَاخُذ مِنْ اَحد شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ الْمَسْاَلَة فَاَمَا مَا كَانَ عَن غير مَسْاَلَة فَإِنَّمَا هُوَ رزق يرزقكه الله فَقَالَ عمر رَضِيَ اللهُ عَنهُ اما وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ لَا أسأل اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يأتيني شَيْءٌ من غير مَسْاَلَة اِلَّا اَخذته

رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا مُرْسلا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن زيد بن أسلم عَن اَبِيه قَالَ سَمِعت عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللهُ عَنهُ يَقُوْلُ فَذكر بِنَحْوِهٖ

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ ادائیگی بھجوائی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ واپس کر دی' نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے یہ کیوں واپس کی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ بات نہیں بتائی ہے؟ ہم میں بہتر وہ شخص ہے' جو کسی دوسرے سے کوئی چیز نہیں لیتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مانگنے کی صورت میں ہے' جب مانگے بغیر ہو تو یہ وہ رزق ہوگا' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا گیا ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اب میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا' اور جب بھی مانگے بغیر' کوئی چیز میرے پاس آئے گی' تو میں وہ وصول کرلوں گا''۔

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت امام بیہقی نے زید بن اسلم کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

1250 - وَعَنِ الْمطلب بن عبد الله بن حنْطَب اَن عبد الله بن عَامر بعث إِلَى عَائِشَة رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا بِنَفَقَة وَكِسْوَة فَقَالَت للرسول اَي بني لَا اقبل من اَحد شَيْئًا فَلَمَّا خرج الرَّسُوْل قَالَت رُدُّوهُ عَلَيَّ فَرَدُّوهُ قَالَت اِنِّي ذكرت شَيْئًا قَالَ لي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة من اَعْطَاك عَطَاءً من غير مَسْاَلَة فاقبليه فَإِنَّمَا هُوَ رزق عرضه الله اِلَيْك . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات لٰكِن قد قَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ مُحَمَّد يَعْنِي الْبُخَارِيّ لَا أعرف للمطلب بن عبد الله سَمَاعا من اَحد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْله حَدثنِي من شهد خطْبَة النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسَمِعت عبد الله بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعْرِف للمطلب سَمَاعا من اَحد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم

قَالَ المملي رَضِيَ اللهُ عَنهُ قد رُوِيَ عَن اَبِي هُرَيْرَة وَاَما عَائِشَة فَقَالَ اَبُوْ حَاتِم الْمطلب لم يدْرك عَائِشَة

وَقَالَ اَبُوْ زرْعَة ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة فَإِن كَانَ الْمطلب سمع من عَائِشَة فالإسناد مُتَّصِل وَإِلَّا فالرسول إِلَيْهَا لم يسم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ مطلب بن عبداللہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ خرچ اور لباس بھجوائے تو انہوں نے قاصد سے کہا اے میرے بیٹے! میں ان میں سے کچھ بھی قبول نہیں کروں گی جب وہ قاصد واپس چلا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے میرے پاس واپس لے کر آؤ! لوگ اسے واپس لے کر آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اے عائشہ! جو شخص مانگے بغیر تمہیں کچھ دیدے تو تم اسے قبول کرلو کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں تاہم امام ترمذی نے یہ بات بیان کی ہے: امام محمد (یعنی امام بخاری) فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی سے بھی سماع نہیں کیا ہے صرف ایک روایت ہے جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں ''مطلب'' کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے یا شاید سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی گئی ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں: مطلب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ راوی ہے مجھے یہ امید ہے کہ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا اگر تو مطلب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے تو پھر اس کی سند متصل ہوگی ورنہ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جانے والے قاصد کا نام بیان نہیں کیا گیا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1251 - وَعَنْ وَاصل بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد قلت لي إِن خيرا لَك أَن لَا تسْأَل أحدا مِنَ النَّاس شَيْئا

قَالَ إِنَّمَا ذَاكَ أَن تسْأَل . وَمَا آتاك الله من غير . مَسْأَلَة فَإِنَّمَا هُوَ رزق رزقكه الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى بِإِسْنَاد لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت واصل بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے یہ کہ تم لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حکم اس صورت میں ہے جب تم نے کچھ مانگا ہو لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ تمہیں مانگے بغیر عطا کردے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1252 - وَعَنْ خَالِدِ بْن عَلِيّ الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغه عَن أَخِيه مَعْرُوف من غير مَسْأَلَة وَلَا إشراف نفس فليقبله وَلَا يردهُ فَإِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه الله عز

وَجَلَّ اِلَيْهِ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت خالد بن علی جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر کوئی بھلائی ملے (یعنی رقم وغیرہ وصول ہو) تو اُسے اسکو قبول کر لینا چاہیے اور اسے واپس نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی طرف بھجوایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے نقل کر کے یہ فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1253 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتَاهُ اللّٰه شَيْئًا من هٰذَا الْمَال من غير اَن يسْاَله فليقبله فَاِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه اِلَيْهِ . وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ' اس مال میں سے کچھ مانگے بغیر دیدے' تو آدمی کو اسے قبول کر لینا چاہیے' کیونکہ یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اسے بھجوایا ہے''۔

اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1254 - وَعَنْ عَابِد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عرض لَهُ من هٰذَا الرزق شَيْءٌ من غير مَسْاَلَة وَلَا اِشراف نفس فليتوسع بِهِ فِيْ رزقه فَاِنْ كَانَ غَنِيا فليوجهه اِلٰى من هُوَ اَحْوج اِلَيْهِ مِنْهُ . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد جيد قوی

قَالَ عبد اللّٰه بن اَحْمد بن حَنْبَل رَحِمَهُ اللّٰهُ سَاَلت اَبِيْ مَا الاستشراف قَالَ تَقول فِيْ نَفسك سيبعث اِلَيّ فلَان سيصلني فلَان

❀❀ حضرت عابد بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے سامنے' اس رزق میں سے کوئی چیز' مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر' پیش کی جائے' تو اسے اس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت اختیار کرنی چاہیے' اگر آدمی خوشحال ہو' تو پھر وہ اس مال کو اس شخص کو آگے دیدے' جو اس مال کا اس سے زیادہ ضرورت مند ہو''۔ یہ روایت امام احمد' امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: ''استشراف'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ تم سوچو کہ عنقریب فلاں بھجوادے گا' عنقریب فلاں شخص مجھے ملے گا (اور مجھے مال دے گا)۔

1255 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمُعْطِي من سَعَة بِاَفْضَل من الْاٰخِذ اِذا كَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گنجائش رکھنے والا دینے والا شخص' لینے والے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا' جبکہ لینے والا محتاج ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1256 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِیْ يُعْطِی بسعة باعظم اجرا من الَّذِیْ يقبل اِذا كَانَ مُحْتَاجا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِی الضُّعَفَاء

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جس نے گنجائش ہونے کی وجہ سے کچھ دیا ہو'وہ اجر کے اعتبار سے اس شخص سے بڑھ کر نہیں ہے' جس نے اُسے لیا ہو' جبکہ وہ لینے والا محتاج ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے کتاب ''الضعفاء'' میں نقل کی ہے۔

ترهيب السَّائِل اَن يسْاَل بِوَجْه اللّٰه غير الْجنَّة وترهيب المسؤول بِوَجْه اللّٰه اَن يمْنَع

باب: اللہ کے نام پر' جنت کے علاوہ کچھ اور مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات

جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو'اس کے نہ دینے سے متعلق ترہیبی روایات

1257 - عَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه ثُمَّ منع سائله مَا لم يسْاَل هجرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح اِلَّا شَيْخه يحيى بن عُثْمَان بن صَالح وَهُوَ ثِقَة وَفِيْهِ كَلَام هجرا بِضَم الْهَاء وَسُكُون الْجِيم اَی مَا لم يسْاَل أمرا قبيحا لَا يَلِيق

وَيحْتَمل اَنه اَرَادَ مَا لم يسْاَل سؤالا قبيحا بِكَلَام قَبِيح

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے' اور وہ شخص بھی ملعون ہے' جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے' اور پھر وہ مانگنے والے کو کچھ نہ دے' جبکہ مانگنے والے نے کسی نامناسب چیز کو نہ مانگا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے ہیں' البتہ امام طبرانی کے استاد یحییٰ بن صالح کا معاملہ مختلف ہے' وہ ثقہ ہیں' لیکن ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

لفظ ''ہجر'' میں 'ہ' پر پیش ہے' پھر 'ج' پر پیش ہے' یعنی جبکہ اس نے کوئی ایسی چیز نہ مانگی ہو' جو قبیح ہو اور مناسب نہ ہو' اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ آپ کی مراد یہ ہو: جبکہ اس نے قبیح کلام کے ذریعے' کوئی قبیح چیز نہ مانگی ہو''۔

1258 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فاعيذوه وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوهُ وَمَنْ دعَاكُمْ فاجيبوه وَمَنْ صنع اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فكافئوه فَاِن لم تجدوا مَا تكافئوه فَادعوا لَهُ حَتَّى تروا اَنكُمْ قد كافأتموه

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اسے پناہ دے دو' جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے' اسے دیدو' جو شخص تمہیں دعوت دے اس کی دعوت کو قبول کرو' جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تم اسے اس کا بدلہ دو' اور اگر تمہیں' اس کا بدلہ دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' تو تم اس کے حق میں دعا کرو' اتنی دعا کرو کہ تمہیں محسوس ہو' کہ اب تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1259 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة مولى رِفَاعَة عَنْ رَافِع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَمنع سائله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ ابوعبیدہ' جو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' انہوں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے' اور وہ شخص ملعون ہے' جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو اور وہ مانگنے والے کو کچھ نہ دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1260 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُمْ بشر النَّاس رجل يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ فِي آخر حَدِيْث يَاْتِيْ فِي الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو اور وہ کچھ بھی نہ دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جو ایک حدیث کا آخری حصہ ہے' جو جہاد سے متعلق باب میں' آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1261 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبركُمْ بشر الْبَرِيَّة قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى . رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حدیث 1258: سنن أبي داود - كتاب الزكاة' باب عطية من سأل بالله - حديث: 1437 السنن للنسائي - كتاب الزكاة' من سأل بالله عز وجل - حديث: 2533 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' من سأل بالله - حديث: 2319 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2185 الأدب المفرد للبخاري - باب من صنع إليه معروف فليكافئه' حديث: 219

''کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا گیا ہو اور وہ کچھ نہ دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

1262 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا احدثکُمْ عَن الْخضر قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ بَیْنَمَا هُوَ ذَات یَوْم یمشی فِیْ سوق بنی اِسْرَائِیل ابصره رجل مکَاتب فَقَالَ تصدق عَلیّ بَارک اللّٰه فِیك فَقَالَ الْخضر آمَنت بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه من اَمر یکون مَا عِنْدِی شَیْءٍ اعطیکه فَقَالَ الْمِسْکِین اَسأَلك بِوَجْه اللّٰه لما تَصَدَّقت عَلیّ فَاِنِّیْ نظرت السماحة فِیْ وَجهك ورجوت الْبركَة عنْدك فَقَالَ الْخضر آمَنت بِاللّٰهِ مَا عِنْدِی شَیْءٍ اعطیکه اِلَّا اَن تاخذنی فتبیعنی فَقَالَ الْمِسْکِین وَهل یَسْتَقِیم هٰذَا قَالَ نَعَمْ اَقُوْل لقد سَاَلتنِیْ بِاَمْر عَظِیْم اما اِنِّیْ لَا اخیبك بِوَجْه رَبِّی بعنی

قَالَ فقدمه اِلَی السُّوق فَبَاعَهُ باربع مائة دِرْهَم فَمَکث عِنْد الْمُشْتَرِی زَمَانا لَا یَسْتَعْمِلهُ فِیْ شَیْءٍ فَقَالَ اِنَّمَا اشتریتنی التمَاس خیر عِنْدِی فاوصنی بِعَمَل

قَالَ اکره اَن اشق عَلَیْك اِنَّك شیخ کَبِیْر ضَعِیْف قَالَ لَیْسَ یشق عَلیّ

قَالَ قُم فانقل هٰذِهِ الْحِجَارَة وَکَانَ لَا ینقلها دون سِتَّة نفر فِیْ یَوْم فَخرج الرجل لبَعض حَاجته ثُمَّ انْصَرف وَقد نقل الْحِجَارَة فِیْ سَاعَة

قَالَ اَحْسَنت واجملت واطقت مَا لم ارك تُطِیقهُ

قَالَ ثُمَّ عرض للرجل سفر فَقَالَ اِنِّیْ احسبك اَمینا فاخلفنی فِیْ اَهلِیْ وَمَالِیْ خلَافَة حَسَنَة

قَالَ واوصنی بِعَمَل

قَالَ اِنِّیْ اکره اَن اشق عَلَیْك قَالَ لَیْسَ یشق عَلیّ

قَالَ فَاضْرب من اللَّبن لبیتی حَتّٰی اقدم عَلَیْك

قَالَ فَمر الرجل لسفره قَالَ فَرجع الرجل وَقد شید بناءه قَالَ اَسأَلك بِوَجْه اللّٰه مَا سببك وَمَا اَمرك قَالَ سَاَلتنِیْ بِوَجْه اللّٰه وَوجه اللّٰه اَوقعنی فِیْ هٰذِهِ الْعُبُودِیَّة فَقَالَ الْخضر سأخبرك من اَنا اَنا الْخضر الَّذِیْ سَمِعت بِهِ سَاَلنِی مِسْکین صَدَقَة فَلَمْ یکن عِنْدِی شَیْءٍ اعْطِیهِ فَسَاَلَنِی بِوَجْه اللّٰه فامکنته من رقبتی فباعنی واخبرك اَنه من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَرد سائله وَهُوَ یقدر وقف یَوْم الْقِیَامَة جلدَة وَلَا لحم لَهُ یتقعقع فَقَالَ الرجل آمَنت بِاللّٰهِ شققت عَلَیْك یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَلَمْ اعلم

قَالَ لَا بَاس اَحْسَنت واتقنت فَقَالَ الرجل بِاَبِیْ اَنْت وَاُمِّی یَا نَبِیَّ اللّٰهِ احکم فِیْ اَهلِیْ بِمَا شِئْت اَوْ اختر فاخلی سَبِیْلك

قَالَ اَحَبَّ اَنْ تخلى سبيلى فاعبد رَبِّى فخلى سَبيله فَقَالَ الْخضر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَوثقنى فِى الْعُبُودِيَّةِ ثُمَّ نجانى مِنْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَغَيْر الطَّبَرَانِىّ وَحسن بعض مَشَايخنا اِسْنَاده وَفِيْه بعد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تم لوگوں کو''خضر'' کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض: کی جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ وہ بنی اسرائیل کے بازار میں پیدل چلتے ہوئے جارہے تھے ایک مکاتب غلام نے انہیں دیکھا اور بولا: آپ مجھے صدقہ کے طور پر کچھ دیجئے! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت نصیب کرے گا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں' اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے' وہی ہوتا ہے' میرے پاس تو تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے اس نے کہا: میں ایک مسکین آدمی ہوں' اور آپ سے اللہ کے نام پر مانگا ہے' کہ آپ مجھے صدقے کے طور پر کچھ دیجئے' کیونکہ میں نے آپ کے چہرہ پر مہربانی کے آثار دیکھے ہیں' اور میں آپ کے پاس سے برکت کی امید رکھتا ہوں کہ (آپ مجھے کچھ دیدیں گے) تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں' میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جو میں تمہیں دوں' البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم مجھے پکڑو اور مجھے فروخت کردو اس مسکین نے کہا: کیا یہ ٹھیک ہوگا؟ حضرت خضر نے کہا: جی ہاں! میں یہ سوچتا ہوں کہ تم نے ایک عظیم ذات کے حوالے سے مجھ سے مانگا ہے' تو میں اپنے پروردگار کے نام پر تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کروں گا' تم مجھے فروخت کردو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص انہیں لے کر بازار گیا' اور چار درہم کے عوض میں' انہیں فروخت کردیا' وہ ایک طویل عرصہ تک خریدار کے پاس رہے' اس خریدار نے ان سے کوئی کام نہیں لیا' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم نے مجھے اس لئے خریدا ہے' تاکہ میرے پاس سے کوئی بھلائی حاصل کرو' تو تم مجھے کوئی کام کرنے کا کہو' اس نے کہا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں آپ کو کسی مشقت کا شکار کروں' آپ بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: پھر انہیں اور اس پتھر کو منتقل کردیں' حالانکہ وہ ایسا پتھر تھا' جسے چھ آدمی مل کر ایک دن میں دوسری جگہ منتقل کرسکتے تھے وہ شخص کسی کام سے گیا' جب وہ واپس آیا تو اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام ایک گھڑی میں اسے دوسری جگہ منتقل کرچکے تھے' اس شخص نے کہا: آپ نے اچھا اور عمدہ کام کیا ہے' اور ایسی طاقت کا اظہار کیا ہے' جو میں نہیں سمجھتا تھا کہ آپ میں اتنی طاقت ہوگی' پھر اس شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہوا تو اس نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک امین آدمی ہیں' تو آپ میری غیر موجودگی میں' میرے گھر والوں اور میرے مال کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کیجئے گا' تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم مجھے کوئی کام کرنے کا بھی کہہ دو! اس نے کہا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں آپ کو کسی مشقت کا شکار کروں' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: پھر آپ میرے گھر کے لئے اینٹیں بناتے رہیں' جب تک میں واپس نہیں آجاتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ شخص سفر پر چلا گیا' جب وہ شخص واپس آیا' تو حضرت خضر علیہ السلام عمارت تعمیر کرچکے تھے' اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کے نام پر یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے' اور آپ کا معاملہ کیا ہے؟ (یعنی آپ کون ہیں' اور اتنا کام کیسے کرلیا ہے؟) تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم نے مجھ سے اللہ کے نام پر یہ سوال کیا ہے' حالانکہ اللہ کے نام نے ہی مجھے اس طرح غلام بنایا ہے' پھر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں تمہیں بتاتا ہوں' میں وہ خضر ہوں' جس کے بارے میں تم نے سن رکھا ہوگا' ایک مسکین

نے مجھ سے صدقہ کرنے کیلئے کہا' میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی' جو میں اسے دیتا' اس نے مجھ سے اللہ کے نام پر مانگا تھا' تو میں نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا' تو اس نے مجھے فروخت کر دیا' میں تمہیں یہ بات بتاتا ہوں' جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے اور جو مانگنے والے کو (کچھ دیے بغیر) لوٹا دے' حالانکہ وہ دینے کی قدرت رکھتا ہو' تو قیامت کے دن اسے ایسی حالت میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس کے جسم پر صرف کھال ہوگی' گوشت نہیں ہوگا اور وہ حرکت کر رہا ہوگا' تو اس شخص نے کہا: میں اللہ پر ایمان لایا' اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو مشقت کا شکار کیا' لیکن لاعلمی میں کیا' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے' تم نے اچھا کیا اور مجھ پر بھروسہ بھی کیا' اس شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ میرے گھر والوں کے بارے میں مجھے جو چاہیں حکم دیں' یا پھر اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم میرا راستہ چھوڑ دو' تاکہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں' تو اس شخص نے انہیں چھوڑ دیا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے غلام بنا کر پابند کروایا' اور پھر مجھے اس چیز سے نجات دے دی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام طبرانی کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' لیکن یہ بعید از امکان ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّدَقَةِ والحث عَلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ جهد الْمقل وَمَنْ تصدق بِمَا لَا يجب

باب: صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز اس کی ترغیب دینا اور جس شخص کے پاس مال کم ہو' اُس کا (صدقہ کرنا) اور جو شخص کوئی ایسا صدقہ کرے' جو لازم نہ ہو' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

1263 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تصدق بِعدْل تَمْرَة من كسب طيب وَلَا يقبل الله اِلَّا الطّيب فَاِن الله يقبلهَا بِيَمِينِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لصَاحِبهَا كَمَا يُربي اَحَدُكُمْ فلوه حَتّٰى تكون مثل الْجَبَل . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حلال کمائی میں سے ایک کھجور جتنی چیز صدقہ کرے گا' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے' اور پھر اس (صدقہ) کرنے والے کے لئے اُسے بڑھاتا رہتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ (وہ کھجور جو صدقہ کے طور پر دی گئی تھی) وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' نسائی' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1264 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اِن الْعَبْدَ اِذا تصدق من طيب تقبلهَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَخذهَا بِيَمِينِهٖ فرباها كَمَا يُربي اَحَدُكُمْ مهره اَوْ فَصِيله وَاِن الرجل ليتصدق باللقمة فتربو فِيْ يَد اللّٰه اَوْ قَالَ فِيْ كف الله حَتّٰى تكون

مثل الجبل فتصدقوا

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جب کوئی بندہ پاکیزہ چیز میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اسے قبول کرتا ہے اسے اپنے دست قدرت میں لے کر اسے پالنا پوسنا شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے آدمی ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے تو تم لوگ صدقہ کیا کرو"۔

1265 - وَفِیْ رِوَایَةٍ صَحِیْحَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الله یقبل الصَّدَقَة ویاخذها بیَمِینِهٖ فیربیها لاحدکم کَمَا یُرَبِی اَحَدُکُمْ مهره حَتّٰی اِن اللُّقْمَة لتصیر مثل اُحد وتصدیق ذٰلِكَ فِیْ کتاب اللّٰه (الم یعلموا اَن الله هُوَ یقبل التَّوْبَة عَن عباده وَیَاْخُذ الصَّدَقَات) التوبة ویمحق الله الرِّبَا ویربی الصَّدَقَات البقرة . وَرَوَاهُ مَالك بنَحْوِ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیْ هٰذِهٖ عَنْ سَعِیْدِ بن یسَار مُرْسلا لم یذکر اَبَا هُرَیْرَة

امام ترمذی کی ایک "صحیح" روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ قبول کرتا ہے اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے اور پھر اسے بڑھانا شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ اُحد پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے"

اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"کیا وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات وصول کرتا ہے"

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے انہوں نے اسے سعید بن یسار کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

1266 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله لیربی لاحدکم التمرة واللقمة کَمَا یُرَبِی اَحَدُکُمْ فلوه اَوْ فَصِیله حَتّٰی تکون مثل اُحد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ الفلو بِفَتْح الْفَاء وَضم اللَّام وَتَشْدِید الْوَاو هُوَ الْمهْر اَوّل مَا یُولد . والفصیل ولد النَّاقة اِلٰی اَن یفصل عَن اُمه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"اللہ تعالیٰ کسی شخص کی ایک کھجور یا ایک لقمے کو بڑھانا شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ یا ایک کھجور) اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ

ہیں۔

لفظ''الفلو''میں 'ف' پر زبر ہے'ل' پر پیش ہے'اور'و' پر شد ہے'اس سے مراد جانور کے ہاں پیدا ہونے والا پہلا بچہ ہے۔

لفظ''الفصیل'' سے مراد اونٹنی کا وہ بچہ ہے'جو دودھ چھڑانے تک کی عمر کا ہو۔

1267 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَرزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد لیتصدق بالکسرۃ تربو عِنْدَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی تکون مثل أحد ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے'اور وہ اللہ کی بارگاہ میں بڑھتا رہتا ہے'یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1268 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لیدخل باللقمۃ الْخبز وقبضۃ التَّمر وَمثلہ مِمَّا ینْتَفع بِہِ الْمِسْکِین ثَلَاثَۃ الْجَنَّۃ رب الْبَیْت الْاٰمِر بِہٖ وَالزَّوْجَۃ تصلحہ وَالْخَادِمِ الَّذِیْ یناول الْمِسْکِین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لم ینس خدمنا ۔ رَوَاہُ الْحَاکِم وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَہٗ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

الْقَبْضَۃ بِفَتْح الْقَاف وَضَمِّھَا وَاِسْکَان الْبَاء وبالصاد الْمُھْمَلَۃ ھُوَ مَا یتَنَاوَلُہُ الْاٰخِذ برؤوس أنامله الثَّلَاث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے' یا مٹھی بھر کھجوروں' یا اس کی مانند کوئی اور چیز' جس کے ذریعے کسی مسکین کو نفع حاصل ہوا ہو'ان کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے' گھر کے مالک کو' جس نے اس کے بارے میں حکم دیا ہو'اس کی بیوی کو' جس نے اسے تیار کیا ہو'اور اس خادم کو' جو وہ چیز مسکین کو پکڑاتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہمارے خادموں کو بھی نہیں بھولتا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے'اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت مکمل طور پر آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ''القبضۃ'' میں 'ق' پر زبر ہے'اور اس پر 'پیش' بھی پڑھی گئی ہے''ب' ساکن ہے'اور اس کے بعد 'ض' ہے'اس سے مراد وہ چیز ہے' جسے کوئی پکڑنے والا تین انگلیوں کی پوروں کی مدد سے پکڑ سکے۔

1269 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَۃ من مَال وَمَا زَاد اللّٰہ عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد للّٰہ اِلَّا رَفعہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَرَوَاہُ مَالک مُرْسلا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے'

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک نے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1270 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یرفعهُ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا مد عبد یَده بِصَدَقَة اِلَّا ألقیت فِیْ یَد الله قبل اَن تقع فِیْ یَد السَّائِل وَلَا فتح عبد بَاب مَسْأَلَة لَهٗ عَنْهَا غنی اِلَّا فتح الله لَهٗ بَاب فقر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما 'مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی' اور جب کوئی بندہ صدقہ کرنے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے' تو مانگنے والے کے ہاتھ میں جانے سے پہلے' وہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتی ہے' اور جب بھی کوئی بندہ' خوشحال ہونے کے باوجود مانگنے کا دروازہ اپنے لئے کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1271 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس تُوبُوا اِلَی الله قبل اَن تَمُوتُوا وَبَادرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشغلوا وصلوا الَّذِیْ بَیْنَکُم وَبَیْن ربکُم بِکَثْرَة ذکرکُم لَهٗ وَکَثْرَة الصَّدَقَة فِی السِّرّ وَالْعَلَانِیَة ترزقوا وتنصروا وتجبروا

رَوَاهُ ابْن مَاجه فِیْ حَدِیْث تقدم فِی الْجُمُعَة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو' اس سے پہلے کہ تم مرجاؤ' اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرو' اس سے پہلے کہ تم مشغول ہوجاؤ' اور اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان بکثرت ذکر کر کے تعلق قائم کرو' اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مضبوط کیا جائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے جمعہ سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1272 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنهم ذَبحُوا شَاة فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِی مِنْهَا قَالَت مَا بَقِی مِنْهَا اِلَّا کتفهَا . قَالَ بَقِی کلهَا غیر کتفهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث حَسَن صَحِیْح وَمَعْنَاهُ اَنهم تصدقوا بهَا اِلَّا کتفهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے: ان لوگوں نے ایک بکری ذبح کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس میں سے کتنا حصہ باقی بچا ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس میں سے صرف اس کا کندھا باقی بچا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے کندھے کے علاوہ باقی سب حصہ باقی بچا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے اس بکری کا سارا گوشت صدقہ کر دیا تھا' صرف اس کا کندھا صدقہ نہیں کیا تھا۔

1273 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهٗ من مَاله ثَلَاث مَا اكل فافنى اَوْ لبس فابلى اَوْ اعْطى فاقتنى مَا سوى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتاركه للنَّاس رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے: میرا مال اور میرا مال' حالانکہ اس کے مال میں سے' اُس کے حصے میں سے صرف تین چیزیں آتی ہیں' وہ چیز جسے وہ کھا کرفنا کردے' یا پہن کر پرانا کردے' اور وہ جو (اللہ کی راہ میں) دے کر محفوظ کر لے' اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے' وہ رخصت ہونے والا ہے' جسے آدمی لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1274 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّكُمْ مَال وَارِثه اَحَبُّ اِلَيْهِ من مَاله قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحَد اِلَّا مَاله اَحَبُّ اِلَيْهِ

قَالَ فَاِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارِثه مَا اخر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کون شخص ایسا ہے؟ جس کے وارث کا مال' اس کے نزدیک اس کے اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے' ہر ایک کو اپنا ہی مال پسندیدہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے' جسے وہ (اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے) آگے بھیج دے' اور جسے وہ چھوڑ جائے' وہ اس کے وارث کا مال ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1275 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رجل فِیْ فلاة من الْاَرْض فَسمع صَوْتا فِیْ سَحَابَة اسْقِ حديقة فلَان فَتنحى ذٰلِكَ السَّحَاب فافرغ مَاءَهُ فِیْ حرَّة فَاِذَا شرجة من تِلْكَ الشراج قد استوعبت ذٰلِكَ المَاء كُله فتتبع المَاء فَاِذَا رجل قَائِم فِیْ حديقة يحول المَاء بمسحاته فَقَالَ لَهٗ يَا عبد اللّٰه مَا اسْمك قَالَ فلَان للاسم الَّذِیْ سمع فِی السحابة فَقَالَ لَهٗ يَا عبد اللّٰه لم سَاَلتنِیْ عَن اسْمِی قَالَ سَمِعت فِی السَّحَاب الَّذِیْ هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ اسْقِ حديقة فلَان لاسمك فَمَا تَصْنَع فِيْهَا قَالَ اما اِذْ

حديث 1273: صحيح مسلم - كتاب الزهد والرقائق' حديث: 5371صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' باب ما جاء في الحرص وما يتعلق به - ذكر الإخبار عما يخلف المرء بعده من ماله' حديث: 3303السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب ما ينبغي لكل مسلم أن يستعمله من قصر الأمل والاستعداد - حديث: 6128مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8632شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث: 3177

حديث 1274: صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب ما قدم من ماله فهو له - حديث: 6086السنن للنسائي - كتاب الوصايا' الكراهية في تأخير الوصية - حديث: 3574السنن الكبرى للنسائي - كتاب الوصايا' الكراهية في تأخير الوصية - حديث: 6247مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3518شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث: 3175الأدب المفرد للبخاري - باب من مات له سقط' حديث: 154

قلت هٰذَا فَاِنِّيْ أنظر اِلٰى مَا يخرج مِنْهَا فاتصدق بِثُلُثِهِ وآكل أنَا وعيالي ثلثه وأرد ثلثه

رَوَاهُ مُسْلِم ۔ الحديقة الْبُسْتَان اِذَا كَانَ عَلَيْهِ حَائِط

الْحرَّة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الرَّاء الْأَرْض الَّتِيْ بِهَا حِجَارَة سود

والشرجة بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الرَّاء بعْدهَا جِيم وتاء تَأْنِيث مسيل المَاء اِلَى الْأَرْض السهلة

والمسحاة بِالسِّين والحاء الْمُهْملَتَيْنِ هِيَ المجرفة من الْحَدِيْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مرتبہ ایک شخص بے آب وگیاہ زمین پر چلتا ہوا جارہا تھا' اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو' تو وہ بادل ایک طرف چل پڑا' اس نے سارا پانی ایک پتھریلی جگہ پر بہادیا' وہاں سے ایک نالی نکل رہی تھی' وہ سارا پانی اس نالی کے اندر آ گیا' وہ شخص اس پانی کے پیچھے چلتا رہا' تو وہاں ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا پھاوڑے کے ذریعے پانی کا راستہ بنارہا تھا' اس شخص نے اس دوسرے شخص سے دریافت کیا' اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ دوسرے شخص نے نام بتایا' تو یہ وہی نام تھا' جو اس نے بادل میں سنا تھا' اس نے دریافت کیا: اے اللہ! کے بندے! تم نے مجھ سے میرا نام کیوں دریافت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جس بادل میں سے یہ پانی برسا ہے' میں نے اس میں یہ سنا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا تھا: فلاں کے باغ کو سیراب کرو' اس نے تمہارا نام لیا تھا' تو تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اب تم نے یہ بات بتادی ہے' تو پھر میں بتاتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی پیداوار ہوتی ہے' میں اس کے ایک تہائی حصے کو صدقہ کر دیتا ہوں' ایک تہائی حصہ' میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں' اور ایک تہائی حصہ دوبارہ اس پر لگادیتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ لفظ ''الحديقة'' کا مطلب ایسا باغ' جس کی چاردیواری موجود ہو۔

لفظ ''الحرة'' میں 'ح' پر زبر ہے' اور 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد وہ زمین ہے' جہاں سیاہ پتھر موجود ہو (یعنی پتھریلی سرزمین)

''الشرجة'' میں 'ش' پر زبر ہے' 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ج' ہے' پھر اس کے بعد تائے تانیث ہے' اس سے مراد پانی کی ایسی نالی ہے' جو نرم زمین کی طرف جاتی ہے۔

''المسحاة'' میں 'س' نیز 'اور 'ح' ہے' اس سے مراد لوہے کا بنا ہوا پھاوڑا ہے۔

1276 - وَعَنْ عدي بن حَاتِم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْكُم من اَحَد اِلَّا سيكلمه اللّٰه لَيْسَ بَيْنه وَبَيْنه ترجمان فَينْظر اَيمن مِنْهُ فَلَا يرى اِلَّا مَا قدم فَينْظر أشأم مِنْهُ فَلَا يرى اِلَّا مَا قدم فَينْظر بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يرى اِلَّا النَّار تِلْقَاء وَجهه فَاتَّقُوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يسْتَتر مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَلْيَفْعَل ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ عنقریب' اللہ تعالیٰ یوں کلام کرے گا' کہ اس شخص کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا' آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے وہ چیز دکھائی دے گی (جو اس نے اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے) آگے بھیجی تھی

پھر وہ بائیں طرف دیکھے گا' تو اسے صرف وہ چیز نظر آئے گی' جو اس نے آگے بھیجی تھی' پھر وہ سامنے دیکھے گا' تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی' جو اس کے بالکل سامنے ہوگی' تو تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کرو"۔
(یعنی نصف کھجور کے ذریعے کرو) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"تم میں سے جو شخص جہنم سے بچ سکتا ہو' وہ ایسا کرے' خواہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرے"۔
یہ روایت امام نسائی اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1277 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليق اَحَدُكُمْ وَجهه النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"تم میں سے ہر شخص کو اپنے چہرے کو آگ سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے' خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کرے"
یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1278 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة استتري مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَإِنَّهَا تسد من الجائع مسدها من الشبعان . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اے عائشہ! جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' کیونکہ یہ بھوکے کی بھی اتنی ضرورت پوری کرتی ہے جتنی سیر شخص کی ضرورت پوری کرتی ہے"۔
یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1279 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بكر الصديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اَعْوَاد الْمِنبَر يَقُوْلُ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَإِنَّهَا تقيم العوج وتدفع ميتَة السوء وَتَقَع من الجائع موقعها من الشبعان . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ اُمَامَةَ والنعمان بن بشير وَغَيرهم من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم.

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کی لکڑیوں پر (تشریف فرما ہوکر) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جہنم سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' کیونکہ یہ ٹیڑھے کو درست کرتی ہے' بری موت کو پرے کرتی ہے' اور بھوکے کی وہی ضرورت پوری کرتی ہے' جو سیر کی ضرورت پوری کرتی ہے"۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہے۔

1280 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لكعب بن عجْرَة يَا

كَعْب بن عجرَة الصَّلَاة قربَان وَالصِّيَام جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار يَا كَعْب بن عجرَة النَّاس غاديان فبائع نَفسه فموبق رقبته ومبتاع نَفسه فِيْ عتق رقبته . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے اور روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالتوں میں ہوتے ہیں یا تو آدمی اپنے آپ کا سودا کر کے خود کو غلام بنوالیتا ہے یا اپنے آپ کو خرید کر آزاد کروالیتا ہے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1281 - وَعَنْ كَعْب بن عجرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَعْب بن عجرَة إِنَّهُ لَا يدْخل الْجنَّة لحم وَدم نبتا على سحت النَّار أولى بِهِ

يَا كَعْب بن عجرَة النَّاس غاديان فغاد فِيْ فكاك نَفسه فمعتقها وغاد فموبقها . يَا كَعْب بن عجرَة الصَّلَاة قربَان وَالصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يذهب الجليد على الصَّفَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کعب عجرہ! جنت میں ایسا گوشت اور خون داخل نہیں ہوں گے جن کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو یہ جہنم کے زیادہ لائق ہوں گے اے کعب بن عجرہ! لوگ نکلتے ہیں تو ان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک شخص اپنے آپ کو چھڑواتا ہے اور آزاد کروالیتا ہے اور ایک شخص خود کو غلام بنوالیتا ہے اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جس طرح کوئی سخت چیز ڈھوان سے گر جاتی ہے۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1282 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَذكر الحَدِيْث إِلَى أَن قَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ يَعْنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أدلك على أَبْوَاب الْخَيْر

قلت بلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَيَأْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي الصمت وَهُوَ عِنْد ابْن حبَان من حَدِيْثِ جَابر فِيْ حَدِيْثٍ يَأْتِيْ فِيْ كتاب الْقَضَاء إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں وہ آگے چل کر بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ آگے چل کر خاموشی سے متعلق باب میں مکمل

روایت کے طور پر آئے گی' یہ روایت امام ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ روایت قضا سے متعلق باب میں' آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1283 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لتطفىء غضب الرب وتدفع ميتة السوء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وروى ابْن الْمُبَارك فِي كتاب الْبر شطره الآخير وَلَفظه اِن الله ليدرأ بِالصَّدَقَةِ سبعين بَابا من ميتة السوء

يدرأ بِالدَّال الْمُهْملَة اَي يدْفع وَزنه وَمَعْنَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور بری موت کو پرے کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' عبداللہ بن مبارک نے اس روایت کا آخری نصف حصہ ''کتاب البر'' میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کی وجہ سے' بری موت کے ستر دروازے پرے کر دیتا ہے''۔

لفظ ''یدرأ'' میں 'د' ہے' اس سے مراد ''یدفع'' یعنی پرے کرنا' یہ وزن اور معنی دونوں کے اعتبار سے اس سے مناسبت رکھتا ہے۔

1284 - وَعَنْ اَبِي كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث اقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيثا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده الله عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح الله عَلَيْهِ بَاب فقر اَو كلمة نَحْوهَا وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيثا فاحفظوه . قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لأربعة نفر عبد رزقه الله مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ ربه ويصل فِيهِ رَحمَه وَيعلم لله فِيهِ حَقًا فَهَذَا بِاَفْضَل الْمنَازل وَعبد رزقه الله علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لي مَالا لعملت بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فأجرهما سَوَاء وَعبد رزقه الله مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِي مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِي فِيهِ ربه وَلَا يصل فِيهِ رَحمَه وَلَا يعلم لله فِيهِ حَقًا فَهَذَا باخبث الْمنَازل وَعبد لم يرزقه الله مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لي مَالا لعملت فِيهِ بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تین باتیں ہیں' جن کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں' میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم لوگ اسے یاد کر لو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا' اور جب کسی بندے کے ساتھ زیادتی ہو' اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جب بھی کوئی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے (یہ یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم لوگ اسے یاد کر لو!

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے ہے: ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہوا اور وہ اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو اور اس کے بارے میں صلہ رحمی سے کام لیتا ہو اور وہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق سے واقف ہو تو یہ مرتبے کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت والا ہوگا' ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو لیکن اسے مال عطا نہ کیا ہو اور وہ سچی نیت کے ساتھ یہ سوچتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا' تو میں بھی اس کے ذریعے وہی کام کرتا' جو فلاں شخص کرتا ہے' تو اس شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا اور ان دونوں کا اجر برابر ہوگا' ایک وہ بندہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو لیکن اسے علم عطا نہ کیا ہو' تو وہ لاعلمی کی وجہ سے' اپنے مال کو ضائع کرتا ہو اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے نہ ڈرتا ہو اور صلہ رحمی نہ کرتا ہو' اس مال کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کے حق سے ناواقف ہو' تو یہ سب سے زیادہ بری جگہ پر ہوگا' اور ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو' اور نہ علم عطا کیا ہو' اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا' تو میں بھی اس میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (یعنی اسے ناحق خرچ کرتا) تو ایسے شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' اور ان دونوں کا گناہ برابر ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1285 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْبَخِيل والمتصدق كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جنتان من حَدِيْد قد اضطرت اَيْدِيهمَا اِلٰى ثديهما وتراقيهما فَجعل الْمُتَصَدّق كلما تصدق بِصَدَقَة انبسطت عَنهُ حَتّٰى تغشى أنامله وَتَعْفُو اثره وَجعل الْبَخِيل كلما هم بِصَدَقَة قلصت وَاخذت كل حَلقَة بمكانها

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة فَانا رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاُصْبُعَيْهِ هٰكَذَا فِىْ جيبه يوسعها وَلَا تتوسع . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِىّ وَلَفظه مثل الْمُنفق الْمُتَصَدّق والبخيل كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جبتان اَوْ جنتان من حَدِيْد من لدن ثديهما اِلٰى تراقيهما فَاِذَا اَرَادَ الْمُنفق اَن يُنْفق اتسعت عَلَيْهِ الدرْع اَوْ مرت حَتّٰى تجن بنانه وَتَعْفُو اثره فَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيل اَن يُنْفق قلصت ولزمت كل حَلقَة موضعهَا حَتّٰى أخذت بترقوته اَوْ برقبته

يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أشهد انه راى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوسعها وَلَا تتسع
الْجنَّة بِضَم الْجِيم وَتَشْدِيد النُّوْن كل مَا وقى الْاِنْسَان ويضاف اِلٰى مَا يكون مِنْهُ
التراقى جمع ترقوة بِفَتْح التَّاء وَضمّهَا لحن وَهُوَ الْعظم الَّذِىْ يكون بَيْن ثغرة نحر الْاِنْسَان وعاتقه
وقلصت بِفَتْح الْقَاف وَاللَّام اَى انجمعت وتشمرت وَهُوَ ضد استرخت وانبسطت
والجيب هُوَ الْخرق الَّذِىْ يخرج الْاِنْسَان مِنْهُ رَاسه فِى الثَّوْب وَنَحْوه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کنجوس شخص اور صدقہ کرنے والے شخص کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ان کی مثال' دو ایسے آدمیوں کی مانند ہے' جن کے جسم پر لوہے کی زرہ موجود ہوتی ہے' وہ زرہ اُن کے بازوں سے لے

کر اُن کی گردن تک ہوتی ہے صدقہ کرنے والا شخص جب بھی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو اسے کشادگی نصیب ہوتی ہے یہاں تک وہ زرہ (کھل ہو کر نیچے گر جاتی ہے) اور اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشان قدم کو چھپا لیتی ہے جبکہ کنجوس شخص جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اور سخت ہوتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر مضبوط ہو جاتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنے گریبان میں اس طرح اشارہ کیا کہ وہ شخص اسے کھلا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلی نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''صدقہ کر کے خرچ کرنے والے شخص اور کنجوسی کرنے والے شخص کی مثال دو ایسے آدمیوں کی مانند ہے جن کے جسم پر لوہے کی بنی ہوئی دو جبے یا دو زرہیں ہوتی ہیں جو ان کے سینے سے لے کر اُن کی گردن تک ہوتی ہیں جب خرچ کرنے والا شخص خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے اور نیچے گر جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں اور قدموں کے نشانات کو چھپا لیتی ہے اور کنجوس شخص جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اور تنگ ہوتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (زرہ) اس کی گردن یا اس کے حلق کو پکڑ لیتی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اشارہ کر کے دکھایا کہ وہ شخص اسے کشادہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی''۔

''الجنة'' میں 'ج' پر پیش ہے اور 'ن' پر شد ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے آدمی خود کو محفوظ کرتا ہے اور اس کی نسبت اس چیز کی طرف کی گئی ہے جس سے یہ ہو (یعنی زرہ مراد ہے)۔

''التراقی'' یہ لفظ ''ترقوۃ'' کی جمع ہے جس میں 'ت' پر زبر ہے اور اس پر پیش پڑھنا غلطی ہے یہ وہ ہڈی ہے جو آدمی کی گردن کے درمیان سے لے کر اس کے کندھے تک کے درمیان میں ہوتی ہے۔

لفظ ''قلصت'' میں 'ق' اور 'ل' پر زبر ہے اس سے مراد جمع ہونا اور سمٹنا ہے یہ کھلے اور کشادہ ہونے کے متضاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

''الجیب'' اس سے مراد وہ حصہ ہے جہاں سے آدمی اپنے کپڑے میں سے میں اپنا سر باہر نکالتا ہے (یعنی گریبان)۔

1286 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ انه بلغه عَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنّ مِسْكينا سَاَلَهَا وَهِي صَائِمَة وَلَيْس فِيْ بَيْتهَا اِلَّا رغيف فَقَالَت لمولاة لَهَا أعطيها اِيَّاه فَقَالَت لَيْسَ لَك مَا تفطرين عَلَيْهِ فَقَالَت أعطيها اِيَّاه قَالَت فَفعلت فَلَمَّا أمسينا أهْدى لَهَا اَهْل بَيت اَوْ اِنْسَان مَا كَانَ يهدى لَهَا شَاة و كفنها فدعتها عَائِشَة فَقَالَت كلي من هٰذَا خير من قرصك

امام مالک بیان کرتے ہیں: اُن تک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: ایک مسکین نے ان سے کچھ کھانے کے لئے مانگا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا ان کے گھر میں اس وقت صرف روٹی تھی تو انہوں نے اپنی کنیز سے کہا تم یہ سے دیدو! اس کنیز نے کہا: آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے آپ افطاری کریں تو سیّدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم یہ اس مسکین کو دے دو! اس کنیز نے ایسا ہی کیا' جب شام ہوئی' تو کسی گھر کے افراد نے' یا کسی شخص نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے کے طور پر' بکری کا گوشت بھیجا' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو بلوایا اور فرمایا: تم یہ کھاؤ! یہ کھانا تمہاری روٹی سے زیادہ بہتر ہے (جو تم نے فقیر کو دی تھی)۔

1287 - قَالَ مَالك وَبَلَغَنِيْ اَنّ مِسْكِينا استطعم عَائِشَة اُم الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَبَيْن يَدَيهَا عِنَب فَقَالَت لانْسَان خُذ حَبَّة فَاعطه اِيَّاهَا فَجعل ينظر اِلَيْهَا ويعجب فَقَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اتعجب كم ترى فِيْ هٰذِهِ الْحبَّة من مِثْقَال ذرة ذكره فِي الْمُوَطَّا هٰكَذَا بلاغا بِغَيْر سَنَد

قَوْلِهٖ و كفنها اَى مَا يَسْتُرهَا من طَعَام وَغَيْرِه

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک مرتبہ ایک مسکین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کھانے کے لئے کچھ مانگا' اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے انگور رکھے ہوئے تھے' تو انہوں نے کسی شخص سے کہا: تم ایک دانہ لے کر وہ دانہ اس مسکین کو دے دو' تو اس شخص نے حیرانگی سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھنا شروع کیا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو؟ حالانکہ اس ایک دانے کے اندر ذرے کے وزن جتنے کتنے ہی حصے بن جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے ''موطا'' میں ''بلاغ'' کے طور پر نقل کی ہے' جو کسی سند کے بغیر ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''وکفنھا'' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس سے کھانے وغیرہ کو ڈھانپا جاتا ہے۔

1288 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهٖ فوضعها فِيْ يَد سَارِق فَاَصْبَحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهٖ فوضعها فِيْ يَد زَانِيَة فَاَصْبَحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على زَانِيَة . قَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على زَانِيَة لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهٖ فوضعها فِيْ يَد غَنِيّ فَاَصْبَحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على غَنِي

قَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق وزانية وغني فَاُتِي فَقِيْل لَهٗ اَما صدقتك على سَارِق فَلَعَلَّهٗ اَن يستعف عَن سَرقته وَاَما الزَّانِيَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَاَما الْغَنِيّ فَلَعَلَّهٗ اَن يعْتَبر فينفق مِمَّا اعطاهُ اللّٰه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَقَالَا فِيْهِ فَاُتِي فَقِيْل لَهٗ اما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص نے کہا کہ میں کوئی چیز صدقہ کروں گا' پھر وہ صدقے کی چیز کو لے کر نکلا (اور لاعلمی میں) اس کو کسی چور کے ہاتھ میں رکھ دیا' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی چور کو صدقے کے طور پر کچھ دیا گیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے' اگرچہ (صدقہ کی چیز) چور کے پاس چلی گئی ہے' میں ضرور پھر صدقہ کروں گا' پھر وہ شخص صدقے کی چیز لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) وہ چیز زنا کرنے والی کسی عورت کے ہاتھ میں رکھ دی' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت

کوصدقے کے طور پر کوئی چیز دے دی گئی ہے' اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے' اگر چہ (میری صدقہ کی ہوئی چیز) زنا کرنے والی عورت کو مل گئی ہے' میں (دوبارہ) ضرور کوئی چیز صدقہ کروں گا' وہ شخص صدقے کی چیز لے کر نکلا (اور لاعلمی میں) ایک خوشحال شخص کے ہاتھ پر رکھ دی' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات ایک خوشحال شخص کو صدقے کے طور پر کوئی چیز دے دی گئی' تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے (اگر چہ میری صدقہ کی ہوئی چیز) ایک چور' زنا کرنے والی عورت' اور خوشحال شخص کو مل گئی (تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس شخص سے کہا گیا: جہاں تک تمہارے اس صدقے کا تعلق ہے' جو چور کو دیا گیا' تو ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ چوری کرنے سے باز آ جائے' جہاں تک زنا کرنے والی عورت کا تعلق ہے' تو ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ زنا سے بچ گئی ہو اور جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے' تو ہو سکتا ہے' اس نے عبرت حاصل کی ہو' اور اللہ تعالیٰ نے جو مال اسے عطا کیا ہے' وہ بھی اس میں سے خرچ کرنا شروع کر دے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس کے پاس ایک شخص آیا اس کو بتایا: تمہارا صدقہ قبول ہو گیا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1289 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل امرىء فِيْ ظلّ صدقته حَتّٰى يقْضى بَيْنَ النَّاس . قَالَ يزِيْد فَكَانَ اَبُو الْخَيْر مرْثَد لَا يخطئه يَوْم اِلَّا تصدق فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّلَو بكعكة اَوْ بصلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) ہر شخص اس وقت تک' اپنے صدقے کے سائے میں رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں جاتا''

یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوالخیر مرثد نامی راوی روزانہ کوئی نہ کوئی چیز' صدقہ کیا کرتے تھے' خواہ وہ روٹی یا پیاز ہی کیوں نہ ہو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' اس کو اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1290 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة اَيْضًا عَن يزِيْد بن اَبِيْ حبيب عَن مرْثَد بن اَبِيْ عبد اللّٰه الْيَزنِيّ انه كَانَ اَوَّل اَهْل مصر يروح اِلَى الْمَسْجِد وَمَا رَايْته دَاخِلا الْمَسْجِد قطّ اِلَّا وَفِيْ كمه صَدَقَة اِمَّا فلوس وَاِمَّا خبز وَاِمَّا قَمح . قَالَ حَتّٰى رُبمَا رَاَيْت البصل يحملهُ قَالَ فَاَقُوْل يَا اَبَا الْخَيْر ان هٰذَا ينتن ثِيَابك قَالَ فَيَقُوْلُ يَا ابْن اَبِيْ حبيب اَما اِنِّيْ لم اجد فِي الْبَيْت شَيْئًا اتصدق بِهٖ غَيْره اِنَّهٗ حَدثنِيْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظلّ الْمُؤْمِن يَوْم الْقِيَامَة صدقته

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
یزید بن ابوحبیب نے مرثد بن ابوعبداللہ یزنی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ مصر کے رہنے والے تھے وہ سب سے پہلے مسجد جایا کرتے تھے میں نے دیکھا کہ وہ جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے تو ان کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز ضرور ہوتی تھی خواہ وہ روٹی ہو یا گندم ہو یہاں تک کہ میں نے دیکھا کبھی انہوں نے پیاز بھی اٹھایا ہوتا تھا میں نے کہا اے ابوالخیر! یہ پیاز تو آپ کے کپڑے کو بدبودار کردے گا تو انہوں نے فرمایا: اے ابن ابوحبیب! مجھے گھر میں صدقہ کرنے کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی تھی اور ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''قیامت کے دن آدمی کا سایہ اُس کا صدقہ ہوگا''۔

1291 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّدَقَة لتطفىء عَن اَهلهَا حر القُبُور وَاِنَّمَا يستظل المُؤمن يَوم القِيَامَة فِي ظلّ صدقته
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الكَبِير وَالبَيهَقِيّ وَفِيه ابْن لَهِيعَة

اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''صدقہ صدقہ کرنے والے سے قبر کی تپش کو ختم کردے گا اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں رہے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

1292 - وَعَنِ الحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ انه يَقُولُ يَا ابْن آدم أفرغ من كنزك عِندِي وَلَا حرق وَلَا غرق وَلَا سرق أوفيكه أحوج مَا تكون اِلَيهِ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالبَيهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا مُرسل وَقد روينَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن اللّٰه اِذا استودع شَيئًا حفظه

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پروردگار فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تم اپنے خزانے (یعنی مال) کو میرے پاس رکھوا دو! پھر یہ نہ جلے گا' نہ ڈوبے گا' اور نہ چوری ہوگا' اور یہ میں تمہیں پورا اُس وقت واپس کردوں گا' جب تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی''۔
یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''مرسل'' ہے ہم نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی چیز رکھوائی جاتی ہے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے''۔

1293 - وَرُوِيَ عَن مَيمُونَة بنت سعد اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفتِنَا عَن الصَّدَقَة فَقَالَ اِنَّهَا حجاب مِنَ النَّار لمن احتسبها يَبتَغِي بهَا وَجه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صدقہ کرنے کے بارے میں ہمیں حکم بیان کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اس شخص کے لئے' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے

حصول کے لیے اسے کیا ہو"۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1294 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يخرج رجل شَيْئًا من الصَّدَقَة حَتّٰى يفك عَنْهَا لحيي سَبْعِيْن شَيْطَانا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَتردد فِيْ سَمَاع الْاَعْمَش من بُرَيْدَة وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ ذَر مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ قَالَ مَا خرجت صَدَقَة حَتّٰى يفك عَنْهَا لحيا سَبْعِيْنَ شَيْطَانا كلهم ينْهى عَنْهَا

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی شخص صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز اس وقت تک نہیں نکالتا' جب تک وہ اس چیز کو 70 شیاطین کے جبڑوں میں سے نہیں کھینچتا"۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں اسے روایت کیا ہے' انہوں نے اعمش کے' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے کے بارے میں تردّد کا اظہار کیا ہے' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بیہقی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"صدقہ اُس وقت تک نہیں نکالا جاتا' جب تک اسے "ستر" شیاطین کے جبڑوں سے نہیں کھینچا جاتا' وہ سب اُسے روک رہے ہوتے ہیں"۔

1295 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَة اكثر الْاَنْصَار بِالْمَدِيْنَةِ مَالا من نخل وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَاله اِلَيْهِ بيرحاء وَكَانَت مُسْتَقْبلَة الْمَسْجِد وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخلهَا وَيشْرب من مَاء فِيْهَا طيب . قَالَ اَنَس فَلَمَّا نزلت هٰذِهِ الْاٰيَة (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) آل عمران

قَامَ اَبُوْ طَلْحَة اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اللّٰه تبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) وَاِن اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيّ بيرحاء وَاِنَّهَا صَدَقَة اَرْجُو برهَا وَذُخْرهَا عِنْد اللّٰه فضعها يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰه

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخ ذٰلِكَ مَال رابح ذٰلِكَ مَال رابح

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا بيرحاء بِكَسْر الْبَاء وَفتحهَا ممدو دا اسْم لحديقة نخل كَانَت لِاَبِيْ طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ بعض مَشَايِخنَا صَوَابه بيرحى بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء مَقْصُوْرا وَاِنَّمَا صحفه النَّاس

وَقَوله رابح رُوِيَ بِالْبَاء الْمُوَحدَة وبالياء الْمُثَنَّاة تَحت

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات

تھے وران کے نزدیک اُن کے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ "بیرحاء" نام کا باغ تھا جو مسجد کے بالکل مدمقابل تھا نبی اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی "تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو"۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے "تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو"

تو میرے اموال میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ "بیرحاء" ہے یہ صدقہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں یارسول اللہ! آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت عمدہ یہ نفع بخش مال ہے یہ نفع بخش مال ہے"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی نے نقل کی ہے امام نسائی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "بیرحاء" میں 'ب' پر زیر ہے اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اس کے بعد اسم ممدود ہے یہ کھجوروں کے ایک باغ کا نام ہے جو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات نقل کی ہے: اس کا درست تلفظ یہ ہے کہ "بیرحی" یعنی 'ب' پر زبر ہے اور 'ر' کے بعد 'ز' ہے اور پھر اس میں "اسم مکسور" ہے لوگوں نے اس کو غلط نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "رائح" اسے 'ب' کے ساتھ اور 'ی' کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

1296 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تقول فِی الصَّلَاة قَالَ تَمام الْعَمَل
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترکت افضل عمل فِیْ نَفسِی اَوْ خَیره قَالَ مَا هُوَ قلت الصَّوْم
قَالَ خیر وَلَیْسَ هُنَاكَ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَای الصَّدَقَة وَذکر کلمة
قلت فَإِن لم أقدر قَالَ بفضل طَعَامك
قلت فَإِن لم افعل قَالَ بشق تَمْرَة
قلت فَإِن لم افعل قَالَ بِكَلِمَة طيبَة
قلت فَإِن لم افعل قَالَ دع النَّاس من الشَّر فَإِنَّهَا صَدَقَة تصدق بهَا على نَفسك
قلت فَإِن لم افعل قَالَ تُرِيدُ اَن لَا تدع فِيك من الْخَير شَيْئا
رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه اطول مِنْهُ بِنَحْوِهٖ وَالْحَاکِم وَیَأْتِیْ لَفظه اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مکمل عمل ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک اور عمل کا ذکر نہیں کیا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سب سے زیادہ بہتر ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ میں نے عرض کی: روزہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی بہتر ہے لیکن یہاں اس کی بات نہیں ہو رہی میں نے عرض کی: یارسول

اللہ! کون سا صدقہ (زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کے بعد راوی نے ایک کلمہ ذکر کیا تھا) میں نے عرض کی: اگر میں اس کی قدرت نہ رکھوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اضافی کھانا دے دو میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف کھجور دیدو! میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزہ بات کہہ دو! میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنے آپ پر کرو گے میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے اندر کوئی بھی بھلائی نہ رہنے دو؟"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر اور اس کی مانند نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور وہ روایت آگے آئے گی۔

1297 - وروى الْبَيْهَقِيّ وَلَفظه فِي إِحْدَى رواياته قَالَ سَأَلت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُنجي الْعَبْد مِنَ النَّار قَالَ الْإِيمَان بِاللّه

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّهِ مَعَ الْإِيمَان عمل قَالَ أَن ترضخ مِمَّا خولك اللّه وترضخ مِمَّا رزقك الله

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّهِ فَإِن كَانَ فَقِيرا لَا يجد مَا يرضخ قَالَ يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهى عَن الْمُنكر

قلت إِن كَانَ لَا يَسْتَطِيع أَن يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَنْهى عَن الْمُنكر قَالَ فليعن الأخرق

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّهِ أَرَأَيْت إِن كَانَ لَا يحسن أَن يصنع قَالَ فليعن مَظْلُوما

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّهِ أَرَأَيْت إِن كَانَ ضَعِيفا لَا يَسْتَطِيع أَن يعين مَظْلُوما قَالَ مَا تُرِيدُ أَن تتْرك لصاحبك من خير ليمسك أَذَاهُ عَن النَّاس

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّهِ أَرَأَيْت إِن فعل هٰذَا يدْخلهُ الْجنَّة قَالَ مَا من عبد مُؤمن يُصِيب خصْلَة مِنْ هٰذِهِ الْخِصَال إِلَّا أخذت بِيَدِهِ حَتّٰى تدخله الْجنَّة

❀ امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے اور ان کی روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سی چیز بندے کو آگ سے نجات دے سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہونا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اس میں سے تم کچھ صدقہ کرو اور جو کچھ رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ صدقہ کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص فقیر ہو اور وہ صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ پاتا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے میں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ کسی معذور شخص کی مدد کر دے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکتا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ کسی مظلوم کی مدد کرے میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ شخص کمزور ہو اور کسی مظلوم کی مدد بھی نہ کر سکتا ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے ساتھی کے پاس کوئی بھلائی رہنے دو؟ اسے چاہیے کہ لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھے میں نے

عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا؟ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ اِن میں سے کوئی ایک خصوصیت بھی حاصل کرے گا تو خصوصیت اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت میں داخل کروا دے گی"۔

1298 - وَرُوِیَ عَن رَافِع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَة تسد سَبْعِيْنَ بَابا من السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ 70 برائیوں کے دروازے بند کر دیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1299 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبلَاء لَا يتخطى الصَّدَقَة . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا على انس وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرنے میں جلدی کرو! کیونکہ "بلا" صدقے کو عبور کر کے نہیں آ سکتی''۔

یہ روایت امام بیہقی نے "مرفوع" روایت کے طور پر اور حضرت انس رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے اور شاید یہی زیادہ مناسب ہے۔

1300 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تصدقوا فَإِن الصَّدَقَة فكاككم من النَّار . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيق الْحَارِث بن عُمَيْر عَن حميد عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرو! کیونکہ صدقہ تمہارے بچاؤ کا ذریعہ ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے حارث بن عمیر کے حوالے سے حمید نامی راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1301 - وَرُوِیَ عَن عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبلَاء لَا يتخطاها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكره رزين فِي جَامعه وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ من الْاُصُوْل

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرنے میں جلدی کرو! کیونکہ کوئی بھی "بلا" اِسے عبور نہیں کر سکتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے یہ روایت رزین نے اپنی "جامع" میں نقل کی ہے البتہ "اصول" میں سے کسی میں یہ

حدیث 1300: المعجم الأوسط للطبراني - باب العين - من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8219' شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث: 3199' حلية الأولياء - ابن معدان' حديث: 15929

روایت موجود نہیں ہے۔

1302 - وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله اوحى اِلٰى يحيى بن زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام بِخمْس كَلِمَات اَن يعْمل بِهن وَيَاْمر بني اِسْرَائِيل اَن يعملوا بِهن فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فِيْهِ وآمركم بِالصَّدَقَةِ وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل أسره الْعَدو فَاَوْثقُوْا يَده اِلٰى عُنُقه وقربوه ليضربوا عُنُقه فَجعل يَقُوْلُ هَلْ لكم اَن أفدي نَفسِي مِنْكُمْ وَجعل يُعْطي الْقَلِيل وَالْكثير حَتّٰى فدى نَفسه . الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف پانچ باتوں کی وحی کی کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو یہ حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:)

''میں تم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جسے دشمن قید کر لیتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ گردن پر باندھ دیتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ وہ اس کی گردن بھی اڑا دیں تو وہ شخص یہ کہتا ہے: کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو؟ کہ میں تمہیں اپنی ذات کا فدیہ ادا کر دوں؟ پھر وہ شخص تھوڑی یا زیادہ رقم ادا کر کے اپنی ذات کا فدیہ دے دیتا ہے'' - الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسے امام ابن خزیمہ نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت اس سے پہلے مکمل روایت کے طور پر نماز میں ادھر اُدھر توجہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1303 - وَعَنْ رَافِع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الملكة نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِي الْعُمر وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة وتقي ميتَة السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه رجل لم يسم وروى اَبُوْ دَاوُد بعضه

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(اپنے غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ) اچھا سلوک کرنا نشوونما (یعنی مال میں اضافے) کا باعث ہے اور برا خلاق نحوست ہوتی ہے نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس میں ایک راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا امام ابوداؤد نے اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

1304 - وَعَنْ عَمرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن صَدَقَة الْمُسْلِم تزيد فِي الْعُمر وتمنع ميتَة السوء وَيذْهب الله بهَا الْكبر وَالْفَخْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق كثير بن عبد الله عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَمْرو بن عَوْف وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ وصححها ابْن خُزَيْمَة لغير هٰذَا الْمَتْن

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کا صدقہ' عمر میں اضافہ کرتا ہے اور بری موت کو پرے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے فخر اور تکبر کو رخصت کر دیتا ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے' کثیر بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' لیکن اس کا متن اور ہے۔

1305 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر لي اَن الْاَعْمَال تباهى فَتَقُوْلُ الصَّدَقَة اَنا افضلكم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ اعمال' ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرتے ہیں' تو صدقہ کہتا ہے: میں تم سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1306 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهٖ عَصا وَقد علق رجل قنو حشف فَجعل يطعن فِيْ ذٰلِكَ القنو فَقَالَ لَو شَاءَ رب هٰذِهِ الصَّدَقَة تصدق باطيب من هٰذَا اِن رب هٰذِهِ الصَّدَقَة يَاْكُل حشفا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عصا تھا' ایک شخص نے ہلکی قسم کی کھجوروں کا ایک خوشہ (صدقے کے طور پر مسجد میں) لٹکایا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھڑی کے ذریعے اس خوشے کو چھوا' اور فرمایا: یہ صدقہ کرنے والا شخص' اگر چاہتا تو اس سے زیادہ پاکیزہ (کھجوریں) بھی صدقہ کرسکتا تھا' یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے دن ہلکی قسم کی کھجوریں کھائے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1307 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهٖ لم يكن لَهُ فِيْهِ أجر وَكَانَ اِصره عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم

كلهم من رِوَايَةِ دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرام طور پر مال جمع کرتا ہے' اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے' تو اس شخص کو ایسا کرنے سے کوئی اجر نہیں ملے گا' بلکہ یہ اس کے ذمہ گناہ کے طور پر لازم ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' ابن حجیرہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1308 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الصَّدَقَة مَا أبقت غنى وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلى وابدأ بِمن تعول تَقول امْرَاَتك أنْفق عَلَيّ اَوْ طَلقنِي وَيَقُوْلُ مملوكك أنْفق عَلَيّ اَوْ بعني وَيَقُوْلُ ولدك اِلٰى من تكلنا رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَلَعَلَّ قَوْله تَقول امْرَاَتك اِلٰى آخِره من كَلَام اَبِیْ هُرَيْرَة مدرج

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر صدقہ وہ ہے' جس کو کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کرنے سے آغاز کرو (ورنہ) تمہاری بیوی کہے گی: مجھ پر خرچ کرو' ورنہ مجھے طلاق دیدو! تمہارا غلام کہے گا: مجھ پر خرچ کرو' یا پھر مجھے فروخت کردو! تمہارا بچہ کہے گا: تم ہمیں کس کے حوالے کرتے ہو؟''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور شاید روایت کے یہ الفاظ ''تمہاری بیوی کہے گی'' یہاں سے لے کر' آخر تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو روایت کے درمیان میں درج ہوگیا ہے۔

1309 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل وابدأ بِمن تعول رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تنگ دست شخص محنت کر کے دے' اور تم اپنے زیر کفالت شخص سے خرچ کرنے کا آغاز کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ نے' اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1310 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبق دِرْهَم مائَة ألف دِرْهَم فَقَالَ رجل وَكَيف ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل لَهُ مَال كثير اَخذ من عرضه مائَة ألف دِرْهَم تصدق بهَا وَرجل لَيْسَ لَهُ اِلَّا دِرْهَمَانِ فَاَخذ اَحدهمَا فَتصدق بِهِ

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

قَوْله من عرضه بِضَم الْعين الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة اَی من جَانِبه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(بعض اوقات) ایک درہم' ایک لاکھ درہموں پر سبقت لے جاتا ہے' ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے پاس بہت سا مال ہوتا ہے' وہ اپنے سامان میں سے ایک لاکھ درہم نکالتا ہے' اور صدقہ کر دیتا ہے' اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہوتے ہیں' اور وہ اُن میں سے ایک کو لے کر' اُسے صدقہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''عرضة'' میں 'ع' پر پیش ہے' اس کے بعد 'ض' ہے' اس سے مراد اس کی ایک طرف ہے۔

1311 - وَعَنْ اُم بجيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا انَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن الْمِسْكِين لَيَقُوْمُ على بَابِي فَمَا اجد لَهُ شَيْئًا اعْطِيه اِيَّاه فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لم تجدى اِلَّا ظلفا محرقا فادفعيه اِلَيْهِ فِيْ يَده رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة . وَزَاد فِيْ رِوَايَة لَا تردى سَائِلك وَلَوْ بظلف محرق وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح الظلف بِكَسْر الظَّاء الْمُعْجَمَة للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للفرس

سیدہ اُمِّ بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات کوئی مسکین میرے دروازے پر آ کر کھڑا ہوتا ہے' اور مجھے اسے دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اسے دینے کے لئے جلا ہوا پایا (یعنی جانور کی ٹانگ کا نچلا حصہ) ملتا ہے' تو وہی تم اس کے ہاتھ میں رکھ دو''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''تم مانگنے والے کو واپس نہ لوٹاؤ! خواہ کوئی جلا ہوا پایا (یعنی جانور کی ٹانگ کا نچلا حصہ) دے کر واپس کرو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

''الظلف'' میں 'ظ' پر زیر ہے' یہ گائے اور بکری کے پاؤں کو کہتے ہیں' جس طرح گھوڑے کا کھر ہوتا ہے۔

1312 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بني اِسْرَائِيل فعبد اللّٰه فِيْ صومعة سِتِّينَ عَاما فأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خيرا فَنزل وَمَعَهُ رغيف اَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْاَرْض لَقِيته امْرَاَة فَلَمْ يزل يكلمها وتكلمه حَتَّى غشيها ثُمَّ اُغمى عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائِل فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَن يَاْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّينَ سنة بِتِلْكَ الزنية فرجحت الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف اَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَلَفظه اِن رَاهِبًا عبد اللّٰه فِيْ صومعته سِتِّينَ سنة فَجَاءَت امْرَاَة فنزلت اِلٰى جنبه فَنزل اِلَيْهَا فواقعها سِتّ لَيَال ثُمَّ سقط فِيْ يَده فهرب فَاَتَى

مَسْجِدًا فَاوَى فِيهِ ثَلَاثًا لَا يطعم شَيْئًا فَاتى برغيف فكسرهُ فَاعْطى رجلا عَن يَمِينه نصفه وَاعْطى آخر عَن يسَاره نصفه فَبعث الله اِلَيْهِ ملك الْمَوْت فَقبض روحه فَوضعت السِّتُّونَ فِيْ كفة وَوضعت السِّتَّة فِيْ كفة فرجحت يَعْنِيْ السِّتَّة ثُمَّ وضع الرَّغِيف فرجح يَعْنِيْ رجح الرَّغِيف السِّتَّة

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک بندہ عبادت گزار تھا' اس نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک' اللہ کی عبادت کی ایک مرتبہ بارش ہوئی' زمین سرسبز و شاداب ہوگئی' اس راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر جھانک کر دیکھا' تو سوچا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر کے جاؤں' اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں' تو میری بھلائی میں مزید اضافہ ہوگا' وہ نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک (راوی کو شک ہے یا شاید) دو روٹیاں تھیں' راستے میں اس کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی' وہ اس عورت کے ساتھ بات چیت کرتا رہا' اور وہ عورت اس کے ساتھ بات چیت کرتی رہی' یہاں تک کہ اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی' پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوئی' پھر وہ ایک کنویں میں نہانے کے لیے اُترا' اسی دوران ایک سائل آیا' تو اس (راہب) نے اشارہ کیا کہ وہ اُن دو روٹیوں کو حاصل کر لے پھر اُس راہب کا انتقال ہوگیا' تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا' اُس زنا کے ساتھ وزن کیا گیا' تو اس کے نیکیوں کے مقابے میں زنا کا پلڑا بھاری تھا' پھر اُن ایک (راوی کو شک ہے یا شاید) یا دو روٹیوں کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا' اور اس کی مغفرت ہوگئی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک راہب نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک' اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' پھر ایک عورت آئی اور اس کے (عبادت خانے کے) پہلو میں آکر ٹھہری' وہ اُتر کر اس کے پاس گیا' اور چھ دن تک' اس کے ساتھ صحبت کرتا رہا' پھر جب' جو اس کے ہاتھ میں تھا وہ گر گیا (یعنی اس کی عبادت ضائع ہوگئی) تو وہ بھاگا اور مسجد میں آیا' تو مسجد میں تین آدمی موجود تھے' جنہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا' راہب کے پاس ایک روٹی تھی' اُس نے اُسے توڑا' جو اس کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا' اسے نصف حصہ دیا اور دوسرے شخص کو جو اس کے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا نصف حصہ دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس راہب کی طرف ملک الموت کو بھیج دیا' اور اس نے اس کی روح کو قبض کر لیا' تو ساٹھ سال کی عبادت ایک پلڑے میں رکھی گئی اور وہ چھ راتیں ایک پلڑے میں رکھی گئیں' تو چھ راتیں بھاری ہوگئیں' پھر اس ایک روٹی کو رکھا گیا' تو وہ والا پلڑا بھاری ہوگیا' یعنی وہ روٹی اُن چھ راتوں پر بھاری ہوگئی۔

1313 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بن عبد الله الْجُعْفِيِّ قَالَ جلسنا اِلَى رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَال لَهُ خصفة بن خصفة فَجعل ينظر اِلَى رجل سمين فَقُلْتُ لَهُ مَا تنظر اِلَيْهِ فَقَالَ ذكرت حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الشَّدِيد قُلْنَا الرجل يصرع الرجل

حدیث1313: شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث:3186' معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني ' باب الخاء' باب من اسمه خارجة - خصفة' حديث:2296

قَالَ اِنَ الشَّدِید کل الشَّدِید الَّذِیْ یملك نَفسه عِنْد الْغَضَب تَدْرُوْنَ مَا الرقوب قُلْنَا الرجل الَّذِیْ لَا یُولد لَهٗ - قَالَ اِن الرقوب الرجل الَّذِیْ لَهُ الْوَلَد لم یقدم مِنْهُم شَیْئًا ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الصعلوك قَالَ قُلْنَا الرجل الَّذِیْ لَا مَال لَهُ قَالَ اِن الصعلوك کل الصعلوك الَّذِیْ لَهُ الْمَال لم یقدم مِنْهُ شَیْئًا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَيُنظر سَنَده

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى فِيْ كتاب الملبس بَاب فِي الصَّدَقَة على الْفَقِير بِمَا يلبسهُ

❀❀ مغیرہ بن عبداللہ جعفی بیان کرتے ہیں: ہم ایک صحابی کے پاس بیٹھے تھے' جن کا نام حضرت نصفہ بن نصفہ رضی اللہ عنہ تھا' وہ ایک موٹے تازے آدمی کی طرف دیکھنے لگے' میں نے اُن سے کہا: آپ اس کی طرف کیا دیکھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: مجھے ایک حدیث یاد آ گئی ہے' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی' میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کیا تم لوگ جانتے ہو؟ ''طاقتور'' کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: ایسا شخص جو کسی دوسرے شخص کو پچھاڑ دے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مکمل طاقتور'' وہ شخص ہوتا ہے' جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے' تم لوگ جانتے ہو کہ ''رقوب'' کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رقوب'' وہ شخص ہوتا ہے' جس کی اولاد ہو اور اُس نے آگے کسی کو نہ بھیجا ہو' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ''مفلس'' کون ہے؟ ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مکمل مفلس'' وہ شخص ہے' جس کے پاس مال موجود ہو' لیکن اس نے اس میں سے کچھ بھی آگے نہ بھیجا ہو (یعنی صدقہ وخیرات نہ کیا ہو)۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے

حافظ کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو عنقریب لباس سے متعلق باب میں' یہ باب کہ آدمی کا کسی ایسے فقیر کو صدقہ کرنا' جو اُسے پہن سکتا ہو' (اس میں یہ روایت آئے گی)

2 - التَّرْغِيب فِيْ صَدَقَة السِّرّ

باب: پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1314 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشَأَ فِيْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِي اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِك وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّي اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة هٰكَذَا ورويناه اَيْضًا وَمَالك وَالتِّرْمِذِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَوْ اَبِيْ سعيد على الشَّك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے.

''سات لوگ ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اُس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران' ایسا نوجوان' جس کی نشوونما' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' ہوئی ہو' ایسا شخص' جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو' دو ایسے افراد' جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں' اسی محبت کی وجہ سے اکٹھے ہوتے ہوں' اور اسی کی وجہ سے جدا ہوتے ہوں' ایک وہ شخص' جسے کوئی عورت' جو صاحب منصب بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو' دعوت دے' اور وہ شخص یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' اور ایک وہ شخص' جو کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے' اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور ایک وہ شخص' جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے' تو اس کے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسی طرح نقل کی ہے' ہم نے بھی اسے روایت کردیا ہے' اسے امام مالک اور امام ترمذی نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یعنی شک کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1315 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خلق الله الْاَرْض جعلت تميد وتكفأ فارساها بالجبال فاستقرت فعجبت الْمَلَائِكَة من شدَّة الْجبَال فَقَالَت يَا رَبنَا هَلْ خلقت خلقا اَشد من الْجبَال قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْد قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْحَدِيْد قَالَ النَّار قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد مِنَ النَّار قَالَ المَاء

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من المَاء قَالَ الرّيح قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الرّيح قَالَ ابْن آدم اِذا تصدق بِصَدَقَة بِيَمِينِهِ اخفاها من شِمَاله رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا' تو وہ ہلنے لگی اور اوندھی ہونے لگی' تو اللہ تعالیٰ نے اُسے پہاڑوں کے ذریعے باندھ دیا تو یہ ٹھہر گئی' تو فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت پر بڑی حیرانگی ہوئی' انہوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ زبردست کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں لوہا! انہوں نے کہا: کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ' انہوں نے دریافت کیا: کیا تو نے آگ سے بھی زیادہ زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اس نے فرمایا: پانی' انہوں نے دریافت کیا: تو نے پانی سے زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اس نے کہا: ہوا' انہوں نے دریافت کیا کیا تو نے ہوا سے بھی زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ تو اس نے فرمایا: انسان' جب وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے صدقہ کرے' اور اُسے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے (تو وہ ان سب چیزوں سے زبردست ہوگا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1316 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَدَقَةَ السِّرّ تطفيء غضب الرب تبَارَك وَتَعَالٰى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه صَدَقَة بن عبد الله السمين وَلَا بَأس بِهٖ فِي الشواهد

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوشیدہ صدقہ' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صدقہ بن عبداللہ سمین ہے' اور شواہد کے طور پر نقل کرنے میں' اس روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1317 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِيْ مَصَارِع السوء وَصدقَة السِّرّ تطفيء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزيد فِي الْعُمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مختلف قسم کی اچھائیاں کرنا' برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور صلہ رحمی کرنا' عمر میں اضافہ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1318 - وَرُوِيَ عَن ام سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِيْ مَصَارِع السوء وَالصَّدَقَة خفِيا تطفيء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزيد فِي الْعُمر وكل مَعْرُوف صَدَقَة وَاَهْلِ الْمَعْرُوف فِي الدُّنْيَا هم اَهْلِ الْمَعْرُوف فِي الْاٰخِرَة وَاَهْلِ الْمُنكر فِي الدُّنْيَا هم اَهْلِ الْمُنكر فِي الْاٰخِرَة وَاَوّل من يدْخل الْجنَّة اَهْلِ الْمَعْرُوف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی کے کام کرنا' برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اور پوشیدہ صدقہ' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور صلہ رحمی کرنا' عمر میں اضافہ کرتا ہے' ہر بھلائی' صدقہ ہے' اور دنیا میں' جو لوگ نیکوکار ہیں' وہ آخرت میں بھی نیکوکار رہوں گے' جو لوگ دنیا میں برے ہیں' وہ آخرت میں بھی برے ہوں گے' اور جنت میں سب سے پہلے' بھلائی کرنے والے لوگ داخل ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1319 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَا ذَر قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصَّدَقَة قَالَ اَضْعَاف مضاعفة وَعند اللّٰهِ الْمَزِيْد ثُمَّ قَرَاَ (من ذَا الَّذِيْ يقْرض اللّٰه قرضا حسنا فيضاعفه لَهُ أضعافا كَثِيْرَة) البقرة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الصَّدَقَة أفضل قَالَ سر اِلٰى فَقير اَوْ جهد من مقل ثُمَّ قَرَاَ (إِن تبدوا الصَّدقَات فَنِعِمَّا هِيَ) البقرة الاٰية

رَوَاهُ اَحْمد مطولا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَفِيْ اِسْنَادهمَا عَلِيّ بن يزِيْد

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! صدقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا اجر کئی گنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مزید (بدلہ بھی عطا ہوتا ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''کون ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تو وہ اس کو کئی گنا کر کے دے گا''

عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غریب کو پوشیدہ طور پر صدقہ دینا یا غریب آدمی کا مشقت کر کے صدقہ کرنا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی اچھا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں کی سند میں علی بن یزید نامی راوی ہے۔

1320 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة يُحِبهُمُ الله وَثَلَاثَة يبغضهم الله فَاَما الَّذِيْنَ يُحِبهُمْ فَرجل اتى قوما فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يسالهم بِقَرَابَة بَيْنَهُمْ وَبَيْنه فمنعوه فتخلف رجل باعقابهم فَاَعْطَاهُ سرا لَا يعلم بعطيته اِلَّا الله وَالَّذِىْ اعطاهُ وَقوم سَارُوْا ليلتهم حَتّٰى اِذا كَانَ النّوم اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يعدل بِهِ فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ يتملقنى وَيَتْلُو آيَاتِى وَرجل كَانَ فِىْ سَرِيَّة فلقى الْعَدو فهزموا فَاَقبل بصدره حَتّٰى يقتل اَوْ يفتح لَهُ

وَالثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يبغضهم الله الشَّيْخ الزَّانِىْ وَالْفَقِير المختال والغنى الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهما اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة لم يقل فمنعوه

وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ ذكره فِىْ بَاب كَلَام الْحور الْعين وَصَححهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ فِىْ آخِره وَيبغض الشَّيْخ الزَّانِىْ والبخيل والمتكبر

وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اور تین لوگ ایسے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو ایک وہ شخص ہے' جو کسی قوم کے پاس آتا ہے' اور اُن سے اللہ کے نام پر مانگتا ہے وہ کسی قرابت داری کی وجہ سے نہیں مانگتا' جو (رشتہ داری) ان لوگوں اور اس شخص کے درمیان ہو' لیکن ان لوگوں میں سے کوئی بھی اس سے کچھ نہیں دیتا' لیکن پھر (ان لوگوں میں سے) ایک شخص اُٹھ کر جاتا ہے' اور پوشیدہ طور پر اس شخص کو دے دیتا ہے' اس عطیہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہوتا' یا اس شخص کو پتہ ہوتا ہے' جس نے وہ دیا ہے (دوسرا یہ) کہ کچھ لوگ رات کے وقت سفر کرتے ہیں' یہاں تک کہ جب نیند اُن کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ پیاری ہو جاتی ہے' اور وہ سر رکھ کر سو جاتے ہیں' تو اس وقت ایک شخص کھڑا ہوتا ہے' اور میری بارگاہ میں گریہ وزاری کرتا ہے' میری آیات کی تلاوت کرتا ہے (تیسرا وہ شخص ہے) جو شخص کسی مہم میں موجود ہو' وہ دشمن کا سامنا کرے' دوسرے لوگ پسپا ہو جائیں' لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھے' یہاں تک کہ شہید ہو جائے

یا اُسے فتح نصیب ہو جائے۔

وہ تین لوگ، جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تو وہ بوڑھا زانی، متکبر غریب اور ظالم خوشحال (یہ تین افراد ہیں)"۔

یہ روایت امام ابوداؤد، امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے، روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں، تاہم امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: "تو وہ لوگ اُسے کچھ نہیں دیتے"

امام نسائی اور امام ترمذی نے یہ روایت "حورعین سے کلام" سے متعلق باب میں ذکر کی ہے، اور اسے صحیح قرار دیا ہے، امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح نقل کیا ہے، البتہ انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بوڑھے زانی، کنجوس اور متکبر کو ناپسند کرتا ہے"

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3 - التَّرْغِيب فِي الصَّدَقَة على الزَّوْج والأقارب وتقديمهم على غَيْرِهم

باب: شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز اُن کو دوسروں پر مقدم کرنا

1321 - عَن زَيْنَب الثقفية امْرَأَة عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تصدقن يَا معشر النِّسَاء وَلَو من حليكن قَالَت فَرَجَعت إِلَى عبد الله بن مَسْعُود فَقُلْتُ إِنَّك رجل خَفِيف ذَات الْيَد وَإِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أمرنَا بِالصَّدَقَةِ فائته فَاسْأَلْهُ فَإِن كَانَ ذَلِك يجزىء عني وَإِلَّا صرفتها إِلَى غَيْركُم فَقَالَ عبد الله بل ائته أَنْت فَانْطَلَقت فَإِذا امْرَأَة من الْأَنْصَار بِبَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل حَاجَتهَا حَاجَتي وَكَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ألقيت عَلَيْهِ المهابة فَخرج علينا بِلَال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأخْبرهُ أَن امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ يسألانك أتجزىء الصَّدَقَة عَنْهُمَا على أزواجهما وَعَلى أَيْتَام فِي حجورهما وَلَا تخبره من نَحن

قَالَت فَدخل بِلَال على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هما فَقَالَ امْرَأَة من الْأَنْصَار وَزَيْنَب فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَي الزيانب قَالَ امْرَأَة عبد الله بن مَسْعُود فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهما أَجْرَانِ أجر الْقَرَابَة وَأجر الصَّدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کرو، خواہ اپنے زیورات ہی (صدقہ) کرو وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں واپس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، میں نے کہا: آپ ایسے فرد ہیں، جن کی مالی حیثیت کمزور ہے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، تو آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ اگر تو یہ میری طرف سے کفیت کر جائے، تو ٹھیک ہے، ورنہ پھر میں آپ کی بجائے کسی اور کو صدقہ دے دوں گی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

جاؤ' وہ خاتون گئیں تو وہاں نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون موجود تھی' اُس کا مسئلہ بھی یہی تھا' جو میرا مسئلہ تھا' نبی اکرم ﷺ بارعب شخصیت کے مالک تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے' تو ہم نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں اور آپ ﷺ کو بتائیں کہ دروازے پر دو خواتین موجود ہیں' اور وہ دونوں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہیں کہ اگر وہ دونوں اپنے شوہروں کو صدقہ دے دیں اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں (جو ان کے سابقہ شوہر سے ہوں اُن) کو صدقہ دے دیں' تو کیا ان کی طرف سے صدقہ ادا ہو جائے گا؟ تم نبی اکرم ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ ﷺ سے یہ سوال کیا: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ دونوں خواتین کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ایک انصار سے تعلق رکھنے والی خاتون ہے' اور ایک زینب ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں خواتین کو دُگنا اجر ملے گا' ایک رشتہ داری کا اجر اور ایک صدقہ کرنے کا اجر''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں۔

1322 - وَعَنْ سلمَان بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلى ذَوي الرَّحِم ثِنْتَانِ صَدَقَة وصلَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلى الْقَرِيب صدقتان صَدَقَة وصلَة

❀❀ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسکین کو صدقہ دینا' (صرف) صدقہ دینا ہے' اور رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسکین کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے' رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

1323 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رجلا سَأَلَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصَّدقَات أَيهَا أفضل قَالَ على ذِي الرَّحِم الْكَاشِح رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاد أَحْمد حسن

الْكَاشِح بالشين الْمُعْجَمَة هُوَ الَّذِي يضمر عداوته فِي كشحه وَهُوَ خصره يَعْنِي أَن أفضل الصَّدَقَة على ذِي الرَّحِم الْقَاطِع الْمُضمر الْعَدَاوَة فِي بَاطِنه

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے صدقہ دینے کے بارے میں دریافت کیا' کون سا (صدقہ) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے رشتے دار کو صدقہ دینا' جو اچھا رویہ نہ رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے امام احمد کی سند حسن ہے۔

لفظ "کاشح" میں 'ش' ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنے پہلو میں (یعنی دل میں) عداوت چھپا کے رکھتا ہو' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ ہے' جو کسی ایسے رشتہ دار کو دیا جائے' جو رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہ رکھتا ہو اور اپنے باطن میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو۔

1324 - وَعَنْ ام كُلْثُوم بنت عقبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِي الرَّحِم الْكَاشِح . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرط مُسْلِم

❀❀ سیّدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ ایسے رشتہ دار کو صدقہ دیا جائے' جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1325 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الصَّدَقَة على ذِي قرَابَة يضعف اجرهَا مرَّتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طَرِيق عبد الله بن زحر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"رشتے دار کو صدقہ دینا' دُگنا اجر کا باعث ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم کبیر میں عبداللہ بن زحر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من اَن يسْاَل الْاِنْسَان مَوْلَاهُ اَوْ قَرِيبه من فضل مَاله فيبخل عَلَيْهِ اَوْ يصرف صدقته اِلَى الْاَجَانِب واقرباؤه محتاجون

باب: اس بارے ترہیبی روایات' کہ آدمی اپنے آقا سے' یا قریبی رشتہ دار سے' اُن کا اضافی مال مانگے' تو وہ اس کے جواب میں بخل کا اظہار کرے' یا وہ اپنا صدقہ اجنبی لوگوں کو دیدے' حالانکہ اُس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں

1326 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يعذب الله يَوْم الْقِيَامَة من رحم الْيَتِيم ولان لَهُ فِي الْكَلَام ورحم يتمه وَضَعفه وَلَمْ يَتَطَاوَل على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ الله

وَقَالَ يَا اُمة مُحَمَّد وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يقبل الله صَدَقَة من رجل وَله قرَابَة محتاجون اِلَى صلته

وبصرفها الی غیرهم وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لا ینظر الله اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات وَعبد الله بن عَامر الْاَسْلَمِیّ قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَیْسَ بالمتروك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا' جس نے یتیم پر رحم کیا ہو' اور وہ اس کے ساتھ نرمی سے کلام کرتا ہو' اس شخص نے اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کیا ہو' اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے اضافی مال عطا کیا تھا' اس کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے سامنے بڑائی کا اظہار نہ کیا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں کرتا' جس کے قریبی رشتہ دار موجود ہوں' جو اس کی صلہ رحمی کے محتاج ہوں' اور وہ اُن کی بجائے کسی اور کو صدقہ دیدے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' عبداللہ بن اسلم نامی راوی کے بارے میں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے۔

1327 - وَعَنْ بهز بن حَکِیم عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أبر قَالَ امك ثُمَّ امك ثُمَّ امك ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَب فَالْاَقْرَب

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یسْأَل رجل مَوْلَاهُ من فضل هُوَ عِنْده فیمنعه اِیَّاهُ اِلَّا دعِی لَهُ یَوْمَ الْقِیَامَة فَضله الَّذِیْ مَنعه شجاعا اقرع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

قَالَ اَبُوْ دَاوُد الْاَقْرَع الَّذِیْ ذهب شعر رَأسه من السم

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہارا باپ' اس کے بعد درجہ بدرجہ (دوسرے) قریبی عزیز۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص اپنے آقا سے' اُس کے پاس موجود اضافی چیز مانگے' اور آقا اُسے دینے سے انکار کردے' تو جب اس کے آقا کے لئے قیامت کے دن' اُس کا وہ اضافی مال منگوایا جائے گا' جسے دینے سے اُس نے انکار کیا تھا' تو وہ (اضافی مال) گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ''اقرع'' اس کو کہتے ہیں' جس کے بال زہر کی وجہ سے اُڑ گئے ہوں۔

1328 - وَعَنْ جرير بن عبد الله البجلي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذِي رحم يَاتِي ذَا رَحمه فيسأله فضلا اعطاهُ اللّٰهُ اِيَاه فيبخل عَلَيْهِ اِلَّا اخرج اللّٰه لَهُ من جَهَنَّم حَيَّة يُقَال لَهَا شُجَاع يتلمظ فيطوق بِهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

التلمظ تطعم مَا يبْقى فِي الْفَم من آثَار الطَّعَام

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی رشتہ دار اپنے کسی رشتہ دار کے پاس آئے اور اس سے اضافی چیز مانگ لے اور وہ شخص جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہوا اس میں بخل کا اظہار کرے تو اللہ تعالیٰ (انکار کرنے والے شخص کے لئے) جہنم سے ایک سانپ نکالتا ہے جس کا نام ''شجاع'' ہوگا' جو منہ میں چیز چبا رہا ہوگا' اس سانپ کو اس شخص کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''التلمظ'' سے مراد یہ ہے کہ کھانے کے جو آثار منہ میں باقی رہ گئے ہوں اُسے کھایا جائے۔

1329 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ايمَا رجل اَتَاهُ ابْن عَمه يسْأَله مِنْ فَضله فَمَنعه منعه اللّٰه فَضله يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَهُوَ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے پاس اُس کا چچا زاد آئے' اور اس کے پاس موجود اضافی چیز اُس سے مانگے اور وہ شخص اسے دینے سے انکار کر دے' تو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اپنا فضل اُس شخص سے روک لے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

التَّرْغِيب فِي الْقَرْض وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِ

باب: قرض (دینے) سے متعلق ترغیبی روایات' اِس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

1330 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من منح منيحة لبن اَوْ ورق اَوْ هدى زقاقا كَانَ لَهُ مثل عتق رَقَبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَمعنى قَوْله منح منيحة ورق

اِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قرض الدِّرْهَم وَقَوله اَوْ هدى زقاقا اِنَّمَا يَعْنِي بِهِ هِدَايَة الطَّرِيق وَهُوَ اِرْشَاد السَّبِيل انْتهى

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حديث 1330: الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في المنحة حديث:1929' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:7339

''جو شخص دودھ' یا چاندی عطیہ کے طور پر دے' یا کسی کو راستے کے بارے میں رہنمائی کردے تو یہ عمل اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ کہ ''چاندی عطیہ کے طور پر دے'' اس سے مراد یہ ہے: درہم' قرض کے طور پر دے اور روایت کے یہ الفاظ ''زقاق کے بارے میں رہنمائی کرے'' اس سے مراد یہ ہے: راستے کے بارے میں رہنمائی کرے' یعنی یہ راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1331 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل قرض صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر (دیا ہوا) قرض' صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1332 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخل رجل الْجَنَّة فَرَاى مَكْتُوْبًا على بَابهَا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثَمَانِيَة عشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة عتبَة بن حميد

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا كِلَاهُمَا عَن خَالِدِ بْنِ يزِيْد بن اَبِي مَالك عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت لَيْلَة أُسرِي بِي على بَاب الْجَنَّة مَكْتُوْبًا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثَمَانِيَة عشر . الحَدِيْث وَعتبَة بن حميد عِنْدِي أصلح حَالا من خَالِد

❀❀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص جنت میں داخل ہوا' تو اس نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کا اجر دس گنا ہے' اور قرض کا اٹھارہ گنا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عتبہ بن حمید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ خالد بن یزید کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کرنے کا اجر دس گنا ہے' اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہے''۔ ....الحدیث۔

عتبہ بن حمید نامی راوی' میرے نزدیک خالد بن یزید کے مقابلے میں' زیادہ اچھی حالت کا مالک ہے۔

1333 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يقْرض مُسْلِما قرضا مرّة اِلَّا كَانَ كصدقتها مرَّتَيْنِ

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان کسی مسلمان کو ایک مرتبہ قرض دیتا ہے تو یہ اُتنی ہی رقم دو مرتبہ صدقہ کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

1334 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يسر على مُعسر يسر الله عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی تنگ دست (مقروض) کو آسانی فراہم کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُسے آسانی فراہم کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام ترمذی امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اس کا ذکر جس حدیث میں ہے وہ ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

1 - التَّرْغِيْب فِي التَّيْسِير على الْمُعسر وانظاره والوضع عَنهُ

باب: تنگ دست (مقروض) شخص کو آسانی فراہم کرنے اُسے مہلت دینے یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1335 - عَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه طلب غَرِيمًا لَهُ فتوارى عَنهُ ثُمَّ وجده فَقَالَ اِنِّيْ مُعسر قَالَ آللّٰهُ قَالَ آللّٰهُ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سره اَن ينجيه الله من كرب يَوْم الْقِيَامَة فلينفس عَن مُعسر اَوْ يضع عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَقَالَ فِيْهِ من سره اَن ينجيه الله من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَاَن يظله تَحت عَرْشه فَلْينْظر مُعسرا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے ایک مقروض سے مطالبہ کیا تو وہ ان سے چھپ گیا پھر ایک مرتبہ وہ انہیں ملا تو اس نے بتایا کہ میں تنگ دست ہوں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی تکالیف سے نجات عطا کردے تو اسے تنگ دست (مقروض) شخص کو مہلت دینی چاہیے یا اُسے (قرض کی رقم) معاف کردینی چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات عطا کرے اور اس کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے تو اُسے تنگ دست (مقروض) کو مہلت دینی چاہیے''۔

1336 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلقت الْمَلَائِكَة روح رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَقَالُوْا عملت من الْخَيْر شَيْئًا قَالَ لَا . قَالُوْا تذكر . قَالَ كنت اداين النَّاس فآمر فتياني اَن يُنظرُوا الْمُعسر ويتجوزوا عَن الْمُوسر قَالَ قَالَ اللّٰه تجاوزوا عَنهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتوں نے تم سے پہلے کے زمانے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی اور دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! فرشتوں نے کہا: تم یاد کرو! اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندوں سے یہ کہتا تھا: وہ تنگ دست (مقروض) کو مہلت دیں اور خوشحال سے درگزر کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا: تم لوگ اس سے درگزر کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں۔

1337 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا مَاتَ فَدخل الْجَنَّة فَقِيْل لَهُ مَا كنت تعْمل قَالَ فإمَّا ذكر وَاِمَّا ذكر فَقَالَ كنت ابايع النَّاس فَكنت أنظر الْمُعسر وأتجوز فِي السِّكَّة اَوْ فِي النَّقْد فغفر لَهُ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص کا انتقال ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوا تو اُس سے دریافت کیا گیا: تم کیا عمل کرتے تھے؟ تو اُسے یاد آیا یا اُسے یاد کروایا گیا تو اس نے بتایا: میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو میں تنگ دست شخص کو مہلت دیتا تھا اور سکے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نقدی کے بارے میں درگزر کرتا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کی مغفرت ہوگئی۔

1338 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم عَنهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن رجلا مِمَّن كَانَ قبلكُمْ اَتَاهُ الْملك ليقْبض روحه فَقَالَ هَلْ عملت من خير قَالَ مَا أعلم قيل لَهُ انْظُر قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غير اَنِّي كنت اُبَايع النَّاس فِي الدُّنْيَا فَأنْظر الْمُوسر وأتجاوز عَن الْمُعسر فَأدْخلهُ اللّٰه الْجنَّة فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْد وَاَنا سمعته يَقُوْلُ ذٰلِك

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کے پاس فرشتہ آیا' تاکہ اس کی روح قبض کرلے' فرشتے نے دریافت کیا: تم نے کبھی بھلائی کا کوئی کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میرے علم میں نہیں ہے' اس (فرشتے) نے کہا: تم جائزہ لو! اس (شخص) نے کہا مجھے علم نہیں ہے' البتہ یہ ہے کہ میں دنیا میں' لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا' تو میں خوشحال شخص کو مہلت دیتا تھا' اور تنگ دست شخص سے درگزر کرتا تھا' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو جنت میں داخل کر دیا''۔

اس پر حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

1339 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اُتِي اللّٰه بِعَبْد من عباده آتاهُ اللّٰه مَالا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عملت فِي الدُّنْيَا قَالَ (وَلَا يكتمون اللّٰه حَدِيثًا) النِّسَاء 24 قَالَ يَا رب آتيتني مَالا فَكنت اُبايع النَّاس وَكَانَ من خلقي الْجَوَاز فَكنت أيسر على الْمُوسر وَأنظر الْمُعسر فَقَالَ اللّٰه تَعَالٰى اَنا اَحَق بذلك مِنْك تجاوزوا عَن عَبدِي

فَقَالَ عقبَة بن عَامر وَاَبُو مَسْعُود الْاَنْصَارِيّ هٰكَذَا سمعناه من فِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسلِم هٰكَذَا مَوْقُوفًا على حُذَيْفَة وَمَرْفُوعًا عَن عقبَة وَاَبِي مَسْعُود

اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے''

اس بندے نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا' میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو میرے اخلاق میں درگزر کرنے کا پہلو پایا جاتا تھا' میں خوشحال شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دے دیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بات کا تم سے زیادہ حق دار ''میں'' ہوں' (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے سے درگزر کرو''۔

تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہی بات سنی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے' اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1340 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يداين النَّاس وَكَانَ يَقُولُ لفتاه اِذا أتيت مُعسرا فَتَجَاوز عَنهُ لَعَلَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يتَجَاوَز عَنَّا فلقي اللّٰه فَتَجَاوز عَنهُ

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَلَفظِه اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رجلا لم يعْمل خيرا قطّ وَكَانَ يداين النَّاس فَيَقُولُ لرَسُوله خُذ مَا تيَسّر واترك مَا عسر وَتجاوز لَعَلَّ اللّٰه يتَجَاوَز عَنَّا فَلَمَّا هلك

قَالَ اللّٰه لَهُ هَل عملت خيرا قطّ قَالَ لَا اِلَّا انه كَانَ لِي غُلَام وَكنت أداين النَّاس فَاِذا بعثته يتقاضى

قلت لَهُ خُذ مَا تيسّر واترك مَا عسر وَتجَاوز لَعَلَّ اللّٰه يتَجَاوَز عَنَّا
قَالَ اللّٰه تَعَالٰى قد تجاوزت عَنْك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' وہ اپنے کارندوں سے کہتا تھا: جب تم کسی تنگ دست شخص کے پاس جاؤ' تو اس سے درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُس سے درگزر کیا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی' وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' اور اپنے قاصد سے یہ کہتا تھا: جو آسانی سے مل جائے' اسے وصول کر لینا' اور جو تنگ دست ہو' اُسے چھوڑ دینا اور درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' جب اُس کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہے؟ اس جواب دیا: جی نہیں! البتہ میرا ایک غلام تھا' میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' جب میں اس غلام کو بھیجتا تھا' تاکہ وہ تقاضا کرے' تو میں کہتا تھا: جو آسانی سے مل جائے' اسے لے لینا' جو تنگی کا شکار کرتا ہو' اُسے ترک کر دینا اور درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تم سے درگزر کیا''۔

1341 - وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْد الْبَدرِى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَلَمْ يُوجد لَهُ من الْخَيْر شَيْءٌ إِلَّا انه كَانَ يخالط النَّاس وَكَانَ مُوسِرًا وَكَانَ يَأْمر غلمانه اَن يتجاوزوا عَن الْمُعسر

قَالَ اللّٰه تَعَالٰى نَحْنُ اَحق بِذٰلِكَ تجاوزوا عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا' تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی بھلائی نہیں پائی گئی' البتہ یہ بات تھی کہ وہ لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا اور وہ ایک خوشحال شخص تھا' وہ اپنے ملازمین سے یہ کہتا تھا کہ وہ تنگ دست شخص سے درگزر کریں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں (اے فرشتو!) تم اس سے درگزر کرو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1342 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة

ثُمَّ سمعته يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعتك تَقول من انظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة ثُمَّ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة قَالَ لَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة قبل اَن يحل الدّين فَإِذَا حل فأنظره فَلهُ بِكُل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

وَرَوَاهُ أَحْمد أَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم صَدَقَة قبل أَن يحل الدّين فَإِذا حل الدّين فأنظره بَعْدَ ذَلِكَ فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرطهمَا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے ہر ایک دن کے عوض میں (یعنی روزانہ کے حساب سے) اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا اجر ملے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے روزانہ اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا''

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے روزانہ اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے' پھر میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' اسے روزانہ اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (تو اس میں فرق کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تک قرض کی ادائیگی کا مخصوص وقت نہ آیا ہو' اس سے پہلے اُسے روزانہ اس کی مانند صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب قرض کی ادائیگی کا وقت ہو گیا ہو اور وہ مقروض کو مہلت دیدے' تو اُسے روزانہ اُس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا اجر و ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص کسی تنگ شخص کو مہلت دے' تو اسے روزانہ اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا' جبکہ قرض کی واپسی کا وقت نہ آیا ہو' لیکن جب قرض کی واپسی کا وقت آ گیا ہو' پھر وہ اُسے اس کے بعد بھی مہلت دے' تو اسے روزانہ' اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1343 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسلم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَمَنْ ستر على مُسلم فِي الدُّنْيَا ستر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَاللّٰه فِي عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِي عون أَخِيه . رَوَاهُ مُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان سے (کوئی) دنیاوی پریشانی دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کرے گا' اور جو شخص کسی تنگ دست کو دنیا میں آسانی فراہم کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا' اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1344 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من فرج عَنْ مُسْلِمٍ کربة جعل اللّٰه تَعَالٰی لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شعبتین من نور علی الصِّرَاط یستضیء بضوء یهما عالم لا یحصیهم اِلَّا رب الْعِزَّةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِیْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پل صراط پر (سے گزرنے کے لئے) نور کے دو حصے عطا کرے گا' جن کی روشنی سے اتنے لوگ مستفید ہوں گے' جن کا شمار رب العزت کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

1345 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ اظلهُ اللّٰه یَوْمَ الْقِیَامَةِ تحت ظلّ عَرْشه یَوْم لا ظلّ اِلَّا ظله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَمعنی وضع لَهٗ ای ترك لَهٗ شَیْئًا مِمَّا لَهٗ عَلَیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دے' یا اُس کو ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

روایت کے الفاظ ''وضع لہٗ'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے دوسرے شخص سے جو رقم لینی تھی' اس کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔

1346 - وَعَنْ اَبِی الْیَسَرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبصرت عَیْنَایَ هَاتَانِ وَوضع أصبعیه علی عَیْنَیْهِ وَسمعت أذنای هَاتَانِ وَوضع أصبعیه فِیْ اُذُنَیْهِ ووعاه قلبی هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی نِیاط قلبه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ أظلهُ اللّٰهُ فِیْ ظله

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ بِاِسْنَادٍ

حَسَنٌ وَلَفظِه قَالَ اشهد على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لسمعته يَقُوْلُ اِن اَوَّلَ النَّاس يستظل فِى ظل الله يَوْم الْقِيَامَةِ لرجل انظر مُعسرا حَتّٰى يجد شَيْئًا اَوْ تصدق عَلَيْهِ بِمَا يَطْلُبُهُ يَقُوْلُ مَالِى عَلَيْكَ صَدَقَة ابْتِغَاء وَجه الله ويحرق صَحِيفَته ـ قَوْلِه ويخرق صَحِيفَته اى يقطع الْعهدَة الَّتِى عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا' انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں پر اپنی آنکھوں پر رکھ کر یہ بات کہی' اور اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے سنا' انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں' اپنے دونوں کانوں پر رکھ کر یہ بات کہی' اور میرے دل نے اس بات کو محفوظ رکھا' انہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' جو شخص سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سائے میں آئے گا' وہ ایک ایسا شخص ہوگا' جس نے کسی تنگ دست شخص کو مہلت دی ہوگی' اس وقت تک کے لئے' جب تک وہ (مقروض) اس کی گنجائش نہیں پاتا' یا اُس نے جو رقم وصول کرنی تھی' وہ دوسرے شخص کو صدقہ کر دی ہو' اور یہ کہا ہو: کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے میں تمہیں اپنی رقم صدقہ کرتا ہوں' اور اس نے صحیفے کو پھاڑ دیا ہو (جس پر بین دین کا معاہدہ تحریر ہو)''۔

متن کے یہ الفاظ ''اس نے صحیفے کو پھاڑ دیا ہو'' اس سے مراد وہ عہد نامہ ہے جو اس نے دوسرے شخص کے ساتھ طے کیا تھا۔

1347 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَرَادَ اَن تستجاب دَعوته وَاَن تكشف كربته فليفرج عَن مُعسر ـ رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِى كتاب اصطناع الْمَعْرُوف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو' اور اس کی پریشانی ختم ہو' تو اسے تنگ دست شخص کو مہلت دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں نقل کی ہے۔

1348 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اِلَى ميسرته أنظرهُ اللّٰه بِذَنبِهِ اِلَى تَوْبَته ـ رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست شخص کو خوشحالی نصیب ہونے تک' مہلت دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کے حوالے سے توبہ کرنے تک مہلت دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1349 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِد وَهُوَ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَوْمَا اَبُو عبد الرَّحْمٰن بِيَدِهٖ اِلَى الْاَرْض من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ وَقَاه اللّٰه من فيح جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ اصطناع الْمَعْرُوف وَلَفظِهٖ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد وَهُوَ يَقُوْلُ اَيُّكُم يسره اَن يَقِيه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم قُلنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يسره قَالَ من انظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ وَقَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ابوعبدالرحمن نامی راوی نے زمین کی طرف ارشاہ کر کے یہ بات کہی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

''جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اُسے ادائیگی معاف کردے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے بچائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن ابودنیا نے اسے ''اصطناع المعروف'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی تپش سے بچائے؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب اس بات کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اسے ادائیگی معاف کردے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے بچائے گا''۔

1350 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نفس عَن غَرِيمه اَوْ محى عَنهُ كَانَ فِيْ ظلّ الْعَرْش يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَغوِيّ فِيْ شرح السّنة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم فِيْ اَوَّل الْبَاب بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے مقروض سے پریشانی دور کرے' یا اُس سے ادائیگی کو مٹادے (یعنی رقم معاف کردے) تو وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا''۔

یہ روایت امام بغوی نے ''شرح السنہ'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس سے پہلے باب کے آغاز میں اس کی مانند روایت گزر چکی ہے۔

1351 - وَرُوِيَ عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أظل اللّٰه عبدا فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله أنظر مُعسرا اَوْ ترك لغارم ۔ رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِيْ زَوَائِد الْمسند

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنا سایہ نصیب کرے گا' اس دن' جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' جس نے کسی

تنگ دست شخص کو مہلت دی ہوگی یا مقروض کو ترک کر دیا ہوگا (یعنی اسے ادائیگی معاف کر دی ہوگی)"۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے "زوائد مسند" میں نقل کی ہے۔

1352 - وَرُوِيَ عَنْ اسعد بن زُرَارَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يظله اللّٰه فِيْ ظله يَوْم لا ظل اِلَّا ظله فلييسر على مُعسر اَوْ ليضع عَنهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ نصیب کرے جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا تو اسے تنگ دست کو مہلت دینی چاہیے یا اسے ادائیگی معاف کر دینی چاہیے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1353 - وَرُوِيَ عَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من انظر مُعسرا اَوْ تصدق عَلَيْهِ اظله اللّٰهُ فِيْ ظله يَوْم الْقِيَامَة. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اسے (قرض کی رقم) صدقہ کر دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا"۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْاِنْفَاق فِيْ وُجُوْه الْخَيْر كرما والترهيب من الْاِمْسَاك والادخار شحا

باب: بھلائی کے مختلف کاموں میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز کنجوسی کی وجہ سے روکنے (یعنی خرچ نہ کرنے) اور ذخیرہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1354 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم يصبح الْعباد فِيْهِ اِلَّا ملكان ينزلان فَيَقُوْلُ اَحدهمَا اَللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَيَقُوْلُ الآخر اَللّٰهُمَّ اَعْط ممسكا تلفا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه اِن ملكا بِبَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة يَقُوْلُ من يقْرض الْيَوْم يجز غَدا وَملك بِبَاب آخر يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسكا تلفا

حديث 1353: صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الديون - ذكر إظلال الله جل وعلا في القيامة في ظله من أنظر' حديث: 5121 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث: 2166 سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب: فيمن أنظر معسرا - حديث: 2545 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' إنظار المعسر والرفق به - حديث: 21707 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - أبو اليسر كعب بن مالك' حديث: 1690 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك - باب ما جاء في إنظار المعسر والتجوز عن الموسر' حديث: 10274 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2919 مسند عبد بن حميد - أبو اليسر كعب بن عمرو الأنصاري' حديث: 380 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 886 المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه العباس' حديث: 582 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عطاء' حديث: 11125

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مثل ابن حبان إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِبَابٍ مِن أَبْوَابِ السَّمَاءِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی بندے صبح کرتے ہیں تو اس (صبح کے وقت) میں دو فرشتے نیچے اترتے ہیں ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں مزید عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:
''جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ موجود ہے جو یہ کہتا ہے: جو آج قرضہ دے گا' کل اس کا بدلہ پائے گا' ایک اور دروازے پر ایک اور فرشتہ موجود ہے' جو یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ دوسرا عطا فرما اور نہ خرچ کرنے والے کے (مال کو) ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر''۔

1355 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَعَالَى يَا عَبدِي انفق انفق عَلَيْك . وَقَالَ يَد اللّٰه ملأى لَا يغيضها نَفَقَة سحاء اللَّيْل وَالنَّهَار اَرَايْتُم مَا انفق مُنْذُ خلق السَّمَوَات وَالْاَرْض فَإِنَّهُ لم يغض مَا بِيَدِهِ وَكَانَ عَرْشه على المَاء وَبِيَدِهِ الْمِيزَان يخْفض وَيرْفَع . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم

لَا يغيضها بِفَتْح أَوله أَي لَا ينقصها

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو خرچ کر! میں تم پر خرچ کروں گا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں' رات دن میں مسلسل خرچ کرتے رہنا' اس میں کوئی کمی نہیں کرتا' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے' تب سے وہ خرچ کر رہا ہے' لیکن یہ چیز اس کے ہاتھ میں موجود (نعمتوں) کو کم نہیں کر سکی اس کا عرش پانی پر ہے' میزان اس کے دست قدرت میں ہے' جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''لا یغیضها'' میں پہلے (حرف) پر زبر ہے' یعنی وہ اس میں کمی نہیں کرتا۔

1356 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْن آدم إِنَّك إِن تبذل الْفضل خير لَك وَإِن تمسكه شَرّ لَك وَلَا تلام على كفاف وابدأ بِمن تعول وَالْيَد الْعليا خير مِنَ الْيَد السُّفْلى . رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ

الكفاف بِفَتْح الْكَاف مَا كف عَن الْحَاجة إِلَى النَّاس مَعَ القناعة لَا يزِيد على قدر الْحَاجة وَالْفضل مَا زَاد على قدر الْحَاجة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابن آدم! اگر تم اضافی چیز کو خرچ کردو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اسے خرچ نہ کرو تو یہ تمہارے لئے برا ہے البتہ بنیادی ضرورت کی چیز (سنبھال کر رکھنے کے حوالے سے) تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کرنے سے آغاز کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

''الکفاف'' میں 'ک' پر زبر ہے یعنی اس سے مراد اس چیز کو روکنا ہے جس کی وجہ سے آدمی قناعت کے ساتھ لوگوں سے کچھ بھی لینے سے بچا رہے اور وہ چیز اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ نہ ہو اور ''الفضل'' سے مراد وہ چیز ہے جو اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ ہو۔

1357 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا وبجنبیها ملکان ینادیان اللّٰھُمَّ من اَنْفق فاعقبه خلفا وَمَنْ امسك فاعقبه تلفا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق الْحَاکِم وَلَفْظِهٖ فِیْ اِحْدَی روایاته قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من یَوْم طلعت شمسه اِلَّا وبجنبیها ملکان ینادیان نِدَاءٍ یسمعهُ خلق اللّٰہ کلهم غیر الثقلَیْن یَا اَیهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربکُمْ اِن مَا قل وَکفی خیر مِمَّا کثر والهی وَلَا آبت الشَّمْس اِلَّا وَکَانَ بجنبیها ملکان ینادیان نِدَاءٍ یسمعهُ خلق اللّٰہ کلهم غیر الثقلَیْن اَللّٰھُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسکا تلفا وَاَنزل اللّٰہ فِیْ ذٰلِكَ قُرْآنًا فِیْ قَول الْملکَیْنِ یَا اَیهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربکُمْ فِیْ سُوْرَة یُوْنُس (وَاللّٰہ یَدْعُو اِلٰی دَار السَّلَام وَیهْدِی من یَشَاء اِلٰی صِرَاط مُسْتَقِیم) یونس 52 وَاَنزل فِیْ قَوْلهمَا اللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسکا تلفا (وَاللَّیْل اِذا یغشی وَالنَّهَار اِذا تجلی وَمَا خلق الذّکر وَالْاُنْثٰی) اِلٰی قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰی اللیل

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے آتے ہیں' جو پکار کر یہ کہتے ہیں: اے اللہ! جس نے خرچ کیا ہے' اس کے بدلے میں' دوسری چیز اسے عطا کرنا' اور جس نے خرچ نہیں کیا ہے' اس کے بدلے میں (اس کے مال کو) ضائع کردے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام بیہقی نے اسے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے آتے ہیں جو پکار کر کہتے ہیں' ان کی پکار کو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں

(وہ فرشتے کہتے ہیں:) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ! جو تھوڑا ہو اور کفایت کر جائے' وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ

ہو اور غافل کردے پھر جب سورج غروب ہوتا ہے تو بھی اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو بلند آواز میں پکارتے ہیں جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں (وہ فرشتے یہ کہتے ہیں:) اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں اور عطا فرما اور نہ خرچ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اس قول کی تائید میں قرآن میں آیت نازل کی یعنی فرشتوں کا یہ کہنا اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ (وہ آیت) سورۂ یونس کی (یہ آیت) ہے:

''اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''

اور فرشتوں کا یہ کہنا: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں اور عطا فرما اور نہ خرچ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''رات کی قسم ہے! جب وہ ڈھانپ لیتی ہے اور دن کی قسم ہے جب وہ روشن ہوتا ہے اور جو اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا ہے''۔ یہ الفاظ ''للعسری'' تک ہیں۔

1358 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مثل الْبَخِيل والمنفق كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جنتان من حَدِيْد من ثديهما اِلٰى تراقيهما فَاَما الْمُنفق فَلَا ينْفق اِلَّا سبغت اَوْ وفرت على جلده حَتّٰى تخفي بنانه وَتَعْفُو اَثَره وَاما الْبَخِيل فَلَا يُرِيد اَن ينْفق شَيْئًا اِلَّا لَزِمت كل حَلقَة مَكَانهَا فَهُوَ يوسعها فَلَا تتسع . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الْجُنَّة بِضَم الْجِيم مَا اجن الْمَرْء وستره وَالْمرَاد بِهِ هَهُنَا الدرْع وَمعنى الحَدِيْث اَن الْمُنفق كلما اَنْفق طَالَتْ عَلَيْهِ وسبغت حَتّٰى تستر بنان رجلَيْهِ وَيَدَيْهِ والبخيل كلما اَرَادَ اَن ينْفق لَزِمت كل حَلقَة مَكَانهَا فَهُوَ يوسعها وَلَا تتسع شبه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم الله تَعَالٰى ورزقه بالْجنَّة وَفِي رِوَايَة بالجبة فالمنفق كلما اَنْفق اتسعت عَلَيْهِ النعم وسبغت ووفرت حَتّٰى تستره سترا كَامِلا شَامِلا

والبخيل كلما اَرَادَ اَن ينْفق مَنعه الشُّح والحرص وَخَوف النَّقْص فَهُوَ بمنعه يطْلب اَن يزِيْد مَا عِنْده وَاَن تتسع عَلَيْهِ النعم فَلَا تتسع وَلَا تستر مِنْهُ مَا يروم ستره وَاللّٰه سُبْحَانَهُ اَعْلَم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کنجوس اور خرچ کرنے والے شخص کی مثال دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے جن کے سینے سے لے کر گردن تک لوہے کی زرہیں موجود ہوں خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے تو وہ زنجیر کشادہ ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے جسم پر ڈھیلی ہو جاتی ہے (اور پھر نیچے گر کر) اس کی انگلیوں اور اس کے قدموں کے نشانات کو ڈھانپ دیتی ہے اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس (زرہ) کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے وہ شخص اسے کھلا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الجنة'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو آدمی کو چھپا لے اور اسے ڈھانپ لے' اور یہاں مراد زرہ ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے: خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو وہ زرہ اس کے لئے بڑی اور کشادہ ہو جاتی ہے (یہاں تک کہ نیچے گر کر) اس کے پاؤں اور ہاتھوں کے پوروں تک کو ڈھانپ لیتی ہے' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے' وہ شخص اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی' تو یہاں نبی اکرم ﷺ نے 'جنت' میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے رزق کی تشبیہ بیان کی ہے' ایک روایت میں لفظ (جنۃ) کی جگہ لفظ ''جبۃ'' استعمال ہوا ہے کہ خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو اس پر نعمتیں زیادہ ہو جاتی ہیں' کشادہ ہو جاتی ہیں' اور وافر ہو جاتی ہیں' یہاں تک کہ اسے مکمل طور پر پوری طرح سے ڈھانپ لیتی ہیں' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو کنجوسی لالچ اور کمی کا خوف اسے روک دیتا ہے' تو اس روکنے کی وجہ سے وہ اس بات کا طلبگار رہتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس موجود ہے وہ اور زیادہ ہو اور اس پر نعمتوں کی مزید وسعت ہو لیکن وہ وسعت نہیں ہوتی اور وہ نعمتیں اسے نہیں ڈھانپتی ہیں' جس طرح وہ چاہتا ہے کہ اسے ڈھانپ دیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1359 - وَعَنْ قيس بن سلع الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اِخوته شكوه اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّهُ يبذر مَاله ويبسط فِيْهِ . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آخذ نَصِيبِي من الثَّمَرَة فانفقه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وعَلٰى من صحبني فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدره وَقَالَ انْفقْ ينْفق اللّٰه عَلَيْك ثَلَاث مَرَّات فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ خرجت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَمَعِي رَاحِلَة وَاَنا اكثر اَهْل بَيْتِي الْيَوْم وأيسره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهٖ سعيد بن زِيَاد اَبُوْ عَاصِم

❀❀ حضرت قیس بن سلع انصاری ؓ بیان کرتے ہیں: ان کے بھائیوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کی شکایت کرتے ہوئے یہ کہا: یہ اپنا مال خرچ کرتا ہے' اور کھل کر خرچ کرتا ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کھجوروں میں سے اپنا حصہ لیتا ہوں اور اسے اللہ کی راہ میں اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کر دیتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تم خرچ کرو! اللہ تعالیٰ تم پر خرچ کرے گا' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' اس کے بعد میں اللہ کی راہ میں نکلا' تو میرے پاس صرف ایک اونٹنی تھی' اور آج میرا گھرانہ سب سے بڑا ہے' اور میں سب سے زیادہ خوشحال ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: سعید بن زیاد ابو عاصم نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

1360 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأخلاء ثَلَاثَة فَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنا مَعَكَ حَتّٰى تَاْتِي قبرك وَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ لَكَ مَا اَعْطَيْت وَمَا اَمْسَكت فَلَيْسَ لَكَ فَذٰلِكَ مَالك وَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنا مَعَكَ حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله فَيَقُوْلُ وَاللّٰه لقد كنت من اَهْوَن الثَّلَاثَة عَلَى

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ

❀❀ حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوست (یا ساتھی) تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک دوست وہ ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ اس وقت تک رہوں گا' جب تک تم اپنی قبر میں نہیں چلے جاتے' ایک دوست تم سے یہ کہے گا: جو تم نے دیا اور جو تم نے نہیں دیا' وہ تمہارا نہیں ہے' یہ تمہارا مال ہے' اور ایک دوست وہ ہے: جو یہ کہے گا: تم جہاں بھی جاؤ گے' جہاں سے باہر نکلو گے' میں تمہارے ساتھ ہوں گا' یہ تمہارا عمل ہے' تو آدمی کہے گا: اللہ کی قسم میں تو ان تینوں میں' تمہیں سب سے زیادہ کم حیثیت کا سمجھتا تھا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1361 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ پسند ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے' جو اس نے (اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) آگے بھیج دیا ہو' اور جو اس نے پیچھے چھوڑا ہو' وہ اس کے وارث کا مال ہوتا ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1362 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صُبْرٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ أُعِدُّ ذٰلِكَ لِأَضْيَافِكَ

قَالَ أَمَا تَخْشٰى أَنْ يَكُوْنَ لَكَ دُخَانٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ أَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ أَمَا تَخْشٰى أَنْ يَفُوْرَ لَهُ بُخَارٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر موجود تھا آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس لئے ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ کے مہمانوں کے لئے سنبھال کے رکھا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں نصیب ہو' اے بلال! تم خرچ کرو اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھو''۔

یہ روایت امام بزار نے' حسن سند کے ساتھ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو کہ جہنم کے دھوئیں کی تپش اسے لاحق ہو''۔

1363 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ بِلَالًا فَأَخْرَجَ لَهُ صُبْرًا مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ ادَّخَرْتُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ أَمَا تَخْشٰى أَنْ يَجْعَلَ لَكَ بُخَارٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ أَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْرِ والأوسط بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے کھجوروں کا ایک ڈھیر آپ ﷺ کے سامنے نکالا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس لئے ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لئے سنبھال کے رکھا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں مل جائے' اے بلال! تم خرچ کرو' اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1364 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت اَبِىْ بكر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ لى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا توكى فيوكأ عَلَيْك . وَفِىْ رِوَايَةٍ أنفقى اَوْ انفحى اَوْ انضحى وَلَا تحصى فيحصى الله عَلَيْك وَلَا توعى فيوعى الله عَلَيْك . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

انفحى بِالْحَاء الْمُهْملَة وانضحى وأنفقى الثَّلَاثَة معنى وَاحِد وَقَوله لَا توكى قَالَ الْخطابِىّ لَا تدخرى والايكاء شدّ رَأس الْوِعَاء بالوكاء وَهُوَ الرِّبَاط الَّذِى يرْبط بِهِ يَقُوْلُ لَا تمنعى مَا فِىْ يدك فتنقطع مَادَّة بركَة الرزق عَنْك انْتهى

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم بند کر کے نہ رکھو! ورنہ تم پر بندش کی جائے گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم خرچ کرو (راوی کو شک ہے' شاید یہاں لفظ مختلف ہے' لیکن تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے) اور تم شمار نہ کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا' اور تم بند کر کے نہ رکھو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے روک لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''انفحی'' میں 'ح' ہے' اور لفظ ''انضحی'' اور لفظ ''انفقی'' ہے' ان تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ''لا توکی'' علامہ خطابی کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم ذخیرہ کر کے نہ رکھو!

لفظ ''لایکاء'' کا مطلب تھیلی کے منہ کو باندھنا ہے' اور یہ وہ باندھنا ہے' جس کے ذریعے کسی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ یہ فرمارہے ہیں کہ تم اس چیز کو روک کے نہ رکھو' جو تمہارے ہاتھ میں ہے' ورنہ رزق کے برکت کا مادہ تم سے منقطع ہو جائے گا۔۔۔ علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1365 - وَعَنْ بِلَال رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَال مت فَقِيرا وَلَا تمت غَنِيا . قلت وَكَيفَ لى بذلِكَ قَالَ مَا رزقت فَلَا تخبأ وَمَا سُئِلت فَلَا تمنع فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيفَ لى بذلِكَ قَالَ هُوَ ذَاك اَوْ النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْرِ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِىْ كتاب الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَعِنْده قَالَ لى الق الله فَقِيرا وَلَا تلقه غَنِيا . وَالْبَاقِى بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بلال! فقیر ہونے کے عالم میں

مرنا' خوشحال ہونے کے عالم میں نہ مرنا' میں نے عرض کی: میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رزق تمہیں دیا جائے' اسے سنبھال کے نہ رکھنا' اور جو چیز تم سے مانگی جائے' اسے دینے سے انکار نہ کرنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا تو یہ ہوگا' یا پھر آگ ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے نقل کرکے یہ کہا ہے' یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم فقیر ہونے کے عالم میں' اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا' خوشحال ہونے کے عالم میں' اس کی بارگاہ میں حاضر نہ ہونا''...... باقی روایت حسب سابق ہے۔

1366 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حسد إِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ على هَلَكته فِي الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه حِكْمَة فَهُوَ يقْضِي بهَا وَيعلمهَا

وَفِي رِوَايَةٍ لَا حسد إِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يقوم بِهِ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالْمرَاد بالْحَسَدِ هُنَا الْغِبْطَة وَهُوَ تمني مثل مَا للمغبط وَهَذَا لَا بَأْس بِهِ وَله نِيَّته فَإِن تمنى زَوَالهَا عَنهُ فَذَلِكَ حرَام وَهُوَ الْحَسَد المذموم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال کیا عطا ہو' اور اسے حق کے راستے میں اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق دی ہو' اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (یعنی دین کا علم) عطا کیا ہو' اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو' اور اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ ... قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ ر...ت دن (اسے اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہاں ''حسد'' سے مراد ''رشک کرنا'' ہے' اور رشک سے مراد یہ ہے کہ جس پر رشک کیا جارہا ہے' اسے جو نعمت حاصل ہے' اس نعمت کے حصول کی آرزو کی جائے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا' لیکن اگر آدمی کی نیت یہ ہو کہ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہوجائے تو یہ حرام ہے' اور یہ وہ ''حسد'' ہے' جس کی مذمت کی گئی ہے۔

1367 - وَعَنْ طَلْحَة بن يحيى عَن جدته سعدى قَالَت دخلت يَوْمًا على طَلْحَة تَعْنِي ابْن عبيد اللّٰه فَرَأَيْت مِنْهُ ثقلا فَقُلْتُ لَهُ مَا لَكَ لَعَلَّه رَابَكَ منا شَيْء فنعتبك قَالَ لَا ولنعم حَلِيلَة الْمَرْء الْمُسلم أَنْت وَلَكِن اجْتمع عِنْدِي مَال وَلَا أَدْرِي كَيفَ أصنع بِهِ . قَالَت وَمَا يغمك مِنْهُ ادْع قَوْمك فاقسمه بَيْنَهُم فَقَالَ يَا غُلَام عَليّ بقومي فَسَأَلت الخازن كم قسم قَالَ أَرْبَع مائَة ألف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَاد حسن

❀❀ طلحہ بن یحییٰ 'اپنی دادی سعدیٰ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو میں نے انہیں کچھ پریشان دیکھا' میں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے شاید آپ کو ہماری طرف سے کوئی بات ناگوار گزری ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! کسی بھی مسلمان کی جتنی اچھی بیوی ہو سکتی ہے' وہ تم ہو' لیکن میرے پاس کچھ مال اکٹھا ہو گیا ہے' اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اس کا کیا کروں؟ اس خاتون نے کہا: کیا یہ چیز آپ کو پریشان کرے گی؟ آپ اپنی قوم کے افراد کو بلائیں اور اس مال کو ان کے درمیان تقسیم کر دیں' تو انہوں نے فرمایا: میری قوم کے افراد کو میرے پاس لے کر آؤ (وہ خاتون بیان کرتی ہیں: بعد میں) میں نے خزانچی سے دریافت کیا: انہوں نے کتنا مال تقسیم کیا؟ تو اس نے بتایا: چار لاکھ۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1368 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نشر الله عَبْدَيْنِ من عباده اكثر لهما من المَال وَالْولد فَقَالَ لاحدهمَا اى فلان ابْن فلَان قَالَ لَبَّيْكَ رب وَسَعْدَيك

قَالَ الم اكثر لَك من المَال وَالْولد قَالَ بلَى اى رب

قَالَ وَكَيْف صنعت فِيمَا آتيتك قَالَ تركته لوَلَدي مَخَافَة الْعيلَة

قَالَ اما اِنَّك لَو تعلم الْعلم لضحكت قَلِيلا ولبكيت كثيرا اما اِن الَّذِیْ تخوفت عَلَيْهِمْ قد انزلت بهم وَيَقُوْلُ للاخر اَى فلَان ابْن فلَان فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَى رب وَسَعْدَيك قَالَ لَهُ الم اكثر لَك من المَال وَالْولد قَالَ بلى اَى رب

قَالَ فَكيف صنعت فِيمَا آتيتك فَقَالَ انفقت فِیْ طَاعَتك ووثقت لوَلَدي من بعدِی بِحسن طولك

قَالَ اما اِنَّك لَو تعلم الْعلم لضحكت كثيرا ولبكيت قَلِيلا اما اِن الَّذِیْ قد وثقت بِهٖ انزلت بهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

الْعيلَة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَسُكُون الْيَاء هُوَ الْفقر

والطول بِفَتْح الطَّاء هُوَ الْفضل وَالْقُدْرَة والغنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو زندہ کیا' جنہیں اس نے دنیا میں بکثرت مال اور اولاد سے نوازا تھا' اس نے ان دونوں میں سے ایک سے دریافت کیا: اے فلاں بن فلاں! اس نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' پروردگار نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بکثرت مال اور اولاد عطا نہیں کی ہے' اس نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار نے دریافت کیا: میں نے جو تمہیں عطا کیا تھا' تم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ اس نے کہا: میں نے وہ مال اپنی اولاد کے لئے ترک کیا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ محتاج نہ ہو جائیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں واقعی علم ہوتا' تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے' تمہیں ان کے بارے میں جس چیز کا اندیشہ تھا' وہ میں نے ان پر نازل کر دی ہے' پھر پروردگار دوسرے شخص سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں

حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے پروردگار اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں بکثرت مال اور اولاد دے نہیں نوازا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار دریافت کرے گا: جو کچھ میں نے تمہیں عطا کیا تھا' تم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اسے تیری فرمانبرداری میں خرچ کیا' اور میں نے اپنے بعد اپنی اولاد کے لئے یہ یقین رکھا کہ تو ان پر بھی بڑا کرم فرمائے گا' پروردگار فرمائے گا: تم اگر علم رکھتے' تو زیادہ ہنستے اور تھوڑا روتے' البتہ تم نے ان کے بارے میں جو یقین رکھا تھا' وہ میں نے ان پر نازل کر دیا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ "العیلہ" میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'ی' ساکن ہے' اس سے مراد غربت ہے

لفظ "الطول" میں 'ط' پر زبر ہے' اس سے مراد فضل' قدرت اور خوشحالی ہے۔

1369 - وَعَنْ مَالك الدَّار اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخذ اَرْبَعمِائَة دِيْنَار فَجَعلهَا فِيْ صرة فَقَالَ للغلام اذْهَبْ بهَا اِلَى اَبِيْ عُبَيْدَة بن الْجراح ثُمَّ تله فِي الْبَيْت سَاعَة حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا الْغُلَام اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَك اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ اجْعَل هٰذِهِ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ وَصله الله ورحمه ثُمَّ قَالَ تعالى يَا جَارِيَة اذهبي بِهٰذِهِ السَّبْعَة اِلَى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلَى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلَى فلَان حَتّٰى انفدها وَرجع الْغُلَام اِلَى عمر فَاَخْبرهُ فَوَجَدهُ قد اَعد مثلهَا لِمعَاذ بن جبل فَقَالَ اذْهَبْ بهَا اِلَى معَاذ بن جبل وتله فِي الْبَيْت حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَك اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ اجْعَل هٰذِهِ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَوَصله تعالى يَا جَارِيَة اذهبي اِلَى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبي اِلَى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبي اِلَى بَيت فلَان بِكَذَا فاطلعت امْرَاَة معَاذ وَقَالَت نَحْنُ وَاللّٰهِ مَسَاكِين فَاَعْطِنَا فَلَمْ يبْق فِي الْخِرْقَة اِلَّا دِيْنَارَانِ فدحى بهمَا اِلَيْهَا وَرجع الْغُلَام اِلَى عمر فَاَخْبرهُ فسر بذلك فَقَالَ اِنَّهُم اِخْوَة بَعْضهمْ من بعض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته اِلَى مَالك الدَّار ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَمَالك الدَّار لَا اَعرفهُ

تله هُوَ بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَاللَّام اَيْضًا وَتَشْدِيد الْهَاء اَي تشاغل

فدحى بهمَا بِالْحَاء الْمُهْملَة اَي رمى بهمَا

❀❀ مالک الدار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار لئے اور انہیں ایک تھیلی میں ڈال کر غلام سے کہا: تم انہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور پھر ایک گھڑی ان کے ہاں ٹھہرے رہنا' تاکہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ وہ غلام وہ رقم لے کر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: امیر المومنین نے آپ کے لئے یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ اس رقم کو اپنی ضروریات میں استعمال کریں' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ملا کے رکھے' اور ان پر رحم کرے' پھر انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! تم یہ والے سات فلاں شخص کو دے آؤ' اور یہ والے پانچ فلاں کو دے آؤ' اور یہ والے پانچ فلاں کو دے آؤ' یہاں تک کہ انہوں نے پوری رقم خرچ کر دی' وہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا' اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا' تو اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ انہوں نے اتنی ہی رقم حضرت معاذ بن

جبل رضی اللہ عنہ کے لئے بھی تیار کی ہوئی ہے انہوں نے فرمایا: تم یہ رقم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان کے گھر میں ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ تم یہ دیکھ لو کہ وہ اس کا کیا کرتے ہیں؟ وہ غلام وہ رقم لے کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: امیر المومنین نے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کریں تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور انہیں ملا کے رکھے اے لڑکی! اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اسی دوران حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے جھانک کر دیکھا اور بولیں: اللہ کی قسم! ہم بھی غریب ہیں آپ ہمیں بھی کچھ دے دیں اس تھیلی میں اس وقت صرف دو دینار بچے تھے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے وہ دو دینار اس خاتون کو دے دیئے وہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے مالک الدار تک اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں البتہ مالک الدار نامی شخص سے میں واقف نہیں ہوں۔

''تلہ'' اس میں 'ت' پر زبر ہے اور پھر 'ل' ہے اور 'ہ' پر شد ہے اس سے مراد مشغول ہونا ہے

''فدحی بہما'' اس سے مراد انہیں پھینک دینا ہے۔

1370 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ عِنْد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَة دَنَانِير وَضعهَا عِنْد عَائِشَة فَلَمَّا كَانَ عِنْد مَرضه قَالَ يَا عَائِشَة ابعثي بِالذَّهَب إِلَى عَلِيّ ثُمَّ أُغمي عَلَيْهِ وشغل عَائِشَة مَا بِهِ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ مرَارًا كل ذٰلِكَ يغمى على رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويشغل عَائِشَة مَا بِهِ فَبعث إِلَى عَلِيّ فَتصدق بهَا وَأمسى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَدِيد الْمَوْت لَيْلَة الِاثْنَيْنِ فَأرْسلت عَائِشَة بمصباح لَهَا إِلَى امْرَأَة من نسائها فَقَالَت أهدي لنا فِيْ مصباحنا من عكتك السّمن فَإِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَى فِيْ جَدِيْد الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث عَائِشَة بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات دینار موجود تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوائے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شروع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! وہ سونا علی کو بھجوا دو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کام نہ کرسکیں یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوجاتی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس دوران وہ کام نہ کرپاتیں پھر آخر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہ رقم بھجوادی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ رقم صدقہ کردی پیر کی رات جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک چراغ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی طرف بھیجا اور بولیں: آپ اپنے گھی میں سے ہمارے چراغ کے لئے تھوڑا سا گھی تحفے کے طور پر دے دیں کیونکہ آج رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ بھی نہیں بچا تھا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی "صحیح" میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے طور پر اسی مضمون کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1371 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كنت مَعَ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحرج عطاؤه وَمَعَهُ جَارِيَة لَهٗ قَالَ فَجعلت تقضي حَوَائِجه ففضل مَعهَا سَبْعَة فَامرهَا اَن تشتري بِهٖ فُلُوسًا قَالَ قُلْتُ لَو اَخرته لِلْحَاجة تنوبك اَوْ للضيف ينزل بك قَالَ اِن خليلي عهد اِلَيّ اَن اَيّمَا ذهب اَوْ فضَّة اوكي عَلَيْهِ فَهُوَ جمر على صَاحبه حَتّٰى يفرغه فِيْ سَبِيْل الله عَزَّ وَجلَّ رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح

وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالطَّبَرَانِيّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اوكي على ذهب اَوْ فضَّة وَلَمْ يُنْفِقهُ فِيْ سَبِيْل الله كَانَ جمرا يَوْم الْقِيَامَة يكوى بِهٖ

هٰذَا لفظ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَالِهٖ اَيْضًا رجال الصَّحِيْح

❀❀ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے اپنی تنخواہ کی رقم نکالی ان کے ساتھ ان کی کنیز بھی تھی راوی کہتے ہیں اس کنیز نے ان کی ضروریات پوری کروانا شروع کیں پھر اس کنیز کے پاس سات درہم (یا دینار) بچے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس کے بدلے میں سکے خرید لے راوی نے کہا: اگر آپ انہیں کسی ضرورت کے لئے سنبھال کے رکھ لیں یا مہمان کے لئے سنبھال کے رکھ لیں جو آپ کے ہاں آجاتا ہے (تو یہ مناسب ہوگا) تو انہوں نے فرمایا: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ جو بھی سونا یا چاندی سنبھال کر رکھے جائیں تو وہ آدمی کے لئے انگارہ ثابت ہوں گے جب آدمی انہیں اللہ کی راہ خرچ نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں یہی روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مختصر واقعہ کے طور پر بھی نقل کی ہے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص سونے یا چاندی کو سنبھال کر رکھ لے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے تو وہ قیامت کے دن انگارے کی شکل میں ہوں گے جس کے ذریعے آدمی کو داغا جائے گا"۔

روایت کے یہ الفاظ امام طبرانی کے نقل کردہ ہیں اور ان کی روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1372 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أهديت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث طوائر فاطعم خادمه طائرا فَلَمَّا كَانَ من الْغَد اَتَتْهُ بهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الم انهك اَن ترفعي شَيْئًا لغد . فَاِن اللّٰه يَاْتِيْ برزق غَد . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ وَرُوَاة اَبِيْ يعلى ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تین پرندوں (کا گوشت) تحفے کے طور پر پیش کیا گیا آپ نے اس میں سے ایک پرندے کا گوشت اپنے خادمہ کو کھانے کے لئے دے دیا اگلے دن وہ خادمہ اس کا گوشت لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم کوئی

چیز کل کے لئے سنبھال کے رکھو؟ اللہ تعالیٰ نے کل کا رزق عطا کر دینا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں۔

1373 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِر شَيْئًا لغد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اگلے دن کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے''۔

یہ روایت امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے اور ان دونوں نے اسے جعفر بن سلیمان ضبعی کے حوالے سے ثابت نامی راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1374 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَالج هٰذِهِ الغرفة مَا الجها اِلَّا خشيَة اَن يكون فِيهَا مَال فاتوفى وَلَمْ انفقهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن . لألج اَي لأدخل . والغرفة بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِيَ الْعلية

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے ہیں: میں اس گھر میں داخل ہوتا ہوں اور میں اس گھر میں صرف اس اندیشے کے تحت داخل ہوتا ہوں کہ کہیں اس میں کوئی مال موجود نہ ہو جسے میں نے خرچ نہ کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''لالج'' سے مراد میں داخل ہوتا ہوں اور لفظ ''الغرفہ'' سے مراد بالا خانہ ہے۔

1375 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُحِبُّ اَن لي اُحُدًا ذَهَبا أبقى صبح ثَالِثَة وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْئًا أعده لدين

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عَطِيَّة عَنْ اَبِيْ سعيد وَهُوَ اِسْنَاد حسن وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا موجود ہو اور پھر تیسرے دن کی صبح تک اس میں سے کوئی بھی چیز باقی ہو ماسوائے اس رقم کے' جو کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھی گئی ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے' اور اس کے کئی شواہد موجود ہیں۔

1376 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لي اَبُوْ ذَر يَا ابْن أخي كنت مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذا بِيَدِهٖ فَقَالَ لي يَا اَبَا ذَر مَا اُحِبُّ اَن لي اُحُدًا ذَهَبا وَفِضَّة أنفقهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰه اَمُوْت

حدیث 1373: صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر العلة التی من أجلها کان تعترض المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 6447' الجامع للترمذی' أبواب الزهد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی معیشة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأهله' حدیث: 2342' شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی زهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصبره علی شدائد' حدیث: 1442' الشمائل المحمدیة للترمذی - باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 346

يَوْمَ اَمُوْتُ اَدَعُ مِنْهُ قِيرَاطًا . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قِنطَارًا . قَالَ يَا اَبَا ذَرٍ اَذهبُ اِلَى الْاَقَلِّ وَتَذهبُ اِلَى الْاَكْثَرِ اُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَتُرِيْدُ الدُّنْيَا قِيرَاطًا فَاَعَادَهَا عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: اے میرے بھتیجے! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا' یا چاندی موجود ہو اور میں انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کروں' اور جس دن میرا وصال ہو اس دن اس میں سے ایک قیراط رہ گیا ہو (جو میں نے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا ہو) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ قنطار شمار ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں اس کی طرف جا رہا ہوں' جو تھوڑا ہے' اور تم اس کی طرف جا رہے ہو' جو زیادہ ہے' میری مراد آخرت ہے' اور تمہاری مراد دنیا کا قیراط ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ میرے سامنے دہرائی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1377 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَفَتَ اِلَى اُحُدٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ اُحُدًا تَحَوَّلَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمُوْتُ يَوْمَ اَمُوْتُ اَدَعُ مِنْهُ دِيْنَارَيْنِ اِلَّا دِيْنَارَيْنِ اُعِدُّهُمَا لِدَيْنٍ اِنْ كَانَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَاِسْنَادُ اَحْمَدَ جَيِّدٌ قَوِيٌّ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد پہاڑ پر نظر ڈالی اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اُحد پہاڑ آل محمد کے لئے سونے کا ہو جائے' اور میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کروں' یہاں تک کہ جس دن میرا وصال ہو' تو اس میں سے دو دینار باقی رہ گئے ہوں' البتہ ان دیناروں کا معاملہ مختلف ہے' جو کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھے گئے ہوں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

1378 - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَعُوْدُهُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ مَا يَقُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ لَيْتَ مَا فِيْ تَابُوْتِيْ هٰذَا جَمْرٌ فَلَمَّا مَاتَ نَظَرُوْا فَاِذَا فِيْهِ اَلْفٌ اَوْ اَلْفَانِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسعود کی عیادت کرنے کے لئے' ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بولے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ لیکن کاش کہ میرے اس تابوت میں یہ انگارے نہ ہوتے' جب ان کا انتقال ہو گیا' اور لوگوں نے جائزہ لیا' تو اس تابوت میں ایک ہزار' یا شاید دو ہزار (درہم یا دینار) موجود تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1379 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ كَفَنٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى دَاخِلَةِ اِزَارِهِ فَاُصِيْبَ دِيْنَارٌ اَوْ دِيْنَارَانِ فَقَالَ كَيَّتَانِ . وَفِيْ رِوَايَةٍ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَوُجِدَ فِيْ مِئْزَرِهِ دِيْنَارٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَيَّة ثُمَّ توفي آخر فَوجدَ فِي مِئزَرِهٖ دِينَارَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من طرق ورواة بَعْضهَا ثِقَات أثبات غير شهر بن حَوْشَب

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس کے لئے کفن دستیاب نہیں ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے تہبند کے اندرونی حصے (یعنی اس کے تہبند کے ڈب کا) جائزہ لو تو اس میں سے ایک دینار یا دو دینار مل گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اہل صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس کے تہبند میں سے ایک دینار ملا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی ایک چیز ہے' پھر ایک اور صاحب کا انتقال ہوا' اور ان کے تہبند میں سے دو دینار ملے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مختلف طرق کے حوالے سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض کے راوی ثقہ اور ثبت ہیں' البتہ شہر بن حوشب کا معاملہ مختلف ہے۔

1380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الصّفة فوجدوا فِي شملته دينارين فَذكرُوْا ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيَّتَان

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه . قَالَ الْحَافِظ وَاِنَّمَا كَانَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ ادخر مَعَ تلبسه بالفقر ظَاهرا ومشاركته الْفُقَرَاء فِيمَا يَأْتِيهم من الصَّدَقَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اہل صفہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہوا' لوگوں کو ان کے شملہ میں سے دو دینار ملے' لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: ایسا اس لئے ہوا' کیونکہ ان صاحب نے ظاہری طور پر فقر کے اظہار کے باوجود انہیں سنبھال کر رکھا ہوا تھا اور وہ ظاہری طور پر غرباء کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے' اس چیز کے حوالے سے' جو ان غرباء کے پاس صدقہ کے طور پر آتی تھی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1381 - وَعَنْ سَلمَة بن الْاَكْوَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت جَالِسا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتي بِجَنَازَة ثُمَّ اُتِيَ بِاُخْرٰى فَقَالَ هَلْ ترك من دين قَالُوْا لَا

قَالَ فَهَلْ ترك شَيْئا قَالُوْا نَعَمْ ثَلَاثَة دَنَانِير فَقَالَ بأصابعه ثَلَاث كيات الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ جيد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِيّ بنحوه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک جنازہ لایا گیا پھر ایک اور جنازہ لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

دریافت کیا گیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تین دینار تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی تین انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرکے فرمایا: یہ داغ لگانے والی (تین چیزیں ہیں)۔۔۔ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے حسن اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اس کی مانند "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1382 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِیًا غزا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَر فَاَصَابَهٗ من سَهْمه دِیْنَارَانِ فَاَخذهُمَا الْاَعْرَابِی فجعلهما فِیْ عباء ة فخیط عَلَیْهِمَا ولف عَلَیْهِمَا فَمَاتَ الْاَعْرَابِی فوجدَ الدیناران فَذکر ذٰلِكَ لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کیتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن لَا بَاْس بِهٖ فِی المتابعات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شرکت کی اس کے حصے میں دو دینار آئے اس دیہاتی نے وہ دونوں لے لئے انہیں اپنی عباء میں رکھا اور اس پر سلائی کردی اور ان دونوں کو اس میں لپیٹ دیا جب اس دیہاتی کا انتقال ہوا اور وہ دو دینار پائے گئے اور اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اور متابعات کے طور پر اس کو نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ترغیب الْمَرْاَة فِی الصَّدَقَة من مَال زَوجهَا اِذا أذن وترهیبها مِنهَا مَا لم یَاْذَن

باب: عورت کے لئے اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جبکہ شوہر نے اس کی اجازت دی ہو اور اگر اجازت نہ دی ہو تو عورت کے لئے ایسا کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1383 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أنفقت الْمَرْاَة من طَعَام بَیتهَا غیر مفْسدَة کَانَ لَهَا أجرهَا بِمَا أنفقت ولزوجها أجره بِمَا اکْتسب وللخادم مثل ذٰلِكَ لَا ینقص بَعْضُهُمْ من اجر بعض شَیْئا. رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ حبَان فِیْ صَحِیْحه وَعند بَعْضُهُمْ اِذا تَصَدَّقت بدل أنفقت

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی عورت اپنے گھر کے اناج میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر خرچ کرتی ہے تو اس عورت کو اس کے خرچ کرنے کا اجر ملے گا اس کے شوہر کو، اس کو کمانے کا اجر ملے گا اور خادم کو بھی اس کی مانند اجر ملے گا اور ان میں سے کسی ایک کے اجر میں کسی دوسرے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوگی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ابن ماجہ امام ترمذی امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے البتہ بعض راویوں نے لفظ "انفقت" کی جگہ لفظ "تصدقت"

(یعنی صدقہ کرے) نقل کیا ہے"۔

1384 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل للمَرْاَة اَن تصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاذن فِيْ بَيته اِلَّا بِاِذْنِهِ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں (کوئی نفلی) روزہ رکھے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے' اور (یہ بھی عورت کے لئے جائز نہیں ہے) کہ وہ شوہر کے گھر میں کسی کو اندر آنے دے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1385 - وَفِيْ رِوَايَة لابى دَاوُد اَن اَبَا هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَن الْمَرْاَة هَلْ تتَصَدَّق من بَيت زَوجهَا قَالَ لَا اِلَّا من قوتها وَالْاَجر بَيْنَهُمَا وَلَا يحل لَهَا اَن تتَصَدَّق من مَال زَوجهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

زَاد رزين الْعَبدرِي فِيْ جَامعه فَاِن اذن لَهَا فالاجر بَيْنَهُمَا فَاِن فعلت بِغَيْر اِذْنه فالاجر لَهُ وَالْاِثْم عَلَيْهَا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا وہ اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ وہ اپنی ذاتی خوراک کی چیز کو صدقہ کرسکتی ہے' اور اس کا اجران دونوں (میاں بیوی) کو ملے گا' عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر' شوہر کے مال میں سے کچھ صدقہ کرے''۔

رزین عبدری نے اپنی ''جامع'' میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اگر شوہر نے عورت کو اجازت دی ہو' تو پھر اجران دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا' اور اگر وہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر ایسا کرتی ہے' تو شوہر کو اجر مل جائے گا' اور عورت کو گناہ ہوگا''

1386 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجوز لامْرَاَة عَطِيَّة اِلَّا بِاِذن زَوجهَا ـ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ من طَرِيق عَمْرو بن شُعَيْب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کے لئے کوئی عطیہ دینا جائز نہیں ہے' البتہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1387 - وَعَنْ اَسمَاء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لى مَال اِلَّا مَا اَدخل عَليّ الزبير اَفَاَتصدق قَالَ تصدقى وَلَا توعى فيوعى عَلَيْك

وَفِيْ رِوَايَة اَنَّهَا جَاءَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لى شَيْءٌ اِلَّا مَا اَدخل عَليّ الزبير فَهَلْ عَليّ جنَاح اَن اَرضخ مِمَّا يدْخل عَليّ قَالَ ارضخى مَا اسْتَطَعْت وَلَا توعى فيوعى اللّٰه عَلَيْك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہ مال موجود ہوتا ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا میں صدقہ کر دیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کیا کرو اور روک کے نہ رکھا کرو ورنہ تمہیں بھی روک کر دیا جائے گا"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے پاس صرف وہ چیز ہوتی ہے' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا مجھے اس پر کوئی گناہ ہوگا کہ انہوں نے جو مجھے دیا تھا' اس میں سے میں کوئی چیز (اللہ کی راہ میں) دے دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم سے ہو سکے تم دے دو' اور تم روک کر نہ رکھو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو روک' روک کر دے گا"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1388 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تَصَدَّقت الْمَرْاَة من بَيت زَوجهَا كَانَ لَهَا اجرهَا ولزوجها مثل ذٰلِكَ لَا ينقص كل وَاحِد مِنْهُمَا من أجر صَاحبه شَيْئا لَهُ بِمَا كسب وَلها بِمَا انفقت . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے' تو عورت کو اس کا اجر ملتا ہے' اور شوہر کو بھی اس کی مانند اجر ملتا ہے' ان دونوں میں سے کسی ایک کے اجر میں' دوسرے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوتی' شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے' اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1389 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خطبَته عَام حجَّة الْوَدَاع لَا تنْفق امْرَاَة شَيْئا من بَيت زَوجهَا اِلَّا بِاِذن زَوجهَا

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَام قَالَ ذٰلِكَ افضل اَمْوَالنَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال آپ کے خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز خرچ نہیں کرے گی' البتہ شوہر کی اجازت کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں' سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث 1388: صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب صدقۃ التطوع - ذکر تفضل اللہ جل وعلا علی المرأۃ إذ تصدقت من بیت' حدیث: 3417 السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' صدقۃ المرأۃ من بیت زوجہا - حدیث: 2504 السنن الکبری للنسائی - کتاب الزکاۃ' صدقۃ المرأۃ من بیت زوجہا - حدیث: 2291 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حدیث السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا' حدیث: 24157 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشۃ' حدیث: 4243

التَّرغِيبُ فِيْ اِطْعَامِ الطَّعَامِ وَسقيَ المَاء والترهيب من منعه

باب: کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے متعلق ترغیبی روایات' اور ایسانہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1390 - عَن عبد الله بن عَمرو بن العَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْإِسْلَام خير قَالَ تطعم الطَّعَام وتقرأ السَّلَام على من عرفت وَمَنْ لم تعرف

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اسلام (میں کون سا عمل) سب سے بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے' اُسے سلام کرو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1391 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذا رَاَيْتُك طابت نَفسِي وقرت عَيْنِي أنبئني عَن كل شَيْءٍ قَالَ كل شَيْءٍ خلق من المَاء

فَقُلْتُ اَخبرنِيْ بِشَيْءٍ اِذا عملته دخلت الْجنَّة قَالَ اطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخل الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں آپ کی زیارت کرتا ہوں' تو میرا دل مطمئن ہو جاتا ہے' اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے' میں نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے' جس پر میں عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں' تم نماز ادا کرو' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1392 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمٰن وأطعموا الطَّعَام وأفشوا السَّلَام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1393 - وَعَنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظاهرهَا من بَاطِنِهَا وباطنها من ظاهرهَا فَقَالَ اَبُو مَالك الْاَشعَرِيّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لمن اطاب الْكَلام وَاَطعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ' اندر سے' اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آتا ہے' تو حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اُسے ملیں گے جو عمدہ کلام کرتا ہو' کھانا کھلاتا ہو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں' تو وہ کھڑا ہو کر (نوافل) ادا کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1394 - وَعَن اَبِي مَالك الْاَشعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنِهَا وباطنها من ظَاهرهَا اعدهَا اللّٰه تَعَالَى لمن اَطعم الطَّعَام وَاَفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ ان کے اندر سے' اور ان کا اندرونی حصہ ان کے باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلاتا ہے' سلام پھیلاتا ہے' اور رات کے وقت نماز ادا کرتا ہے' جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1395 - وَعَن حَمْزَة بن صُهَيب عَن اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عمر لِصُهَيب فِيك سرف فِي الطَّعَام فَقَالَ اِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خياركم من اَطعم الطَّعَام . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب وَفِي اِسْنَاده عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَمَن لَا يحضرني الْاَن حَاله

❀❀ حمزہ بن صہیب' اپنے والد (حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کھانا کھلانے کے حوالے سے فضول خرچی کرتے ہیں' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جو کھانا کھلاتے ہیں''

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل نامی راوی ہے اور ایک ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

1396 - وَعَن اَبِي هُرَيرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَات اِطْعَام

الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام. رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد
قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيفَ وَعبد الله بن أَبِي حميد مَتْرُوك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(گناہوں کا) کفارہ بننے والے چیزیں یہ ہیں' کھانا کھلانا' سلام پھیلانا' اور رات کے وقت نماز ادا کرنا' جبکہ لوگ سو رہے ہوں' یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں: ایسا کیسے ہوسکتا ہے' جبکہ (اس روایت کا ایک راوی) عبداللہ بن ابوحمید متروک ہے۔

1397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أول مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ انجفل النَّاس إِلَيْهِ فَكنت فِيمَن جَاءَهُ فَلَمَّا تَأَمَّلت وَجهه واستبنته علمت أَن وَجهه لَيْسَ بِوَجْه كَذَّاب. قَالَ وَكَانَ أول مَا سَمِعت من كَلَامه أَن قَالَ أَيهَا النَّاس أفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط الشَّيْخَيْنِ

انجفل النَّاس بِالْجِيم أَي أَسْرعُوا ومضوا كلهم

استبنته أَي تحققته وتبينته وَتَقَدَّمت أَحَادِيْث من هٰذَا الْبَاب فِي الْوضُوء وَالصَّلَاة وَغَيرهمَا وَيَأْتِي أَحَادِيْث أخر فِي السَّلَام وطلاقة الْوَجْه إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کرکے) پہلی مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ جوق در جوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والوں میں' میں بھی شامل تھا' جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا بغور جائزہ لیا اور اس کی تحقیق کی تو مجھے پتہ چل گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' جو سب سے پہلی بات سنی' وہ یہ تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' اور رات کے وقت نوافل ادا کرو' جبکہ لوگ سو رہے ہوں' اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(روایت کے متن کے الفاظ) ''انجفل الناس'' یہ 'ج' کے ساتھ ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ تیزی سے گئے' اور وہ سب لوگ چلے گئے

لفظ 'استبنته'' یعنی میں نے اس کی تحقیق کی اور اس کی وضاحت دیکھی' اس سے پہلے وضو' نماز اور دیگر ابواب میں اس نوعیت کی کچھ احادیث گزر چکی ہیں' اور کچھ دیگر احادیث' سلام کرنے اور خندہ پیشانی سے متعلق باب میں آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1398 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مُوجبَات الرَّحْمَة إِطْعَام الْمُسلم الْمِسْكِين . رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَيْهَقِيّ مُتَّصِلا ومرسلا من طَرِيقه أَيْضا إِلَّا أَنه قَالَ إِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة إِطْعَام الْمُسلم السغبان وَقَالَ قَالَ عبد الْوَهَّاب يَعْنِي الجائع

وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ فِي كتاب الثَّوَاب إِلَّا أَنه قَالَ إِن من مُوجبَات الْجنَّة إِطْعَام الْمُسلم السغبان

السغبان بِالسِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة بعدهمَا بَاء مُوَحدَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام بیہقی نے' امام حاکم کے حوالے سے ہی اسے متصل اور مرسل روایت دونوں کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

عبدالوہاب نامی راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''السغبان'' کا مطلب بھوکا ہونا ہے۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جنت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

لفظ ''السغبان'' یہ 'س' اور 'غ' کے ساتھ ہے' جس کے بعد 'ب' ہے۔

1399 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه ليربي لاحدكم لتمرة واللقمة كَمَا يُربي أحدُكُم فلوه أَوْ فَصِيله حَتَّى يكون مثل أحد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَتقدم هُوَ وَحَدِيث أَبِي بَرزَة أَيْضا إِن العَبْد ليتصدق بالكسرة تربو عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تكون مثل أحد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ تم میں سے' کسی ایک شخص (کے صدقہ کیے ہوئے) ایک کھجور یا ایک لقمہ کو یوں بڑھاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ' یا ایک کھجور' اجر کے اعتبار سے) اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے' یہ روایت ہے' اور حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

''آدمی روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے' جو اللہ کی بارگاہ میں بڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے''۔

1400 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليُدْخل بلقمة الْخبز وقبصة التَّمْر وَمثله مِمَّا ينفع الْمِسْكِين ثَلَاثَة الْجنَّة الْآمِر بِهِ وَالزَّوْجَة المصلحة لَهُ

حدیث 1400: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأطعمة - وأما حديث عمر - حديث: 7254

وَالْخَادِمِ الَّذِیْ یناول الْمِسْكِيْنِ
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لم ینس خدمنا
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِمِ وتقدم
القبصة بِفَتْحِ الْقَافِ وَضَمِّهَا وبالصاد الْمُهْمَلَةِ هِیَ مَا يَتَنَاوَلُهُ الْاٰخِذ برؤوس اَصَابِعه الثَّلاث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے' یا تین انگلیوں میں آنے والی کھجور' یا اس کی مانند کوئی چیز' جو مسکین کو فائدہ دیتی ہو' اس کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کردیتا ہے' وہ شخص جس نے اس کو دینے کا حکم دیا ہو' اس کی وہ بیوی' جس نے اسے تیار کیا ہو' اور وہ خادم' جس نے وہ چیز مسکین کو پکڑائی ہو''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو ہمارے خادموں کو بھی بھولتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ ''القبصہ'' میں 'ق' پر 'زبر' ہے' اور 'پیش' بھی پڑھی گئی ہے' پھر 'ص' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو لینے والا شخص تین انگلیوں کے پوروں سے پکڑ سکے۔

1401 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بنی اِسْرَائِیل فعبد اللّٰه فِیْ صومعته سِتِّيْنَ عَاما وأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خيرا فَنزل وَمَعَهُ رغيف اَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِی الْاَرْض لقيته امْرَاَة فَلَمْ یزل یكلمها وتكلمه حَتّٰى غشیها ثُمَّ اُغمی عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائل فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَن يَاْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّيْنَ سنة بِتِلْكَ الزنية فرجحت الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف اَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ. رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے عبادت خانے میں' ساٹھ سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' ایک مرتبہ بارش ہونے سے زمین سرسبز و شاداب ہوگئی' راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر دیکھا اور سوچا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں' تو میری بھلائی میں اضافہ ہوگا' وہ وہاں سے نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک' یا شاید دو روٹیاں تھیں' (یہ شک راوی کو ہے) وہ زمین پر موجود تھا کہ اس کی ملاقات' کسی خاتون کے ساتھ ہوئی' وہ اس خاتون کے ساتھ کلام کرنے لگا' اور وہ خاتون اس کے ساتھ کلام کرنے لگی' یہاں تک کہ اس راہب نے اس خاتون کے ساتھ زنا کرلیا' پھر اس پر (خوف کی وجہ سے) بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہونے لگی' تو وہ غسل کرنے کے لئے ایک کنویں میں اترا' اسی دوران ایک مانگنے والا آیا' تو راہب نے اس کو اشارہ کیا کہ وہ ان دو روٹیوں کو حاصل کرلے' پھر اس راہب کا انتقال ہوگیا' اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن' اس زنا کے ساتھ کیا گیا' تو زنا کا پلڑا' اس کی نیکیوں کے پلڑے پر بھاری ہوگیا' پھر اس ایک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو روٹیوں کو اس

کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور اس کی مغفرت ہو گئی"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1402 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عملا يدخلني الْجَنَّةَ قَالَ اِن كنت أقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة أعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة فَإِن لم تطق ذٰلِكَ فأطعم الجائع واسق الظمآن . الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي الْعتق اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے گفتگو کرتے ہوئے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں' لیکن مسئلہ بھرپور دریافت کیا ہے' تم غلام آزاد کرو' گردن چھڑاؤ' اور اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ' اور پیاسے کو پلاؤ"......الحدیث۔

یہ حدیث امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں' آگے چل کر یہ مکمل حدیث کے طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1403 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اطْعم اَخَاهُ حَتّٰى يشبعه وسقاه من المَاء حَتّٰى يرويه باعده الله مِنَ النَّار سبع خنادق مَا بَيْن كل خندقين مسيرَة خَمْسِمِائَة عَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلائے' یہاں تک کہ اسے سیر کردے' اور اسے پانی پلائے یہاں تک کہ اسے سیراب کردے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقوں کے فاصلے جتنا دور کردے گا' جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان' پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا"

یہ روایت امام طبرانی نے "معجم کبیر" میں' ابوشیخ نے کتاب "الثواب" میں' امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1404 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الصَّدَقَة اَن تشبع كبدا جائعا . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ والأصبهاني كلهم من رِوَايَةِ زَرْبِي مُؤذن هِشَام عَنْ اَنَسٍ وَلَفظ اَبِي الشَّيْخ والأصبهاني قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عمل افضل من اِشباع كبد جَائِع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جاندار کو سیر کروادو''

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے ہشام کے مؤذن زربی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ابوشیخ اور اصبہانی کے یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی عمل بھوکے جاندار کو سیر ہو کر (کھانا کھلانے) سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''۔

1405 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا مُؤْمِن اَطْعم مُؤْمِنا علی جوع اَطْعمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من ثمار الْجنَّة وَاَيّمَا مُؤْمِن سقى مُؤْمِنا على ظمإ سقَاهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من الرَّحِيق الْمَخْتُوم وَاَيّمَا مُؤْمِن كسا مُؤْمِنا على عري كَسَاه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من حلل الْجنَّة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد

وَيَاتِیْ لَفظِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث غَرِيْب وَقد رُوِيَ مَوْقُوْفًا على اَبِیْ سعيد وَهُوَ اَصح واشبه وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْد وَلَفظِه قَالَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة اعرى مَا كَانُوْا قطّ واجوع مَا كَانُوْا قطّ واظمأ مَا كَانُوْا قطّ وانصب مَا كَانُوْا قطّ فَمَنْ كسا لله عَزَّ وَجَلَّ كَسَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَطْعم لله عَزَّوَجَلَّ اَطْعمهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سقى لله عَزَّ وَجَلَّ سقَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عمل لله اغناه اللّٰه وَمَنْ عَفا لله عَزَّ وَجَلَّ اَعْفَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . وَرُوِيَ مَرْفُوْعا بِهٰذَا اللَّفْظ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مومن' کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے گا' اور جو بھی مومن کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر بند مشروب پلائے گا' اور جو بھی مومن کسی مومن کو لباس کی ضرورت کے وقت لباس پہنائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت کے حلے پہنائے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ آگے آئیں گے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور وہ روایت زیادہ مستند اور زیادہ موزوں ہے۔ یہی روایت امام ابن ابودنیا نے اپنی کتاب ''اصطناع المعروف'' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' جب لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تو انہیں لباس کی اتنی شدید ضرورت ہوگی' جو پہلے کبھی نہیں تھی' وہ اتنے زیادہ بھوکے ہوں گے' جتنے پہلے کبھی نہیں رہے ہوں گے' اتنے زیادہ پیاسے ہوں گے کہ پہلے کبھی اتنے پیاسے نہیں رہے ہوں گے' اتنے زیادہ پریشان ہوں گے' کہ پہلے کبھی اتنے زیادہ پریشان نہیں رہے ہوں گے' تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی کو لباس پہننے کے لیے دیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے پہننے کے لیے لباس عطا کردے گا' جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کو کھانا کھلایا ہوگا' اللہ

نفلی اسے کھانا کھلائے گا' جس نے کسی کو اللہ کے لئے پانی پلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے پانی پلائے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو معاف کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ سے معاف کردے گا''۔

یہی روایت انہی الفاظ کے ساتھ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

1406 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَة يَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدني قَالَ يَا رب كَيْفَ اعودك وَاَنْت رب الْعَالمين قَالَ اما علمت اَن عَبدِي فلَانا مرض فَلَمْ تعده اما علمت اَنَّك لَو عدته لَوَجَدْتنِيْ عِنْده

يَا ابْن آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمني

قَالَ يَا رب كَيْفَ أطعمك وَاَنْت رب الْعَالمين قَالَ اما علمت اَنه استطعمك عَبدِي فلَان فَلَمْ تطعمه اما علمت اَنَّك لَو اطعمته لوجدت ذٰلِكَ عِنْدِي

يَا ابْن آدم استسقيتك فَلَمْ تسقني

قَالَ يَا رب وَكَيفَ اسقيك وَاَنْت رب الْعَالمين

قَالَ استسقاك عَبدِي فلَان فَلَمْ تسقه اما اِنَّك لَو سقيته وجدت ذٰلِكَ عِنْدِي . رَوَاهُ مُسْلِم

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا' لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوگیا تھا' تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی' کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے' تو مجھے اس کے پاس پاتے' اے ابن آدم! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تجھے کچھ کھلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا؟ تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا' کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے تو اس کا ثواب میری بارگاہ میں پالیتے؟ اے ابن آدم! میں نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے پینے کے لئے نہیں دیا' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے پینے کے لئے نہیں دیا' اگر تم اسے پینے کے لئے دے دیتے' تو اس کا اجر و ثواب میری بارگاہ میں پالیتے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1407 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمْ الْيَوْم صَائِم فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انا فَقَالَ من أطْعم مِنْكُمْ الْيَوْم مِسْكينا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ انا

قَالَ مَن تبع مِنكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ من عاد مِنكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِي رجل اِلّا دخل الْجنّة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کس شخص نے آج روزہ رکھا ہوا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم میں سے کون شخص آج جنازے میں شریک ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس نے آج بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اعمال' جس بھی شخص میں اکٹھے ہو جائیں گے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1408 - وَرُوِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَي الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِدخالك السرُوْر على مُؤمن أشبعت جوعته اَوْ كسوت عَوْرَته اَوْ قضيت لَهُ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ اَحَبّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله على مُسْلِم اَوْ تكشف عَنْهُ كربَة اَوْ تطرد عَنْهُ جوعا اَوْ تقضي عَنْهُ دينا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مومن کو خوش کر دینا' اگر وہ بھوکا ہے' تو اسے سیر کرو' اگر اسے لباس کی ضرورت ہو' تو اسے لباس فراہم کرو' یا اس کی (کوئی اور) ضرورت پوری کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوشیخ نے اسے کتاب ''الثواب'' میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے' جو تم کسی مسلمان کو فراہم کرتے ہو' یا اس سے کوئی تکلیف دہ چیز کو دور کر دیتے ہو' یا اس سے بھوک کو ختم کر دیتے ہو' یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتے ہو''۔

1409 - وَرُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أطْعم مُؤمنا حَتّٰى يشبعه من سغب أدخلهُ اللّٰه بَابا من اَبْوَاب الْجنَّة لَا يدْخلهُ اِلَّا من كَانَ مثله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

السغب بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة جَمِيعًا هُوَ الْجُوع

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے' یہاں تک کہ اسے بھوک کے حوالے سے سیر کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایک ایسے

دروازے سے جنت میں داخل کرے گا کہ اس دروازے سے صرف وہی شخص داخل ہوگا' جو اس کی مانند ہو'۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔
لفظ "السغب" میں 'س' پر 'ز بر' ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اس سے مراد بھوک ہے۔

1410 - وَرُوِىَ عَنْ جَعْفَرِ الْعَبْدِى وَالْحسن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يباهي مَلَائكته بالذين يطعمُون الطَّعَام من عبيده - رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب مُرْسلا

❀❀ جعفر عبدی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بے شک اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اس کے جو بندے (دوسروں کو) کھانا کھلاتے ہیں"۔
یہ روایت امام ابوالشیخ نے کتاب "الثواب" میں "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1411 - وَرُوِىَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَاَدْخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين وإحسان اِلَى الْمَمْلُوك وَثَلَاث من كن فِيْهِ أظلهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحت عَرْشه يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الْوضُوء فِي المكاره وَالْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم وإطعام الجائع - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ بِالثَّلَاثِ الْاَوّل فَقَط وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَاَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"تین خصوصیات ہیں' جو کسی شخص میں پائی جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل پھیلا دے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا' کمزور شخص کے ساتھ نرمی کرنا' والدین پر شفقت کرنا' اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' اور تین خصوصیت ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں گی' اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ فراہم کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' طبیعت کی عدم آمادگی میں وضو کرنا' تاریکی میں پیدل چل کر مسجد جانا' اور بھوکے کو کھانا کھلانا"۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' لیکن اس میں صرف پہلی تین باتیں ذکر کی ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہی روایت (ابو) شیخ نے کتاب "الثواب" میں نقل کی ہے' اور ابوالقاسم اصبہانی نے بھی مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1412 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاَن أجمع نَفرا من اِخْوَانِي على صَاع اَوْ صَاعَيْنِ من طَعَام اَحَبُّ اِلَيّ من اَن اَدخل سوقكم فأشترى رَقَبَة فَاَعْتقهَا
رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِي اِسْنَاده لَيْث بن اَبِي سليم

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے کچھ بھائیوں کو (یعنی دوستوں کو) اکٹھا کروں' اور انہیں کھانے کا ایک یا دو صاع کھلاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تمہارے بازار میں جا کر وہاں سے کوئی غلام خرید کر اسے آزاد کردوں"۔ یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب "الثواب" میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے۔

1413 - وَرُوِىَ عَنِ الْحسن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانْ اُطْعِمَ اَخًا لِى فِي الله لقمَةَ اَحَبّ اِلَيَّ من اَن اتصدق على مِسْكين بدرهم وَلَانْ اعطى اَخا لى فِي الله درهما اَحَبّ اِلَيّ من اَن اتصدق على مِسْكين بِمائَة دِرْهَم - رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيْضًا فِيهِ وَلَعَلَّه مَوْقُوف كَالَّذِى قبله

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے کسی دینی بھائی کو ایک لقمہ کھانا کھلادوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسکین کو ایک درہم صدقہ دوں' اور میں اپنے دینی بھائی کو ایک درہم دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسکین کو ایک سو درہم دوں''۔

یہ روایت ابوشیخ نے ہی نقل کی ہے' اور شاید یہ روایت ''موقوف'' ہے' جیسے وہ والی روایت ہے' جو اس سے پہلے ذکر ہوئی ہے۔

1414 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رجلَانِ سلكا مفازة عَابِد وَالْاخر بِهِ رهق فعطش العابد حَتَّى سقط فَجعل صَاحبه ينظر اِلَيْهِ وَهُوَ صريع فَقَالَ وَاللّٰهِ اِن مَاتَ هٰذَا العَبْد الصَّالح عطشا وَمَعِي مَاء لَا اُصِيب من الله خيرا اَبَدًا وَلَئِن سقيته مائى لأموتن فتوكل على الله وعزم فرش عَلَيْهِ من مَائه وسقاه فَضله فَقَامَ فَقطع الْمَفَازَة فَيُوقف الَّذِى بِهِ رهق لِلْحساب فَيُؤْمَر بِهِ اِلَى النَّار فتسوقه الْمَلَائِكَة فَيرى العابد فَيَقُولُ يَا فلَان اما تعرفنِى فَيَقُولُ وَمَنْ اَنْت فَيَقُولُ اَنا فلَان الَّذِى آثَرتك على نَفسِى يَوْم الْمَفَازَة فَيَقُولُ بلَى اعرفك فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَة قفوا فيقفون فَيَجِيء حَتَّى يقف فيدعو ربه عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ يَا رب قد عرفت يَده عِنْدِى وَكَيفَ آثرنِى على نَفسه

يَا رب هبه لى فَيَقُولُ هُوَ لَك فَيَجِيء فَيَاْخُذ بيد اَخِيه فيدخله الْجنَّة فَقُلْتُ لِاَبِى ظلال اَحَدثك انس عَنْ رَسُوْلِ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَبُو ظلال اسْمه هِلَال بن سُوَيْد اَو ابْن اَبِى سُوَيْد وَثَّقَهُ البُخَارِيّ وَابْن حبَان لَا غَيره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب عَنْ اَبِى ظلال اَيْضًا عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهِ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْاِسْنَاد اِن كَانَ غير قوى فَلهُ شَاهد من حَدِيْثِ انس ثُمَّ رُوِىَ بِاِسْنَادِهِ من طَرِيْق عَلِيّ بن اَبِى سارة وَهُوَ مَتْرُوك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ دو آدمی ایک ویرانے میں سفر کر رہے تھے' ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گنہگار تھا' عبادت گزار کو پیاس لگی' یہاں تک کہ وہ گر گیا' اس کے ساتھی نے اس کی طرف دیکھا کہ وہ گر گیا ہے' تو اس نے سوچا: اللہ کی قسم! اگر یہ نیک آدمی پیاس کی وجہ سے مرگیا' جبکہ میرے پاس پانی موجود ہے' تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی' لیکن اگر میں نے اپنا پانی اسے پینے کے لئے دے دیا' تو میں مرجاؤں گا' تو اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور پختہ ارادہ کرکے اس پر پانی چھڑک کر (اسے ہوش میں لایا) اور اسے اضافی پانی پینے کے لئے دے دیا' تو وہ عبادت گزار کھڑا ہوا' ان لوگوں نے اس ویرانے کو عبور کر لیا (ان دونوں کے مرنے کے بعد) اس گنہگار شخص کو حساب کے لئے پیش کیا گیا' اور اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا' فرشتے اسے جہنم کی

طرف لے جانے لگے جب عبادت گزار شخص نے اسے دیکھا' تو بولا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں فلاں شخص ہوں' صحراء سے گزرتے ہوئے تم نے میرے ساتھ احسان سے کام لیا تھا' تو اس گنہگار نے کہا: میں تمہیں پہچان گیا ہوں' تو اس عبادت گزار نے فرشتوں سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! وہ لوگ ٹھہر گئے' تو وہ عبادت گزار آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا: اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو جانتا ہے کہ اس شخص کا مجھ پر ایک احسان ہے کہ اس نے کس طرح میرے لئے احسان سے کام لیا تھا' اے میرے پروردگار! اس کو مجھے ہبہ کردے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ تمہارا ہوا' پھر وہ عبادت گزار آئے گا' اور اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوظلال سے دریافت کیا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوظلال کا نام ہلال بن سوید یا شاید ابن ابوسوید ہے' اسے امام بخاری' امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' اور کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا' یہی روایت امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابوظلال ہی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کی ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: یہ سند اگرچہ ایسی ہے کہ دوسری سندیں اس سے زیادہ قوی ہوتی ہیں' لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی ایک شاہد روایت موجود ہے' پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن ابوسارہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' لیکن وہ راوی بھی متروک ہے۔

1415 - وَعَنْ ثَابت الْبنانِي عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا من اَهْلِ الْجنَّة يشرف يَوْم الْقِيَامَة على اَهْلِ النَّارِ فيناديه رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا فلَان هَلْ تعرفنِي فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا اعرفك من اَنْت فَيَقُوْلُ انا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك قَالَ قد عرفت قَالَ فاشفع لي بهَا عِنْد رَبك

قَالَ فَيسْأَل اللّٰه تَعَالٰى جلّ ذكره فَيَقُوْلُ اِنِّي أشرفت على النَّار فناداني رجل من اَهلهَا فَقَالَ لي هَلْ تعرفنِي قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت قَالَ انا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك فاشفع لي عِنْد رَبك فشفعني فِيْهِ فيشفعه اللّٰه فيأمر بِهِ فَيخرج مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَفظه قَالَ يصف النَّاس يَوْم الْقِيَامَة صُفُوفا ثُمَّ يمر اَهْلِ الْجنَّة فيمر الرجل على الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا فلَان أما تذكر يَوْم استسقيت فسقيتك شربة

قَالَ فَيشفع لَهُ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ اما تذكر يَوْم ناولتك طهُورا فَيشفع لَهُ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ يَا فلَان اما تذكر يَوْم بعثتني لحَاجَة كَذَا وَكَذَا فَذَهَبت لَك فَيشفع لَهُ

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِي بِنَحْوِ ابْن مَاجَه

قَوْله بِهِ رهق بِفَتْح الرَّاء وَالْهَاء بعدهمَا قَاف أَي غشيان للمحارم وارتكاب للطغيان والمفاسد

❀❀ ثابت بنانی' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے۔) ''قیامت کے دن اہل جنت میں سے ایک شخص جھانک کر اہل جہنم کی طرف دیکھے گا' تو اہل جہنم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اسے پکار کر کہے گا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا؟ وہ کہے گا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہیں پہچانا' تم کون ہو؟ تو وہ جہنمی کہے گا: میں وہ شخص ہوں کہ دنیا میں' تم میرے پاس سے گزرے تھے اور تم نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' وہ شخص کہے گا: میں نے پہچان لیا ہے' وہ جہنمی کہے گا: تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری شفاعت کرو! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ جنتی' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے گا اور عرض کرے گا: میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اہل جہنم میں سے ایک شخص نے مجھے پکار کر کہا: اس نے مجھ سے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں پہچانتا' تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں وہ شخص ہوں کہ تم دنیا میں میرے پاس سے گزرے تھے اور تم نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' تو تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری شفاعت کرو (تو اے اللہ!) تو اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمالے! تو اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت کو قبول کرے گا' اور اس جہنمی کے بارے میں حکم دے گا' تو اسے جہنم سے نکال دیا جائے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اُن کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' لوگ مختلف صفوں میں کھڑے ہوں گے' پھر اہل جنت گزریں گے' تو ایک شخص کا' ایک جہنمی کے پاس سے ہوگا' تو وہ کہے گا: اے فلاں کیا تمہیں یاد نہیں ہے؟ کہ فلاں دن تم نے مجھ سے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ شخص' اس دوسرے شخص کی شفاعت کرے گا' اسی طرح ایک شخص' دوسرے شخص کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: کیا تمہیں فلاں دن یاد نہیں ہے؟ کہ جب میں نے تمہیں طہارت کے لئے پانی پکڑایا تھا؟ تو وہ شخص اس کی شفاعت کرے گا' اسی طرح یک شخص دوسرے کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد نہیں ہے' جب تم نے مجھے فلاں' فلاں کام کے سلسلے میں بھجوایا تھا' تو میں تمہارے لئے گیا تھا' تو وہ شخص بھی اس کی شفاعت کرے گا''

اصبہانی نے بھی' امام ابن ماجہ کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''رہق'' میں' ر' اور' ہ' پر' زبر' ہے' اس کے بعد' ق' ہے' اس سے مراد حرام کاموں کا ارتکاب کرنا ہے' اور سرکشی اور مفسد کا ارتکاب کرنا ہے۔

1416 - وَعَنْ كدير الضَّبِّيّ اَن رجلا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخبرنِي بِعَمَل يقربنِيْ من الْجنَّة وَيُبَاعدنِي مِنَ النَّار فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ هما أعملتاك قَالَ نعم قَالَ تَقول الْعدْل وَتُعْطِي الْفضل

قَالَ وَاللّٰه لَا اَسْتَطِيع اَن اَقُول الْعدْل كل سَاعَة وَمَا اَسْتَطِيع اَن أعطي الْفضل

قَالَ فتطعم الطَّعَام وتفشي السَّلام قَالَ هٰذِه اَيْضا شَدِيْدَة

قَالَ فَهَل لَك اِبل قَالَ نعم

قَالَ فَانْظُر اِلٰى بعير من اِبلك وسقاء ثُمَّ اعمد اِلٰى اَهْل بَيت لَا يشربون المَاء اِلَّا غبا فاسقهم فلعلك لَا

بهلك بعيرك وَلَا ينخرق سقاؤك حَتّٰى تجب لَكَ الْجَنَّة

قَالَ فَانطلق الْاَعْرَابِي يكبر فَمَا انخرق سقاؤه وَلَا هلك بعيره حَتّٰى قتل شَهِيدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اِلٰى كدير رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِاخْتِصَار وَقَالَ لست اَقف على سَمَاع اَبِيْ اِسْحَاق هٰذَا الْخَبَر من كدير

قَالَ الْحَافِظ قد سَمعه اَبُوْ اِسْحَاق من كدير وَلٰكِن الحَدِيْث مُرْسل

وَقد توهم ابْن خُزَيْمَة اَن لكدير صُحْبَة فَاَخْرج حَدِيْثه فِيْ صَحِيْحه وَاِنَّمَا هُوَ تَابِعِيّ شيعي تكلم فِيْهِ البُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقواهُ اَبُوْ حَاتِم وَغَيره وَقد عده جمَاعَة من الصَّحَابَة وهما مِنْهُم وَلَا يَصح وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اعملتاك اَي بعثتاك واستعملتاك وحملتاك على الْاِتْيَان وَالسُّؤَال وَقَوله لَا يشربون المَاء اِلَّا غبا بِكَسْر الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة اَي يَوْمًا دون يَوْم

❀❀ حضرت کدیر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی مقصد کے لیے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انصاف کے مطابق بات کرو اور اضافی چیز دے دو! اس نے عرض کی: میں تو ہر وقت انصاف کے مطابق بات نہیں کہہ سکتا' اور نہ ہی میں ہر وقت اضافی چیز دے سکتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ! اس نے عرض کی: یہ بھی بہت مشکل ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے اونٹ کو لو اور مشکیزے کو لو اور پھر کسی ایسے گھر کی طرف جاؤ' جن لوگوں کو پانی پینے کے لئے کم ملتا ہے' اور انہیں پانی پلا دیا کرو' تو ہو سکتا ہے کہ تمہارے اونٹ کے مرنے اور تمہارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے' تمہارے لئے جنت واجب ہو جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ دیہاتی چلا گیا اور اس کے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے اور اس کے اونٹ کے مرنے سے پہلے' وہ شہید ہونے کے طور پر مارا گیا۔

یہ روایت امام طبرانی' امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے ''کدیر'' تک نقل کیا ہے' جس کے راوی صحیح ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات سے واقف نہیں ہو سکا کہ ابواسحاق نامی راوی نے یہ روایت کدیر سے سنی ہے؟

حافظ فرماتے ہیں: ابواسحاق نے کدیر سے سماع کیا ہے' لیکن یہ روایت ''مرسل'' ہے' امام ابن خزیمہ کو یہ وہم ہوا تھا کہ شاید کدیر صحابی ہیں' تو انہوں نے ان کی نقل کردہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کردی' حالانکہ یہ تابعی ہیں' اور شیعہ ہیں' اور ان کے بارے میں امام بخاری' امام نسائی نے کلام کیا ہے' اور ابوحاتم اور دیگر حضرات نے انہیں قوی قرار دیا ہے' ایک جماعت نے وہم کی بنیاد پر ان کا شمار صحابہ کرام میں کیا ہے' لیکن یہ درست نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

''اعملتاک'' مطلب یہ ہے کہ کیا تم اس مقصد کے لئے اور یہ سوال پوچھنے کے لئے آئے ہو' اور روایت کے یہ الفاظ کہ ''وہ

لوگ صرف وقفے کے ساتھ پانی پیتے ہیں"۔ اس میں لفظ "غبا" "غ" پر زبر ہے اس کے بعد "ب" پر شد ہے اس سے مراد ایک دن کے وقفے سے ہونا ہے۔

1417 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ مَا عمل ان عملت بِهِ دخلت الْجَنَّة قَالَ انْت بِبَلَد يجلب بِهِ المَاء قَالَ نعم

قَالَ فاشتر بهَا سقاء جَدِيدا ثُمَّ اسق فِيهَا حَتَّى تخرقها فَإنَّك لن تخرقها حَتَّى تبلغ بهَا عمل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاة إِسْنَاده ثِقَات إِلَّا يحيى الحماني

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: وہ کون سا عمل ہے؟ کہ اگر میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم کسی ایسے علاقے میں رہتے ہو؟ جہاں باہر سے پانی لایا جاتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم وہاں کے لئے ایک نیا مشکیزہ خریدو پھر وہاں پانی لا کر دیا کرو یہاں تک کہ وہ مشکیزہ پرانا ہو جائے اس مشکیزہ کے پھٹنے سے پہلے تم اس عمل کے ذریعے جنت تک پہنچ جاؤ گے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں صرف یحییٰ حمانی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1418 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أنزع فِي حَوْضِي حَتَّى إِذا ملأته لإبلي ورد عَلَى الْبَعِير لغيري فسقيته فَهَلْ فِي ذٰلِكَ من أجر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن فِي كل ذَات كبد أجرا ۔ رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اپنے حوض میں پانی بھرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے اونٹوں کے لئے اسے بھر لیتا ہوں پھر میرے پاس کسی اور شخص کا اونٹ آجاتا ہے میں اسے بھی پانی پلا دیتا ہوں تو کیا اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار (کے ساتھ بھلائی کرنے کا) اجر ملتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1419 - وَعَنْ مَحْمُود بن الرّبيع أَن سراقَة بن جعْشم

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الضَّالة ترد على حَوْضِي فَهَلْ لي فِيهَا من أجر إِن سقيتها

قَالَ اسقها فَإِن فِي كل ذَات كبد حراء أجرا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن عبد الرَّحْمن بن مَالك بن جعْشم عَنْ أَبِيْهِ عَن عَمه سراقَة بن جعْشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک گمشدہ اونٹ میرے حوض پر آتا ہے تو اگر میں اسے پانی پلا دوں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانی پلاؤ کیونکہ

ہر جاندار (کے ساتھ اچھائی کرنے) میں اجر ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے چچا حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1420 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشی بطريق اشتَدَّ عَلَيْهِ الحر فوجد بِئرا فنزل فِيهَا فشرب ثُمَّ خرج فَإِذَا كلب يَلْهَث يَاْكُل الثرى من الْعَطش فَقَالَ الرجل لقد بلغ هذَا الْكَلْب من الْعَطش مثل الَّذِیْ كَانَ منی فَنزل الْبِئْر فَمَلَأ خفه مَاء ثُمَّ امسكهُ بِفِيهِ حَتّٰى رقى فسقى الْكَلْب فشكر اللّٰه لَهُ فغفر لَهُ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن لنا فِی الْبَهَائِم أجرا فَقَالَ فِیْ كل كبد رطبَة أجر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه إِلَّا انه قَالَ فشكر اللّٰه لَهُ فَأدْخلهُ الْجنَّة.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "ایک مرتبہ ایک شخص کہیں جا رہا تھا' گرمی بہت شدید تھی' اسے ایک کنواں ملا' وہ اس میں اترا اور اس میں سے پانی پیا' جب وہ باہر آیا' تو وہاں ایک کتا پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین چاٹ رہا تھا' تو اس نے سوچا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے' جس طرح مجھے لگی تھی' وہ کنویں میں اترا' اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا' پھر اپنے منہ کے ذریعے اس موزے کو پکڑا' اور چڑھ کر اوپر آیا' اور اس کتے کو پانی پلایا' تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول کیا اور اُس کی مغفرت کر دی۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے کا) اجر ملتا ہے۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول کیا اور اُسے جنت میں داخل کر دیا"۔

1421 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع تجْرِی للْعَبد بعد مَوته وَهُوَ فِیْ قَبره من علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَيْم فِی الْحِلْيَة وَقَالَ هذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ قَتَادَة تفرد بِهِ اَبُوْ نُعَيْم عَن الْعَزْرَمِی

قَالَ الْحَافِظ تقدم اَن ابْن مَاجَه رَوَاهُ من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ لٰكِن لم يذكر ابْن مَاجَه غرس النّخل وَلَا حفر الْبِئْر وَذكر موضعهما الصَّدَقَة وَبَيت ابْن السَّبِيْل

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه لم يذكر فِيْهِ الْمُصحف وَقَالَ اَوْ نَهرا أكراه . يَعْنِیْ حفره

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات چیزیں ایسی ہیں' جو آدمی کے مرنے کے بعد بھی' اس کے لئے جاری رہتی ہیں' جبکہ آدمی اپنی قبر میں موجود ہوتا ہے (یعنی اُن کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے) جس شخص نے کسی علم کی تعلیم دی ہو' یا نہر بنوائی ہو' یا کنواں کھدوایا ہو' یا کھجور کا درخت لگایا ہو' یا مسجد تعمیر کی ہو' یا وراثت میں قرآن مجید چھوڑا ہو' یا ایسی اولاد چھوڑی ہو' جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' حافظ ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں اس کو نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے' ابونعیم نامی راوی' عزرمی سے اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے کہ امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' لیکن امام ابن ماجہ نے کھجور کا درخت لگانے' یا کنواں کھدوانے کا ذکر نہیں کیا' انہوں نے ان دونوں کی جگہ صدقہ کرنے' یا مسافر خانہ تعمیر کرنے کا ذکر کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس میں قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا' صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس نے نہر جاری کی ہو'' یعنی اسے کھدوایا ہو۔

1422 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَدَقَةٌ اعظم اجرا من مآء . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی سے زیادہ' کسی اور صدقے کا اجر نہیں ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1423 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ سَعْدًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ توفيت وَلَمْ توص أفينفعها اَنْ اتصدق عَنْهَا قَالَ نَعَمْ وَعَلَيْكَ بِالْمَاءِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' وہ کوئی وصیت نہیں کر سکیں' اگر میں اُن کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں' تو کیا ان کو اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم پر لازم ہے کہ تم پانی (کی فراہمی کے حوالے سے کوئی کام کرو)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1424 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَة أفضل قَالَ الْمَاء فحفر بِئْرا وَقَالَ هٰذِهٖ لأم سعد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ اِنْ صَحَّ الْخَبَر وَابْن حبَان فِیْ

صحیحہ ولفظہ قلت یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال سقی الماء والحاکم بنحو ابن حبان وقال صحیح علی شرطھما

قال المملی الحافظ رحمہ اللہ بل ھو منقطع الاسناد عند الکل فانھم کلھم رووہ عن سعید بن المسیب عن سعد ولم یدرکہ فان سعدا توفی بالشام سنۃ خمس عشرۃ وقیل سنۃ اربع عشرۃ ومولد سعید بن المسیب سنۃ خمس عشرۃ ورواہ ابو داود ایضا والنسائی وغیرھما عن الحسن البصری عن سعد ولم یدرکہ ایضا فان مولد الحسن سنۃ احدی وعشرین ورواہ ابو داود ایضا وغیرہ عن ابی اسحاق السبیعی عن رجل عن سعد واللہ اعلم

❀❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' تو کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا: یہ اُمّ سعد کے نام پر ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: شرط یہ ہے کہ یہ روایت مستند ہو' امام ابن حبان نے بھی اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا''

امام حاکم نے یہ روایت' ابن حبان کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: بلکہ یہ سند کے اعتبار سے منقطع ہے' کیونکہ ان تمام حضرات نے' اسے سعید بن میب کے حوالے سے' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور سعید نے ان کا زمانہ نہیں پایا ہے' کیونکہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال پندرہ ہجری میں' اور ایک روایت کے مطابق چودہ ہجری میں شام میں ہوا تھا' جبکہ سعید بن میب' پندرہ ہجری میں پیدا ہوئے تھے' امام ابوداؤد نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' امام نسائی نے اور دیگر حضرات نے بھی اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے بھی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' کیونکہ حسن بصری اکیس ہجری میں پیدا ہوئے تھے' یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے' ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1425 - وعن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفر ماء لم تشرب منہ کبد حری من جن ولا انس ولا طائر الا آجرہ اللہ یوم القیامۃ . رواہ البخاری فی تاریخہ وابن خزیمۃ فی صحیحہ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص پانی (یعنی کنواں) کھدوائے' تو اس میں سے جو بھی جاندار چیز پانی پیئے گی' خواہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو اس کا اجر دے گا"

یہ روایت امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں' جبکہ امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1426 - وَعَنْ عَلِيّ بن الْحسن بن شَقِيق قَالَ سَمِعت ابْن الْمُبَارك وَسَأَلَهُ رجل يَا أَبَا عبد الرَّحْمَن قرحة خرجت فِي ركبتي مُنْذُ سبع سِنِين وَقد عالجت بأنواع العلاج وَسَأَلت الْأَطِبَّاء فَلم انتفع بِهِ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُر موضعا يحْتَاج النَّاس المَاء فاحفر هُنَاكَ بِئرا فَإِنِّي أَرْجُو أَن تنبع هُنَاكَ عين وبمسك عَنْك الدَّم فَفعل الرجل فبرأ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَفِي هَذَا الْمَعْنى حِكَايَة شَيخنَا الْحَاكِم أبي عبد الله رَحمَه الله فَإِنَّهُ قرح وَجهه وعالجه بأنواع المعالجة فَلم يذهب وَبَقِي فِيهِ قَرِيبا من سنة فَسَأَلَ الْأُسْتَاذ الإِمَام أَبَا عُثْمَان الصَّابُونِي أَن يَدْعُو لَهُ فِي مَجْلِسه يَوْم الْجُمُعَة فَدَعَا لَهُ وَأكْثر النَّاس التَّأْمِين فَلَمَّا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة الْأُخْرَى أَلْقَت امْرَأَة فِي الْمجْلس رقْعَة بِأَنَّهَا عَادَتْ إِلَى بَيتهَا وَاجْتَهَدت فِي الدُّعَاء للْحَاكِم أبي عبد الله تِلْكَ اللَّيْلَة فرأت فِي منامها رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ يَقُول لَهَا قولي لأبي عبد الله يُوسع المَاء على الْمُسلمين فَجئْت بالرقعة إِلَى الْحَاكِم فَأمر بسقاية بنيت على بَاب دَاره وَحين فرغوا من بنائها أَمر بصب المَاء فِيهَا وَطرح الجمد فِي المَاء وَأخذ النَّاس فِي الشّرْب فَمَا مر عَلَيْهِ أُسْبُوع حَتَّى ظهر الشِّفَاء وزالت تِلْكَ القروح وَعَاد وَجهه إِلَى أحسن مَا كَانَ وعاش بعد ذَلِك سِنِين

❀❀ علی بن حسن بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سنا: اُن سے ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرے گھٹنوں میں سات سال پہلے ایک زخم بنا تھا' میں نے مختلف قسم کے علاج کروائے' اطباء سے علاج کروایا' لیکن مجھے کوئی نفع نہیں ہوا' تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: تم جاؤ! اور کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جہاں کے لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو' وہاں تم کنواں کھدوادو' مجھے یہ امید ہے کہ اس کنویں میں سے جب پانی نکلے گا' تو تمہارے (زخم میں سے) خون نکلنا رک جائے گا' اس شخص نے ایسا ہی کیا' تو وہ ٹھیک ہوگیا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسی مفہوم کی ایک روایت' ہمارے شیخ حاکم ابوعبداللہ نے نقل کی ہے: کیونکہ ان کے چہرے پر زخم بن گیا' انہوں نے اس کے مختلف قسم کے علاج کروائے' لیکن وہ ختم نہیں ہوا' اور تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا' انہوں نے استاد ابوعثمان صابونی سے یہ درخواست کی کہ وہ جمعہ کے دن اپنی مجلس میں ان کے لئے دعا کریں' انہوں نے ان کے لئے دعا کی اور اکثر لوگوں نے اس پر آمین کہا' جب اگلا جمعہ آیا تو کسی خاتون نے اس محفل میں ایک رقعہ بھجوایا کہ وہ اپنے گھر واپس گئی' اور اس نے امام حاکم کے لئے زیادہ اہتمام کے ساتھ دعا کی' تو اس رات اس نے نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی' نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: کہ تم ابوعبداللہ سے یہ کہو کہ مسلمانوں کے لئے زیادہ پانی کا انتظام کرے' میں وہ رقعہ لے کر امام حاکم کے پاس گئی' تو انہوں نے اپنے گھر کے دروازے پر پانی کا انتظام کرنے کا حکم دیا' جب لوگ اس کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تو انہوں نے وہاں پانی رکھنے کا حکم دیا اور اس پانی کو ٹھنڈا کرنے کا بھی انتظام کیا' لوگوں نے وہاں سے پانی پینا شروع

کیا تو ایک ہفتہ گزرنے سے پہلے ان پر شفا کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوئے اور وہ پھوڑے پھنسیاں ختم ہونا شروع ہو گئے اور ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا' اس کے بعد وہ کئی سال زندہ رہے۔

فصل

1427 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يكلمهم الله يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ رجل على فضل مَاء بفلاة يمنعهُ ابْن السَّبِيْل زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ الْيَوْم أمنعك فضلی كَمَا منعت فضل مَا لم تعْمل يداك الحَدِيْث رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَيَأْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کے ساتھ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا' ایک ایسا شخص جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر اضافی پانی کا مالک ہو' اور کسی مسافر کو وہ (پانی) استعمال نہ کرنے دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تم سے اپنا فضل روک لیا تھا؟ جو تم نے اضافی چیز کو روک لیا' جس کے بارے میں' تمہارے ہاتھوں نے کوئی کام نہیں کیا تھا'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

1428 - وَعَنِ امْرَاَةٍ يُقَال لَهَا بهيسة عَنْ اَبِيْهَا قَالَتِ اسْتَاْذن اَبِیْ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدخل بَيْنه وَبَيْن قَمِيصه فَجعل يقبل ويلتزم ثُمَّ قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ المَاء

قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ الْملح

قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ اَن تفعل الْخَيْر خير لَك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ بہیسہ نامی خاتون' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے اندر داخل ہوئے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لینے لگے اور اپنے ساتھ چمٹانے لگے' پھر انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ایسی ہے' جنہیں نہ دینا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ایسی ہے' جسے نہ دینا جائز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمک' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ایسی ہے جسے نہ دینا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم جو بھی بھلائی کرو گے' تو وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہو گی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1430 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ

الْمَاء وَالْملح وَالنَّار . قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاء وَقد عرفناهُ فَمَا بَال الْملح وَالنَّار قَالَ يَا حميراء من اعطى نَارا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيعِ مَا أنضجت تِلْكَ النَّار وَمَنْ اعطى ملحا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيعِ مَا طيبت تِلْكَ الْملح وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ يُوجد الْمَاء فَكَاَنَّمَا أعتق رَقَبَة وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ لَا يُوجد الْمَاء فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ایسی ہے؟ جسے نہ دینا جائز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی' نمک اور آگ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پانی کا تو ہمیں پتہ چل گیا' نمک اور آگ کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خاتون! جو شخص آگ دے گا' تو گویا اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کیں' جو اس آگ پر پکائی جائیں گی' اور جو شخص نمک دے گا' تو گویا اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کیں' جو وہ اس نمک کی وجہ سے اچھی بن گئیں' جو شخص کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ پلائے' ایک ایسی جگہ پر جہاں پانی ملتا ہو' تو گویا اس نے غلام آزاد کیا' اور جو شخص کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ کسی ایسی جگہ پر پلائے' جہاں پانی نہ ملتا ہو' تو گویا اس شخص نے اسے زندگی دی''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1431 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاء فِي ثَلَاث فِي الْمَاء والكلاِ وَالنَّار وثمنه حرَام . قَالَ اَبُوْ سعيد يَعْنِيْ الْمَاء الْجَارِي

رَوَاهُ ابْن مَاجَه اَيْضا

الْكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام بعدهمَا همزَة غير مَمْدُوْد هُوَ العشب رطبه ويابسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان تین چیزوں کے بارے میں شرکت دار ہیں' پانی' گھاس اور آگ' ان کی قیمت حرام ہے''

ابوسعید نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بہتا ہوا پانی ہے' یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ ''الکلاء'' میں 'ک' اور 'ل' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ء' ہے' جو 'ممدود' نہیں ہے' اس سے مراد گھاس پھوس ہے' جو تر ہو' یا خشک ہو۔

حدیث 1431: سنن أبي داود - كتاب البيوع' أبواب الإجارة - باب في منع الماء' حديث:3033سنن ابن ماجه - كتاب الرهون' باب المسلمون شركاء في ثلاث - حديث:2469مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' ممى للكلأ وبيعه - حديث: 22699السنن الكبرى للبيهقي - كتاب إحياء الموات' باب ما لا يجوز إقطاعه من المعادن الظاهرة - حديث:11057معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلح' باب ما لا يجوز إقطاعه - حديث.3844مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' أحاديث رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:22499المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث:10900

5 - اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ شکر الْمَعْرُوف ومکافاۃ فَاعله وَالدُّعَاء لَهٗ وَمَا جَاءَ فِیْمَن لم یشْکر مَا اَوّلی اِلَیْهِ

باب: بھلائی کا شکریہ ادا کرنا' بھلائی کرنیوالے کو بدلہ دینے اور اس کو دعا دینے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص شکریہ ادا نہیں کرتا' اس کے بارے میں کیا منقول ہے' اور اس کے لئے کیا مناسب ہے؟

1432 - عَنْ عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فاعیذوہ وَمَنْ سالکم بِاللّٰهِ فَاَعْطُوهُ وَمَنْ استجار بِاللّٰهِ فاَجیروہ وَمَنْ اَتی اِلَیْکُمْ مَعْرُوفا فکافئوہ فَإِن لم تجدوا فَادعوا لَهٗ حَتّٰی تعلمُوا اَن قد کافأتموہ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مُخْتَصِرًا قَالَ من اصْطنع اِلَیْکُمْ مَعْرُوفا فجازوہ فَإِن عجزتم عَن مجازاته فَادعوا لَهٗ حَتّٰی تعلمُوا اَن قد شکرتم فَإِن اللّٰه شَاکر یحب الشَّاکِرِیْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اُسے پناہ دو' جو شخص اللہ کے نام پر' تم سے کچھ مانگے' تو اسے دو' جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے تم پناہ دو' جو شخص تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے' تو اسے بدلہ دو' اگر تمہیں بدلہ دینے کی گنجائش نہیں ملتی' تو اس کے لیے اتنی دعا کرو' کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تو اس کو بدلہ دو' اگر تم اس کو بدلہ دینے سے عاجز ہو جاؤ' تو تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تم نے اس کا شکریہ ادا کر دیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شکر کو قبول کرنے والا ہے' اور شکریہ ادا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

1433 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اعطی عَطاءٍ فَوجدَ فلیجز بِهٖ فَإِن لم یجد فلیثن فَإِن من اَثنی فَقَدْ شکر وَمَنْ کتم فَقَدْ کفر وَمَنْ تحلی بِمَا لم یُعْط کَانَ کلابس ثوبی زور

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَنْ اَبِی الزبیر عَنهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن رجل عَن جَابر وَقَالَ هُوَ شُرَحْبِیل بن سعد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه عَن شُرَحْبِیل عَنهُ وَلَفظه من اَوّلی مَعْرُوفا فَلَمْ یجد لَهٗ جَزَاء اِلَّا الثَّنَاء فَقَدْ شکره وَمَنْ کتمه فَقَدْ کفره وَمَنْ تحلی بباطل فَهُوَ کلابس ثوبی زور

قَالَ الْحَافِظ وشرحبیل بن سعد تَاْتِی تَرْجَمته

وَفِیْ رِوَایَةٍ جَیِّدَة لاَبِیْ دَاوُد من اَبلی فَذکره فَقَدْ شکره وَمَنْ کتمه فَقَدْ کفره

قَوْلُه من ابلی ای من انعم عَلَیْهِ والابلاء الانعام

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جس شخص کو کوئی چیز دی جائے' اور اس کے پاس گنجائش ہو' تو اسے اس کے بدلے میں کچھ دینا چاہیے' اور اگر گنجائش نہ ہو' تو پھر تعریف کرنی چاہیے' کیونکہ جو شخص تعریف کرتا ہے' وہ شکریہ ادا کرتا ہے' اور جو شخص چھپاتا ہے' وہ ناشکری کرتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے ذریعے خود کو آراستہ ظاہر کرے' جو اسے نہ دی گئی ہو' تو وہ جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے' ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے'
یہی روایت امام ابوداؤد نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ شخص شرحبیل بن سعد ہے'
یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' شرحبیل کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' اور اسے بدلے میں دینے کے لئے کچھ نہ ملے' صرف تعریف ملے' تو وہ یہی کردے' کیونکہ اس طرح وہ شکریہ ادا کردے گا' اور جو شخص اسے چھپائے گا' تو وہ شخص اس کی ناشکری کرے گا' اور جو شخص جھوٹی بات کے ذریعے خود کو آراستہ ظاہر کرے' تو وہ جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہوگا''۔

حافظ فرماتے ہیں: شرحبیل بن سعد کے حالات آگے بیان کیے جائیں گے' امام ابوداؤد کی ایک اور عمدہ روایت میں' یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی جائے' اور وہ اس کا ذکر کردے' تو اس نے شکریہ ادا کردیا' اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے کفرانِ نعمت کیا''

متن کے یہ الفاظ ''من ابلی'' اس سے مراد یہ ہے کہ جسے کوئی نعمت دی جائے' کیونکہ ''ابلا'' کا مطلب نعمت دینا ہے (یا انعام کرنا ہے)۔

1434 - وَعَنْ أُسَامَةَ بن زيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صنع اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ لفَاعِله جَزَاك الله خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

وَفِيْ رِوَايَةٍ من أوْلى مَعْرُوفا أَوْ أسدى اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ للَّذى أسداه جَزَاك الله خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقد أسقط من بعض نسخ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير مُخْتَصرًا اِذا قَالَ الرجل جَزَاك الله خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ' کوئی بھلائی کی جائے' تو وہ کرنے والے کو کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس نے تعریف پوری کردی''۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے سے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس نے مکمل تعریف کردی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: "جامع ترمذی" کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ ساقط ہیں' امام طبرانی نے معجم صغیر میں یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"جب کوئی شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تو اس نے مکمل تعریف کر دی"۔

1435 - وَعَنِ الْاَشْعَث بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن أشكر الناس لله تبَارَك وَتَعَالَى أشكرهم للنَّاس . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يشْكر الله من لَا يشْكر النَّاس

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ أُسَامَة بن زيد بِنَحْوِ الْأَوْلَى

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے' جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکریہ ادا کرتا ہو"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ شخص اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا' جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' امام طبرانی نے یہ روایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر پہلی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1436 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أُتِيَ إِلَيْهِ مَعْرُوف فليكافىء بِهِ وَمَنْ لم يسْتَطع فليذكره فَإِن من ذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ تشبع بِمَا لم يُعْط فَهُوَ كلابس ثوبي زور

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا صَالح بن أبي الْأَخْضَر

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے ساتھ بھلائی کی جائے' اسے اس کا بدلہ دینا چاہیے' اور جو شخص اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' اسے اس کا ذکر کرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص اس کا ذکر کر دے' وہ اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرے جو اسے نہ دی گئی ہو' تو وہ جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہے"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف صالح بن ابو اخضر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1437 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يشْكر الله من لَا يشْكر النَّاس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ رُوِيَ هَذَا الحَدِيْث بِرَفْع الله وبرفع النَّاس وَرُوِيَ أَيْضًا بنصبهما وبرفع الله وَنصب النَّاس وَعَكسه أَربع رِوَايَات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا' جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں' یہ حدیث اس طرح بھی روایت کی گئی ہے' اس میں "اسم جلالت" اور لفظ "الناس" پر "رفع" پڑھا گیا ہے' اور اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ ان دونوں الفاظ پر "نصب" پڑھا گیا ہے اور اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ "اسم جلالت"

پر پیش پڑھی گئی ہے اور لفظ ''الناس'' پر زبر پڑھی گئی ہے اور اس کے برعکس بھی روایت کی گئی ہے تو یہ چار طرح سے منقول ہے۔

1438 - وَرُوِىَ عَنْ طَلْحَةَ يَعْنِيُ ابْن عبيد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَوْلَى مَعْرُوفا فليذكره فَمَنْ ذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا من حَدِيْثِ عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

❀❀ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' تو اسے اُس کا ذکر کرنا چاہیے' جو شخص اس کا ذکر کر دیتا ہے' وہ اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے' جو اسے چھپاتا ہے' تو وہ اس کی ناشکری کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1439 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يشْكر الْقَلِيل لم يشْكر الْكثير وَمَنْ لم يشْكر النَّاس لم يشْكر اللّٰه والتحدث بِنِعْمَة اللّٰه شكر وَتَركهَا كفر وَالْجَمَاعَة رَحْمَة والفرقة عَذَاب . رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِيْ زوائده بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تھوڑے پر شکر ادا نہیں کرتا' وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کرتا' اور جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے' اور اس بیان کو ترک کرنا کفر ہے' جماعت' رحمت ہے' اور علیحدگی' عذاب ہے''

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج ہے' جبکہ امام ابن ابودنیا نے یہ روایت کتاب ''اصطناع المعروف'' میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

1440 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب الْاَنْصَار بِالْاَجْرِ كُله مَا رَاَيْنَا قوما أحسن بذلا لكثير وَلَا أحسن مواساة فِيْ قَلِيل مِنْهُم وَلَقَد كفونا الْمُؤْنَة

قَالَ اَلَيْسَ تثنون عَلَيْهِمْ بِهِ وتدعون لَهُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذَاك بِذَاكَ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین نے عرض کی: یارسول اللہ! انصار پورا اجر لے گئے ہیں' کیونکہ ہم نے ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی' جو زیادہ چیزوں کو ان سے اچھے طریقے سے خرچ کرتے ہوں اور تھوڑے ہونے کی صورت میں ان سے زیادہ اچھا رویہ رکھتے ہوں' انہوں نے ہماری تمام پریشانیاں اپنے ذمے لے لیں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے ان کی تعریف بیان نہیں کی؟ اور ان کے لئے دعا نہیں کی؟ مہاجرین نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ اس کا بدلہ ہو جائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب: روزے کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيْب فِي الصَّوْم مُطْلَقًا
وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله وَفضل دُعَاء الصَّائِم

مطلق روزے کے بارے میں ترغیبی روایات

روزے کی فضیلت اور روزہ دار کی دعا کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1441 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهُ لي وَاَنا اجزي بِهٖ وَالصِّيَام جنَّة فَاِذَا كَانَ يَوْم صَوْم اَحَدُكُمْ فَلَا يرْفث وَلَا يصخب فَاِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْيقل اِنِّيْ صَائِم اِنِّيْ صَائِم وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك للصَّائِم فرحتان يفرحهما اِذا أفطر فَرح بفطره وَاِذَا لَقِي ربه فَرح بصومه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزہ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لئے ہے' اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا' روزہ ڈھال ہے' اور جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو وہ بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے' اور گالی گلوچ نہ کرے' اگر کوئی شخص اُسے برا کہے' اور اس سے جھگڑنے کی کوشش کرے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' روزہ دار شخص کے منہ کی بو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' ایک خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ افطاری کرتا ہے' تو وہ افطاری کرنے پر خوش ہوتا ہے' اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اپنے اس روزے کے حوالے سے خوش ہوگا''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

1442 - وَفِی رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ یترك طَعَامه وَشَرَابه وشهوته من أجلی الصّیام لی وَأنا أجزی به والحسنة بِعشر أَمْثَالهَا

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس نے میری خاطر اپنے کھانے پینے اور نفسانی خواہش کو ترک کیا' روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے''۔

1443 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم کل عمل ابْن آدم یُضَاعف الْحَسَنَة بِعشر أَمْثَالهَا إِلَی سَبْعمِائة ضعف قَالَ اللّٰه تَعَالٰی إِلَّا الصَّوْم فَإِنَّهُ لی وَأَنا أجزی بِهِ یدع شَهْوَته وَطَعَامه من أجلی للصَّائِم فرحتان فرحة عِنْد فطره وفرحة عِنْد لِقَاء ربه ولخلوف فَم الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ابن آدم کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا' وہ شخص اپنی خواہش' اور اپنے کھانے کو میرے لئے ترک کر دیتا ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی' ایک خوشی افطاری کے وقت نصیب ہو گی اور ایک خوشی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے وقت نصیب ہو گی' اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

1444 - وَفِیْ أُخْرٰی لَهُ أَیْضًا وَلابْن خُزَیْمَة وَإِذَا لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فجزاه فَرِح .....الحَدِیْث

وَرَوَاهُ مَالك وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِمَعْنَاهُ مَعَ اخْتِلَاف بَیْنهم فِی الْأَلْفَاظ

امام مسلم کی ایک روایت میں' اور امام ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا' اللہ تعالیٰ اسے جزا دے گا' تو وہ خوش ہو گا''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی نے اسی مفہوم میں نقل کی ہے' لیکن الفاظ کے حوالے سے ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

1445 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِن ربكُم یَقُوْلُ کل حَسَنَة بِعشر أَمْثَالهَا إِلَی سَبْعمِائة ضعف وَالصَّوْم لی وَأَنا أجزی بِهِ وَالصَّوْم جنَّة مِنَ النَّار ولخلوف فَم الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك وَإِن جهل علی أحدكُم جَاهِل وَهُوَ صَائِم فَلْیقل إِنِّی صَائِم إِنِّی صَائِم

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار فرماتا ہے: ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے' روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کا بدلہ دوں گا' روزہ' جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے' اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' اگر کوئی شخص جو جاہل ہو وہ تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ' اور آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو'

تو آدمی کو یہ بتادینا چاہیے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے"

1446 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کل عمل ابْن آدم لَهٗ اِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لی وَاَنا اجزی بِهِ الصّیام جنَّة وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لخلوف الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة من ریح الْمسك للصَّائِم فرحتان اِذا أفطر فَرح بفطره وَاِذا لَقِی ربه فَرح بصومه

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' روزہ ڈھال ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' روزہ دار شخص کے منہ کی بو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی' روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' جب وہ افطاری کرتا ہے' تو اپنی افطاری پر خوش ہوگا' اور جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اپنے روزے کے حوالے سے خوش ہوگا"۔

1447 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ قَالَ کل عمل ابْن آدم لَهُ الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا اِلٰی سَبْعمائة ضعف قَالَ اللّٰه اِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لی وَاَنا اجزی بِهٖ یدع الطَّعَام من اَجلی ویدع الشَّرَاب من اَجلی ویدع لذته من اَجلی ویدع زَوجته من اَجلی ولخلوف الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك وللصائم فرحتان فرحة حِیْن یفْطر وفرحة حِیْن یلْقی ربه الرَّفَث بِفَتْح الرَّاء وَالْفَاء یُطلق وَیُرَاد بِهِ الْجِمَاع وَیُطلق وَیُرَاد بِهِ الْفُحْش وَیُطلق وَیُرَاد بِهٖ خطاب الرجل وَالْمَرْاَة فِیْمَا یتَعَلَّق بِالْجِمَاعِ وَقَالَ کثیر مِنَ الْعلمَاء اِن الْمُرَاد بِهٖ فِیْ هٰذَا الحَدِیْث الْفُحْش ورديء الْکَلَام وَالْجنَّة بِضَم الْجِیم هُوَ مَا یجنك اَی یسترك ویقیك مِمَّا تخَاف وَمعنی الحَدِیْث اِن الصَّوْم یستر صَاحبه ویحفظه من الْوُقُوْع فِی الْمعاصِی والخلوف بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَضم اللَّام هُوَ تغیر رَائِحَة الْفَم من الصَّوْم

وَسُئِلَ سُفْیَان بن عُیَیْنَة عَن قَوْله تَعَالٰی کل عمل ابْن آدم لَهٗ اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهٗ لی فَقَالَ اِذا کَانَ یَوْم الْقِیَامَة یُحَاسب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَبده وَیُؤَدِّی مَا عَلَیْهِ من الْمَظَالِم من سَائِر عمله حَتّٰی لَا یبْقی اِلَّا الصَّوْم فیتحمل اللّٰه مَا بَقِی عَلَیْهِ من الْمَظَالِم ویدخله بِالصَّوْمِ الْجنَّة هٰذَا کَلَامه وَهُوَ غَرِیْب وَفِیْ معنی هٰذِهِ اللَّفْظَة أوجه کَثِیْرَة لَیْسَ هٰذَا مَوضِع استیفائها

وَتقدم حَدِیْث الْحَارِث الْاَشْعَرِیّ فِیْهِ وآمركم بالصیام وَمثل ذٰلِكَ کَمثل رجل فِیْ عِصَابَة مَعَه صرة مسك کلهم یحب اَن یجد رِیحهَا وَاِن الصّیام أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك . الحَدِیْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَصَححهُ اِلَّا انه قَالَ وَاِن ریح الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك -وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان وَالْحَاکِم وَتقدم بِتَمَامِهِ فِی الْاِلْتِفَات فِی الصَّلَاة

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''ابن آدم کا ہر عمل کا بدلہ دس گنا سے لے کے سات سو گنا تک ہوتا ہے صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' وہ میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے میری وجہ سے پینا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے اپنی
لذت کو ترک کرتا ہے' میری وجہ سے اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی
بارگاہ میں' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' ایک خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے' جب
وہ افطاری کرتا ہے' اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''

لفظ ''الرفث'' میں 'ر' اور 'ف' پر 'زبر' ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اس سے مراد صحبت کرنا ہوتا ہے' کبھی یہ مطلق استعمال
ہوتا ہے' اس سے مراد فحش کلامی کرنا ہوتا ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اور اس کے ذریعے مراد آدمی اور عورت کا صحبت کرنے سے
متعلق گفتگو کرنا ہوتا ہے' بہت سے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث میں مراد فحش کلامی اور بدزبانی کرنا ہے۔

لفظ ''الجنة'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو آپ کو بچائے' یعنی آپ کو اس چیز سے بچائے' جس سے آپ
کو اندیشہ ہے' تو حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ روزہ' روزے دار شخص کو بچاتا ہے' اور اسے گناہوں کا ارتکاب کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

لفظ ''الخلوف'' میں 'خ' پر 'زبر' ہے' اور 'ل' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد روزے کے وجہ سے منہ کی بُو کا تبدیل ہو جانا ہے۔

سفیان بن عیینہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے' صرف
روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لئے ہے''؟

تو سفیان بن عیینہ نے جواب دیا: جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لے گا' تو اس بندے نے
جو بھی زیادتیاں کی ہوں گی' ان کی ادائیگی کردی جائے گی' یہاں تک کہ صرف روزہ باقی بچ جائے گا' تو جو باقی زیادتیاں ہوں گی ان کی
ادائیگی' اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے گا اور روزے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کردے گا''

یہ سفیان بن عیینہ کا کلام تھا اور یہ غریب ہے' ان الفاظ کے کئی مفہوم ہو سکتے ہیں' جن سب کو یہاں بیان نہیں کیا جاسکتا' اس سے
پہلے حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو' اور اس کے پاس
مشک کی تھیلی ہو' ان میں سے ہر ایک یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اس خوشبو کو پائے' تو روزہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ
پاکیزہ ہے''.......الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''روزہ دار کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان اور امام
حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اس سے پہلے یہ روایت مکمل طور پر' نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1448 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ عِنْدَ

لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ سبع عملان موجبان وعملان بأمثالهما وَعمل بِعشر أَمْثَاله وَعمل بسبع مائة وَعمل لَا يعلم ثَوَاب عَامله إِلَّا الله عَزَّ وَجَلَّ فَأَما الموجبان فَمَنْ لَقِي الله يعبده مخلصا لَا يُشْرك بِهِ شَيْئًا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَمَنْ لَقِي الله قد أشرك بِهِ وَجَبت لَهُ النَّار وَمَنْ عمل سَيِّئَة جزى بهَا وَمَنْ أَرَادَ أَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها جزى مثلهَا وَمَنْ عمل حَسَنَة جزى عشرا وَمَنْ أنْفق مَاله فِي سَبِيل الله ضعفت لَهُ نَفَقَته الدِّرْهَم بسبع مائة وَالدِّينَار بسبع مائة وَالصِّيَام لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يعلم ثَوَاب عَامله إِلَّا الله عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالْبَيْهَقِيّ وَهُوَ فِي صَحِيح ابْن حبَان من حَدِيث خريم بن فاتك بِنَحْوِهِ لم يذكر فِيهِ الصَّوْم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال کی سات قسمیں ہیں' دو قسم کے عمل ہیں' جو واجب کر دیتے ہیں' دو قسم کے عمل ہیں' جو اس جیسے ہیں' ایک عمل وہ ہے' جس کا اجر دس گنا ہے' ایک عمل وہ ہے' جس کا عمل سات گنا ہے' ایک عمل وہ ہے' جس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' جہاں تک دو واجب کرنے والے اعمال کا تعلق ہے' تو جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اخلاص کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہو' تو اس کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی اور جو شخص کوئی برا کام کرے' تو اس کے بدلے میں اس کی مثل (یعنی ایک گنا) نوٹ کیا جائے گا اور جو شخص کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے گا اور اس پر عمل نہ کر پائے' تو اسے اس کی مثل (یعنی ایک نیک عمل کا) ثواب ملے گا اور جو شخص کوئی نیکی کر لے گا' تو اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے خرچ کرے گا' تو اس کا اجر کئی گنا ہوگا' اس نے ایک درہم خرچ کیا ہوگا' تو وہ سات سو درہم شمار ہوں گے' ایک دینار خرچ کیا ہوگا' تو وہ سات سو دینار شمار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھنا' ایک ایسا عمل ہے کہ اس کو کرنے والے کو جو ثواب ملے گا' اس کا پتہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اُسے نقل کیا ہے' صحیح ابن حبان میں یہ روایت حریم بن فاتک کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں روزے کا ذکر نہیں ہے۔

1449 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن فِي الْجنَّة بَابا يُقَال لَهُ الريان يدْخل مِنْهُ الصائمون يَوْم الْقِيَامَة لَا يدْخل مِنْهُ أحد غَيرهم فَإِذا دخلُوا أغلق فَلَمْ يدْخل مِنْهُ أحد

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ -وَزَاد: وَمَنْ دخله لم يظمأ أبدا

وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه إِلَّا أَنه قَالَ: فَإِذا دخل أحدهم أغلق من دخل شرب وَمَنْ شرب لم يظمأ أبدا

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کا نام ''ریان'' ہے' قیامت کے دن اس میں سے روزہ دار افراد (جنت میں) داخل ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا' جب وہ اس میں سے داخل ہو جائیں گے' تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا' پھر اس میں

سے کوئی داخل نہیں ہو سکے گا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جو شخص اس میں داخل ہوگا' اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی"

امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں یہ روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جب ان میں سے کوئی ایک (یعنی ان کا آخری فرد) داخل ہو جائے گا' تو وہ بند کر دیا جائے گا' جو شخص اس کے اندر جائے گا وہ مشروب بھی پیے گا' جو مشروب پی لے گا' اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی"۔

1450 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغزوا تغنموا وصوموا تصحوا وسافروا تستغنوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتُه ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ غزوات میں حصہ لو! تمہیں غنیمت ملے گی' تم لوگ روزہ رکھو تم تندرست رہو گے' اور تم سفر کرو' تمہیں خوشحالی نصیب ہوگی"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1451 - وَرُوِیَ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصیام جنّة وحصن حُصَیْن مِنَ النَّار رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے:

"روزہ ڈھال ہے' اور جہنم سے بچاؤ کے لئے مضبوط قلعہ ہے"

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1452 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصیام جنّة یستجن بها العَبْد مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَیْهَقِیّ

حدیث1449: صحیح البخاری - کتاب الصوم' باب : الریان للصائمین - حدیث:1806صحیح مسلم - کتاب الصیام' باب فضل الصیام - حدیث: 2019مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الصیام' وما فیه - حدیث: 2164صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذکر البیان بأن الصائمین إذا دخلوا من باب الریان أغلق بابهم' حدیث: 3479سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب ما جاء فی فضل الصیام - حدیث:1636السنن للنسائی - الصیام' ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة - حدیث:2216مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الفضائل' ما ذکر فی أبی بکر الصدیق رضی الله عنه - حدیث:31324السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الصیام' الحث علی السحور - ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة' حدیث:2511السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصیام' باب فی فضل شهر رمضان وفضل الصیام علی سبیل الاختصار - حدیث:7993مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:9610مسند عبد بن حمید - سهل بن سعد الساعدی' حدیث:456مسند أبی یعلی الموصلی - حدیث سهل بن سعد الساعدی عن النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث:7360المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث:6271المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه سهل' وما أسند سهل بن سعد - القاسم بن سعد عن أبی حازم' حدیث:5619

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''روزہ ڈھال ہے' جس کے ذریعے بندہ آگ سے بچاؤ کرتا ہے''
یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1453 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِیْ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصّیام جنَّة مِنَ النَّار کجنة اَحَدُکُمْ من الْقِتَال وَصِیَام حسن ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے' جس طرح کوئی شخص جنگ کے دوران ڈھال استعمال کرتا ہے' اور ہر مہینے کے تین (نفلی) روزے بہترین روزے ہیں''
یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1454 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلا أدلك علی اَبْوَاب الْخَیْر قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفیء الْخَطِیئَة کَمَا یطفیء المَاء النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ وَصَححهُ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِیْ الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتقدم حَدِیْث کَعْب بن عجْرَة وَغَیْرِهٖ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے' صدقہ' گناہ کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''
یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' اور یہ روایت مکمل طور پر' خاموشی سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' اس سے پہلے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اس مفہوم کی حدیث گزر چکی ہے۔

1455 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّیام وَالْقُرْآن یشفعان للْعَبد یَوْم الْقِیَامَة یَقُوْلُ الصّیام اَی رب منعته الطَّعَام والشهوة فشفعنی فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآن منعته النّوم بِاللَّیْلِ فشفعنی فِیْهِ قَالَ فیشفعان
رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ الْکَبِیْر وَرِجَالِهٖ مُحْتَج بهم فِیْ الصَّحِیْح وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْجُوع وَغَیْرِهٖ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''روزہ اور قرآن' قیامت کے دن' بندے کی شفاعت کریں گے' روزہ کہے گا: میرے پروردگار! میں نے اسے کھانے

اورنفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمالے' قرآن کہے گا' میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمالے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ان دونوں کی شفاعت قبول ہوگی"

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب "الجوع" میں اور دیگر حضرات نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1456 - وَعَنْ سَلَمَةَ بن قَيصر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه باعده اللّٰه من جَهَنَّم كبعد غراب طَار وَهُوَ فرخ حَتّٰى مَاتَ هرما

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَسَماهُ سَلامَة بِزِيَادَة ألف وَفِيْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن لَهِيعَة وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم

❀❀ حضرت سلمہ بن قیصر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے' ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے' جتنی دور کا سفر کوئی ایسا کوا طے کرتا ہے' جو بچپن میں اڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہو کر مرے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے راوی کا نام "سلامہ" نقل کیا ہے' یعنی اس میں "ا" زائد ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن لہیعہ ہے' یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1457 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلا صَامَ يَوْمًا تَطَوّعا ثُمَّ أعطى ملْء الْاَرْض ذَهَبا لم يسْتَوْف ثَوَابه دون يَوْم الْحساب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر کوئی شخص ایک دن کا نفلی روزہ رکھ لے اور پھر اگر اسے روئے زمین جتنا سونا دیا جائے' تو بھی یوم حساب سے پہلے' وہ اس روزے کے ثواب کو پوری طرح وصول نہیں کر سکے گا"

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف لیث بن ابوسلیم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1458 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا مُوسَى على سَرِيَّة فِي الْبَحْر فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ قد رفعوا الشراع فِيْ لَيْلَة مظْلمَة اِذا هَاتِف فَوْقهم يهتف يَا اَهْلِ السَّفِينَة قفوا أخبركُمْ بِقَضَاء قَضَاهُ اللّٰه على نَفسه فَقَالَ اَبُوْ مُوسَى أخبرنَا اِن كنت مخبرا قَالَ اِن اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى

قضی علی نفسہ انہ من اعطش نفسہ لَہُ فِیْ یَوْم صَائِف سقاہُ اللّٰہ یَوْم الْعَطش

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اِنْ شَاءَ اللّٰہ وَرَوَاہُ ابن اَبِی الدُّنْیَا من حَدِیْثِ لَقِیط عَنْ اَبِی بردۃ عَنْ اَبِی مُوسٰی بِنَحْوِہٖ اِلَّا انہ قَالَ فِیْہِ: قَالَ اِن اللّٰہ تَعَالٰی قضی علی نَفسہ انہ من عَطش نَفسہ لِلّٰہ فِیْ یَوْم حَار کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَن یرویہٖ یَوْم الْقِیَامَۃ

قَالَ: وَکَانَ اَبُوْ مُوسٰی یتوخی الْیَوْم الشَّدید الْحر الَّذِیْ یکَاد الْاِنْسَان یَنْسَلِخ فِیْہِ حرا فیصومہ

الشراع بِکَسْر الشین الْمُعْجَمَۃ هُوَ قلع السَّفِینَۃ الَّذِیْ یصفقہ الرّیح فتمشی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر روانہ کیا' جو سمندری راستے سے تعلق رکھتی تھی' وہ لوگ وہاں موجود تھے' ایک مرتبہ ایک تاریک رات میں انہوں نے بادبان اٹھائے ہوئے تھے' اسی دوران ان کے اوپر سے کسی ہاتف غیبی نے پکار کر کہا: اے اہل سفینہ! ٹھہر جاؤ! میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں بتاتا ہوں' جو فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے طے کیا ہے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم نے بتانا ہے' تو ہمیں بتاؤ' تو اس نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے یہ طے کیا ہے کہ جو شخص گرمی میں ایک دن کے لئے' اللہ کی رضا کے لئے خود کو پیاسا رکھے گا' تو پیاس والے (یعنی قیامت کے) دن' اللہ تعالیٰ اسے سیراب کرے گا۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے لقیط کی' ابوبردہ کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو اس کی مانند ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے یہ طے کیا ہے' جو شخص گرم دن میں' خود کو اللہ کی رضا کے لئے پیاسا رکھے گا' تو اللہ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص کو سیراب کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایسے شدید گرم دن میں' اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے تھے' جس میں یوں لگتا تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے' آدمی کی کھال اتر جائے گی''

لفظ ''الشراع'' میں 'ش' پر زیر ہے' اس سے مراد کشتی کا بادبان ہے' جسے ہوا کے لئے رکھا جاتا ہے' تو وہ کشتی چلتی ہے۔

1459 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکل شَیْءٍ زَکَاۃ وَزَکَاۃ الْجَسَد الصَّوْم وَالصِّیَام نصف الصَّبْر - رَوَاہُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے' اور جسم کی زکوٰۃ' روزہ ہے' اور روزہ نصف صبر ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1460 - وَعَنْ حُذَیْفَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ اسندت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِی فَقَالَ من قَالَ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ ختم لَہُ بهَا دخل الْجَنَّۃ وَمَنْ صَامَ یَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰہ ختم لَہُ بِہٖ دخل الْجَنَّۃ وَمَنْ تصدق بِصَدَقَۃ ابْتِغَاء وَجه اللّٰہ ختم لَہُ بهَا دخل الْجَنَّۃ - رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِہٖ والأصبهانی وَلَفظه: یَا حُذَیْفَۃ

من ختم لَهُ بصيام يَوْم يُرِيد بِهِ وَجه الله عَزَّ وَجَلَّ أدخلهُ اللهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے' تو اس کے لئے اس بات پر مہر لگادی جاتی ہے' کہ وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اس کے لئے اس پر مہر لگادی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' تو اس کے لئے مہر لگادی جاتی ہے' کہ وہ جنت میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''اے حذیفہ! جس شخص کے لئے ایک دن کے روزے کی مہر لگادی جائے' جس کے ذریعے صرف اللہ کی رضا کا حصول مراد لیا گیا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''۔

1461 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنى بِعَمَل قَالَ عَلَيْك بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عدل لَهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنى بِعَمَل قَالَ عَلَيْك بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عدل لَهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنى بِعَمَل قَالَ عَلَيْك بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مثل لَهُ .

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه هٰكَذَا بالتكرار وبدونه وللحاكم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کے بارے میں ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر کچھ نہیں ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں حکم دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر کچھ نہیں ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں حکم دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مانند کچھ نہیں ہے''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح تکرار کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے بغیر بھی نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1462 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي قَالَ أتيت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنى بِأَمْر يَنْفَعنِيْ اللّٰه بِهِ قَالَ عَلَيْك بالصيام فَإِنَّهُ لَا مثل لَهُ

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل اَدخل بِهِ الْجنَّة قَالَ عَلَيْك بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مثل لَهُ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا يرى فِيْ بَيته الدُّخان نَهَارا إِلَّا إِذا نزل بهم ضيف

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (راوی بیان کرتے ہیں:)

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے کام کے بارے میں حکم دیجئے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مثل

اور کچھ نہیں ہے''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:
''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے' جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مثل کچھ نہیں ہے''۔
راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کے وقت دھواں نظر نہیں آتا تھا' صرف اس دن نظر آتا تھا جس دن ان کے ہاں کوئی مہمان آتا تھا۔

1463 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یَصُوم یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ تَعَالٰی اِلَّا باعد اللّٰہ بِذٰلِكَ الْیَوْم وَجهه عَن النَّار سبْعین خَرِیْفًا
رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ
❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو بھی شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اُسے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے''
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1464 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ جعل اللّٰہ بَیْنه وَبَیْنَ النَّار خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حسن
❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ' جہنم اور اس شخص کے درمیان ایک خندق حائل کر دیتا ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1465 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ بَعدت مِنْہُ النَّار مسیرَة مائَة عَام ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ
❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' وہ جہنم سے ایک سو سال کی مسافت جتنا دور ہو جاتا ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1466 - وَعَنْ مُعَاذ بن انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ فِیْ غیر رَمَضَان بعد مِنَ النَّار مائَة عَام سیر الْمُضمر الْجواد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من طَرِيْقِ زبان بن فائد

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' رمضان کے علاوہ ایک دن روزہ رکھتا ہے' وہ جہنم سے اِتنا دور ہو جاتا ہے' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا ایک سو سال میں طے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1467 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْل اللّٰه زحزح اللّٰه وَجهه عَن النَّار بِذَلِكَ الْيَوْم سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالتِّرْمِذِیّ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِیّ وَبَقِيَّة الْإِسْنَاد ثِقَات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے عوض میں' اُسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے جتنا دور کر دیتا ہے'' یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

1468 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْل اللّٰه جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَايَةِ الْوَلِيد بن جميل عَن الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ اِلَّا اَنه قَالَ: من صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْل اللّٰه بعد اللّٰه وَجهه عَن النَّار مسيرَة مائَة عَام ركض الْفرس الْجواد الْمُضمر

وَقد ذهب طوائف من الْعلمَاء اِلٰى اَن هٰذِهِ الْاَحَادِيْث جَاءَ ت فِیْ فضل الصَّوْم فِی الْجِهَاد وَبَوَّبَ على هٰذَا التِّرْمِذِیّ وَغَيْرِه وَذَهَبت طَائِفَة اِلٰى اَن كل الصَّوْم فِیْ سَبِيْل اللّٰه اِذا كَانَ خَالِصا لوجه اللّٰه تَعَالٰى وَيَاْتِیْ بَاب فِی الصَّوْم فِی الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنا دیتا ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے ولید بن جمیل کی' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا ایک سو سال میں طے کرتا ہے"

علماء کا ایک گروہ اس بات کی طرف گیا ہے کہ یہ احادیث اُس روزے کی فضیلت کے بارے میں ہیں' جو جہاد کے دوران روزہ رکھا جاتا ہے' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس کے لئے یہی عنوان تجویز کیا ہے' جبکہ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ہر روزہ' اللہ کی راہ میں ہوتا ہے' جبکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رکھا گیا ہو' یہ روایت آگے چل کر جہاد کے دوران روزہ رکھنے سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

فصل:

1469 - عَنْ عبد اللّٰه يَعْنِيْ ابْن اَبِيْ مليكة عَنْ عبد اللّٰه يَعْنِيْ ابْن عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للصَّائِم عِنْد فطره لدَعْوَة مَا ترد قَالَ وَسمعت عبد اللّٰه يَقُوْلُ عِنْد فطره اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك بِرَحْمَتك الَّتِيْ وسعت كل شَيْءٍ اَن تغْفر لي -زَاد فِيْ رِوَايَة: ذُنُوبِي

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن اِسْحَاق بن عبيد اللّٰه عَنهُ وَاِسْحَاق هٰذَا مدنِيّ لَا يعرف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ نے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"روزہ دار شخص کی افطاری کے وقت کی گئی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے"

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا ہے کہ وہ افطاری کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں اس رحمت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' جو ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے کہ تو میری مغفرت کر دے"

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "میرے گناہوں کی (مغفرت کر دے)"

یہ روایت امام بیہقی نے اسحٰق بن عبداللہ کے حوالے سے' ان سے نقل کی ہے' اسحاق نامی یہ راوی مدنی ہے' لیکن معروف نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1470 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حِيْن يفْطر وَالْاِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوْم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِيْن

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْث وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا اَنهم قَالُوْا حَتّٰى يفْطر

وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرا: ثَلَاث حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينْتَصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' روزہ دار شخص جب افطار کرتا ہے' عادل حکمران' اور مظلوم کی دعا' ...

اوپر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتی ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں"

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کرلے"

امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"تین لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی (دعا کو) مسترد نہیں کرتا روزہ دار شخص کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرلے مظلوم کی دعا یہاں تک کہ اس کی مدد ہوجائے مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آتا"۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ صِيَام رَمَضَان احتسابا وَقيام ليله سِيمَا لَيْلَة الْقدر وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله

ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز رمضان میں نوافل ادا کرنے بطور خاص شب قدر میں نوافل ادا کرنے (سے متعلق سے ترغیبی روایات)

اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1471 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَامَ لَيْلَة الْقدر إِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ صَامَ رَمَضَان إِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی اور جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حدیث 1471: صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة باب الحدث في الصلاة - ذکر خبر ثان يصرح بصحة ما ذکرناه حديث: 2583 السنن للنسائي - الصيام ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا والاختلاف على الزهري في حديث: 2176 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام الحث على السحور - ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا وذكر الاختلاف على الزهري في حديث: 2472 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام باب فضل ليلة القدر - حديث: 8391 مسند أبي يعلى الموصلي - أبو مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8004 مسند ابن عباس حديث: 2572 شعب الإيمان للبيهقي - فضائل شهر رمضان حديث: 3452

1472 - وَفِي رِوَايَةٍ للنسائي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ قَامَ لَيلَة الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

قَالَ وَفِي حَدِيث قُتَيبَة وَمَا تَاَخر

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهٰذِهِ الزِّيَادَة قُتَيبَة بن سعيد عَن سُفْيَان وَهُوَ ثِقَة ثَبت وَاِسْنَاده على شَرط الصَّحِيح

وَرَوَاهُ اَحْمد بِالزِّيَادَةِ بعد ذكر الصَّوْم بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اِلَّا اَن حمادا شكّ فِي وَصله اَوْ اِرْسَاله قَالَ الْخطابِيّ قَوْله اِيمَانًا واحتسابا اَي نِيَّة وعزيمة وَهُوَ اَن يَصُومهُ على التَّصْدِيق وَالرَّغْبَة فِي ثَوَابه طيبَة بِهِ نَفسه غير كَارِه لَهُ وَلَا مستثقل لصيامه وَلَا مستطيل لأيامه لٰكِن يغتنم طول اَيَّامه لعظم الثَّوَاب

وَقَالَ الْبَغَوِيّ قَوْله احتسابا اَي طلبا لوجه اللّٰه تَعَالٰى وثوابه يُقَال فلَان يحْتَسب الْاَخْبَار ويتحسبها اَي يتطلبها

❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان کے روزے رکھے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اور جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

راوی بیان کرتے ہیں: قتیبہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آئندہ کے گناہوں کی (بھی مغفرت ہو جائے گی)''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ ''اضافہ'' نقل کرنے میں قتیبہ بن سعید نامی راوی منفرد ہے' اس نے سفیان سے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت ثقہ اور ثبت ہے' اور اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

یہ روایت امام احمد نے روزے کے ذکر کے بعد' اضافے کے ساتھ نقل کی ہے' اور حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ حماد نامی راوی نے اس کے ''موصول'' یا ''مرسل'' ہونے کے بارے میں شک کا اظہار کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے'' اس سے مراد یہ ہے کہ نیت اور عزیمت کے ساتھ' اور وہ یہ کہ آدمی یہ روزہ رکھے تو تصدیق کا پہلو موجود ہو اور اس کی ثواب میں رغبت موجود ہو' اور آدمی اپنی خوشی کے ساتھ' ناپسندیدگی کے بغیر روزہ رکھے' وہ اپنے روزے کو بوجھ محسوس نہ کرے' اور دن کو طویل محسوس نہ کرے' بلکہ زیادہ ثواب کے حصول کے حوالے سے' دن کے طویل ہونے کو غنیمت سمجھے۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: متن کے الفاظ ''ثواب کی امید رکھتے ہوئے'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ثواب کی خاطر ایسا کرے' یہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص روایات کا احتساب کرتا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کی تحقیق کرتا ہے۔

1473 - وَعَنهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يرغب فِي قيام رَمَضَان من غير اَن يَاْمُرهُم بعزيمة ثُمَّ يَقُوْلُ من قَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِیُ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیُ وَالنَّسَائِیُ

یہی اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ رمضان میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے البتہ آپ ﷺ لازمی طور پر اس کا حکم نہیں دیتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرے گا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1474 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان وَعرف حُدُوْده وَتحفظ مِمَّا يَنْبَغِی لَهُ اَن يتحفظ كفر مَا قبله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کی حدود کو پہچانے اور اس کے لئے جو مناسب ہو اس کی حفاظت کرے تو یہ اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1475 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَدْرك شهر رَمَضَان بِمَكَّة فَصَامه وَقَامَ مِنْهُ مَا تيَسّر كتب اللّٰه لَهُ مائَة اَلف شهر رَمَضَان فِيْمَا سواهُ وَكتب لَهُ بِكُل يَوْم عتق رَقَبَة وَبِكُل لَيْلَة عتق رَقَبَة وكل يَوْم حملان فرس فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَفِیْ كل يَوْم حَسَنَة وَفِیْ كل لَيْلَة حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَا يحضرنی الْاٰن سَنَده

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مکہ میں رمضان کا مہینہ پائے اور اس میں روزے رکھے اور اس میں وہ نوافل ادا کرے جو آسانی سے ادا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے اجر وثواب کو نوٹ کرلیتا ہے جو اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر گزارے گئے ہوں اور اس کے لئے ہر ایک دن کے عوض میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب نوٹ کرتا ہے اور ہر ایک رات کے عوض میں غلام آزاد کرنے کا ثواب نوٹ کرتا ہے اور روزانہ اللہ کی راہ میں گھوڑا دینے کا ثواب نوٹ کرتا ہے ہر دن میں نیکی ملتی ہے اور ہر رات میں نیکی ملتی ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

1476 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيَتْ اُمتی خمس خِصَال فِیْ رَمَضَان لم تعطهن أمة قبلهم خلوف فَم الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وَتَسْتَغْفِر لَهُمُ الْحِيتَان حَتّٰی يفطروا ويزين اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل يَوْم جنته ثُمَّ يَقُوْلُ يُوشك عِبَادِیَ الصالحون اَن يلقوا عَنْهُم الْمُؤْنَة ويصيروا اِلَيْك وتصفد فِيهِ مَرَدَة الشَّيَاطِين فَلَا يخلصوا فِيهِ اِلٰی مَا كَانُوْا يخلصون اِلَيْهِ فِیْ غَيْرِه

يُغْفَرُ لَهُمْ فِيْ آخر لَيْلَة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدر قَالَ لَا وَلٰكِن الْعَامِلُ اِنَّمَا يُوَفّٰى اجره اِذا قضى عمله ‑ رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حَبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا اَنَّ عِنْده وَتَسْتَغْفِر لَهُمْ الْمَلَائِكَة بدل الْحِيتَان

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کو پانچ خصوصیات رمضان کے حوالے سے عطا کی گئی ہیں جوان سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی ہیں روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے مچھلیاں تک اُن کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتے' اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو آراستہ کرتا ہے اور پھر فرماتا ہے: عنقریب میرے نیک بندے اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا پاکے تیری طرف آجائیں گے اور اس مہینے میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے وہ اس مہینے میں کھلے نہیں رہتے اس طرح انہیں کسی اور مہینے میں قید نہیں کیا جاتا اور آخری رات میں اُن لوگوں کی (یعنی اہل ایمان کی) مغفرت ہو جاتی ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا وہ شب قدر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! لیکن کوئی مزدور جب اپنا کام پورا کرتا ہے تو اسے مکمل معاوضہ دیا جاتا ہے''

یہ روایت امام احمد امام بزار امام بیہقی نے نقل کی ہے ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے البتہ انہوں نے مچھلیوں کی دعائے استغفار کی جگہ فرشتوں کی دعائے مغفرت کا تذکرہ کیا ہے۔

1477 ‑ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْطيْت امتِيْ فِيْ شهر رَمَضَان خمْسا لم يُعْطهنَّ نَبِي قبلي اما وَاحِدَة فَاِنَّهُ اِذا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان نظر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِم وَمَنْ نظر اللّٰه اِلَيْهِ لم يعذبه اَبَدًا وَاَما الثَّانِيَة فَاِن خلوف اَفْوَاههم حِيْن يمسون أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وَأما الثَّالِثَة فَاِن الْمَلَائِكَة تستغفر لَهُمْ فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة وَاما الرَّابِعَة فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَامر جنته يَقُوْلُ لَهَا استعدى وتزيني لعبادى أوشك اَن يستريحوا من تَعب الدُّنْيَا اِلٰى دَارِي وكرامتي وَاما الْخَامِسَة فَاِنَّهُ اِذا كَانَ آخر لَيْلَة غفر اللّٰه لَهُمْ جَمِيْعًا فَقَالَ رجل من الْقَوْم اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدر فَقَالَ لَا الم تَرَ اِلَى الْعُمَّال يعْملُوْنَ فَاِذَا فرغوا من اَعْمَالهم وفوا اُجُورهم ‑ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاده مقارب اصلح مِمَّا قبله

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کو رمضان کے مہینے کے حوالے سے پانچ خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی ہیں:

ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف نظر رحمت کرتا ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت کر دے اس کو کبھی عذاب نہیں دیتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے منہ کی بو جو شام کے وقت ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیدہ پاکیزہ ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزانہ رات اور دن کے وقت فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے اور اس سے فرماتا ہے: تم تیار ہو جاؤ اور میرے بندوں کے لئے آراستہ ہو جاؤ! عنقریب وہ دنیا کی پریشانیوں سے راحت حاصل کر کے میرے گھر اور میری عزت افزائی کی طرف آ جائیں گے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کی (یعنی اہل ایمان کی) مغفرت کر دیتا ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: کیا یہ شب قدر ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ جب مزدور کام کرتے ہیں تو جب وہ اپنا کام کر کے فارغ ہوتے ہیں تو انہیں ان کا پورا معاوضہ دے دیا جاتا ہے"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند "مقارب" ہے یہ اس سے پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔

1478 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخمس وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ ورمضان اِلٰی رَمَضَانَ مکفرات مَا بَیْنَهُنَّ اِذا اجْتنبت الْکَبَائِر - رَوَاهُ مُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم اَحَادِیْث کَثِیْرَة فِیْ کتاب الصَّلَاة وَکتاب الزَّکَاة تدل علی فضل صَوْم رَمَضَان فَلَمْ نعدها لکثرتها فَمَنْ اَرَادَ شَیْئًا من ذٰلِكَ فَلْیُرَاجع مظانه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' اور ایک رمضان' دوسرے رمضان تک' درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے کتاب "الصلوۃ" اور "کتاب الزکوۃ" میں بہت سی ایسی روایات گزر چکی ہیں' جو رمضان کے روزوں کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں' ہم نے ان کی کثرت کی وجہ سے انہیں یہاں دہرایا نہیں ہے' جو شخص مزید روایات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہو' وہ اس طرف رجوع کر لے' جہاں یہ پائی جا سکتی ہیں۔

1479 - وَعَنْ کَعْب بن عجرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْمِنْبَر فحضرنا فَلَمَّا ارْتقی دَرَجَة قَالَ آمین فَلَمَّا ارْتقی الدرجَة الثَّانِیَة قَالَ آمین فَلَمَّا ارْتقی الدرجَة الثَّالِثَة قَالَ آمین فَلَمَّا نزل قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سمعنَا مِنْك الْیَوْم شَیْئًا مَا کُنَّا نَسْمَعهُ قَالَ اِن جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام عرض لی فَقَالَ بعد من اَدْرك رَمَضَان فَلَمْ یغْفر لَهُ قلت آمین فَلَمَّا رقیت الثَّانِیَة قَالَ بعد من ذکرت عِنْده فَلَمْ یصل عَلَیْك فَقُلْتُ آمین فَلَمَّا رقیت الثَّالِثَة قَالَ بعد من اَدْرك اَبَوَیْهِ الْکبر عِنْده اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ یدْخلَاهُ الْجَنَّة قلت آمین . رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس آ جاؤ! ہم پاس آ گئے' جب نبی اکرم ﷺ نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا' تو فرمایا: آمین' جب دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھا' تو فرمایا آمین' جب تیسری سیڑھی پر پاؤں رکھا' تو فرمایا آمین! جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے' تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج ہم نے آپ ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنی' جو ہم نے پہلے آپ کو نہیں سنا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی جبریل میرے پاس تشریف لائے اور بولے

جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ دور ہو جائے (یعنی ناکام ہو جائے) تو میں نے کہا: آمین جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو میں نے کہا: آمین' جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' تو اپنے ماں باپ' یا اُن میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے' اور پھر وہ دونوں اُسے جنت میں داخل نہ کروائیں (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو) تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1480 - وَعَنِ الْحسن بن مَالك بن الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَر فَلَمَّا رقى عتبَة قَالَ آمين ثُمَّ رقى أُخْرَى فَقَالَ آمين ثُمَّ رقى عتبَة ثَالِثَة فَقَالَ آمين ثُمَّ قَالَ اَتَانِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَأبْعده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ أدْرك وَالِدَيهِ أوْ أحدهمَا فَدخل النَّار فَأبْعده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَأبْعده اللّٰه فَقُلْتُ آمين . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حسن بن مالک بن حویرث' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھنے لگے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین' جب دوسری پر رکھا' تو فرمایا: آمین' جب تیسری پر رکھا' تو فرمایا: آمین' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا' جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے' اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' میں نے کہا: آمین' انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو' یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے' اور پھر جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' تو میں نے کہا: آمین! انہوں نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1481 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صعد الْمِنبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك صعدت الْمِنبَر فَقُلْتُ آمين آمين آمين فَقَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اَتَانِي فَقَالَ من أدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَدخل النَّار فَأبْعده اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين ... الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ منبر پر چڑھے' تو آپ نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: حضرت جبریل میرے پاس آئے اور بولے جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' اور وہ جہنم میں جائے' تو اللہ تعالیٰ سے دور کر دے آپ آمین

حدیث 1480: صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب حق الوالدین - حدیث: 410' المعجم الکبیر للطبرانی - باب المیم من اسمه أبو أسید - مالک بن الحویرث أبو سلیمان اللیثی' حدیث: 16413

کہیں تو میں نے کہا: آمین ۔الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

1482 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ من رَمَضَان فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا یغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰی یكون آخر لَیْلَة من رَمَضَان وَلَیْسَ عبد مُؤمن یُصَلِّی فِیْ لَیْلَة فِیْهَا اِلَّا كتب اللّٰه لَهٗ الفا وَخَمْسمِائَة حَسَنَة بِكُل سَجْدَة وَبنى لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة من یاقوتة حَمْرَاء لَهَا سِتُّوْنَ ألف بَاب لكل بَاب قصر من ذهب موشح بیاقوتة حَمْرَاء فَاِذَا صَامَ اَوَّل یَوْم من رَمَضَان غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه اِلٰی مثل ذٰلِكَ الْیَوْم من شهر رَمَضَان واستغفر لَهٗ كل یَوْم سَبْعُوْنَ ألف ملك من صَلَاة الْغَدَاة اِلٰی اَن تَوَارَی بِالْحجاب وَكَانَ لَهٗ بِكُل سَجْدَة یسجدها فِیْ شهر رَمَضَان بلَیْل اَوْ نَهَار شَجَرَة یسیر الرَّاكِب فِیْ ظلها خَمْسمِائَة عَام ۔رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَقَالَ قد روینَا فِی الْاَحَادِیْث الْمَشْهُوْرَة مَا یدل علٰی هٰذَا اَوْ لبَعض مَعْنَاهُ كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور وہ رمضان کی آخری رات تک کھلے رہتے ہیں جب بھی کوئی بندہ رمضان میں رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ایک سجدے کے عوض میں پندرہ سو نیکیاں نوٹ کرتا ہے اور اس کے لئے سرخ یاقوت سے بنا ہوا گھر جنت میں بنا دیتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازے پر سونے سے بنا ہوا قصر ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا جب آدمی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے جو اس سے پہلے کے رمضان کے پہلے دن تک کے تھے اور پھر روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کی نماز سے لے کر دن ڈوبنے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور ہر وہ سجدہ جو وہ شخص رمضان میں رات میں یا دن میں کسی وقت کرتا ہے اس کے نتیجے میں ایک ایسا درخت پیدا ہوتا ہے کہ کوئی سوار اس کے سائے میں پانچ سو سال تک مسلسل چل سکتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے ہم اس سے پہلے مشہور احادیث روایت کر چکے ہیں جو اس بات پر یا اس کے کسی ایک پہلو پر دلالت کرتی ہیں انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

1483 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ آخر یَوْم من شعْبَان قَالَ یَا اَیهَا النَّاس قد أظلكم شهر عَظِیْم مبارك شهر فِیْهِ لَیْلَة خیر من ألف شهر شهر جعل اللّٰه صِیَامه فَرِیضَة وَقیام لیله تَطَوّعا من تقرب فِیْهِ بخصلة من الْخَیْر كَانَ كمن أدّى فَرِیضَة فِیْمَا سواهُ وَمَنْ أدّى فَرِیضَة فِیْهِ كَانَ كمن أدّى سبْعین فَرِیضَة فِیْمَا سواهُ وَهُوَ شهر الصَّبْر وَالصَّبْر ثَوَابه الْجنَّة وَشهر الْمُوَاسَاة وَشهر یُزَاد فِیْ رزق الْمُؤْمِن فِیْهِ من فطر فِیْهِ صَائِما كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رقبته مِنَ النَّار وَكَانَ لَهٗ مثل أجره من غیر اَن ینقص من أجره شَیْءٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ كلنا یجد مَا یفْطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ من فطر صَائِمًا على تَمْرَةٍ اَوْ على شربة مَاء اَوْ مذقة لبن وَهُوَ شهر اَوله رَحْمَة وأوسطه مغْفرَة وَآخره عتق مِنَ النَّار من خفف عَن مَمْلُوكه فِيهِ غفر اللهُ لَهُ وَاَعْتَقَهُ مِنَ النَّار واستكثروا فِيهِ من اَربع خِصَال خصلتين ترضون بهما ربكُم وخصلتين لَا غناء بكم عَنْهُمَا فَأما الخصلتان اللَّتَان ترضون بهما ربكُم فشهادة اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله وتستغفرونه وَأما الخصلتان اللَّتَان لَا غناء بكم عَنْهُمَا فتسالون الله الْجنَّة وتعوذون بِهِ مِنَ النَّار وَمَنْ سقى صَائِمًا سقَاهُ الله من حَوْضِي شربة لَا يظمأ حَتّٰى يدْخل الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه ثمَّ قَالَ صَحَّ الْخَبَر وَرَوَاهُ من طَرِيق الْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب بِاخْتِصَار عَنْهُمَا

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے ایک عظیم برکت والا مہینہ آنے لگا ہے جس میں ایک ایسی رات موجود ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں نوافل ادا کرنے کو نفل قرار دیا ہے جو شخص اس مہینے میں جس بھی بھلائی کے ذریعے (اللہ تعالیٰ کا) قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ یوں ہوگا جیسے اُس شخص نے اِس کے علاوہ کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا ہو اور جو شخص اس مہینے میں فرض ادا کرے گا تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے کسی اور مہینے میں ستر فرائض سرانجام دیے ہوں یہ صبر کا مہینہ ہے صبر کا ثواب جنت ہے یہ بھائی چارگی کا مہینہ ہے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مومنوں کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے تو یہ چیز اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث بن جاتی ہے اور اس کے جہنم سے آزاد ہو جانے کا باعث بنتی ہے اور اس شخص کو روزے دار کے اجر کی مثل اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص اتنی گنجائش نہیں رکھتا کہ وہ روزہ دار کو افطاری کروائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کے ایک گھونٹ کے ذریعے کسی روزہ دار کو افطاری کروا دے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے درمیانی (عشرہ) مغفرت ہے اور آخری (عشرہ) جہنم سے آزادی کا باعث ہے جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دے گا اس مہینے میں چار کام زیادہ کرو! دو کام ایسے ہیں جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو گے اور دو کام ایسے ہیں کہ جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ہے جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو گے تو وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو! اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو! جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے مشروب پلائے گا اُس کے بعد اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے پھر وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند طور پر ثابت ہے یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے ابو شیخ بن حبان نے اسے کتاب ''الثواب'' میں ان دونوں کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1484 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى الشَّيخ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما فِيْ شهر رَمَضَان من كسب حَلَال صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة ليَالِيْ رَمَضَان كلهَا وَصَافحهُ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَة الْقدر وَمن صافحه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقلتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبضة من طَعَام قلت أَفَرَأَيْت إِن لم يكن عِنْده لقْمَة خبز قَالَ فمذقة من لبن قَالَ أَفَرَأَيْت إِن لم تكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء . قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ أسانيدهم عَليّ بن زيد بن جدعَان وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة أَيْضا وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار عَنهُ من حَدِيْث أَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ إِسْنَاده كثير بن زيد

ابوشیخ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص حلال کمائی میں سے رمضان کے مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے رمضان کی پوری راتوں میں فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام جس کے ساتھ مصافحہ کریں اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور اس کے آنسو زیادہ بہتے ہیں راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی شخص کے پاس یہ گنجائش نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر وہ مٹھی بھر اناج دیدے میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی کے پاس روٹی کا ایک لقمہ بھی نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ کا ایک گھونٹ دیدے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ گر کسی کے پاس وہ بھی نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پانی کا ایک گھونٹ دیدے''۔

حافظ فرماتے ہیں: اس کی اسانید میں علی بن زید بن جدعان نامی راوی ہے یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے اس کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ہے اور اس کی سند میں ایک راوی کثیر بن زید ہے۔

1485 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أظلكم شهر كم هٰذَا بمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مر بِالْمُسلمين شهر خير لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مر بالمنافقين شهر شَرّ لَهُمْ مِنْهُ بمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه ليكتب أجره ونوافله قبل أَن يدْخلهُ وَيكْتب إصره وشقاءه قبل أَن يدْخلهُ وَذٰلِكَ أَن الْمُؤمن يعد فِيْهِ الْقُوت من النَّفَقَة لِلْعِبَادَةِ ويعد فِيْهِ الْمُنَافِق اتِّبَاع غفلات الْمُؤمنِينَ وَاتِّبَاع عَوْرَاتهمْ فغنم يغنمه الْمُؤمن وَقَالَ بنْدَار فِيْ حَدِيْثه فَهُوَ غنم لِلْمُؤمنِينَ يغتنمه الْفَاجِر . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر یہ مہینہ سایہ فگن ہونے لگا ہے جو اللہ کے رسول کے حلف کے مطابق ہے مسلمانوں پر کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں گزرا جو ان کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو اور منافقین کے لئے کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں گزرا جو اس سے زیادہ برا ہو اور یہ اللہ کے رسول کے حلف کے مطابق ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے اجر اور اس کے نوافل کو لازم قرار دیا ہے اس سے پہلے کہ وہ اس کو شروع کرو تا اور اس

بدبختی کو لوٹ کر لیا ہے اس سے پہلے کہ وہ اسے داخل کرے اس کی صورت یوں ہے کہ مومن اس میں اپنے خرچ میں سے خوراک تلاش کرتا ہے تا کہ عبادت کر سکے اور منافق اس میں اس بات کی تیاری کرتا ہے کہ اہل ایمان کی غفلت کی پیروی کرے اوران کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے تو یہ غنیمت ہے جو مومن کو حاصل ہوتی ہے"

بندار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "یہ اہل ایمان کے لئے غنیمت ہے اور فاجر شخص اس کی غنیمت کو حاصل کرتا ہے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" اور دیگر کتابوں میں نقل کی ہے۔

1486 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجَنَّة وغلقت اَبْوَاب النَّار وصفدت الشَّيَاطِين . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب رمضان آ جاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے" یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1487 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم: فتحت اَبْوَاب الرَّحْمَة وغلقت اَبْوَاب جَهَنَّم وسلسلت الشَّيَاطِين رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ بكر بن عَيَّاش عَن الْاَعْمَش عَن اَبِيْ صَالح عَن اَبِيْ هُرَيْرَة وَلَفظهمْ قَالَ: اِذَا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان صفدت الشَّيَاطِين ومردة الْجِنّ - وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة: الشَّيَاطِين مَرَدَة الْجِنّ - بِغَيْر وَاو - وغلقت اَبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب وفتحت اَبْوَاب الْجَنَّة فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وينادى مُنَاد يَا باغي الْخَيْر أقبل وَيَا باغي الشَّرّ أقصر وَلِلّٰهِ عُتَقَاء مِنَ النَّار وَذٰلِكَ كل لَيْلَة . قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ هٰذَا اللَّفْظ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا . صفدت بِضَم الصَّاد وَتَشْدِيد الْفَاء اَی شدت بالأغلال

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو پابندِ سلاسل کر دیا جاتا ہے"

یہ روایت امام ترمذی امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ان حضرات کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

"جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے"

امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "شیاطین جو سرکش جن ہیں (انہیں قید کیا جاتا ہے) یعنی اس میں "و" نہیں ہے (باقی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں) اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے

دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! آگے آجاؤ! اے برائی کے طلبگار! کمی کردو اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام نسائی اور امام حاکم نے ان الفاظ کی مانند نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے

لفظ ''صفدت'' میں 'ص' پر پیش اور 'ف' پر شد ہے اس سے مراد بیڑیوں کے ذریعے باندھنا ہے۔

1488 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ من شهر رَمَضَان نظر اللّٰه اِلٰی خلقه وَاِذَا نظر اللّٰه اِلٰی عبد لم یعذبه اَبَدًا وَلِلّٰهِ فِیْ کل یَوْم الف الف عَتِیق مِنَ النَّار فَاِذَا کَانَت لَیْلَة تسع وَعشْرِیْنَ اعتق اللّٰه فِیهَا مثل جَمِیع مَا اعتق فِی الشَّهْر کُله فَاِذَا کَانَت لَیْلَة الْفطر ارتجت الْمَلَائِکَة وتجلی الْجَبَّار تَعَالٰی بنوره مَعَ اَنه لَا یصفه الواصفون فَیَقُوْلُ لِلْمَلَائِکَة وهم فِیْ عیدهم من الْغَد یَا معشر الْمَلَائِکَة یُوحی اِلَیْهِمْ مَا جَزَاء الْاَجِیر اِذا وفی عمله تَقول الْمَلَائِکَة یُوفی اُجره فَیَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰی اُشهدکم اَنِّیْ قد غفرت لَهُم . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف نظر رحمت کرلے تو اسے کبھی عذاب نہیں دے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس (مہینے) کے ہر دن میں دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے اور جب (اس مہینے کی) انتیسویں رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس رات میں اُتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے جتنے پورے مہینے میں آزاد کیے ہوتے ہیں جب عیدالفطر کی رات آتی ہے تو فرشتے آواز بلند کرتے ہیں پھر ''جبار'' (یعنی اللہ تعالیٰ) اپنے نور کے ذریعے ایسی تجلی فرماتا ہے کہ اس کی صفت بیان کرنے والا اس کی صفت بیان نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی طرف وحی کرکے اُن سے فرماتا ہے جبکہ لوگوں کی اگلے دن عید ہوتی ہے اے فرشتوں کے گروہ! ایسے مزدور کا بدلہ کیا ہوتا ہے؟ جس نے اپنا کام پورا کردیا ہو؟ تو فرشتے کہتے ہیں: یہ کہ اس کا معاوضہ اسے دے دیا جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1489 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ شهر رَمَضَان شهر مبارک فرض اللّٰه عَلَیْکُمْ صِیَامه تفتح فِیهِ اَبْوَاب السَّمَاء وتغلق فِیهِ اَبْوَاب الْجَحِیم وتغل فِیهِ مَرَدَة الشَّیَاطِین لله فِیهِ لَیْلَة خیر من اَلف شهر من حرم خَیرهَا فقد حرم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَیْهَقِیّ کِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ قِلَابَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَلَمْ یسمع مِنهُ فِیمَا اعلم

قَالَ الْحَلِیمِیّ وتصفید الشَّیَاطِین فِیْ شهر رَمَضَان یحْتَمل اَن یکون الْمُرَاد بِهِ اَیَّامه خَاصَّة وَاَرَادَ الشَّیَاطِین الَّتِیْ مسترقة السّمع اَلا ترَاهُ قَالَ مَرَدَة الشَّیَاطِین لِاَن شهر رَمَضَان کَانَ وقتا لنزول الْقُرْآن اِلَی

السَّمَاء الدُّنيا وَكَانَت الحراسة قد وَقعت بِالشُّهُبِ كَمَا قَالَ تَعَالَى (وحفظا من كل شَيْطَان مارد) الصافات 7 فزيدوا التصفيد فِي شهر رَمَضَان مُبَالغَة فِي الْحِفْظ وَاللهُ أعْلَم وَيحْتَمل أن يكون المُرَاد أيَامه وَبعده وَالْمعْنَى أن الشَّيَاطِين لَا يخلصون فِيهِ من إفْسَاد النَّاس إِلَى مَا كَانُوا يخلصون إِلَيْهِ فِي غَيره لاشتغال الْمُسلمين بالصيام الَّذِي فِيهِ قمع الشَّهَوَات وبقراءة الْقُرْآن وَسَائِر الْعِبَادَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تمہارے سامنے ایک ایسا مہینہ آیا ہے' جو برکت والا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض قرار دیے ہیں' اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور اس میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' اس مہینے میں ایک رات ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا' وہ محروم رہا"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور میرے علم کے مطابق' ابوقلابہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

علامہ حلیمی بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینے میں شیاطین کو قید کرنے میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کے ذریعے رمضان کے دن مراد ہوں' اور شیاطین کے ذریعے وہ شیاطین مراد ہوں' جو چوری چھپے (فرشتوں کا کلام) سن لیتے ہیں' کیا آپ نے یہ چیز ملاحظہ نہیں کی؟ کہ وہ سرکش شیاطین ہوتے ہیں' اور رمضان کا مہینہ' قرآن کے نزول کا وقت ہے' جب قرآن' آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے' اور شہاب ثاقب کے ذریعے اس کی حفاظت ہو رہی ہوتی ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور یہ ہر سرکش شیطان کی طرف سے حفاظت میں ہیں"

تو رمضان کے مہینے میں' ان کے پابند کرنے میں اضافہ ہو جاتا ہے' جو حفاظت کے لحاظ سے مبالغے کے لیے ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ یہاں مراد اس کے دن اور اس کے بعد کے دن بھی ہوں' اور مفہوم یہ ہو کہ شیاطین اس مہینے میں' اس طرح لوگوں کو خراب نہیں کرتے ہیں' جس طرح دیگر مہینوں میں خراب کرتے ہیں' کیونکہ اس مہینے میں مسلمان روزے رکھنے میں مصروف ہوتے ہیں' جس کے نتیجے میں شہوت ختم ہو جاتی ہے' یا قرآن کی تلاوت میں اور دیگر عبادات میں مشغول ہوتے ہیں۔

1490 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّهُ عَنهُ أن رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا وَحضر رَمَضَان أَتَاكُم رَمَضَان شهر بركَة يغشاكم الله فِيهِ فَينزل الرَّحْمَة ويحط الْخَطَايَا ويستجيب فِيهِ الدُّعَاء ينظر الله تَعَالَى إِلَى تنافسكم فِيهِ ويباهي بكم مَلَائكَته فأروا الله من أَنفسكُمْ خيرا فَإِن الشقي من حرم فِيهِ رَحْمَة الله عز وَجل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا أَن مُحَمَّد بن قيس لَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت رمضان شروع ہو چکا تھا' تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے' جو برکت والا مہینہ ہے' جو برکت اللہ تعالیٰ نے تم پر ڈال دی ہے' اس میں (اللہ تعالیٰ) رحمت نازل کرتا ہے' اور گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور اس میں دعا کو قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ (عبادت اور دعا) میں تمہاری دلچسپی کو ملاحظہ

فرماتا ہے' فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار کرتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی ذات کے حوالے سے بھلائی پیش کرو' کیونکہ وہ شخص بدبخت ہوتا ہے' جو اس مہینے میں اللہ کی رحمت سے محروم رہے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ محمد بن قیس نامی راوی کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل میرے ذہن میں اس وقت نہیں ہے۔

1491 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَمَضَان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذَا الشَّهْر قد حضركم وَفِيْهِ لَيْلَةَ خير من الف شهر من حرمهَا فَقَدْ حرم الْخَيْر كُله وَلَا يحرم خَيرهَا إِلَّا محروم . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان کا مہینہ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مہینہ تمہارے سامنے آ گیا ہے' اس میں ایک رات ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے' جو شخص اس سے محروم رہے' وہ پوری بھلائی سے محروم رہتا ہے' اور اس کی بھلائی سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے' جو واقعی محروم ہو"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

1492 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا رَمَضَان قد جَاءَ تفتح فِيْهِ اَبْوَاب الْجَنَّة وتغلق فِيْهِ اَبْوَاب النَّار وتغل فِيْهِ الشَّيَاطِين بعدا لمن اَدْرك رَمَضَان فَلم يغْفر لَهُ إِذا لم يغْفر لَهُ فَمَتٰى

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے' جس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور اس میں شیاطین کو پابند کر دیا جاتا ہے' وہ شخص دور ہو جائے' جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' کیونکہ اگر اب اس کی مغفرت نہیں ہوئی' تو پھر کب ہوگی؟"

1493 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْجَنَّة لتنجد وتزين من الْحول اِلَى الْحول لدُخُول شهر رَمَضَان فَإِذا كَانَت اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان هبت ريح من تَحت الْعَرْش يُقَال لَهَا المثيرة فتصفق ورق اَشجَار الْجنان وَحلق المصاريع فَيسمع لذَلِك طنين لم يسمع السامعون أحسن مِنْهُ فتبرز الْحور الْعين حَتّٰى يقفن بَين شرف الْجنَّة فينادين هَل من خَاطب اِلَى اللّٰه فيزوجه ثُمَّ يقلن الْحور الْعين يَا رضوَان الْجنَّة مَا هٰذِهِ اللَّيْلَة فيجيبهن بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰذِهِ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنَّة للصائمين من أمة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا رضوَان افتح اَبْوَاب الْجنان وَيَا مَالك أغلق اَبْوَاب الْجَحِيم عَن الصائمين من أمة أَحْمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا جِبْرَائِيل اهبط اِلَى الْاَرْض فاصفد مَرَدَة الشَّيَاطِين وغلهم بالأغلال ثُمَّ اقذفهم فِي الْبحار حَتّٰى لَا

بِهِ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُمْ
بصدرا على قَالَ وَيَقُولُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لمناد يُنَادى ثَلَاث مَرَّات هَلْ من سَائل فَأعْطِيه
هَلْ من تائب فاتوب عَلَيْهِ هَلْ من مُسْتَغْفِر فَأغْفِر لَهُ من يقْرض المليء غير العدوم والوفي غير الظلوم
ملزبه قَالَ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل يَوْم من شهر رَمَضَان عِنْد الْإِفْطَار ألف ألف عَتيق مِنَ النَّار كلهم قد
سنوجبوا النَّار فَإِذَا كَانَ آخر يَوْم من شهر رَمَضَان أعتق اللّٰه فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم بِقدر مَا أعتق من أول الشَّهْر إِلى
اجره وَإِذَا كَانَت لَيْلَة الْقدر يَأمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فيهبط فِيْ كبكبة من الْمَلَائِكَة وَمَعَهُمْ
لِوَاء أخضر فيركزوا اللِّوَاء على ظهر الْكَعْبَة وَله مائَة جنَاح مِنْهَا جَنَاحَانِ لَا ينشرهما إِلَّا فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة
ينشرهما فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فيجاوزان الْمشرق إِلَى الْمغرب فيحث جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام الْمَلَائِكَة فِيْ هٰذِهِ
اللَّيْلَة فيسلمون على كل قَائِم وقاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دُعَائِهِمْ حَتّٰى يطلع الْفجْر
فَإِذَا طلع الْفجْر يُنَادى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام معاشر الْمَلَائِكَة الرحيل الرحيل فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيل فَمَا صنع
اللّٰه فِيْ حوائج الْمُؤْمِنِينَ من أمة أَحْمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ نظر اللّٰه إِلَيْهِم فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فَعَفَا عَنْهُم
وَغفر لَهُم إِلَّا أَرْبَعَة فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ رجل مدمن خمر وعاق لوَالِدَيْهِ وقاطع رحم ومشاحن
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا المشاحن قَالَ هُوَ المصارم فَإِذَا كَانَت لَيْلَة الْفطر سميت تِلْكَ اللَّيْلَة لَيْلَة الْجَائِزَة
فَإِذَا كَانَت غَدَاة الْفطر بعث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة فِيْ كل بِلَاد فيهبطون إِلَى الأَرْض فَيقومُونَ على أَفْوَاه
السكك فينادون بِصَوْت يسمع من خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْجِنّ وَالْإِنْس فَيَقُوْلُوْنَ يَا أمة مُحَمَّد اخْرُجُوا إِلَى
رب كريم يُعْطي الجزيل وَيَعْفُو عَن الْعَظِيم فَإِذَا برزوا إِلَى مصلاهم يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَة مَا جَزَاء
الْأَجِير إِذا عمل عمله قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة إلٰهنا وَسَيِّدنَا جَزَاؤُهُ أَن توفيه أجره
قَالَ فَيَقُوْلُ فَإِنِّي أشهدكم يَا ملائكتي أَنِّي قد جعلت ثوابهم من صِيَامهمْ شهر رَمَضَان وقيامهم رضاي
ومغفرتي وَيَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ سلوني فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا تَسْأَلُوْنِيْ الْيَوْم شَيْئًا فِيْ جمعكم لآخرتكم إِلَّا
أَعْطيتكُمْ وَلَا لدنياكم إِلَّا نظرت لكم فَوَعِزَّتِيْ لأسترن عَلَيْكُمْ عثراتكم مَا راقبتموني وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا
أخزيكم وَلَا أفضحكم بَين أَصْحَاب الْحُدُوْد وَانْصَرفُوا مغفورا لكم قد أرضيتموني ورضيت عَنْكُمْ فتفرح
الْمَلَائِكَة وتستبشر بِمَا يُعْطي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْأمة إِذا أفطروا من شهر رَمَضَان
رَوَاهُ الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَلَيْسَ فِيْ إِسْنَاده من أجمع على ضعفه

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔
''جنت ایک سال سے دوسرے سال تک' آراستہ اور تیار ہوتی رہتی ہے' تاکہ رمضان کا مہینہ شروع ہو پھر جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جسے ''مثیرہ'' کہا جاتا ہے' وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے اور اس کی کنڈیوں کو ہلاتی ہے' تو اس کے نتیجے میں ایسی آواز پیدا ہوتی ہے کہ کسی سننے والے نے اس سے زیادہ اچھی آواز نہیں سنی

ہوگی' تو حورعین نکل آتی ہیں' یہاں تک کہ جنت کے درمیان میں آ کر ٹھہرتی ہیں' اور پکارتی ہیں: کیا کوئی شخص ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو شادی کا پیغام دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی کروادے' پھر حورعین یہ کہتی ہیں: اے رضوان جنت! یہ کون سی رات ہے؟ تو وہ انہیں جواب دیتا ہے: میں حاضر ہوں' پھر وہ انہیں بتاتا ہے کہ یہ رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہے' جس میں حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے رضوان! تم جنت کے دروازے کھول دو! اے مالک! تم جہنم کے دروازے بند کردو! یہ احمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے ہے' اے جبریل! تم زمین کی طرف نازل ہوجاؤ' اور سرکش شیاطین کو پابند کردو' انہیں بیڑیوں میں جکڑ دو' اور پھر انہیں سمندر میں ڈال دو' تاکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کرسکیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات میں منادی سے فرماتا ہے' تو وہ تین مرتبہ یہ اعلان کرتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ جسے میں مانگنے کے مطابق عطا کروں' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ جس کی توبہ میں قبول کروں' کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ جس کی میں مغفرت کردوں' کون شخص ہے؟ جو اس ذات کو قرض دے' جو (ہمیشہ) موجود رہے گی (یعنی غیر موجود یا گم نہیں ہوگی) اور (اس کا بدلہ دیتے ہوئے) ظلم کرنے والی نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: رمضان کے مہینے میں روزانہ افطاری کے وقت' اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' یہ سب وہ لوگ ہوتے ہیں' جن کے لیے جہنم واجب ہوچکی ہوتی ہے' پھر جب رمضان کے مہینے کا آخری دن آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُتنی ہی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' جتنی تعداد میں' اُس نے مہینے کے آغاز سے لے کر' اُس کے آخر تک لوگوں کو آزاد کیا تھا' جب شب قدر آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے' تو وہ فرشتوں کو ساتھ لے کر نیچے اترتے ہیں' ان کے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے' وہ اس جھنڈے کو خانہ کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں' ان کے ایک سو پر ہیں' جن میں سے دو پر ایسے ہیں کہ انہیں' وہ صرف اس رات میں پھیلاتے ہیں' جب وہ انہیں اس رات میں پھیلاتے ہیں' تو وہ مشرق سے مغرب تک پورے حصے کو گھیر لیتے ہیں' پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو اس بارے میں ترغیب دیتے ہیں' کہ وہ اس رات میں ہر نوافل ادا کرنے والے اور بیٹھے ہوئے اور نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے شخص کو سلام کریں' اور ان کے ساتھ مصافحہ کریں اور ان کی دعا کے ساتھ آمین کہیں' ایسا صبح صادق ہونے تک رہتا ہے' جب صبح صادق ہوجاتی ہے' تو حضرت جبریل علیہ السلام پکار کر کہتے ہیں: اے فرشتوں کے گروہ! اب روانہ ہوجاؤ! اب روانہ ہوجاؤ! تو فرشتے کہتے ہیں: اے حضرت جبریل! اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان کی ضرورتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس رات میں ان کی طرف نظر رحمت کی اور ان سے درگزر کیا اور ان کی مغفرت کردی' صرف چار لوگوں کا معاملہ مختلف ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو باقاعدگی سے شراب پیتا ہو' جو والدین کا نافرمان ہو' جو قطع رحمی کرتا ہو اور مشاحن' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! مشاحن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جھگڑا کرتا ہے۔

جب عید الفطر کی رات آتی ہے' تو اس رات کو معاوضے کی رات کہا جاتا ہے' کیونکہ جب اگلے دن عید الفطر ہو' تو اللہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتوں کو بھیجتا ہے' وہ زمین پر اترتے ہیں' اور بازاروں کے کناروں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں' جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے' صرف جنات اور انسان نہیں سنتے' وہ یہ کہتے ہیں: اے حضرت محمد ﷺ کی امت! تم لوگ نکل کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ! کہ وہ بہترین (اجر و ثواب) عطا کرے اور بڑی چیزوں سے درگزر کرے' پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف آتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: ایسے مزدور کا کیا معاوضہ ہے؟ جس نے اپنا کام پورا کر لیا ہو' تو فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے معبود! اے ہمارے آقا! ان کا صلہ یہ ہے کہ تو انہیں' ان کا پورا معاوضہ عطا کرے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں' ان کے روزوں اور ان کے قیام کا ثواب اپنی رضا مندی اور اپنی مغفرت کو قرار دیا ہے' اور وہ فرماتا ہے: میرے بندو! تم مجھ سے مانگو! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' آج کے دن' تم مجھ سے اپنے اس اجتماع میں' اپنی آخرت کے لئے' تم مجھ سے جو بھی مانگو گے' وہ میں تمہیں عطا کروں گا' اور اپنی دنیا کے لئے جو بھی مانگو گے' تو میں تمہاری طرف نظر رحمت کروں گا' مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں تمہارے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کروں گا' جب تک تم میری طرف متوجہ رہو گے' مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں اصحاب حدود کے درمیان تمہیں رسوائی اور ذلت کا شکار نہیں کروں گا' پھر تم لوگ واپس جاؤ گے' تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہو گی' تم نے مجھے راضی کیا ہے' میں تم سے راضی ہو گیا' تو فرشتے اس بات پر خوش ہوتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو جو کچھ عطا کیا ہے' اس سے خوشخبری حاصل کرتے ہیں' جب وہ لوگ رمضان کے مہینے کے بعد عید الفطر کرتے ہیں۔

یہ روایت شیخ (یعنی ابوشیخ) ابن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1494 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شهر رَمَضَان شهر اُمتِىْ بمرض مريضهم فيعودونه فَاِذَا صَامَ مُسْلِم لم يكذب وَلَمْ يغتب وفطره طيب سعى اِلَى العتمات محافظا على فَرَائِضه خرج من ذُنُوبه كَمَا تخرج الْحَيَّة من سلخها . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيْضا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک رمضان کا مہینہ' میری امت کا مہینہ ہے' ان میں سے جو شخص بیمار ہوتا ہے' تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں' جب کوئی مسلمان روزہ رکھتا ہے' اور جھوٹ نہیں بولتا اور غیبت نہیں کرتا' اور پاکیزہ چیز کے ذریعے افطاری کرتا ہے' اور شام کی نمازوں کے لئے کوشش کرتا ہے' اور اپنے فرائض کو باقاعدگی سے سرانجام دیتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح سانپ اپنی کھال میں سے نکلتا ہے''۔ یہ روایت بھی ''ابوشیخ'' نے نقل کی ہے۔

1495 - وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْد الْغِفَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم وَاَهل رَمَضَان فَقَالَ لَو يعلم الْعباد مَا رَمَضَان لتمنت اُمتِىْ اَن تكون السّنة كلهَا رَمَضَان فَقَالَ رجل من خُزَاعَة يَا نَبِىَّ اللّٰهِ حَدثنَا فَقَالَ اِن الْجنَّة لتزين لرمضان من رَاس الْحول اِلَى الْحول فَاِذَا كَانَ اَوَّل يَوْم من

رَمَضَان هبت ريح من تحت الْعَرْش فصفقت ورق اَشجَار الْجنَّة فتنظر الْحور الْعين اِلٰى ذٰلِكَ فيقلن يَا رَبنا اجْعَل لنا من عِبَادك فِيْ هٰذَا الشَّهْر اَزْوَاجًا تقر اَعيننَا بهم وتقر اَعينهم بنا قَالَ فَمَا من عبد يَصُوم يَوْمًا من رَمَضَان اِلَّا زوج زَوْجَة من الْحور الْعين فِيْ خيمة من درة كَمَا نعت اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (حور مقصورات فِي الْخيام) الرَّحْمٰن 72 على كل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة على لون الْاُخْرٰى وتعطى سَبْعِيْنَ لونا من الطّيب لَيْسَ مِنْهُ لون على ريح الْاٰخر لكل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ ألف وصيفة لحاجتها وَسَبْعُوْنَ ألف وصيف مَعَ كل وصيف صَحْفَة من ذهب فِيهَا لون طَعَام يجد لآخر لقْمَة مِنْهَا لَذَّة لم يجده لاوله وَلكُلِّ امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ سريرا من ياقوتة حَمْرَاء على كل سَرِيْر سَبْعُوْنَ فراشا بطائنها من إستبرق فَوق كل فرَاش سَبْعُوْنَ اريكة وَيُعْطى زَوجهَا مثل ذٰلِكَ على سَرِيْر من ياقوت اَحْمَر موشحا بالدر عَلَيْهِ سواران من ذهب هٰذَا بِكُل يَوْم صَامَهُ من رَمَضَان سوى مَا عمل من الْحَسَنَات

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة وَفِي الْقلب من جرير بن اَيُّوْب شَيْءٌ ۔ قَالَ الْحَافِظ جرير بن اَيُّوْبَ الْبَجلِيّ واه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ الْأَريكة اسْم لسرير عَلَيْهِ فرَاش وبشخانة وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاق الأرائك الْفرش فِي الحجال يَعْنِيْ البشخانات وَفِي الحَدِيْث مَا يفهم اَنَّ الْأَريكة اسْم للبشخانة فَوق الْفراش والسرير وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب رمضان کا پہلی کا چاند نظر آیا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو پتہ چل جائے کہ رمضان میں کتنا اجر و ثواب ہے' تو میری امت یہ آرزو کرے کہ پورا سال رمضان ہی رہے' اس پر خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بیان کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت' ایک پورا سال' رمضان کے لئے آراستہ ہوتی ہے' جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے' تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جو جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے' حورعین اس کا انتظار کرتی ہیں' وہ عرض کرتی ہیں: اے ہمارے پروردگار! تو اس مہینے میں' اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر مقرر کردے' جن کے ذریعے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں' اور ہمارے ذریعے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بھی بندہ رمضان کا ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اس کی شادی حورعین کے ساتھ کردی جاتی ہے' جو موتی کے بنے ہوئے خیمے میں موجود ہوگی' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے: ''ایسی حوریں' جو خیموں میں پردہ نشین ہوں گی''۔

ان میں سے ہر ایک عورت کے جسم پر ستر لباس ہوں گے' اور کسی ایک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' انہیں ستر قسم کی خوشبو دی جائے گی' ان میں سے کسی ایک کی بو دوسری کی بو سے نہیں ملتی ہوگی' ان میں سے ہر بیوی کو ستر ہزار ملازمائیں اور ستر ہزار ملازم دیے جائیں گے اور ہر ملازم کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا' جس میں مختلف اقسام کا کھانا ہوگا' جس کے ہر لقمے کی لذت پہلے سے مختلف ہوگی' ان میں سے ہر ایک بیوی کو سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ستر ہزار پلنگ دیے جائیں گے' ان ستر ہزار پلنگوں پر ستر ہزار بچھونے ہوں گے' جن کے اندر ریشم بھرا ہوا ہوگا' اور ہر بچھونے پر ستر تکیے لگے ہوئے ہوں گے' ان کے شوہر کو بھی اس کی

سرخ یاقوت کے بنے ہوئے پلنگ دیے جائیں گے' جو جواہرات سے آراستہ ہوں گے' ان کے شوہروں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہوں گے' یہ سب اجر وثواب اس شخص کو ملے گا' جس نے رمضان میں ایک روزہ رکھا ہوگا' اور یہ اس کے علاوہ ہے' جو اس نے دوسری نیکیاں کی ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں اسے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میرے ذہن میں جریر بن ایوب نامی راوی کے حوالے سے کچھ الجھن ہے

حافظ فرماتے ہیں: جریر بن ایوب بجلی نامی راوی ''واہی'' ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے

لفظ ''الاریکۃ'' اس پلنگ کا نام ہے' جس پر بچھونا موجود ہو اور بشخانہ ہو' اور ابواسحاق فرماتے ہیں: ''الارائک'' ان بچھونوں کو کہتے ہیں' جو حجلے میں ہوں' حدیث میں بھی یہ چیز مذکور ہے' جس سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ ''اریکہ'' اس بشخانہ کو کہتے ہیں جو فراش اور سریر سے اوپر ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1496 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كل فطر عُتَقَاء . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فِيْ رِوَايَةِ الأكابر عَن الأصاغر وَهُوَ رِوَايَةِ الْاَعْمَش عَن الْحُسَيْن بن وَاقد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر افطاری کے وقت' اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' اور اسے اکابر نے اصاغر سے نقل کیا ہے' یعنی اعمش نے اسے حسین بن واقد کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

1498 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين .

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَزَّار وَلَفظه ثَلَاثَة حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ہیں' جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی' روزہ دار شخص' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا' عادل حکمران اور مظلوم شخص ان کی دعا' اللہ تعالیٰ اسے بادلوں سے بھی اوپر لے جاتا ہے' اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا' خواہ کچھ دیر بعد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اسے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں

"تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی دعا کو مسترد نہ کرے روزہ دار شخص کی دعا جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا مظلوم کی دعا جب تک اس کی مدد نہیں ہو جاتی اور مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا"۔

1499 - وَعَنِ الْحسن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من رَمَضَان سِتّمائَة الف عَتيق مِنَ النَّار فَإِذَا كَانَ آخر لَيْلَة أعتق الله بِعَدَد من مضى

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ مُرْسلا

❀❀ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے اور جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو گزرے ہوئے (پورے مہینے میں) جتنے تعداد میں لوگ آزاد ہوئے ہوتے ہیں اتنی تعداد میں لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آزاد کیا جاتا ہے"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور یہ اسی طرح "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔

1500 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه وَسلم قَالَ إِذا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنان فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وَاحِد الشَّهْر كُله وغلقت اَبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب الشَّهْر كُله وغلت عتاة الْجِنّ ونادى مُنَاد من السَّمَاء كل لَيْلَة إِلَى انفجار الصُّبْح يَا باغي الْخَيْر يمم وأبشر وَيَا باغي الشَّرّ اقصر وَأبْصر هَلْ من مُسْتَغْفِر يغْفر لَهُ هَلْ من تائب يَتُوب الله عَلَيْهِ هَلْ من دَاع يُسْتَجَاب لَهُ هَلْ من سَائل يعْطى سُؤَاله وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْد كل فطر من شهر رمضان كل لَيْلَة عتقا مِنَ النَّار سِتُّوْنَ الف فَإِذَا كَانَ يَوْم الْفطر أعتق الله مثل مَا أعتق فِيْ جَمِيْع الشَّهْر ثَلَاثِيْنَ مرّة سِتِّيْنَ الف سِتِّيْنَ الف رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا بَاس بِهِ فِي المتابعات فِيْ إِسْنَاده ناشب بن عَمْرو الشيباني وثق وَتكلم فِيْهِ الدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں ہوتا اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے آسمان سے ایک منادی ہر رات میں صبح صادق ہونے تک یہ پکار کر کہتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! ارادہ کرو اور اے برائی کے طلبگار! باز آجاؤ اور تم لوگ دیکھو کہ کیا کوئی مغفرت کرنے والا ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ

حدیث 1500: شعب الایمان للبیہقی - فضائل شہر رمضان حدیث: 3446

اس کے مانگنے کے مطابق اسے عطا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینے میں ہر افطاری کے وقت ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور جب عیدالفطر کا دن آتا ہے تو پورے مہینے میں جتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا گیا ہوتا ہے اتنی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے یعنی تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار کر لیں"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے یہ حدیث حسن ہے متابعات ہونے کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی سند میں ناشب بن عمرو شیبانی نامی راوی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور امام دار قطنی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

1501 - وَرُوِيَ عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكر اللّٰه فِي رَمَضَان مغْفُور لَهُ وَسَائِل اللّٰه فِيهِ لَا يخيب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهاني

❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا شخص رسوا نہیں ہوتا"

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

1502 - وَعَنْ اَنَس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يستقبلكم وتستقبلون ثَلَاث مَرَّات فَقَالَ عمر بن الْخطاب يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَحي نزل قَالَ لَا قَالَ عَدو حضر قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ اِن اللّٰه يغْفر فِي اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لكل اَهْل هٰذِهِ الْقبْلَة وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَيْهَا فَجعل رجل بَيْن يَدَيْهِ يهز رَاسه وَيَقُوْلُ بخ بخ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فلَان ضَاق بِهِ صدرك قَالَ لَا وَلٰكِن ذكرت الْمُنَافِق فَقَالَ اِن الْمُنَافِقين هم الْكَافِرُوْنَ وَلَيْسَ للْكَافِرِينَ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِنِّي لَا اعرف خلفا ابا الرّبيع بعدالة وَلَا جرح وَلَا عَمْرو بن حَمْزَة الْقَيْسِي الَّذِي دونه

قَالَ الْحَافِظ قد ذكرهمَا ابْن اَبِي حَاتِم وَلَمْ يذكر فيهمَا جرحا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا چیز تمہارے سامنے آرہی ہے اور تم کس چیز کے سامنے آرہے ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! کیا کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا کوئی دشمن سامنے آنے والا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ اہل قبلہ میں سے ہر ایک کی مغفرت کر دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تو ہر شخص جو آپ کے سامنے موجود تھا وہ اپنے سر کو ہلاتے ہوئے بہت خوب بہت خوب بہت خوب کہنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا اس حوالے سے تمہارے ذہن میں کوئی الجھن ہے؟ اس نے عرض کی جی نہیں! لیکن مجھے ایک منافق کا خیال آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق لوگ کافر ہوتے ہیں کافروں کو اس میں سے کچھ نصیب نہیں ہوگا"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت درست ہو تو میں خلف ابوربیع نامی راوی کے بارے میں کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں اسی طرح اس کے بعد والے راوی عمرو بن حمزہ قیسی کے حوالے سے بھی کسی چیز سے واقف نہیں ہوں۔

حافظ کہتے ہیں ابن ابوحاتم نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے اورانہوں نے ان کے بارے میں کسی جرح کا ذکر نہیں کیا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1503 - وَعَنْ عبد الرَّحْمَن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر رَمَضَان يفضله على الشُّهُور فَقَالَ من قَامَ رَمَضَان إِيمَانًا واحتسابا خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَقَالَ هٰذَا خطأ وَالصَّوَاب انه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے اسے دیگر تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اورارشادفرمایا: جوشخص رمضان کے مہینے میں ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"

یہ روایت امام نسائی نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ غلط ہے درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1504 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ إِن اللّٰه فرض صِيَام رَمَضَان وسننت لكم قِيَامه فَمَنْ صَامَهُ وقامه إِيمَانًا واحتسابا خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

❀❀ امام نسائی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے اور میں اس کے نوافل کو تمہارے لئے سنت قرار دیتا ہوں تو جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس مہینے میں روزے رکھے اور نوافل ادا کرے گا وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"۔

1505 - وَعَنْ عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت إِن شهِدت اَن لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ اَنا قَالَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں ادا کروں اور میں زکوٰۃ ادا کروں اور میں رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں نوافل ادا کروں تو میں کن لوگوں میں ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں"

یہ روایت امام بزار' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

1506 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ لَيْلَةَ الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه ...... الحَدِيْثِ - اَخرجَاهُ فِی الصَّحِيْحَيْنِ . وَتقدم فِیْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ: من يقم لَيْلَةَ الْقدر فيوافقها وَأرَاهُ قَالَ اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی"...... الحدیث۔

یہ روایت "صحیحین" میں مذکور ہے' اس سے پہلے امام مسلم کی یہ روایت گزر چکی ہے:

"جو شخص شب قدر میں نوافل ادا کرنے اور وہ شب قدر میں ایسا کرنے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے (نوافل ادا کرے) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے"۔

1507 - وروى اَحْمد من طَرِيْق عبد الله بن مُحَمَّد بن عقيل عَن عَمْرو بن عبد الرَّحْمٰن عَن عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ اخبرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَة الْقدر قَالَ هِیَ فِیْ شهر رَمَضَان فِی الْعشْر الْاَوَاخِر لَيْلَة اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلَاث وَعِشْرِيْنَ اَوْ خمس وَعِشْرِيْنَ اَوْ سبع وَعِشْرِيْنَ اَوْ تسع وَعِشْرِيْنَ اَوْ آخر لَيْلَة من رَمَضَان من قامها احتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

وَمَا تقدمت هٰذِهِ الزِّيَادَة فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة فِیْ اَوَّل الْبَاب

❀❀ امام احمد بن حنبل نے' اپنی سند کے ساتھ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب قدر کے بارے میں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں ہوتی ہے' اکیسویں رات ہوتی ہے' یا تیئسویں رات ہوتی ہے' یا پچیسویں' یا ستائیسویں' یا انتیسویں' یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے (یعنی تیسویں بھی ہوسکتی ہے) جو شخص اس رات میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی"۔

اس باب کے آغاز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں' یہ اضافہ پہلے گزر چکا ہے۔

1508 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ انه سمع من يَثِق بِهِ من اَهْلِ الْعلم يَقُوْلُ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِیَ اَعمار النَّاس قبله اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه من ذٰلِكَ فَكَاَنَّهُ تقاصر اَعمار أمته اَن يبلغوا من الْعَمَل مثل الَّذِی بلغ غَيرهم فَاَعْطَاهُ اللّٰه لَيْلَة الْقدر خيرا من ألف شهر . ذكره فِی الْمُوَطَّا هٰكَذَا

❀❀ امام مالک نے' ایک قابل اعتماد اہل علم سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے لوگوں کی عمریں ملاحظہ فرمائیں یا جو بھی اللہ کو منظور تھا' اس بارے میں ملاحظہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی عمروں کو کم محسوس کیا' کہ وہ

عمل کے حساب سے اس مقام تک نہیں پہنچ سکیں گے جہاں تک دوسرے لوگ پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو شب قدر عطا کی جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے"۔

یہ روایت امام مالک نے "مؤطا" میں اسی طرح ذکر کی ہے۔

3 - التَّرْهِيب من اِفطار شَیْءٍ من رَمَضَان من غير عذر

باب: رمضان میں کسی عذر کے بغیر روزہ توڑ دینے سے متعلق ترہیبی روایات

1509 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من افطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير رخصَة وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر كُله وَإِن صَامَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ ابْن المطوس وَقيل اَبِیْ المطوس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَذكره الْبُخَارِيّ تَعْلِيقا غير مجزوم فَقَالَ وَيذكر عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَفعه: من افطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير عذر وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر وَإِن صَامَهُ . وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِیْ الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ اَبُو المطوس اسْمه يزِيد بن المطوس وَلَا أعرف لَهُ غير هٰذَا الحَدِيْث انْتهى -وَقَالَ الْبُخَارِيّ اَيْضًا لَا اَدْرِی سمع اَبُوهُ من اَبِیْ هُرَيْرَة أم لَا وَقَالَ ابْن حبَان لَا يجوز الِاحْتِجَاج بِمَا انْفَرد بِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کے ایک دن کا روزہ ترک کردے تو پورا مہینہ روزہ رکھنا (یا پورا زمانہ یا پوری زندگی) روزہ رکھنا اُس کی قضا نہیں بن سکتا اگرچہ وہ شخص اتنے روزے رکھ بھی لے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے ابن مطوس کے حوالے سے اور ایک قول کے مطابق ابومطوس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام بخاری نے اس کا ذکر "تعلیق" کے طور پر کسی جزم کے بغیر کیا ہے اور فرمایا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے:

"جو شخص کسی عذر یا بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ ترک کردے تو ہمیشہ روزہ رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا اگرچہ وہ شخص اتنے روزے رکھ بھی لے"۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ابومطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں اس حدیث کے علاوہ اُس سے واقف نہیں ہوں ان کی بات یہاں ختم ہوگئی امام بخاری نے یہ بات بھی بیان کی ہے: مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟

امام ابن حبان فرماتے ہیں: جب یہ راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1510 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِم اَتَانِیْ رجلَانِ فاخذا بضبعی فَاَتَيَا بِی جبلا وعرا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اُطِيقهُ فَقَالَا اِنَّا سنسهله لَك فَصَعِدت حَتّٰى اِذا كنت فِیْ سَوَاء الْجَبَل اِذا بِاَصْوَات شَدِيْدَة قلت مَا هٰذِهِ الْاَصْوَات قَالُوْا هٰذَا عواء اَهْل النَّار ثُمَّ انْطلقَ بِی فَاِذَا اَنَا بِقَوْم معلقين بعراقيبهم مشققة اشداقهم تسيل اشداقهم دَمًا قَالَ قُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قَالَا الَّذِيْنَ يفطرُوْنَ قبل تَحِلَّة صومهم..... الحَدِيْث -رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا

وَقَوله قبل تَحِلَّة صومهم مَعْنَاهُ يفطرُوْنَ قبل وَقت الْاِفْطَار

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں سویا ہوا تھا' دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں پہلوؤں میں بیٹھ گئے' وہ مجھے لے کر ایک پہاڑ کی طرف آئے اور بولے: آپ اس پر چڑھ جائیں' میں نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا' انہوں نے کہا: ہم آپ کے لئے اسے آسان کر دیں گے' میں چڑھا' میں نے خود کو پہاڑ کے اوپر پایا' جس میں سے بہت زیادہ آوازیں تھیں' میں نے دریافت کیا: یہ کس قسم کی آوازیں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اہل جہنم کے شور وغل کی آوازیں ہیں' پھر میں ان کے ساتھ گیا' تو وہاں کچھ لوگ نظر آئے' جو اپنی ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے' ان کی باچھیں چیری ہوئی تھیں' اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ ہیں جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے افطاری کر لیتے تھے''۔۔۔ الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''ان کا روزہ حلال ہونے سے پہلے'' اس کا مطلب یہ ہے' وہ افطار کے وقت سے پہلے افطاری کر لیتے تھے۔

1511 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زيد وَلَا اعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْاِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ اسس الْاِسْلَام من ترك وَاحِدَة مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَالصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وَصَوْم رَمَضَان -رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَاد حسن

وَفِیْ رِوَايَة :من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَة فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِیْ ترك الصَّلَاة وَغَيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اسلام کی رسیاں' دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں' جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے' جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑ دے گا' وہ کافر ہو جائے گا' اور اس کا خون بہانا حلال ہوگا' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' فرض نماز اور رمضان کے روزے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی ترک کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا شمار ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اس کی جان اور مال حلال ہو جائیں گے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز ترک کرنے اور دیگر ابواب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب کے مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔

4 - التَّرْغِيبُ فِيْ صَوْمِ سِتٍّ مِن شَوَّال

باب: شوال کے چھ روزوں سے متعلق ترغیبی روایات

1512 - عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان ثُمَّ اتبعه سِتا من شَوَّال كَانَ كصيام الدَّهْر رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِىّ

وَزَاد: قَالَ قُلْتُ بِكُلِّ يَوْم عشرَة قَالَ نعم-وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کے مترادف ہے''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''میں نے دریافت کیا: کیا ہر ایک دن کے بدلے میں دس دن کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!''

اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1513 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر كَانَ تَمام السّنة (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام 160

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِىّ وَلَفظه جعل اللّٰه الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا فشهر بِعشْرَة اَشْهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر تَمام السّنة

وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَلَفظه وَهُوَ رِوَايَة النَّسَائِىّ قَالَ: صِيَام شهر رَمَضَان بِعشْرَة اَشْهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بشهرين فَذٰلِكَ صِيَام السّنة

وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَلَفظه: مَنْ صَامَ رَمَضَان وستا من شَوَّال فَقَدْ صَامَ السّنة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ من حَدِيْث جَابر بن عبد اللّٰه

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عیدالفطر کے بعد' چھ دن روزے رکھ لے' تو یہ پورے سال کے برابر ہوں گے'' (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جو شخص ایک نیکی کرے گا' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام نسائی نے نقل کی ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا مقرر کیا ہے تو ایک مہینے کے بدلے میں دس مہینے ہو جائیں گے اور عیدالفطر کے بعد چھ دن کے روزے پورے سال کے برابر ہو جائیں گے''۔

امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں جو امام نسائی کی روایت میں ہیں' آپ نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے کے روزے دس مہینے کے برابر ہو جائیں گے اور چھ دن کے روزے دو مہینوں کے برابر ہو جائیں گے تو یہ پورے سال کے روزے بن جائیں گے''۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے (گویا) پورا سال روزے رکھے''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

1514 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان وَاَتبعهُ بست من شَوَّال فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَحَد طرقه عِنْده صَحِيح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر قَالَ:

''من صَامَ سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر متتابعة فَكَاَنَّمَا صَامَ السّنة كلهَا''

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی ایک سند صحیح ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو محل نظر ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص عیدالفطر کے بعد' چھ دن لگاتار روزے رکھ لے' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند ہوگا''۔

1515 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ رَمَضَان وَاَتبعهُ سِتا من شَوَّال خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه. رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے' اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے

حدیث 1515. مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الصيام' باب صوم الستة التي بعد رمضان - حديث: 7666 سنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - ذكر اختلاف الناقلين لخبر أبي أيوب فيه' حديث: 2806 مسند الحميدي - أحاديث أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 375 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مسعود - حديث: 8789 المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - عمرو بن ثابت الأنصاري' حديث: 3802 شعب الإيمان للبيهقي - صوم ستة أيام من شوال' حديث: 3569

گا' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِي صِيَام يَوْم عَرَفَة لمن لم يكن بهَا وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَنْهَا لمن كَانَ بهَا حَاجا

باب: جو شخص میدان عرفات میں موجود نہ ہو اس کیلئے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

اور جو شخص حج کرنے کے لئے میدان عرفات میں موجود ہو اس کے لئے اِس کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1516 - عَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة قَالَ يكفر السّنة الْمَاضِيَة والباقية

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام يَوْم عَرَفَة اِنِّيْ احتسب على اللّٰه اَن يكفر السّنة الَّتِي بعده وَالسّنة الَّتِيْ قبله

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ گزشتہ اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں' مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ امید ہے' کہ یہ اُس کے بعد کے ایک سال اور اُس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

1517 - وروى ابْن مَاجه اَيْضًا عَن قَتَادَة بن النُّعْمَان قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة بعده

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' تو یہ اس کے' اُس ایک سال کے' اور اُس کے بعد والے ایک سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''

1518 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيّ اَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دخل على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة وَهِي صَائِمَة وَالْمَاء يرش عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا عبد الرَّحْمٰن افطرى فَقَالَت افطر وَقد سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَوْم يَوْم عَرَفَة يكفر الْعَام الَّذِيْ قبله ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح اِلَّا اَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيّ لم يسمع من عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ بكر

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں' عرفہ کے دن حاضر ہوئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا' اور اُن پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

کہا: آپ روزہ ختم کردیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کیا میں روزہ ختم کردوں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عرفہ کے دن کا روزہ اُس سے پہلے کے ایک سال (کے گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان سے استدلال کیا گیا ہے' صرف یہ بات ہے کہ عطاء خراسانی نے' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1519 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ ذَنب سنتَيْن متتابعتين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1520 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَاء غفر لَهُ سنة .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' اس کے اس سے پہلے کے' اور اس کے بعد کے' ایک ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جو شخص عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے' اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1521 - وَعَنْ مَسْرُوق اَنه دخل على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة فَقَالَ اسقوني فَقَالَت عَائِشَة يَا غُلَام اسْقِهِ عسلا ثُمَّ قَالَت وَمَا اَنْت بصائم يَا مَسْرُوق قَالَ لَا اِنِّيْ اَخَاف اَن يكون يَوْم الْاَضْحَى فَقَالَت عَائِشَة لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا عَرَفَة يَوْم يعرف الاِمَام وَيَوْم النَّحر يَوْم ينْحَر الاِمَام أوما سَمِعت يَا مَسْرُوق اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعدله بِاَلف يَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: وہ عرفہ کے دن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے کچھ پینے کے لئے دیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لڑکے! اسے شہد پینے کے لئے دو! پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے مسروق! آج تم نے روزہ نہیں رکھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں آج عیدالاضحیٰ کا دن نہ ہو' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا نہیں ہے' عرفہ کا دن وہ ہوتا ہے' جس دن کو امام (یعنی حاکم وقت) نے عرفہ کا دن قرار دیا ہو' اور قربانی کا دن وہ ہوتا ہے' جس دن امام قربانی کرتا ہے' اے مسروق! کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے؟

''نبی اکرم ﷺ نے اِس دن (یعنی عرفہ کے دن) کے روزے کو' ایک ہزار دن کے برابر قرار دیا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1522 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی: قَالَت کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صِیَام یَوْم عَرَفَة کصیام الف یَوْم

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن کے روزے کو ایک ہزار دن کے روزوں کی مانند قرار دیتے تھے"۔

1523 - وَعَنْ سَعِیْدِ بن جُبَیر قَالَ سَاَلَ رجل عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ صَوْم یَوْم عَرَفَة فَقَالَ کُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نعدله بِصَوْم سنتَین

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَھُوَ عِنْدَ النَّسَائِیّ بِلَفْظ سنة

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' ہم لوگ اسے دوسال کے روزوں کے برابر شمار کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام نسائی نے "ایک سال" کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1524 - وَعَنْ زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ عَنْ صِیَام یَوْم عَرَفَة قَالَ یکفر السّنة الَّتِیْ اَنْت فِیْھَا وَالسّنة الَّتِیْ بعْدھَا۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَةٍ رشدین بن سعد

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' جس میں تم موجود ہو' اور اُس کے بعد والے سال (کے گناہوں کا بھی کفارہ بن جاتا ہے)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں رشدین بن سعد کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1525 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عَنْ صَوْم یَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه ۔ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ عَائِشَة

قَالَ الْحَافِظ اختلفُوا فِیْ صَوْم یَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة فَقَالَ ابْن عمر لم یصمه النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَکْرٍ وَلَا عمر وَلَا عُثْمَان وَاَنَا لَا أصومه وَکَانَ مَالك وَالثَّوْرِی یختاران الْفطر وَکَانَ ابْن الزبیر وَعَائِشَة یصومان یَوْم عَرَفَة

وَرُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَان بن اَبِی الْعَاصِی وَکَانَ اِسْحَاق یمِیل اِلَی الصَّوْم وَکَانَ عَطَاءٍ یَقُوْلُ اَصوم فِی الشتَاء وَلَا اَصوم فِی الصَّیف وَقَالَ قَتَادَة لَا بَاس بِهِ اِذا لم یضعف عَن الدُّعَاء

وَقَالَ الشَّافِعِی یسْتَحبّ صَوْم یَوْم عَرَفَة لغیر الْحَاج فَاَمَّا الْحَاج فَاَحَبّ اِلَیّ اَن یفْطر لتقویته علی الدُّعَاء

وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل اِن قدر علی اَن یَصُوم صَامَ وَاِن أفطر فَذٰلِكَ یَوْم یحْتَاج فِیْهِ اِلَی الْقُوَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن عرفہ میں روزہ رکھنے کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس دن روزہ نہیں رکھا اور میں بھی اس دن روزہ نہیں رکھتا۔

امام مالک اور سفیان ثوری نے اس دن روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا ہے البتہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرفہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

عثمان بن ابوالعاص کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: اسحاق کا میلان روزہ رکھنے کی طرف تھا اور عطاء یہ فرماتے تھے: میں سردیوں کے موسم میں یہ روزہ رکھ لیتا ہوں اور گرمیوں کے موسم میں روزہ نہیں رکھتا ہوں۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر آدمی دعا کرنے کے حوالے سے کمزور نہ ہو جائے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس شخص کے لئے مستحب ہے جو حاجی نہ ہو جہاں تک حاجی کا تعلق ہے تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ (اس دن میں) روزہ نہ رکھے تا کہ وہ دعا کے لئے قوت حاصل کرے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اگر وہ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہو تو روزہ رکھ لے اور اگر اسے اس دن قوت حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو پھر روزہ نہ رکھے۔

6 - التَّرْغِيب فِيْ صِيَام شهر اللّٰه الْمحرم

باب: اللہ کے مہینے محرم کے روزوں کے بارے میں ترغیبی روایات

1526 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل

رَوَاهُ مُسلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه بِاخْتِصَار ذكر الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے وقت (نفل کے طور پر) ادا کی جانے والی نماز ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی نے نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے اختصار کے ساتھ صرف نماز کے ذکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1527 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ اَى شهر تَاْمُرنِيْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان فَقَالَ لَهُ

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1533 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يكن يتوخى فضل يوم على يوم بعد رَمَضَان اِلَّا عَاشُوْرَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُه حسن بمَا قبله

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان کے بعد کسی ایک دن کی فضیلت اہتمام کے ساتھ حاصل کرنے کے لئے اہتمام نہیں کرتے تھے صرف عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1534 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِيَوْم فضل على يَوْم فِي الصّيام اِلَّا شهر رَمَضَان وَيَوْم عَاشُوْرَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ ورواة الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے' جس کو روزہ رکھنے کے حوالے سے' دیگر دنوں پر فضیلت حاصل ہو البتہ رمضان کے مہینے اور عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' امام طبرانی کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1535 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَاء غفر لَهُ سنة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھ لے' اس شخص کے' اُس سے پہلے کے ایک سال' اور اُس کے بعد کے' ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جو شخص عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے' اُس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1536 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اوسع على عِيَاله وَاَهله يَوْم عَاشُوْرَاء اوسع اللّٰه عَلَيْهِ سَائِر سنته . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره من طرق وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ هٰذِهِ الْاَسَانِيد وَاِن كَانَت ضَعِيفَة فَهِيَ اِذا ضم بَعْضهَا اِلَى بعض اخذت قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عاشورہ کے دن' اپنے زیر کفالت لوگوں اور اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ پورا سال اُسے زیادہ عطا کرتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے مختلف طرق سے نقل کی ہے' یہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' امام بیہقی بیان کرتے ہیں یہ اسانید اگرچہ ضعیف ہیں' لیکن جب انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا' تو ان میں قوت آ جائے گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1 - التَّرْغِيْب فِيْ صَوْم شَعْبَان
وَمَا جَاءَ فِيْ صِيَام النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَفضل لَيْلَة نصفه

باب: شعبان کے روزوں سے متعلق ترغیبی روایات

شعبان میں نبی اکرم ﷺ کے روزے رکھنے سے متعلق جو کچھ منقول ہے' نیز نصف شعبان کی رات (شب برأت) کی فضیلت

1537 - عَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم ارك تَصُوم من شهر من الشُّهُوْر مَا تَصُوم من شعْبَان قَالَ ذَاك شهر يغْفل النَّاس عَنهُ بَيْن رَجَب ورمضان وَهُوَ شهر ترفع فِيْهِ الْاَعْمَال اِلَى رب الْعَالمين وَاُحبُّ اَن يرفع عَملِي وَاَنا صَائِم -رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو کسی بھی مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس سے لوگ غافل ہیں' یہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے' اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس میں اعمال' تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل اوپر جائے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1538 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم وَلَا يفْطر حَتّٰى نقُوْل مَا فِيْ نفس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يفْطر الْعَام ثُمَّ يفْطر فَلَا يَصُوم حَتّٰى نقُوْل مَا فِيْ نَفسه اَن يَصُوم الْعَام وَكَانَ اَحبّ الصَّوْم اِلَيْهِ فِيْ شعْبَان . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل نفلی روزے رکھتے تھے' کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اس سال کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' پھر آپ ﷺ نفلی روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے' اور کوئی روزہ نہیں رکھتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اس سال نبی اکرم ﷺ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے' اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نفلی روزے شعبان کے تھے''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1539 - وروى التِّرْمِذِيّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَي الصَّوْم أفضل بعد رَمَضَان قَالَ شعْبَان لتعظيم رَمَضَان . قَالَ فَاَي الصَّدَقَة أفضل قَالَ صَدَقَة فِيْ رَمَضَان

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا رمضان کے بعد کون سے روزے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کے' تاکہ رمضان کی تعظیم ہو (یا اس کی تیاری کی جائے) سائل

نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں کیا گیا صدقہ''

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1540 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّ الشُّهُور اِلَيْكَ اَن تصومه شعْبَان قَالَ اِن اللّٰه يكْتب فِيْهِ على كل نفس ميتَة تِلْكَ السّنة فَاُحبّ اَن يَأْتِينِي اَجلي وَاَنا صَائِم ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تقریباً پورا شعبان ہی روزے رکھا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزے رکھنے کے حوالے سے' آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اس سال فوت ہونے والے ہر شخص کے بارے میں نوٹ کرلیتا ہے' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے آخری وقت کا حکم میرے پاس آئے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے یہ روایت غریب ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

1541 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم حَتّٰى نَقُوْلُ لَا يفْطر وَيفْطر حَتّٰى نَقُوْلُ لَا يَصُوم وَمَا رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتكْمل صِيَام شهر قطّ اِلَّا شهر رَمَضَان وَمَا رَاَيْته فِيْ شهر اكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهمَا : قَالَت مَا رَاَيْت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شهر اكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان كَانَ يَصُومهُ اِلَّا قَلِيلا بل كَانَ يَصُومهُ كُله

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نفلی روزہ رکھا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' اور کبھی آپ ﷺ نفلی روزے ترک کردیتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے' میں نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں' نبی اکرم ﷺ کو پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' اور میں نے آپ ﷺ کو اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ' روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اسے نقل کیا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' آپ ﷺ اس کے کچھ دنوں کے علاوہ' (تقریباً) پورا مہینہ ہی روزے رکھا کرتے تھے۔

1542 - وَفِيْ رِوَايَة لاَبِي دَاوُد قَالَت كَانَ اَحَبَّ الشُّهُور اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَصُومهُ شعْبَان ثُمَّ يصله برمضان

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نفلی روزے رکھنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا تھا' آپ ﷺ اسے رمضان کے ساتھ ملادیتے تھے۔

1543 - وَفِيْ رِوَايَة للنسائي قَالَت لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشهر اكثر صياما مِنْهُ

لشعبان كَانَ يَصُومهُ اَوْ عامته

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے نہیں رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پورا مہینہ یا اس کا زیادہ تر حصہ روزے رکھتے تھے۔

1544 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم شهرا اكثر من شَعْبَان فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا من الْعَمَل مَا تطيقون فَإِن الله لَا يمل حَتّٰى تملوا وَكَانَ اَحَبُّ الصَّلَاة إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دووم عَلَيْهَا وَإِن قلت وَكَانَ إِذا صلى صَلَاة داوم عَلَيْهَا

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا تقریباً پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اتنا ہی عمل کیا کرو! جتنی تمہاری طاقت ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا' لیکن تم اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ نماز وہ تھی' جسے باقاعدگی سے ادا کیا جائے اگرچہ وہ کم ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نفلی عبادت کیا کرتے تھے' تو اُسے باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

1545 - وَعَنْ ام سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا رَايَت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم شَهْرَيْن مُتَتَابعين إِلَّا شعْبَان ورمضان . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظه: قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم من السّنة شهرا تَامّا إِلَّا شعْبَان كَانَ يصله برمضان . رَوَاهُ النَّسَائِيّ باللفظين جَمِيعًا

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی دو ماہ مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ شعبان اور رمضان کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پورے سال میں' کسی بھی مہینے میں' پورا مہینہ روزے نہیں رکھتے تھے' صرف شعبان میں ایسا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے''۔

امام نسائی نے ان دونوں روایات کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1546 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع الله إِلَى جَمِيع خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لجَمِيع خلقه إِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت میں) اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور اپنی ساری مخلوق کی مغفرت

کر دیتا ہے صرف مشرک اور لاتعلقی اختیار کرنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1547 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيث عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَللّٰهِ فِيهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب وَلَا ينظر اللّٰه فِيهَا اِلٰى مُشْرك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى مُسبل وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر . فَذكر الحَدِيْث بِطُوْلِهٖ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي التهاجر اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ امام بیہقی نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جبریل میرے پاس آئے اور بولے: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کی جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک شخص یا ناراض شخص یا قطع رحمی کرنے والے شخص یا تکبر کے طور پر چادر لٹکانے والے شخص یا والدین کے نافرمان یا باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرتا"۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جو لاتعلقی اختیار کرنے سے متعلق باب میں آگے چل کر مکمل طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1548 - وروى الإمَام اَحْمد عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِن وَقَاتل نفس

❀❀ امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت میں) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر مطلع ہوتا ہے اور اپنے سب بندوں کی مغفرت کر دیتا ہے صرف دو بندوں کا معاملہ مختلف ہے ناراضگی رکھنے والا شخص اور خودکشی کرنے والا شخص"۔

1549 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اللَّيْل فصلى فَاَطَال السُّجُود حَتّٰى ظَنَنْت اَنه قد قبض فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ قُمْت حَتّٰى حركت إبهامه فَتحَرك فَرَجَعت فَسَمِعته يَقُوْلُ فِيْ سُجُوده أعوذ بعفوك من عقابك وَاَعُوْذ برضاك من سخطك وَاَعُوْذ بك مِنْك اِلَيْك لَا أحصى ثَنَاء عَلَيْك اَنْت كَمَا أثنيت على نَفسك فَلَمَّا رفع رَاْسه من السُّجُود وَفرغ من صلَاته قَالَ يَا عَائِشَة اَوْ يَا حميراء اُظننت اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اَتَدْرِيْنَ اَي لَيْلَة هٰذِه قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يطلع على عباده فِيْ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر للمستغفرين وَيرْحَم المسترحمين وَيُؤخر اَهْلِ الْحقد كَمَا هم . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْعَلَاء بن الْحَارِث عَنْهَا وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد يَعْنِيْ اَن الْعَلَاء لم يسمع من عَائِشَة وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم . يُقَال خاس بِهٖ اِذا غدره وَلَم يوفه حَقه وَمعنى الحَدِيْث أظننت أَنِّي غدرت بك

مَا سَمِعتَ اَحَدًا يسْاَلَ عَن هٰذَا اِلَّا رجلا سمعته يسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعد عِنْده فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى شهر تَاْمُرنِيْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان قَالَ اِن كنت صَائِما بعد شهر رَمَضَان فَصم الْمحرم فَاِنَّهُ شهر اللّٰه فِيْهِ يَوْم تَابَ اللّٰه فِيْهِ على قوم وَيَتُوْب فِيْهِ على قوم آخَرين

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد عَن غير اَبِيه وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق وَهُوَ ابْن اَبِي شيبَة عَن النُّعْمَان بن سعد عَن عَليّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے ان سے سوال کیا: رمضان کے بعد اور کون سے مہینے کے بارے میں آپ مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے اس بارے میں کسی بھی شخص کو سوال کرتے ہوئے نہیں سنا' صرف ایک شخص کو سنا تھا' اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! رمضان کے بعد آپ مجھے کون سے مہینے کے بارے میں حکم دیتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم نے رمضان کے مہینے کے بعد' تم نے روزے رکھنے ہی ہوں' تو تم محرم میں روزے رکھو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' اس مہینے میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے' اور اس مہینے میں دوسرے لوگوں کو توبہ کی توفیق دیتا ہے''

یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے' اپنے والد کے علاوہ کسی اور سے نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور وہ ابن ابوشیبہ ہے' اس کے حوالے سے نعمان بن سعد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1528 - وَعَنْ جُنْدُب بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن افضل الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة الصَّلَاة فِيْ جَوف اللَّيْل وَاَفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الَّذِيْ تدعونه الْمحرم . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرض نماز کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے' جو نصف رات کے وقت ادا کی جائے اور رمضان کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والے روزے' اللہ کے مہینے کے روزے ہیں' جسے تم لوگ ''محرم'' کہتے ہو''

یہ روایت امام نسائی نے اور امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1529 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة كَانَ لَهُ كَفَّارَة سنتَيْن وَمَنْ صَامَ يَوْمًا من الْمحرم فَلهُ بِكُل يَوْم ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهِ . والهيثم بن حبيب وَثَّقَهُ ابْن حبَان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے دو سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور جو شخص محرم کے ایک دن

کا روزہ رکھتا ہے تو اسے ہر ایک دن کے عوض میں تیس دن کا ثواب ملتا ہے"
یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے یہ روایت غریب ہے اور اس کی سند ایسی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ہیثم بن حبیب نامی راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاء والتوسيع فِيْهِ على الْعِيَال

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اِس دن میں اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنا

1530 - عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء فَقَالَ يكفر السّنة الْمَاضِيَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِه قَالَ صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء اِنِّیْ احتسب على الله اَن يكفر السّنة الَّتِیْ بعدهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے"
یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ یہ اس کے بعد والے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے"۔

1531 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْم عَاشُوْرَاء اَوْ اَمر بصيامه رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1532 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سُئِلَ عَنْ صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء فَقَالَ مَا علمت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يطْلب فَضله على الْاَيَّام اِلَّا هٰذَا الْيَوْم وَلَا شهرا اِلَّا هٰذَا الشَّهْر يَعْنِیْ رَمَضَان - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک مخصوص دن کی مخصوص فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے دیگر دنوں کو چھوڑ کر اس میں روزہ نہیں رکھا صرف اس دن (یعنی عاشورہ کے دن) کا معاملہ مختلف ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے حوالے سے بھی ایسا نہیں کیا لیکن اس مہینے کا معاملہ مختلف ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد رمضان کا مہینہ تھی۔

وَذَهَبتَ فِي لَيلَتِكَ اِلٰى غَيرِكَ وَهُوَ بِالخَاءِ المُعجَمَةِ وَالسِّينِ المُهمَلَة

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں آپ ﷺ کی روح قبض نہ ہوگئی ہو' جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میں کھڑی ہوئی' اور میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھے کو حرکت دی' تو اس نے حرکت کی میں واپس آگئی' میں نے آپ ﷺ کو سجدے کے دوران یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

''میں تیری سزا کے مقابلے میں' تیری معافی کی' تیری ناراضگی کے مقابلے میں' تیری رضامندی کی' تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری ثنا کا شمار نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''

پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا' اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اے خاتون! کیا تم یہ گمان کررہی تھیں؟ کہ نبی اکرم ﷺ تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم! یارسول اللہ! بلکہ میں نے یہ گمان کیا تھا کہ آپ کی روح نہ قبض ہوگئی ہو' کیونکہ آپ نے سجدہ بہت طویل کردیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں' اپنے بندوں پر مطلع ہو کر مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کردیتا ہے' رحم مانگنے والوں پر رحم کرتا ہے' البتہ ناراضگی رکھنے والے افراد کو ویسے ہی رہنے دیتا ہے' جیسے وہ ہیں''

یہ روایت امام بیہقی نے' علاء بن حارث کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''مرسل'' ہے' اور عمدہ ہے' یعنی علاء نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''خاس بہ'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ عہد شکنی کرے اور اس کا حق پورا ادا نہ کرے' تو حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تم یہ گمان کررہی تھیں؟ کہ میں نے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی کی ہے' اور تمہاری مخصوص رات میں کسی اور بیوی کی طرف چلا گیا ہوں' یہ لفظ 'خ' کے ساتھ ہے' اور اس کے بعد 'س' ہے۔

1550 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَت لَيلَةُ النِّصفِ مِن شَعبَانَ فَقُومُوا لَيلَهَا وصوموا يَومَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ينزل فِيهَا لغروب الشَّمسِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنيَا فَيَقُولُ اَلَا مِن مُستَغفِرٍ فَاَغفِرَ لَهُ اَلَا من مسترزق فأرزقه اَلَا من مبتلى فأعافيه اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يطلع الفجر -رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نصف شعبان کی رات ہو' تو تم اس کی رات میں نوافل ادا کرو' اور اس کے دن میں روزہ رکھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہونے پر آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی

حدیث 1550: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان - حديث: 1384 شعب الإيمان للبيهقي - ما جاء في ليلة النصف من شعبان ' حديث: 3654

مغفرت کردوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا کوئی آزمائش کا شکار ہے کہ میں اسے عافیت عطا کردوں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ویسا ہے؟ ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے"۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر سِيمَا الْأَيَّام الْبيض

ہر مہینے میں تین دن بطورِ خاص ایامِ بیض میں روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1551 - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث صِيَام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر وركعتي الضُّحى وَأَن أوتر قبل أَن أنام . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' چاشت کی دو رکعات ادا کرنا' اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلوں''

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1552 - وَعَنْ أَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ حَبِيبِي بِثَلَاث لن أدعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحى وَبِأَن لَا أَنَام حَتّٰى أوتر -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں جب تک زندہ رہوں گا' انہیں ترک نہیں کروں گا:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' چاشت کی نماز اور یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1553 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر صَوْم الدَّهْر كُله -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) روزے رکھنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1554 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَامَ نوح عَلَيْهِ السَّلَام الدَّهْر كُله إِلَّا يَوْم الْفطر والأضحى وَصَامَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام نصف الدَّهْر وَصَامَ إِبْرَاهِيم عَلَيْهِ السَّلَام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر صَامَ الدَّهْر وَأفطر الدَّهْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْ إِسْنَادهمَا أَبُو فراس لم أقف فِيهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل وَلَا أرَاهُ يعرف وَاللّٰهُ أَعْلَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے' صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نہیں رکھتے تھے' حضرت داؤد علیہ السلام نصف زمانہ روزہ رکھتے تھے (یعنی ایک دن رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر مہینے میں تین (نفلی) روزے رکھتے تھے' یوں ان کے پورے مہینے کے روزے بھی شمار ہوتے تھے اور وہ روزے کے بغیر بھی ہوتے تھے (کیونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے' تو تین روزے' تیس روزوں کی مانند شمار ہونگے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اس کو نقل کیا ہے' ان دونوں کی سند میں ایک راوی ابوفراس ہیں اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوسکا' اور اس کے بارے میں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معروف بھی نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1555 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كل شهر ورمضان اِلٰی رَمَضَان فَهٰذَا صِيَام الدَّهْر كُله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اور ایک رمضان' اگلے رمضان تک' یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1556 - وَعَنْ قُرَّة بن اِيَاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صِيَام الدَّهْر وإفطاره

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا' اور (عملی طور پر) آدمی نے روزے نہیں بھی رکھے ہونگے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام بزار' امام طبرانی' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1557 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شهر الصَّبْر وَثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر يذْهبن وحر الصَّدْر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ الثَّلَاثَة من حَدِيْث الْاَعْرَابِی وَلَمْ يسموه وَرَوَاهُ الْبَزَّار اَيْضًا من حَدِيْث عَلیّ

شهر الصَّبْر هُوَ رَمَضَان ووحر الصَّدْر هُوَ بِفَتْح الْوَاو والحاء الْمُهْملَة بعدهمَا رَاء هُوَ غشه وحقده ووسوسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''صبر کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے کے تین روزے سینے کی الجھن کو رخصت کر دیتے ہیں''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح' کے رجال ہیں' یہی روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان تینوں نے اسے ایک دیہاتی سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن اس کا نام بیان نہیں کیا' جبکہ امام بزار نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

روایت کے متن میں مذکور ''صبر والے مہینے'' سے مراد رمضان کا مہینہ ہے' اور روایت کے متن میں مذکور ''وحر الصدر' میں 'و' پر 'زبر' ہے' اور اس کے بعد 'ح' ہے' جس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد کھوٹ' الجھن اور وسوسے ہیں۔

1558 - وَرُوِیَ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ بنت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ من کل شھر ثَلَاثَۃَ اَیَّام من اسْتَطَاعَ اَن یصومھن فَاِن کل یَوْم یکفر عشر سَیِّئَات وینقی من الْاِثْم کَمَا ینقی المَاء الثَّوْب . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں روزے کے بارے میں بتایئے! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص ہر مہینے میں' تین روزے رکھ سکتا ہو' اُسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ ہر ایک دن کے عوض میں' دس گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور آدمی گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا' جس طرح پانی کپڑے کو پاک وصاف کر دیتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1559 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ من کل شھر ثَلَاثَۃ اَیَّام فَذٰلِکَ صِیَام الدَّھْر فَاَنْزل اللّٰہ تَصْدِیق ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِہٖ (من جَاءَ بِالْحَسَنَۃ فَلَہُ عشر اَمْثَالھَا)– الْیَوْم بِعشْرَۃ اَیَّام
رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃَ فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص ہر مہینے میں' تین دن روزے رکھے' تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہوگا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں' اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی: ''جو شخص کوئی نیکی کرے گا' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''
تو ایک دن' دس دن کے برابر ہوگا (تو تین روزے' تیس دنوں کے برابر ہو جائیں گے)۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1560 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ للنسائی من صَامَ ثَلَاثَۃَ اَیَّام من کل شھر فَقَدْ تمّ صَوْم الشَّھْر اَوْ فَلَہُ صَوْم الشَّھْر

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھے' تو اس نے پورا مہینہ روزے رکھے (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کو پورے مہینے کے روزوں کا اجر ملے گا''۔

1561 - وَعَنْ عَمْرو بن شُرَحْبِيل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يَصُوم الدَّهْر فَقَالَ وددت انه لم يطعم الدَّهْر قَالُوْا فثلثيه قَالَ اكثر قَالُوْا فَصفه قَالَ اكثر ثُمَّ قَالَ اَلا اُخبركُمْ بِمَا يذهب وحر الصَّدْر قَالَ صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر - رَوَاهُ النَّسَائِيّ

عمرو بن شرحبیل ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: ایک شخص ہمیشہ (نفلی) روزہ رکھتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ وہ کبھی کھانا نہ کھائے' لوگوں نے عرض کی: اگر وہ مہینے کے دو تہائی حصے میں (نفلی روزے) رکھ لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ ہیں' لوگوں نے عرض کی: نصف رکھ لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہیں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں' اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو سینے کی الجھن کو ختم کردے؟ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا (ایسا عمل ہے)''۔ یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1562 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ بَلغنِيْ اَنَّك تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّيْل فَلَا تفعل فَإِن لجسدك عَلَيْك حظا ولعينيك عَلَيْك حظا وَإِن لزوجك عَلَيْك حظا صم وَأفطر صم من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام فَذٰلِكَ صَوْم الدَّهْر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن لي قُوَّة قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام صم يَوْمًا وَأفطر يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي أخذت بِالرُّخْصَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه قَالَ: ذكرت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْم فَقَالَ صم من كل عشرَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك اجر تِلْكَ التِّسْعَة قلت اِنِّيْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَصم من كل تِسْعَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك اجر تِلْكَ الثَّمَانِية فَقُلْتُ اِنِّيْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَصم من كل ثَمَانِيَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك اجر تِلْكَ السَّبْعَة قلت اِنِّيْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَلم يزل حَتّٰى قَالَ صم يَوْمًا وَأفطر يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: مجھے یہ بات پتا چلی ہے تم روزانہ دن کے وقت نفلی روزہ رکھتے ہو؟ اور رات کو نوافل پڑھتے رہتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو! کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے' تم (نفلی روزہ) رکھ بھی لیا کرو' اور چھوڑ بھی دیا کرو' تم ہر مہینے میں تین دن (نفلی روزے) رکھ لیا کرو' تو یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اندر قوت موجود ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو' ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو''

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ کہا کرتے تھے: کاش میں نے یہ رخصت قبول کرلی ہوتی۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے روزے کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: تم ہر دس دن بعد' ایک روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو کا اجر مل جائے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نویں دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں

آٹھ دن کا ثواب مل جائے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت موجود ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم آٹھویں دن روزہ رکھ لیا کرو' باقی سات دنوں کا تمہیں اجر مل جایا کرے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت موجود ہے' پھر مسلسل بات چیت ہوتی رہی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ٹھیک ہے! تم ایک دن (نفلی) روزہ رکھا کرو' اور ایک دن (نفلی) روزہ نہ رکھا کرو''۔

1563 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَیضًا وَلِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صم یَوْمًا وَلَك اجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم یَوْمَیْنِ وَلَك اجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة اَیَّام وَلَكَ اجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم اَرْبَعَة اَیَّام وَلَكَ اجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم افضل الصّیام عِنْد اللّٰه صَوْم دَاوُد کَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا

❀❀ اُنہی کے حوالے سے منقول ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو امام مسلم نے بھی نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو' تمہیں باقی دنوں کا اجر مل جائے گا' تو انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دن روزہ رکھو' بقیہ کا تمہیں اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھو' بقیہ کا تمہیں اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم چار دن روزے رکھو' جو باقی ہوگا' اس کا تمہیں اجر مل جائے گا انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''پھر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کی سب سے زیادہ فضیلت والے طریقے کے مطابق روزہ رکھو' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن نہیں رکھتے تھے''۔

1564 - وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِم قَالَ اخبر رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه یَقُوْلُ لأقومن اللَّیْل ولأصومن النَّهَار مَا عِشْت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك الَّذِیْ تَقول ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قد قلته یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّك لَا تَسْتَطِیْع ذٰلِكَ فَصم وَافطر ونم وقم صم من الشَّهْر ثَلَاثَة اَیَّام فَاِن الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا وَذٰلِكَ مثل صِیَام الدَّهْر قَالَ فَاِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ قَالَ صم یَوْمًا وَافطر یَوْمَیْنِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصم یَوْمًا وَافطر یَوْمًا وَذٰلِكَ صِیَام دَاوُد وَهُوَ اعدل الصّیام قَالَ فَاِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا افضل من ذٰلِكَ ـ زَاد مُسْلِم. قَالَ عبد اللّٰه بن عَمْرو لَاَن اکون قبلت الثَّلَاثَة الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ اِلَیَّ من اَهلِیْ وَمَالِی

وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِم :قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلغنِیْ اَنَّك تقوم اللَّیْل وتصوم النَّهَار قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَردْت بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَیْر قَالَ لَا صَامَ من صَامَ الدَّهْر –وَفِیْ رِوَایَةٍ– الْاَبَد وَلٰکِن ادلك علی صَوْم الدَّهْر ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انا اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ... الحَدِیْث

امام بخاری اور امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی گئی: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: میں رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا' اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھوں گا' جب تک میں زندہ رہا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس چیز کی استطاعت نہیں رکھ سکو گے' تم (نفلی) روزہ رکھ بھی لیا کرو اور ترک بھی کر دیا کرو (رات کے وقت) سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو' تم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو' ہر چیز کا اجر دس گنا ہوتا ہے' تو یہ پورا مہینہ روزے کے اجر کے برابر ہوگا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو' اور دو دن نہ رکھا کرو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

امام مسلم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے تین روزوں کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی تھی' اگر میں اس کو قبول کر لیتا' تو یہ میرے نزدیک اپنے اہل خانہ اور مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے ہو' اور دن کو نفلی روزہ رکھ لیتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ روزہ رکھتا ہے' اس نے (درحقیقت) روزہ نہیں رکھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے' اس نے (درحقیقت) روزہ نہیں رکھا' لیکن میں تمہاری رہنمائی ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرف کر دیتا ہوں' ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں...... الحدیث

1565 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صمت من الشَّهر ثَلَاثًا فَصم ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن . وَزَاد ابْن مَاجَه: فَانْزل اللّٰه تَصْدِیْق ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِهٖ (من جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الْاَنْعَام فاليوم بِعشْرَة اَيَّام

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم نے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں' تو تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو"

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "تو اللہ تعالیٰ نے اِس کی تصدیق میں اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کر دی:

"جو شخص نیکی کرے گا' تو اُسے اِس کا دس گنا اجر ملے گا"

(شید راوی کہتے ہیں۔) تو ایک دن دس دن کے برابر ہوگا۔

1566 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قدامة بن ملحان عَنْ اَبِيهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرنَا بصيام اَيَّام الْبيض ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة قَالَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَهَيْئَةِ الدَّهْر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظِهِ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَامُرنَا بِهَذِهِ الْاَيَّام الثَّلَاث الْبيض وَيَقُوْلُ هن صِيَام الشَّهْر . قَالَ المملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰكَذَا وَقع فِي النَّسَائِيّ عبد الْملك بن قدامَة وَصَوَابه قَتَادَة كَمَا جَاءَ فِيْ اَبِيْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَجَاء فِي النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا عبد الْملك بن الْمنْهَال عَن اَبِيه

❀❀ عبداللہ بن قدامہ بن ملحان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ''ایام بیض'' کے روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ (تاریخ کے روزے رکھنا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ ہمیں ان تین دنوں میں یعنی ایام بیض میں روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہے''۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: امام نسائی کی روایت کے الفاظ ہیں: عبدالملک بن قدامہ سے منقول ہے۔ تاہم درست یہ ہے: یہ قتادہ سے منقول ہے جیسا کہ سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں مذکور ہے سنن نسائی اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ عبدالملک بن ملحان کے حوالے سے ان کے والد سے بھی منقول ہے۔

1567 - وَعَنْ جَرِير رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صِيَام الدَّهْر اَيَّام الْبيض صَبِيحَة ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہے وہ ایام بیض ہیں یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ (کو روزہ رکھنا)''۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کو امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1568 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصّيام فَقَالَ عَلَيْك بالبيض ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر ایام بیض کے

روزے رکھنا لازم ہے' ہر مہینے کے تین دن"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3 - اَلتَّرْغِيبُ فِيْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس

باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1569 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَاُحِبُّ اَن يعرض عَمَلی وَاَنا صَائِم . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن' اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1570 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك تَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقَالَ اِن يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس يغْفر اللّٰه فِيهِمَا لكل مُسْلِم اِلَّا مهتجرين يَقُوْلُ دعهما حَتّٰی يصطلحا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ بِاخْتِصَار ذكر الصَّوْم وَلَفظ مُسْلِم: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعرض الْاَعْمَال فِیْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرأ كَانَت بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء فَيَقُوْلُ اتركُوا هٰذَيْن حَتّٰی يصطلحا . وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ: تفتح اَبْوَاب الْجَنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَيغْفر لكل عبد لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا كَانَ بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء... الحَدِيْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَفْظِهٖ قَالَ: تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْض فِیْ دواوين اَهْلِ السَّمَاء فِیْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر لكل مُسْلِم لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ (اہتمام کے ساتھ) پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات' ایسے دن ہیں' ان دنوں میں' اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ آپس میں لاتعلقی اختیار کرنے والوں کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ

حدیث 1570: سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب فی صيام يوم الاثنين والخميس - حديث: 1749 سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب صيام يوم الاثنين والخميس - حديث: 1736 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 21244 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' باب الواو - أسماء سعد وائلة بن الأسقع' حديث: 18095

فرماتا ہے: ان دونوں کو ایسے ہی رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کرتے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں روزہ رکھنے کا ذکر ہے امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس دن میں ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کو اس وقت تک یوں ہی رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے"۔

اُنہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی چل رہی ہو"......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: اہل زمین کے دیوان اہل آسمانوں کے دیوانوں میں ہر پیر اور جمعرات کے دن منتقل ہوتے ہیں تو ہر ایسے مسلمان کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو"۔

1571 - وَعَنْ اُسَامَةَ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوم حَتّٰى لَا تكَاد تفطر وتفطر حَتّٰى لَا تكَاد تَصُوم اِلَّا يَوْمَيْنِ اِن دخلا فِيْ صيامك وَاِلَّا صمتهما قَالَ اَى يَوْمَيْنِ قلت يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس قَالَ ذٰلِكَ يَوْمَانِ تعرض فِيْهِمَا الْاَعْمَال على رب الْعَالمين فَاُحب اَن يعرض عَمَلِي وَاَنا صَائِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ اِسْنَاده رجلَانِ مَجْهُوْلَان مولى قدامَة وَمولى اُسَامَة

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نفلی روزے رکھنا شروع کرتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں ترک نہیں کریں گے اور پھر ترک کر دیتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ نفلی روزے رکھیں گے ہی نہیں البتہ دو دنوں کا معاملہ مختلف ہے اگر تو یہ (دو دن) آپ کے معمول کے روزوں کے درمیان آجائیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ ان دو دنوں میں اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سے دو دن؟ تو میں نے عرض کی پیر اور جمعرات کا دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں جن میں اعمال تمام جہانوں کے پروردگار کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی نے نقل کی ہے اس کی سند میں دو مجہول راوی ہیں ایک قدامہ کا غلام اور دوسرا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا غلام۔

1572 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَن اُسَامَة قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ الِاثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ وَیَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَیْنِ الْیَوْمَیْنِ تعرض فِیْھِمَا الْاَعْمَالُ

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی "صحیح" میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے:

"ان دو دنوں میں اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں"۔

1573 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَالُ یَوْمَ الِاثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَمَنْ مُسْتَغْفِرٍ فَیُغْفَرُ لَہٗ وَمَنْ تائب فیتاب عَلَیْہِ وَیرد اَھْلِ الضغائن بضغائنھم حَتّٰی یتوبوا رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پیر اور جمعرات کے دن' اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ کہ اس کی مغفرت کردی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ البتہ باہمی رنجش رکھنے والوں کو اُن کی رنجش سمیت واپس کردیا جاتا ہے' جب تک وہ توبہ نہیں کرتے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1574 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یتحرّٰی صَوْمَ الِاثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ ۔ رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن' اہتمام کے ساتھ روزہ رکھ کرتے تھے۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی اس کو نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4 - التَّرْغِیْب فِیْ صَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَۃِ والسبت والاحد وَمَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ تَخْصِیْصِ الْجُمُعَۃِ بِالصَّوْمِ اَوِ السبت

باب: بدھ' جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جمعہ یا ہفتہ کے دن کو' روزہ رکھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

1575 - رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِیْسِ کتبت لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ ۔ رَوَاہُ اَبُوْ یعلی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بدھ اور جمعرات کے دن (نفلی) روزہ رکھتا ہے' اس کے لئے جہنم سے برأت نوٹ کر لی جاتی ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

1576 - وَرُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِیس وَالْجُمُعَة بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة یری ظَاهره من بَاطِنه وباطنه من ظَاهره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِی الْکَبِیْر من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بدھ' جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے' جس کا بیرونی حصہ' اندر سے اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو مجم کبیر میں' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1577 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِیس وَالْجُمُعَة بنی اللّٰه لَهٗ قصرا فِی الْجَنَّة من لُؤْلُؤ وَیَاقُوت وَزَبَرْجد وَکتب لَهٗ بَرَاءَة مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَیْهَقِیّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بدھ' جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت اور زبرجد سے بنا ہوا محل بنا دیتا ہے' اور اس کے لئے جہنم سے برأت نوٹ کر لیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

1578 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِیس وَیَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ تصدق یَوْم الْجُمُعَة بِمَا قل اَوْ کثر غفر لَهٗ کل ذَنْب عمله حَتّٰی یصیر کَیَوْم وَلدته أمه من الْخَطَایَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَیْهَقِیّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بدھ' جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اور پھر جمعہ کے دن صدقہ بھی کرتا ہے' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو' تو اس نے جو بھی گناہ کیا ہو' اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا''

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1579 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْم الْجُمُعَة کتب اللّٰه لَهٗ عشرَة اَیَّام عددهن من اَیَّام الْاٰخِرَة لَا تشاکلهن اَیَّام الدُّنْیَا . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ عَن رجل من جشم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَعَنْ رجل من اَشْجَع عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة اَیْضًا وَلَمْ یسم الرجلَیْن وَهٰذَا الْحَدِیْثُ علی تَقْدِیر

وجوده مَحْمُول علی مَا اِذا صَامَ یَوْمَ الْخَمِیس قبله اَوْ عزم علی صَوْمِ السبت بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے دن نوٹ کر لیتا ہے' جن کا شمار آخرت کے ایام کے حساب سے ہوتا ہے' دنیا کے ایام اس کے ساتھ نسبت نہیں رکھتے''

یہ روایت امام بیہقی نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور اشجع قبیلے سے تعلق رکھنے والے سے شخص کے حوالے سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے ان دونوں آدمیوں کا نام نقل نہیں کیا' اگر اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے' جبکہ آدمی نے' اس سے پہلے جمعرات کے دن روزہ رکھا ہو' یا اس کا اس سے اگلے دن روزہ رکھنے کا ارادہ ہو' تو یہ درست ہوگا۔

1580 - وَعَنْ عبید اللّٰه بن مُسْلِم الْقرشِی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلت اَوْ سُئِلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَام الدَّهْر فَقَالَ لَا اِن لاهلك عَلَیْكَ حَقًّا صم رَمَضَان وَالَّذِیْ یَلِیهِ وكل اربعاء وخمیس فَاِذن اَنْت قد صمت الدَّهْر وَاَفْطرت . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ .

قَالَ المملی عبد الْعَظِیْم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ عبیداللہ بن مسلم قرشی' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سوال کیا' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' تم رمضان کے روزے رکھو' اس کے بعد (شوال میں) روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن روزے رکھ لیا کرو' اس طرح تم نے ہمیشہ نفلی روزہ رکھا بھی ہوگا' اور نہیں بھی رکھا ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1581 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تخصوا لَیْلَة الْجُمُعَة بِقیام من بَیْنَ اللَّیَالِیْ وَلَا تخصوا یَوْم الْجُمُعَة بصیام من بَیْنَ الْاَیَّام اِلَّا اَن یكون فِیْ صَوْم یَصُومهُ اَحَدُكُمْ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''دیگر تمام راتوں کو چھوڑ کر' شب جمعہ کو نوافل ادا کرنے کے لیے مخصوص نہ کرو' اور دیگر تمام دنوں کو چھوڑ کر' جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے مخصوص نہ کرو' البتہ اگر کوئی شخص کسی اور ترتیب کے حوالے سے روزے رکھ رہا ہو' اور اس دن روزہ آجائے' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1582 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یصوم احدكُم یَوْم الْجُمُعَة اِلَّا اَن یَصُوم یَوْمًا قبله اَوْ یَوْمًا بعده . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن

مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِه ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيدٍ فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص (صرف) جمعہ کے دن ہرگز روزہ نہ رکھے البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے' تو تم اپنی عید کے دن کو روزہ کا دن نہ بناؤ' البتہ اگر تم اس سے پہلے' یا اس کے بعد بھی روزہ رکھو' تو حکم مختلف ہوگا''۔

1583 - وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا روزہ ختم کردو''

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1584 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ اَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس گھر کے پروردگار کی قسم (ایسا ہی ہے)''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1585 - وَعَنْ عَامِرِ بْنِ لَدِيْنٍ الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيدُكُمْ فَلَا تَصُوْمُوْا اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''بے شک جمعہ کا دن تمہارے لئے عید کا دن ہے' تو تم اس دن روزہ نہ رکھو' البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے' یا ایک دن بعد روزہ

رکھ لو تو حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1586 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحيى لَيْلَةَ الْجُمُعَة ويصوم يَوْمهَا فَاتَاهُ سلمَان وَكَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخى بَيْنَهُمَا ونام عِنده فَاَرَادَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَن يَقُوْمُ ليلته فَقَامَ اِلَيْهِ سلمَان فَلَمْ يَدعه حَتّٰى نَام وَاَفْطر فجَاء اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخبرهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوَيْمِر سُلَيْمَان اَعْلَمُ مِنْكَ لَا تخص لَيْلَةَ الْجُمُعَة بِصَلَاة وَلَا يَوْمهَا بصيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شب جمعہ میں نوافل ادا کیا کرتے تھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے (ایک مرتبہ) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہوا تھا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات اُن کے ہاں ٹھہر گئے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے رات بھر نوافل ادا کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اُٹھ کر ان کے پاس گئے اور انہیں نوافل ادا نہیں کرنے دیئے' یہاں تک کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بھی سو گئے' پھر انہوں نے' انہیں اگلے دن روزہ بھی نہیں رکھنے دیا' جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عویمر! سلمان تم سے زیادہ علم رکھتا ہے' تم شب جمعہ کو نوافل کی ادائیگی کے لئے' اور جمعہ کے دن کو (نفلی) روزے کے لئے مخصوص نہ کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1587 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر عَن اُخته الصماء رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا لَيْلَةَ السبت اِلَّا فِيمَا افْترض عَلَيْكُمْ فَاِن لم يجد اَحَدُكُمْ اِلَّا لحاء عنبة اَوْ عود شَجَرَة فليمضغه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحِهِ وَاَبُو دَاوُد وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوخ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ عَن عبد الله بن بسر دون ذكر اُخته

عبداللہ بن بسر اپنی بہن ''سیدہ صماء'' کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم ہفتہ کی رات روزہ نہ رکھو' البتہ وہ روزہ رکھو' جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیا ہے' اور اگر تمہیں اس دن صرف انگور کی چھال یا درخت کی لکڑی ہی ملتی ہے' تو اسے ہی چبا لو''۔ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منسوخ ہے' یہی روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' عبداللہ بن بسر کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس میں اُن کی بہن کا ذکر نہیں کیا۔

1588 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحِهِ اَيْضًا عَن عبد الله بن شَقِيق عَن عمته الصماء اُخت بسر اَنَّهَا كَانَت تَقول نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام يَوْم السبت وَيَقُوْلُ اِن لم يجد اَحَدُكُمْ اِلَّا عود

اَخْضَر فليفطر عَلَيْهِ . اللحاء بِكَسْر اللَّام وَبِالْحَاءِ الْمُهْمِلَة ممدودا هُوَ القشر

قَالَ الْحَافِظ وَهَذَا النَّهْي إِنَّمَا هُوَ عَن إفراده بِالصَّوْمِ لما تقدم من حَدِيث اَبِي هُرَيْرَة لَا يَصُوم اَحَدكُم يَوْم الْجُمُعَة إِلَّا اَن يَصُوم يَوْمًا قبله اَوْ يَوْمًا بعده فَجَاز إِذا صَوْمه

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے اُن کی پھوپی ''سیّدہ صماء ﷺ'' کے حوالے سے نقل کی ہے' جو بسر کی بہن ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کو سبز لکڑی ملتی ہے' تو اس کے ذریعے ہی افطار کرلے''

لفظ ''لحاء'' میں 'ل' پر 'زیر' ہے' اس کے بعد اسم ممدود ہے' اس سے مراد چھلکا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ ممانعت ان لوگوں کے لئے ہے جو بطور خاص صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھتے ہیں' اس کی وجہ یہ حدیث ہے' جو حضرت ابوہریرہ ﷺ کے حوالے سے پہلے نقل ہو چکی ہے:

''کوئی شخص صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے' البتہ اگر وہ اس سے ایک دن پہلے' یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے' تو حکم مختلف ہوگا''

(تو اس حدیث کی روشنی میں) ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا درست ہوگا (جبکہ پہلے جمعہ کے دن روزہ رکھا ہوا ہو)۔

1589 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكثر مَا كَانَ يَصُوم من الْاَيَّام يَوْم السبت وَيَوْم الْاَحَد كَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمًا عيد لِلْمُشْرِكين وَاَنا اُرِيد اَن اخالفهم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيْره

سیّدہ اُمّ سلمہ ﷺ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن' عام طور پر روزہ رکھا کرتے تھے' آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: یہ دو دن مشرکین کے عید کے دن ہیں' تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اُن کے برخلاف کروں''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم يَوْم وإفطار يَوْم وَهُوَ صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام

باب: ایک دن (نفلی) روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

یہ حضرت داؤد ؑ کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے

1590 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لتصوم الدَّهْر وَتقوم اللَّيْل قلت نعم قَالَ اِنَّك اِذا فعلت ذَلِك هجمت لَهُ الْعين ونفهت لَهُ النَّفس لَا صَامَ من صَامَ الْاَبَد صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهْر صَوْم الشَّهْر كُله قلت فَاِنِّي اُطِيق اَكثر من ذَلِك قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا وَلَا يفر اِذا لَاقَى

وَفِيْ رِوَايَة اَلم اُخبر اَنَّك تَصُوم وَلَا تفطر وَتصلي اللَّيْل فَلَا تفعل فَاِن لعينك حظا وَلنَفسك حظا

ولاهلك حظا فصم وَافطر وصل ونم وصم من كل عشرة ايام يومًا وَلَكَ اجر تسعة قَالَ اِنِّي اجد اقوى من ذلِكَ يا نبي اللّٰهِ قَالَ فصم صِيَام دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ وَكَيفَ كَانَ يَصُوم يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفطر يَوْمًا وَلَا يفر اِذا لاقى

وَفِي أُخرى: قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْم فَوق صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام شطر الدَّهْر صم يَوْمًا وَافطر يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم ہمیشہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور رات کو نفل پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تم خود کمزور ہو جاؤ گے ایسے شخص کا روزہ نہیں ہوتا' جو ہمیشہ نفلی روزہ رکھتا ہو' ہر مہینے کے تین دن کے روزے پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہوں گے' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے' اور جب دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا) مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور روزہ ترک نہیں کرتے؟ اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو' تم ایسا نہ کرو! کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری ذات کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے' تم نفلی روزہ رکھو بھی اور ترک بھی کر دیا کرو (رات کے وقت) نفل نماز پڑھو بھی' اور سو بھی جایا کرو' ہر دس دن بعد ایک دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو (دنوں) کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی قوت اپنے اندر پاتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقہ کے مطابق روزہ رکھو' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ کیسے روزہ رکھتے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے''۔

ایک اور روایت میں الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا' جو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ روزے رکھے' جو نصف زمانہ ہوتے ہیں' تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1591 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صم يَوْمًا وَلَك اجر مَا بَقِي قَالَ انا أُطِيق أفضل من ذلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة اَيَّام وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ اِنِّي اُطِيق افضل من ذلِكَ قَالَ صم افضل الصّيام عِنْد اللّٰه صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو' تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ

کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھو تو تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزہ رکھنے کے سب سے زیادہ فضیلت والے طریقے کے مطابق روزہ رکھو' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن (نفلی) روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

1592 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَاَبِيْ دَاوُد قَالَ صم يَوْمًا وَافْطر يَوْمًا وَهُوَ اعدل الصّيام وَهُوَ صِيَام دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام قلت اِنِّيْ اُطِيق افضل من ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا افضل من ذٰلِك

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم ایک دن روزہ رکھو' اور ایک دن روزہ نہ رکھو' یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے''۔

1593 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي صم اَحَبَّ الصّيام اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صَوْم دَاوُد كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم اس طریقے کے مطابق روزہ رکھو! جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ ہے' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

1594 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: قَالَ كنت اَصوم الدَّهْر واقرا الْقُرْآن كل لَيْلَة قَالَ فإمَّا ذكرت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامَّا ارسل اِلَيَّ فَاَتَيْته فَقَالَ الم أخبر اَنَّك تَصُوم الدَّهْر وتقرا الْقُرْآن كل لَيْلَة فَقُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَلَمْ ارد بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْر قَالَ فَإِن بحسبك اَن تَصُوم من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيق أفضل من ذٰلِك قَالَ فَإِن لزوجك عَلَيْك حَقًّا ولزورك عَلَيْك حَقًّا ولجسدك عَلَيْك حَقًّا قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد نَبِيِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِنَّهُ كَانَ اعبد النَّاس قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا صَوْم دَاوُد قَالَ كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا قَالَ واقرا الْقُرْآن فِيْ كل شهر قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأه فِيْ كل عشْرين قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأه فِيْ كل عشرَة قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأه فِيْ كل سبع وَلَا تزد على ذٰلِكَ فَإِن لزوجك عَلَيْك حَقًّا ولزورك عَلَيْك حَقًّا ولجسدك عَلَيْك حَقًّا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں روزانہ نفلی روزہ رکھتا تھا' اور ساری رات قرآن کی تلاوت کرتا رہتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی' تو آپ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا' میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم روز نفلی روزہ رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! میں نے اس

کے ذریعے صرف بھلائی ہی کا ارادہ رکھا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے تم ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بیوی کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو کیونکہ وہ سب سے بڑے عبادت گزار تھے میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت داؤد علیہ السلام کا روزے رکھنے کا کیا طریقہ تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک مہینے میں پورا قرآن پڑھا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم بیس دن میں اس کو پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اسے پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو اس سے زیادہ نہیں کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے"۔

1595 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الصّيام إِلَى اللّٰه صِيَام دَاوُد وَاَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰه صَلَاة دَاوُد كَانَ ينَام نصف اللَّيْل وَيقُوْمُ ثلثه وينام سدسه وَكَانَ يفْطر يَوْمًا ويصوم يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

هجمت الْعين بِفَتْح الْهَاء وَالْجِيم اَي غارت وَظهر عَلَيْهَا الضعْف ونفهت النَّفس بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْفَاء اَي كلت ومت وأعيت والزور بِفَتْح الزَّاي هُوَ الزائر الْوَاحِد وَالْجمع فِيهِ سَوَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزرا رتے تھے وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

"ھجمت العین" میں ھ پر زبر ہے اور 'ج' پر بھی زبر ہے اس سے مراد خراب ہو جانا اور اس پر ضعف کا غالب آ جانا ہے۔

"نفہت النفس" میں 'ن' پر زبر ہے اور 'ف' پر زیر ہے اس سے مراد تھک جانا اُکتا جانا ہے۔

لفظ "الزور" میں 'ز' پر زبر ہے اس سے مراد زائر اور ملاقاتی ہے اس میں واحد اور جمع ایک جیسی ہوتی ہیں۔

ترهيب الْمَرْاَة اَن تَصُوم تَطَوّعا وَزوجهَا حَاضر اِلَّا اَن تستأذنه

باب: خاتون کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب اس کا شوہر موجود ہو تو اُس کی اجازت کے بغیر وہ (عورت) نفلی روزہ رکھے

1596 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لامْرَاَة اَن تَصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاذن فِیْ بَيته اِلَّا بِاِذْنِهٖ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَزَاد: "اِلَّا رَمَضَان "-وَفِیْ بعض رِوَايَات اَبِیْ دَاوُد: " غير رَمَضَان"

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ نفلی روزہ رکھ لے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے اور وہ اپنے شوہر کے گھر میں' کسی کو اندر نہ آنے دے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''البتہ رمضان کا معاملہ مختلف ہے''۔

امام ابوداؤد کی بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: ''(یہ حکم) رمضان کے علاوہ کے بارے میں ہے''۔

1597 - وَفِیْ رِوَايَة لِلتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة لَا تصم الْمَرْاَة وَزوجهَا شَاهد يَوْمًا من غير شهر رَمَضَان اِلَّا بِاِذْنِهٖ . وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا بِنَحْوِ التِّرْمِذِیّ

❀❀ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی عورت رمضان کے علاوہ (نفلی) روزہ نہ رکھے' جبکہ اس کا شوہر موجود ہو' البتہ شوہر کی اجازت کے ساتھ' وہ (نفلی) روزہ رکھ سکتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1598 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا امْرَاَة صَامت بِغَيْر اِذن زَوجهَا فَارَادهَا على شَیْءٍ فامتنعت عَلَيْهِ كتب اللّٰه عَلَيْهَا ثَلَاثًا من الْكَبَائِر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَايَة بَقِيَّة وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْهِ نَكَارَة وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی عورت' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھتی ہے' اور شوہر عورت کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا ہے' اور عورت اسے روک دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے خلاف تین کبیرہ گناہ نوٹ کرتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ حدیث غریب ہے' اور اس میں منکر

ہونا پایا جاتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1599 - وروى الطَّبَرَانِيّ حَدِيْثًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه وَمِنْ حق الزَّوْج على الزَّوْجَة اَن لَا تَصُوم تَطَوّعا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِن فعلت جاعت وعطشت وَلَا يقبل مِنْهَا وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي النِّكَاح اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ امام طبرانی نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے: ''بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بیوی' شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے' اگر وہ ایسا کرے گی' تو وہ (صرف) بھوکی اور پیاسی رہے گی' اور اس سے یہ چیز (یعنی نفلی روزہ) قبول نہیں ہوگی''۔

یہ روایت آگے چل کر' کتاب النکاح میں' مکمل روایت کے طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

ترهيب الْمُسَافِر من الصَّوْم إِذا كَانَ يشق عَلَيْهِ وترغيبه فِي الْإِفْطَار

مسافر شخص کے لئے جب روزہ گراں ہو' تو اُس کے لئے روزہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور اس کے لئے روزہ ترک کرنے کی ترغیب

1600 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَام الْفَتْح اِلَى مَكَّة فِي رَمَضَان حَتّٰى بلغ كرَاع الغميم فصَام وَصَامَ النَّاس ثُمَّ دَعَا بقدح من مَاء فرفعه حَتّٰى نظر النَّاس اِلَيْهِ ثُمَّ شرب فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِن بعض النَّاس قد صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ العصاة—وَفِيْ رِوَايَة: فَقِيْلَ لَهٗ اِن بعض النَّاس قد صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ العصاة اُولٰئِكَ العصاة—وَفِيْ رِوَايَة: فَقِيْلَ لَهٗ اِن بعض النَّاس قد شقّ عَلَيْهِم الصّيام وَاِنَّمَا ينظرُوْنَ فِيْمَا فعلت فَدَعَا بقدح من مَاء بعد الْعَصْر.... الحَدِيْث—رَوَاهُ مُسْلِم

كرَاع بِضَم الْكَاف الغميم بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَهُوَ مَوْضِع على ثَلَاثَة اَمْيَال من عسفان

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں' مکہ کی جانب روانہ ہوئے'

حديث 1600: صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية' حديث: 1943 صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع أبواب الصوم في السفر - باب ذكر خبر روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في' حديث: 1882 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر ما يستحب للمرء أن يستعمل في سفره إذ صعب عليه' حديث: 2751 سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في كراهية الصوم في السفر' حديث: 676 السنن للنسائي - الصيام' ذكر اسم الرجل - حديث: 2242 سنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر اسم الرجل' حديث: 2537 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب الصيام في السفر - حديث: 2067 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام' باب تأكيد الفطر في السفر إذا كان يريد لقاء العدو - حديث: 7661 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصيام' الفطر والصوم في السفر - حديث: 2644 مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' حديث: 709 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى عنه محمد بن علي بن الحسين' حديث: 1761 مسند الحميدي - حديث جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 1227 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث: 1836.

جب آپ "کراع الغمیم" کے مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا' یہاں تک کہ جب لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا' تو آپ نے اسے پی لیا' اس کے بعد آپ کو یہ بات بتائی گئی کہ بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں' وہ نافرمان لوگ ہیں"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو رہا ہے' اور وہ لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا" ۔ الحدیث

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

"کراع" میں 'ک' پر پیش ہے' الغمیم میں 'غ' پر زبر ہے' یہ "عسفان" سے تین میل کے فاصلے پر موجود ایک جگہ ہے۔

1601 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سفر فَرَاى رجلا قد اجتمع النَّاس عَلَيْهِ وَقد ظلل عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوْا رجل صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر - زَاد فِي رِوَايَة: وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَة اللّٰه الَّتِي رخص لكم - وَفِي رِوَايَة: لَيْسَ من الْبر الصَّوْم فِي السّفر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ کیا' جس کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو"

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "تم پر لازم ہے کہ اللہ کی اس رخصت کو اختیار کرو' جو اس نے تمہیں عطا کی ہے"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1602 - وَفِي رِوَايَة للنسائي اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على رجل فِي ظلّ شَجَرَة يرش عَلَيْهِ المَاء قَالَ مَا بَال صَاحبكُم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَائِم قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر وَعَلَيْكُم بِرُخْصَة اللّٰه عز وَجل الَّتِي رخص لكم فاقبلوها

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو ایک درخت کے سائے میں موجود تھا اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے اس ساتھی کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو اختیار کرو' جو اس

نے تمہیں عطا کی ہے''۔

1603 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقبلنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غَزْوَة فسرنا فِيْ يَوْم شَدِيْد الْحر فنزلنا فِيْ بعض الطَّرِيْق فَانْطَلق رجل منا فَدخل تَحت شَجَرَة فَإِذا اَصْحَابه يلوذون بِه وَهُوَ مُضْطَجع كَهَيْئَةِ الوجع فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَال صَاحبكُمْ قَالُوْا صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر عَلَيْكُمْ بِالرُّخْصَةِ الَّتِيْ اُرخص اللّٰه لكم فاقبلوها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنگ سے آرہے تھے ایک شدید گرمی کا دن تھا ہم نے راستے میں کسی جگہ پڑاؤ کیا' ہم میں سے ایک شخص گیا اور ایک درخت کے نیچے آ گیا' اس کے ساتھی اسے ہلا جلا رہے تھے اور وہ لیٹا ہوا تھا' جیسے وہ تکلیف کا شکار ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ملاحظہ کیا' تو دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو' تم پر یہ بات لازم ہے کہ اس رخصت کو اختیار کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1604 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَار رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنزل بِاَصْحَابِهِ وَإِذا نَاس قد جعلُوْا عَرِيشًا على صَاحبهمْ وَهُوَ صَائِم فَمر بِهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَان صَاحبكُمْ اَوجع قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلكنه صَائِم وَذٰلِكَ فِيْ يَوْم حرور فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بر اَن يصام فِيْ سفر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سمیت پڑاؤ کیا' تو وہاں کچھ لوگ موجود تھے' جنہوں نے اپنے کسی ساتھی پر سایہ کیا ہوا تھا' اور وہ ساتھی روزہ دار تھا' نبی اکرم ﷺ کا اس کے پاس سے گزر ہوا' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ اسے کوئی تکلیف ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے (راوی کہتے ہیں:) وہ دن شدید گرم تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1605 - وَعَنْ كَعْب بن عَاصِم الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ من الْبر الصّيام فِي السّفر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَهُوَ عِنْد اَحْمد بِلَفْظ: لَيْسَ من اَمْ بر اَمْ صِيَام فِيْ اَمْ سفر وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''
یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام احمد نے یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے:
''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''
اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1606 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من البر الصَّوْمِ فِي السّفر . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سفر کے دوران روزہ رکھنا' نیکی نہیں ہے''
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1607 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِم رَمَضَان فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا انه قَالَ كَانَ يُقَال الصّيام فِي السّفر كالافطار فِي الْحَضَر - وَفِي رِوَايَة :الصَّائِم فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

قَالَ الْحَافِظ قَول الصَّحَابِيّ كَانَ يُقَال كَذَا هَلْ يلْتَحق بالمرفوع أَو الْمَوْقُوْف فِيْهِ خلاف مَشْهُور بَيْنَ الْمُحدثين والأصوليين لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع بَسطه لٰكِن الْجُمْهُور على أَنه إِذا لم يضفه إِلَى زمن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون مَوْقُوْفًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سفر کے دوران رمضان کا روزہ رکھنے والا شخص' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''
یہ روایت امام ابن ماجہ نے' اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر روایت کی ہے اور امام نسائی نے بھی اس کو حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''یہ بات کہی جاتی ہے: سفر کے دوران روزہ رکھنے والا' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''سفر کے دوران روزہ رکھنے والا' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''
حافظ کہتے ہیں. صحابی کا یہ کہنا: ''یہ بات کہی جاتی ہے'' - یہ چیز ''مرفوع'' حدیث کے ساتھ لاحق ہو سکتی ہے' یا یہ ایسی ''موقوف'' روایت ہے' جس کے بارے میں محدثین اور اصولیوں کے درمیان مشہور اختلاف ہے' یہ مقام اس کی تفصیلی وضاحت کا نہیں ہے' تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جب اس کی اضافت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی طرف کی گئی ہو' تو یہ چیز ''موقوف'' شمار ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1608 - وَعَنْ اَبِیْ طعمة قَالَ کنت عِنْد ابْن عمر فَجَاءَهُ رجل فَقَالَ یَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اِنِّیْ اقوی علی الصّیام فِی السّفر فَقَالَ ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لم یقبل رخصَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کَانَ عَلَیْهِ من الْاِثْم مثل جبال عَرَفَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر ۔ وَکَانَ شَیْخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ اِسْنَاد اَحْمد حسن وَقَالَ الْبُخَارِیّ فِیْ کتاب الضُّعَفَاء هُوَ حَدِیْث مُنکر - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ابوطعمہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں سفر کے دوران روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہیں کرتا' اُس شخص کو عرفہ کے پہاڑوں جتنا گناہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں: امام احمد کی سند حسن ہے' امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث منکر ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1609 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تبَارک وَتَعَالٰی یحب اَن تُؤْتی رخصه کَمَا یکره اَن تُؤْتی مَعْصِیَته

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَة قَالَ: اِن اللّٰه یحب اَن تُؤْتی رخصه کَمَا یحب اَن تترک مَعْصِیَته

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رُخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اس کو نقل کیا ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو اختیار کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کیا جائے''

1610 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا وَالْکَبِیْر عَن عبد اللّٰه بن یزِید بن آدم قَالَ حَدثنِیْ اَبُو الدَّرْدَاءِ وواثلة بن الْاَسْقَع وَاَبُو اُمَامَةَ وَانس بن مَالک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه یحب اَن تقبل رخصه کَمَا یحب الْعَبْد مغْفرَة ربه

امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں' عبداللہ بن یزید بن آدم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو قبول کیا جائے' جس طرح بندہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے پروردگار کی طرف سے مغفرت نصیب ہو''۔

1611 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله يحب أَن تُؤْتى رخصه كَمَا يحب أَن تُؤْتى عَزَائِمه . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عزیمت پر عمل کیا جائے''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1612 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السّفر فمنا الصَّائِم وَمنا الْمُفطر قَالَ فنزلنا منزلا فِي يَوْم حَار أَكثرنا ظلا صَاحب الكساء فمنا من يَتَّقِي الشَّمْس بِيَدِهِ قَالَ فَسقط الصوام وَقَامَ المفطرُوْنَ فَضربُوا الْأَبْنِيَة وسقوا الركاب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذهب الْمفطرُوْنَ الْيَوْم بِالْأَجْرِ -رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: ایک گرم دن میں' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' تو ہم میں سے سب سے زیادہ سائے میں وہ شخص تھا' جس کے پاس چادر موجود تھی' یہاں تک کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے (جب پڑاؤ کیا گیا' تو) روزہ دار لوگ گر پڑے اور جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا' وہ اُٹھے اور انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے اور جانوروں کو پانی پلایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آج کے دن وہ لوگ اجر لے گئے ہیں' جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1613 - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غزونا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لست عشرَة مَضَت من رَمَضَان فمنا من صَامَ وَمنا من أفطر فَلَمْ يعب الصَّائِم على الْمُفطر وَلَا الْمُفطر على الصَّائِم وَفِي رِوَايَةٍ يرَوْنَ أَن من وجد قُوَّة فصَام فَإِن ذَلِك حسن ويرَوْنَ أَن من وجد ضعفا فَأفْطر فَإِن ذَلِك حسن . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

قَالَ الْحَافِظ اخْتلف الْعلمَاء أَيّمَا أفضل فِي السّفر الصَّوْم أَو الْفطر فَذهب أنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى أَن الصَّوْم أفضل وَحكى ذَلِك أَيْضًا عَن عُثْمَان بن أبي الْعَاصِي وَإِلَيْهِ ذهب إِبْرَاهِيْم النَّخعِيّ وَسَعِيد بن

وَالثَّوْرِی وَاَبُوْ ثَوْرٍ وَاَصْحَاب الرَّاْی وَقَالَ مَالك والفضیل بن عِیَاض وَالشَّافِعِیّ الصَّوْم اَحَبّ اِلَیْنَا لمن قوی عَلَیْهِ وَقَالَ عبد الله بن عمر وَعبد الله بن عَبَّاس وَسَعِید بن الْمسیب وَالشّعْبِیّ وَالْاَوْزَاعِیّ وَاحمد بن حَنْبَل وَاِسْحَاق بن رَاهَوَیْه الْفطر اَفضل وَرُوِیَ عَن عمر بن عبد الْعَزِیز وَقَتَادَة وَمُجَاهد اَفضلهمَا اَیسرهما علی الْمَرْء وَاخْتَارَ هٰذَا الْقَوْل الْحَافِظ اَبُوْ بَکْرِ بن الْمُنْذر وَهُوَ قَول حسن -وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ :حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہوئے اس وقت رمضان کے سولہ دن گزر چکے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا' تو جس نے روزہ رکھا ہوا تھا' اس نے روزہ نہ رکھنے والے پر اعتراض نہیں کیا' اور جس نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' اس نے روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جو شخص اپنے اندر قوت محسوس کرتا ہے' اور روزہ رکھ لیتا ہے' تو یہ بہتر ہے' اور جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے اندر کمزوری پائی جاتی ہے اور وہ روزہ نہیں رکھتا' تو یہ بھی بہتر ہے''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ سفر میں کیا افضل ہے؟ روزہ رکھنا یا روزہ نہ رکھنا؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: روزہ رکھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور یہی بات حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' ابراہیم نخعی' سعید بن جبیر' سفیان ثوری' فقیہ ابوثور اور اصحاب رائے اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک' فضیل بن عیاض' امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو شخص روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہے' اس کے لئے روزہ رکھنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سعید بن میتب' امام شعبی' امام اوزاعی' امام احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنا' زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز' قتادہ اور مجاہد سے یہ بات منقول ہے: ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت وہ رکھتا ہوگا' جو آدمی کے لئے زیادہ آسان ہو۔

حافظ ابوبکر بن منذر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے' اور یہ بہترین قول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

8 - التَّرْغِیب فِی السّحُور سِیمَا بِالتَّمْرِ

باب: سحری کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطور خاص کھجور کے ذریعے (سحری کرنا)

1614 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم تسحرُوْا فَاِن فِی السّحُور برکَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سحری کرو! کیونکہ سحری میں برکت ہے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1616 - وَعَنْ سلمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبركَة فِيْ ثَلَاثَة فِي الْجَمَاعَة والثريد والسحور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَفِيهِمْ اَبُوْ عبد الله الْبَصْرِيّ لَا يدْرِي من هُوَ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''برکت تین چیزوں میں ہے' جماعت میں' ثرید میں' سحری میں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' ان میں ایک راوی ابوعبداللہ بصری ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

1617 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1618 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السّحُور فِيْ رَمَضَان فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَذَاء الْمُبَارك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

قَالَ الْمملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَوْهُ كلهم عَن الْحَارِث بن زِيَاد عَنْ اَبِيْ رهم عَن الْعِرْبَاض والْحَارِث لم يرو عَنْهُ غير يُوْنُس بن سيف وَقَالَ اَبُوْ عمر النمري مَجْهُوْل يروي عَنْ اَبِيْ رهم حَدِيْثه مُنكر

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں' مجھے سحری کے لئے بلایا اور ارشاد فرمایا: ''مبارک کھانے کی طرف آؤ!''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے یہ روایت حارث بن زیاد کے حوالے سے' ابورہم کے حوالے سے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ حارث نامی راوی کے حوالے سے یونس بن سیف کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں

حديث 1616: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل - أبو عثمان النهدي - سليمان التيمي' حديث: 6001' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في فضل الجماعة والألفة وكراهية الاختلاف والفرقة وما جاء في - حديث: 7242

کی ابوعمر نمیری (یعنی شیخ ابن عبدالبر) فرماتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے اس نے ابورہم سے روایات نقل کی ہیں اور اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

1619 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْغِذَاء الْمُبَارك يَعْنِی السّحُور رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِيْحه

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مبارک کھانا ہے'' (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سحری تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1620 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَام السحر على صِيَام النَّهَار والقيلولة على قيام اللَّيْل

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن خُزَيْمَة فِی صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ كلهم من طَرِيْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلَمَة هُوَ ابْن وهران عَن عِكْرِمَة عَنهُ اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة قَالَ وبقيلولة النَّهَار على قيام اللَّيْل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سحری کھا کر دن کے روزے کے بارے میں اور قیلولہ کر کے رات کے نوافل کے بارے میں مدد حاصل کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان تمام حضرات نے یہ روایت زمعہ بن صالح کے حوالے سے سلمہ بن دہران کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے تاہم ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دن کے قیلولہ کے ذریعے رات کے قیام کے بارے میں (مدد حاصل کرو)''۔

1621 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخلت على النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يتسحر فَقَالَ اِنَّهَا بركَة اَعْطَاكُمُ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَلَا تدعوهُ .

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

عبداللہ بن حارث نے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت سحری کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے تو تم اس کو ترک نہ کرو''

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1622 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَيْسَ عَلَيْهِم حِسَاب فِيْمَا طعموا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذا كَانَ حَلَالا الصَّائِم والمتسحر والمرابط فِی سَبِيْل اللّٰه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تین لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو کھایا ہے اللہ نے چاہا تو اس کے حوالے سے ان کو حساب نہیں دینا ہوگا' جبکہ وہ کھانا حلال ہو' روزہ رکھنے والا' سحری کرنے والا' اور اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1623 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السّحُور كُلـه بـركَة فَلَا تَـدعُوهُ وَلَوْ اَن يـجرع اَحَدُكُمْ جرعة من مَاء فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده قوي

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''سحری ساری کی ساری برکت ہے' تم اسے نہ چھوڑو' خواہ کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی بھر لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' سحری کرنے والے لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند قوی ہے۔

1624 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسحرُوا وَلَوْ بجرعة من مَاء . رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''سحری کرو! خواہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے کرو''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1625 - وَرُوِیَ عَن السَّائِب بن يزِيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم السّحُور التَّمْر وَقَالَ يرحم اللّٰه المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير

❀❀ حضرت سائب بن یزید ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بہترین سحری کھجور ہے' آپ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1626 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم سحور الْمُؤمن التَّمْر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِی صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مومن کی بہترین سحری' کھجور ہے''
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِيبُ فِي تَعْجِيلِ الْفِطْرِ وَتَأْخِيرِ السُّحُورِ

باب: افطاری جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1627 - عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال النَّاس بِخَير مَا عجلوا الْفطر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ مسلسل بھلائی پر قائم رہیں گے' جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1628 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال أمتِي على سنتي مَا لم تنْتَظر بفطرها النُّجُوْم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میری سنت پر' اُس وقت تک گامزن رہے گی' جب تک وہ افطاری کرنے کے لئے ستاروں کا انتظار نہیں کریں گے''۔ یہ روایت ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1629 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِن اَحَبَّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أعجلهم فطرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' میرے بندوں میں' میرے نزدیک زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں' جو جلدی افطاری کر لیتے ہیں''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1630 - وَرُوِيَ عَن يعلى بن مرّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة يُحبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيل الْإِفْطَار وَتَأْخِير السُّحُور وَضرب الْيَدَيْنِ إِحْدَاهمَا على الْاُخْرَى فِي الصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' افطار میں جلدی کرنا' سحری میں تاخیر کرنا اور نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1631 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال الدّین ظَاهرا مَا عجل النَّاس الْفطر لَان الْیَهُود وَالنَّصَارٰی یؤخرون

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَعند ابْن مَاجَه لَا یزَال النَّاس بِخَیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے مؤخر کرتے ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''لوگ مسلسل بھلائی پر گامزن رہیں گے''۔

1632 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قطّ صلی صَلَاة الْمغرب حَتّٰی یفْطر وَلَوْ علی شربة من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو افطاری سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' خواہ آپ نے پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے افطاری کی ہو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' جبکہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

10 - التَّرْغِیْب فِی الْفطر علی التَّمْر فَاِن لم یجد فعلی الْمَاء

باب: کھجور کے ذریعے' اور اگر وہ نہ ملے' تو پانی کے ذریعے' افطار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1633 - عَن سلمَان بن عَامر الضَّبِّیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا افطر اَحَدُكُمْ فليفطر علی تمر فَاِنَّهُ بركَة فَاِن لم یجد تَمرا فالماء فَاِنَّهُ طهُور

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص نے افطاری کرنی ہو' تو وہ کھجور کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ برکت کا باعث ہے' اور اگر اسے کھجور نہیں ملتی' تو پانی سے کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1634 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یفْطر قبل اَن یُصَلِّی علی رطبات فَاِن لم تكن رطبات فتمرات فَاِن لم تكن حسا حسوات من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز ادا کرنے سے پہلے کھجوروں کے ذریعے افطاری کرتے تھے اور اگر کھجوریں نہیں ہوتی تھیں' تو خشک کھجوروں کے ذریعے کرتے تھے' اور اگر وہ بھی نہیں ہوتی تھیں' تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1635 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يحب آن يفطر على ثَلَاث تمرات اَوْ شَیْءٍ لم تصبه النَّار

یہی روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے (حضرت انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ تین کھجوروں کے ذریعے یا کسی ایسی چیز کے ذریعے افطاری کریں' جو آگ پر نہ پکی ہو''۔

1636 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وجد تمرا فليفطر عَلَيْهِ وَمَنْ لم يجد فليفطر على المَاء فَاِنَّهُ طهُور . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کھجور پائے' وہ اس کے ذریعے افطاری کرے اور جو کھجور نہ پائے' وہ پانی کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

11 - التَّرْغِيْب فِیْ اِطْعَام الطَّعَام

باب: کھانا کھلانے سے متعلق ترغیبی روایات

1637 - عَن زيد بن خَالِد الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فطر صَائِما كَانَ لَهُ مثل أجره غير أنه لَا ينقص من أجر الصَّائِم شَیْءٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ صَحِيْح . وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة وَالنَّسَائِیّ من جهز غازيا اَوْ جهز حَاجا اَوْ خَلفه فِیْ اَهله اَوْ فطر صَائِما كَانَ لَهُ مثل أُجُورهم من غير اَن ينقص من أُجُورهم شَیْءٍ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے' اس کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے' اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''

یہ روایت امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن خزیمہ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرے یا کسی حاجی کو سامان فراہم کرے یا ان کی غیر موجودگی میں ان کے گھر والوں کا خیال رکھے یا کسی روزہ دار کو افطاری کروائے تو اسے ان لوگوں کی مانند اجر ملتا ہے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''۔

1638 - وَرُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما على طَعَام وشراب من حَلَال صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة فِي سَاعَات شهر رَمَضَان وَصلى عَلَيْهِ جِبْرَائِيل لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب إِلَّا انه قَالَ وَصَافحهُ جِبْرَائِيل لَيْلَة الْقدر وَزَاد فِيهِ وَمَنْ صافحه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبصة من طَعَام قلت اَفَرَاَيْت إِن لم يكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء

القبصة بالصَّاد الْمُهْملَة هُوَ مَا يتَنَاوَلهُ الْآخِذ بأنامله الثَّلَاث

وَتقدم حَدِيْث سلمَان الَّذِي رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَفِيه من فطر فِيْهِ صَائِما يَعْنِي فِي رَمَضَان كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رَقَبَة من النَّار وَكَانَ لَهُ مثل أجره من غير اَن ينقص من اجره شَيْء قَالُوْا لَيْسَ كلنا يجد مَا يفطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰه هَذَا الثَّوَاب من فطر صَائِما على تَمْرَة اَوْ شربة مَاء اَوْ مذقة لبن ..... الحَدِيْث

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی روزہ دار کو حلال کھانے اور مشروب کے ذریعے افطاری کروائے تو فرشتے رمضان کے مہینے کی گھڑیوں میں اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام شب قدر میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے ابوشیخ بن حبان نے اس کو کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جبرائیل شب قدر میں اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں''

انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

''جبرائیل جس کے ساتھ مصافحہ کرلیں اس کا دل نرم ہوجاتا ہے اور آنسو زیادہ ہوجاتے ہیں راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جس کے پاس یہ گنجائش نہ ہو (کہ وہ کسی کو افطاری کرواسکے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مٹھی بھر اناج دیدے میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک گھونٹ پانی کے ذریعے (وہ افطاری کروادے)''

روایت کے متن میں استعمال ہونے والا ''قبصة'' ''ص'' کے ساتھ ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جو تین پوروں کے مدد سے

حاصل کی جاسکے۔

اس سے پہلے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اس میں یعنی رمضان کے مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کروائے تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث بن جاتا ہے اور جہنم سے اس کی آزادی کا باعث بن جاتا ہے اور اس شخص کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے لوگوں نے عرض کی: ہم میں سے ہر شخص اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ وہ کسی روزہ دار کو افطاری کروائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو کسی روزہ دار کو ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا تھوڑے سے دودھ کے ذریعے افطاری کروائے'' .....الحدیث

12 - ترغيب الصَّائِم فِيْ أكل المفطرين عِنْده

جس روزہ دار کے پاس روزہ کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں اس سے متعلق ترغیبی روایات

1639 - عَن أم عمَارَة الْاَنْصَارِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا فقدمت اِلَيْهِ طَعَاما فَقَالَ كلي فَقَالَت اِنِّي صَائِمَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّائِم تصلي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة اِذا أكل عِنْده حَتّٰى يفرغوا وَرُبمَا قَالَ حَتّٰى يشبعوا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . وَفِيْ رِوَايَة لِلتِّرْمِذِيّ الصَّائِم اِذا أكل عِنْده المفاطير صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة

❀❀ سیدہ اُمِّ عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی کھاؤ! اس خاتون نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار شخص کے پاس' جب کوئی چیز کھائی جاتی ہے' تو جب تک وہ لوگ کھا پی کر فارغ نہیں ہو جاتے' (بعض اوقات راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں) جب تک وہ لوگ سیر نہیں ہوتے' اس وقت تک فرشتے' روزہ دار کے لئے (مسلسل) دعائے

حدیث 1639: صحیح ابن خزیمة - کتاب الصیام' جماع أبواب صوم التطوع - باب ذکر صلاة الملائکة علی الصائم عند آکل لمفطرین عنده' حدیث:1989صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذکر استغفار الملائکة للصائم إذا أکل عنده حتی یفرغوا' حدیث:3489سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فی الصائم إذا أکل عنده - حدیث:1739سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب فی الصائم إذا أکل عنده - حدیث:1744سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی فضل الصائم إذا أکل عنده' حدیث:749مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الصیام' ما ذکر فی الصائم إذا أکل عنده - حدیث:9461السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' سرد الصیام - الصائم إذا أکل عنده' حدیث:3168مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حدیث أم عمارة' حدیث:26481مسند ابن الجعد - شعبة' حدیث:728مسند عبد بن حمید - من حدیث أم عمارة' حدیث:1572مسند أبی یعلی الموصلی - حدیث أم عمارة بنت کعب' حدیث:6988شعب الإیمان للبیهقی - فضائل الصوم' حدیث:3426

رحمت کرتے رہتے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب روزہ دار کے پاس' روزے کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں' تو فرشتے روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں''۔

1640 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبلَال الْغَدَاء يَا بِلَال فَقَالَ اِنِّي صَائِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاكُل أرزاقنا وَفضل رزق بِلَال فِي الْجنَّة شعرت يَا بِلَال اَن الصَّائِم تسبح عِظَامه وَتَسْتَغْفِر لَهُ الْمَلَائِكَة مَا أكل عِنْده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة بَقِيَّة حَدثنَا مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن عَن سُلَيْمَان وَمُحَمّد بن عبد الرَّحْمٰن هٰذَا مَجْهُوْل وَبَقِيَّة مُدَلّس وتصريحه بِالتَّحْدِيْثِ لَا يُفِيد مَعَ الْجَهَالَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے بلال! کھانا کھاؤ! تو انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں' اور بلال کا رزق' جنت میں ہے' اے بلال! کیا تم جانتے ہو؟ کہ جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا پیا جاتا ہے' تو روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں' اور فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور ان دونوں نے اسے بقیہ کے حوالے سے' محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے سلیمان سے نقل کیا ہے' محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی مجہول ہے' اور بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے' اور جب اگلا راوی مجہول ہے' تو اب اس کا یہ صراحت کرنا کہ اس نے مجھے حدیث بیان کی' یہ فائدہ نہیں دے گا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

13 - ترهيب الصَّائِم من الْغَيْبَة وَالْفُحْش وَالْكَذب وَنَحْو ذٰلِك

باب: روزہ دار کے لیے غیبت' فحش کلامی' جھوٹ اور ان کی مانند چیزوں سے متعلق ترہیبی روایات

1641 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع قَول الزُّوْر وَالْعَمَل بِه فَلَيْسَ لله حَاجَة فِي اَن يدع طَعَامه وَشَرَابه

حدیث1640: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث:1745'شعب الإيمان للبيهقي - فضائل الصوم' حديث:3427'حديث 1651: سنن أبي داود - كتاب الزكاة' باب زكاة الفطر - حديث:1384'سنن ابن ماجه - كتاب الزكاة' باب صدقة الفطر - حديث:1823'سنن الدارقطني - كتاب زكاة الفطر' حديث:1813'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الزكاة' باب فرض الإبل السائمة - باب من يلزمه زكاة الفطر' حديث:2541'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الزكاة' باب: زكاة الفطر - حديث:983

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده من لم يدع قَول الزُّور وَالْجَهْل وَالْعَمَل بِهِ وَهُوَ رِوَايَة للنسائي وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط من حَدِيث انس بن مَالك وَلَفظه قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع الْخَنَا وَالْكَذِب فَلَا حَاجَة لله ان يدع طَعَامه وَشَرَابه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے''

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص جھوٹی اور جہالت کی بات کہنے' اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہیں کرتا''

امام نسائی کی ایک روایت میں اس کی مانند الفاظ ہیں' یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فحش کلامی اور جھوٹ بولنے کو ترک نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے''۔

1642 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ إِلَّا الصّيام فَإِنَّهُ لي وَانا أجزي بِهِ وَالصّيام جنَّة فَإِذا كَانَ يَوْم صَوْم اَحَدكُم فَلَا يرْفث وَلَا يصخب فَإِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْيقل إِنِّي صَائِم إِنِّي صَائِم . الحَدِيْث رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتقدم بطرقه وَذكر غَرِيْبه فِي الصّيام

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میری طرف آئے گا' اور میں اس کی جزاء دوں گا' روزہ ڈھال ہے' جب کوئی شخص روزہ رکھے ہوئے ہو' تو وہ اس دوران بدگمانی نہ کرے' چیخ کر نہ بولے' اگر کوئی شخص اُسے برا کہے' یا اُس کے ساتھ جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے'' الحدیث

یہ حدیث امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اس روایت کے مختلف طرق پہلے گزر چکے ہیں' اور یہ روایت روزوں سے متعلق باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

1643 - وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصّيام جنَّة مَا لم يخرقها . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِإِسْنَاد حَسَن وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَادَ قِيْلَ وَبِمَ يخرقها قَالَ بكذب اَوْ غيبة

❀❀ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روزہ ڈھال ہے جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے''

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اور امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: آدمی کیسے اسے پھاڑے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ بول کر یا غیبت کر کے''

1644 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الصّيام من الْاَكل وَالشرب اِنَّمَا الصّيام من اللَّغْو والرفث فَاِن سابك اَحد اَوْ جهل عَلَيْك فَقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرط مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ صرف کھانے اور پینے کے حوالے سے نہیں ہوتا' روزہ لغویات کرنے اور بدزبانی کرنے سے بھی ہوتا ہے اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے یا تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' تو تم کہہ دو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1645 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تساب وَاَنْت صَائِم فَاِن سابك اَحَد فَقل اِنِّیْ صَائِم وَاِن كنت قَائِما فاجلس

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے روزہ رکھا ہوا ہو تو کسی کو برا بھلا نہ کہو' اگر کوئی شخص تمہیں برا کہنے کی کوشش کرے' تو تم یہ کہہ دو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' اور اگر اس وقت تم کھڑے ہوئے ہو' تو بیٹھ جاؤ''۔

1646 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم لَيْسَ لَهُ من صِيَامه اِلَّا الْجُوْع وَرب قَائِم لَيْسَ لَهُ من قِيَامه اِلَّا السهر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرط الْبُخَارِیّ وَلَفظهمَا: رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَفظه رب قَائِم حَظه من الْقيام السهر وَرب صَائِم حَظه من الصّيام الْجُوْع والعطش

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں کہ جنہیں اپنے روزے میں سے صرف بھوک نصیب ہوتی ہے' اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جنہیں اپنے قیام کے ذریعے صرف جاگنا نصیب ہوتا ہے'' (یعنی اِن اعمال کا انہیں کوئی اجر وثواب حاصل نہیں ہوتا)

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں' جن کا روزے میں سے حصہ' صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے' اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جن کا اپنے قیام میں سے حصہ' صرف جاگنا ہوتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جن کا اپنے قیام میں سے حصہ صرف جاگنا ہوتا ہے' اور کئی روزہ دار ایسے ہیں' جن کا اپنے روزے میں سے حصہ' صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے''۔

1647 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاسْنَاده لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں' جن کا اپنے روزے میں سے حصہ' صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے' اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جن کا اپنے قیام میں سے حصہ' صرف جاگنا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1648 - وَعَنْ عبيد مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن امْرَاَتَيْنِ صامتا وَاَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هَاهُنَا امْرَاَتَيْنِ قد صامتا وانهما قد كادتا اَن تموتا من الْعَطش فَاَعْرض عَنهُ اَوْ سكت ثُمَّ عَاد وَاَرَاهُ قَالَ بالهاجرة قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُمَا وَاللّٰه قد ماتتا اَوْ كادتا اَن تموتا قَالَ ادعهما قَالَ فجاءتا قَالَ فجيء بقدح اَوْ عس فَقَالَ لاحداهما قيئي فقاءت قَيحا ودما وصديدا وَلَحْمًا حَتّٰى مَلَاَت نصف الْقدح ثُمَّ قَالَ لِلْاُخْرٰى قيئي فقاءت من قيح وَدم وصديد وَلحم عبيط وَغَيْرِهٖ حَتّٰى مَلَاَت الْقدح ثُمَّ قَالَ اِن هَاتين صامتا عَمَّا أحل اللّٰه لَهما وأفطرتا على مَا حرم اللّٰه عَلَيْهِمَا جَلَست اِحْدَاهمَا اِلَى الْاُخْرٰى فجعلتا تأكلان من لُحُوم النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى كلهم عَن رجل لم يسم عَن عبيد وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي ذمّ الْغَيْبَة وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث أنس وَيَاْتِي فِي الْغَيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه

الْعس بِضَم الْعين وَتَشْدِيد السِّين الْمُهْملَتَيْنِ هُوَ الْقدح الْعَظِيْم والعبيط بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وطاء مُهْملَة هُوَ الطري

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو خواتین نے روزہ رکھا' تو ایک صاحب نے عرض کی. یا رسول اللہ! ان دونوں خواتین نے روزہ رکھا ہے' اور ان دونوں کی یہ حالت ہے کہ پیاس کی وجہ سے یہ مرنے کے قریب ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے منہ پھیر لیا' یا آپ خاموش رہے' تو اس نے اپنی بات دھرائی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ دوپہر کے وقت کی بات ہے' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! یہ دونوں مرنے والی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا. ان دونوں کو بلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں' وہ دونوں خواتین آئیں اور پھر ایک پیالہ لایا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک خاتون سے کہا: تم قے کرو' تو اس نے پیپ' خون اور گوشت کی قے کی' یہاں تک نصف پیالہ بھر گیا' پھر آپ نے دوسری خاتون سے کہا. تم قے کرو' تو اس نے بھی پیپ' خون' گوشت اور دیگر چیزوں کی قے کی' جس نے پیالے کو بھر دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں نے اس چیز کے حوالے سے تو روزہ رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے حلال قرار دی ہے' اور اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے حرام قرار دی ہے' یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھی تھیں اور انہوں نے لوگوں کے گوشت کھانے شروع کر دیے تھے (یعنی غیبت کرنا شروع کر دی تھی)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا' یہی روایت امام ابوداؤد طیالسی اور ابن ابودنیا نے غیبت کی مذمت میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہ حدیث آگے چل کر غیبت کے بیان میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''عس'' میں 'عین' پر 'پیش' ہے' 'س' پر 'شد' ہے' اس سے مراد بڑا پیالہ ہے۔

والعبيط بِفَتْحِ الْعين الْمُهْملَة بعدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وَطاء مُهْملَة هُوَ الطرى

لفظ 'عبیط' ' میں 'ع' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ب' ہے' پھر 'ی' اور پھر 'ط' ہے' اس سے مراد تازہ ہونا ہے۔

14 - التَّرْغِيبُ فِي الِاعْتِكَاف

باب: اعتکاف سے متعلق ترغیبی روایات

1649 - رُوِيَ عَن عَلِيّ بن حُسَيْن عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعْتكف عشرا فِيْ رَمَضَان كَانَ كحجتين وعمرتين -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' ''جو شخص رمضان میں ایک عشرے کا اعتکاف کرے' تو یہ دو مرتبہ حج کرنے اور دو مرتبہ عمرہ کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے روایت کی ہے۔

1650 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ معتكفا فِيْ مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رجل فَسلم عَلَيْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ لَهُ ابْن عَبَّاس يَا فلَان اَرَاك مكتئبا حَزِينًا قَالَ نَعَمْ يَا ابْن عَم رَسُوْلُ اللّٰه

لفلان عَلَيّ حق وَلَاء وَحُرْمَة صَاحب هٰذَا القَبر مَا اقدر عَلَيْهِ قَالَ ابْن عَبَّاس افلا اُكَلّمهُ فِيك فَقَالَ إِن احْبَبْت قَالَ فانتعل ابْن عَبَّاس ثُمَّ خرج من الْمَسْجِد فَقَالَ لَهُ الرجل انسيت مَا كنت فِيهِ قَالَ لَا وَلَكِنِّي سَمِعت صَاحب هٰذَا القَبر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والعهد بِهِ قريب فدمعت عَيناهُ وَهُوَ يَقُول من مَشى فِي حَاجَة اَخِيه وبلغ فِيهَا كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِين وَمَنْ اعْتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه تَعَالَى جعل اللّٰه بَينه وَبَين النَّار ثَلَاث خنادق ابعد مِمَّا بَين الخافقين ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم مُخْتَصرا وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ ـ قَالَ الْحَافِظ وَاَحَادِيث اعْتِكَاف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهُورَة فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا لَيست من شَرط كتابنا

❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں اعتکاف کیا ہوا تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا' سلام کیا اور بیٹھ گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے اس سے فرمایا: اے فلاں! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پریشان اور غمگین ہو' تو اس نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول کے چچازاد! فلاں شخص کا میرے ذمے حق ہے' جو ولاء کا حق ہے' اور اس صاحب قبر کی حرمت کی قسم ہے' میں اس کی قدرت نہیں رکھتا' تو حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے فرمایا: کیا میں تمہارے بارے میں اس شخص کے ساتھ بات چیت نہ کروں؟ اس نے کہا: اگر آپ پسند کریں تو ایسا کر لیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے جوتے پہنے اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے' تو اس شخص نے کہا: آپ بھول گئے ہیں کہ آپ کس حالت میں تھے (یعنی آپ نے تو اعتکاف کیا ہوا تھا) تو حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے فرمایا: جی نہیں! (میں بھولا نہیں ہوں) میں نے ان صاحب قبر (یعنی نبی اکرم ﷺ) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جن کو رخصت ہوئے' ابھی زیادہ زمانہ نہیں ہوا' اس کے بعد ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے بھائی کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے' اور اس بارے میں کوشش کرتا ہے' تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بنا دیتا ہے' جو اس سے زیادہ بڑی ہوتی ہیں' جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اعتکاف سے متعلق احادیث مشہور ہیں' جو صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں مذکور ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔

15 - التَّرْغِيب فِي صَدَقَة الْفطر وَبَيَان تأكيدها

باب: صدقہ فطر سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی تاکید کا بیان

1651 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَة الْفطر طهرة

لِلصَّائِمِ من اللَّغو والرفث وطعمة للمَسَاكِين فَمَنْ اَدَّاهَا قبل الصَّلاة فَهِيَ زَكَاة مَقْبُولَة وَمَنْ اَدَّاهَا بعد الصَّلاة فَهِيَ صَدَقَة من الصَّدَقَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح علي شَرْطِ الْبُخَارِيّ

قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَوْله فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاة الْفطر فِيْهِ بَيَان اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَاجِب كافتراض الزَّكَاة الْوَاجِبَة فِي الْاَمْوَال وَفِيْه بَيَان اَن مَا فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا فرض اللّٰه لِاَن طَاعَته صادرة عَن طَاعَة اللّٰه وَقد قَالَ بفرضية زَكَاة الْفطر ووجوبها عَامَّة اَهْلِ الْعلم وَقد عللت بِاَنَّهَا طهرة للصَّائِم من الرَّفَث واللغو فَهِيَ وَاجِبَة على كل صَائِم غَنِيْ ذِيْ جدة اَوْ فَقير يجدهَا فضلا عَن قوته اِذا كَانَ وُجُوبهَا لِعلَّة التَّطْهِير وكل الصائمين محتاجون اِلَيْهَا فَاِذَا اشْتَرَكُوا فِي الْعلَّة اشْتَرَكُوا فِي الْوُجُوب ......انْتهى

وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ بن الْمُنْذر اجمع عوام اَهْلِ الْعلم على اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَمِمَّنْ حفظنا ذٰلِكَ عَنهُ من اَهْلِ الْعلم مُحَمَّد بن سِيرِين وَاَبُو الْعَالِيَة وَالضَّحَّاك وَعَطَاء وَمَالك وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَالشَّافِعِي وَاَبُوْ ثَوْر وَاَحْمد وَاِسْحَاق وَاَصْحَاب الرَّاْي وَقَالَ اِسْحَاق هُوَ كالاجماع من اَهْلِ الْعلم انْتهى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر اس لئے مقرر کیا تھا' تا کہ روزہ دار سے جو لغو فضول حرکت سرزد ہوئی ہو وہ پاک ہو جائے اور مساکین کو کھانا نصیب ہو جو شخص (عید کی) نماز سے پہلے اسے ادا کر دے گا' تو یہ مقبول ادائیگی ہو گی اور جو شخص (عید کی) نماز کے بعد اسے ادا کرے گا' تو یہ ایک عام صدقہ شمار ہو گا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں. یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ان کا یہ کہنا کہ'' نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر مقرر کیا ہے'' اس میں اس بات کا بیان ہے کہ صدقہ فطر ایسا لازم عمل ہے' جو واجب ہے' جس طرح اموال میں زکوۃ واجب ہے' اور اس میں اس بات کا بھی بیان موجود ہے کہ جو چیز نبی اکرم ﷺ نے فرض قرار دی ہو' وہ اسی طرح ہے' جیسے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی اطاعت ہی' اللہ کی اطاعت ہے' اور عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: صدقہ فطر' فرض ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جو یہ علت بیان کی ہے: یہ روزہ دار سے صادر ہونے والی لغزشوں اور فضول چیزوں سے طہارت کا باعث بنتا ہے' تو یہ چیز ہر روزہ دار پر واجب ہے کہ جو خوشحال اور صاحب حیثیت ہو' غریب ہو' لیکن اس کے پاس اپنی ذاتی خوراک کے علاوہ اضافی (اناج یا رقم) موجود ہو' تو جب اس کے وجوب کی وجہ یہ ہو گی کہ پاک کرنا ہے' تو پھر تمام روزہ دار اس کے محتاج ہوں گے' اور جب وہ علت میں مشترک ہوں گے' تو وہ وجوب میں بھی مشترک ہوں گے ......علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

حافظ ابوبکر بن منذر فرماتے ہیں: اکثر اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے' جن اہل علم کے نام اس وقت ہمیں یاد ہیں' وہ یہ ہیں: محمد بن سیرین' ابوالعالیہ' ضحاک' مالک' سفیان ثوری' شافعی' ابوثور' احمد' اسحاق اور اصحاب رائے۔

اسحق کہتے ہیں: یہ اہل علم کے اجماع کی مانند ہے۔ .. ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

1652 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَة بن عبد الله بن اَبِیْ صعیر عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاع من بر اَوْ قمح علی کل صَغِیر اَوْ کَبِیر حر اَوْ عبد ذکر اَوْ اُنْثَی غَنِیّ اَوْ فَقیر اما غنیکم فیزکیهِ اللّٰه وَاَما فقیرکم فیرد اللّٰه عَلَیْهِ اکثر مِمَّا اَعْطی

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد . صعیر هُوَ بِالْعینِ الْمُهْملَة مُصَغرًا

❀❀ عبداللہ بن ثعلبہ (راوی کوشک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوصعیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(صدقہ فطر میں) گندم کا ایک صاع (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے لیکن مفہوم یہی ہے) ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث خوشحال اور غریب پر لازم ہوگا جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کا تزکیہ کردے گا اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس سے زیادہ واپس کرے گا جو اس نے دیا ہوگا''

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(روایت کی سند میں استعمال ہونے والے لفظ) ''صعیر'' میں 'ع' ہے اور یہ اسم تصغیر ہے۔

1653 - وَعَنْ جریر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شهر رَمَضَان مُعَلّق بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا یرفع اِلَّا بِزَکَاة الْفطر

رَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهین فِیْ فَضَائِل رَمَضَان وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ جید الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے مہینے کے روزے آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں اور انہیں صدقہ فطر اوپر لے جاتا ہے''

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے ''فضائل رمضان'' میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے لیکن سند کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

1654 - وَعَنْ کثیر بن عبد اللّٰه الْمُزنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَة (قد اَفْلح من تزکی وَذکر اسْم ربه فصلی) قَالَ اُنزلت فِیْ زَکَاة الْفطر

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه . قَالَ الْحَافِظ کثیر بن عبد اللّٰه واه

❀❀ کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے تزکیہ کیا اور اپنے پروردگار کے اسم کا ذکر کیا اور نماز ادا کی''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے۔

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْأُضْحِيَّة

التَّرْغِيبُ فِيْ اِحْيَاءِ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کے بارے میں اور قربانی کے بارے میں روایات

عیدین سے پہلے کی دونوں راتوں میں رات بھر عبادت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَامَ لَيْلَتَي الْعِيدَيْنِ محتسبا لم يمت قلبه يَوْم تَمُوْتُ الْقُلُوْب

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن بَقِيَّة مُدَلّس وَقد عنعنه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عیدین سے پہلے والی راتوں میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن' (لوگوں کے) دل مردہ ہو نگے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' البتہ بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے' اور یہ روایت ''عنعنہ'' کے طور پر منقول ہے۔

1656 - وَرُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحْيَا اللَّيَالِي الْخمس وَجَبت لَهُ الْجنَّة لَيْلَة التَّرويَة وَلَيْلَة عَرَفَة وَلَيْلَة النَّحر وَلَيْلَة الْفطر وَلَيْلَة النّصْف من شعْبَان

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پانچ راتیں جاگ کر عبادت کرتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' ترویہ کی رات' عرفہ کی رات' قربانی کی رات' عید الفطر کی رات' اور نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت)''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1657 - وَرُوِيَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحْيَ لَيْلَة الْفطر وَلَيْلَة الْاَضْحَى لم يمت قلبه يَوْم تَمُوْتُ الْقُلُوْب ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر

حدیث 1655: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب فيمن قام في ليلتي العيدين - حديث: 1778 شعب الإيمان للبيهقي - في ليلة العيدين ' حديث: 3547 السنن الكبرى للبيهقي كتاب صلاة العيدين' باب عبادة ليلة العيدين - حديث: 2009 حديث: 5917 معرفة السنن والآثار للبيهقي كتاب صلاة الخوف' عبادة ليلة العيدين

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات عبادت کرتا ہے' اس کا دل اُس دن مردہ نہیں ہوگا' جس دن قلوب مردہ ہونگے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2 - اَلتَّرْغِيْبُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدِ وَذِكْرِ فَضْلِه

باب: عید کے دن تکبیر کہنے سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی فضیلت کا تذکرہ

1658 - رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوْا اَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيْرِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَفِيْهِ نَكَارَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی عیدوں کو تکبیر کے ذریعے آراستہ کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

1659 - وَعَنْ سعد بن اَوْس الْاَنْصَارِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْم عيد الْفطر وقفت الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الطّرق فَنَادوا اغدوا يَا معشر الْمُسلمين اِلَى رب كريم يمن بِالْخَيْرِ ثُمَّ يثيب عَلَيْهِ الجزيل لقد اُمرْتُمْ بِقِيَام اللَّيْل فقمتم واُمرتم بصيام النَّهَار فصمتم واَطعتم ربكُمْ فاقبضوا جوائزكم فَاِذَا صلوا نَادَى مُنَاد اَلا اِن ربكُمْ قد غفر لكم فَارْجِعُوْا راشدين اِلَى رحالكُمْ فَهُوَ يَوْم الْجَائِزَة وَيُسمى ذٰلِكَ الْيَوْم فِي السَّمَاء يَوْم الْجَائِزَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَة جَابر الْجعْفِيّ وَتقدم فِي الصّيام مَا يشْهد لَهُ

سعد بن اوس انصاری' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب عید الفطر کا دن آتا ہے' تو فرشتے راستوں کے دروازوں پر ٹھہر جاتے ہیں' اور پکارتے ہیں: اے مسلمانوں کے گروہ! اپنے معزز پروردگار کی بارگاہ کی طرف جاؤ' جو بھلائی کے ذریعے احسان کرتا ہے' اور پھر اس پر بہترین ثواب بھی عطا کرتا ہے' تم لوگوں کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا' تم نے نوافل ادا کیے' تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تھا' تم نے روزے رکھے' تم نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی' تو اب اپنا بدلہ حاصل کرو' جب لوگ (عید کی) نماز ادا کر لیتے ہیں' تو منادی یہ کہتا ہے: تمہارے پروردگار نے تمہاری مغفرت کردی ہے' اب تم اپنی رہائش گاہ کی طرف کامیابی حاصل کیے ہوئے جاؤ' تو یہ بدلے کا دن ہے' اور آسمان میں اس دن کو بدلے (یعنی اجر وثواب) کا دن کہا جاتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' جابر جعفی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے روزوں سے متعلق باب میں' ایسی حدیث گزر چکی ہے' جو اس کی شاہد ہے۔

3 - التَّرْغِيب فِي الْأُضْحِية

وَمَا جَاءَ فِيمَن لم يضح مَعَ الْقُدْرَة وَمَنْ بَاعَ جلد أضحيته

باب: قربانی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص قدرت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا اور جو اپنی قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے' ان کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

1660 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل آدَمِيّ من عمل يَوْم النَّحر اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من إهراق الدَّم وَاِنَّهُ لتأتي يَوْم الْقِيَامَة فِي قرونها وأشعارها وأظلافها وَإِن الدَّم ليَقع من اللّٰه بمَكَان قبل اَن يَقع من الْاَرْض فطيبوا بهَا نفسا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ من طَرِيق اَبِي الْمثنى واسْمه سُلَيْمَان بن يزِيد عَن هِشَام بن عُرْوَة عَن اَبِيهِ عَنْهَا وَسليمَان واه وَقد وثق

قَالَ التِّرْمِذِيّ ويروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْاُضْحِية لصَاحِبهَا بِكُل شَعْرَة حَسَنَة وَهٰذَا الحَدِيْث الَّذِي اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَغَيرهمَا كلهم عَن عَائِذ اللّٰه عَن اَبِي دَاوُد عَن زيد بن اَرقم قَالَ قَالَ اَصْحَاب رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِي قَالَ سنة أبيكم إِبْرَاهِيم صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَامه قَالُوْا فَمَا لنا فِيهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة قَالُوْا فالصوف قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل واهيه عَائِذ اللّٰه هُوَ الْمُجَاشِعِي وَاَبُوْ دَاوُد هُوَ نفيع بن الْحَارِث الْاَعْمَى وَكِلَاهُمَا سَاقِط

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قربانی کے دن انسان کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں' بالوں اور کھروں سمیت (میدان محشر میں) میں آئے گا اور اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام پر گرتا ہے' تو تم اس حوالے سے خوشخبری حاصل کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے بھی صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ان حضرات نے یہ روایت ابوثنیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام سلیمان بن یزید ہے' انہوں نے ہشام کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کیا ہے' سلیمان نامی راوی ''واہی'' ہے' البتہ اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''قربانی کرنے والے شخص کو اُس (قربانی کے جانور) کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی''
یہ حدیث جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے اس کو امام ابن ماجہ امام حاکم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے عائذ اللہ کے حوالے سے ابوداؤد کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں
''نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ان قربانیوں کا کیا حکم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی اون کے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی لوگوں نے عرض کی: اُون کے؟ آپ نے فرمایا: اون کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی''
امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے حافظ کہتے ہیں: بلکہ یہ روایت ''واہی'' ہے اور اس کا راوی عائذ اللہ مجاشعی ہے اور ابوداؤد نامی (راوی کا نام) نفیر بن حارث اعمیٰ ہے اور یہ دونوں راوی ''ساقط الاعتبار'' ہیں۔

1661 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْم أضحى مَا عمل آدمِيّ فِيْ هٰذَا الْيَوْم افضل من دم يهراق اِلَّا اَن يكون رحما توصل
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده يحيى بن الْحسن الْخُشَنِيّ لَا يحضرني حَاله
❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ارشاد فرمایا:
''آج کے دن میں انسان کا کوئی بھی عمل خون بہانے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا ہے البتہ اگر صلہ رحمی کی جائے تو اس کا حکم مختلف ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن حسن خشنی ہے اس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے۔

1662 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَة قومِي اِلٰى أضحيتك فاشهديها فَاِن لَك بِاَوَّل قَطْرَة تقطر من دَمهَا اَن يغْفر لَك مَا سلف من ذنوبك قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ النا خَاصَّة اَهْلِ الْبَيْت اَوْ لنا وللمسلمين قَالَ بل لنا وللمسلمين
رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الضَّحَايَا وَغَيْرِهٖ وَفِيْ اِسْنَاده عَطِيَّة بن قيس وثق وَفِيْه كَلَام
وَرَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ عَن عَلِيّ وَلَفْظِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فَاطِمَة قومِي فاشهدي أضحيتك فَاِن لَك بِاَوَّل قَطْرَة تقطر من دَمهَا مغْفرَة لكل ذَنْب أما اِنَّهٗ يجاء بلحمها ودمها تُوضَع فِيْ ميزانك سَبْعِيْنَ ضعفا قَالَ اَبُوْ سعيد يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لآل مُحَمَّد خَاصَّة فَاِنَّهم اَهْل لما خصوا بِهٖ من الْخَيْر اَوْ لِلْمُسْلِمين عَامَّة قَالَ لآل مُحَمَّد خَاصَّة وللمسلمين عَامَّة
وَقد حسن بعض مَشَايِخنَا حَدِيْثِ عَلِيّ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے فاطمہ! تم اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ' اور اس کے پاس موجود رہو' کیونکہ اس کے خون کا جب پہلا قطرہ گرتا ہے' تو اس کی وجہ سے تمہارے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ یا ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں (سب) کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الضحایا'' میں نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی عطیہ بن قیس ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس کے بارے میں کلام بھی کیا گیا ہے۔

ابوالقاسم اصبہانی نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس موجود رہو' کیونکہ جب اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے' تو یہ ہر گناہ سے مغفرت کا باعث ہوتا ہے (قیامت کے دن) اس جانور کے گوشت اور خون کو لایا جائے گا' اور تمہارے میزان میں ستر گنا کر کے رکھا جائے گا' تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کے لئے خاص ہے' کیونکہ وہ اس چیز کے اہل ہیں' کہ بھلائی ان کے ساتھ مخصوص ہو' یا پھر مسلمانوں کے لئے عمومی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے خاص بھی ہے' اور مسلمانوں کے لئے عام بھی ہے''

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) ہمارے بعض مشائخ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1663 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضحوا واحتسبوا بدمائها فَإِنَّ الدَّمَ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يَقَعُ فِي حرز اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! قربانی کرو' اور اس کے خون کے ذریعے ثواب کی امید رکھو' کیونکہ اس کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے' لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جاتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1664 - وَرُوِيَ عَنِ الْحُسَيْنِ بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضحى طيبة نفسه محتسبا لاضحيته كَانَتْ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

❀❀ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی خوش دلی کے ساتھ ثواب کی نیت رکھتے ہوئے قربانی کرتا ہے' تو اس کی وہ قربانی اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1665 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا انفقت الْوَرق فِیْ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰه من نحر ینحر فِیْ یَوْم عید

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأصبهانی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی چیز کے بارے میں جو رقم خرچ کی جاتی ہے' وہ اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں' جو شخص عید کے دن قربانی کرتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1666 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر الْاُضْحِیة الْکَبْش وَخیر الْکَفَن الْحلَّة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ الْکَبْش الأقرن رَوَوْهُ کلهم من رِوَایَةِ عفیر بن معدان عَن سلیم بن عَامر عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ . قَالَ الْحَافِظ عفیر واه

❀❀ حضرت ابوامامہ ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین قربانی دنبے کی ہے' اور سب سے بہترین کفن' حلہ ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سینگوں والے مینڈھے کی ہے''

ان تمام حضرات نے' یہ روایت عفیر بن معدان کے حوالے سے' سلیم بن عامر کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ ﷺ سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ حافظ کہتے ہیں: عفیر نامی راوی ''واہی'' ہے۔

1667 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وجد سَعَة لِاَن یُضحی فَلَمْ یضح فَلَا یحضر مصلانا

رَوَاهُ الْحَاکِم مَرْفُوْعا هٰکَذَا وَصَححهُ وموقوفا وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قربانی کرنے کی گنجائش رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے' تو وہ ہماری عیدگاہ میں (یعنی عید کی نماز میں) شامل نہ ہو''

یہ روایت امام حاکم نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور شاید یہی موزوں ہے۔

1668 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَاعَ جلد أضحیته فَلَا أضْحِیة لَهُ . رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن عَیَّاش الْقِتْبَانِیّ الْمصْرِیّ مُخْتَلف فِیْهِ وَقد جَاءَ فِیْ غیر مَا حَدِیْثٍ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّهْی عَن بیع جلد الْاُضْحِیة

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے اس کی قربانی نہیں ہوتی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عیاش قتبانی مصری ہے' جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' ایک اور حدیث میں' قربانی کی کھال فروخت کرنے کی ممانعت مذکور ہے۔

4 - التَّرْهِيب من الْمثلَة بِالْحَيَوَانِ

وَمَنْ قَتله لغير الْأكل وَمَا جَاءَ فِي الْأَمر بتحسين القتلة والذبحة

جانور کا مثلہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

جو شخص کھانے کی بجائے (بے مقصد طور پر) جانور کو قتل کرتا ہے' اور اچھی طرح سے قتل کرنے اور اچھی طرح سے ذبح کرنے سے متعلق جو کچھ منقول ہے۔

1669 - عَن شَدَّاد بن أَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله كتب الْإِحْسَان على كل شَيْءٍ فَإِذَا قتلتم فَأَحْسنُوا القتلة وَإِذَا ذبحتم فَأَحْسنُوا الذبْحَة وليحد أحدكُمْ شفرته وليرح ذَبِيحَته . رَوَاهُ مُسلِم وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے حوالے سے اچھائی کو لازم قرار دیا ہے' جب تم قتل کرو' تو اچھی طرح (یعنی اذیت پہنچائے بغیر) قتل کرو' اور جب تم ذبح کرو' تو احسن طریقے سے ذبح کرو' اور آدمی کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہیے' اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچانا چاہیے''۔ یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حدیث1669: صحيح مسلم - كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب الأمر بإحسان الذبح والقتل - حديث:3709 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الذبائح - ذكر الأمر بحد الشفار' حديث:5967 سنن أبي داود - كتاب الضحايا' باب في النهي أن تصبر البهائم - حديث:2447 سنن ابن ماجه - كتاب الذبائح' باب إذا ذبحتم - حديث:3168 السنن للنسائي - كتاب الصيد والذبائح' الأمر بإحداد الشفرة - حديث:4353 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب المناسك' باب سنة الذبح - حديث:8337 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الديات' المثلة في القتل - حديث:27365 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الضحايا' الأمر بإحداد الشفرة - حديث:4363 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب القصاص بالسيف - 40 باب يحفظ الإمام سيفه ليأخذ سيفا صارما لا يعذبه ولا' حديث:14974 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصيد' ذكاة المقدور عليه - حديث:5859 السنن الصغير للبيهقي - كتاب الصيد والذبائح' باب ما يذكى به وكيف يذكى وموضع الذكاة في غير المقدور - حديث:3023 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث شداد بن أوس - حديث: 16809 مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 1033 البحر الزخار مسند البزار - مسند شداد بن أوس عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:2930 المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:1058 المعجم الكبير للطبراني - باب الشين' ما أسند شداد - أبو الأشعث الصنعاني عن شداد' حديث:6954 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - باب في رحم الصغير وتوقير الكبير' حديث:10598

1671 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أمر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بحد الشفار وَأن توارى عَن الْبَهَائِم وَقَالَ إِذا ذبح أحدكُم فليجهز - رَوَاهُ ابْن مَاجَه - الشفار جمع شفرة وَهِي السكين والمجهز هُوَ بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْجِيم وَكسر الْهَاء وَآخره زَاي اي فليسرع ذبحها ويتمه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری کی دھار کو تیز کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ اسے جانوروں کی نگاہ سے اوجھل رکھا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے ذبح کرنا ہو تو وہ جلدی اور مکمل ذبح کرے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ لفظ "الشفار" لفظ "شفرة" کی جمع ہے اس سے مراد چھری ہے لفظ "فلیجز" اس میں 'ی' پر پیش ہے اور 'ج' ساکن ہے اور 'ہ' پر زیر ہے اس کے آخر میں 'ز' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو تیزی سے ذبح کرنے کا چاہیے اور اسے مکمل کرنا چاہیے۔

1672 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من إِنْسَان يقتل عصفورا فَمَا فَوْقهَا بِغَيْر حَقّهَا إِلَّا يسْأَله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقّهَا قَالَ أَن يذبحها فيأكلها وَلَا يقطع رَأسهَا وَيَرْمِي بهَا - رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے کسی پرندے کو ناحق قتل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں اُس سے حساب لے گا عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ اسے ذبح کر کے کھالے اور اس کا سر نہ کاٹے اور اسے پھینک نہ دے"

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1673 - وَعَنِ الشريد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل عصفورا عَبَثا عج إِلَى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ يَا رب إِن فلَانا قتلني عَبَثا وَلَمْ يقتلني مَنْفَعَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص بے کار طور پر کسی چڑیا کو قتل کر دیتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے بلا وجہ قتل کر دیا تھا کسی فائدے کے لئے مجھے قتل نہیں کیا تھا"

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

1674 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين أَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رأى رجلا يسحب شَاة بِرجلهَا ليذبحها فَقَالَ لَهُ وَيلك قدها إِلَى الْمَوْت قودا جميلا - رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِيْ كِتَابه مَوْقُوْفًا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لیے ٹانگ سے پکڑ

کر (گھسیٹ کر) لے جا رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے موت کی طرف آرام سے لے جاؤ''

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1675 - وَرَوَاهُ اَيْضًا مَرْفُوْعًا عَنْ مُحَمَّد بن رَاشد عَنِ الْوَضِين بن عَطَاءٍ قَالَ إِن جزارا فتح بَابا على شَاة لِيذبحها فانفلتت مِنْهُ حَتّٰى جَاءَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعها فَاَخذهَا يسحبها برجلها فَقَالَ لَهَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصبري لامر اللّٰه وَاَنْت يَا جزار فسقها سوقا رَفِيقًا

وَهٰذَا معضل والوضين فِيْهِ كَلَام

❀❀ انہوں نے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو محمد بن راشد کے حوالے سے وضین کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک قصاب نے بکری کے لئے دروازہ کھولا' تا کہ وہ اسے ذبح کر دے' تو وہ بکری اس سے چھوٹ کر چلی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا' وہ اس کی ٹانگ سے پکڑ کر اُسے کھینچ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری سے فرمایا: تم اللہ کے حکم پر صبر سے کام لو! اور اے قصائی! تم اس بکری کو آرام سے لے کر چلو''

یہ روایت ''معضل'' ہے' اور ''وضین'' نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

1676 - وَعَنْ اَبِيْ صَالح الْحَنَفِيّ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مثل بِذِيْ روح ثُمَّ لم يتب مثل اللّٰه بِهِ يَوْم الْقِيَامَة - رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ ابو صالح حنفی' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ (صحابی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی جاندار کا مثلہ کرے گا اور پھر توبہ نہیں کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا مثلہ کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہے۔

1677 - وَعَنْ مَالك بن نَضْلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تنْتج إبل قَوْمك صحاحا فتعمد إِلَى الموسى فتقطع آذانها وتشق جلودها وَتقول هٰذِهِ صرم فتحرمها عَلَيْك وَعلى اَهلك قلت نعم قَالَ فَكل مَا اتاك اللّٰه حل ساعد اللّٰه اَشد من ساعدك وموسى اللّٰه اَشد من موساك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَسَيَاتِيْ فِيْ بَاب الشَّفَقَة وَالرَّحْمَة إِنْ شَاءَ اللّٰه

الصرم بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَسُكُون الرَّاء جمع الصريم وَهُوَ الَّذِيْ صرم مِنْهُ اَي قطع

❀❀ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایسا ہوتا ہے؟ کہ تمہاری قوم کے اونٹ صحیح وسالم بچے کو جنم دیتے ہیں' اور پھر تم اُسترے لے کر ان کے کان کاٹ دیتے ہو' ان کی کھال چیر دیتے ہو' اور پھر کہتے ہو' یہ ''صرم'' ہے' اور پھر تم اس کو اپنے لئے اور اپنے اہل خانہ کے لئے حرام قرار دیتے ہو؟ میں نے عرض کی۔

جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو چیز تمہیں عطا کی ہو اُسے کھالیا کرو اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے اللہ تعالیٰ کا اُسترہ تمہارے اُسترے سے زیادہ تیز ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے عنقریب یہ قطع رحمی سے متعلق باب میں بھی آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''صرم'' میں 'ص' پر 'پیش' ہے اس کے بعد 'ر' ساکن ہے یہ لفظ ''صریم'' کی جمع ہے اس سے مراد وہ جانور ہے جس کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب: حج کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْبُ فِي الْحَجِ وَالْعُمْرَةِ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ خرج يقصدهما فَمَاتَ

حج اور عمرہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو شخص ان کے قصد سے نکلتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1678 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْعَمَل افضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَرَسُوله قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَاد فِىْ سَبِيْل اللّٰه قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ حج مبرور

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه تَعَالٰى اِيمَان لَا شكّ فِيْهِ وغزو لَا غلول فِيْهِ وَحج مبرور

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة حجَّة مبرورة تكفر خَطَايَا سنة

الْمَبْرُور قِيْلَ هُوَ الَّذِىْ لَا يَقع فِيْهِ مَعْصِيَة وَقد جَاءَ من حَدِيْث جَابر مَرْفُوْعا اِن بر الْحَج اِطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام وَعند بَعْضهمْ اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام ... وَسَيَاْتِى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبرور حج"

حديث 1678: صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب من قال إن الإيمان هو العمل - حديث:26 صحيح البخاري - كتاب الحج' باب فضل الحج المبرور - حديث:1457 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال - حديث:138 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان أفضل الأعمال والدليل على أن الإيمان قول وعمل - حديث:143 صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فضل الإيمان - ذكر البيان بأن الواو الذي في خبر أبي ذر الذي ذكرناه' حديث:153 سنن الدارمي - كتاب الجهاد' باب أي الأعمال أفضل - حديث:2353 الجامع للترمذي' أبواب فضائل الجهاد - باب ما جاء أي الأعمال أفضل' حديث:1625 السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج' فضل الحج - حديث:2590 جامع معمر بن راشد - أي الأعمال أفضل' حديث:907 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث:18959 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' فضل الحج - حديث:3481 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب في فضل الجهاد في سبيل الله' حديث:17189 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7422 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث:3920

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ایسا ایمان ہے' جس میں کوئی شک نہ ہو' اور ایسا غزوہ (جنگ میں حصہ لینا) ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور مبرور حج ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مبرور حج' ایک سال کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے''

(حافظ منذری بیان کرتے ہیں:) ''مبرور'' کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ حج ہے' جس میں کسی معصیت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو' کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ایک ''مرفوع'' حدیث میں یہ بات مذکور ہے:

''حج کی نیکی میں یہ بات شامل ہے کہ کھانا کھلایا جائے اور پاکیزہ کلام کیا جائے''

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے''...... یہ حدیث آگے چل کر آئے گی۔

1679 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من حج فَلَم يرْفث وَلم يفسق رَجَعَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلِم وَّالنَّسَائِيّ وَابنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِيّ إِلَّا انه قَالَ غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

الرَّفَث بِفَتْح الرَّاء وَالْفَاء جَمِيعًا رُوِيَ عَنِ ابنِ عَبَّاس انه قَالَ الرَّفَث مَا رُوجِعَ بِهِ النِّسَاء وَقَالَ الْاَزْهَرِي الرَّفَث كلمة جَامِعَة لكل مَا يُرِيدهُ الرجل من الْمَرْاَة . قَالَ الْحَافِظ الرَّفَث يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجِمَاع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحش وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ خطاب الرجل الْمَرْاَة فِيمَا يتَعَلَّق بِالْجِمَاعِ وَقد نقل فِي معنى الحَدِيث كل وَاحِد مِن هٰذِهِ الثَّلَاثَة عَن جمَاعَة من الْعلمَاء وَاللّٰهُ اَعلَم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی بری بات نہ کرے' اور اس میں کسی فسق کا ارتکاب نہ کرے' تو وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

لفظ ''الرفث'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ف' پر بھی زبر ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: ''رفث'' سے مراد عورتوں کے ساتھ تعلق قائم کرنا ہے' ازہری کہتے ہیں: ''رفث'' ایک جامع کلمہ ہے' جو ہر اس چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے' جو آدمی عورت سے چاہتا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ''رفث'' کا لفظ مطلق ہے' اور اس کے ذریعے مراد صحبت کرنا ہے' اور کبھی اس کا اطلاق فحش بات پر بھی ہوتا ہے

کبھی اس کے ذریعے مرد کا عورت کو مخاطب کرنا بھی مراد ہوتا ہے جو اس چیز کے بارے میں ہو جس کا تعلق شہوت سے ہوتا ہے اور یہ تمام مفاہیم علماء کی ایک جماعت سے منقول ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1680 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعمرَة اِلَى الْعمرَة كَفَّارَة لما بَيْنَهُمَا وَالْحج المبرور لَيْسَ لَهُ جَزَاء اِلَّا الْجنَّة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ والأصبهاني

وَزَاد وَمَا سبح الْحَاج من تَسْبِيحَة وَلَا هلل من تَهْلِيلَة وَلَا كبر من تَكْبِيرَة اِلَّا بشر بهَا تبشيرة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مبرور حج کا بدلہ صرف جنت ہے''

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حاجی جو بھی تسبیح پڑھتا ہے یا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے یا تکبیر کہتا ہے تو اسے اس حوالے سے خوشخبری نصیب ہوتی ہے''۔

1681 - وَعَنِ ابْنِ شماسَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ حَضَرنَا عَمْرو بن الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَة الْمَوْت فَبكى طَوِيلًا وَقَالَ فَلَمَّا جعل اللّٰه الْإِسْلَام فِي قلبِي أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَمِينك لأبايعك فَبسط يَده فقبضت يَدي فَقَالَ مَا لَك يَا عَمْرو قَالَ أردْت اَن اشْترط قَالَ تشترط مَاذَا قَالَ اَن يغْفر لي قَالَ اما علمت يَا عَمْرو اَن الْإِسْلَام يهدم مَا كَانَ قبله وَاَن الْهِجْرَة تهدم مَا كَانَ قبلهَا وَاَن الْحَج يهدم مَا كَانَ قبله . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه هَكَذَا مُخْتَصرا وَرَوَاهُ مُسلم وَغَيره أطول مِنْهُ

ابن شماسہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جن کی موت کا وقت قریب تھا وہ خاصی دیر روتے رہے اور پھر بولے جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام قبول کرنے کی بات ڈال دی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا دست مبارک آگے کیجئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی میں ایک شرط عائد کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا شرط عائد کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی یہ کہ میری مغفرت ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اسلام پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتی ہے اور حج اپنے سے پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس روایت کو اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1682 - وَعَنِ الْحسن بن عَلي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

إِنِّيْ جبان وَإِنِّيْ ضَعِيْفٍ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيْهِ الْحَج
وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ والأوسط وَرُوَاتهُ ثِقَات وَاخرجه عبد الرَّزَّاق أَيْضا

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں بزدل ہوں اور میں کمزور ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے جہاد کی جانب آؤ جس میں مشکل نہیں ہے (اور وہ) حج ہے"
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں یہ روایت امام عبدالرزاق نے بھی نقل کی ہے۔

1683 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نرى الْجِهَاد أفضل الْأَعْمَال أَفلا نجاهد فَقَالَ لٰكِن أفضل الْجِهَاد حج مبرور ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ على النِّسَاء من جِهَاد قَالَ عَلَيْهِنَّ جِهَاد لَا قتال فِيْهِ الْحَج وَالْعُمْرَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا عمل والا ہے تو کیا ہم (خواتین بھی) جہاد میں حصہ نہ لیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد مبرور حج ہے"
یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا خواتین پر جہاد فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد لازم ہے جس میں لڑائی نہیں ہوتی وہ (جہاد) حج اور عمرہ ہیں"۔

1684 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَاد الْكَبِيْر والضعيف وَالْمَرْأَة الْحَج وَالْعُمْرَة -رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "بڑی عمر کے شخص کمزور شخص اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہیں"۔ یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1685 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُؤَال جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام إِيَّاه عَن الْإِسْلَام فَقَالَ الْإِسْلَام أَن تشهد أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه وَأَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وَأَن تقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَة وَأَن تتمّ الْوضُوء وتصوم رَمَضَان قَالَ فَإِذا فعلت ذٰلِكَ فَأَنا مُسلم قَالَ نعم قَالَ صدقت

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيرهمَا بِغَيْر هٰذَا السِّيَاق وَتقدم فِيْ كتاب الصَّلَاة وَالزَّكَاة أَحَادِيْث كَثِيْرَة تدل على فضل الْحَج وَالتَّرْغِيْب فِيْهِ وتأكيد وُجُوبه لم نعدها لكثرتها فَلْيُرَاجِعهَا من أَرَادَ شَيْئا من ذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اسلام کے بارے میں سوال کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو حج اور عمرہ کرو غسل جنابت کرو وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کی: اگر میں ایسا کرلوں گا تو کیا میں مسلمان ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! انہوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت صحیحین اور دیگر کتابوں میں منقول ہے تاہم اس کا سیاق کچھ مختلف ہے۔

اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الزکوٰۃ میں بہت سی ایسی روایات گزر چکی ہیں جو حج کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور اس کی ترغیب کے بارے میں منقول ہیں اس کے وجوب کے تاکید کے بارے میں منقول ہیں ہم نے انہیں دوبارہ اس لئے بیان نہیں کیا کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے جو شخص ان سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ وہاں رجوع کرلے۔

1686 - وَعَنْ أم سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج جِهَاد كل ضَعِيف-رَوَاهُ ابْن مَاجه عَنْ اَبِيْ جَعْفَر عَنْهَا

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''حج' ہر کمزور شخص کا جہاد ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوجعفر کے حوالے سے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

1687 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَام قَالَ أَن يسلم لله قَلْبك وَأَن يسلم الْمُسْلِمُوْنَ من لسَانك ويدك قَالَ فَأَي الْإِسْلَام افضل قَالَ الْإِيمَان قَالَ وَمَا الْإِيمَان قَالَ أَن تؤمن بِاللَّهِ وَمَلَائِكَته وَكتبه وَرُسُله والبعث بعد الْمَوْت قَالَ فَأَي الْإِيمَان افضل قَالَ الْهِجْرَة قَالَ وَمَا الْهِجْرَة قَالَ أَن تهجر السوء قَالَ فَأَي الْهِجْرَة أفضل قَالَ الْجِهَاد قَالَ وَمَا الْجِهَاد قَالَ أَن تقَاتل الْكفَّار إِذا لقيتهم قَالَ فَأَي الْجِهَاد أفضل قَالَ من عقر جَوَاده وَأُهْرِيقَ دَمه قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عملان هما أفضل الْأَعْمَال إِلَّا من عمل بمثلهما حجَّة مبرورة أَوْ عُمْرَة مبرورة

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ اَبِيْ قلَابَة عَن رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّام عَن اَبِيه

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تمہارا دل اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جائے اور مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ اس نے دریافت کیا، کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان' اس نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو اس نے دریافت کیا: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت۔ اس نے دریافت کیا: ہجرت

سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم برائی سے لاتعلق ہو جاؤ' اس نے دریافت کیا کہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد' اس نے دریافت کیا: جہاد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تمہارا کفار سے سامنا ہو' تو تم ان کے ساتھ لڑائی کرو' اس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا جس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو اعمال ایسے ہیں' جو سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' البتہ جس شخص نے ان کی مانند عمل کیا ہو' اس کا معاملہ مختلف ہے مبرور حج اور مبرور عمرہ''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد سے نقل کیا ہے۔

1688 - وَعَنْ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ اى الْاَعْمَال افضل قَالَ إِيمَان بِاللّٰهِ وَحده ثُمَّ الْجِهَاد ثُمَّ حجَّة برة تفضل سَائِر الْاَعْمَال كَمَا بَيْن مطلع الشَّمْس اِلى مغربهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد اِلى مَاعِز رُوَاة الصَّحِيح وماعز هٰذَا صَحَابِيّ مَشْهُور غير مَنْسُوب

❀❀ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنا پھر جہاد کرنا اور پھر نیکی کے ساتھ حج کرنا' دیگر تمام اعمال پر اتنی فضیلت رکھتے ہیں' جتنا فرق سورج کے طلوع ہونے کے مقام سے لے کر اس کے غروب ہونے کے مقام کے درمیان ہے''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' حضرت ماعز رضی اللہ عنہ تک امام احمد کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں' ان کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔

1689 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَج المبرور لَيْسَ لَهُ جَزَاء إِلَّا الْجنَّة قيل وَمَا بره قَالَ إِطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِإِسْنَاد حَسَن وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَفِي رِوَايَة لِاَحْمَد وَالْبَيْهَقِيّ إِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مبرور حج کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے' عرض کی گئی: اس کی نیکی (یعنی مبرور ہونے) سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرمایا: کھانا کھلانا اور پاکیزہ کلام کرنا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا''۔

1690 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْن مَسْعُود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تابعوا

بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا ينفيان الفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير خبث الْحَدِيْد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَيْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب اِلَّا الْجَنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث عمر وَلَيْسَ عِنْدهمَا وَالذَّهَب اِلٰى آخِره وَعند الْبَيْهَقِيّ:

" فَإِنَّ مُتَابعَة بَيْنَهُمَا يزيدان فِي الْاَجَل وينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير الْخبث"

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو' کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے' اور مبرور حج کا ثواب' صرف جنت ہے''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم ان دونوں کی روایت میں ''سونے'' کے بعد والے الفاظ نہیں ہیں' یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''ان دونوں کو آگے پیچھے کرنا' زندگی کو لمبا کرتا ہے' اور یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی' زنگ کو ختم کر دیتی ہے''

1691 - وَرُوِيَ عَنْ عبد اللّٰه بن جَرَاد الصَّحَابِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجُّوا فَإِنَّ الْحَج يغسل الذُّنُوب كَمَا يغسل المَاء الدَّرن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن جراد صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرو! کیونکہ حج' گناہوں کو یوں دھو دیتا ہے' جس طرح پانی' میل کو دھو دیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے

1692 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَاج يشفع فِي اَرْبَعِمِائَة من اَهْل بَيت اَوْ قَالَ من اَهْل بَيته وَيخرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته امه . رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْهِ راو لم يسم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حاجی اپنے اہل خانہ کے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے) اور وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

1693 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ترفع اِبل الْحَاج رجلا وَلَا تضع يدا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة اَوْ محا عَنهُ سَيِّئَة اَوْ رفع بهَا دَرَجَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ فِي حَدِيْثٍ يَأْتِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حاجیوں کے اونٹ جو (بھی) پاؤں اٹھاتے ہیں اور جو رکھتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُن (حاجیوں) کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' ان کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور ان کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے' یہ حدیث آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1694 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جَاءَ يَؤُم الْبَيْتَ الْحَرَام فَركب بَعِيره فَمَا يرفع الْبَعِير خفا وَلَا يضع خفا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة حَتّٰى اِذا انْتهى اِلَى الْبَيْت فَطَافَ وَطَاف بَيْنَ الصَّفَا والمروة ثُمَّ حلق اَوْ قصر اِلَّا خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَهَلُمَّ نستأنف الْعَمَل......فَذكر الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت الحرام کی زیارت کی نیت سے آتا ہے' تو جب وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے' تو اس کا اونٹ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اور جو بھی قدم رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض میں اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اس کے عوض میں اس کا ایک گناہ ختم کرتا ہے' اور اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص بیت اللہ تک پہنچ کر اس کا طواف کرتا ہے' اور صفا و مروہ کا چکر لگاتا ہے' پھر سر منڈوا لیتا ہے' یا بال چھوٹے کروا لیتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' تو اس کے بعد ہمیں نئے سرے سے عمل شروع کرنا چاہئے''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1695 - وَعَنْ زَاذَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مرض ابْنِ عَبَّاسٍ مَرضا شَدِيْدا فَدَعَا وَلَده فَجَمعهُمْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حج من مَكَّة مَاشِيا حَتّٰى يرجع اِلَى مَكَّة كتب اللّٰه لَهُ بِكُل خطْوَة سَبْعمِائَة حَسَنَة كل حَسَنَة مثل حَسَنَات الْحرم قيل لَهُ وَمَا حَسَنَات الْحرم قَالَ بِكُل حَسَنَة مائَة ألف حَسَنَة . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عِيسَى بن سوَادَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِن فِي الْقلب من عِيسَى بن سوَادَة قَالَ الْحَافِظ قَالَ البُخَارِيُّ هُوَ مُنكر الحَدِيْث

❀ زاذان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے' انہوں نے اپنے بچوں کو بلا کر انہیں جمع کیا اور انہیں بتایا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مکہ سے پیدل چلتے ہوئے حج کے لئے جائے اور واپس پیدل آ جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض اسے سات سو نیکیاں عطا کرتا ہے' جن میں سے ہر ایک نیکی' حرم کی نیکیوں کی مانند ہوتی ہے' ان سے دریافت کیا گیا: حرم کی نیکیاں کیا ہوتی

ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہر ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عیسیٰ بن سوادہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو تو بھی میرے ذہن میں عیسیٰ بن سوادہ کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: یہ راوی "منکر الحدیث" ہے۔

1696 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن آدم عَلَيْهِ السَّلَام آتى الْبَيْت ألف أتية لم يركب قطّ فِيهِنَّ من الْهِنْد على رجلَيْهِ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه أَيْضًا وَقَالَ فِي الْقلب من الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمَن . قَالَ الْحَافِظ الْقَاسِم هَذَا واه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حضرت آدم علیہ السلام ایک ہزار مرتبہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے تھے وہ ہندوستان سے پیدل چل کر یہاں آئے تھے اور اس دوران کبھی سوار ہو کر نہیں آئے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: قاسم نامی یہ راوی "واہی" ہے۔

1697 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد اللّٰه دعاهم فَأَجَابُوهُ وسألوه فَأَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حج کرنے والے افراد اور عمرہ کرنے والے افراد اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے تو یہ اس کے بلانے پر آتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1698 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِي فِي سَبِيل اللّٰه والحاج والمعتمر وَفد اللّٰه دعاهم فَأَجَابُوهُ وسألوه فَأَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من رِوَايَة عمرَان بن عُيَيْنَة عَن عَطاء بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والا شخص حج کرنے والا شخص اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے تو یہ جاتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے اس روایت کو عمران بن عیینہ کے حوالے سے' عطا بن سائب سے نقل کیا ہے۔

1699 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وفد الله إِن دَعوه اجابهم وَإِن استغفروه غفر لَهم

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيهِمَا وَلَفْظهمَا قَالَ وَفد الله ثَلَاثَة الْحَاج والمعتمر والغازى وَقدم ابْن خُزَيْمَةَ الْغَازِى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے افراد اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو وہ جاتے ہیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں' تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے مہمان تین لوگ ہوتے ہیں' حاجی' عمرہ کرنے والا شخص' اور غازی''۔

امام ابن خزیمہ نے ''غازی'' کا لفظ پہلے ذکر کیا ہے۔

1700 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغْفر للْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير وَابْن خُزَيْمَةَ فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَلَفْظهمَا: قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِر للْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج - وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ فِىْ اِسْنَاده شريك الْقَاضِى وَلَمْ يخرج لَهُ مُسْلِم اِلَّا فِى المتابعات وَيَاْتِى الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جس کے لئے حاجی نے دعائے مغفرت کی ہو' اُس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو حاجیوں کی مغفرت فرما اور حاجیوں نے' جس کے لئے دعائے مغفرت کی ہو (اس کی بھی مغفرت کر دے)''

حدیث 1700. المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث: 1550' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج' ما قالوا في ثواب الحج - حديث:15749' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه منتصر' حديث:1085' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه منتصر - حديث:8760' شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث:3944

امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں قاضی شریک ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے صرف متابعت کے طور پر روایات نقل کی ہیں' اس راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

1701 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمْتِعُوْا بِهٰذَا الْبَيْت فَقَدْ هدم مرَّتَيْنِ وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . قَالَ ابْن خُزَيْمَة قَوْله وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة يُرِيد بعد الثَّالِثَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس گھر سے جہاں تک ہو سکے' فائدہ حاصل کرلو' کیونکہ یہ دو دفعہ منہدم ہو چکا ہے' اور تیسری مرتبہ اسے اٹھا لیا جائے گا''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: ''تیسری مرتبہ اسے اٹھا لیا جائے گا'' سے مراد یہ ہے کہ تیسری مرتبہ منہدم ہونے کے بعد' اسے اٹھا لیا جائے گا۔

1702 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما أهبط اللّٰه آدم عَلَيْهِ السَّلَام من الْجنَّة قَالَ إِنِّي مهبط مَعَك بَيْتا اَوْ منزلا يُطَاف حوله كَمَا يُطَاف حول عَرْشِي وَيصلى عِنْده كَمَا يصلى عِنْد عَرْشِي فَلَمَّا كَانَ زمن الطوفان رفع وَكَانَ الْاَنْبِيَاء يحجونه وَلَا يعلمُونَ مَكَانَهُ فبوأه لإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَبناه من خَمْسَة اجبل حراء وثبير ولبنان وجبل الطّور وجبل الْخَيْر فتمتعوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوْفًا وَرِجَال إِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نیچے نازل کیا تو فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایک گھر بھیج رہا ہوں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) اور ایک منزل بھیج رہا ہوں' جس کے گرد یوں چکر لگایا جائے گا' جس طرح میرے عرش کے گرد چکر لگایا جاتا ہے' اور اس کے پاس نماز ادا کی جائے گی' جس طرح میرے عرش کے پاس نماز ادا کی جاتی ہے' تو جب طوفان نوح کا زمانہ آیا' تو خانہ کعبہ کو اٹھا لیا گیا' انبیاء کرام علیہم السلام اس کا حج کرتے رہے' لیکن انہیں اس کی جگہ کا علم نہیں تھا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی جگہ کے بارے میں پتا چلا' تو انہوں نے پانچ پہاڑوں یعنی حرا' ثبیر' لبنان' جبل طور اور جبل خیر سے پتھر حاصل کر کے' اس کی تعمیر کی' تو تم سے جہاں تک ہو سکے' تم اس گھر سے نفع حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی سند کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1703 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعجلوا إِلَى الْحَج يَعْنِي الْفَرِيضَة فَإِن اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يعرض لَهُ . رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حج کرنے کے لئے جلدی کرو (نبی اکرم ﷺ کی مراد فرض حج تھی) کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا' کہ اس کو آگے کیا صورتحال درپیش ہو"۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1704 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اوحى اللّٰه تَعَالٰى اِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلَام اَن يَا آدم حج هٰذَا الْبَيْت قبل اَن يحدث بك حدث الْمَوْت قَالَ وَمَا يحدث عَلَيّ يَا رب قَالَ مَا لَا تَدْرِي وَهُوَ الْمَوْت قَالَ وَمَا الْمَوْت قَالَ سَوف تذوق قَالَ وَمَنْ استخلف فِيْ اَهلِيْ قَالَ اعْرِض ذٰلِكَ على السَّمَوَات وَالْاَرْض وَالْجِبَال فَعرض ذٰلِكَ على السَّمَوَات فَابت وَعرض على الْاَرْض فَابت وَعرض على الْجِبَال فَابت وَقبله ابْنه قَاتل اَخِيْه فَخرج آدم عَلَيْهِ السَّلَام من اَرْض الْهِنْد حَاجا فَمَا نزل منزلا اكل فِيْهِ وَشرب اِلَّا صَار عمرانا بعده وقرى حَتّٰى قدم مَكَّة فاستقبلته الْمَلَائِكَة فَقَالُوْا السَّلَام عَلَيْك يَا آدم بر حجك أما اِنَّا قد حججنا هٰذَا الْبَيْت قبلك بِأَلفي عَام قَالَ انس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْت يَوْمَئِذٍ ياقوتة حَمْرَاء جوفاء لَهَا بَابَانِ من يطوف يرى من فِيْ جَوف الْبَيْت وَمَنْ فِيْ جَوف الْبَيْت يرى من يطوف فَقضى آدم نُسكه فَاَوحى اللّٰه تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا آدم قضيت نسكك قَالَ نَعَمْ يَا رب قَالَ فسل حَاجتك تعط قَالَ حَاجتي اَن تغْفر لي ذَنبي وذنب وَلَدي قَالَ اما ذَنْبك يَا آدم فَقَدْ غفرنا حِيْن وَقعت بذنبك وَاَما ذَنْب ولدك فَمَنْ عرفني وآمن بِي وَصدق رُسُلِيْ وكتابي غفرنا لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اَيْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی: اے آدم! تم اس گھر کا حج کرو اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا حادثہ لاحق ہو جائے' انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! مجھے کیا حادثہ لاحق ہو سکتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: وہ جو تم نہیں جانتے' اور وہ موت ہے' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: موت کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب تم اس کا ذائقہ چکھ لو گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ میں اپنے گھر والوں میں سے کسے اپنا جانشین چھوڑوں گا؟ تو پروردگار نے فرمایا: تم یہ پیشکش آسمان' زمین اور پہاڑوں پر کرو' تو حضرت آدم علیہ السلام نے آسمانوں پر کی' تو انہوں نے انکار کر دیا' انہوں نے زمین پر کی' تو اس نے بھی انکار کر دیا' انہوں نے پہاڑوں پر کی' تو انہوں نے بھی انکار کر دیا' حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اسے قبول کر لیا' جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا' حضرت آدم علیہ السلام ہند کی سرزمین سے حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے' انہوں نے جس جگہ پر بھی ٹھہر کر کچھ کھایا پیا' وہ جگہ آباد ہو گئی اور وہاں بستیاں بن گئیں' یہاں تک کہ وہ مکہ آ گئے' تو فرشتوں نے ان کا استقبال کیا اور بولے: اے حضرت آدم! آپ پر سلام ہو آپ کا حج نیکی والا ہے' آپ سے پہلے ہم دو ہزار سال سے اس گھر کا حج کر رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت خانہ کعبہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا تھا' جو اندر سے کھوکھلا تھا' اس کے دو دروازے تھے' جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرتا تھا' وہ خانہ کعبہ کے اندر موجود شخص کو دیکھ سکتا تھا اور جو خانہ کعبہ کے اندر ہوتا تھا' وہ طواف کرنے والے کو دیکھ لیتا تھا' حضرت آدم علیہ السلام نے مناسک حج پورے کر لئے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی

کی. اے آدم! تم نے مناسک حج پورے کر لیے ہیں' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا' تو انہوں نے عرض کی: میری سب سے بڑی حاجت یہ ہے کہ تو میرے گناہ کی مغفرت کر دے اور میری اولاد کے گناہوں کی مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے گناہ کا تعلق ہے' اے آدم! تو ہم نے اس کی اسی وقت مغفرت کر دی تھی' جب تم سے یہ صادر ہوا تھا' باقی جہاں تک تمہاری اولاد کے گناہوں کا تعلق ہے' تو جو شخص مجھے پہچان لے گا' اور مجھ پر ایمان لے آئے گا اور میرے رسولوں کی تصدیق کرے گا' ہم اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیں گے''

یہ روایت صرف اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1705 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّد بن عَلِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد وَلَا أمة يضن بِنَفَقَة ينفقها فِيْمَا يُرْضِي اللّٰه اِلَّا أنفق اضعافها فِيْمَا يسْخط اللّٰه وَمَا من عبد يدع الْحَج لِحَاجَة من حوائج الدُّنْيَا اِلَّا راى الْمُخلفين قبل اَن يقْضِي تِلْكَ الْحَاجة يَعْنِيْ حَجَّة الْإِسْلَام وَمَا من عبد يدع الْمَشْي فِيْ حَاجَة اَخِيْه الْمُسْلِم قضيت اَوْ لم تقض اِلَّا ابْتُلِيَ بمعونة من يَأْثَم عَلَيْهِ وَلَا يُؤجر فِيْهِ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اَيْضًا وَفِيْه نَكَارَة . يضن بالضاد الْمُعْجَمَة اَي يبخل ويشح

امام ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ' یا کنیز کوئی رقم اس کام میں خرچ کرتے ہیں' جو کام اللہ کو راضی کرتا ہو' جو بھی بندہ' یا کنیز اللہ کو راضی کرنے والے کسی کام میں رقم خرچ کرنے والے کام سے کنجوسی کرتے ہیں' تو وہ اس سے کئی گنا زیادہ رقم' اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ کر دیتے ہیں' اور جو بھی بندہ' حج کو کسی دنیاوی کام کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے' تو وہ اس حاجت کو پوری کرنے سے پہلے ہی پیچھے والوں کو دیکھ لیتا ہے' اور جو بھی بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے سلسلے میں پیدل چل کر جانے کو ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ کام ہو' یا نہ ہو' تو وہ ایسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' جس کے حوالے سے وہ گناہگار ہوتا ہے' اور اسے کوئی اجر نہیں ملتا''

یہ روایت اصبہانی نے ہی نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

لفظ ''یضن'' میں 'ض' کے ساتھ' اس سے مراد بخل اور کنجوسی کرنا ہے۔

1706 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَعْبَة لَهَا لِسَان وشفتان وَلَقَد اشتكت فَقَالَت يَا رب قل عوادي وَقل زواري فَاَوحى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِنِّي خَالق بشرا خشعا سجدا يحنون اِلَيْك كَمَا تحن الْحَمَامَة اِلَى بيضها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خانہ کعبہ کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' اس نے شکایت کی اور عرض کی. اے میرے رب! میرے ہاں آنے والے اور میری زیارت کرنے والے لوگ کم ہو گئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی: میں ایسے انسانوں کو پیدا کروں گا' جو خشوع والے ہوں گے سجدہ کرنے والے ہوں گے' وہ تیری طرف یوں آئیں گے' جس طرح کبوتری اپنے انڈوں کی طرف جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1707 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن دَاوُد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلٰھی مَا لِعِبَادِكَ عَلَیْكَ اِذا ھم زاروك فِی بَیْتك قَالَ لکل زائر حق علی المزور حَقًّا یَا دَاوُد اِن لَھُمْ عَلَیَّ اَن أعافیھم فِی الدُّنْیَا وأغفر لَھُمْ اِذا لقیتھم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے معبود! تیرے بندوں کا تجھ پر کیا حق ہوگا؟ جب وہ تیرے گھر میں تیری زیارت کے لئے آئیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ملاقاتی کا میزبان پر حق ہوتا ہے' اے داؤد! ان لوگوں کا مجھ پر یہ حق ہوگا کہ میں دنیا میں انہیں عافیت عطا کروں' اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوں' تو میں ان کی مغفرت کردوں''۔

یہ روایت بھی امام طبرانی نے ''اوسط'' میں میں نقل کی ہے۔

1708 - وَرُوِیَ عَن سھل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاح مُسلم فِی سَبِیْل اللّٰہ مُجَاھِدًا اَوْ حَاجا مھلا اَوْ ملبیا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنْھَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضا

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے' یا حج کرنے کے لئے احرام باندھ کر' یا تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہو جاتا ہے' اور وہ شخص گناہوں سے نکل جاتا ہے''

یہ روایت بھی امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے

1709 - وروی ابْن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کنت جَالِسا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی مَسْجِد منی فَاَتَاهُ رجل من الْاَنْصَار وَرجل من ثَقِیف فسلما ثُمَّ قَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْنَا نَسْاَلك فَقَالَ اِن شئتما اخبرتکما بِمَا جئتما تسألانی عَنهُ فعلت وَاِن شئتما اَن أمسك وتسألانی فعلت فَقَالَا اخبرنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّقَفِیّ للْاَنْصَارِیّ سل فَقَالَ اَخْبرنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ جئتنی تَسْاَلنِی عَن مخرجك من بَیْتك تؤم الْبَیْت الْحَرَام وَمَا لَك فِیْہِ وَعَن رکعتیك بعد الطّواف وَمَا لَك فِیھِمَا وَعَن طوافك بَین الصَّفَا والمروة وَمَا لَك فِیْہِ وَعَن وقوفك عَشِیَّة عَرَفَة وَمَا لَك فِیْہِ وَعَن رمیك الْجمار وَمَا لَك فِیْہِ وَعَن نحرك وَمَا لَك فِیْہِ مَعَ الْاِفَاضَة فَقَالَ وَالَّذِی بَعثك بِالْحَقِّ لعن ھٰذَا جِئْت اَسالك قَالَ فَاِنَّك اِذا خرجت من بَیْتك تؤم الْبَیْت الْحَرَام لَا تضع نَاقَتك خفا وَلَا ترفعه اِلَّا کتب اللّٰہ لَك بِهِ حَسَنَة ومحا عَنْك خَطِیئَة وَأما رکعتاك بعد الطّواف کعتق رَقَبَة من بنی اِسْمَاعِیل عَلَیْہِ السَّلَام وَأما طوافك بالصفا والمروة کعتق سبعین رَقَبَة وَأما وقوفك عَشِیَّة عَرَفَة فَاِن اللّٰہ یھبط اِلَی سَمَاء الدُّنْیَا فیباھی بکم الْمَلَائِکَة یَقُوْلُ عِبَادِی جاؤونی شعثا من کل فج عمیق یرجون جنتی فَلَو کَانَت ذنوبکم کعدد الرمل اَوْ کقطر الْمَطَر اَوْ کزبد الْبَحْر لغفرتھا أفیضوا عِبَادِی مغفورا لکم

وَلمن شفعتم لَهُ وَأما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تَكْفِير كَبِيرَة من الموبقات وَأما نحرك فمدخور لَك عِنْد رَبك وَأما حلاقك رَأسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة ويمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ بعد ذَلِك فَإنَّك تَطوف وَلَا ذَنب لَك يَأْتِي ملك حَتَّى يضع يَدَيْهِ بَين كتفيك فَيَقُول اعْمَل فِيمَا تسْتَقْبل فقد غفر لَك مَا مضى ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِيَ هَذَا الحَدِيث من وُجُوه وَلَا نعلم لَهُ أحسن من هَذَا الطَّرِيق ـ قَالَ المملي رَضِيَ اللهُ عَنهُ وَهِي طَرِيق لَا بَأْس بهَا رواتها كلهم موثقون وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَيَأْتِي لَفظه فِي الْوُقُوف إِن شَاءَ اللهُ تَعَالَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں منیٰ کی مسجد میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان دونوں نے سلام کیا' پھر ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کچھ دریافت کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو! تو میں تم دونوں کو اس بارے میں بتا دیتا ہوں کہ تم دونوں کس چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' تو میں ایسا کر لیتا ہوں' اور اگر تم چاہو تو میں رُک جاتا ہوں' تم مجھ سے سوال کر لو۔ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں ارشاد فرما دیجئے' ثقفی نے انصاری سے کہا: تم سوال کرو! تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ تم میرے پاس اس لئے آئے ہو تا کہ تم اپنے گھر سے نکل کر بیت الحرام کی نیت سے روانہ ہونے کے بارے میں دریافت کرو' کہ تمہیں' اس کا کیا اجر ملے گا؟ اور طواف کے بعد کی دو رکعات کا کیا اجر ہوگا' اور تمہیں' ان دونوں کا کیا اجر و ثواب ہوگا' اور تم صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' کہ تمہیں' اس کا کیا اجر و ثواب ملے گا' اور عرفہ کی شام تمہارے وقوف کرنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو کہ تمہیں' اس کا کتنا اجر و ثواب ملے گا اور جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' اور اس کا تمہیں کیا اجر ملے گا' اور قربانی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' تمہیں' اس کا کیا اجر ملے گا؟ نیز واپسی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث فرمایا ہے' میں اسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے بارے میں ہی حاضر ہوا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیت الحرام کی نیت کر کے اپنے گھر سے نکلتے ہو' تو تمہاری اونٹنی جو بھی قدم رکھتی ہے' اور جو بھی قدم اٹھاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور تم سے ایک خطا کو مٹا دیتا ہے' جہاں تک تمہارے طواف کے بعد دو رکعات ادا کرنے کا جو تعلق ہے' تو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہے' جہاں تک تمہارے صفا و مروہ کے چکر لگانے کا سوال ہے' تو یہ ستر غلام آزاد کرنے کی مانند ہے' جہاں تک تمہارے عرفہ کی شام وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور تم لوگوں کے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے' وہ فرماتا ہے۔ میرے بندے بکھرے ہوئے بال لے کر میری خدمت میں دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں' وہ میری جنت کی امید رکھتے ہیں' اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذرات جتنے ہوں' یا بارش کے قطروں جتنے ہوں' تو میں ان کی مغفرت کر دوں

گا: اے میرے بندو! جب تم واپس جاؤ گے تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہوگی اور اس شخص کی مغفرت بھی ہو چکی ہوگی جس کی تم شفاعت کرو گے۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جہاں تک تمہارا جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے تو تم جو بھی کنکری پھینکو گے اس میں سے ہر ایک کے عوض میں ہلاک کرنے والا ایک کبیرہ گناہ ختم ہو جائے گا اور جہاں تک تمہاری قربانی کرنے کا تعلق ہے تو یہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سنبھال کر رکھ لی جائے گی جہاں تک تمہارے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے تو تم نے جو بھی بال منڈوایا ہے ہر ایک بال کے عوض میں تمہیں ایک نیکی ملے گی اور اس کے عوض میں تمہاری ایک برائی کو مٹا دیا جائے گا جہاں تک تمہارے اس کے بعد بیت اللہ کے طواف کرنے کا تعلق ہے تو جب تم طواف کرو گے تو تمہارا کوئی گناہ نہیں ہوگا ایک فرشتہ آئے گا وہ اپنے دونوں ہاتھ تمہارے کندھوں کے درمیان رکھے گا اور کہے گا:

"اب تم نئے سرے سے عمل شروع کرو! کیونکہ تمہارے گزشتہ گناہوں کی تو مغفرت ہو چکی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اس کو نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ حدیث کئی حوالوں سے منقول ہے لیکن ہمارے علم کے مطابق اس کی اس سے زیادہ اچھی سند اور کوئی نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ ایک ایسا واسطہ ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں امام ابن حبان نے بھی اس کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور اس روایت کے الفاظ "وقوف" سے متعلق باب میں آگے آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

1710 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ من حَدِيْث عبَادَة بن الصَّامِت وَقَالَ فِيهِ فَإِن لَك من الْأجر إِذا أممت الْبَيْت الْعَتِيق أَلا ترفع قدما أَو تضعها أَنْت ودابتك إِلَّا كتبت لَك حَسَنَة وَرفعت لَك دَرَجَة وَأما وقوفك بِعَرَفَة فَإِن الله عز وَجل يَقُول لملائكته يَا ملائكتي مَا جَاءَ بعبادي قَالُوا جاؤوا يَلْتَمِسُونَ رضوانك وَالْجنَّة فَيَقُول الله عز وَجل فَإِنِّي أشهد نَفسِي وخلقي أَنِّي قد غفرت لَهُم وَلَو كَانَت ذنوبهم عدد أَيَّام الدَّهْر وَعدد رمل عالج وَأما رميك الْجمار قَالَ الله عز وَجل (فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِي لَهُم من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوا يعْملُونَ) السجدة ۱۷ وَأما حلقك رَأسك فَإِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِي الأَرْض إِلَّا كَانَت لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ إِذا ودعت فَإنَّك تخرج من ذنوبك كَيَوْم وَلدتك أمك

وَرَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ من حَدِيْث أنس بن مَالك نَحوه إِلَّا أَنه قَالَ فِيهِ: وَأما وقوفك بِعَرَفَات فَإِن الله تَعَالَى يطلع على أهل عَرَفَات فَيَقُول عبَادي أتوني شعثا غبرا أتوني من كل فج عميق فيباهي بهم الْمَلَائِكَة فَلَو كَانَ عَلَيْك من الذُّنُوب مثل رمل عالج وَنُجُوم السَّمَاء وقطر الْبَحْر والمطر غفر الله لَك وَأما رميك الْجمار فَإِنَّهُ مدخور لَك عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون إِلَيْهِ وَأما حلقك رَأسك فَإِن لَك بِكُل شَعْرَة تقع مِنْك نورا يَوْم الْقِيَامَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ فَإنَّك تصدر وَأَنت من ذنوبك كهيئة يَوْم وَلدتك أمك

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

''جب تم ''بیت عتیق'' کے ارادے سے نکلو گے' تو تمہیں' اس کا یہ اجر ملے گا کہ تم جو بھی قدم اٹھاؤ گے یا رکھو گے' تم اٹھاؤ' یا تمہارا جانور اٹھائے' تو تمہارے نامہ اعمال میں' ایک نیکی نوٹ کی جائے گی' اور تمہارا ایک درجہ بلند کیا جائے گا' اور جہاں تک تمہارا عرفہ میں وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندے کیوں آئے ہیں' وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری رضامندی اور جنت کی تلاش میں آئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے آپ کو اور اپنی مخلوق کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں ان کی مغفرت کر دی ہے' خواہ ان کے گناہ' زمانے کے دنوں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذروں کی تعداد میں ہوں' جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے یہ اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے''

جہاں تک تمہارے سر منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارے بالوں میں سے' جو بھی بال زمین پر گرتا ہے' تو وہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا' جہاں تک تمہارے بیت اللہ کا طواف کرنے کا تعلق ہے' یعنی طواف وداع کا تعلق ہے' تو تم گناہوں سے یوں نکل جاؤ گے' جیسے اُس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا''

یہ راویت ابوالقاسم اصبہانی نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جہاں تک تمہارے عرفات میں وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ' اہل عرفات کی طرف دیکھ کر یہ فرماتا ہے: میرے بندے بکھرے ہوئے بال لے کر غبار آلود ہو کر' میری بارگاہ میں آئے ہیں' یہ دور دراز کے علاقوں سے میرے پاس آئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے کہ اگر تمہارے اتنے گناہ ہوں' جو ریت کے ذروں جتنے ہوں' اور آسمان کے ستاروں جتنے ہوں' اور سمندر کے قطروں جتنے ہوں' یا بارش کے قطروں جتنے ہوں' تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے گا' یہاں تک تمہارے کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو یہ چیز تمہارے پروردگار کی راہ میں تمہارے لئے سنبھال کر رکھ لی جائے گی' اور اس وقت کام آئے گی' جب تمہیں' اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو گی' جہاں تک تمہارے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارا جو بھی بال گرے گا' وہ قیامت کے دن نور ہو گا' جہاں تک تمہارے بیت اللہ کا طواف کرنے کا تعلق ہے' تو جب تم اس سے فارغ ہو گے' تو تم اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو گے' جیسے اس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا''۔

1711 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حرج حَاجا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْحَاج إِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْمُعْتَمِر إِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج غازيا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْغَازِي إِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّةُ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حج کرنے کے لئے نکلے اور راستے میں فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا'

اور جو شخص عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب نصیب ہوگا' جو شخص جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک جنگ میں حصہ لینے کا اجر و ثواب ملے گا"

یہ راویت امام ابویعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

1712 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ هٰذَا الْوَجْه لحج اَوْ عمْرَة فَمَاتَ فِیْهِ لم یعرض وَلَمْ یُحَاسب وَقِیْلَ لَهُ ادخل الْجنَّة قَالَت وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه یباهی بالطائفین . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ یعلی وَالدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص حج یا عمرہ کرنے کے لئے' اس طرف نکلے' اور راستے میں انتقال کر جائے' تو اس سے حساب نہیں لیا جائے گا' اور اسے (حساب کے لئے) پیش بھی نہیں کیا جائے گا' اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ طواف کرنے والے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی' امام ابویعلیٰ' امام دارقطنی' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1713 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن هٰذَا الْبَیْت دعامة من دعائم الْإِسْلَام فَمَنْ حج الْبَیْت اَوْ اعْتَمر فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه فَإِن مَاتَ أدخلهُ الْجنَّة وَإِن رده إِلَى اَهله رده بِأجر وغنیمة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ . الدعامة بِكَسْر الدَّال هِیَ عَمُود الْبَیْت والخباء

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یہ گھر (یعنی بیت اللہ) اسلام کی بنیادوں میں سے ایک ہے' جو شخص بیت اللہ کا حج کرتا ہے' یا عمرہ کرتا ہے' تو اللہ کے ذمہ یہ لازم ہے کہ جب وہ مر جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے' اور اگر اسے واپس' اس کے گھر والوں کی طرف لوٹائے' تو اسے اجر اور غنیمت کے ہمراہ لوٹائے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ "الدعامۃ" میں 'د' پر زیر ہے' اس سے مراد گھر اور خیمے کا ستون ہے۔

1714 - وَرُوِیَ عَنهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِیْ طَرِیْق مَكَّة ذَاهِبًا اَوْ رَاجعا لم یعرض وَلَمْ یُحَاسب اَوْ غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص (حج یا عمرے کے لئے) جاتے ہوئے' یا واپس آتے ہوئے' مکہ کے راستے میں انتقال کر جائے' اُسے (قیامت کے دن حساب کے لئے) پیش نہیں کیا جائے گا' اور نہ ہی اُس سے حساب لیا جائے گا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی مغفرت ہو جائے گی"۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1715 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رجل وَاقِف مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقع عَن رَاحِلَته فاقصعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر وكفنوه بثوبيه وَلَا تخمروا رَأسه وَلَا تحنطوه فَإِنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة ملبيا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن خُزَيْمَة

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُم: أَن رجلا كَانَ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوقصته نَاقَته وَهُوَ محرم فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر وكفنوه فِي ثوبيه وَلَا تمسوه بِطيب وَلَا تخمروا رَأسه فَإِنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة ملبيا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھا' وہ اپنی سواری سے گرا' اوراس کی گردن ٹوٹ گئی (اور وہ انتقال کر گیا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دینا' اس کے سر کو نہ ڈھانپنا' اس کو خوشبو نہ لگانا' کیونکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' ان حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' اس کی اونٹنی نے اسے گرا دیا' وہ احرام باندھے ہوئے تھا' اور اس شخص کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو' اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا''۔

1716 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم فَأَمرهم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يغسلوه بِمَاء وَسدر وَأَن يكشفوا وَجهه حسبته قَالَ وَرَأسه فَإِنَّهُ يبْعَث وَهُوَ يهل

حديث1715. صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب الكفن في ثوبين - حديث:1218 صحيح مسلم - كتاب الحج' باب ما يفعل بالمحرم إذا مات - حديث:2167 مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب صفة الكفن إذا مات المحرم وغسله وحظر تخمير وجهه ورأسه - حديث:2483 صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم " البسوه ثوبين' حديث:4022 سنن الدارمي - من كتاب المناسك' باب في المحرم إذا مات ما يصنع به - حديث:1843 سنن ابن ماجه كتاب المناسك' باب المحرم يموت - حديث:3082 السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج تخمير المحرم وجهه ورأسه - حديث:2678 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج' في المحرم يموت يغطى رأسه - حديث:17472 سنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' المواقيت - تخمير المحرم وجهه ورأسه' حديث:3570 سنن الدارقطني - كتاب الحج باب المواقيت - حديث:2423 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب غسل الميت - باب المحرم يموت' حديث:6258 مسند الشافعي - ومن كتاب الجنائز والحدود حديث:1798 مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وسعيد بن جبير' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وسعيد بن جبير حديث:1521 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وسعيد بن جبير حديث:452 مسند الحميدي - أحاديث ابن عباس رضي الله عنه التي قال فيها سمعت رسول' حديث:2734 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2417 المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم' حديث:214 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه عبد الله - حديث:4438 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث:12030

وقصته ناقته معناه رمته ناقته فكسرت عنقه وكذلك فاقصته

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے اسے غسل دیں اور اس کا چہرہ کھلا رکھیں"

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے سر کو بھی کھلا رکھو کیونکہ جب (قیامت کے دن) یہ زندہ ہوگا' تو تلبیہ پڑھ رہا ہوگا"۔

متن کے الفاظ "وقصتہ ناقتہ" کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اونٹنی نے اس کو گرا دیا' تو اس کی گردن ٹوٹ گئی لفظ "فاقصتہ" کا بھی یہی مطلب ہے۔

1- التَّرْغِيب فِي النَّفَقَة فِي الْحَج وَالْعمرَة وَمَا جَاءَ فِيمَن أنْفق فِيهِمَا من مَال حرَام

باب: حج اور عمرہ میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جو شخص حرام مال میں سے ان دونوں پر خرچ کرتا ہے' اِس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1717 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ عمرتها اِن لَك من الْأجر على قدر نصبك ونفقتك . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وصححها: اِنَّمَا اجرك فِيْ عمرتك على قدر نَفَقَتك . النصب هُوَ التَّعَب وزنا وَمعنى

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُن کے عمرے کے بارے میں' اُن سے یہ فرمایا تھا:

"تمہیں اس کا اتنا ہی اجر ملے گا' جتنی تم نے مشقت برداشت کی ہوگی' اور جتنا خرچ کیا ہوگا"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم کی نقل کردہ ایک اور روایت' جس کو انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

"تمہارے عمرے کے بارے میں' تمہارا اجر' تمہارے خرچ کے حساب سے ہوگا"

لفظ "نصب" وزن اور معنی کے اعتبار سے لفظ 'تعب' (مشقت) کے معنی میں ہے۔

1718 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَة فِي الْحَج كَالنَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْل اللّٰه بسبع مائة ضعف . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حج پر خرچ کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مانند ہے' جو سات سو گنا ہو"

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ سند حسن ہے۔

1719 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضًا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةَ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الدِّرْهَمِ بِسَبْعِ مِائَة

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''حج میں خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مانند ہے جو ایک درہم سات سو کے برابر ہوگا''۔

1720 - وَرُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَّاجُ والعمار وَفد اللّٰه اِن سَاَلُوْا اُعْطُوْا وَاِن دعوا اُجِيبُوا وَاِن اَنْفقُوْا أخلف لَهُم وَالَّذِيْ نفس اَبِيْ الْقَاسِم بِيَدِهٖ مَا كبر مكبر على نشز وَلَا اَهَلَّ مهل على شرف من الْاَشْرَاف اِلَّا اَهَلَّ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكبر حَتّٰى يَنْقَطِع مِنْهُ مُنْقَطع التُّرَاب -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

النشز بِفَتْح النُّوْن وَاِسْكَان الشين الْمُعْجَمَة وبالزاى هُوَ الْمَكَان الْمُرْتَفع

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اگر وہ مانگیں تو انہیں عطا کیا جاتا ہے اگر وہ دعا کریں تو وہ قبول ہوتی ہے اگر وہ خرچ کریں تو انہیں اس کا بدلہ ملتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے جب بھی تکبیر کہنے والا کسی ٹیلے پر تکبیر کہتا ہے یا تلبیہ پڑھنے والا کسی اونچی چیز پر تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے سامنے والی چیزیں تلبیہ پڑھتی ہیں اور تکبیر کہتی ہیں جتنی دور تک جہاں تک مٹی ہوتی ہے''
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔
لفظ ''نشز'' میں 'ن' پر زبر ہے اور 'ش' ساکن ہے اس کے بعد 'ز' ہے اس سے مراد بلند جگہ ہے۔

1721 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّاج والعمار وَفد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يعطيهم مَا سَاَلُوْا ويستجيب لَهُمْ مَا دعوا ويخلف عَلَيْهِمْ مَا اَنْفقُوْا الدِّرْهَم الف ألف -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں وہ جو مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ انہیں عطا کرتا ہے اور وہ جو دعا کرتے ہیں ان کی وہ دعا قبول کرتا ہے اور جو درہم انہوں نے خرچ کیے ہوئے ہوتے ہیں ان کا ہزار ہزار گنا مزید انہیں عطا کرتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1722 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ مَا أمعر حَاج قطّ -قيل لجَابِر مَا الإمعار قَالَ مَا افْتقر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: ''حاجی کبھی فقیر نہیں ہوتا''
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: (متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''امعار'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ کبھی غریب نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1723 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا خرج الْحَاج حَاجا بِنَفَقَة طيبَة وَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لبيك ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَبَّيْكَ وَسعديك زادك حَلَال وراحلتك حَلَال وحجك مبرور غير مأزور وَإِذا خرج بِالنَّفَقَةِ الخبيثة فَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَا لَبَّيْكَ وَلَا سعديك زادك حرَام ونفقتك حرَام وحجك مأزور غير مبرور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ أسلم مولى عمر بن الْخطاب مُرْسلا مُخْتَصرا

الغرز بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُوْن الرَّاء بعْدهَا زَاي هُوَ ركاب من جلد

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حاجی' حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور پاکیزہ مال میں سے خرچ کرتا ہے' تو جب وہ اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا ہے' اور لبیک کہتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی پکار کر اسے کہتا ہے: تم حاضر بھی ہو' اور تمہیں سعادت بھی نصیب ہوگی' تمہارا زادِ سفر حلال ہے' تمہاری سواری حلال ہے' تمہارا حج مقبول ہے' جس میں کوئی گناہ نہیں ہے' اور جب کوئی حاجی' حرام مال لے کر نکلتا ہے' تو جیسے ہی اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا ہے' اور لبیک پکارتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی' اُسے پکار کر کہتا ہے: نہ تمہاری حاضری قبول ہے' اور نہ تمہیں سعادت نصیب ہوگی' تمہارا زادِ سفر حرام ہے' تمہارا خرچ حرام ہے' تمہارا حج گناہ والا ہے' اس میں نیکی نہیں ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ اصبہانی نے' اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کے حوالے سے ''مرسل'' اور ''مختصر'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

لفظ ''غرز'' میں 'غ' پر زبر ہے' 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ز' ہے' اس سے مراد چمڑے کی بنی ہوئی رکاب ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِي الْعمرَة فِيْ رَمَضَان

باب: رمضان میں عمرہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1724 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج فَقَالَت امْرَاَة لزَوجهَا احججني مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أحججك عَلَيْهِ فَقَالَت أحججني على جملك فلَان قَالَ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاَتى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِن امْرَاَتي تقْرَأ عَلَيْكَ السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَاَنَّهَا سَاَلَتنِيْ الْحَج مَعَك فَقُلْتُ مَا عِنْدِي مَا أحججك عَلَيْهِ قَالَت أحججني على جملك فلَان فَقُلْتُ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أما اِنَّك لَو أحججتها عَلَيْهِ كَانَ فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَاِنَّهَا اَمرتنِيْ اَن اَسأَلك مَا يعدل حجَّة مَعَك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقرئها السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته وأخبرها اَنَّهَا تعدل حجَّة معي عمْرَة فِيْ رَمَضَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا بالقصة وَاللَّفْظ لِاَبِيْ دَاوُد وَآخره عِنْدهمَا سَوَاء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج کا ارادہ کیا' تو ایک خاتون نے اپنے شوہر سے کہا: تم بھی مجھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرواؤ! اس نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لئے بھجوا سکوں' اس عورت نے کہا: تم مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کے لئے بھجوادو! اس نے کہا: وہ اللہ کی راہ میں مخصوص کیا گیا ہے' وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی نے آپ کو سلام عرض کیا ہے' اس نے مجھ سے یہ فرمائش کی ہے' کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہے' تو میں نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لئے بھجوا سکوں' تو اس نے کہا: تم مجھے فلاں اونٹ پر مجھے حج کے لئے بھجوادو! میں نے کہا: وہ تو اللہ کی راہ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس عورت کو اس اونٹ پر حج کروا دیتے ہو' تو یہ بھی اللہ کی راہ میں شمار ہوگا' اس شخص نے کہا: اُس خاتون نے مجھ سے کہا ہے: میں آپ سے دریافت کروں' کون سی چیز آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو سلام کہنا' اور اسے یہ بتانا کہ رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں نے پورا واقعہ نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' تاہم اس کا آخری حصہ' ان دونوں کے نزدیک ایک جیسا ہے۔

1725 - وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا: "عُمْرَة فِي رَمَضَان تعدل حجَّة"

وَمُسلِم وَلَفظِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لامْرَاَة من الْاَنْصَار يُقَال لَهَا ام سِنَان مَا مَنعك اَن تحجي مَعنا قَالَت لم يكن لنا اِلَّا ناضحان فحج اَبُوْ وَلَدهَا وَابنهَا على نَاضِح وَترك لنا ناضحا ننضح عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَان فاعتمری فَإِن عمْرَة فِي رَمَضَان تعدل حجَّة

وَفِي رِوَايَة لَهُ: تعدل حجَّة اَوْ حجَّة معي

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے مختصر طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام مسلم نے بھی نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جس کا نام' ام سنان' تھا' اس سے دریافت کیا' کیا وجہ ہے؟ تم ہمارے ساتھ حج کے لئے کیوں نہیں جا رہی ہو؟ اس نے عرض کی: ہمارے پاس صرف دو اونٹ ہیں' بس کے بچوں کا باپ' اور اس عورت کا ایک بیٹا' ایک اونٹ پر حج کے لئے جا رہے ہیں' اور ہمارے لئے دوسرا اونٹ چھوڑ کر جا رہے ہیں' جو ہم اپنے استعمال میں لائیں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان آئے گا' تو تم عمرہ کر لینا' رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حج کرنے کے برابر ہے'' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) ''میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''۔

1726 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ جَاءَت ام سليم اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت حج اَبُو طَلْحَة وَابْنه وتركاني فَقَالَ يَا أم سليم عمْرَة فِي رَمَضَان تعدل حجَّة معي . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اوران کے صاحب زادے حج کے لئے چلے گئے ہیں اور مجھے چھوڑ گئے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُم سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1727 - وَعَنْ أم معقل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما حج رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة الْوَدَاع وَكَانَ لنا جمل فَجعله اَبُوْ معقل فِيْ سَبِيْلِ الله قَالَت وأصابنا مرض وَهلك اَبُوْ معقل قَالَت فَلَمَّا قفل رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حجه فَقَالَ يَا أم معقل مَا مَنعك اَن تخرجي مَعنا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللهِ لقد تهيأنا فَهَلَك اَبُوْ معقل وَكَانَ لنا جمل هُوَ الَّذِيْ نحج عَلَيْهِ فاوصى بِهٖ اَبُوْ معقل فِيْ سَبِيْلِ الله قَالَ فَهَلا خرجت عَلَيْهِ فَإِن الْحَج فِيْ سَبِيْلِ الله فَاَما اِذْ فاتتك هٰذِهِ الْحجَّة فاعتمري فِيْ رَمَضَان فَإِنَّهَا كحجة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصرًا عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة . وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ: اِن الْحَج وَالْعمْرَة فِيْ سَبِيْلِ الله وَاِن عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة اَوْ تجزي حجَّة

سیدہ اُم معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے لئے لے جانے لگے' تو ہمارا ایک اونٹ تھا' جسے حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں وقف کردیا تھا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہمیں بیماری لاحق ہوئی' تو حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ حج کرکے واپس تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے اُم معقل! تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں گئی تھی؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے ارادہ تو کیا تھا' لیکن حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' ہمارا ایک ہی اونٹ تھا' یہی وہ اونٹ تھا جس پر ہم نے حج کے لئے جانا تھا' اور حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کردی کہ یہ اللہ کی راہ میں وقف ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس اونٹ پر سوار ہوکر کیوں نہیں گئیں؟ کیونکہ حج بھی' اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' اب تمہارا یہ حج تو رہ گیا ہے' تم رمضان میں عمرہ کرلینا' وہ بھی حج کی مانند ہوتا ہے"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"رمضان میں' عمرہ کرنا حج کے برابر ہے"

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام ابن خزیمہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"بے شک حج اور عمرہ بھی' اللہ کی راہ میں ہوتے ہیں' اور رمضان عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے" (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) "حج کی جگہ کفایت کرجاتا ہے"۔

1728 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابِي دَاوُد وَالنَّسَائِيّ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ امْرَاَة قد كَبرت وسقمت

فَهَلْ من عمل يَجْزِى عنى من حجتى --قَالَ عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجّة . قفل محركة اى رَجَعَ من سَفره

امام ابوداؤد اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے اس خاتون سے ایک روایت یہ منقول ہے۔

''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی خاتون ہوں' جس کی عمر زیادہ ہو چکی ہے' اور میں بیمار بھی ہوں' تو کیا کوئی ایسا عمل ہے؟ جو میرے لئے اس حج کی جگہ کفایت کر جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔

لفظ ''قفل'' میں تینوں الفاظ پر حرکت ہے' یعنی جب آپ ﷺ سفر سے واپس آئے۔

1729 - وَعَنْ اَبِىْ معقل رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَة فِىْ رَمَضَان تعدل حجّة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رمضان میں' عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1730 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر فِىْ حَدِيْث طَوِيل بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ اَبِىْ طليق اَنه قَالَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يعدل الْحَج مَعَك قَالَ عمْرَة فِىْ رَمَضَان

قَالَ الـمملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُو طليق هُوَ اَوْ معقل وَكَذٰلِكَ زَوجته ام معقل تكنى ام طليق اَيْضًا ذكره ابْن عبد الْبر النمرى

امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں طویل حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ' حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا چیز آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا''

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ یا حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' اُن کی زوجہ ''ام معقل'' ہیں' اور ان کی کنیت ''ام طلیق'' ہے' یہ بات ''ابن عبدالبر نمری'' نے ذکر کی ہے

3 - التَّرْغِيْب فِى التَّوَاضُع فِى الْحَج والتبذل وَلبس الدون من الثِّيَاب اقْتِدَاءِ بالأنبياء عَلَيْهِمُ الصَّلَاة وَالسَّلَام

انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے' حج کے دوران تواضع اختیار کرنے (اور) عام سا لباس پہننے سے متعلق ترغیبی روایات

1731 - رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على رحل رث وقطيفة خلقَة تَسَاوِى اَرْبَعَة دَرَاهِمْ اَوْ لَا تَسَاوِى ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حجَّة لَا رِيَاء فِيهَا وَلَا سمعة

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ فِی الشَّمَائِل وَابْنُ مَاجَة والاصبهانی اِلَّا انّه قَالَ لَا تَسَاوِی اَرْبَعَة دَرَاهِم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس ۔ القطیفة کساء لَهُ خمل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے پالان پر سفر کر کے حج کیا تھا' جو عام سا تھا' اور ایک ایسی چادر جو پرانی تھی' جس کی قیمت چار درہم' یا اس کے برابر بھی نہیں ہوگی' پھر بھی آپ ﷺ نے یہ دعا کی: اے اللہ! یہ ایسا حج ہو' جس میں کوئی ریا کاری اور شہرت نہ ہو"

یہ روایت امام ترمذی نے "شمائل" میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کی قیمت چار درہم کے برابر بھی نہیں تھی"

امام طبرانی نے' یہ روایت معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "قطیفہ" کا مطلب' وہ چادر ہے' جس کا کپڑا روئیں والا ہو۔

1732 - وَعَنْ ثُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج أنس علی رَحل وَلَمْ یکن شحیحا وَحدث اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حج علی رَحل وَکَانَت زاملته

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک عام سے پالان پر حج کیا تھا' وہ کنجوس نہیں تھے' لیکن انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے ایک عام سے پالان پر حج کیا تھا' اور (جس اونٹنی پر سفر کیا تھا) وہ آپ ﷺ کی سامان والی اونٹنی تھی۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

1733 - وَعَنْ قدامَة بن عبد اللّٰه وَهُوَ ابْن عمار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجَمْرَة یَوْم النَّحر علی نَاقَة صهباء لَا ضرب وَلَا طرد وَلَا اِلَیْكَ اِلَیْكَ

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِی صَحِیْحه وَغَیره

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ قربانی کے دن اپنی اونٹنی "صہباء" پر بیٹھ کر' جمرہ کو کنکریاں مار رہے تھے' اور وہاں کوئی مار پیٹ اور "ہٹو بچو" نہیں ہو رہی تھی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

1734 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّة وَالْمَدِیْنَة فمررنا بِوَاد فَقَالَ اَی وَاد هٰذَا قَالُوْا وَادی الْاَزْرَق قَالَ کَاَنِّی أنظر اِلَی مُوسَی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذکر من طول شعره شَیْئًا لَا یحفظه دَاوُد وَاضِعا اِصبعه فِی اُذُنه لَهُ جؤار اِلَی اللّٰه بِالتَّلْبِیَة مارا بِهٰذَا الْوَادی قَالَ ثُمَّ سرنا حَتّٰی اَتَیْنَا علی ثنیة فَقَالَ اَی ثنیة هٰذِه قَالُوْا ثنیة هرشی اَوْ لفت قَالَ کَاَنِّی أنظر اِلَی یُوْنُس صَلَّی اللّٰهُ

حدیث 1732: صحیح البخاری - کتاب الحج' باب الحج علی الرحل - حدیث: 1455 صحیح ابن حبان - کتاب الحج' باب مقدمات الحج - ذکر إباحة الحج للرجل علی الرحال وإن کان موسرا بغیرها' حدیث:3814 السنن الکبری للبیهقی - کتاب الحج' باب من اختار الرکوب لما فیه من زیادة النفقة والإجهام للدعاء - حدیث:8125

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على نَاقَة حَمْرَاء عَلَيْهِ جُبَّة صوف وخطام نَاقَته خلبة مارا بِهذَا الْوَادي ملبيا

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَاد صَحِيح وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ اور مدینہ کے درمیان' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہمارا گزر ایک وادی کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بالوں کی لمبائی کی کوئی بات ذکر کی' جو داؤد نامی راوی کو الفاظ یاد نہیں رہے (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) انہوں نے اپنی انگلی اپنے کان میں رکھی ہوئی تھی' اور وہ تلبیہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے تھے' راوی کہتے ہیں: پھر ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی کے پاس آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ''ہرشی'' یا ''لفت'' نامی گھاٹی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی' حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے' اور ان کی اونٹنی کی لگام انگور کے پتوں سے بنی ہوئی ہے' وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے' اس وادی سے گزر رہے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان دونوں حضرات کے نقل کردہ ہیں۔

1735 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِإِسْنَاد على شَرط مُسلم وَلَفظه أَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى على وَادي الْأَزْرَق فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا وَادي الْأَزْرَق فَقَالَ كَأَنِّي أنظر إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام مهبطا لَهُ جؤار إِلَى الله بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ أَتَى على ثنية فَقَالَ كَأَنِّي أنظر إِلَى يُونُس عَلَيْهِ السَّلَام على نَاقَة حَمْرَاء جعدة خطامها ليف وَهُوَ يُلَبِّي وَعَلِيهِ جُبَّة صوف . هرشي بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الرَّاء بعدهمَا شين مُعْجمَة مَقْصُورَة ثنية قريب الْجُحْفَة . ولفت بِكَسْر اللَّام وَفتحهَا أَيْضا هُوَ ثنية جبل قديد بَين مَكَّة وَالْمَدينَة

والخلبة بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون اللَّام هِيَ اللِّيف كَمَا جَاءَ مُفَسرًا فِي الحَدِيث

❀❀ یہ روایت امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے' اور اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''وادی ازرق'' تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ یہاں سے نیچے اتر رہے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تکبیر کے ذریعے گریہ وزاری کر رہے ہیں' پھر آپ ایک گھاٹی پر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر تشریف فرما ہیں' جس کی لگام پتوں سے بنی ہوئی ہے' وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں' اور انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے۔

لفظ ''ھرشی'' میں 'ہ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ش' ہے' اس کے بعد 'ا' مقصورہ ہے' جو ایک گھاٹی ہے' جو ''جحفہ'' کے قریب ہے

لفظ ''لفت'' اس میں 'ل' پر زیر ہے' اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' یہ ''جبل قدید'' کی ایک گھاٹی ہے' جو مکہ اور مدینہ کے

درمیان ہے۔
لفظ "خلبة" میں 'خ' پر پیش ہے اور 'ل' ساکن ہے' اس سے مراد پتے ہیں' جیسا کہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

1736 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلى فِيْ مَسْجِد الْخيف سَبْعُوْنَ نَبيا مِنْهُم مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ انظر اِلَيْهِ وَعَلِيهِ عباء تان قطوانيتان وَهُوَ محرم على بعير من اِبل شنوءة مَخْطُوم بِخطَام لِيف لَهُ ضفيرتان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن

قطوان بِفَتْح الْقَاف والطاء الْمُهْملَة جَمِيعًا مَوْضِع بِالْكُوفَةِ تنْسب اِلَيْهِ العبى والأكسية

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"مسجد 'خیف' میں ستر انبیاء نے نماز ادا کی ہے' جن میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' گویا میں آج بھی انہیں دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے دو قطوانی عبائیں پہنی ہوئی ہیں' احرام باندھا ہوا ہے' اور اونٹ پر سوار ہیں' وہ شنوءہ قبیلے کے اونٹ پر سوار تھے' جس کی لگام پتوں سے بنی ہوئی تھی' اور ان کی دو مینڈھیاں تھیں (یعنی دونوں طرف بال آرہے تھے)"
یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔
"قطوان" میں 'ق' اور 'ط' دونوں پر زبر کے ساتھ ہے' یہ کوفہ میں موجود ایک جگہ کا نام ہے' عباء اور چادر کی نسبت' اس کی طرف کی جاتی ہے۔

1737 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لما مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بوادى عسفان حِيْن حج قَالَ يَا اَبَا بكر اَى وَاد هٰذَا قَالَ وَادى عسفان قَالَ لقد مر بِهِ هود وَصَالح على بكرات خطمها اللیف ازرهم العباء وأرديتهم النمار يحجون الْبَيْت الْعَتِيق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَلَا بَاس بحديثهما فِي المتابعات وَقد احْتج بهما ابْن خُزَيْمَة وَغَيره

عسفان بِضَم الْعين وَسُكُون السِّين الْمُهْملَتَيْنِ مَوْضِع على مرحلَتَيْنِ من مَكَّة والبكرات جمع بكرَة بِسُكُون الْكَاف وَهِي الْفتية من الْاِبِل والنمرات بِكَسْر الْمِيم جمع نمرة وَهِي كسَاء مخطط

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا گزر حج پر جاتے ہوئے وادی "عسفان" سے ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ کون سی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ وادی عسفان ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام ایسی اونٹنیوں پر (سوار ہو کر) گزرے تھے' جن کی لگامیں پتوں سے بنی ہوئی تھیں' ان حضرات کے تہبند عبا تھے' اور اوپر اوڑھنے والی چادریں چمڑے کی تھیں' وہ بیت اللہ کا حج کرنے کے لئے جا رہے تھے۔
یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے زمعہ بن صالح کے حوالے سے' سلمہ بن بہرام کے

حوالے سے نقل کیا ہے اور متابعات کے بارے میں ان دونوں حضرات کی نقل کردہ حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے ان دونوں سے استدلال کیا ہے

عسفان میں 'ع' پر پیش ہے اور 'س' ساکن ہے یہ مکہ مکرمہ سے دو مرحلے کے فاصلے پر موجود ایک جگہ ہے۔

لفظ 'بکرات' لفظ 'بکرۃ' کی جمع ہے جس میں 'ک' ساکن ہے اس سے مراد جوان اونٹ ہے

لفظ 'نمرات' میں 'م' پر زیر ہے یہ 'نمرۃ' کی جمع ہے اس سے مراد کشیدہ کاری والی چادر ہے۔

1738 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ حج مُوسَى عَلَيهِ السَّلَام على ثَوْر اَحْمَر عَلَيهِ عباءة قطوانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة لَيْث بن اَبِي سليم وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرخ جانور پر سوار ہو کر حج کیا تھا انہوں نے قطوانی عباء پہنی ہوئی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے نقل کی ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

1739 - وَعَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لقد مر بالرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبيا فيهم نَبِيّ اللّٰهِ مُوسَى عَلَيهِ السَّلَام حُفَاة عَلَيهِم العباء يؤمُّونَ بَيت اللّٰه الْعَتِيق . رَوَاهُ اَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَا بَأْس بِإِسْنَادِهِ فِي المتابعات وَرَوَاهُ اَبُو يعلى اَيْضا من حَدِيث أنس بن مَالك

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روحاء'' کے مقام سے ستر انبیاء گزرے ہیں جن میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے یہ سب برہنہ پاؤں تھے اور انہوں نے عباء پہنی ہوئی تھی اور وہ بیت اللہ العتیق کی طرف جا رہے تھے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے متابعات کے بارے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

1740 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُود رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أنظر إِلَى مُوسَى بن عمرَان عَلَيهِ السَّلَام فِي هَذَا الْوَادي محرما بَين قطوانيتين

رَوَاهُ اَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِإِسْنَاد حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو اس وادی سے دو قطوانی چادروں میں احرام باندھ کر گزر رہے ہیں''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1741 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَن رجلا قَالَ لرَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من الْحَاج قَالَ

الشعث التفل قَالَ فَاَی الْحَجِ اَفضل قَالَ العج والثج قَالَ وَمَا السَّبِيْل قَالَ الزَّاد والرحالة

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حسن وَعند التِّرْمِذِیّ عَنهُ: جَاءَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوجب الْحَج قَالَ الزَّاد وَالرَّاحِلَة - وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: حاجی کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور جس نے خوشبو نہ لگائی ہوئی ہو اس نے دریافت کیا: کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کے جانور کو قربان کیا جائے اس نے دریافت کیا: ''سبیل'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز حج کو لازم کرتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1742 - وَتقدم فِیْ حَدِيْثِ ابْن عمر وَاما وقوفك عَشِيَّة عَرَفَة فَاِن اللّٰه يهْبط اِلَى سَمَاء الدُّنْيَا فيباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ عِبَادِیْ جاؤونی شعثا من كل فج عميق يرجون جنتی فَلَو كَانَت ذنوبكم كعدد الرمل اَوْ كقطر الْمَطَر اَوْ كزبد الْبَحْر لغفرتها افيضوا عِبَادِیْ مغفورا لكم وَلمن شفعتم لَهُ......الحَدِيْث

❀❀ اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے عرفہ کی شام وقوف کرنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندے میری بارگاہ میں پراگندہ حال دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں وہ میری جنت کی امید رکھتے ہیں اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں جتنے ہوں یا بارش کے قطروں جتنے ہوں یا سمندر کے جھاگ جتنے ہوں تو میں ان کی مغفرت کر دوں گا' اے میرے بندو! تم ایسی حالت میں واپس جاؤ' کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہے اور اس کی بھی مغفرت ہو چکی ہے جس کی تم نے سفارش کی ہو''......الحدیث۔

1743 - وَفِیْ رِوَايَةِ ابْن حبَان قَالَ: فَاِذَا وقف بِعَرَفَة فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ينزل اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلَى عِبَادِیْ شعثا غبرا اشْهَدُوا اَنِّیْ قد غفرت لَهُمْ ذنوبهم وَاِن كَانَت عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج ...الحَدِيْث

الشعث بِكَسْر الْعين هُوَ الْبعيد الْعَهْد بتسريح شعره وغسله والتفل بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْفَاء هُوَ الَّذِیْ ترك الطّيب والتنظيف حَتّٰى تَغَيَّرت رَائِحَته والعج بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْجِيم هُوَ رفع الصَّوْت بِالتَّلْبِيَةِ وَقِيْلَ بِالتَّكْبِيرِ والثج بِالْمُثَلَّثَةِ هُوَ نحر الْبدن

❀❀ امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب آدمی عرفہ میں وقوف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کر کے (فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال غبار آلود ہیں تم گواہ ہو جاؤ! میں نے ان لوگوں کے گناہوں کی مغفرت کر دی ہے اگر چہ وہ آسمان (یعنی بارش کے) قطروں کی تعداد میں ہوں یا ریت کے ذروں جتنے ہوں''... الحدیث۔

لفظ ''الشعث'' میں 'ع' پر زیر ہے اس سے مراد بالوں کو سنوارنے اور دھونے سے دور ہونا ہے۔

لفظ ''تفل'' میں 'ت' پر زبر ہے اس کے بعد 'ف' پر زیر ہے اس سے مراد خوشبو اور پاکیزگی کو ترک کرنا ہے یہاں تک کہ آدمی کی بو تبدیل ہو جائے۔

لفظ ''العج'' میں 'ع' پر زبر ہے اور 'ج' پر شد ہے اس سے مراد تلبیہ پڑھتے ہوئے اور ایک قول کے مطابق تکبیر کہتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے لفظ ''الثج'' سے مراد قربانی کے جانور کو قربان کرنا ہے۔

1744 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله يباهى بِاَهْل عَرَفَات مَلَائِكَة السَّمَاء فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ هٰؤُلَاءِ جاؤُونى شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَسَيَاْتِى اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِى الْوُقُوْف اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ آسمان کے فرشتوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال ہو کر غبار آلود ہو کر میری بارگاہ میں آئے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور عنقریب اس نوعیت سے متعلق چند احادیث ''وقوف'' سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4 - التَّرْغِيب فِى الْاِحْرَام والتلبية وَرفع الصَّوْت بهَا

احرام' تلبیہ' اور تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنے' سے متعلق ترغیبی روایات

1745 - عَن ابْن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تابعوا بَيْنَ الْحَج وَالْعُمْرَة فَاِنَّهُمَا ينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِى الْكِير خبث الْحَدِيْد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَيْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب اِلَّا الْجنَّة وَمَا من مُؤمن يظل يَوْمه محرما اِلَّا غَابَتْ الشَّمْس بذنوبه

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَلَيْسَ فِىْ بعض نسخ التِّرْمِذِىّ وَمَا من مُؤمن اِلٰى آخِره وَكَذَا هُوَ فِى النَّسَائِىّ وصحيح ابْن خُزَيْمَة بِدُوْن الزِّيَادَة

وَزَاد رزين فِيْهِ: وَمَا من مُؤمن يُلَبِّى لله بِالْحَجِّ اِلَّا شهد لَهُ مَا على يَمِينه وشماله اِلٰى مُنْقَطع الْاَرْض وَلَمْ

از هٰذِهِ الزِّيَادَةَ فِي شَيْءٍ مِن نسخ التِّرمِذِيّ وَلَا النَّسَائِيّ

⁂ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یکے بعد دیگرے حج اور عمرہ کرو! کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے' اور مبرور حج کا ثواب' صرف جنت ہے' جو بھی مومن سارا دن احرام کی حالت میں رہتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے' ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جو بھی مومن''- اس کے بعد سے لے کر' آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں' سنن نسائی میں بھی یہ روایت اسی طرح ہے' اور صحیح ابن خزیمہ میں اس اضافہ کے بغیر ہے۔

رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو بھی مومن شخص اللہ تعالیٰ کے لیے حج کا تلبیہ پڑھتا ہے' تو اس کے دائیں اور بائیں' جہاں تک زمین ہے' ہر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی''۔

مصنف (حافظ عبدالعظیم) کہتے ہیں: میں نے ترمذی یا نسائی کے کسی بھی نسخے میں یہ اضافی کلمات نہیں دیکھے ہیں۔

1746 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ملب يُلَبِّي إِلَّا لبى مَا عَنِ يَمِينه وشماله من حجر أَوْ شجر أَوْ مدر حَتّٰى تَنْقَطِع الْأَرْض من هَاهُنَا وَهَاهُنَا عَن يَمِينه وشماله. رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ أَبِيْ حَازِم عَن سهل وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه عَن عُبَيْدَة يَعْنِيْ ابْن حميد حَدثنِيْ عمَارَة بن غزيَّة عَنْ أَبِيْ حَازِم عَن سهل وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

⁂ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ کہتا ہے' تو اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف جہاں تک زمین ہے' وہاں تک موجود تمام پتھر' درخت اور مٹی کے ڈھیلے' یہاں سے لے کر وہاں تک' دائیں طرف اور بائیں طرف' تلبیہ کہتے ہیں''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے اسماعیل بن عیاش کی' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں عبیدہ بن حمید کے حوالے سے' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1747 - وَعَنْ خَلاد بن السَّائِب عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرَائِيل فَأَمرنِيْ أَن آمُر أَصْحَابِي أَن يرفعوا أَصْوَاتهم بالإهلال والتلبية

رَوَاهُ مَالك وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَزَاد ابْن مَاجَه فَإِنَّهَا شعار الْحَج

❀❀ خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: میں اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں''

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بے شک یہ (یعنی بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا) حج کا شعار ہے''۔

1748 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مر أَصْحَابك فَلْيَرْفَعُوْا أَصْوَاتهم بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا من شعار الْحَج

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبریل میرے پاس آئے اور بولے: آپ اپنے اصحاب کو یہ حکم دیں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں' کیونکہ یہ حج کا شعار ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1749 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أهل مهل قطّ وَلَا كبر مكبر قطّ إِلَّا بشر قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالْجنَّة قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادَيْنِ رجال الصَّحِيح وَالْبَيْهَقِيّ إِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أهل مهل قطّ إِلَّا آبت الشَّمْس بذنوبه

أَهَلَّ الْملبي إِذا رفع صَوته بِالتَّلْبِيَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی تلبیہ پڑھنے والا' تلبیہ پڑھتا ہے' یا تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے' تو اسے خوشخبری دی جاتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا جنت کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ پڑھتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے''۔

''اہل الملبی'' کا مطلب ہے' بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا۔

1750 - وَعَنْ اَبِى بكر الصديق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اى الْاَعْمَال افضل قَالَ العج والثج . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِه كلهم من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن عبد الرَّحْمٰن بن يَرْبُوع وَقَالَ التِّرْمِذِىّ لم يسمع مُحَمَّد من عبد الرَّحْمٰن

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ مَا بر الْحَج قَالَ العج والثج قَالَ وَكِيع يَعْنِىْ بالعج العجيج بِالتَّلْبِيَةِ والثج نحر الْبدن وَتقدم

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عج (بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا) اور ثج (یعنی جانور ذبح کرنا)''

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان تمام حضرات نے اسے محمد بن منکدر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یربوع کے حوالے سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن منکدر نے عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بزار نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے دریافت کیا: حج کی نیکی کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عج اور ثج۔

وکیع نامی راوی کہتے ہیں: ''عج'' سے مراد تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے اور ''ثج'' سے مراد جانور قربان کرنا ہے یہ بات اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1751 - وَرُوِىَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من محرم يُضحى لله يَوْمه يُلَبِّى حَتّٰى تغيب الشَّمْس اِلَّا غَابَتْ بذنوبه فَعَاد كَمَا وَلدته امه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِىّ من حَدِيْثِ عَامر بن ربيعَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتقدم حَدِيْثِ سهل بن سعد فِى الْبَاب الْاَوَّل وَفِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاح مُسْلِم فِىْ سَبِيْل اللّٰه مُجَاهدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبيا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنْهَا

حديث 1750: صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' باب ذكر البيان أن رفع الصوت بالإهلال من أفضل الأعمال - حديث: 2453 المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث: 1594 سنن الدارمي - من كتاب المناسك' باب أي الحج أفضل - حديث: 1793 سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب رفع الصوت - حديث: 2922 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج' من كان يرفع صوته بالتلبية - حديث: 18084 سنن الدارقطني - كتاب الحج' حديث: 2123 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الحج' باب الرجل يطيق المشي ولا يجد زادا ولا راحلة فلا يحج - حديث: 8112 مسند الشافعي - ومن كتاب المناسك' حديث: 459 البحر الزخار مسند البزار - عبد الرحمن بن يربوع' حديث: 54 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي بكر الصديق رضي الله عنه' حديث: 110 المعجم الأوسط للطبراني - باب الميم' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5144 شعب الإيمان للبيهقي - فصل في الإحرام والتلبية ورفع الصوت بها' حديث: 3851

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھنے والا' جو شخص تلبیہ پڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' تو وہ سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے' تو وہ شخص دوبارہ اسی طرح ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں اور امام بیہقی نے اسے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

پہلے باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی مسلمان' اللہ کی راہ میں' جہاد کرنے کے لئے' یا حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے' اور وہ (مسلمان شخص) اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِي الْاِحْرَام من الْمَسْجِد الْاَقْصَى

باب: مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1752 - عَن أم حَكِيم بنت اَبِي أُمَيَّة بن الْاَخْنَس عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَهَلَّ بِعُمْرَة من بَيت الْمَقْدس غفر لَهُ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيح

وَفِي رِوَايَة لَهُ: قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَهَلَّ بِعُمْرَة من بَيت الْمَقْدس كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب قَالَت فَخرجت اُمِّي من بَيت الْمَقْدس بِعُمْرَة

ام حکیم بنت ابوامیہ نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا' اُس کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابن ماجہ صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا' تو یہ چیز اس کے لئے اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی''۔

راوی خاتون (ام حکیم) بیان کرتی ہیں: میری والدہ بیت المقدس سے عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئی تھیں۔

1753 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهَلَّ من الْمَسْجِد الْاَقْصَى بِعُمْرَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

قَالَ فركبت أم حَكِيم اِلَى بَيت الْمَقْدس حَتّٰى اَهَلَّت مِنْهُ بِعُمْرَة

ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں یہ روایت نقل کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسجد اقصیٰ سے عمرہ کا احرام باندھتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"

راوی بیان کرتے ہیں: تو ام حکیم نامی راوی خاتون بیت المقدس گئی تھیں اور وہاں سے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

1754 - وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفْظهمَا من اَهَلَّ بِحجَّة اَوْ عمْرَة من الْمَسْجِد الْاَقْصَى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر اَوْ وَجَبت لَهُ الْجنَّة . شكّ الرَّاوِي اَيَّتهمَا

یہی روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور ان دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص حج یا عمرہ کا احرام مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک باندھے گا اس کے گزشتہ گناہوں اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"

1755 - وَفِي رِوَايَة للبيهقي قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعمْرَة من الْمَسْجِد الْاَقْصَى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر وَوَجَبت لَهُ الْجنَّة

امام بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتا ہوا آئے گا اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"

اَلتَّرْغِيْب فِيْ الطَّوَافِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيّ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِمَا وَفَضْلِ الْمَقَامِ وَدُخُوْلِ الْبَيْتِ

باب: طواف کرنے، حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز ان دونوں کی فضیلت، مقام ابراہیم کی فضیلت اور بیت اللہ کے اندر جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1756 - عَن عبد الله بن عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع اَبَاهُ يَقُوْلُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لي لَا اَرَاك تستلم اِلَّا هذَيْن الرُّكْنَيْنِ الْحجر الْاسود والركن الْيَمَانِيّ فَقَالَ ابْن عمر اِن افْعَل فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن استلامهما يحط الْخَطَايَا

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ. من طَاف اسبوعا يُحْصِيه وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعدل رَقَبَة

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: مَا رفع رجل قدما وَلَا وَضعهَا اِلَّا كتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنهُ عشر سيات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات . رَوَاهُ اَحْمد وَهذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظه اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِن مسحهما كَفَّارَة للخطايا وسمعته يَقُوْلُ لَا يضع قدما وَلَا يرفع اُخْرَى اِلَّا حط الله عَنهُ بهَا

خَطِيئَةً وَكتب لَهُ بِهَا حَسَنَةً

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہتے ہوئے سنا: کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ان دو ارکان کا استلام کرتے ہیں' حجر اسود اور رکن یمانی؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایسا اس لئے کرتا ہوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں کا استلام' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص سات چکر لگائے' جن کی وہ گنتی کرے اور پھر دو رکعت ادا کرلے' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص قدم اٹھاتا ہے' یا رکھتا ہے' تو ہر (ایک قدم کے عوض میں) اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں' اور اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں' اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(طواف کرتے ہوئے) آدمی جو بھی قدم رکھتا ہے' اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کی نیکی کو نوٹ کرتا ہے''۔

1757 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَلَفظه قَالَ إِن أفعل فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مسحهما يحط الْخَطَايَا وسمعته يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ لم يرفع قدما وَلَمْ يضع قدما إِلَّا كتب اللّٰهُ لَهُ حَسَنَة وَحط عَنهُ خَطِيئَة وَكتب لَهُ دَرَجَة وسمعته يَقُوْلُ من أحصى أسبوعا كَانَ كعتق رَقَبَة

❀❀ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ایسا کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''

اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اور جو بھی قدم رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور اس کے ایک درجہ کو نوٹ کرتا ہے''

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص گن کر سات چکر لگائے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''

1758 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه مُخْتَصرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مسح الْحجر وَالركن الْيَمَانِيّ يحط الْخَطَايَا حطا . قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن عَطاء بن السَّائِب عَن عبد الله

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' (جس کے الفاظ یہ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''

حافظ فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے' یہ روایت عطاء بن سائب کے حوالے سے عبداللہ (بن عبید بن عمیر) سے نقل کی ہے۔

1759 - وَعَنْ مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ اسبوعا لَا يَلْغُو فِيْهِ كَانَ كَعدْل رَقَبَة يعتقها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ محمد بن منکدر نے اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر یوں لگائے' کہ اس دوران اس نے کوئی لغو کام نہ کیا ہو' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1760 - وَعَنْ حميد بن اَبِي سوية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت ابْن هِشَام يسْأَل عَطاء بن اَبِي رَبَاح عَن الرُّكْن الْيَمَانِيّ وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطاء حَدثنِي اَبُو هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وكل بِهِ سَبْعُوْنَ ملكا فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة رَبنَا آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْاٰخِرَة حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار قَالُوْا آمين فَلَمَّا بلغ الرُّكْن الْاسود قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّد مَا بلغك فِي هٰذَا الرُّكْن الْاسود فَقَالَ عَطاء حَدثنِي اَبُو هُرَيْرَة اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فاوضه فَإِنَّمَا يفاوض يَد الرَّحْمٰن

قَالَ لَهُ ابْن هِشَام يَا اَبَا مُحَمَّد فالطواف قَالَ عَطاء حَدثنِي اَبُو هُرَيْرَة اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طَاف بِالْبَيْتِ سبعا وَلَا يتَكَلَّم اِلَّا بسبحان اللّٰه وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ محيت عَنهُ عشر سيئات وكتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَرفع لَهُ بهَا عشر دَرَجَات وَمن طَاف فَتكلم وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَال خَاضَ فِي الرَّحْمَة بِرجلَيْهِ كخائض المَاء بِرجلَيْهِ

رَوَاهُ ابن مَاجه عَن اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش حَدثنِيْ حميد بن اَبِيْ سوية وَحسنه بعض مَشَايِخنَا

❀❀ حمید بن ابوسویہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ہشام کو عطاء بن ابی رباح سے رکن یمانی کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' جو اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' تو عطاء نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس پر ستر فرشتے مقرر ہیں' جو شخص یہ کہتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''

(تو وہ ستر فرشتے) آمین کہتے ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر جب وہ (یعنی ابن ہشام اور عطاء) حجر اسود کے پاس پہنچے' تو انہوں نے کہا: اے ابومحمد! حجر اسود کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے' تو عطاء نے جواب دیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس کو چھوتا ہے' وہ رحمان کے ہاتھ کو چھوتا ہے''

ابن ہشام نے ان سے کہا: اے ابومحمد! طواف کے بارے میں (کیا روایت سنی ہے؟) تو عطاء نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے' اور اس دوران وہ کوئی کلام نہیں کرتا' صرف سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہتا ہے' تو اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں' اس کی دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں' اور اس وجہ سے اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں' اور جو شخص طواف کے دوران کلام کر لیتا ہے' تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے' جس نے صرف اپنے پاؤں رحمت میں ڈبوئے ہوئے ہوں' جیسے کوئی شخص پاؤں پانی میں ڈبو لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' حمید بن ابوسویہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے بعض مشائخ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

1761 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينزل الله كل يَوْم على حجاج بَيته الْحَرَام عِشْرِيْنَ وَمِائَة رَحْمَة سِتِّيْنَ للطائفين وَاَرْبَعين للمصلين وَعِشْرِيْنَ للناظرين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے حرمت والے گھر کا حج کرنے والے افراد پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل کرتا ہے' جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' اور چالیس نماز ادا کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' اور بیس زیارت کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1762 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطّواف حول الْبَيْت صَلَاة اِلَّا انكُمْ تتكلمون فِيهِ فَمَنْ تكلم فِيهِ فَلَا يتَكَلَّم اِلَّا بِخَير

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِى صَحِيحه

قَالَ التِّرْمِذِىّ وَقد رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوفًا وَلَا نعرفه مَرْفُوعا اِلَّا من حَدِيْثِ عَطاءِ بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیت اللہ کے اردگرد طواف کرنا' نماز کی مانند ہے' البتہ تم لوگ اس دوران کلام کر سکتے ہو' تو جو شخص اس دوران کوئی کلام کرے تو وہ صرف بھلائی کی بات کرے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے' اور اس روایت کا ''مرفوع'' ہونا' صرف عطاء بن سائب کی نقل کردہ روایت سے پتہ چلتا ہے۔

1763 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ خمسين مرّة خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَاَلت مُحَمَّدًا يَعْنِى الْبُخَارِىّ عَن هٰذَا الحَدِيْث فَقَالَ اِنَّمَا يرْوى عَنِ ابْنِ عَبَّاس من قَوْله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کر لے' تو وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' میں نے امام محمد (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ سے ان کے اپنے قول کے طور پر روایت کی گئی ہے۔

1764 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعتق رَقَبَة رَوَاهُ ابْن ماجة وَابْن خُزَيْمَة فِى صَحِيحَة وَتقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو ﷠ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت ادا کر لے تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1765 - وَعنهُ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ اسبوعا لَا يضع قدما وَلَا يرفع أُخْرَى اِلَّا حط اللّٰه عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَكتب لَهُ بهَا حَسَنَة وَرفع لَهُ بِهَ دَرَجَة

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے گا' وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اور جو بھی قدم رکھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے گناہ ختم کر دے گا' اس کی وجہ سے اس کی نیکی نوٹ کرے گا' اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ابن حبان نے بھی نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1766 - وَرُوِيَ عَنْ عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من تَوَضَّأ فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ أَتَى الرُّكْن يستلمه خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذا استلمه فَقَالَ بِسم الله وَاللّٰه أكبر أشهد أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ وَأشْهد أَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله غمرته الرَّحْمَة فَإِذا طَاف بِالْبَيْتِ كتب الله لَهُ بِكُل قدم سبعين ألف حَسَنَة وَحط عَنهُ سبعين ألف سَيِّئَة وَرفع لَهُ سبعين ألف دَرَجَة وشفع فِي سبعين من أهل بَيته فَإِذا أَتَى مقَام إِبْرَاهِيم فصلى عِنْده رَكْعَتَيْنِ إِيمَانًا واحتسابا كتب الله لَهُ عتق رَقَبَة محررة من ولد إِسْمَاعِيل وَخرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر وہ رُکن کے پاس آ کر اس کا استلام کرے' تو وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے' اور جب وہ اس کا استلام کر لے تو پھر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

تو رحمت اس شخص کو ڈھانپ لیتی ہے' پھر جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے' اور اس کے ستر ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے' اور اس کے اہل خانہ میں سے ستر افراد کے بارے میں' اس کی شفاعت قبول کرتا ہے' پھر جب وہ شخص مقام ابراہیم کے پاس آ کر ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اس کے پاس دو رکعت ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے' جسے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کیا گیا ہو' اور وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1767 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحجر وَاللّٰه ليبعثه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة لَهُ عينان يبصر بهما ولسان ينْطق بِهِ يشْهد على من استلمه بِحَق

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجرِ اسود کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا' تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے یہ دیکھے اور ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے یہ کلام کرے گا اور اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا' جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1768 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَلَفْظِهِ يبعث اللّٰه الحجر الاسود والركن اليماني يوم القيامة ولهما عينان ولسانان وشفتان يشهدان لمن استلمهما بالوفاء

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں یہ روایت نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ حجرِ اسود اور رکن یمانی کو اٹھائے گا' تو ان دونوں کی دو آنکھیں ہوں گی' اور دو زبانیں ہوں گی اور دو ہونٹ ہوں گے' اور یہ دونوں ہر اس شخص کے حق میں گواہی دیں گے' جس نے صحیح طریقے سے ان دونوں کا استلام کیا تھا''۔

1769 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الرُّكْنُ الْيَمَانِيُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أعظم من أَبِي قبيس لَهُ لسانان وشفتان

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَزَاد: يشهد لمن استلمه بِالْحَقِّ وَهُوَ يمين اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُصَافح بهَا خلقه

وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحه وَزَاد: يتَكَلَّم عَمَّن استلمه بِالنِّيَّةِ وَهُوَ يَمِين اللّٰه الَّتِي يُصَافح بهَا خلقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن رکن یمانی' جبل ابوقبیس سے بڑا ہو کر آئے گا' اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا' اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں

''یہ اس شخص کے بارے میں کلام کرے گا' جس نے نیت کے ساتھ اس کا استلام کیا تھا' اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے' وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے''۔

1770 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أشهدوا هَذَا الْحجر خيرا فَإِنَّهُ يَوْم الْقِيَامَة شَافِع يشفع لَهُ لسانان وشفتان يشْهد لمن استلمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتُه ثِقَات اِلَّا اَن الْوَلِید بن عباد مَجْھُوْل

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس پتھر کو بھلائی کے بارے میں گواہ بناؤ! کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا' اور آدمی کے حق میں شفاعت کرے گا' اس کی دو زبانیں ہوں گی' اور دو ہونٹ ہوں گے' اور یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ولید بن عباد نامی راوی مجہول ہے۔

1771 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نزل الْحجر الْاسود من الْجَنَّة وَهُوَ اَشد بَیَاضًا من اللَّبن فسودته خَطَایَا بنی آدم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْن خُزَیْمَة فِی صَحِیْحه اِلَّا اَنه قَالَ اَشد بَیَاضًا من الثَّلج

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تھا' تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا' اولادِ آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ برف سے زیادہ سفید تھا''۔

1772 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط وَالْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفْظه قَالَ الْحجر الْاسود من حِجَارَة الْجَنَّة وَمَا فِی الْاَرْض من الْجَنَّة غَیره وَکَانَ اَبیض کالمها وَلَوْلَا مَا مَسّه من رِجْس الْجَاهِلِیَّة مَا مَسّه ذُو عاهة اِلَّا برأ

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حجر اسود جنت کا پتھر ہے' اور روئے زمین پر' اس کے علاوہ جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے' اور یہ بلور کی طرح سفید تھا' اگر اسے زمانہ جاہلیت کی گندگی نے نہ چھوا ہوتا' تو اسے جو بھی مصیبت زدہ چھو لیتا' وہ ٹھیک ہو جاتا''۔

1773 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَة قَالَ الْحجر الْاسود یاقوتة بَیْضَاء من یَوَاقِیت الْجَنَّة وَاِنَّمَا سودته خَطَایَا الْمُشْرکین یبْعَث یَوْم الْقِیَامَة مثل اُحد یشْهد لمن استلمه وَقبله من اَهْلِ الدُّنْیَا

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حجر اسود سفید یاقوت تھا' جو جنت کے یاقوتوں میں سے ایک تھا' مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے' قیامت کے دن سے اٹھایا جائے گا' تو یہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگا' اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' اہل دنیا میں سے' جس نے اس کا استلام کیا تھا' اور اس کو بوسہ دیا تھا''۔

1774 - وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مُخْتَصرًا قَالَ الْحجر الْاسود من الْجَنَّة وَکَانَ اَشد بَیَاضًا من الثَّلج حَتّٰی سودته

خطايا اهل الشرك - المها مقصُورا جمع مهاة وَهِي البلورة

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''حجر اسود جنت میں سے ہے یہ برف سے زیادہ سفید تھا' یہاں تک کہ مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا''

''المہا'' یہ مقصورہ ہے یہ لفظ ''مہاۃ'' کی جمع ہے اس سے مراد بلور ہے۔

1775 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نزل الرُّكْن الْاَسود من السَّمَاء فَوضع على اَبِى قُبيس كَاَنَّهُ مهاة بَيْضَاء فَمَكَثَ اَرْبَعِيْنَ سنة ثُمَّ وضع على قَوَاعِد اِبْرَاهِيم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجر اسود آسمان سے نازل ہوا تھا اور جبل ابوقبیس پر رکھا گیا تھا' تو یہ سفید بلور کی مانند تھا' چالیس سال یہ یوں ہی رہا' پھر اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر رکھ دیا گیا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1776 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْند ظَهره اِلَى الْكَعْبَة يَقُوْلُ الرُّكْن وَالْمقَام ياقوتتان من يَوَاقِيت الْجَنَّة وَلَوْلَا اَن اللّٰه تَعَالٰى طمس نورهما لاَضاءَ تا مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ رَجَاء بن صبيح وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رکن اور مقام جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں' اگر اللہ تعالیٰ نے' ان دونوں کے نور پر پردہ نہ ڈال دیا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کی ساری جگہ کو روشن کر دیتے''

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے رجاء بن صبیح کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم' اور امام حاکم کے حوالے سے' امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

1777 - وَفِىْ رِوَايَةٍ للبيهقى قَالَ اِن الرُّكْن وَالْمقَام من ياقوت الْجَنَّة وَلَوْلَا مَا مَسه من خَطَايَا بنى آدم لاَضاء مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب وَمَا مسهما من ذِىْ عاهة وَلَا سقيم اِلَّا شفى

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رکن اور مقام' جنت کے یاقوت ہیں' اگر اولادِ آدم کی خطاؤں نے انہیں نہ چھوا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دیتے' انہیں جو بھی آفت زدہ چھولے گا' یا بیمار چھولے گا' وہ شفا پالے گا''

1778 - وَفِىْ اُخْرَى لَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا رَفعه قَالَ لَوْلَا مَا مَسه من أنجاس الْجَاهِلِيَّة مَا مَسه ذُوْ عاهة اِلَّا شفى وَمَا على الْاَرْض شَيْءٍ من الْجَنَّة غَيره

امام بیہقی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہیں۔
"اگر زمانہ جاہلیت کی نجاستوں نے اسے نہ چھوا ہوتا (تو اس کا رنگ تبدیل نہ ہوتا) اُسے جو بھی آفت زدہ چھوئے گا وہ شفا پالے گا روئے زمین پر اس کے علاوہ جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے"

1780 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَدَخَلْنَا مَكَّةَ ارْتِفَاعَ الضُّحَى فَأَتَى يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِد فَاَنَاخَ رَاحِلَته ثُمَّ دخل الْمَسْجِد فَبَدَأَ بِالْحجرِ فاستلمه وفاضت عَيناهُ بالبكاء فَذكر الحَدِيث قَالَ وَرمل ثَلَاثًا وَمَشى أَرْبعا حَتَّى فرغ فَلَمَّا فرغ قبل الْحجر وَوضع يَدَيْهِ عَلَيْهِ ثُمَّ مسح بهما وَجهه. رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دن چڑھے کے وقت ہم مکہ میں داخل ہوئے نبی اکرم ﷺ مسجد کے دروازے کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے آنسو جاری تھے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فارغ ہو کر آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھے اور پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1781 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دخل الْبَيْت دخل فِي حَسَنَة وَخرج من سَيِّئَة مغفورا لَهُ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه من رِوَايَة عبد الله بن المؤمل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص بیت اللہ کے اندر داخل ہو جائے وہ بھلائی میں داخل ہو جاتا ہے اور برائی سے نکل جاتا ہے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں عبداللہ بن مؤمل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

7 - التَّرْغِيب فِي الْعَمَل الصَّالح فِي عشر ذِي الْحجَّة وفضله

باب: ذوالحج (کے پہلے عشرے) میں نیک عمل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس (عشرے کی) فضیلت

1782 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من أَيَّام الْعَمَل

الصَّالح فِيهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّام يَعْنِىْ اَيَّام الْعشر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله ثمَّ لم يرجع من ذٰلِكَ بِشَىْءٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفْظِهٖ قَالَ: مَا من اَيَّام اعظم عِنْد اللّٰه وَلَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰه الْعَمَل فِيْهِنَّ من اَيَّام الْعشر فَاَكْثرُوْا فِيْهِنَّ من التَّسْبِيح والتحميد والتهليل وَالتَّكْبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں' جن میں کوئی نیک عمل کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِن ایام میں (نیک عمل کرنے سے) زیادہ محبوب ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ذوالحج (کا پہلا عشرہ) تھا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ نکلتا ہے' پھر ان میں سے' کچھ بھی واپس لے کر نہیں آتا''

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن دنوں میں عمل کرنا' اِس سے زیادہ بڑا' اور اِس سے زیادہ محبوب ہو جو اِن دس دنوں میں عمل کرنا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے) تو تم ان دنوں میں تسبیح' تحمید' تہلیل اور تکبیر کی کثرت کرو''۔

1783 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِى قَالَ مَا من عمل أزكى عِنْد اللّٰه وَلَا أعظم أجرا من خير يعمله فِىْ عشر الْاَضْحَى قيل وَلَا الْجِهَاد فِىْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِىْ سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله فَلَمْ يرجع من ذٰلِكَ بِشَىْءٍ فَقَالَ فَكَانَ سعيد بن جُبَيْر اِذا دخل اَيَّام الْعشر اجْتهد اجْتِهَادًا شَدِيْدًا حَتّٰى مَا يكَاد يقدر عَلَيْهِ

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عمل' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہے' اور اس سے زیادہ اجر والا نہیں ہے' جو بھلائی آدمی ذوالحج کے (پہلے) عشرے میں کرتا ہے' عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کو لے کر نکلتا ہے' اور ان میں سے کچھ بھی لے کر واپس نہیں آتا''

راوی بیان کرتے ہیں: جب ذوالحج کا پہلا عشرہ شروع ہوتا تھا' تو سعید بن جبیر بھرپور عبادت کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اتنی

حدیث 1782: سنن أبی داؤد - کتاب الصوم' باب فی صوم العشر - حدیث: 2095' سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب صیام العشر - حدیث: 1723' صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذکر استحباب الاجتهاد فی أنواع الطاعات فی أیام العشر من ذی' حدیث: 325' صحیح ابن خزیمة - کتاب المناسك' جماع أبواب ذکر أفعال اختلف الناس فی إباحته للمحرم - باب فضل العمل فی عشر ذی الحجة' حدیث: 2673' مصنف ابن أبی شیبة - کتاب فضل الجهاد' ما ذکر فی فضل الجهاد والحث علیه - حدیث: 19144' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصیام' باب العمل الصالح فی العشر من ذی الحجة - حدیث: 7880' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 1915

عبادت کرتے تھے کہ وہ ویسے اتنی عبادت نہ کر پاتے۔

1784 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام الْعَمَل الصَّالح فِيهَا أفضل من اَيَّام الْعشْر قيل وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيْل الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی دن ایسے نہیں ہیں، جن میں نیک عمل کرنا (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1785 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل اَيَّام الدُّنْيَا الْعشْر يَعْنِي عشر ذِي الْحجَّة قيل وَلَا مثلهن فِي سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا مثلهن فِي سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل عفر وَجهه بِالتُّرَاب ..... الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفظِهِ قَالَ: مَا من اَيَّام افضل عِنْد اللّٰه من اَيَّام عشر ذِي الْحجَّة قَالَ فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم عدتهن جهادا فِي سَبِيْل اللّٰه قَالَ هن أفضل من عدتهن جهادا فِي سَبِيْل اللّٰه اِلَّا عفير يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَيَاْتِي بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا کے دنوں میں، سب سے زیادہ فضیلت والے دن، دس ہیں یعنی ذوالحج (کے پہلے عشرے) کے دن، عرض کی گئی: نہ ہی ان کی مانند اللہ کی راہ میں (دس دن بسر کرنا؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہ ہی ان کی مانند اللہ کی راہ میں بسر کرنا، البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے، جس کا چہرہ خاک آلود ہو جائے (یعنی وہ شہید ہو جائے)''... الحدیث

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے عشرے کے دنوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں، راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا (زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دن اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں کہ اتنے ہی دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں گزارے جائیں، البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے، جس کا چہرہ خاک میں مل جاتا ہے (یعنی جو شہید ہو جاتا ہے)'' الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت آگے مکمل طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1786 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَيَّام اَحَبَّ اِلَى اللّٰه اَن يتعبد لَهُ فِيهَا من عشر ذِي الْحجَّة يعدل صِيَام كل يَوْم مِنْهَا بصيام سنة وَقيام كل لَيْلَة مِنْهَا بِقيَام لَيْلَة

القدر . رَوَاهُ التِرمِذِيّ وَابنُ مَاجَةَ وَالْبَيهَقِيّ وَقَالَ التِرمِذِيّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نعرفه إِلَّا من حَدِيثِ مَسْعُود بن وَاصل عَن النهاس بن قهم وَسَأَلت مُحَمَّدًا يَعْنِي البُخَارِيّ عَن هٰذَا الحَدِيثِ فَلَمْ يعرفهُ من غير هٰذَا الْوَجه قَالَ الْحَافِظ روى الْبَيهَقِيّ وَغَيره عَن يحيى بن عِيسَى الرَّمْلِيّ حَدثنَا يحيى بن أَيُّوبَ البَجلِيّ عَن عدى بن ثَابت وَهٰؤُلَاء الثَّلَاثَة ثِقَات مَشْهُورُونَ تكلم فيهم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں کہ اُن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے عشرے میں اس کی عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہو ان دنوں میں سے ہر ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان میں سے ہر ایک رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کی مانند ہیں"

یہ روایت امام ترمذی امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسعود بن واصل کی نہاس بن قہم سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس کے علاوہ کسی اور حوالے سے اس روایت سے واقف نہیں تھے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اسے یحییٰ بن عیسیٰ رملی کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ایوب بجلی نے علی بن ثابت کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ تینوں راوی ثقہ اور مشہور ہیں اور ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

1787 - وَعَنْ سَعِيدِ بن جُبَير عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من أَيَّام أفضل عِنْد اللّٰه وَلَا الْعَمَل فِيهِنَّ أحب إِلَى الله عز وَجل من هٰذِهِ الْأَيَّام يَعْنِي من الْعشْر فَأَكْثرُوا فِيهِنَّ من التهليل وَالتَّكْبِير وَذكر اللّٰه وَإِن صِيَام يَوْم مِنْهَا يعدل بصيام سنة وَالْعَمَل فِيهِنَّ يُضَاعف بِسبع مائة ضعف

سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دنوں سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی اور دن میں کیا ہوا عمل ان دنوں میں کیے ہوئے عمل سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے" نبی اکرم ﷺ کی مراد (ذوالحج کا پہلا عشرہ) تھی۔

"(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) تو تم ان دنوں میں بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھو! تکبیر پڑھو! اللہ کا ذکر کرو ان میں سے کسی ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے ان دنوں میں کیا ہوا عمل سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے"

1788 - وَعَنْ أنس بن مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ يُقَال فِي أَيَّام الْعشْر بِكُل يَوْم ألف يَوْم وَيَوْم عَرَفَة عشرَة آلَاف يَوْم - قَالَ يَعْنِي فِي الْفضل . رَوَاهُ الْبَيهَقِيّ والأصبهاني وَإِسْنَاد الْبَيهَقِيّ لَا بَأْس بِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذوالحج کے دس دنوں کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے اس کا ہر ایک دن ایک ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے اور عرفہ کا دن دس ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے راوی کہتے ہیں: یعنی فضیلت کے

اعتبار سے ایسا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے امام بیہقی کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1789 - وَعَنِ الْاَوْزَاعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْعَمَلَ فِي الْيَوْم من اَيَّام الْعشر كَقدر غَزْوَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه يصام نَهَارهَا ويحرس لَيْلهَا اِلَّا اَن يخْتَص امْرُؤ بِشَهَادَة . قَالَ الْاَوْزَاعِيّ حَدثنِيْ بِهٰذَا الحَدِيْث رجل من بني مَخْزُوْم عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں سے ایک دن میں کیا ہوا عمل اتنے ہی عرصے کے لئے اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے برابر ہے جس کے دن میں روزہ رکھا گیا ہو اور رات میں پہرہ داری کی گئی ہو البتہ جو آدمی شہید ہو جائے اُس کا معاملہ مختلف ہے"

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے بیان کی ہے یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِيْب فِي الْوُقُوْف بِعَرَفَة والمزدلفة وَفضل يَوْم عَرَفَة

باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور عرفہ کے دن کی فضیلت

1790 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام عِنْد اللّٰه افضل من عشر ذِيْ الْحجَّة قَالَ فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم من عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ هن افضل من عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَا من يَوْم افضل عِنْد اللّٰه من يَوْم عَرَفَة ينزل اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيباهي بِاَهْل الْاَرْض اَهْلِ السَّمَاء فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ جاؤوني شعثا غبرا ضاحين جاؤوا من كل فج عميق يرجون رَحْمَتي وَلَمْ يرَوا عَذَابي فَلَمْ ير يَوْم اكثر عتيقا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْم عَرَفَة فَاِنَّ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى يباهي بهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شعثا غبرا ضاحين من كل فج عميق أشهدكم اَنِّيْ قد غفرت لَهُمْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اِن فيهم فلَانا مرهقا وَفُلَانًاقَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد غفرت لَهُم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم اكثر عتيقا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة

وَلفظ ابْن خُزَيْمَة نَحوه لم يختلفا اِلَّا فِيْ حرف اَوْ حرفين . المرهق هُوَ الَّذِيْ يغشى الْمَحَارِم وَيرْتَكب الْمَفَاسِد قَوْله ضاحين هُوَ بالضاد الْمُعْجَمَة والحاء الْمُهْملَة اَي بارزين للشمس غير مستترين مِنْهَا يُقَال لكل من برز للشمس من غير شَيْءٍ يظله ويكنه اِنَّهٗ لضاح

❀❀ حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ذوالحج کے عشرے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے ہیں' راوی بیان کرتے ہیں' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا (زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دن' اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' اور کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا (اس دن میں) اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اہل آسمان کے سامنے اہل زمین پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! یہ پراگندہ حال ہوکر' غبار آلود ہوکر' دوردراز کے علاقوں سے میرے پاس آئے ہیں' یہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں' انہوں نے میرا عذاب نہیں دیکھا' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اور کسی بھی دن میں' عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عرفہ کا دن ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال ہوکر' غبار آلود ہوکر' دوردراز کے علاقوں سے میری بارگاہ میں آئے ہیں' میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے' تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص ایسا ہے' جو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے' اور فلاں ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اُن لوگوں کی مغفرت کردی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اور کسی بھی دن میں' عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں' لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے''۔

امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ الفاظ ان کی مانند ہیں' ان دونوں نے کوئی اختلاف نہیں کیا' صرف (روایت کے متن میں) ایک یا دو حرفوں کا اختلاف ہے۔

لفظ ''المرہق'' سے مراد وہ شخص ہے' جو حرام کاموں کا ارتکاب کرتا ہو اور مفاسد کا مرتکب ہوتا ہو۔

متن کے لفظ ''ضاحین'' میں 'ض' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں' اور دھوپ سے بچاؤ کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا' ہر وہ شخص جو دھوپ کے سامنے ہو' اور کوئی چیز ایسی نہ ہو' جو اس پر سایہ کرسکے' اور اسے چھپا سکے تو اس کے لئے لفظ ''ضاح'' استعمال ہوتا ہے۔

1791 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبيد الله بن كريز رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رئي الشَّيْطَان يَوْمًا هُوَ فِيهِ اَصْغَر وَلَا اَدْحَر وَلَا اَحْقَر وَلَا اَغيظ مِنْهُ فِي يَوْم عَرَفَة وَمَا ذَاكَ اِلَّا لما يرى فِيهِ من تنزل الرَّحْمَة وتجاوز اللّٰه عَن الذُّنُوب الْعِظَام اِلَّا مَا راى يَوْم بدر فَاِنَّهُ راى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يزع الْمَلَائِكَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيقه وَغَيرهمَا وَهُوَ مُرْسل

اَدْحر بالدَّال والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ بعدهمَا رَاء اي أبعد وأذل

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور کسی بھی دن میں' شیطان کو عرفہ کے دن سے زیادہ کمتر' بے چین' حقیر اور غضبناک نہیں دیکھا جاتا' اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ وہ اس دن میں' رحمت نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے' اور یہ دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرما رہا ہے' البتہ بدر کے دن' اسے اتنا پریشان دیکھا گیا تھا' جب اس نے جبریل کو دیکھا تھا کہ وہ فرشتوں کو لے کر آ رہے ہیں''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے' امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

لفظ ''ادحر'' میں 'د' ہے' پھر 'ح' ہے' پھر اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد دور ہونا اور ذلیل ہونا ہے۔

1792 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَة أَيهَا النَّاس إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تطول عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْم فغفر لكم إِلَّا التَّبعَات فِيْمَا بَيْنكُمْ ووهب مسيئكم لمحسنكم وَأعْطى لمحسنكم مَا سَأَلَ فادفعوا باسم اللّٰه فَلَمَّا كَانَ بِجمع قَالَ إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد غفر لصالحيكم وشفع صالحيكم فِيْ طالحيكم تنزل الرَّحْمَة فتعمهم ثُمَّ تفرق الْمَغْفِرَة فِي الْأَرْض فتقع على كل تائب مِمَّن حفظ لِسَانه وَيَده وإبليس وَجُنُوده على جبال عَرَفَات ينظرُوْنَ مَا يصنع اللّٰه بهم فَإِذا نزلت الرَّحْمَة دَعَا إِبْلِيس وَجُنُوده بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح إِلَّا أَن فيهم رجلا لم يسم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر بڑا فضل کیا ہے' اور تمہاری مغفرت کر دی ہے' البتہ جو تمہارے آپس کے معاملات ہیں' ان کا معاملہ مختلف ہے' اس نے تمہارے برے شخص کو تمہارے نیک شخص کے حوالے کر دیا ہے' اور تمہارے نیک شخص کو وہ چیز عطا کی ہے' جو اس نے مانگی ہوگی' تو تم لوگ اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ''

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک لوگوں کی مغفرت کر دی ہے' اور تمہارے برے لوگوں کے بارے میں' تمہارے نیک لوگوں کی شفاعت کو قبول کیا ہے' رحمت نازل ہو رہی ہے' اور وہ سب لوگوں کو عام ہے' پھر مغفرت زمین میں پھیل گئی' اور ہر توبہ کرنے والے پر واقع ہو گئی' جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی حفاظت کی تھی' جب کہ ابلیس اور اس کا لشکر' عرفات کے پہاڑوں پر دیکھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کر رہا ہے؟ تو جب رحمت نازل ہونا شروع ہوئی' تو ابلیس اور اس کے لشکریوں نے واویلا کرنا شروع کر دیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' البتہ ان میں سے ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1793 - وَرَوَاهُ أَبُوْ يعلى من حَدِيْث أنس وَلَفظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن اللّٰه تطول على أهل عَرَفَات يباهي بهم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ يَا ملائكتي انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ شعثا غبرا أقبلُوْا

يفضرون إلَيّ من كل فج عميق فاشهدكم آنِّي قد اجبت دعاء هم وشفعت رغبتهم ووهبت مسيئهم لمحسنهم وَأعطيت لمحسنهم جَمِيعَ مَا سَألُونِيْ غير التَّبِعَات الَّتِيْ بَيْنَهُمْ فَإِذَا آفَاضَ الْقَوْمِ إِلَى جمع ووقفوا وعادوا فِي الرَّغْبَة والطلب إِلَى اللّه تَعَالَى فَيَقُوْلُ يَا ملائكتي عِبَادِيْ وقفوا فعادوا فِي الرَّغْبَة والطلب فاشهدكم آنِّي قد اجبت دعاء هم وشفعت رغبتهم ووهبت مسيئهم لمحسنهم وَأعطيت محسنيهم جَمِيعَ مَا سَألُونِيْ وكفلت عَنْهُم التَّبِعَات الَّتِيْ بَيْنَهم

❀❀ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوا اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے فرشتو! تم میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں وہ دور دراز کے علاقوں سے میری طرف آئے ہیں میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کرلیا ہے اور ان کی دلچسپی کی چیزوں کے بارے میں سفارش قبول کرلی ہے ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے حوالے کردیا ہے اور ان کے نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کیا ہے جو انہوں نے مجھ سے مانگا تھا البتہ ان کے آپس کے معاملات کا حکم مختلف ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب لوگ روانہ ہوکر مزدلفہ آئے اور وہاں ٹھہرے اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے فرشتو! میرے بندوں نے وقوف کیا ہوا ہے وہ دوبارہ میری طرف رغبت رکھے ہوئے ہیں اور طلب رکھے ہوئے ہیں میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کرلیا ہے ان کی رغبت کے بارے میں سفارش کو قبول کرلیا ہے ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے حوالے کردیا ہے اور ان کے نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کردیا ہے جو انہوں نے مجھ سے مانگا تھا اور میں ان کے حوالے سے ان کے آپس کے معاملات کا بھی کفیل بن گیا ہوں“

1794 - وَعَنْ عَبَّاس بن مرداس رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّه صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لامته عَشِيَّة عَرَفَة فَأُجِيب آنِّيْ قد غفرت لَهُمْ مَا خلا الْمَظَالِم فَإِنِّيْ آخذ للمظلوم مِنْهُ قَالَ اَى رب إن شِئْت اَعْطَيْت الْمَظْلُوم الْجَنَّة وغفرت للظالم فَلَمْ يجب عَشِيَّة عَرَفَة فَلَمَّا اصبح بِالْمُزْدَلِفَةِ أعَاد فَأُجِيب إِلَى مَا سَالَ قَالَ فَضحك رَسُوْلُ اللّه صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسم فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا بِاَبِيْ اَنْت وَاُمي إن هٰذِهِ لساعة مَا كنت تضحك فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ أضحكك أضحك اللّه سنك قَالَ إن عَدو اللّه إبْلِيس لما علم اَنَّ اللّه قد اسْتَجَابَ دعائي وَغفر لامتي اخذ التُّرَاب فَجعل يحثوه على رَأسه وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور فأضحكني مَا رَأَيْت من جزعه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن عبد اللّه بن كنَانَة بن عَبَّاس بن مرداس اَن اَبَاهُ أخبرهُ عَن اَبِيه

❀❀ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کی شام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے دعا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: میں نے ان سب کی مغفرت کردی ہے البتہ مظالم کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ میں مظلوم کو اس کا بدلہ دلواؤں

گا' تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے' تو مظلوم کو جنت عطا کردے' اور ظالم کی مغفرت کردے' تو عرفہ کی شام' نبی اکرم ﷺ کو اس کا جواب نہیں ملا' اگلے دن صبح مزدلفہ میں نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا کی' تو نبی اکرم ﷺ نے جو دعا کی تھی وہ مقبول ہوگئی' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ مسکرا دیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ کوئی ایسا وقت تو نہیں ہے جس میں آپ مسکرایا کرتے تھے' تو اب آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ ویسے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا ہوا رکھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے دشمن' ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کرلی ہے' اور میری امت کی مغفرت کردی ہے' تو اس نے مٹی پکڑ کر اپنے سر میں ڈالنا شروع کی' اور واویلا شروع کردیا' تو اس کی گریہ وزاری دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے' عبداللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے۔

1795 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّة عَرَفَة لامته بالمغفرة وَالرَّحْمَة فَأكْثر الدُّعَاء فَاوحى اللّٰه اِلَيْهِ اَنِّي فعلت اِلَّا ظلم بَعْضهمْ بَعْضًا وَاما ذنوبهم فِيمَا بيني وَبينهمْ فقد غفرتها فَقَالَ يَا رب اِنَّك قَادر على اَن تثيب هٰذَا الْمَظْلُوم خيرا من مظلمته وَتغْفر لهٰذَا الظَّالِم فَلَمْ يجبهُ تِلْكَ العشية فَلَمَّا كَانَ غَدَاة الْمزْدَلِفَة اَعَادَ الدُّعَاء فَاَجَابَهُ اللّٰه اَنِّي قد غفرت لَهُم قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بعض اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبسمت فِيْ سَاعَة لم تكن تتبسم قَالَ تبسمت من عَدو اللّٰه اِبْلِيس اِنَّهُ لما علم اَن اللّٰه قد اسْتَجَابَ لي فِيْ أمتِي أهوى يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور ويحثو التُّرَاب على رَأسه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث ابْن كنَانَة بن الْعَبَّاس بن مرداس السّلمِيّ وَلَمْ يسمه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جده عَبَّاس ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الحَدِيْث لَهُ شَوَاهِد كَثِيْرَة وَقد ذكرنَاهَا فِيْ كتاب الْبَعْث فَاِن صَحَّ بشواهده فَفِيْهِ الْحجَّة وَاِن لم يَصح فَقَدْ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى (وَيغْفر مَا دون ذٰلِكَ لمن يَشَاء) النساء وظلم بَعْضهمْ بَعْضًا دون الشّرك انْتهى

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کی شام' اپنی امت کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کی' آپ ﷺ نے بکثرت دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف یہ وحی کی' میں نے ایسا کردیا ہے' البتہ جنہوں نے ایک دوسروں پر جو ظلم کیا ہے' اس کا معاملہ مختلف ہے' یا ان کے وہ گناہ' جو ان کے اور میرے درمیان معاملے سے تعلق رکھتے ہیں' ان کی میں نے مغفرت کردی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو اس بات پر قادر ہے' کہ تو مظلوم کو اس پر ہونے والے ظلم کا زیادہ بہتر ثواب عطا کردے' اور ظالم کی مغفرت کردے' تو اس شام اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول نہیں کیا' اگلے دن مزدلفہ کی صبح' نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتایا کہ میں نے ان کی بھی مغفرت کردی ہے' تو آپ ﷺ مسکرا دیے' آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس وقت میں مسکرائے ہیں' حالانکہ آپ اس وقت میں مسکراتے نہیں ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کے دشمن ابلیس پر مسکرا دیا ہوں' جب اسے یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے

بارے میں میری دعا کو مستجاب کرلیا ہے تو اس نے واویلا شروع کردیا اور مٹی اُٹھا کر اپنے سر میں ڈالنے لگا''
یہ روایت امام بیہقی نے ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سلمی کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے ان کا نام ذکر نہیں کیا' یہ ان کے حوالے سے'ان کے والد کے حوالے سے'ان کے دادا عباس سے منقول ہے'پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کے شواہد بہت سے ہیں' جنہیں ہم نے کتاب''البعث'' میں نقل کیا ہے' اور اگر یہ شواہد کے ساتھ مستند قرار پاتی ہے' تو اس میں حجت موجود ہوگی اور اگر یہ مستند نہ ہو'تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اور وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا'مغفرت کردے گا''
تو لوگوں کا ایک دوسرے پر جو ظلم ہے' وہ شرک سے کم درجے کا ہے'ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1796 - وروى ابن المبارك عن سُفْيَان الثَّوْرِيّ عَن الزبير بن عدي عَن أنس بن مَالك رَضِي الله عَنهُ قَالَ وقف النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَات وَقد كَادَت الشَّمْس أَن تؤوب فَقَالَ يَا بِلَال أنصت لي النَّاس فَقَامَ بِلَال فَقَالَ أنصتوا لرَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانصت النَّاس فَقَالَ معشر النَّاس أَتَانِي جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام آنِفا فأقرأني من رَبِّي السَّلَام وَقَالَ إِن الله عز وَجل غفر لأهل عَرَفَات وَأهل المشعر وَضمن عَنْهُم التَّبعَات فَقَامَ عمر بن الْخطاب رَضِي اللَّهُ عَنهُ فَقَالَ يَا رَسُول الله هَذَا لنا خَاصَّة قَالَ هَذَا لكم وَلمن أَتَى من بعدكم إِلَى يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ عمر بن الْخطاب رَضِي اللَّهُ عَنهُ كثر خير الله وطاب

❀❀ عبداللہ بن مبارک نے'سفیان ثوری کے حوالے سے' زبیر بن عدی کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
''نبی اکرم ﷺ نے عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا' سورج غروب ہونے کے قریب تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کرواؤ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کے رسول کی بات سننے کے لئے خاموش ہوجاؤ! تو لوگ خاموش ہوگئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! ابھی جبریل میرے پاس آئے' اور انہوں نے مجھے میرے پروردگار کا سلام پہنچایا اور بولے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل عرفات کی اور اہل مشعر کی مغفرت کردی ہے' اور ان کے آپس کے معاملات حوالے سے ضامن بن گیا ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے لئے مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لئے بھی ہے' اور تمہارے بعد' قیامت تک جو لوگ بھی آئیں گے' ان کے لئے بھی ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بھلائی زیادہ بھی ہے' اور پاکیزہ بھی ہے''

1797 - وَعَن أبي هُرَيْرَة رَضِي اللَّهُ عَنهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الله يباهي بِأَهْل عَرَفَات أهل السَّمَاء فَيَقُول لَهُم انْظُرُوا إِلَى عبَادي جاؤوني شعثا غبرا
رَوَاهُ أَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ' اہل عرفات پر' اہل آسمان کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے' وہ ان سے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی

طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہو کر میری بارگاہ میں آئے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1798 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یباهی مَلَائکته عَشِیَّةَ عَرَفَةَ بِاَهْلِ عَرَفَةَ فَیَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالصَّغِیْر وَاِسْنَاد اَحْمد لَا بَاْس بِه

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام اہل عرفہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو بکھرے ہوئے بالوں والے اور غبار آلود ہیں"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور امام احمد کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1799 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من یَوْم اَکثر من اَن یعْتق اللّٰهُ فِیْهِ عبیدا مِنَ النَّار من یَوْم عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لیدنو یتجلی ثُمَّ یباهی بهم الْمَلَائِکَة فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه وَزَاد رزین فِیْ جَامعه فِیْهِ: اشْهَدُوا ملائکتی اَنِّیْ قد غفرت لَهُم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں جہنم سے بندوں کو آزاد کرتا ہو اور تعالیٰ قریب ہو کر تجلی کرتا ہے اور پھر فرشتوں کے سامنے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے؟"

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے رزین نے اپنی "جامع" میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"اے میرے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے"۔

1800 - وَعَنْ عبد الْعَزِیْز بن قیس الْعَبْدی قَالَ سَمِعت ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ کَانَ فلَان ردف رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْم عَرَفَةَ فَجعل الْفَتی یلاحظ النِّسَاء وَینظر اِلَیْهِنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْن اخی اِن هٰذَا یَوْم من ملك فِیْهِ سَمعه وبصره وَلسَانه غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِی کتاب الصمت وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ وَعِنْدهم کَانَ الْفضل بن عَبَّاس رَدِیف رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الحَدِیْث

حدیث1800. صحیح ابن خزیمة - کتاب المناسك جماع أبواب ذکر أفعال اختلف الناس فی إباحته للمحرم - باب فضل حفظ البصر والسمع واللسان یوم عرفة حدیث:2645 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حدیث 2944 مسند أبی یعلى الموصلی - أول مسند ابن عباس حدیث:2384 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عبد العزیز حدیث:12757 شعب الإیمان للبیهقی - الوقوف یوم عرفة معرفات حدیث:3900

عبدالعزیز بن قیس عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: فلاں صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے یہ عرفہ کے دن کی بات ہے ان صاحب نے خواتین کی طرف دیکھنا شروع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایک ایسا دن ہے کہ جس میں جو شخص اپنی سماعت اور اپنی بصارت اور زبان کا مالک رہے (یعنی ان کی حفاظت کرے) تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے"

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے امام ابن ابودنیا نے اسے کتاب "العصمت" میں نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے البتہ ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھے ۔ الحدیث

1801 - وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب وَالْبَیْهَقِیّ اَیْضًا عَن الْفضل بن الْعَبَّاس عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصِرًا قَالَ من حفظ لِسَانه وسَمعه وبصره یَوْم عَرَفَة غفر لَهُ من عَرَفَة اِلٰی عَرَفَة

ابوشیخ ابن حبان نے یہ روایت کتاب "الثواب" میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص عرفہ کے دن اپنی زبان اپنی سماعت اور اپنی بصارت کی حفاظت کرتا ہے اس شخص کی ایک عرفہ سے لے کر دوسرے عرفہ تک کے (درمیان کے گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے"

1802 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَو یعلم اَهْلِ الْجمع بِمن حلوا لاستبشروا بِالْفَضْلِ بعد الْمَغْفِرَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اگر اہل مزدلفہ کو یہ بات پتہ چل جائے کہ انہیں کیا نصیب ہوا ہے؟ تو وہ مغفرت کے بعد فضیلت کی بھی خوشخبری حاصل کریں"

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1803 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل من الْاَنْصَار اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَلِمَات اَسَال عَنْهُن فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ وَجَاءَ رَجُلٌ من ثَقِیف فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَلِمَات اَسَال عَنْهُن فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ الْاَنْصَارِیّ فَقَالَ الْاَنْصَارِیّ اِنَّهُ رجل غَرِیبٌ وَاِن للغریب حَقًّا فابدأ بِهِ فَاَقبل علی الثَّقَفِیّ فَقَالَ اِن شِئْت اَنبأتك عَمَّا کنت تَسَالنِی عَنهُ وَاِن شِئْت تَسَالنِی واخبرك فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بل اَجبنی عَمَّا کنت اسالك قَالَ جِئْت تَسَالنِی عَن الرُّکُوع وَالسُّجُود وَالصَّلَاة وَالصَّوْم فَقَالَ وَالَّذِی بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَخطَات مِمَّا کَانَ فِیْ نَفسِی شَیْئًا قَالَ فَاِذَا رکعت فضع راحتیك علی رکبتیك ثُمَّ فرج اصابعك ثُمَّ اسکن حَتّٰی یَاْخُذ کل عُضْو مأخذه وَاِذَا سجدت فمکن جبهتك وَلَا تنقر نقرا وصل اَوَّل النَّهَار وَآخره فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاِن اَنا صلیت بَینهمَا قَالَ فَاَنت اذا مصل وصم من

كُل شهر ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة فَقَامَ الثَّقَفِيّ ثُمَّ اقبل على الْاَنْصَارِيّ فَقَالَ اِن شِئْت اَخْبَرتك عَمَّا جِئْت تَسْاَلنِيْ وَاِن شِئْت تَسْاَلنِيْ واخبرك فَقَالَ لَا يَا نَبِيّ اللّٰهِ اَخْبرنِيْ بِمَا جِئْت اَسْاَلك قَالَ جِئْت تَسْاَلنِيْ عَن الْحَاج مَا لَهُ حِيْن يخرج من بَيته وَمَا لَهُ حِيْن يَقُوْمُ بِعَرَفَات وَمَا لَهُ حِيْن يَرْمِي الْجمار وَمَا لَهُ حِيْن يحلق رَاسه وَمَا لَهُ حِيْن يقْضِي آخر طواف بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا نَبِيّ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَخْطَات مِمَّا كَانَ فِيْ نَفسِي شَيْئًا قَالَ فَاِن لَهُ حِيْن يخرج من بَيته اَن رَاحِلَته لَا تخطو خطْوَة اِلَّا كتب اللّٰه بهَا حَسَنَة اَوْ حط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَاِذَا وقف بِعَرَفَات فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ينزل اِلَى سَمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلَى عِبَادِيْ شعثا غبرا اشْهَدُوْا اَنِّيْ قد غفرت لَهُمْ ذنوبهم وَاِن كَانَت عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج وَاِذَا رمى الْجمار لَا يدْرِي اَحَد مَا لَهُ حَتّٰى يتوفاه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَاِذَا قضى آخر طواف بِالْبَيْتِ خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' پھر ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بھی آ گیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصاری تم سے پہلے آیا ہے' انصاری نے کہا: یہ ایک غریب الوطن شخص ہے' اور غریب الوطن شخص کا حق ہوتا ہے' آپ پہلے اس کی طرف متوجہ ہوں' نبی اکرم ﷺ ثقفی شخص کی طرف متوجہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں' اس بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو' اور اگر تم چاہو' تو مجھ سے سوال کرو! اور میں تمہیں بتا دوں گا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے رکوع' سجدے' نماز اور روزے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو' اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم ہے! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میرے من میں جو تھا' آپ نے اس کے بارے میں (بتانے میں) کوئی غلطی نہیں کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ' تو تم اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو! اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو اور پرسکون رہو' یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے' اور جب تم سجدے میں جاؤ' تو اپنی پیشانی کو جما کر رکھو اور تم ٹھونگا نہ مارو' تم دن کے ابتدائی حصے میں اور اس کے آخری حصے میں نماز ادا کرو' اس نے عرض کی اے اللہ کے نبی! اگر میں ان دونوں کے درمیان نماز ادا کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم نمازی شمار ہو گے' اور تم ہر مہینے میں 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھو' پھر وہ ثقفی شخص اٹھ کر چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں' اس بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں' تم دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' اور اگر تم چاہو' تو تم مجھ سے پوچھ لو! میں تمہیں بتا دوں گا' اس نے عرض کی: جی نہیں! اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے' جس کے بارے میں میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو کہ جب حاجی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اور جب وہ عرفات میں ٹھہرتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے'

اور جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میرے من میں جو تھا' آپ نے اس کے بارے میں (بیان کرنے میں) کوئی غلطی نہیں کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اسے یہ اجر ملتا ہے کہ اس کی سواری جو بھی قدم رکھتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے' اس کی ایک خطا کو مٹا دیتا ہے' جب وہ عرفات میں وقوف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں' تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے سب گناہوں کی مغفرت کر دی ہے' خواہ آسمان (یعنی بارش) کے قطروں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں' جب وہ حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو کوئی شخص یہ نہیں جانتا ہے کہ اسے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ یہاں تک کہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا اجر و ثواب عطا کرے گا' اور جب وہ شخص بیت اللہ کا آخری طواف مکمل کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1804 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يقف عَشِيَّة عَرَفَة بالموقف فيستقبل الْقبْلَة بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة ثُمَّ يقْرَأ قل هُوَ اللّٰه اَحَد مائَة مرّة ثُمَّ يَقُوْلُ اللَّهُمَّ صل على مُحَمَّد وَعَلَى آل مُحَمَّد كَمَا صليت على اِبْرَاهِيْمَ وَآل اِبْرَاهِيْمَ اِنَّك حميد مجيد وعلينا مَعَهم مائَة مرّة اِلَّا قَالَ اللّٰه تَعَالَى يَا ملائكتي مَا جَزَاء عَبدِي هٰذَا سبحني وهللني وكبرني وعظمني وعرفني وَاَثْنى عَلَيّ وَصلى على نبيي اشْهَدُوا ملائكتي اَنِّيْ قد غفرت لَهُ وشفعته فِيْ نَفسه وَلَوْ سَاَلَنِي عَبدِي هٰذَا لشفعته فِيْ اَهْلِ الْموقف - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا متن غَرِيْبٌ وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من ينْسب اِلَى الْوَضع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص عرفہ کی شام وقوف کی جگہ پر وقوف کرتا ہے' اور اپنا رخ قبلہ کی طرف کر کے یہ پڑھتا ہے:

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

وہ شخص ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے' پھر ایک سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے' یہ پھر یہ پڑھتا ہے۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا تھا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اور ان کے ہمراہ ہم پر بھی (درود نازل فرما)''

وہ ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا بدلہ کیا ہوگا؟ اس نے میری پاکی بیان کی ہے' میری معبودیت کا اعتراف کیا ہے' میری کبریائی بیان کی ہے' میری عظمت کا اعتراف کیا ہے' میری تعریف کی ہے' میری ثناء بیان کی ہے' اور میرے نبی پر درود بھی بھیجا ہے' اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ! کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے' میں نے اس کی ذات کے بارے میں' اس کی شفاعت کو قبول کر لیا ہے' اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے (یعنی دعا مانگے)' تو میں تمام اہل موقف کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول کر لوں گا''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ متن غریب ہے' اور اس کی سند میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جو اس کو وضع کی طرف منسوب کر سکے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1805 - وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمَان الدرانی قَالَ سُئِلَ عَلیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن الْوُقُوْف بِالْجَبَلِ وَلَمْ یکن فِی الْحرم قَالَ لاَن الْکَعْبَۃَ بَیت اللّٰہ وَالْحرم بَاب اللّٰہ فَلَمَّا قصدوہ وافدین أوقفھم بِالْبَابِ یَتَضَرَّعُوْنَ قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فالوقوف بالمشعر الْحَرَام قَالَ لاَنَّہٗ لما أذن لَھُمْ بِالدُّخُولِ اِلَیْہِ وقفھم بالحجاب الثَّانِیْ وَھُوَ الْمزدلفَۃ فَلَمَّا اَن طَال تضرعھم أذن لَھُمْ بتقریب قُرْبَانھمْ بمنی فَلَمَّا اَن قضوا تفثھم وقربوا قُرْبَانھم فتطھروا بھَا من الذُّنُوب الَّتِیْ کَانَت عَلَیْھِمْ اذن لَھُمْ بالزیارۃ اِلَیْہِ علی الطَّھَارَۃ قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فَمَنْ اَیْنَ حرم الصّیام اَیَّام التَّشْرِیْق قَالَ لاَن الْقَوْم زوار اللّٰہ وھم فِیْ ضیافتہ وَلَا یجوز للضیف اَن یَصُوم دون اِذن من اَضَافَہُ قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فتعلق الرجل بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃَ لای معنی ھُوَ قَالَ ھُوَ مثل الرجل بَیْنہ وَبَیْن صَاحبہ جِنَایَۃ فَیَتَعَلَّق بِثَوْبِہ ویتنصل اِلَیْہِ ویتخدع لَہٗ لیھب لَہٗ جِنَایَتہ

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَغَیْرِہٖ ھٰکَذَا مُنْقَطِعًا وَرَوَاہُ اَیْضًا عَنْ ذِیْ النُّوْن من قَوْلِہٖ وَھُوَ عِنْدِیْ اشبہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ ابوسلیمان دارانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے جبل عرفات کے پاس وقوف کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ وقوف' حرم کی حدود میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ' اللہ تعالیٰ کا گھر ہے' اور حرم اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے' تو جب ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا قصد کیا' اور گروہوں کی شکل میں آئے' تو انہیں دروازوں پر کھڑا کر دیا گیا' تاکہ وہ وہاں گریہ وزاری کریں' عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! پھر مشعر حرام میں وقوف کو کیوں رکھا گیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیونکہ جب ان لوگوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی گئی' تو انہیں دوسرے حجاب میں ٹھہرا دیا گیا' اور وہ مزدلفہ ہے' جب وہاں ان کی گریہ وزاری طویل ہوگئی' تو انہیں اجازت دی گئی کہ وہ منیٰ میں قربانی کر کے قرب حاصل کریں' جب ان لوگوں نے اپنا میل اتار دیا اور قربانی کر لی' اور ان گناہوں سے پاک ہو گئے' جو پہلے ان کے ذمہ تھے تو پھر انہیں پاک حالت میں خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی' عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! ایام تشریق میں روزوں کو حرام کیوں قرار دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ یہ لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں' اور وہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی میں ہوتے ہیں' اور مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے' عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین الوگ خانہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں چمٹتے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب ایک شخص نے' دوسرے کے ساتھ کوئی زیادتی کی

ہو تو وہ اس کے کپڑے سے چمٹ جاتا ہے اور اس کے سامنے آہ وزاری کرتا ہے تاکہ دوسرا شخص اس کی کوتاہی کو معاف کردے''

امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اس روایت کو اسی طرح منقطع روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام مسلم نے اسے ذوالنون مصری کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ موزوں ہے باقی اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِيْ رمي الْجمار وَمَا جَاءَ فِيْ رَفعهَا

قَالَ الْحَافِظ تقدم فِي الْبَاب قبله فِيْ حَدِيْثِ ابْن عمر الصَّحِيْح وَإِذَا رمى الْجمار لَا يدْرِي أحد مَا لَهُ حَتَّى يتوفاه الله عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة لفظ ابْن حبَان وَلَفظ الْبَزَّار: وَأما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تَكْفِير كَبِيرَة من الموبقات وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ عبَادَة بن الصَّامِت وَأما رميك الْجمار قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوا يعْملُونَ) السَّجْدَة

باب: جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اُن کے اٹھائے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے ایک باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک صحیح حدیث گزر چکی ہے:

''جب آدمی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی یہ نہیں جانتا کہ ایسے شخص کو کیا اجر وثواب ملتا ہے؟ یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے پورا اجر وثواب عطا کرے گا''

روایت کے یہ الفاظ ابن حبان کے نقل کردہ ہیں امام بزار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا حکم ہے تو ہر ایک کنکری جو تم نے ماری ہوگی اس کے عوض میں ہلاک کرنے والے کبیرہ گناہ کا (اس کا) کفارہ ہونے کا ثواب ملے گا''

اس سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے جمرات کنکریاں مارنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے؟ جو اس کی جزا ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

1806 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَن رجلا سَأَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن رمي الْجمار مَا لَ فِيْهِ فَسَمعته يَقُوْلُ تَجِد ذَلِكَ عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون إِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالْكَبِير من رِوَايَة الْحجَّاج بن أَرْطَاة وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأما رميك الْجمار فَإِنَّهُ مذخور لَك عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون إِلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمرات کو کنکریں مارنے کے بارے

میں دریافت کیا: ہمیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یہ اجر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس وقت پاؤ گے' جب تمہیں' اس کی شدید ضرورت ہوگی ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں' حجاج بن ارطاۃ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

"جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو یہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ذخیرہ کرلیا جائے گا' اس وقت کے لئے' جب تمہیں' اس کی شدید ترین ضرورت ہوگی"۔

1807 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما آتَى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَامه الْمَنَاسِك عرض لَهُ الشَّيْطَان عِنْد جَمْرَة الْعقبَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّانِيَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّالِثَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الشَّيْطَان ترجمون وملة أبيكم اِبْرَاهِيْمَ تتبعون

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ تک "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک حج ادا کرنے کے لئے آئے' تو جمرہ عقبہ کے قریب' شیطان ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں' یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا' پھر وہ دوسرے جمرہ کے قریب' ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں' یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا' پھر وہ تیسرے جمرہ کے قریب ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں' تو وہ زمین میں دھنس گیا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ شیطان کو کنکریاں مارتے ہو' اور اپنے جدامجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کرتے ہو۔

یہ روایت امام خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1808 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا رميت الْجمار كَانَ لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ صَالح مولى التَّوْأَمَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم جمرات کو کنکریاں مارتے ہو' تو یہ چیز تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگی"

یہ روایت امام بزار نے' صالح مولیٰ توامہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1809 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجمار الَّتِیْ ترمی كل سنة نحسب اَنَّهَا تنقص قَالَ مَا تقبل مِنْهَا رفع وَلَوْلَا ذٰلِكَ رايتموها مثل الْجبَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِیْ اِسنادهما يزِيْد بن سِنَان التميلی مُخْتَلف فِیْ توثيقه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ جمرات جنہیں ہر سال کنکریاں ماری جاتی ہیں ہم تو یہ گمان کرتے ہیں یہ کم ہوجاتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہوتی ہیں انہیں اٹھالیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو تم ان کنکریوں کو پہاڑ کی مانند دیکھو"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان دونوں کی سند میں یزید بن سنان تمیلی نامی راوی ہے جس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

10 - التَّرْغِيب فِیْ حلق الرَّاْس بمنی

منیٰ میں سر منڈوانے کے بارے میں ترغیبی روایات

1810 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِر لمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ وللمقصرين

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے بھی (دعا فرمایئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے بھی (دعا کیجئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بال چھوٹے کروانے والوں (کی بھی مغفرت کردے)"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حديث 1809: المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث: 1693' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1773' سنن الدارقطني - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث' 2439' السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب دخول مكة - باب أخذ الحصى لرمي جمرة العقبة وكيفية ذلك' حديث' 8968

1811 - وَعَنْ ام الحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا انّهَا سَمِعت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى حجّة الْوَدَاع دَعَا للمحلقين ثَلاثًا وللمقصرين مرّة وَاحِدَة . رَوَاهُ مُسْلِم

سیّدہ اُم حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1812 - وَعَنْ مَالك بن ربيعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالَ يَقُوْلُ رجل من الْقَوْم وللمقصرين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الثَّالِثَة اَوْ الرَّابِعَة وللمقصرين ثُمَّ قَالَ وَاَنا يَوْمَئِذٍ محلوق الرَّأْس فَمَا يسرني بحلق رَأْسِي حمر النعم . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ حسن

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِى حَدِيْثِ ابْن عمر الصَّحِيح : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِيّ وَاَما حلاقك رَاْسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة وتمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة

وَتقدم اَيْضًا فِى حَدِيْثِ عبَادَة بن الصَّامِت : وَاَما حلقك رَاْسك فَاِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِى الْاَرْض اِلَّا كَانَت لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے' حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں کی (بھی مغفرت کردے)''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج میں نے سر منڈوایا ہوا ہے' اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے اپنے بال منڈوانے کے بدلے میں سرخ اونٹ مل جائیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے مجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول یہ صحیح حدیث گزر چکی ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا تھا: جہاں تک تمہارے اپنے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تم نے جتنے بھی بال منڈوائے ہیں' ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی' اور اس کی وجہ سے تمہارے ایک گناہ کو مٹا دیا جائے گا''۔

اس سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے اپنے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارا جو بھی بال زمین پر گرے گا' تو وہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا''۔

2 - التَّرْغِيبُ فِيْ شرب مَاءِ زَمْزَم وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلِه

باب: آبِ زم زم پینے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1813 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء زَمْزَم فِيْهِ طَعَامُ الطّعْم وشفاء السقم وَشر مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء بوادى برهوت بقية بحضرموت كَرجل الْجَرَاد تصبح تتدفق وتمسى لَا بِلَال فِيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

برهوت بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء وَضم الْهَاء آخِره تَاء مثناة وحضرموت بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة اسْم بلد قَالَ اَهْلِ اللُّغَة وهما اسمان جعلا اسْما وَاحِدًا إِن شِئْت بنيت حضر على الْفَتْح وأعربت موت إِعْرَاب مَا لَا ينْصَرف وَإِن شِئْت أضفت الْاَوَّل إِلَى الثَّانِيْ فأعربت حضرا وخفضت موت

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین پر سب سے بہتر پانی' آبِ زم زم ہے' جس میں کھانے والے کی خوراک' اور بیمار کی شفاء پائی جاتی ہے' اور روئے زمین پر موجود سب سے برا پانی ''وادی برہوت'' کا ہے جو (وادی) ''حضرموت'' (نامی جگہ) میں ہے' اور وہ مکڑی کے پاؤں کی طرح ہے' اور اس کا یہ عالم ہے کہ صبح کے وقت وہاں پورا پانی ہوتا ہے' اور شام کے وقت اس میں ذرا سی بھی تری نہیں ہوتی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''برہوت'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ہ' پر پیش ہے' جس کے آخر میں 'ت' ہے۔

''حضرموت'' یہ ایک جگہ کا نام ہے' اہل لغت کہتے ہیں: یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے' جسے ملا کر ایک اسم بنا دیا گیا ہے' اگر آپ چاہیں تو لفظ 'حضر' کو مبنی علی الفتحہ'' رکھیں اور لفظ 'موت' کو معرب بنا دیں' جو منصرف نہ ہو اور اگر آپ چاہیں' تو پہلے لفظ کی نسبت دوسرے کی طرف کر دیں' تو اس صورت میں آپ لفظ 'حضر' کو معرب بنائیں گے اور لفظ 'موت' پر کسرہ پڑھیں گے۔

1814 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمْزَم طَعَام طعم وشفاء سقم . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

قَوْله طَعَام طعم بِضَم الطَّاء وَسُكُون الْعين اى طَعَام يشْبع من أكله

❀❀ حضرت ابوذر غفاری ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آبِ زم زم کھانے والے کے لئے خوراک اور بیمار کے لئے شفاء ہے''

یہ روایت امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''طعم'' اس میں 'ط' پر پیش ہے' اور 'ع' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ایسا کھانا ہے' جسے کھانے والا سیر ہو جاتا ہے۔

1815 - وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سمعته يَقُولُ كُنَّا نسميها شباعة يَعْنِي زَمْزَم وَكُنَّا نجدها نِعْمَ العون على الْعِيَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَهُوَ مَوْقُوف صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ ابوطفیل نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اسے "شباعہ" (یعنی سیر کر دینے والی چیز) کا نام دیتے تھے ان کی مراد آبِ زم زم ہے اور ہم اسے پاتے تھے کہ یہ گھر والوں کے لئے بہترین چیز ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور یہ روایت "موقوف" ہے اور سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1816 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ إِن شربته تستشفي شفاك اللّٰه وَإِن شربته لشبعك أشبعك اللّٰه وَإِن شربته لقطع ظمئك قطعه اللّٰه وَهِي هزمة جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام وسقيا اللّٰه إِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم

وَزَاد وَإِن شربته مستعيذا أعاذك اللّٰه وَكَانَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذا شرب مَاء زَمْزَم قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلك علما نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وشفاء من كل دَاء وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد إِن سلم من الْجَارُود يَعْنِي مُحَمَّد بن حبيب

قَالَ الْحَافِظ سلم مِنْهُ فَإِنَّهُ صَدُوق قَالَه الْخَطِيب الْبَغْدَادِيّ وَغَيره لَكِن الرَّاوِي عَنهُ مُحَمَّد بن هِشَام الْمروزِي لَا أعرفهُ وروى الدَّارَقُطْنِيّ دُعَاء ابْن عَبَّاس مُفردا من رِوَايَة حَفْص بن عمر الْعَدنِي

الهزمة بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الزَّاي هُوَ أَن تغمز موضعا بِيَدِك أَو رجلك فَتصير فِيهِ حُفْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"آبِ زم زم اُسی مقصد کے لئے ہوتا ہے جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے اگر تم اسے اس مقصد کے لئے پیو تا کہ تم اس سے شفا حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا عطا کر دے گا' اگر تم اسے اس لئے پیو تا کہ تم سیر ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا' اور اگر تم اسے اس لئے پیو تا کہ تمہاری پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس کو ختم کر دے گا' یہ جبریل کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی سیرابی کے لئے بنایا ہے"

یہ روایت امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"اگر تم پناہ حاصل کرنے کے لئے اسے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا کرے گا"

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ جب آبِ زم زم پیتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم' وسعت والے رزق' ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں"

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اگر یہ جارود یعنی محمد بن حبیب نامی راوی کے حوالے سے سلامت ہو۔

حافظ فرماتے ہیں یہ اس کے حوالے سے سلامت ہے' کیونکہ وہ راوی صدوق ہے' یہ بات خطیب بغدادی اور دیگر حضرات

نے نقل کی ہے' تاہم اس سے روایت نقل کرنے والا شخص محمد بن ہشام مروزی نامی راوی' سے میں واقف نہیں ہوں' امام دارقطنی نے
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی دعا والی روایت الگ سے' حفص بن عمر عدنی کے حوالے سے نقل کی ہے۔
لفظ "الھزمة" میں 'ہ' پر زبر ہے' 'ز' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ' یا پاؤں کے ذریعے' کسی جگہ کو کریدو' تو وہاں گڑھا بن جائے۔

1817 - وَعَنْ سُوَيْد بن سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ رَأَيْت عبد الله بن الْمُبَارك بِمَكَّة أَتَى مَاء زَمْزَم واستسقى مِنْهُ شربة ثُمَّ استقبل الْكَعْبَة فَقَالَ اللَّهُمَّ إِن ابْن أبي الموَالِي حَدثنَا عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن جَابر أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ وَهَذَا أشربه لعطش يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ شرب. رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ غَرِيب من حَدِيث ابْن أبي الموَالِي عَن ابْن الْمُنْكَدر تفرد بِهِ سُوَيْد عَن ابْن الْمُبَارك من هَذَا الْوَجْه عَنهُ انْتهى

وروى أَحْمد وَابْن مَاجَة الْمَرْفُوع مِنْهُ عَن عبد الله بن المؤمل أَنه سمع أَبَا الزبير يَقُوْلُ سَمِعت جَابر بن عبد الله يَقُوْلُ فَذكره وَهَذَا إِسْنَاد حسن

❀❀ سوید بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو دیکھا کہ وہ آب زم زم کے پاس آئے انہوں نے پینے کے لئے تھوڑا سا پانی لیا' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے یہ کہا: اے اللہ! ابن ابوموالی نے' محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"آب زم زم کا وہی فائدہ ہوتا ہے' جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے"

(عبداللہ بن مبارک نے فرمایا:) میں اسے اس لئے پی رہا ہوں تا کہ (مجھے) قیامت کے دن پیاس (نہ لگے)' پھر انہوں نے اسے پی لیا۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن ابوموالی کی' ابن منکدر کے حوالے سے نقل کردہ روایت ہونے کے حوالے سے' یہ روایت غریب ہے' اور سوید نامی راوی' عبداللہ بن مبارک' سے اس کو اس سند کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ نے اس روایت کا "مرفوع" حصہ' عبداللہ بن مؤمل کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوزبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.. اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اور یہ سند حسن ہے۔

1818 - وَعَن السَّائِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنه كَانَ يَقُوْلُ اشربوا من سِقَايَة الْعَبَّاس فَإِنَّهُ من السّنة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِي إِسْنَاده رجل لم يسم وَبَقِيَّته ثِقَات

❀❀ سائب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ کہا کرتے تھے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سقایہ سے پیو! کیونکہ یہ سنت ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' اس کے باقی تمام

راوی ثقہ ہیں۔

ترهيب من قدر على الْحَج فَلَمْ يحجّ
وَمَا جَاءَ فِيْ لُزُوْم الْمَرْأَة بَيتهَا بعد قَضَاء فرض الْحَج

باب: ایسے شخص کے بارے میں ترہیبی روایات' جو حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بھی حج نہ کرے

عورت کے فرض حج ادا کر لینے کے بعد اپنے گھر میں رہنے کے بارے میں جو منقول ہے

1819 - رُوِيَ عَـن عَـلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ملك زادا وراحلة تبلغه إِلَى بَيت الله الْحَرَام فَلَمْ يحجّ فَلَا عَلَيْهِ اَن يَمُوْت يَهُوْدِيًا اَوْ نَصرَانِيًا وَذٰلِكَ اَن اللّٰه يَقُوْلُ (وَلِلّٰهِ على النَّاس حج الْبَيْت من اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلا) آل عمران . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة الْحَارِث عَن عَليّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص زاد سفر اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہو اور پھر بھی وہ حج کے لئے نہ جائے' تو اب اس پر کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ یہودی ہو کر مرے' یا عیسائی ہو کر مرے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے' جو وہاں تک جانے کی گنجائش رکھتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1820 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم تحبسه حَاجَة ظَاهِرَة اَوْ مرض حَابِس اَوْ سُلْطَان جَائِر وَلَمْ يحجّ فليمت إِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًا

❀❀ امام بیہقی نے یہی روایت عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے لئے' کوئی ظاہری رکاوٹ نہ ہو روکنے والا کوئی مرض نہ ہو' کوئی ظالم حکمران نہ ہو (یعنی کوئی بھی عذر نہ ہو) اور پھر بھی وہ حج نہ کرے' تو وہ خواہ یہودی ہو کر مرے' خواہ عیسائی ہو کر مرے''

1821 - وَتقدم حَدِيْث حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْلَام ثَمَانِيَة اَسْهم الْإِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَحج الْبَيْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سهم وَالنَّهْي عَن الْمُنكر سهم وَالْجهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه سهم وَقد خَابَ من لَا سهم لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اسلام کے آٹھ حصے ہیں (زبانی طور پر) اسلام (قبول کرنے کا اعتراف کرنا) ایک حصہ ہے نماز ایک حصہ ہے زکوٰۃ ایک حصہ ہے بیت اللہ کا طواف ایک حصہ ہے نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے اور وہ شخص رُسوا ہو گیا، جس کا کوئی حصہ نہ ہو"۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1822 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِن عبدا صححت لَهُ جِسْمه ووسعت عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَة تمْضِي عَلَيْهِ خَمْسَة اَعْوَام لَا يفد اِلَيّ لمحروم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ قَالَ عَلیّ بن الْمُنْذر اَخْبرنِیْ بعض اَصْحَابنَا قَالَ كَانَ حسن بن حيّ يُعجبهُ هٰذَا الحَدِيْث وَبِه يَاْخُذ وَيُحب للرجل الْمُوسر الصَّحِيْح اَن لَا يتْرك الْحَج خمس سِنِين

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب کسی بندے کے جسم کو میں صحت دوں' اور مالی اعتبار سے اسے گنجائش دوں' اور پھر اس پر پانچ سال گزر جائیں اور وہ میرے (گھر کی) زیارت کے لئے نہ آئے' تو وہ شخص محروم ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: علی بن منذر نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے بعض اصحاب یہ فرماتے ہیں: حسن بن حی کو یہ روایت بہت پسند تھی' اور وہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے اور وہ آدمی کے لئے اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اگر کوئی خوشحال ہو' اور تندرست ہو' تو وہ پانچ سال تک حج کو ترک نہ کرے (اس سے پہلے ہی حج ادا کر لے)۔

1823 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنسائه عَام حجَّة الْوَدَاع هٰذِه ثُمَّ ظُهُور الْحصر . قَالَ وَكن كُلهنَّ يحججن اِلَّا زَيْنَب بنت جحش وَسَوْدَة بنت زَمعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُن وَكَانَتَا تَقُولَان وَاللّٰه لَا تحركنا دَابَّة بعد اِذْ سمعنَا ذٰلِكَ من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِسْحَاق فِیْ حَدِيْثه قَالَتَا وَاللّٰه لَا تحركنا دَابَّة بعد قَول رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِه ثُمَّ ظُهُور الْحصر

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ عَن صَالح مولى التَّوْاَمَة بن اَبِیْ ذِئْب وَقد سمع مِنْهُ قبل اخْتِلَاطه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا "یہ ہے پھر 'حصر' کا ظہور ہو گا"

راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج نے حج کر لیا تھا صرف سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نہیں کیا تھا' یہ دونوں خواتین کہتی تھیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سننے کے بعد' ہم نے جانور کو حرکت نہیں دی (یعنی کوئی سفر نہیں کیا)

اسحاق نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ ان دونوں خواتین نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس

فرمان کے بعد ہم نے جانور کو حرکت نہیں دی (یعنی کوئی سفر نہیں کیا)

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے یہ روایت ان کے حوالے سے صالح نے نقل کی ہے انہوں نے اس سے اس کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے سماع کیا تھا۔

1824 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هِيَ هٰذِهِ الْحَجَّةُ ثُمَّ الْجُلُوسُ عَلَى ظُهُورِ الْحُصُرِ فِي الْبُيُوتِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاَبُو يَعْلَى وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ

❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی حج ہے اس کے بعد گھروں میں چٹائیوں کی پشت پر بیٹھا جا رہا ہے (یعنی گھر سے نہیں نکلا جائے گا)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اُن کے راوی ثقہ ہیں۔

1825 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما حج بنسائه قَالَ اِنَّمَا هِيَ هٰذِهِ ثُمَّ عَلَيْكُمْ بِظُهُورِ الْحُصُرِ

❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو حج کروادیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس یہی حج ہے اس کے بعد تم پر گھروں میں رہنا لازم ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَقُبَاء

مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد بیت المقدس اور مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1827 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا

حدیث1827: صحیح مسلم - کتاب الحج' باب فضل الصلاة بمسجدی مکة والمدینة - حدیث:2548 صحیح البخاری - کتاب الجمعة' أبواب تقصیر الصلاة - باب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة' حدیث: 1148 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب المساجد - ذکر فضل الصلاة فی المسجد الحرام علی الصلاة فی مسجد المدینة' حدیث: 1641 سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فضل الصلاة فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث:1438 سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی فضل الصلاة فی المسجد الحرام ومسجد النبی - حدیث:1400 السنن للنسائی - کتاب مناسک الحج' فضل الصلاة فی المسجد الحرام - حدیث: 2863 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب المناسک' باب فضل الصلاة فی الحرم - حدیث: 8868 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' فی الصلاة فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث: 7401 السنن الکبری للنسائی - کتاب المناسک' إشعار الهدی - فضل الصلاة فی المسجد الحرام' حدیث: 3753 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حدیث: 4698 مسند الطیالسی - عبد الله بن الزبیر' حدیث: 1449 مسند الحمیدی - أحادیث أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 913 مسند ابن الجعد - أبو غسان محمد بن مطرف' حدیث: 2494 مسند عبد بن حمید - عبد الله بن الزبیر' حدیث: 522 البحر الزخار مسند البزار - موسی بن عبیدة' حدیث: 1090 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن عمر' حدیث: 5652 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف من اسمه أحمد - حدیث: 1604 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الجیم' باب - حدیث: 1539 شعب الإیمان للبیهقی - فضل الحج والعمرة' حدیث: 3970

افضل من الف صَلاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام . رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1828 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدى هٰذَا افضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام افضل من مائَة صَلَاة فِيْ هٰذَا . رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَزَاد يَعْنِيْ فِي مَسْجِد الْمَدِيْنَة وَالْبَزَّار وَلَفظِهٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدى هٰذَا افضل من الف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام فَإِنَّهُ يزِيْد عَلَيْهِ مائَة صَلَاة . وَإِسْنَاده صَحِيْح اَيْضا

❀❀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' یہاں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک سو نمازیں ادا کرنے سے' زیادہ فضیلت رکھتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یعنی مسجد مدینہ میں''۔

یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' کسی بھی مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' کیونکہ وہاں (ایک نماز ادا کرنا) یہاں (مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے پر) ایک سو گنا فضیلت رکھتا ہے'' اس کی سند بھی صحیح ہے۔

1829 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدى أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام افضل من مائَة ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ . رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة بِإِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن ماجہ نے دو صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

1830 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خير من الف صَلَاة فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

1831 - وروی الْبَزَّار عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا خَاتم الْاَنْبِيَاء ومسجدی خَاتم مَسَاجِد الْاَنْبِيَاء اَحَق الْمَسَاجِد اَن يزار وتشد اِلَيْهِ الرَّوَاحِل الْمَسْجِد الْحَرَام ومسجدی وَصَلَاة فِیْ مَسْجِدی افضل من الف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

امام بزار نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں' میری مسجد' انبیاء کی مساجد میں سے' آخری مسجد ہے' تمام مساجد میں سے (جو مسجدیں) سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں کہ ان کی زیارت کی جائے اور ان کی طرف سفر کیا جائے' تو وہ مسجد حرام ہے' اور میری مسجد ہے' میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

1832 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلی فِیْ مَسْجِدی اَرْبَعِيْنَ صَلَاة لَا تفوته صَلَاة كتبت لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار وَبَرَاءَة من الْعَذَاب وبریء من النِّفَاق

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ عِنْد التِّرْمِذِیّ بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں یوں ادا کرے' کہ اس کی کوئی ایک نماز بھی' درمیان میں فوت نہ ہو' تو اس شخص کے لئے جہنم سے لاتعلقی نوٹ کر لی جاتی ہے' اور عذاب سے لاتعلقی اور نفاق سے لاتعلقی (نوٹ کر لی جاتی ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور امام ترمذی نے اسے مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے۔

1833 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِیْ بَيته بِصَلَاة وَصَلَاته فِیْ مَسْجِد الْقَبَائِل بِخَمْس وَعِشْرِيْنَ صَلَاة وَصَلَاة فِی الْمَسْجِد الَّذِیْ يجمع فِيْهِ بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْف صَلَاة وَصَلَاة فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِيْنَ اَلْف صَلَاة وَصَلَاه فِي الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَةِ اَلْف صَلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا الْخطاب الدِّمَشْقِي لَا تحضرني الْاٰن تَرْجَمته وَلَمْ يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة اَحَد اِلَّا ابْن مَاجَه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا اپنے گھر میں ایک نماز ادا کرنا اس کے قبیلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے اور جامع مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' پانچ سو گنا فضیلت رکھتا ہے اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنا' پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا باعث ہے اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز' پچاس ہزار نمازوں کا ثواب رکھتی ہے' اور مسجد حرام میں ایک نماز' ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ابوخطاب دمشقی نامی راوی کے بارے میں' اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں ہے' صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے' امام ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی نے بھی' اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1834 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيت بعض نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الْمَسْجِدين الَّذِي اُسس على التَّقْوٰى فَاَخذ كفا من حَصْبَاء فَضرب بِهِ الْاَرْض ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدكُمْ هٰذَا لمَسْجِد الْمَدِيْنَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه قَالَ تمارى رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِي اُسس على التَّقْوٰى من اَوَّل يَوْم فَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد قباء وَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی مسجد ہے؟ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) نبی اکرم ﷺ نے مٹھی میں کنکریاں لے کر انہیں زمین پر پھینکا اور پھر فرمایا: وہ تمہاری یہ مسجد ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''دو افراد اس مسجد کے بارے میں بحث کر رہے تھے' جس کی بنیاد پہلے دن تقویٰ پر رکھی گئی (جس کا ذکر قرآن میں ہے) ایک شخص کا یہ کہنا تھا اس سے مراد مسجد قباء ہے' جبکہ دوسرے شخص کا یہ کہنا تھا کہ اس سے مراد مسجد نبوی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔

1835 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخْتلف رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِي اسس على التَّقْوٰى

فَقَالَ اَحدهمَا هُوَ مَسْجِد الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْآخر هُوَ مَسْجِد قباء فَاتَوا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ مَسْجِدى هٰذَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہوگیا' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے' (جس کا ذکر قرآن میں ہے) تو ان میں سے ایک نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی ہے' اور دوسرے نے کہا: اس سے مراد مسجد قبا ہے' وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1836 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِى الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة اَلف صَلَاة وَالصَّلَاة فِىْ مَسْجِدى بِاَلف صَلَاة وَالصَّلَاة فِىْ بَيت الْمُقَدّس بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَلَفظه: قَالَ صَلَاة فِى الْمَسْجِد الْحَرَام اَفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِمِائَة اَلف صَلَاة وَصَلَاة فِىْ مَسْجِد الْمَدِيْنَة اَفضل من اَلف صَلَاة فِيمَا سواهُ وَصَلَاة فِىْ مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس اَفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظه قَالَ فضل الصَّلَاة فِى الْمَسْجِد الْحَرَام على غَيره بِمِائَة اَلف صَلَاة وَفِىْ مَسْجِدى اَلف صَلَاة وَفِىْ مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس خَمْسمِائَة صَلَاة . وَقَالَ الْبَزَّار اِسْنَاده حسن كَذَا قَالَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتا ہے' میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا' ایک ہزار نمازوں کا ثواب رکھتا ہے' بیت المقدس میں ایک نماز ادا کرنا' پانچ سو نمازوں کا ثواب رکھتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیت رکھتا ہے' اور مسجد بیت المقدس میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' پانچ سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسجد حرام میں' ایک نماز کی فضیلت' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک لاکھ نمازوں سے زیادہ ہے' اور میری اس مسجد میں' ایک ہزار جتنی ہے' اور مسجد بیت المقدس میں' پانچ سو نمازوں جتنی ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1837 - وَرُوِىَ عَن بِلَال بن الْحَارِث رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَان بِالْمَدِيْنَةِ خير من اَلف رَمَضَان فِيمَا سواهَا من الْبلدَانِ وجمعة بِالْمَدِيْنَةِ خير من اَلف جُمُعَة فِيمَا سواهَا من

الْبلدَانِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ

❀❀ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ میں ایک رمضان گزارنا اس کے علاوہ اور کہیں کسی بھی شہر میں ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے اور مدینہ منورہ میں ایک جمعہ (اس سے مراد جمعہ کا دن بھی ہو سکتا ہے اور پورا ہفتہ بھی ہو سکتا ہے) اس کے علاوہ اور کسی بھی شہر میں ایک ہزار جمعوں سے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1838 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما فرغ سُلَيْمَان بن دَاوُد عَلَيْهِمَا السَّلَام من بِنَاء بَيت الْمُقَدّس سَأَلَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا أَن يؤتيه حكما يُصَادف حكمه وملكا لَا يَنْبَغِي لأحد من بعده وَأَنه لَا يَأْتِي هٰذَا الْمَسْجِد أحد لَا يُرِيد إِلَّا الصَّلَاة فِيهِ إِلَّا خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اثْنَتَيْنِ فقد أعطيهما وَأَرْجُو أَن يكون قد أعطي الثَّالِثَة . رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم أطول من هٰذَا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں ایک یہ کہ وہ انہیں فیصلہ کرنے کی ایسی صلاحت عطا کرے جو اللہ تعالیٰ کے حکم مطابق ہو اور ایسی بادشاہت عطا کرے کہ جو ان کے بعد اور کسی کو نہ ملے اور یہ کہ جو شخص مسجد بیت المقدس کی زیارت کے لئے آئے اور اس کا ارادہ صرف وہاں نماز ادا کرنا ہو تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: انہیں دو چیزیں تو عطا کر دی گئی تھیں اور مجھے امید ہے کہ انہیں تیسری چیز بھی عطا کر دی گئی ہو گی (یعنی جو شخص بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی نیت سے آئے گا اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے)''

یہ روایت امام احمد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1839 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة وَعَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِي مَسْجِدي خير من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد إِلَّا الْمَسْجِد الْأَقْصَى . رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے البتہ

مسجد اقصیٰ کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

1840 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاة فِیْ بَیت الْمُقَدَّس أفضل اَوْ فِیْ مَسْجِد رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَاة فِیْ مَسْجِدی هٰذَا افضل من اَربع صلوَات فِيْهِ ولنعم الْمصلی هُوَ اَرْض الْمَحْشَر والمنشر وليأتين على النَّاس زمَان ولقيد سَوْط اَوْ قَالَ قَوس الرجل حَيْثُ يرى مِنْهُ بَيت الْمُقَدّس خير لَهٗ اَوْ اَحَبّ اِلَيْهِ من الدُّنْيَا جَمِيْعًا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَفِیْ مَتنه غرابة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا: بیت المقدس میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا مسجد نبوی میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا وہاں (یعنی بیت المقدس میں) چار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور بہترین نمازی وہ ہوگا جو میدان محشر میں نماز ادا کرے گا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جب ایک کوڑا یا ایک کمان (یہ شک راوی کو ہے) جتنی دوری سے بیت المقدس نظر آنا آدمی کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوگا"

یہ روایت امام بیہقی نے ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں (بظاہر) کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کے متن میں غریب ہونا پایا جاتا ہے۔

1841 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِی مَسْجِدی هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَالْجُمُعَة فِیْ مَسْجِدی هٰذَا افضل من ألف جُمُعَة فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَشهر رَمَضَان فِیْ مَسْجِدی هٰذَا أفضل من ألف شهر رَمَضَان فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَغَيْرِهٖ من حَدِيْث ابْن عمر بِنَحْوِهٖ وَتقدم حَدِيْث بِلَال مُخْتَصرا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے میری اس مسجد میں ایک جمعہ ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار جمعہ ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے میری اس مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار رمضان کے مہینے گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے اور دیگر حضرات نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت جو مختصر ہے وہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1843 - وَعَنْ سهل بن حنيف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تطهر فِیْ

بَیْتِہٖ ثُمَّ اَتٰی مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلّٰی فِیْہِ صَلَاۃً کَانَ لَہٗ کَاَجْرِ عُمْرَۃٍ

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَالْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ وَرَوَاہُ یُوْسُفُ بنُ طَھْمَانَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بن سھل عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ وَزَادَ وَمَنْ خرج علی طھر لَا یُرِیْدُ اِلَّا مَسْجِدِیْ ھٰذَا یُرِیْدُ مَسْجِدَ الْمَدِیْنَۃِ لِیُصَلِّیَ فِیْہِ کَانَتْ بِمَنْزِلَۃِ حَجَّۃٍ

قَالَ الْحَافِظُ انْفَرَدَ بِھٰذِہِ الزِّیَادَۃِ یُوْسُفُ بن طَھْمَانَ وَھُوَ وَاہٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر میں طہارت حاصل کر کے پھر مسجد قباء میں آئے اور (وہاں) نماز ادا کرے تو یہ اس کے لئے عمرے کے اجر کی مانند ہوگا''

یہ روایت امام احمد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اسے یوسف بن طہمان نے ابوامامہ بن سہل کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اسی مضمون میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص باوضو ہو کر نکلے اور اس کا ارادہ میری اس مسجد میں آنے کا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مسجد نبوی تھی تا کہ وہ یہاں نماز ادا کرے تو یہ اس کے لئے حج کی مانند ہوگا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ اضافی حصہ نقل کرنے میں یوسف بن طہمان نامی راوی منفرد ہے اور یہ راوی ''واہی'' ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1844 - وروی الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ دخل مَسْجِدَ قباء فیرکع فِیْہِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ کَانَ ذٰلِکَ عدل رَقَبَۃٍ

امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد قباء میں آ کے وہاں چار رکعت ادا کرے تو یہ اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوگا۔

1845 - وَرُوِیَ عَنْ کَعْبِ بن عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰی مَسْجِدِ قُبَاءَ لَا یُرِیْدُ غَیْرَہٗ وَلَا یحملہٗ علی الغدو اِلَّا الصَّلَاۃُ فِیْ مَسْجِدِ قباء فصلی فِیْہِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ کَانَ لَہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ تَعَالٰی

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَھٰذِہِ الزِّیَادَۃُ فِی الْحَدِیْثِ مُنْکَرَۃٌ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد قباء آئے اس کا مقصد اس کے لئے عدد اور کچھ نہ ہو وہ صرف مسجد قباء میں نماز کی نیت سے ہی آیا ہو پھر وہ وہاں چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے تو یہ اس کے لئے بیت اللہ

کا عمرہ کرنے کے اجر کے برابر ہوگا''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور حدیث میں یہ اضافہ منکر ہے۔

1846 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یزور قباء اَوْ یَاْتِی قباء رَاکِبًا وماشیا ۔ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ فَیصلی فِیهِ رَکْعَتَیْنِ-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سوار ہو کر یا پیدل چل کر مسجد قباء کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے'' (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:
''اور آپ ﷺ اس مسجد میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے''
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1847 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ مَسْجد قباء کل سبت رَاکِبًا وماشیا وَکَانَ عبد اللّٰه یفعله

❀❀ امام بخاری اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر ہفتے کے دن سوار ہو کر یا پیدل مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1848 - وَعَنْ عَامر بن سعد وَعَائِشَة بنت سعد سمعا أباهما رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ لَاَن اُصَلِّی فِیْ مَسْجِد قباء اَحَبّ اِلَیّ من اَن اُصَلِّی فِیْ مَسْجِد بَیت الْمُقَدّس
رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ اِسْنَاده صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''میں مسجد قباء میں نماز ادا کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مسجد بیت المقدس میں نماز ادا کروں''
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1849 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه شهد جَنَازَة بالأوساط فِیْ دَار سعد بن عبَادَة فَاَقبل مَاشِیا اِلَی بنی عَمْرو بن عَوْف بِفنَاء الْحَارِث بن الْخَزْرَج فَقِیْلَ لَهٗ اَیْنَ تؤم یَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ اؤم هٰذَا الْمَسْجد فِیْ بنی عَمْرو بن عَوْف فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من صلی فِیْهِ کَانَ کعدل عمْرَة
رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دار سعد بن عبادہ میں موجود اوسط میں ایک جنازے میں شریک ہوئے پھر وہ پیدل چلتے ہوئے حارث بن خزرج کے علاقے میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں آئے ان سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں موجود اس مسجد میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں (یعنی مسجد قباء میں جانا چاہتا ہوں) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے

''جو شخص یہاں نماز ادا کرتا ہے' تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہے''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1850 - وَعَنْ جَابر يَعْنِيْ ابْن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِيْ مَسْجِد الْفَتْح ثَلَاثًا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَيَوْم الثُّلَاثَاء وَيَوْم الْاَرْبَعَاء فاستجيب لَهٗ يَوْم الْاَرْبَعَاء بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَعرف الْبشر فِيْ وَجهه . قَالَ جَابر فَلَمْ ينزل بِي اَمر مُهِمّ غليظ اِلَّا توخيت تِلْكَ السَّاعَة فأدعو فِيْهَا فاعرف الْإِجَابَة
رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَغَيْرهمَا وَاسْنَاد اَحْمد جيد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مسجد فتح'' میں' تین دن تک دعا کی' پیر کے دن منگل کے دن' اور بدھ کے دن' تو بدھ کے دن' دو نمازوں کے درمیان' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوگئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی مشکل معاملہ پیش ہوتا ہے' تو میں اس مخصوص گھڑی کا انتظار کرتا ہوں' اور اس مخصوص گھڑی میں دعا کرتا ہوں' اور دعا کی قبولیت مجھے پتہ چل جاتی ہے۔
یہ روایت امام احمد' امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ سند عمدہ ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِيْ سُكْنى الْمَدِيْنَة اِلَى الْمَمَات

وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا وَفضل اُحد ووادي العقيق قَالَ الْحَافِظ تقدم فِي الْبَاب قبله مِمَّا يَنْتَظِم فِيْ سلكه وَيقرب مِنْهُ حَدِيْث بِلَال بن الْحَارِث . رَمَضَان بِالْمَدِيْنَةِ خير من ألف رَمَضَان فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ وجمعة بِالْمَدِيْنَةِ خير من الف جُمُعَة فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ
وَحَدِيْث جَابر اَيْضًا وَفِيْهِ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

باب: مرتے دم تک مدینہ منورہ میں رہائش اختیار رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

مدینہ منورہ کی فضیلت' اُحد پہاڑ کی فضیلت' اور وادئ عقیق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے
حافظ بیان کرتے ہیں. اس سے پہلے ایک باب میں یہ روایت گزر چکی ہے' جو اس موضوع کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے' اور اس موضوع کے قریب ہے اور وہ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں)
''مدینہ میں ایک رمضان گزارنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی شہر میں' ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے' اور مدینہ منورہ میں ایک جمعہ (نماز جمعہ ادا کرنا' یا ایک ہفتہ گزارنا) اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر' ایک ہزار جمعوں سے زیدہ بہتر ہے''
اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:
''البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

1851 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يصبر على لأواء الْمَدِيْنَةِ وشدتها اَحَد من اُمتِىْ اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَة اَوْ شَهِيدا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ (میں رہائش اختیار کرنے) کی مشکل اور پریشانی پر میری امت کا جو بھی فرد صبر کرے گا' تو میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1852 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يصبر اَحَد على لأوائها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة اِذا كَانَ مُسلما - رَوَاهُ مُسْلِم

اللأواء مهموزا ممدودا هِيَ شدَّة الضّيق

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہاں (یعنی مدینہ منورہ) کی سختی پر جو شخص صبر کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا' جبکہ وہ شخص مسلمان ہو''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''اللاواء'' میں اسم ممدود ہے اس سے مراد شدید تنگی ہے۔

1853 - وَعَنْ سعد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ احرم مَا بَيْن لابتى الْمَدِيْنَةِ اَن يقطع عضاهها اَوْ يقتل صيدها وَقَالَ الْمَدِيْنَةِ خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ لَا يَدعهَا اَحَد رَغْبَة عَنْهَا اِلَّا أبدل اللّٰه فِيْهَا من هُوَ خير مِنْهُ وَلَا يثبت اَحَد على لأوائها وجهدها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة . وَزَاد فِىْ رِوَايَةٍ وَلَا يُرِيد اَحَد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسوء اِلَّا أذابه اللّٰه فِى النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِي المَاء - رَوَاهُ مُسْلِم

لابتا الْمَدِيْنَةِ بِفَتْح الْبَاء مُخَفّفَة هُوَ حرتاها وطرفاها والعضاه بِكَسْر الْعين الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَبعد الْألف هَاء جمع عضاهة وَهِي شَجَرَة الخمط وَقيل بل كل شَجَرَة ذَات شوك وَقيل مَا عظم مِنْهَا

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حديث 1851: صحيح مسلم - كتاب الحج' باب فضل المدينة - حديث: 2526 مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم للمدينة إذا أتي بالباكورة - حديث: 3049 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ذكر أسماء ابنة عميس الخثعمية' حديث: 2784 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' إبعاد الرجل - ثواب من صبر على جهد المدينة وشدتها' حديث: 4153 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8976 مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6354 المعجم الكبير للطبراني - باب الألف' ما أسندت أسماء بنت عميس - سعيد بن المسيب' حديث: 20240

''میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو'حرم' قرار دیتا ہوں' یہاں کی ٹہنی کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو مارا نہیں جائے گا''

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''مدینہ منورہ لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے' اگر انہیں' اس کا علم ہو جو شخص اس سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے' اسے ترک کر کے جائے گا' تو اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کے لئے' ایسا شخص بدلے میں دیدے گا' جو اس سے زیادہ بہتر ہوگا' اور یہاں کی تنگی اور مشکل پر' جو شخص ثابت قدم رہے گا' میں قیامت کے دن' اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا گواہ ہوں گا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جو شخص' اہل مدینہ میں سے' کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا' جس طرح سیسہ پگھلایا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

''لابتا المدينة'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس سے مراد اس کی دونوں طرف کی پتھریلی زمین اور دونوں کنارے ہیں۔

لفظ ''العضاة'' یہ لفظ ''العضة'' کی جمع ہے' اس سے مراد' پیلو کا درخت ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد' خار دار درخت ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد' بڑا درخت ہے۔

1854 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَن على اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ زَمَان ينْطَلق النَّاس مِنْهَا اِلَى الأرياف يَلْتَمِسُوْنَ الرخَاء فيجدون رخاء ثُمَّ يأْتونَ فيتحملون باهليهم اِلَى الرخَاء وَالْمَدِيْنَة خير لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يعلمُوْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح . الأرياف جمع ريف بِكَسْر الرَّاء وَهُوَ مَا قَارب الْمِيَاه فِيْ اَرْض الْعَرَب وَقِيْلَ هُوَ الاَرْض الَّتِيْ فِيْهَا الزَّرْع وَالْخصب وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل مدینہ پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب یہاں سے کچھ لوگ دوسرے علاقوں کی طرف جائیں گے' اور وہ خوشحالی کی تلاش میں ہوں گے' انہیں خوشحالی مل جائے گی' وہ واپس آئیں گے' اور اپنے اہل خانہ کو بھی سوار کروا کے' اس خوشحالی کی طرف لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہوتا' تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس روایت کے تمام رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الارياف'' لفظ 'ریف' کی جمع ہے' جس میں 'ر' پر زیر ہے' اس سے عرب سرزمین کا' وہ حصہ ہے' جو پانی کے قریب ہو' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد وہ زمین ہے' جہاں کھیتی باڑی اور سبزہ وغیرہ ہوتا ہو' ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کوئی اور مفہوم مراد ہے۔

1855 - وَعَنْ سُفْيَان بن اَبِيْ زُهَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تفتح الْيمن فَيَاْتِيْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ وتفتح الشَّام فَيَاْتِيْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ وتفتح الْعرَاق فَيَاْتِيْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم ۔ البس السُّوق الشَّدِيد وَقِيْلَ البس سرعَة الذّهاب

حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یمن فتح ہوگا' کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے اہل خانہ اور اپنے فرمانبردار (غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے' شام فتح ہوگا' کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے' اور اپنے اہل خانہ اور اپنے اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں پتہ ہو' تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے' عراق فتح ہوگا' پھر کچھ لوگ چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے اہل خانہ اور اپنے اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیدہ بہتر ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''البس'' سے مراد جانور کو تیزی سے ہانکنا ہے' ایک قول کے مطابق ''البس'' کا مطلب تیزی سے چلنا ہے۔

1856 - وَعَنْ اَبِيْ اسيد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قبر حَمْزَة بن عبد الْمطلب فَجعلُوْا يجرُوْنَ النمرة عَلى وَجهه فتنكشف قدماه ويجرونها على قَدَمَيْهِ فينكشف وَجهه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عَلى وَجهه وَاجْعَلُوْا على قَدَمَيْهِ من هٰذَا الشّجر قَالَ فَرفع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاسه فَإِذَا اَصْحَابه يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ يَاْتِيْ على النَّاس زَمَان يخرجُون اِلَى الأرياف فيصيبون مِنْهَا مطعما وملبسا ومركبا اَوْ قَالَ مراكب فيكتبون اِلَى اَهْليهمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنَّكُمْ بِاَرْض حجاز جدوبة وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حسن ۔ النمرة بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْمِيم وَهِي بردة من صوف تلبسها الْاَعْرَاب

حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ' حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی (میت کے پاس) موجود تھے' لوگ ان پر چادر ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے' جب وہ چادر ان کے چہرے پر ڈالتے تھے' تو پاؤں کھل جاتے تھے' جب کھینچ کر پاؤں پر ڈالتے تھے' تو چہرے سے چادر ہٹ جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چادر ان کے چہرے پر ڈال دو' اور ان کے پاؤں پر اس درخت (کی گھاس) ڈال دو!

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سر کو اٹھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب وہ نکل کر سرسبز علاقوں کی طرف چلے جائیں گے وہاں انہیں کھانے کے لئے، پہننے کے لئے سواری کے لئے ملے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر وہ اپنے اہل خانہ کو خط لکھیں گے: تم لوگ بھی ہماری طرف آجاؤ! کیونکہ تم تو حجاز کی بے آب و گیا سرزمین پر موجود ہو۔

''(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) مدینہ اُن کے لئے زیادہ بہتر ہوگا' اگر انہیں اس کا علم ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''النمرۃ'' میں ن پر زبر ہے' م پر زیر ہے اس سے مراد اُون کی بنی ہوئی وہ چادر ہے' جسے دیہاتی لوگ پہنتے ہیں۔

1857 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غلا السّعر بِالْمَدِيْنَةِ فَاشْتَدَّ الْجهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا وَابْشِرُوْا فَإِنِّيْ قد باركت على صاعكم ومدكم وكلوا وَلَا تتفرقوا فَإِن طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَام الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَة وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الْخَمْسَة والستة وَإِن الْبركَة فِي الْجَمَاعَة فَمَنْ صَبر على لأوائها وشدتها كنت لَهُ شَفِيعًا وشهيدا يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج عَنْهَا رَغْبَة عَمَّا فِيهَا أبدل الله بِهِ من هُوَ خير مِنْهُ فِيهَا وَمَنْ ارادها بِسوء أذابه الله كَمَا يذوب الْملح فِي المَاء . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عمر ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں چیزوں کے دام زیادہ ہو گئے' لوگوں کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صبر سے کام لو اور خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ میں نے تمہارے صاع اور تمہارے مد میں برکت کی دعا کی ہے' تم لوگ کھاؤ پیو اور متفرق نہ ہو (یعنی الگ الگ نہ کھاؤ' بلکہ مل جل کے کھاؤ) کیونکہ ایک شخص کا کھانا' دو کے لئے کفایت کر جاتا ہے' اور دو کا کھانا' چار کے لئے کفایت کر جاتا ہے' چار کا کھانا' پانچ یا چھ کے لئے کفایت کر جاتا ہے' مل کر کھانا برکت ہے' جو شخص یہاں کی شدت اور مشکل پر صبر کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور اس کا گواہ ہوں گا اور جو شخص یہاں موجود (فضیلت) کو ترک کر کے اس (مدینہ منورہ) کو چھوڑ کر چلا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ یہاں وہ شخص لے آئے گا' جو اس شخص سے زیادہ بہتر ہوگا' اور جو شخص (مدینہ منورہ کے ساتھ) برائی کا ارادہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے یوں گھول دے گا' جس طرح نمک' پانی میں گھل جاتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1858 - وَعَنْ أَفْلح مولى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيّ انه مر بزيد بن ثَابت وَأَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وهما قاعدان عِنْد مَسْجِد الْجَنَائِز فَقَالَ أَحدهمَا لصَاحبه تذكر حَدِيثا حَدثنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَسْجِد الَّذِي نَحْنُ فِيهِ قَالَ نَعَمْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ سَمِعته يزْعم انه سَيَأْتِي على النَّاس زَمَان تفتح فِيهِ فتحات الْأَرْض فَتخرج إِلَيْهَا رجال يصيبون رخاء وعيشا وَطَعَامًا فيمرُّونَ على إخْوَان لَهُمْ حجاجا اَوْ عمارا فَيَقُوْلُوْنَ مَا يقيمكم فِي لأواء الْعَيْش وَشدَّة الْجُوع فذاهب وقاعد حَتّٰى قَالَهَا مرَارًا وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَا يثبت بهَا أحد فيصبر على لأوائها وشدتها حَتّٰى يَمُوتَ إِلَّا كنت لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام افلح بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کا گزر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' یہ دونوں حضرات مسجد جنائز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ کو وہ حدیث یاد ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس مسجد میں سنائی تھی' جہاں ہم اس وقت موجود ہیں' تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مدینہ منورہ کے بارے میں ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب ان کے لئے زمین کے مختلف علاقے فتح ہو جائیں گے' تو لوگ نکل کر ان علاقوں کی طرف جائیں گے' وہاں انہیں خوشحالی' آرام اور کھانے پینے کی چیزیں ملیں گی' پھر وہ لوگ حج کے لئے' یا عمرہ کے لئے جاتے ہوئے' اپنے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے' تو ان سے کہیں گے: تم لوگ کیوں اس مشکل اور بھوک والی زندگی میں ٹھہرے ہوئے ہو؟ تو کچھ لوگ چلے جائیں گے اور کچھ لوگ نہیں جائیں گے' یہاں تک کہ وہ کئی مرتبہ انہیں کہیں گے' حالانکہ مدینہ ان لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے' یہاں جو شخص ٹھہرا رہے گا' اور یہاں کی پریشانی اور شدت پر صبر سے کام لے گا' یہاں تک کہ یہیں انتقال کر جائے' تو میں قیامت کے دن اُس کا گواہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا شفاعت کرنے والا ہوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1859 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَاِنِّيْ أشفع لمن يَمُوْت بهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظ ابْن مَاجَه من اسْتَطَاعَ مِنْكُم اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيفْعَل فَاِنِّيْ أشهد لمن مَاتَ بهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مدینہ منورہ میں مر سکتا ہو' اُسے یہاں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں اس کی شفاعت کروں گا''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں مرے' تو اسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں اس کا گواہ بنوں گا''۔

1860 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُم اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهٗ من مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ شفعت لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة

حديث 1859: مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 5281 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في المدينة وفضلها - حديث: 31781 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - الدارية امرأة من بني عبد الدار رضي الله عنها' حديث: 2828 معجم ابن الأعرابي - حديث الترقفي' حديث: 2305 المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' صميتة الليثية' حديث: 20666 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث: 4011

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''تم میں سے جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے تو اسے یہاں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہوگا' میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا''۔

1861 - وَعَنِ الصميتة امْرَأَة من بني لَيْث رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّهَا سَمِعتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَن لَا يَمُوْت إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَإِنَّهُ من يمت بهَا نشفع لَهُ أَوْ نشهد لَهُ
رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ

بنولیث سے تعلق رکھنے والی' ایک خاتون سیّدہ صمیتہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' تو اسے یہیں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' ہم اس کی شفاعت کریں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم اس کے حق میں گواہی دیں گے''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1862 - وَفِي رِوَايَةٍ للبيهقي أَنَّهَا سَمِعتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ أَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كنت لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدا

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' اُسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں مرے گا' میں اس کی شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) گواہ ہوؤں گا''۔

1863 - وَعَنْ سبيعة الأسلمية رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَإِنَّهُ لَا يَمُوْت بهَا أحد إِلَّا كنت لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح إِلَّا عبد اللّٰه بن عِكْرِمَة روى عَنهُ جمَاعَة وَلم يُخرجهُ أحد وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ هُوَ خطأ وَإِنَّمَا هُوَ عَن صميتة كَمَا تقدم

سیّدہ سبیعہ اسلمیہ ﷞ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
'تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' اُسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں قیامت کے دن' اُس کی شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گواہ ہوؤں گا''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف عبداللہ بن عکرمہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' ایک جماعت نے ان سے روایات نقل کی ہیں' کسی نے بھی ان سے احادیث نقل نہیں کی ہیں' امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا شخص ہے' اس راوی نے سیّدہ صمیتہ ﷞ سے روایت نقل کی ہے' جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے۔

1864 - وَعَنْ امْرَأَة يتيمة كَانَت عِند رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثقيف انّ رَسُوْلَ الله صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن يَمُوت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَإِنَّهُ من مَاتَ بهَا كنت لَهُ شهيدا او شفيعا يَوْم الْقِيَامَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْر بِإسْنَاد حسن

❀❀ ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو نبی اکرم ﷺ کے پاس رہتی رہی ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے کیونکہ جو شخص وہاں مرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا شفیع ہوؤں گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1865 - وَعَنْ حَاطِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زارني بعد موتِي فَكَأَنَّمَا زارني فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأحَد الْحَرَمَيْنِ بعث من الْآمنين يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من آل حَاطِب لم يسمه عَن حَاطِب

❀❀ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مرنے کے بعد میری زیارت کرے گا' تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی' اور جو شخص حرمین میں کسی ایک جگہ پر انتقال کرے گا' قیامت کے دن اُسے امن والوں میں اُٹھایا جائے گا''

یہ روایت امام بیہقی نے' آل حاطب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے' جن کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' اس کے حوالے سے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1867 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِي أحد الْحَرَمَيْنِ بعث من الْآمنين يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ زارني محتسبا إِلَى الْمَدِيْنَة كَانَ فِي جواري يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ أَيْضا ۔ قَالَ الْمُمْلِي الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيْق عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن الوباء والدجال لَا يدخلانها اختصرت ذٰلِكَ لشهرته

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا' قیامت کے دن اُسے امن والوں میں اٹھایا جائے گا' اور جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے' میری زیارت کے لئے مدینہ منورہ آئے گا' وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہو گا''

یہ روایت بھی امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے کئی حوالوں سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے' وباء اور دجال' مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوں گے' ان روایات کی شہرت کی وجہ سے' میں نے اختصار کر دیا ہے۔

1868 - وَعَنْ أَبِي قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأ ثُمَّ صلى بِأَرْض سعد

بِاَرض الحرة عِند بيوت السقيا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيمَ خَلِيلك وَعَبدك وَنَبيك دعَاك لاهل مَكَّة وَانَا مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك اَدْعُوك لاهل الْمَدِينَةِ مثل مَا دعَاك بِه اِبْرَاهِيمَ لمَكَّة ندعوك اَن تبَارك لَهُم فِي صاعهم ومدهم وثمارهم اللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِينَةِ كَمَا حببت اِلَيْنَا مَكَّة وَاجعَل مَا بهَا من وباء بخم اللّٰهُمَّ اِنِّي حرمت مَا بَيْن لابتيها كَمَا حرمت على لِسَان اِبْرَاهِيمَ الْحرم

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيح

خم بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْمِيم اسْم غيضة بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ قَرِيبًا من الْجحْفَة لَا يُولد بهَا احد فيعيش اِلَى اَن يَحْتَلِم اِلَّا اَن يرتحل عَنْهَا لشدَّة مَا بهَا من الوباء والحمى بدعوة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واظن غَدِير خم مُضَافا اِلَيْهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور پھر "بیوت سقیا" کے قریب پتھریلی سرزمین پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین میں نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے یہ دعا کی:

"اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خلیل تیرے بندے اور تیرے نبی تھے انہوں نے اہل مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی تھی اور میں محمد (ﷺ) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے اُسی کی مانند دعا کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے کی تھی ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ تو ان لوگوں کے لئے ان کے صاع ان کے مد اور ان کے پھلوں میں برکت رکھ دے اے اللہ! تو مدینہ منورہ کو اسی طرح ہمارے نزدیک محبوب کردے جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے نزدیک محبوب کیا ہے اور یہاں جو وبا ہے اسے خم (نامی جگہ) کی طرف منتقل کردے اے اللہ! میں اس کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی (مکہ کو) حرام قرار دیا ہے"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

لفظ "خم" میں "خ" پر پیش ہے اور "م" پر شد ہے یہ دونوں حرموں کے درمیان "جحفہ" کے قریب ایک جگہ ہے جہاں پانی جمع ہوتا ہے یہاں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے وہ بالغ ہونے کی عمر تک زندہ نہیں رہتا بلکہ اس سے پہلے ہی منتقل کروا دیا جاتا ہے کیونکہ یہاں نبی اکرم ﷺ کی دعا کی وجہ سے شدید وباء اور بخار پایا جاتا ہے اور میرا خیال ہے "غدیر خم" کی نسبت بھی اسی کی طرف ہے۔

1869 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ كَانَ النَّاس اِذا رَاَوْا اَوَّل الثَّمر جاؤوا بِه اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخذه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِي ثمرنا وَبَارك لنا فِي مدينتنا وَبَارك لنا فِي صاعنا ومدنا اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيمَ عَبدك وخليلك وَنَبِيك وَاِنِّي عَبدك وَنَبِيك وَاِنَّه دعَاك لمَكَّة وَاِنِّي اَدْعُوك للمدينة بِمثل مَا دعَاك بِه لمَكَّة وَمثله مَعَه قَالَ ثُمَّ يَدْعُو اَصْغَر وليد يرَاهُ فيعطيه ذَلِك الثَّمر

رَوَاهُ مُسلم وَغَيره. قَوْله فِي صاعنا ومدنا يُرِيد فِي طعامنا الْمكيل بالصاع وَالْمد وَمَعْنَاهُ انه دَعَا لَهُم بِالْبركَةِ فِي اقواتهم جَمِيعًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب وہ (موسم کا) پہلا پھل دیکھتے تھے تو وہ اُسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے' ہمارے پھلوں میں' برکت رکھ دے! ہمارے لئے ہمارے شہروں میں برکت رکھ دے! ہمارے لئے' ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت رکھ دے! اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے' اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں' انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی' اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے' اُسی کی مانند دعا کرتا ہوں' جو انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے کی تھی' اور اس کی مانند مزید (برکتوں کی دعا کرتا ہوں)''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے تھے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آتا تھا' اور وہ پھل اُسے دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ'' ہمارے صاع اور ہمارے مد'' اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارا وہ اناج' جسے صاع' یا مد کے حوالے سے ماپا جاتا ہے' اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے لئے' خوراک کی ہر قسم میں' برکت کی دعا کی تھی۔

1870 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةِ كحبنا مَكَّة اَوْ اَشد وصححها لنا وَبَارك لنا فِيْ صاعها ومدها وانقل حماها فاجعلها بِالْجُحْفَةِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ قِيْلَ اِنَّمَا دَعَا بِنَقْل الْحمى اِلَى الجحْفَة لِاَنَّهَا كَانَت اِذْ ذَاك دَار الْيَهُود

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے مدینہ منورہ کو محبوب کردے' جس طرح ہم مکہ سے محبت رکھتے ہیں' بلکہ اس سے زیادہ محبوب کردے اور ہمارے لئے اسے صحت افزا جگہ بنادے' اور ہمارے لئے' یہاں کے صاع اور مد میں برکت رکھ دے' اور یہاں کے بخار کو' یہاں سے منتقل کردے' اور اسے جحفہ بھیج دے''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کے جحفہ منتقل ہونے کی دعا اس لئے کی تھی' کیونکہ اُس زمانے میں' وہ یہودیوں کا علاقہ تھا۔

1871 - وَعَنْ عَلِىّ بن اَبِىْ طَالب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اذا كُنَّا عِند السقيا الَّتِىْ كَانَت لسعد قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ عَبدك وخليلك دعَاك لاهل مَكَّة بِالْبركَةِ وَاَنا مُحَمَّد عَبدك وَرَسُوْلك وَاِنِّىْ اَدْعُوك لاهل الْمَدِيْنَةِ اَن تبَارك لَهُمْ فِىْ صاعهم ومدهم مثل مَا باركت لاهل مَكَّة وَاجعَل مَعَ الْبركَة بركتين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے' یہاں تک کہ جب ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی سقیا کے پاس پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے صاع اور ان کے مد میں ان کے لئے برکت رکھ دے اس کی مانند جو تو نے اہل مکہ کے لئے برکت رکھی ہے اور اس برکت کے ہمراہ دو برکتیں (مزید شامل کر دے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1872 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارك لنا فِیْ مدینتنا اَللّٰھُمَّ اجْعَل مَعَ الْبر کَة بر کتین وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِہٖ مَا من الْمَدِیْنَةِ شَیْءٍ وَّلَا شعب وَّلَا نقب اِلَّا عَلَیْہِ ملکان یحرسانها . رَوَاہُ مُسْلِم فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت رکھ دے اے اللہ! تو اس برکت کے ساتھ دو مزید برکتیں شامل کر دے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر راستے پر دو فرشتے تعینات ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں''

یہ روایت امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

1873 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَل بِالْمَدِیْنَةِ ضعفی مَا جعلت بِمَکَّةَ من الْبر کَة . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو نے مکہ میں جتنی برکت رکھی ہے مدینہ میں اس سے دگنی برکت رکھ دے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1874 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا نَبِیّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارك لنا فِیْ صاعنا ومدنا وَبَارك لنا فِیْ شامنا ویمننا فَقَالَ رجل من الْقَوْم یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وعراقنا قَالَ اِن بهَا قرن الشَّیْطَان وتهیج الْفِتَن وَاِن الْجفَاء بالمشرق . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات . قرن الشَّیْطَان قِیْلَ مَعْنَاہُ اَتبَاع الشَّیْطَان وأشیاعه وَقِیْلَ شدته وقوته وَمحل ملکه وتصریفه وَقِیْلَ غیر ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے کہا:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت رکھ دے ہمارے لیے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت رکھ دے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہمارے عراق (کے لئے بھی دعا کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں شیطان کے سینگ ہیں اور فتنے پھیلیں گے جفا مشرقی علاقوں میں پائی جائے گی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

شیطان کے سینگ سے مراد ایک قول کے مطابق شیطان کے پیروکار اور اس کا ساتھ دینے والے افراد ہیں ایک اور قول کے مطابق وہاں شدت اور قوت ہے کہ شیطان کو ان علاقوں میں وہاں کے لوگوں پر تصرف کرنے کی صلاحیت حاصل ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد کوئی اور مفہوم ہے۔

1875 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثائرة الرَّاْس خرجت حَتّٰى قَامَت بمهيعة وَهِي الْجحْفَة فَاَوَّلت اَن وباء الْمَدِيْنَة نقل اِلَى الْجحْفَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ ورواة اِسْنَاده ثِقَات

مهيعة بِفَتْح الْمِيم وَاِسْكَان الْهَاء بعْدهَا يَاء مثناة تَحت وَعين مُهْملَة مفتوحتين هِيَ اسْم لقرية قديمَة كَانَت بميقات الْحَج الشَّامي على اثْنَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ ميلًا من مَكَّة فَلَمَّا اخرج العماليق بني عبيل اِخْوَة عَاد من يثرب نزلوها فَجَاءَهُمْ سيل الجحاف بِضَم الْجِيم فجحفهم وَذهب بهم فسميت حِيْنَئِذٍ الْجحْفَة بِضَم الْجِيم وَاِسْكَان الْحَاء الْمُهْملَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے خواب میں ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا' جس کے بال بکھرے ہوئے تھے' وہ نکلی اور مہیعہ میں کھڑی ہوگئی (راوی کہتے ہیں) یہ جحفہ نامی جگہ ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں نے اس خواب کی یہ تعبیر مراد لی کہ مدینہ منورہ کی وبا جحفہ کی طرف منتقل ہوگئی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور ان کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

''مہیعہ'' میں 'م' پر زبر ہے' 'ہ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' ان دونوں پر زبر ہے' یہ ایک پرانی بستی کا نام ہے' جو اہل شام کے میقات میں آتی ہے' اور مکہ مکرمہ سے 32 میل کے فاصلے پر ہے' جب عمالقہ نے 'عاد' سے تعلق رکھنے والے بنوعبیل کو یثرب سے نکال دیا' تو انہوں نے اس جگہ پر پڑاؤ کیا تھا' وہاں جحاف کا سیلاب آیا تھا اور انہیں بہا کر لے گیا تھا' اس وقت اس جگہ کا نام جحفہ رکھا گیا تھا' جس میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ح' ساکن ہے۔

1876 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَة قبَّة الْاِسْلَام وَدَار الْاِيْمَان وَاَرْض الْهِجْرَة ومثوى الْحَلَال وَالْحَرَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ اسلام کا گنبد' ایمان کا ٹھکانہ' ہجرت کی سرزمین' حلال و حرام کی جگہ ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1877 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا ركبت اِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِد اِبْرَاهِيْم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومسجدي

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ: مَسْجِدي هٰذَا وَالْبَيْت

الْمَعْمُور . وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ وَلَفظِهِ: إِن خير مَا ركبت إِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِدي هَذَا وَالْبَيْت الْعَتِيق

قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيق أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تشد الرّوَاحِل إِلَّا إِلَى ثَلَاثَة مَسَاجِد مَسْجِدي هَذَا وَالْمَسْجِد الْحَرَام وَالْمَسْجِد الْأَقْصَى

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سواریوں پر' جن چیزوں کی طرف سفر کیا جاتا ہے' ان میں سے سب سے بہتر' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ مسجد (یعنی مسجد حرام) ہے' اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) اور آباد گھر (یعنی مسجد حرام) ہے''

ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سواریوں پر سوار ہو کر' جن کی طرف سفر کیا جاتا ہے' ان میں سب سے بہتر' میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے' اور بیت عتیق (یعنی مسجد حرام) ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: دیگر اسناد کے ساتھ' یہ بات مستند طور پر منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر' صرف تین مساجد کی طرف کیا جائے گا' میری یہ مسجد' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ''۔

1878 - وَعَنْ سعد رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ لما رَجَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَبُوك تَلقاهُ رجال من الْمُتَخَلِّفين من الْمُؤْمِنِينَ فأثاروا غبارا فخمر بعض من كَانَ مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنفه فأزال رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللثام عَن وَجهه وَقَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ إِن فِي غبارها شِفَاء من كل دَاء . قَالَ وَأرَاهُ ذكر وَمن الجذام والبرص . ذكره رزين الْعَبدَرِي فِي جَامعه وَلم أره فِي الْأُصُول

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے' تو چند آدمیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی' جن کا تعلق اہل ایمان سے تھا اور وہ ساتھ نہیں گئے تھے' ان کے آنے سے غبار اڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ افراد میں سے کسی نے اپنا ناک ڈھانپ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس کا (یعنی مدینہ منورہ کا) غبار ہر بیماری کے لئے شفاء ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں جذام اور برص کے لئے بھی شفا ہونے کے الفاظ ہیں۔

یہ روایت رزین عبدری نے اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے' میں نے یہ روایت بنیادی کتابوں میں کہیں نہیں دیکھی ہے۔

1879 - وَعَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأبي طَلْحَة التمس لي غُلَاما من غلمانكم يخدمني فَخرج أَبُو طَلْحَة يردفني وَرَاءه فَكنت أخدم رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلما نزل قَالَ ثُمَّ أقبل حَتَّى إِذا بدا لَهُ أحد قَالَ هَذَا جبل يحبنا ونحبه فَلَمَّا أشرف على الْمَدِينَة قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أحرم مَا بَين جبليها مثل مَا حرم إِبْرَاهِيم مَكَّة ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ بَارك لَهُم فِي مدهم وصاعهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ

قَالَ الْخطابِيّ فِيْ قَوْلِهٖ هذا جبل يحبنا ونحبه اَرَادَ بِهٖ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وسكانها كَمَا قَالَ تَعَالٰى واسأل الْقَرْيَة يوسف اَي اَهْلِ الْقَرْيَة

قَالَ الْبَغوِيّ وَالْاَوْلٰى اجراؤه على ظاهره وَلَا يُنكر وصف الجمادات بحب الْاَنْبِيَاء والاَوْلِيَاء وَاَهْلِ الطَّاعَة كَمَا حنت الأسطوانة على مُفَارقته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سمع الْقَوْم حنينها اِلٰى اَن سكنها وكما أخبر اَن حجرا كَانَ يسلم عَلَيْهِ قبل الْوَحْي فَلَا يُنكر عَلَيْهِ وَيكون جبل اُحد وَجَمِيْع اَجزَاء الْمَدِيْنَةِ تحبه وتحن اِلٰى لِقَائِه حَالَة مُفَارقته اِيَّاهَا ۔ قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الَّذِيْ قَالَه الْبَغوِيّ حسن جيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنے بچوں میں سے میرے لئے کوئی لڑکا ڈھونڈو! جو میری خدمت کیا کرے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ کرتے تھے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُحد پہاڑ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک ایسا پہاڑ ہے' جو ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے آثار نظر آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو اُسی طرح حرام قرار دیتا ہوں' جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! ان لوگوں کے لئے' ان کے مد اور ان کے صاع میں برکت رکھ دے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ:

''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

اس سے مراد اہل مدینہ اور وہاں کے رہنے والے لوگ ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بستی سے پوچھو!''

اس سے مراد یہ ہے کہ بستی والوں سے پوچھو۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ ان الفاظ کو ان کے ظاہری مفہوم پر محمول کیا جائے' اور اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا' کہ جمادات کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ انبیاء کرام' اولیاء عظام اور نیک لوگوں سے محبت رکھتے ہیں' جس طرح ایک ستون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر رو دیا تھا' یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کے رونے کی آواز سنی تھی' یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا تھا' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: ''وحی کے نزول سے پہلے ایک پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا تھا''

تو اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اُحد پہاڑ اور مدینہ منورہ کے تمام اجزا (یعنی وہاں کے پہاڑ' درخت' پتھر وغیرہ) نبی

اکرم ﷺ سے محبت کرتے ہوں اور جب نبی اکرم ﷺ انہیں چھوڑ کر گئے ہوں تو نبی اکرم ﷺ کی ملاقات (یا واپس تشریف آوری کے مشتاق رہتے ہوں)"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: علامہ بغوی نے جوبات بیان کی ہے وہ حسن اور عمدہ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1880 - وَقَد روى التِّرمِذِيّ من حَدِيث الْوَلِيد بن اَبِي ثَوْر عَن السّدي عَن عبَادَة بن اَبِي يزِيد عَن عَليّ بن اَبِي طَالب قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّة فخرجنا فِي بعض نَوَاحِيهَا فَمَا استقبله جبل وَلَا شجر إِلَّا وَهُوَ يَقُول السَّلَام عَلَيْك يَا رَسُول اللّٰه

وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيث حسن غَرِيب

❀❀ امام ترمذی نے ولید بن ابوثور کے حوالے سے سدی کے حوالے سے عبادہ بن ابویزید کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"میں مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا ہم وہاں کے کسی نواحی علاقے کی طرف جانے کے لئے نکلے تو جو بھی پہاڑ اور درخت سامنے آتا تھا تو وہ یہ کہتا تھا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1881 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أحد جبل يحبنا ونحبه فَإِذا جئتموه فَكُلُوا من شَجَره وَلَو من عضاهه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط من رِوَايَة كثير بن زيد

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

"اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں جب تم لوگ اس کے پاس آؤ تو اس کے درخت میں سے کھا لیا کرو خواہ وہ اس کے کانٹے ہی کیوں نہ ہوں"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں کثیر بن زید سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1882 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة مُحَمَّد بن إِسْحَاق عَن عبد اللّٰه بن مكنف عَن أنس وَهَذَا إِسْنَاد وَاه قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن جبل أحد يحبنا ونحبه وَهُوَ على ترعة من ترع الْجنَّة وعير على ترعة من ترع النَّار قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد صَحَّ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غير مَا طَرِيق وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة أَنه قَالَ لأحد هَذَا جبل يحبنا ونحبه

وَالزِّيَادَة على هَذَا عِنْد الطَّبَرَانِيّ غَرِيبَة جدا

العضاه تقدم والترعة بِضَم التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَسُكُون الرَّاء بعْدهَا عين مُهْملَة مَفْتُوحَة هِيَ الرَّوْضَة وَالْبَاب أَيْضا وَهُوَ المُرَاد فِي هَذَا الحَدِيث فَقَد جَاءَ مُفَسرًا فِي حَدِيث أبي عبس بن جبر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأحد هَذَا جبل يحبنا ونحبه على بَاب من أَبْوَاب الْجنَّة وَهَذَا عير جبل

یعضنا و نبعضه علی باب من ابواب النار
رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ والأوسط

❀❀ یہ روایت امام ابن ماجہ نے محمد بن اسحاق کی عبداللہ بن مکنف کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ سند "واہی" ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا اور "عیر" پہاڑ جہنم کے دروازے پر ہوگا"

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے جو دیگر حوالوں سے منقول ہے اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

"اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں"

تاہم اضافی الفاظ (یعنی "عیر" پہاڑ کو ناپسند کرنا) یہ اضافہ امام طبرانی نے نقل کیا ہے اور یہ انتہائی غریب ہے۔

لفظ "العضاۃ" اس کا مطلب پہلے گزر چکا ہے لفظ "الترعۃ" میں 'ت' پر پیش ہے 'ر' ساکن ہے اس کے بعد 'ع' ہے جس پر 'زبر' ہے اس سے مراد باغ ہے اور اس سے مراد دروازہ بھی ہے اور یہاں یہی مراد ہے کیونکہ حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات وضاحت کے ساتھ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

"یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا اور "عیر" پہاڑ ہمیں ناپسند کرتا ہے اور ہم اسے ناپسند کرتے ہیں اور وہ جہنم کے دروازے پر ہوگا"

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1883 - وَرُوِيَ عَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحد ركن من اَرْكَان الْجنَّة . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اُحد پہاڑ جنت کے ارکان میں سے ایک رکن ہے"

یہ روایت امام ابویعلی نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1884 - وَعَنْ سَلَمَةَ بن الْاَكْوَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت أرمي الْوَحْش وأصيدها وأهدي لحمهَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما لَو كنت تصيدها بالعقيق لشيعتك اِذا ذهبت وتلقيتك اِذا جئت فَاِنِّي اَحبّ العقيق . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سرکش جانوروں کو تیر مار کر ان کا شکار کیا کرتا تھا اور ان کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم انہیں وادی عقیق میں شکار کرو تو جب تم جاؤ گے تو یہ تمہارے ساتھ چلیں گے اور جب تم آؤ گے تو یہ تمہارا استقبال کریں گے میں وادی عقیق سے محبت کرتا ہوں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1885 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ آتٍ وَّاَنَا بالعقيق فَقَالَ اِنَّك بواد مبارك . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میرے پاس ایک پیغام رساں (فرشتہ) آیا' میں اس وقت ''وادی عقیق'' میں موجود تھا' اس پیغام رساں (فرشتے) نے بتایا: آپ اِس وقت ایک مبارک وادی میں ہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1886 - وَعَنْ عمرَ بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي وَّاَنَا بالعقيق اَن صل فِيْ هٰذَا الْوَادي الْمُبَارك . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں (فرشتہ) میرے پاس آیا' میں اس وقت وادی عقیق میں موجود تھا' (اُس نے کہا:) آپ اِس مبارک وادی میں نماز ادا کیجئے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من اِخافة اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ اِرادتهم بِسوء

باب: اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے' اُن کے بارے میں' برا ارادہ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

1887 - عَن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يكيد اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَد اِلَّا انماع كَمَا ينماع الْملح فِي المَاء . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو تنگ کرے گا' تو وہ (جہنم کی آگ میں) یوں گھول دیا جائے گا' جس طرح نمک' پانی میں گھل جاتا ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1888 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَلَا يُرِيد اَحَد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسوء اِلَّا اذابه اللّٰه فِي النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِي المَاء . وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص' اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا' جس طرح سیسہ کو پگھلایا جاتا ہے' یا جس طرح نمک' پانی میں حل ہوتا ہے''

یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے 'صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

1889 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَمِيْرًا من اُمَرَاء الْفِتْنَة قدم الْمَدِيْنَة وَكَانَ قد ذهب بصر جَابر فَقِيْل لجَابِر لَو تنحيت عَنهُ فَخرج يمشي بَيْن ابنيه فانكب فَقَالَ تعس من اَخَاف رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابناه اَوْ اَحدهمَا يَا ابتاه وَكَيْف اَخَاف رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد مَاتَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَة فَقَدْ اَخَاف مَا بَيْنَ جَنْبي

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رِجَال الصَّحِيْح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ فتنے کے زمانہ میں ایک امیر مدینہ منورہ آیا' اُس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر آپ اس کے راستے سے ہٹ جائیں' تو یہ مناسب رہے گا' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے دو صاحبزادوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلے' انہیں روکا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ شخص برباد ہو جائے' جس نے اللہ کے رسول کو خوف زدہ کیا' تو ان کے صاحبزادوں نے' یا ان کے صاحبزادوں میں سے' کسی ایک نے کہا: اے ابا جان! یہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے خوف زدہ کر سکتا ہے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' وہ میرے پہلو کے درمیان (یعنی مجھے) خوف زدہ کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1890 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَة أخافه الله

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے خوف میں مبتلاء کرے گا''

1891 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اللّٰهُمَّ من ظلم اَهْلِ الْمَدِيْنَة وأخافهم فأخفه وَعَلَيْهِ لعنة الله وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص اہل مدینہ پر ظلم کرے' اور انہیں خوف کا شکار کرے' تو اُسے خوف میں مبتلاء کر! اور ایسے شخص پر' اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں' اور تمام لوگوں کی لعنت ہو' ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل نماز قبول نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1892 - وروى النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ عَنِ السَّائِب بن خَلاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث 1891: المعجم الأوسط للطبراني - باب الراء' من اسمه روح - حدیث: 3673 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه السائب' السائب بن خلاد بن سويد بن ثعلبة الأنصاري - حدیث: 6482

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ من ظلم اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ واخافهم فاخفه وَعَلَيهِ لعنة الله وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لا يقبل الله مِنْهُ صرفا وَّلا عدلا

❀❀ امام نسائی اور امام طبرانی نے حضرت سائب خلاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اے اللہ! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں خوف زدہ کرے تو اس کو خوف میں مبتلاء کر! اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا''

1893 - وَفِىْ رِوَايَةٍ للطبرانى قَالَ من اَخاف اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اخافه الله يَوْم الْقِيَامَة وَغضب عَلَيْهِ وَلَمْ يقبل مِنْهُ صرفا وَّلا عدلا

الصَّرْف هُوَ الْفَرِيضَة الْعدْل التَّطَوُّع قَالَه سُفْيَان الثَّوْرِىّ وَقِيْلَ هُوَ النَّافِلَة وَالْعدْل الْفَرِيضَة وَقِيْلَ الصَّرْف التَّوْبَة وَالْعدْل الْفِدْيَة قَالَه مَكْحُوْل وَقِيْلَ الصَّرْف الِاكْتِسَاب وَالْعدْل الْفِدْيَة وَقِيْلَ الصَّرْف الْوَزْن وَالْعدْل الْكَيْل وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے خوف میں مبتلاء کرے گا' اور اُس پر غضب کرے گا' اور ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''

لفظ ''الصرف'' سے مراد فرض عبادت ہے' لفظ ''العدل'' سے مراد نفل عبادت ہے' یہ بات سفیان ثوری نے بیان کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد نفل عبادت ہے' اور ''عدل'' سے مراد فرض عبادت ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد توبہ ہے' اور ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے' یہ بات مکحول نے بیان کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد کمائی اور ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد وزن ہے' اور ''عدل'' سے مراد ماپنا ہے' ایک قول کے مطابق ان الفاظ کا کوئی اور مفہوم مراد ہے۔

1894 - وَرُوِىَ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آذى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ آذاه الله وَعَلَيهِ لعنة الله وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لا يقبل مِنْهُ صرف وَّلا عدل

• رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اہل مدینہ کو اذیت پہنچائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اذیت میں مبتلاء کرے گا' ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو گی' ایسے شخص کی کوئی فرض' یا نفل عبادت قبول نہیں ہو گی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

• حدیث 1892: المعجم الأوسط للطبرانی - باب الراء' من اسمه روح - حدیث: 3673

1895 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اكفهم من دهمهم ببأس يَعْنِیْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يريدها اَحَد بسوء اِلَّا اذابه اللّٰه كَمَا يذوب الْملح فِی الماء

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَآخر فِی الصَّحِيْح بِنَحْوِهٖ وَتقدم

دهمهم محركة اَی غشيهم بِسُرْعَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! تو ان لوگوں کے لئے' اُن کے مقابلے میں کافی ہو جا' جو انہیں نقصان پہنچائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اہل مدینہ تھے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے (جہنم میں) یوں گھول دے گا' جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کا آخری حصہ ''صحیح'' میں' اس کی مانند منقول ہے' جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

متن کے الفاظ ''دھمھم'' میں حرکت ہے' اس سے مراد یہ ہے: ان کو تیزی سے ڈھانپ لے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حدیث1895: البحر الزخار مسند البزار - وما روی يحيى بن النضر' حديث:1010